فہرست اسماء علمائے اعلام و ارباب کمالات مندرجہ کتاب آثار البلاد و اخبار العباد
تصنیف الشیخ العالم زکریا بن محمد بن محمود القزوینی رحمۃ اللہ علیہ مورخہ ۲ ذی حجہ سنہ ۱۳۰۲

نمبر شمار	نمبر اقلیم	نام	نمبر صفحہ	نام شہر و قریہ	کیفیت
		الاقلیم الاول			
۱	۱	عبد اللہ بن قلابہ	۱۰	ارم ذات العماد	
۲	۱	القاضی الحضرمی	۲۳	حضرموت	
۳	۱	الشیخ الظریف صدر الدین السندی	۲۸	سرندیب	
۴	۱	خاقان ملک الصین [illegible] فی رعیتہ [illegible] و [illegible] الملک	۳۰	قصبۃ و [illegible] دار الملک	

نمبر شمار	[illegible]	نام	[illegible]	نام شہر و قریہ	
۵	۱	ابو عمرو عامر بن شراحیل الشعبی	۳۱	شعب جبل یمن	
۶	۱	ابو عبدالرحمن طاوس بن کیسان الیمانی	۳۵	یمن	
۷	۲	ابو عبداللہ وہب بن منبہ مات سنہ ۱۱۰	۳۷	״	۱
۸	۸	ابو سلیمان داؤد بن نصیر الطائی	۳۹	اجا و سلمیٰ	[illegible]
۹	۲	ابو تمام حبیب بن اوس الطائی	״	״	
۱۰	۳	حاتم الطائی	۵۰	״	
۱۱	۱	ابو سعید ابو طاہر	۵۱	بحرین	
۱۲	۱	حجاج بن یوسف الثقفی	۶۵	طائف	
۱۳	۲	سعید بن المسیب	۶۶	״	
۱۴	۱	[illegible] ابو عاصم بن [illegible]	۸۲	مدینہ یثرب	
۱۵	۲	[illegible] ابو خبیب [illegible]	״	،	
۱۶	۳	غسیل الملائکہ [illegible] ابو حنظلہ [illegible]	״	،	
۱۷	۴	ذوالشہادتین [illegible] بن ثابت			
۱۹	[illegible]	[illegible] سعد بن [illegible]	۰		

[illegible]	[illegible]	نام	نمبر صفحہ	نام شہر و قریہ
۱۹	۱	حسن بن عبداللہ المراکشی	۷۳	مراکش
۲۰	۱	ابو عمرو بن عبیداللہ مولی الازد	۸۱	ملعان
۲۱	۱	عبداللہ بن الثامر سید شہداء نجران	۸۳	نجران
۲۲	۱	ابوالفیض ذوالنون المصری مات سنہ ۲۴۵	۹۳	اخمیم
۲۳	۱	فضل بن ملان	۵۵	ارجان
۲۴	۱	حسین بن منصور الحلاج	۱۱۰	بیضاء
۲۵	۱	ایاس بن معاویہ	۱۲۸	دمشق
۲۶	۱	ابو عبداللہ النیسابوری	۱۳۴	نیسابور
۲۷	۱	رستم الشدید	۱۳۵	سجستان
۲۸	۱	ابو الحسن السیرافی	۱۳۶	سیراف
۲۹	۱	ابو العباس احمد بن سریج الشافعی	۱۴۰	شیراز
۳۰	۲	ابو عبداللہ محمد بن خفیف	۱۴۱	״
۳۱	۳	ابو بکر بن عبداللہ الخیاط	״	״
۳۲	۱	قاضی ابو الطیب طاہر الطبری	۱۴۲	طبرستان

الایام

نام شهر و قریه	تاریخ وفات	نام	طبقه	شماره
طبریه	۱۴۵	سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی	۱	۳۳
فیروزآباد	۱۵۸	ابو اسحاق ابراهیم الفیروزآبادی	۱	۳۴
کرمان	۱۶۴	ابو حامد احمد الکرمانی [illegible]	۱	۳۵
کوفه	۱۶۷	الامام ابو حنیفه [illegible] مات سنة ۱۵۰	۱	۳۶
"	۱۶۹	ابو عبدالله سفیان بن سعید الثوری مات [illegible] ۱۶۱	۲	۳۷
"	۶۹	ابو [illegible] مات سنة ۱۲۰	۳	۳۸
"	"	ابو عبدالله [illegible] مات [illegible]	۴	۳۹
"	۱۷۰	ابو الطیب احمد المتنبی قتل سنة ۳۵۴	۵	۴۰
مریسه	۱۸۳	بشر المریسی المعتزلی	۱	۴۱
معرة النعمان	۱۹۱	ابو العلاء احمد [illegible]	۱	۴۲
ابیورد	۱۹۱	الشیخ ابو [illegible]	۱	۴۳
		سکینة [illegible]	۲	۴۴
	"	وزیر ابو عمرو [illegible]	۳	۴۵
ابیورد	۱۹۲	ابو العلاء [illegible] مات [illegible]	۱	۴۶

نمبر سلسلہ عمومی	نمبر سلسلہ اولیاء شہر مخصوص	نام	نمبر صفحہ	نام شہر و دیہہ
۴۷	۱	الملک مظفر الدین کوکبری	۱۹۲	اربل
۴۸	۱	ابو الفتوح محمد بن الفضل الاسفرائینی	۱۹۶	اسفرائین
۴۹	۱	شیخ نور الدین محمد بن خالد الجیلی	"	اشتروین
۵۰	۱	ابو الفرج اصفہانی صاحب الاغانی	۱۹۷	اصفہان
۵۱	۲	الاستاذ ابو بکر بن فورک	"	"
۵۲	۳	الحافظ ابو نعیم الاصفہانی	"	"
۵۳	۴	شیخ صدر الدین عبد اللطیف الخجندی	۱۹۸	"
۵۴	۱	ابو علی حسین بن عبد اللہ بن سینا	۱۹۹	افشنہ قریہ بخارا
۵۵	۱	سلطان العارفین ابو یزید طیفور	۲۰۵	بسطام
۵۶	۱	ابو سعید الحسن بن ابی الحسن یسار	۲۰۷	بصرہ
۵۷	۲	ابو بکر محمد بن سیرین	"	"
۵۸	۳	عمرو بن عبید	"	"
۵۹	۴	القاضی ابو بکر الطیب الباقلانی	۲۰۸	"
۶۰	۱	القاضی ابو یوسف	۲۱۱	بغداد

[illegible]	[illegible]	نام	صفحه	نام شهر و قریه	[illegible]
۶۱	۲	ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل مات سنه ۲۴۱	۲۱۲	بغداد	
۶۲	۳	ابو علی الحسین صالح بن خیران مات سنه ۵۹۷	۲۱۳	"	
۶۳	۴	الوزیر علی بن عیسی وزیر المقتدر	۲۱۴	"	
۶۴	۵	ابو نصر بشر بن الحارث الحافی مات سنه ۲۲۷	"	"	
۶۵	۶	ابو الحسن السری بن المغلس السقطی مات سنه ۲۵۱	۲۱۵	"	
۶۶	۷	ابو القاسم الجنید بن محمد بن الجنید	۲۱۶		
۶۷	۸	ابو الحسن علی بن محمد المزین الصغیر مات بمکه سنه ۳۲۸	۲۱۷		
۶۸	۹	محمد بن اسمعیل یعرف بخیر النساج	"		
۶۹	۱۰	علی بن [illegible] مات سنه [illegible]	۲۱۸		
۷۰	۱۱	ابو الحسن بن [illegible]	۲۱۵		
۷۱	۱	سید الاولیاء ابو الحسین الخرقانی مات سنه ۴۲۵	۲۲۰	[illegible]	
۷۲	۲	ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی	۲۲۱		
۷۳	۱	ابراهیم بن ادهم العجلی مات سنه ۱۶۲	۲۲۲	بلخ	
۷۴	۲	ابو علی شقیق بن ابراهیم البلخی	۲۲۳	"	

نشان سلسلہ اولیاء	تعداد اسماء	نام	نمبر صفحہ	نام شہر و قریہ
۷۵	۳	ابو حامد احمد بن خضرویہ وفات سن ۲۰۳	۲۲۳	بلخ
۷۶	۳	عبد الجلیل بن محمد الملقب بالرشید و یعرف بوطواط	"	"
۷۷	۱	ابو الخیر تیناتی	۲۲۵	تینان
۷۸	۱	منصور بن عمار	"	بوشنج
۷۹	۱	ابو الحسن باخرزی	۲۲۶	باخرز
۸۰	۱	الامام ابوبکر احمد البیہقی	۲۲۷	بیہق
۸۱	۱	ابو زکریا التبریزی	"	تبریز
۸۲	۱	کرز بن وبرہ	۲۳۴	جرجان
۸۳	۲	ابو سعید اسمعیل بن احمد الجرجانی	"	"
۸۴	۳	الامام عبد القاہر بن عبد الرحمن الجرجانی	۲۳۵	"
۸۵	۱	علی الجرجرائی	"	جرجرایا
۸۶	۲	بنو الاثیر الجزریون	۲۳۶	"
۸۷	۱	ابو المعالی عبد الملک بن محمد الامام الحرمین وفات سن ۴۷۸	"	جوین
۸۸	۱	الشیخ محمد بن خالد الملقب بمنور الدین	۲۳۷	جیلان

بیان [illegible]	بیان تعداد	نام	تاریخ	نام شهر و قریه
۸۹	۱	ابو العباس احمد بن محمد الجوهری	۲۳۰	حویزه
۹۰	۱	النعمان بن امرؤ القیس	"	حیره
۹۱	۲	ابو عثمان اسمعیل الحیری	۲۳۱	.
۹۲	۱	الوزیر ابو علی شاذان	"	خاوران
۹۳	۲	اسعد المیهنی	"	.
۹۴	۳	الشیخ ابو سعید ابی الخیر	"	"
۹۵	۳	الابیوردی الشاعر	۲۳۳	"
۹۶	۱	ابو عبدالله محمد بن ...	۲۳۷	خراسان
۹۷	۲	الشیخ حبیب العجمی	۲۴۳	"
۹۸	۱	الشیخ ابو القاسم قشیری	"	خرقان
۹۹	۱	الجلال نوابی	"	هرات
۱۰۰	۱	الامام ابو المظفر ...	۲۳۳	هرات
۱۰۱	۱	یحیی بن محمد بن هبیره	۲۴۰	دور
۱۰۲	۱	ابو جابر العجمی	۲۰۵	رحبة الشام

نشانات مسلسل	نشانات مسلسل بلحاظ شہر و قریہ	نام	تاریخ [illegible]	نام شہر و قریہ
۱۰۳	۱	ابو علی احمد بن محمد الرودباری	۲۵۰	رودبار
۱۰۴	۲	ابو عبد اللہ محمد بن عطاء الرودباری	″	″
۱۰۵	۱	فخر الاسلام ابو المحاسن الرویانی	″	رویان
۱۰۶	۱	الامام ابو عبد اللہ محمد (فخر الدین) بن عمر الرازی	۲۵۳	رَی
سہ ۱۰۷	۲	یحیی بن معاذ الرازی ۲۵۸	۲۵۵	″
سہ ۱۰۸	۳	ابو اسحاق ابراہیم بن احمد الخواص	۲۵۴	″
۱۰۹	۱	جلال الطبیب	۲۵۷	زنجان
۱۱۰	۱	القاضی محمد بن سلیمان	۲۵۹	ساوہ
۱۱۱	۲	القاضی عدۃ	″	″
۱۱۲	۳	تاج محمد ابو الفتح النصر بن تجوزی	۲۶۰	″
۱۱۳	۴	تاج الملک وزیر السلطان خوارزم شاہ	″	″
۱۱۴	۵	تاج الدین کمالان	″	″
۱۱۵	۶	المسکوی الطبیب	′	
۱۱۶	۷	سعد المغبق	۲۶۱	″

[illegible]	[illegible]	نام	تاریخ	نام شهر و قریه
۱۱۷	۸	زنک المصارع	۲۶۱	ساوه
۱۱۸	۹	الصفی کانون الشطرنجی	″	″
۱۱۹	۱	احمد بن الطیب السرخسی [illegible]	″	سرخس
۱۲۰	۱	ابوالفتوح محمد بن یحیی الملقب بشهاب الدین	۲۶۳	سهرورد
۱۲۱	۱	الشهرستانی صاحب کتاب الملل و النحل	۲۶۶	شهرستان
۱۲۲	۱	ابوالعنبس محمد بن اسحاق الشاعر	۲۶۸	صیمر
۱۲۳	۱	ابوالخیر احمد بن اسمعیل الطالقانی [illegible]	۲۶۹	طالقان
۱۲۴	۱	ابوالحسن [illegible]	۲۷۱	طبرستان
۱۲۵	۱	فخرالائمه ابوالفضل محمد بن [illegible]	۲۷۲	طبس
۱۲۶	۲	شمس [illegible] الطبسی الشاعر	″	″
۱۲۷	۱	تاج [illegible]	۲۷۳	طرق
۱۲۸	۱	ابو [illegible] بن [illegible] نظام [illegible]	۲۷۵	طوس
۱۲۹	۲	الامام [illegible] ابو حامد محمد بن محمد بن محمد الغزالی	۲۷۶	

نمبر شمار	نمبر طبقه	نام	تاریخ وفات	نام شهر و قریه	کیفیت
۱۳۰	۳	ملک الاسلام احمد بن محمد بن محمد الغزالی	۲۷۸	طوس	
۱۳۱	۴	الحکیم الفردوسی مصنف کتاب شاهنامه	"	"	
۱۳۲	۱	هشام بن الحکم المعتزلی	۲۸۲	عراق	
۱۳۳	۲	ابو محمد سلیمان بن مهران الاعمش	"	"	
۱۳۴	۳	ابو الحسین بن [illegible]	۳۸۳	"	
۱۳۵	۴	ابو الحسن علی ابن الموفق [illegible] ۲۶۵	"	"	
۱۳۶	۱	محمود [illegible] السنائی کان حکیما شاعرا	۲۸۷	غزنه	
۱۳۷	۱	ابو الفتح محمد بن بسام الملقب بکاتب [illegible]	۲۸۸	غور	
۱۳۸	۲	ابو المظفر محمد بن بسام الملقب [illegible]	"	"	
۱۳۹	۱	شیخ ابو بکر [illegible] بنانی	۲۹۲	قزوین	
۱۴۰	۲	ابو حاتم محمود [illegible]	"	"	
۱۴۱	۳	شیخ ابو القاسم حمزه [illegible]	۳۰۵		
۱۴۲	۴	ابو محمد بن عبد الجبار	"	"	
۱۴۳	۵	الشیخ ابو [illegible] محمد بن عبد الله [illegible]	"		

شماره ترتیب	[illegible]	نام	تاریخ	نام شهر و قریه	[illegible]
۱۴۴	۱	القطران [illegible]	۴۶۵	قطران	
۱۴۵	۱	ابو یعقوب یوسف بن فیروز الکرخی مات سنه ۴۰۰	۴۹۸	کرخ	
۱۴۶	۱	الوزیر ابو احمد الکندری	۴۰۰	کندر	
۱۴۷	۱	ابراهیم الخلیل علیه السلام	۴۰۱	کوثی	
۱۴۸	۱	عبد العزیز الملقب [illegible]	″	لبنان	
۱۴۹	۱	حسن بن علی بن احمد الملقب [illegible] الاهوازی	۴۰۳	ماهاباذ	
۱۵۰	۱	عبد الله بن المبارک [illegible] مات سنه ۱۸۱	۴۰۶	مرو	
۱۵۱	۲	ابو زید [illegible] استاذ [illegible]	۴۰۷	″	
۱۵۲	۳	ابو محمد [illegible]			
۱۵۳	۱	[illegible]	۴۰۹	[illegible]	
۱۵۴	۲	شیخ [illegible]	۴۱۰	″	
۱۵۵	۳	شیخ [illegible]			
۱۵۶	۱	رضی الدین النیسابوری	۴۱۳	نیسابور	
۱۵۷	۲	ابو القاسم القشیری مات سنه ۴۶۵	″	″	

نمبر سلسلہ	[illegible]	نام	تاریخ تصنیف	نام شہر و قریہ	کیفیت
۱۵۸	۳	عمر الخیام	۳۱۸	نیساپور	
۱۵۹	۴	ابو حمزہ الخراسانی	"	"	
۱۶۰	۵	ابو القاسم المناوی	"	"	
۱۶۱	۶	ابو الطیب سہل الصعلوکی	"	"	
۱۶۲	۷	ابو سعید ابی عثمان الخرکوشی	۳۱۹	"	
۱۶۳	۸	ابو محمد عبداللہ بن محمد المرتعش	"	"	
۱۶۴	۱	ابو العز القلانسی	۳۲۱	واسط	
۱۶۵	۲	ابو الحسین بن محمد بن حمدان الخالدی	"	"	
۱۶۶	۳	یزید بن ہارون	"	"	
۱۶۷	۱	ابو الفضل بدیع الزمان مات سنہ ۳۹۸	۳۲۶	ہمدان	
۱۶۸	۱	محمد بن العربی الملقب محی الدین	۳۳۳	اشبیلیہ	[illegible]
۱۶۹	۱	محمد بن اسمعیل البخاری	۳۳۳	بخارا	
۱۷۰	۲	ابو خالد یزید بن ہارون	"	"	
۱۷۱	۱	ابو محمد القاسم الشاطبی مات رجب ۵۹۰	۳۵۱	حضرہ	

[illegible]	[illegible]	نام	[illegible]	نام شہر و قریہ	[illegible]
۱۷۲	۱	القاضی شمس الدین الخوئی [illegible]	۳۵۴	خوی	
۱۷۳	۱	ابو الجناب احمد بن عمر بن محمد الخیوقی	۳۵۵	خیوق	
۱۷۴	۲	شہاب الدین الخیوقی	〃	〃	
۱۷۵	۱	ابو القاسم محمود بن عمر جار اللہ الزمخشری	۳۵۸	زمخشر	
۱۷۶	۱	رکن الدین العمیدی	۳۶۰	سمرقند	
۱۷۷	۱	ابو بکر محمد بن علی بن اسمٰعیل القفال الشاشی	۳۶۲	شاش	
۱۷۸	۲	المقری الشاطبی	〃	〃	
۱۷۹	۱	ابو بکر دلف بن جحدر الشبلی [illegible]	۳۶۴	شبلیہ	
۱۸۰	۱	ابو نصر محمد بن طرخان الفارابی [illegible]	۳۶۸	فاراب	
۱۸۱	۱	قاضی صدر الدین	۳۷۸	مراغہ	
۱۸۲	۱	افلاطون استاد ارسطاطالیس	۳۸۳	یونان	
۱۸۳	۲	ارسطاطالیس	۳۸۳	〃	
۱۸۴	۳	دیوجانس	〃		
۱۸۵	۲	بطلیموس	۳۸۴	〃	

نمبر سلسلہ	نمبر بلحاظ ملک	نام	سن تخمیناً	نام شہر و قریہ باشندہ
۱۸۶	۵	بطلیموس	۳۸۴	یونان
۱۸۷	۶	بلیناس	//	//
۱۸۸	۷	فیثاغورس	//	//
۱۸۹	۸	اقلیمون	۳۸۵	//
۱۹۰	۹	اوقلیدس	//	//
۱۹۱	۱۰	ارشمیدس	//	//
۱۹۲	۱۱	بقراط	//	//
۱۹۳	۱۲	جالینوس	//	//
۱۹۴	۱	افضل الدین الخاقانی الشاعر	۴۰۴۰	شروان
۱۹۵	۱	القاضی البلغاری	۴۱۴	بلغار

تمت الفہرس

كتاب

عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات

تصنيف الامام العلامة

زكريا بن محمد بن محمود

القزويني

بسم الله الرحمن الرحيم

وما توفيقى الا بالله عليه توكلت

العظمة لك والكبرياء لجلالك يا قائم الذات، ومفيض الخيرات، وواجب الوجود وواهب العقول وفاطر الارض والسموات، مبدئ الحركة والزمان، ومبدع الحين والمكـان، فاعل الارواح والاشبـاح وجاعل النور والظلمـات، محرك الافلاك المدبرات، ومزيّنها بالنجوم الثوابت والسيارات، ومقرر الارض وممهّدهـا لانواع الحيوان واصناف المعادن والنبات، دام حمدك وجلّ ثناؤك، وتعالى ذكرك وتقدّست اسماؤك، لا اله الّا انت وسعت رحمتك، وكثرت آلاؤك ونعماؤك، افض علينا انوار معرفتك، وطهّر نفوسنا عن كدورات معصيتك، وامطر علينا سحايب فضلك ومرحمتك، واضرب علينا سرادقات عفوك ومغفرتك، وادخلنا فى حفظ عنايتك ومكرمتك، وصلّى على ذوى الانفاس الطاهرات، والمعجزات الباهرات، خصاصـاً على سيّد المرسلين، وامام المتّقين، وقايد الغرّ المحجّلين، محمّد بن عبد الله بن عبد المطّلب بن هاشم الذى اخترته للنبوة وادم بين المـاء والطين، وارسلته رحمة للعالمين، وايدته بنصرك وبالمومنين، وختمت به الانبياء والمرسلين، وعلى اخوانه من النبيّين والصالحين، وعلى آله واصحـابـه اجمعين ۞

يقول العبد الاصغر زكرياء بن محمّد بن محمود القزوينى تولّاه الله بفضله * انه لمّا حكم الله تعالى علىّ ببعد الدار والوطن ومفارقة الاهل والسكن اقبلت على مطالعة الكتب على راى من قال، وخير جليس فى الزمان كتـاب، وكنت مشغوفاً بالنظر فى عجـايب صنع الله تعـالى فى مصنوعاته وغرايب ابداعـه فى مبدعاته كما ارشد الله سبحانه اليه حيث قال افلم ينظروا الى السماء فوقهم كيف بنيناها وزيّناها وما لهـا من فروج الايات وليس المراد من النظر تقليب الحدقة نحوها فان البهايم تشارك الانسان فيه ومن لم ير من السماء الّا زرقتها ومن الارض الّا غبرتهـا فهو مشارك للبهايم فى ذلك وادنى حالاً منهـا واشد غفلة كما قال تعالى لهم قلوب لا يفقهون بها الى ان قال اوليك كالانعام بل هم

---

*) وهو من اولاد بعض الفقهاء الذين كانوا متوطّنين بمدينة قزوين وينتهى c.d نسبه الى انس بن ملك خادم رسول الله صلى الله عليه وسلم

اصلٌ بل المراد من هذا النظر الفكر فى المعقولات والنظر فى المحسوسات والبحث عن حكمتها وتصاريفها لتظهر له حقايقها فانها سبب اللذّات الدنيوية والسعادات الاخروية ولهذا قال صلعم ارنى الاشياء كما هى وكلّما امعن الناظر فيها ازداد من الله تعالى هدايةً ويقيناً ونوراً وتحقيقاً ولهذا قال صلعم تفكّروا فى خلق الله والفكر فى المعقولات لا يتاتّى الّا لمن له خبرة بالعلوم [b]الرياضية بعد تحسين الاخلاق وتهذيب النفس فعند ذلك تنفتح له عين البصيرة ويرى فى كلّ شىء من العجب ما يعجز عن ذكر بعضه ولو ذكر طرفاً منه لغيره لانكره ولله درّ القايل

انّى [c]سمعت [d]حديثًا كنت احسبه طيفًا من النوم او هجرًا من السمر
لمّا الفت به الغيث صحّته وقد رايتُ الوفا مثل ذا العبر،

ومن هذا القبيل ما اخبر الله تعالى فى كتابه عمّا جرى بين الخضر وموسى عليهما السلام وما ذُكر ايضا ان موسى عم اجتاز بعين ماء فى سفح جبل فتوضّأ منها ثم ارتقى الجبل ليصلّى اذ اقبل فارس وشرب من ماء العين وترك عندها كيساً فيه دراهم فجاء بعده راعى غنم راى الكيس فاخذه ومضى ثم جاء بعده شيخ عليه اثر البؤس على ظهره حزمة حطب فحطّ حزمته هناك واستلقى ليستريح فما كان الّا قليلاً حتى عاد الفارس يطلب كيسه فلمّا لم يجده اقبل على الشيخ يطالبه به فلم يزل يضربه حتى قتله، فقال موسى يا ربّ كيف العدل فى هذه الامور فاوحى الله تعالى اليه ان هذا الشيخ كان قد قتل ابا الفارس وكان على ابى الفارس دين لابى الراعى مقدار ما فى الكيس فجرى بينهما القصاص قضى الدين وانا حكيم عادل، ولقد حصل لى بطريق السمع والبصر والفكر والنظر حكم عجيبة وخواصّ غريبة فاحببت ان اقيّدها لتثبت وكرهت الذهول عنها مخافة ان تفلت،

فصلٌ وعلى الناظر فى كتابى هذا ان يتصوّر تعبى فى جمع ما كان مبدّداً وتلفيق ما كان مشتّتاً وقد ذكرت فيه اشياء يأباها طبعُ الغبىّ الغافل ولا تنكرها نفس الذكى العاقل فانها وان كانت بعيدة عن العادات المعهودة والمشاهدات المالوفة لكن لا يستعظم شىء مع قدرة الخالق وحيلة المخلوق وجميع ما فيه اما عجايب صنع البارى تعالى وذلك اما محسوس او معقول لا شكّ فيهما ولا خلل واما حكاية ظريفة منسوبة الى رواتها لا ناقة لى فيها ولا جمل واما خواصّ غريبة وذلك ممّا لا يفى العمر بتجربتها ولا معنى لترك كلّها اذ كان الشكّ فى

b) *a.b* والرياضات   c) *c* فهمت   d) *b* عجيبا

بعضها فان احببت ان تكون منها على ثقة فشمر لتجربتهـا واياك ان تمل او تغتر اذا لم تصب فى مرة او مرتين فان ذلك قد يكون لفقد شرط او حدوث مانع وحسبك ما ترى من حال المغناطيس وجذبه للحديد فانه اذا اصابه رايحة الثوم بطلت تلك الخاصية فاذا غسلته بالخل عادت اليه فاذا رايت مغناطيسًا لا يجذب الحديد فلا تنكر خاصيته واصرف عنايتك الى البحث عن احواله حتى يتضح لك امره على انى اشهد الله ان شيئًا منها ما افتريته بل كتبت الكل كما اقتريته وان نظرت اليها بعين الرضا فانهـا عن كل عيب كليلة وان نظرت بعين الساخط فالمساوى كثيرة وعين الكريم عن المعايب عميا واذنه عن المساوى صماء ولله در القايل

فقلت لهم لا تنسوا الفضل بينكم   فليس ترى عين الكريم سوى الحسن

وسميته عجايب المخلوقات وغرايب الموجودات ولا بد من ذكر مقدمات اربع لشرح هذه الالفاظ ليتبين منها مقصود الكتاب والله الموفق للصواب ۞

المقدمة الاولى فى شرح العجب

قالوا العجب حيرة تعرض للانسان لقصوره عن معرفة سبب الشيء او عن معرفة كيفية تاثيره فيه مثاله ان الانسان اذا راى خلية النحل ولم يكن شاهده قبل تعتريه حيرة لعدم معرفة فاعله فلو عرف انه من عمل النحل لتحير ايضـا من حيث ان ذلك الحيوان الضعيف كيف احدث هذه المسدسات المتساوية الاضلاع التى عجز عن مثلها المهندس الحاذق مع الفرجار والمسطرة ومن اين لها هذا الشمع الذى اتخذت منه بيوتها المتساوية التى لا يخالف بعضًا كانها افرغت فى قالب واحد ومن اين لهـا هذا العسل الذى اودعته فيها ذخيرة للشتاء وكيف عرفت ان الشتاء ياتيها وانها تفقد فيه الغذاء وكيف اهتدت الى تغطية خزانة العسل بغشـاء رقيق ليكون الشمع محيطًا بالعسل من جميع جوانبه فلا ينشفه الهواء ولا يصيبه الغبـار وتبقى كالبرنية المصممة الراس بالكاغد فهذا معنى العجب وكل مـا فى العـالم بهذه المثابة الا ان الانسان يدركه فى صباه عند فقد التجربة ثم تبدو فيه غريزة العقل قليلاً قليلاً وهو مستغرق الهم فى قضى حوايجه وتحصيل شهواته وقد انس بمدركاته ومحسوساته فسقط عن نظره بطول الانس بها فاذا راى بغتـة حيوانًا غريبًا او نباتًا نادرًا او فعلاً خارقًا للعادات انطلق لسانه بالتسبيح فقال سبحان الله وهو يرى طول عمره اشياء تتحير فيها عقول العقلاء وتدهش فيها نفوس الاذكيـاء فمن اراد صدق هذا القول فلينظر بعين البصيرة الى هذه

الاجسام الرفيعة وسعتها وصلابتها وحفظها عن التغيّر والفساد الى ان يبلغ الكتاب اجله فان الارض والهواء والبحار بالاضافة اليها كحلقة ملقاة فى فلاة قال الله تعالى والسماء بنيناها بايد وانا لموسعون ثم الى دورانها مختلفاً فان بعضها يدور بالنسبة الينا رحوية وبعضها حمايلية وبعضها دولابية وبعضها يدور سريعاً وبعضها يدور بطيًّا ثم الى دوام حركاتها من غير فتور ثم الى امساكها من غير عمد تتعمّد به او علاقة تتدلّى بها ثم لينظر الى كواكبها وشمسها وقمرها واختلاف مشارقها ومغاربها لاختلاف الاوقات التى هى سبب نشو الحيوان والنبات ثم الى سير كواكبها فى منازل مرتبة بحساب مقدر لا يزيد ولا ينقص ثم الى عدد كواكبها وكثرتها واختلاف الوانها فان بعضها يميل الى الحمرة وبعضها الى البياض وبعضها الى لون الرصاص ثم الى مسير الشمس فى فلكها مدّة سنة وطلوعها وغروبها كلّ يوم لاختلاف الليل والنهار ومعرفة الاوقات وتمييز وقت المعاش عن وقت الاستراحة ثم الى امالتها عن وسط السماء الى الجنوب والى الشمال حتى وقع الصيف والشتاء والربيع والخريف وقد اتّفق الباحثون على انها مثل كرة الارض ماية مرّة ونيف وستون مرة وفى لحظة تسير اكثر من قطرة كرة الارض وقد عبر عن ذلك جبريل عم حيث قال للنبى صلعم من وقت قلت لا الى ان قلت نعم سارت الشمس مسيرة خمسماية عام ؞ ثم لينظر الى جرم القمر وكيفية اكتسابه النور من الشمس لينوب عنها بالليل ثم الى امتلائه وامحاقه ثم الى كسوف الشمس وخسوف القمر؞ ومن العجايب السواد الذى يُرى فى جرم القمر فانه لم يسمع فيه قول شاف الى زماننا هذا وكذلك فى المجرّة وهو البياض الذى يقال له ᵃشرج السماء وهو على فلك يدور بالنسبة الينا رحوية؞ وعجايب السموات لا مطمع فى احصا عشر عشرها لكن فى القدر الذى ذكرناه تبصرة لكلّ عبد منيب؞ ثم لينظر الى ما بين السماء والارض من انقضاض الشهب والغيوم والرعود والبروق والصواعق والامطار والثلوج والرياح المختلفة المهاب وليتامّل السحاب الثقال الكثيف المظلم كيف اجتمع فى جوّ صاف لا كدورة فيه وكيف حمل الماء وتسخير الرياح فانها تتلاعب به وتسوقه الى المواضع التى ارادها الله سبحانه فترش بالماء وجه الارض وترسله قطرات متفاصلة لا تدرك قطرة منها قطرة ليصيب وجه الارض برفق فلو صبّه صبًّا لافسد الزرع بخدشه وجه الارض ويرسلها مقداراً كافياً لا كثيراً زايداً عن الحاجة فيعفن النبات ولا قليلاً ناقصاً عن الحاجة فلا

ᵃ) ᵇ سرج, ᶜ سرج

يتمّ به النمو كما قل تعالى وانزلنا من السماء ماء بقدر، ثم الى اختلاف الرياح فان منها ما يسوق السحب ومنها ما ينشرها ومنها ما يجمعها ومنها ما يعصرها ومنها ما يلقح الاشجار ومنها ما يربي الزروع والثمار ومنها ما يجففها، ثم لينظر الى الارض وجعلها وقوراً لتكون فراشاً ومهاداً ثم الى سعة اكنافه، وبعد اقطارها حتى تعجز الادميون عن بلوغ جميع جوانبها وان طالت اعمارهم فقال تعالى والارض فرشناها فنعم الماهدون، ثم الى جعل ظهرها محلًّا للاحياء وبطنها مقرًّا للاموات فتراها وهي ميّتة فاذا انزل عليها الماء اهتزت وربت واظهرت اجناس المعادن وانبتت انواع النبات واخرجت اصناف الحيوان ثم الى احكام اطرافها بالجبال الشامخة كاوتادها لمنعها من ان تميد ثم الى ايداع المياه في اوشالها كالخزانات لتخرج منها قليلاً قليلاً فتنفجّر منها العيون وتجرى منها الانهار فيحيى بها الحيوان والنبات الى وقت نزول الامطار من السنة القابلة وينصب فاضلها الى البحار دايماً، ثم لينظر الى البحار العميقة التى هي خلجان من البحر الاعظم المحيط بجميع الارض حتى ان جميع المكشوف من البوادى والجبال بالاضافة الى الماء كجزيرة صغيرة في بحر عظيم وبقية الارض مستورة بالماء ثم لينظر الى ما فيها من الحيوان والجواهر وما من صنف من اصناف حيوان البرّ الّا وفي البحر امثاله واضعافه وفيه اجناس لا يعهد لها نظير في البرّ، ثم لينظر الى خلق اللولو في صدفه تحت الماء ثم الى انبات المرجان في صميم الصخر تحت الماء وهو نبات على هيئة شجرة ينبت من الحجر ثم الى ما عداه من العنبر واصناف النفايس التى يقذفها البحر وتستخرج منه ثم الى السفن كيف سيرت في البحار وسرعة جريها بالرياح والى اتّخاذ الاتها ومعرفة النواتى موارد الرياح ومهابها ومواقيتها وعجايب البحار كثيرة لا مطمع في احصائها وقد قيل حدّث عن البحر ولا حرّج فان فيما ذكرناه كفاية، ثم لينظر الى انواع المعادن المودعة تحت الجبال فمنها ما ينطبع كالذهب والفضة والنحاس والرصاص والحديد ومنها ما لا ينطبع كالفيروزج والياقوت والزبرجد ثم الى كيفية استخراجها وتنقيتها واتّخاذ الحلى والالات والاوانى منها ثم الى معادن الارض كالنفط والكبريت والقير وغيرها واجلّها الملح فلو خلت منه بلدة لتسارع الفساد الى اهلها، ثم لينظر الى انواع النبات واصناف الفواكه المختلفة الاشكال والالوان والطعوم والارايح تسقى بماء واحد ويفضل بعضها على بعض في الاكل مع اتّحاد الارض والهواء والماء فتخرج من نواة نخلة مطوّقة بعناقيد الرطب ومن حبة سبع سنابل في كلّ سنبلةماية حبّة، ثم لينظر الى

ارض البوادى وتشابه اجزائها فانها اذا نزل القطر عليها اهتزت وربت وانبتت من كل زوج بهيج ثم الى كثرتها واختلاف اصنافها ومتشابهها وغير متشابهة ثم الى كثرة اشكالها والوانها وطعومها وروايحها واختلاف طبايعها وكثرة منافعها فلم تنبت من الارض ورقة الّا وفيها منفعة او منافع يقف فهم البشر دون ادراكها، ثم لينظر الى اصناف الحيوان وانقسامها الى ما يطير ويسبح ويمشي وانقسام الماشى الى ما يمشى على بطنه والى ما يمشى على رجلين والى ما يمشى على اربع والى اشكالها وصورها واخلاقها وافعالها ليرى عجايب تدهش منها العقول بل فى البقّة او النمل او العنكبوت او النحل فانها من ضعاف الحيوانات ليرى ما يتحيّر عنه من بنائها البيت وجمعها الغذاء وادخارها لوقت الشتاء وحذقها فى هندستها ونصبها الشبكة للصيد وما من حيوان صغير ولا كبير الّا وفيه من العجايب ما لا يحصى وانّما سقط التعجّب منها للانس بها بكثرة المشاهدة وعجايب السموات والارض كما قال الله تعالى قل انظروا ما ذا فى السموات والارض والبحار لا تدرى سواحلها ولا تعرف اوايلها ولا اواخرها ۞

المقدمة الثانية فى تقسيم المخلوقات

المخلوق كلّما هو غير الله سبحانه وتعالى وهو اما ان يكون قائماً بالذات او قئماً بالغير والقايم بالذات اما ان يكون متحيّزاً او لم يكن فان كان متحيّزاً فهو الجسم وان لم يكن فهو الجوهر الروحانى وهو اما ان يكون متعلّقاً بالاجسام تعلّق التدبير وهو النفس او لا يكون فهو اما ان يكون سليماً عن الشهوة والغضب فهو الملك او لا يكون فهو الجنّ، والقايم بالغير ان كان قائماً بالمتحيّزات فهى الاعراض الجسمانية وان كان قائماً بالمفارقات فهى الاعراض الروحانية كالعلم والقدرة والاعراض الجسمانية اما ان يلزم من حصولها صدق النسبة او صدق قبول القسمة او لا هذا ولا ذاك فان كان الاول فالنسبة اما الحصول فى المكان وهو الاين او فى الزمان وهو المتى او نسبة متكرّرة وهى الاضافة او تاثير الشىء فى الشىء وهو الفعل او تاثير الشىء عن الشىء وهو الانفعال او كون الشىء محيطاً بالشىء بحيث ينتقل المحيط بانتقال المحاط به وهو الملك او هيئة حاصلة لمجموع الجسم بسبب حصول النسب بين اجزائه بعضها الى بعض وبين اجزائه والامور الخارجية وهو الوضع وان كان يلزم من حصولها صدق قبول القسمة فهو اما ان يكون بحيث لا يحصل بين اجزائه حدّ مشترك وهو العدد او يحصل وهو المقدار وان كان لا يلزم من حصولها صدق قبول

النسبة ولا صدق قبول القسمة فاما ان يكون مشروطاً بالحياة او لم يكن فان كان فاما ان يتوقّف عن الشهوة والنفرة فهو التحريك او لا يتوقّف وهو الادراك ثم الادراك اما ادراك الكليات وهي العلوم والظنون والخيالات والجهالات او ادراك الجزئيات وهي الحواس الخمس فان لم يكن مشروطاً بالحياة فهو الاعراض المحسوسة بالحواس الخمس اما المحسوسات بالقوّة الباصرة كالاضواء والالوان واما المحسوسات بالقوّة السامعة فكالاصوات والحروف واما المحسوسات بالقوّة الشامة فكالطيب والبتن واما المحسوسات بالقوة الذايقة فكالطعوم التسعة واما المحسوسات بالقوة اللامسة فكالحرارة والبرودة والرطوبة واليبوسة والثقل والخفة والصلابة واللين والخشونة والملامسة فهذه جملة اقسام الممكنات وسياتى الكلام فى كلّ قسم منها ان شاء الله تعالى ،

فصل ذكر اهل السير انه وجد فى السفر الاول من التوراة ان الله تعالى خلق جوهراً ثم نظر اليه نظر الهيبة فذاب الجوهر وصعد منه دخان ورسب منه رسوب فخلق سبحانه من الدخان السموات ومن الرسوب الارض ويدلّ على ذلك قوله تعالى ان السموات والارض كانتا رتقا ففتقناهما واعلم جلت قدرته خلق المجموع فى ستة ايام قال بعض العلماء ان اليوم فى اللغة المكوّن للحادث والايام الستة هاهنا مراتب مصنوعاته لان قبل الزمان لا يمكن تحدّد الزمان فمن الايام الستة يوم لمادّة الارض ويوم لمادّة السماء ويوم لصيرورتهما ويومان لمكملاتهما من الجبال والكواكب والنفوس وغيرها ، وقالوا ايضا كلّ ما فوق الارض فهو سماء فى طريق اللغة لان اهل اللغة يقولون ما علاك فهو سماؤك وما هو دون فلك القمر فهو بالنسبة الى الافلاك ارض قال تعالى خلق سبع سموات ومن الارض مثلهن يعنى سبعًا فالاولى كرة النار والثانية كرة الهواء والثالثة كرة الماء والرابعة كرة الارض وثلاث طبقات ممتزجات من الاربع الاولى من النار والهواء والثانية من الهواء والماء والثالثة من الماء والارض ثم دبر بعنايته بعد الجماد امر المعادن الداخلة فى الجماد ثم النبات ثم الحيوان فهذا هو القول الكلى فى المخلوقات وسياتى القول فى جزءياتها فى مقالتين ان شاء الله تعالى ۞

المقدمة الثالثة فى معنى الغريب

الغريب كلّ امر عجيب قليل الوقوع مخالف للعادات المعهودة والمشاهدات المالوفة وذلك اما من تاثير نفوس قوية او تاثير امور فلكية او اجرام عنصرية كلّ ذلك بقدرة الله تعالى وارادته ، فمن ذلك معجزات الانبياء صلوات الله عليهم اجمعين كانشقاق القمر وانفلاق البحر وانقلاب العصا ثعباناً وكون النار برداً

وسلامًا وخروج الناقة من الصخرة الصمّاء وابراء الاكمه والابرص واحياء الموتى باذن الله، ومنها كرامات الاولياء الابرار فان تاثير نفوسهم يتعدّى الى غير ابدانهم حتى تحدث عنها انفعالات غريبة فى العالم فيشفى المريض باستشفائهم وتسقى الارض باستسقائهم وربّما يحدث الخسف والزلزلة والطوفان والصواعق بدعائهم ويصرف الوبا والموتان باستدعائهم وتبدل لهم نفرة الطيور بالهدوء والوقوع وصولة السباع وشدّتها باللين والخضوع، ومنها اخبار الكهنة لكن الكهانة اندرست بمبعث رسول الله صلعم وكانوا ياتون فى الجاهلية بامور غريبة زعموا انها كانت بواسطة اختلاط نفوسهم بنفوس الجنّ، ومنها الاصابة بالعين فان العاين اذا تعجب من شىء كان تعجّبه مهلكاً للمتعجّب منه بخاصية لنفسه لا يوقف عليها، ومنها اختصاص بعض النفوس من الفطرة بامر غريب لا يوجد مثله لغيرها كما ذكر ان فى الهند قوماً اذا اهتمّوا بشىء اعتزلوا عن الناس وصرفوا همّتهم الى ذلك الشىء فيقع على وفق اهتمامهم، ومن هذا القبيل ما حكى ان السلطان محمود غزا بلاد الهند وكان فيها مدينة كلّما قصدها مرض فسال عن ذلك فقالوا ان عندهم جمعاً من الهند يصرفون همّتهم الى ذلك فيقع المرض على وفق ما اهتمّوا فاشار اليه بعض اصحابه بدقّ الطبول ونفخ البوقات الكبيرة لتشويش همّتهم ففعلوا ذلك فزال ذلك المرض واستخلصوا المدينة، ومن هذا القبيل ما ذكر ان رجلاً يدعى علم احكام النجوم باصبهان ولم يخطا فى شىء منها حتى انتشر امره فى البلاد فسمع به ابو معشر الطبرى وهو استاذ الوقت فاستعظم امره وسافر اليه قاصداً فرآه قاعداً على طريق والناس حوله يسالونه وهو يرفع الاصطرلاب ويجيبهم سريعاً فقال له ابو معشر ايها الحكيم كيف دلالة هذا الوقت على هذه الاحكام فقال ساخبرك عنها فلمّا ذهب عنه الناس قال انى اقول لهم ما يبدوا لى واريهم ان ذلك عن خبرة والقوم يعجبهم ذلك يبدلون لى فعلم ابو معشر ان ذلك من تاثير قوة النفس، ومن هذا القبيل ما ذكر ان فى زمن خوارزمشاه محمد بن تكش جاء فيلسوف من بلاد الهند الى خراسان واسلم وكان يقال له داناى هند كان يستخرج طالع مولد كلّ من اراد فجربوه بالمواليد الرصدية فلم يخطا شيئًا وكان يزعم ان ذلك بواسطة حساب يعرفه فرفع امره الى السلطان فقال له هل تقدر على استخراج غير الطالع فقال نعم فقال له السلطان قل لى ما رايت البارحة فى نومى فذهب وحاسب وعاد وقال راى السلطان فى نومه انه فى سفينة وبيده سيف فقال السلطان لقد اصاب ولكنّا لا نقتصر على هذا لانى على طرف جيحون كثيراً ما اركب فى السفينة

والسيف لا يفارقنى فامتحنه مرة اخرى فاصاب فقربه من نفسه وكان يستعين به على اموره، ومن ذلك امور سماوية كظهور الكواكب ذوات الاذناب والتماثيل والخوابى [f] والبساتين [g] وانقضاض شهب يستضىء الجوّ منها وتبقى زماناً، ومنها سقوط جسم من الجوّ ثقيل كما ذكر الشيخ الرئيس انه سقط فى زمانه بارض جوزجانان من الجوّ جسم كقطعة حديد قدر خمسين مناً مثل حبّات الجاورس المنظمة ارادوا كسره فما كان الحديد يعمل فيه البتة، ومنها سقوط ثلج او برد فى غير اوانه كما حكى بعض مشايخ قزوين انه اتاهم فى ايام المشمش برد عظيم كل واحدة مقدار جوزة فاهلك كثيراً من الحيوان والنبات والمشمش لا يدرك بقزوين الا فى الصيف، ومنها سقوط احجار مثل الحديد والنحاس فى وسط الصواعق وذلك يوجد ببلاد الترك وربما يوجد بارض جيلان ايضا وحكى ابو الحسن على ابن الاثير الجزرى فى تاريخه انه نشات بافريقية فى سنة احدى عشرة واربعماية سحابة شديدة الرعد والبرق فامطرت حجارة كثيرة واهلكت كثيرًا من الحيوان والنبات، ومنها ما حكاه الجاحظ انه نشات بايذج وهى مدينة بين اصفهان وخوزستان سحابة طخياء تكاد تمسّ قمم الناس وسمعوا فيها كهدير الفحل ثم انها دفعت باشدّ مطر حتى استسلموا للغرق ودفعت بالضفادع والشبابيط العظام السمان والشبوط صنف من السمك فاكلوا وملحوا وادخروا شيئاً كثيراً، ومن ذلك امور ارضية مثل صيرورة اليبس بحراً كارض يونان فانها كانت بلاداً معمورة والان استولى الماء عليها وصيرورة البحر يبساً كارض ساوة فانها كانت بحراً والان لا يرى بها اثر البحر، ومنها ما زعموا انه يصعد من الارض بخاراً لا يصيب شيئاً من الحيوان والنبات الا جعله حجراً صلداً وانار ذلك ظاهرة بانصنا من ارض مصر ويله بشم من ارض قزوين، ومنها وقوع خسف بناحية من الارض وخروج ماء اسود منها وقد شوهد ذلك فى كثير من النواحى منها مدينة غنجرة بارض الروم وقرية دركزين من اعمال همذان، ومنها زلزلة تبقى شهراً او اكثر ببعض النواحى وقد شوهد ذلك بارض نيسابور والرى وحدّثنى الامام ابو القاسم الرافعى قدس الله روحه انه شاهد عند الزلزلة سقفاً قد انشق حتى راى الكواكب من شقّه ثم عاد الى حاله ولم يظهر اثر الشقّ عليه البتة، ومنها ظهور معدن ببعض الاصقاع لم يعرف قبل ذلك كظهور معدن الذهب عند الاسماعلية ومنها ظهور نبت بارض لا عهد للناس بوجوده هناك كظهور

f) b.d والجوابى g) a والسدابس, b والثايين, d والثيبانيين

الترنجبين بارض ساوة، ومنها تولد حيوان غريب الشكل لم ير مثله كما نقل عن الشافعي رضه انه راى بارض اليمن انساناً من وسطه الى اسفله بدن امراة ومن وسطه الى فوقه بدنان ملتزقان باربع ايدى وراسين ووجهين وهما ياكلان ويشربان ويتلاطمان ويصطلحان، ومنها ما ذكر ان امراة بكل وسامان من قرى بلخ ولدت سنة ثمان وعشرين وخمسماية نصف بدن له نصف راس ويد واحدة ورجل واحدة على صورة النسناس الذى يوجد فى غياض الشحر بارض اليمن وحملت فى سنة اخرى فولدت بدنًا براسين واربع اذان، وزعم الحكماء انهم وجدوا ثلاثة معانٍ من الامور الغريبة وقد وضعوا لكلّ معنًى اسمًا فاحد هذه المعانى الاثار النفسانية والانفعالات التابعة للمتصوّرات المجددة من غير واسطة امر طبعى فاستعمال تلك المتصوّرات فى الخير معجزة من الانبياء صلوات الله عليهم اجمعين وكرامة من الاولياء عليهم الرحمة والرضوان واستعمالها فى الشرّ سحر من النفوس الشريرة وثانيها امور غريبة تحدث من قوى سماوية واجسام عنصرية مخصوصة بهيئات واشكال واوضاع وتسمى الطلسمات وثالثها امور غريبة تحدث من اجسام ارضية كجذب المغناطيس للحديد وتسمى النيرنجات، فهذا هو القول الكلى فى الامور الغريبة وسياتى القول فى جزئياتها ان شاء الله تعالى

المقدمة الرابعة فى تقسيم الموجودات

كل موجود سوى الواجب سبحانه هو مخلوقه ومصنوعه وكلّ ذرّة من الذرّات من جوهر وعرض وصفة وموصوف فيها عجايب وغرايب تظهر فيها حكمة الله تعالى وقدرته وجلاله وعظمته واحصاء ذلك غير ممكن لكنّا نشير الى جمل ليكون مثالاً فنقول الموجودات المخلوقة منقسمة الى ما لا نعرف اصلها فلا يمكننا النظر فيها فكم من موجود لا نعلمه كما قال تعالى ويخلق ما لا تعلمون والى ما نعرف جملتها ولكن لا نعلم تفصيلها وهى منقسمة الى ما يدرك بالبصر والى ما لا يدرك فالذى لا يدرك بالبصر كالعرش والكرسى والملائكة والجنّ فمجال النظر فى هذه الاشياء ضيق ولا يمكن ان يقال فيها الّا ما صحّ بالنصوص والاخبار والاثار وامّا المدركات بحسّ البصر فكالسموات والارض وما بينهما فالسموات مشاهدة بكواكبها وشمسها وقمرها وحركاتها ودورانها فى طلوعها وغروبها والارض مشاهدة بما فيها من جبالها وبحارها وانهارها ومعادنها ونباتها وحيوانها وما بين السماء والارض وهو الجوّ مدرك بغيومها وامطارها وثلوجها ورعودها وبروقها وصواعقها وشهبها وعواصف رياحها فهذه

اجناس المشاهدات من السماء والارض وما بينهما وكلّ جنس منها ينقسم الى انواع وكلّ نوع ينقسم الى اصناف ولا نهاية لانشعاب ذلك وانقسامها فى اختلاف صفاتها وهياتها ومعانيها الظاهرة والباطنة وفى جميع ذلك مجال الفكر والنظر فلا تتحرّك ذرّة فى السموات ولا فى الارض الا وفى حركتها حكمة او حكمتان او عشر او الف وكلّ ذلك دليل على وحدانية خالقها وقدرته وكبريائه وعظمته كما قال ابو العتاهية

وللّه فى كلّ تحريكة　　وتسكينة ابداً شاهد

وفى كلّ شىء له اية　　تدلّ على انه واحد ❁

وهذا فهرست الكتاب والله الموفق للصواب

الكواكب، النظر الثالث فى كرة الهوآء وفيه فصول آ فى حقيقة الهوآء بٓ فى السحاب والمطر جٓ فى الرياح دٓ فى الرعد والبرق هٓ فى الهالة وقوس قزح، النظر الرابع فى كرة الماء وفيه فصول آ فى حقيقة الماء بٓ فى صيرورة البحر فى جانب من الارض جٓ فى البحار وجزايرها وحيواناتها العجيبة دٓ فى حيوانات الماء، النظر الخامس فى كرة الارض وفيه فصول آ فى حقيقة الارض بٓ فى اختلاف اراء القدماء فى هيئة الارض جٓ فى مقدار جرم الارض دٓ فى ارباع الارض هٓ فى اقاليم الارض وٓ فيما يعرض للارض من الخسف والزلزلة زٓ فى صيرورة السهول جبالاً والجبال سهولاً والبرّ بحراً والبحر براً حٓ فى فوايد الجبال طٓ فى عجايب الجبال يٓ فى تولّد الانهار يآ فى عجايب الانهار يبٓ فى تولّد العيون يجٓ فى فوايد العيون وعجايبها يدٓ فى تولد الابار يهٓ فى عجايبها،

ثم يتصدّى النظر فى الكاينات وهى المعادن والنبات والحيوان فى امور النظر الاول فى المعدنيات وهى انواع آ الفلزّات بٓ فى الاحجار جٓ فى الاجسام الدهنية، النظر الثانى فى النبات وفيه قسمان آ فى الشجر بٓ فى النجم، النظر الثالث فى الحيوان وهى انواع النوع الاول فى الانسان والنظر فيه فى امور آ فى حقيقة الانسان بٓ فى النفس الناطقة جٓ فى تولد الانسان دٓ فى تشريح اعضائه وهى قسمان القسم الاول فى الاعضاء البسيطة وهى انواع ١ العظم ٢ الغضروف ٣ العصب ٤ الرباط ٥ اللحم ٦ الشحم ٧ الشرايين ٨ الاوردة ٩ الثرب ١٠ الغشا ١١ الجلد ١٢ المخ، القسم الثانى فى الاعضاء المركبة وهى على ضربين الضرب الاول الاعضاء الظاهرة وهى انواع النوع الاول الراس وفيه فصول ١ فى تشريح الراس ٢ فى العين ٣ فى الاذن ٤ فى الانف ٥ فى الشفة ٦ فى الفم ٧ فى اللحيين ٨ فى الشعر، النوع الثانى العنق، النوع الثالث الصدر وفيه فصلان الفصل الاول فى تشريح الصدر، الفصل الثانى فى الثدى، النوع الرابع اليد وفيه فصول ١ فى تشريح اليد ٢ فى الكف ٣ فى الظفر، النوع الخامس البطن، النوع السادس الظهر، النوع السابع الجنب، النوع الثامن الرجل، الضرب الثانى الاعضاء الباطنة وهى انواع ١ الدماغ ٢ الرية ٣ القلب ٤ الكبد ٥ المرارة ٦ الطحال ٧ المعدة ٨ المعا ٩ الكلية ١٠ المثانة ١١ الات التوليد وفيه فصول آ فى تشريحها بٓ فى الانثيين جٓ فى القضيب دٓ فى الرحم، النظر الخامس فى القوى وهى انواع آ القوى الظاهرة وهى خمس ١ اللمس ٢ الشمّ ٣ البصر ٤ السمع ٥ الذوق، خاتمة فى فوايد هذه القوى، بٓ القوى الباطنة وهى اصناف الصنف الاول القوى الخادمة وهى اربع ١ الجاذبة ٢ الماسكة ٣ الهاضمة ٤ الدافعة، الصنف

الثانى القوى المخدومة وهى اربع ١ الغاذية ٢ النامية ٣ المولدة ٤ المصورة، خاتمة فى فوايد هذه القوى، الصنف الثالث القوى المدركة وهى خمس ١ الحسّ المشترك ٢ الخيال ٣ الوهم ٤ الحافظة ٥ المفكرة، الصنف الرابع القوى المحركة وهى قسمان القسم الاول الباعثة وهى ضربان آ القوة الشهوانية بّ القوة الغضبية، القسم الثانى القوة الفاعلة، الصنف الخامس القوى العقلية وهى اربع آ العقل الهيولانى بّ العقل بالملكة جّ العقل المستفاد دّ العقل بالفعل، خاتمة فى تفاوت الناس فى هذه العقول، النظر السادس فى خواص الانسان، النظر السابع فى خواصّ اجزاء الانسان، النظر الثامن فى امراض عجيبة تعرض للانسان، النوع الثانى الجنّ والنظر فيه فى امرين آ فى حقيقة الجنّ بّ فى حكايات عجيبة منهم، النوع الثالث الدوابّ والنظر فيه فى امرين آ فى افعالها بّ فى خواصّ اجزائها، النوع الرابع النعم والنظر فيه فى امرين آ فى افعالها بّ فى خواصّ اجزائها، النوع الخامس السباع والنظر فيه فى امرين آ فى افعالها بّ فى خواصّ اجزائها، النوع السادس الطير والنظر فيه فى امرين آ فى عجيب افعالها بّ فى خواصّ اجزائها، النوع السابع الهوامّ والحشرات والنظر فيها فى امرين آ فى عجيب افعالها بّ فى خواصّ اجزائها، خاتمة فى الحيوانات التى تخالف اشكالها وصورها اشكالات الحيوانات المعهودة وصورها وهى اقسام ثلاثة الاول امم غريبة الاشكالات خلقهم الله تعالى فى اكناف الارض وجزاير البحار، القسم الثانى الحيوانات المركبة من نوعين مختلفين، القسم الثالث افراد الحيوانات الغريبة الصور، والله الموفق للصواب ثم تبتدى بعون الله بفضّ الكتاب ❁

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نثق

الحمد لله خالق الاشياء، ومدبّر الكلّ ومقدّر الاجزاء، الازلى الذى لا يتّصف وجوده بالابتداء، الابدىّ الذى لا يتّصل دوامه بالانقراض والانتهاء، اظهر اثار قدرته فى الابداء والانشاء، واظهر اسرار حكمته فى الاهلاك والافناء، خلق السموات والارض فى ستة ايام وكان عرشه على الماء، رفع سمكها فسواها متساوية الاطراف متشابهة الارجاء، وزيّنها بالاجرام النيرة من الثوابت ونجوم الانواء، عبرة للناظرين وحفظاً من الماردين وعلامة للاهتداء، فسبحانه من اله اغطش ليلها واخرج ضحاها بابداع الظلمة واختراع الضياء، وصانها عن الكون والفساد بالثبات والبقاء، حتى يبلغ الكتاب اجله وقت الزوال والفناء، والصلوة والسلام على سيّد المرسلين وامام المتّقين وقايد الغرّ المحجّلين وقدوة

الاصفياء، محمد بن عبد الله بن عبد المطّلب بن هاشم خاتم الانبياء، وعلى آله الطيبين واصحابه اجمعين الكرام الاتقياء، صلاة دايمة الى يوم الجزاء ۞
امّا بعد فان عقول العقلاء قد تحيّرت فى عجايب هذه الاجسام الرفيعة من سعتها وصلابتها وحركتها على الدوام من غير فتور واشتمالها على هذه الاجرام المنيرة وموادّها لله برات من قبول صور الاضداد وصورها لله امنت من الفساد الى يوم التنادّ، والى هذا اشار حيث قال عز من قايل افلم ينظروا الى السماء فوقهم كيف بنيناها وزيّنّاها وما لها من فروج فاردت ان اذكر عجايبها ما انتهى اليه فهم البشر وان كان جميع ما ادركوه قطرة من بحر وذرّة من قفر وقد سبق ان كتابنا على مقالتين فاقول وبالله التوفيق

المقالة الاولى فى العلويات

والنظر فيها فى امور النظر الاول فى حقيقة الافلاك واشكالها واوضاعها وحركاتها بطريق الاجمال، ذهب العلماء الى ان الفلك جسم بسيط كرى مشتمل على الوسط متحرّك عليه ليس بخفيف ولا ثقيل ولا حارّ ولا بارد ولا رطب ولا يابس ولا قابل للخرق ولا للالتيام ولهم على ذلك ادلّة مذكورة فى الكتب الحكمية وكتابنا هذا ليس تصدّد لها والافلاك كرات محيطة بعضها بالبعض حتى حصلت من جملتها كرة واحدة يقال لها العالم وتنقسم بالقسمة الاولى الى تسع كرات يماسّ السطح الادنى من كلّ واحدة منها السطح الاعلى من لله دونها، وادناها الى العناصر فلك القمر ثم فلك عطارد ثم فلك الزهرة ثم فلك الشمس ثم فلك المريخ ثم فلك المشترى ثم فلك زحل ثم فلك الثوابت ثم فلك الافلاك، واعلم ان لكل فلك مكان لا ينتقل عنه لكنه متحرّك فيه لا يقف طرفة عين وسرعة حركتها اسرع من كلّ شىء شاهده الانسان حتى صحّ فى الهندسة ان الفرس فى حالة الركض الشديد من الوقت الذى يرفع يديه الى ان يضعهما يتحرّك الفلك الاعظم ثلاثة الاف فرسخ، ثم ان من الافلاك ما يتحرّك من المشرق الى المغرب كالفلك الاعظم ومنها ما يتحرّك من المغرب الى المشرق كفلك الثوابت وافلاك السيارات ومنها ما يتحرّك بالنسبة الينا دولابية ومنها ما يتحرّك حمايلية ومنها ما يتحرّك رحوية ومنها ما يشتمل على الوسط ومركزه مركز العالم كالافلاك التسعة ومنها ما هو مشتمل على الوسط لكن ليس مركزه مركز العالم كخارج المراكز ومنها ما ليس مشتملاً على الوسط كافلاك التداوير وسياتى شرحها فى مواضعها ان شاء الله تعالى، ومن الافلاك ما لم يُعرف له الّا كوكب واحد كافلاك السيارات ومنها ما لم يعلم

عدد كواكبه الّا الله كفلك الثوابت ومنهــا ما ليس له كوكب اصلاً كالفلك الاعظم ولهذا يقال له الفلك الاطلس واما ساير الافلاك فكواكبها مركوزة فيهـا كالفصّ فى الخاتم وحركاتها تابعة لحركات افلاكهـا، وجميع الحركات الموجودة فى العالم بحسب ما عرف من آراء المتقدّمين واصحاب الارصاد سيما بطليموس فان اعتماد القوم على رصده خمسة واربعون حركة الفلك الاعظم وحركة فلك الثوابت وثمان عشرة حركة الافلاك للكواكب العلوية لكلّ واحد منها ست حركات وحركتـــان لفلك الشمس وست حركات لفلك الزهرة وتسع حركات لفلك عطارد وست حركات لفلك القمر وحركتان لما دون فلك القمر وهمـا حركتا الثقل والخفّة وهذا ما بلغ اليه فهم العقلاء وذهن الاذكيـاء والله الموفق للصواب ۞

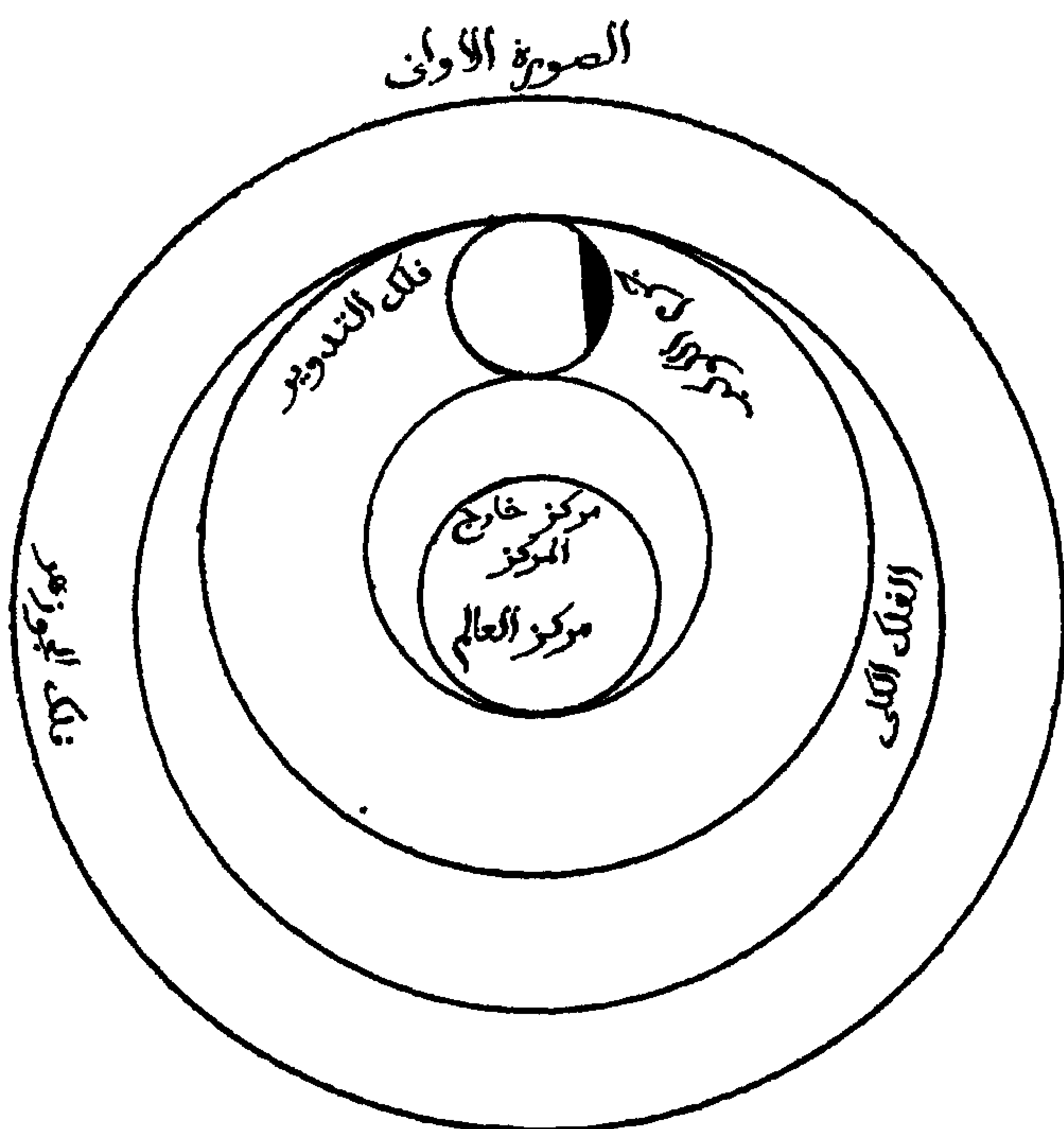
النظر الثانى فى فلك القمر وهو يحدّه سطحان كريان متوازيان مركزهمـا مركز العالم السطح الاعلى منهما يماسّ لمقعر فلك عطارد والادنى لمحدب كرة النار يتمّ دورته فى كلّ ثمانية وعشرين يوماً بحركته التى تختصّ به من المشرق الى المغرب وفلك تدويره يدور فى الفلك الحـــاوى فى كلّ اربعة عشر يوماً مرّة ففى الدورة الاولى يكون القمر مولّيـًا بوجهه الممتلى من النور نحو مركز الارض وفى الدورة الثانية يكون القمر مولياً بوجهه الممتلى عن مركز الارض ثم ان فلكه الكلى ينقسم الى اربعة افلاك ثلاثة منهـا شاملة الى الارض وواحد صغير غير شامل اما الشاملة فالاول منهـا يسمّى فلك الجوزهر وهو الذى يمـاسّ السطح الاعلى منه السطح الادنى من فلك عطارد والثانى منها ما يماسّ السطح الاعلى منه مقعر فلك الجوزهر ويماسّ السطح الادنى منه كرة النار ومركزه مركز العـالم ويقال له الفلك المايل لميل منطقته عن منطقة فلك الجوزهر والثالث فـلـك خارج المركز فى الفلك المايل مركزه خارج عن مركز العـالم مايل الى جانب من الفلك الكلى بحيث يمـاسّ مقعر سطحيه السطح الاعلى من الفلك الكلى على نقطة مشتركة بينهما ويسمّى الاوج ويماسّ مقعر سطحيه السطح الادنى من الفلك الكلى على نقطة مشتركة بينهما ويسمّى الحضيض فيحصل بسبب ذلك جسمان مختلفا الثخن احدهما حاوٍ للفلك الخارج المركز والاخر محوى فيه ورقة الحاوى ممّا يلى الاوج وغلظه ممّا يلى الحضيض ورقة المحوى وغلظه بالعكس يقال لكل واحد منهما المتمّم، وامّا الفلك الصغير فهو فى ثخن الفلك الخارج المركز يقال له فلك التدوير والقمر مركوز فيه يتحرك بحركته وحركة هذا الفلك حركة مختصة به مغايرة لحركة الفلك الكلى وزعموا ان ثخن فلك القمر وهو

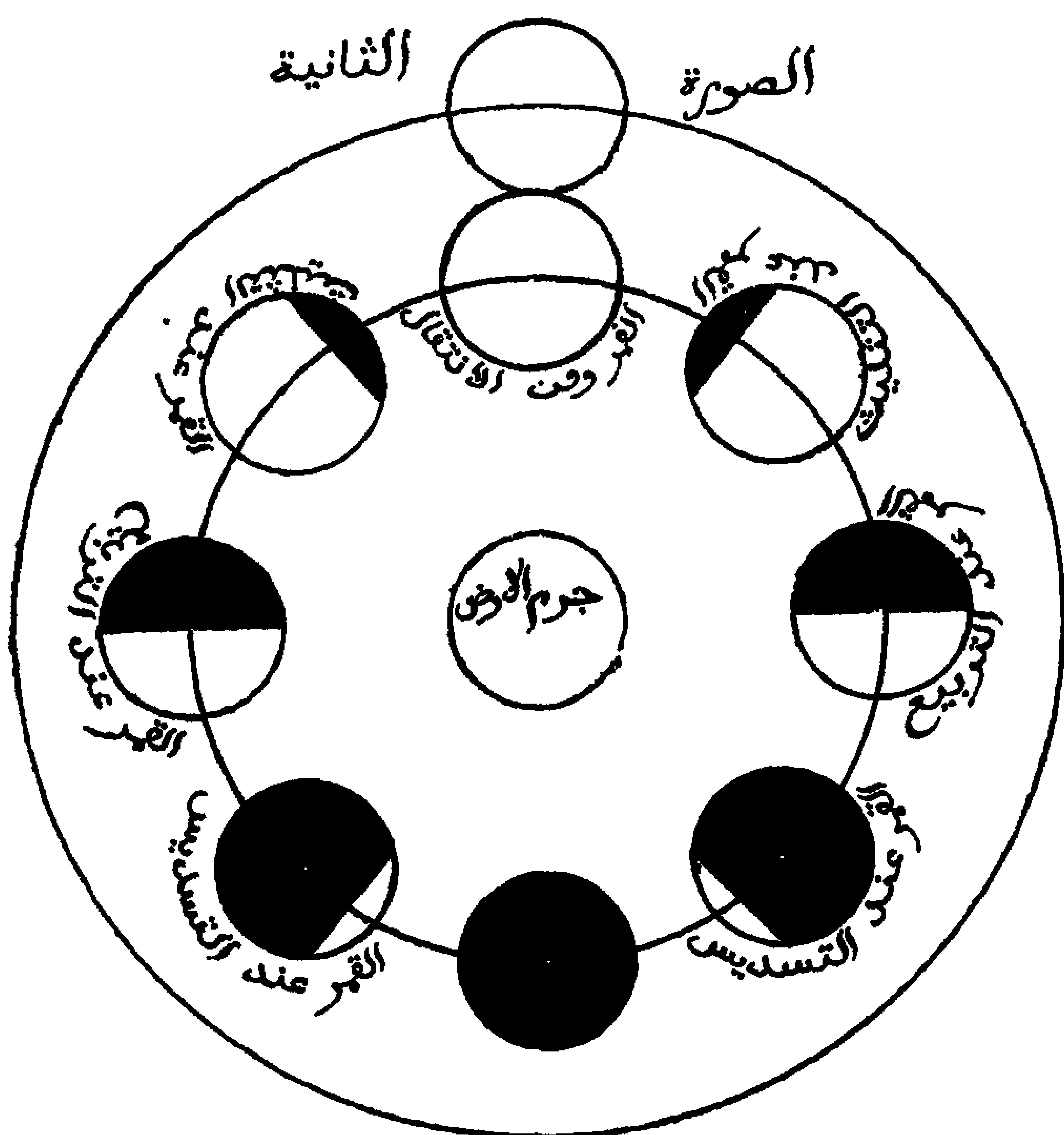
بعد ما بين سطحه الاعلى وسطحه الادنى مائة الف وثمانية عشر الفاً وستة وستون ميلا وبطليموس قد ذكر مسافة ثخن الافلاك ومقادير اجرام الكواكب ودوايرها واقطارها فلا تستعدن ذلك فانه لا يصعب الا على من لا دربة له بعلم الهندسة واما من حلّ المقالة الثانية من مقالات اوقليدس فيسهل عليه ذلك ان اخذت الفطانة بيده، وصورة فلك القمر الصورة الاولى

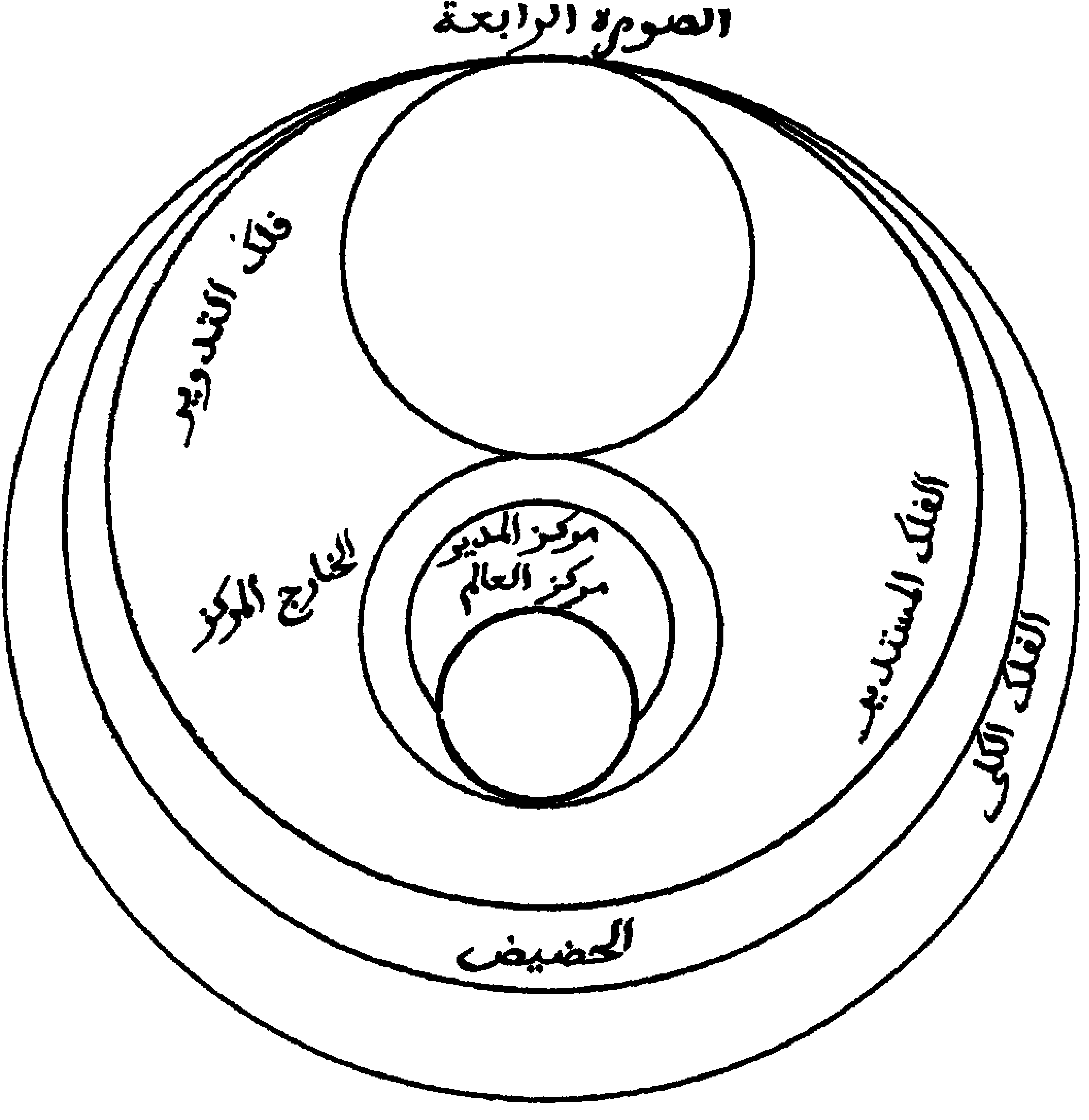
فصل واما القمر فهو كوكب مكانه الطبيعي الفلك الاسفل من شانه انه يقبل النور من الشمس على اشكال مختلفة ولونه الذاتي الى السواد يبقى فى كل برج ليلتين وثلث ليلة ويقطع جميع الفلك فى شهر وانه اصغر الكواكب فلكاً واسرعها سيراً ولذلك سُمّي فيج النجوم، ينزل كل ليلة منزلاً من المنازل الثمانية والعشرين ثم يستسرّ ليلة فان كان الشهر تسعًا وعشرين استسرّ ليلة ثمانية وعشرين وان كان ثلاثين استسرّ ليلة تسع وعشرين ويقطع فى استسراره منزلاً ثم يتجاوز الشمس فيرى هلالاً وذلك قوله تعالى والقمر قدّرناه منازل حتى عاد كالعرجون القديم يريد انه ينزل كل ليلة منزلاً منها حتى يصير كالعذق اذا قدم ورق واستقوس، وزعموا ان جرم القمر جزء من تسعة وثلاثين جزءا وربع جزء من جرم الارض ودورة القمر اربعماية واثنان وخمسون ميلاً وقطر جرم القمر ماية واربعة واربعون ميلاً بالتقريب، هذا ما وصل اليه اراء القدماء بحكم المقدمات الحسابية والله اعلم بصحّته

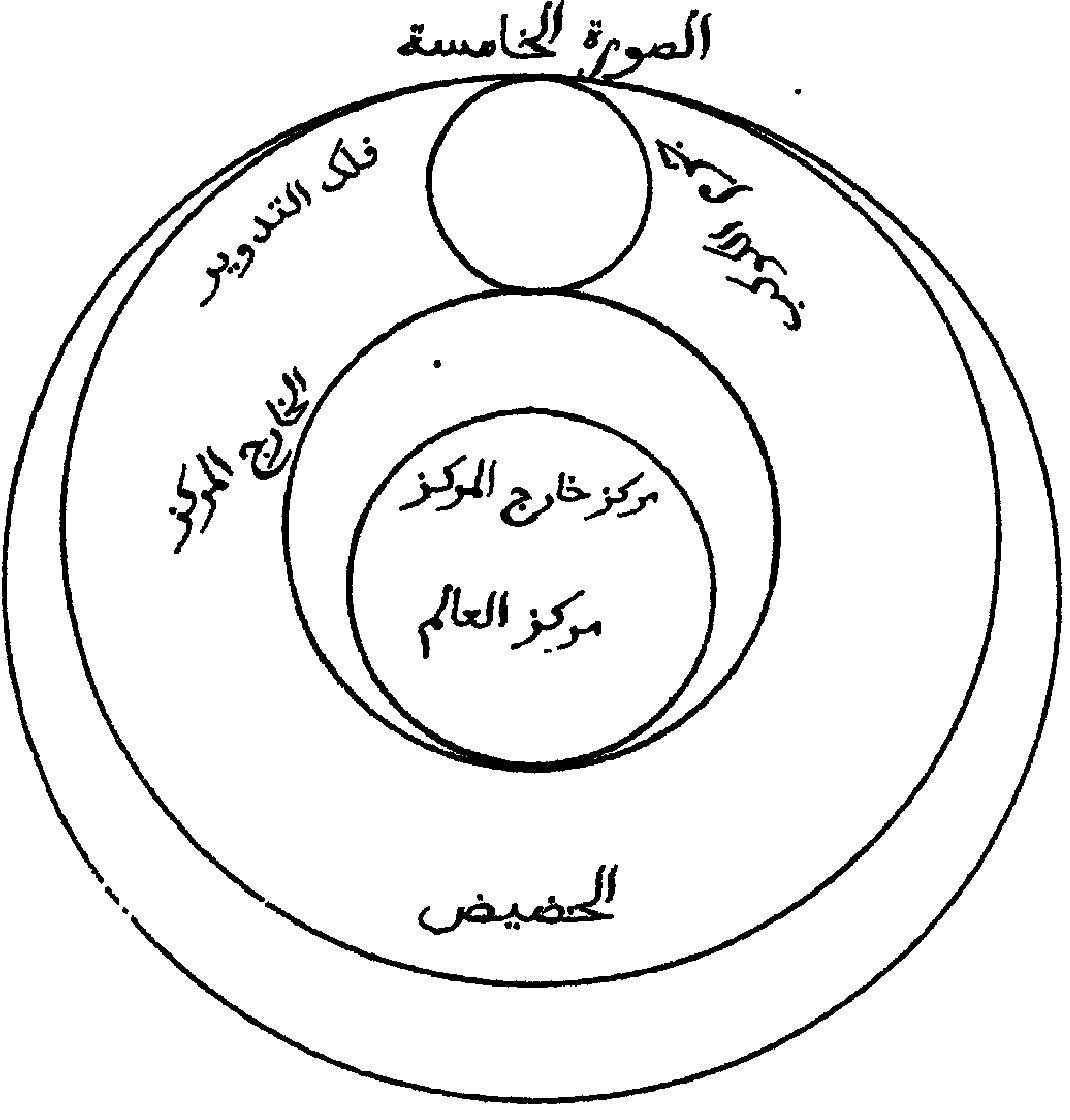
فصل فى زيادة ضوء القمر ونقصانه، القمر جرم كثيف مظلم قابل للضياء الا القليل منه على ما يرى فى ظاهره فالنصف الذى يواجه الشمس مضيء ابدًا فاذا قارن الشمس كان النصف المظلم مواجهاً للارض فاذا بعد عن الشمس الى المشرق ومال النصف المظلم من الجانب الذى يلى المغرب الى الارض فيظهر من النصف المضيء قطعة هي الهلال ثم يتزايد الانحراف ويزداد بتزايده القطعة من النصف المضيء حتى اذا كان فى مقابلة الشمس كان النصف المواجه للشمس هو النصف المواجه لنا فنراه ثم يقرب من الشمس فينقص الضياء من الجانب الذى بدا بالضياء على الترتيب الاول حتى اذا صار فى مقارنة الشمس يتمحّق نوره ويعود الى الموضع الاول، وصورته الصورة الثانية

فصل فى خسوف القمر، سببه توسّط الارض بينه وبين الشمس فاذا كان القمر فى احدى نقطتى الراس والذنب او قريباً منه عند الاستقبال توسّط الارض بينه وبين الشمس فيقع فى ظلّ الارض ويبقى على سواده الاصلى فيرى منخسفًا والشمس اعظم من الارض فيكون ظلّ الارض مخروطاً قاعدته دايرة صفحة


الصورة الأولى
فلك التدوير
مركز خارج المركز
مركز العالم
الفلك الكلى
فلك الجوزهر


الصورة الثانية
القمر وقت الاتصال
جرم الارض
التربيع
عند التسديس
القمر عند


الصورة الرابعة
فلك التدوير
الخارج المركز
مركز المدير
مركز العالم
الفلك المستدير
الفلك الكلى
الحضيض


الصورة الخامسة
فلك التدوير
جرم الكوكب
الخارج المركز
مركز خارج المركز
مركز العالم
الحضيض

الارض لان الخطوط الشعاعية التى تخرج من الشمس الى جرم الارض لا تكون متوازية فاذا اتّصلت بمحيط الارض ونفذت فى الجهة الاخرى تلاقت عند نقطة فيحصل ظلّ الارض على شكل المخروط فاذا لم يكن للقمر عرض عن فلك البروج عند الاستقبال وقع كلّه فى جرم المخروط فيخسف كلّه ويكون له مكث وان كان له عرض فيخسف بعضه وربّما يماسّ جرم القمر مخروط الظلّ ولا يقع فيه شىء وذلك اذا كان عرض القمر مساوياً لنصف مجموع القطرين اعنى قطر القمر وقطر الظلّ فاذا كان اقلّ من نصف القطرين يخسف بعضه، وصورته الصورة الثالثة

فصل فى خواصّ القمر وتاثيراته العجيبة، زعموا ان تاثيراته كلّها بواسطة الرطوبة كما ان تاثيرات الشمس بواسطة الحرارة ويدلّ عليها اعتبار اهل التجارب، منها امر البحار فان القمر اذا صار فى افق من آفاق البحر اخذ ماؤه فى المدّ مقبلاً مع القمر ولا يزال كذلك الى ان يصير القمر فى وسط سماء ذلك الموضع فاذا صار هناك انتهى المدّ منتهاه فاذا انحطّ القمر من وسط سمائه جزر الماء ولا يزال كذلك راجعاً الى ان يبلغ القمر مغربه فعند ذلك ينتهى الجزر منتهاه فاذا زال القمر عن مغرب ذلك الموضع ابتدأ المدّ مرّة ثانية الّا انه اضعف من الاولى ثم لا يزال كذلك الى ان يصير القمر فى وتد الارض فحينئذ ينتهى المدّ منتهاه فى المرّة الثانية فى ذلك الموضع ثم يبتدى بالجزر والرجوع ولا يزال ذلك حتى يبلغ القمر افق مشرق ذلك الموضع فيعود المدّ الى مثل ما كان عليه اوّلاً فيكون فى كلّ يوم وليلة بمقدار مسير القمر فيهما فى ذلك البحر مدّان وجزران، فمن كان فى لجّة البحر وقت ابتداء المدّ احسّ للماء حركة من اسفله الى اعلاه ويرى له انتفاخاً وتهيج فيها رياح عواصف وامواج واذا كان وقت الجزر ينقص جميع ذلك ومن كان فى الشطوط والسواحل فانه يرى للماء زيادة وانتفاخاً وجرياً وعلوّاً ولا يزال كذلك الى ان يجزر ويرجع الماء الى البحر وابتداء قوة المدّ فى البحار انّما يكون فى كل موضع عميق واسع كثير الماء ويكون الغالب على ارضه الصلابة او كثرة الجبال ويكون القمر على افقه ويقرب من مسامتته لتتولّد الابخرة الكثيرة فى عمق ذلك البحر وتحتقن فيه وتغلظ ثم تنتفخ وينفخها ارتفاع الماء ومتى لم يجتمع هذه الاسباب باسرها فى بحر من البحار لا يكون فيه جزر ولا مدّ فهذا مدّ وجزر يوجد كلّ يوم وليلة مع طلوع القمر وغروبه، امّا الذى يوجد فى كل شهر مرّة فهو مغاير لهذا وزعم اصحاب البحار ان البحر ياخذ فى الازدياد من حين اجتماع الشمس

والقمر الى وقت امتلاء القمر ثم ياخذ فى الانتقاص من بعد الامتلاء ولا يزال يستمرّ ذلك بحسب نقصان القمر حتى ينتهى الى غاية نقصانه وهو عند المحاق ثم يبتدى بالزيادة عند الاجتماع،

ومنها امر ابدان الحيوانات فانها فى وقت زيادة القمر فى ضوءه تكون اقوى والسخونة والرطوبة والنمو عليها اغلب وتكون الاخلاط فى بدن الانسان فى ظاهره والعروق تكون ممتلية وبعد الامتلاء تكون الابدان ضعيفة والبرد عليها اغلب والنمو اقلّ والاخلاط فى غور البدن والعروق اقلّ امتلاءً وذلك امر ظاهر عند علماء الطبّ، ومنها ان الاطبّاء ذهبوا الى ان احوال البحرانات وتقارب ايّامها مبنية على زيادة ضوء القمر ونقصانه وكتب الطبّ ناطقة بذلك وزعموا ايضا ان الذين يمرضون فى اول الشهر ابدانهم وقواهم على دفع المرض اقوى والذين يمرضون فى اخر الشهر فان ابدانهم اضعف، ومنها ان شعور الحيوانات يسرع نباتها ما دام القمر زايد النور وتغلظ وتكثر واذا كان القمر ناقص النور ابطا نباتها ولم تغلظ، ومنها ان الحيوانات تكثر البانها من ابتداء زيادة نور القمر الى الامتلاء ويزداد ادمغتها وبياض البيض المنعقد فى اول الشهر اكثر واذا نقص نور القمر نقصت غزارة الالبان وزيادة الادمغة وكثرة بياض البيض ومنهم من زعم ان هذه الاحوال تختلف بحسب اختلاف اليوم الواحد فان القمر اذا كان فوق الارض فى الربع الشرقى تكثر البان الحيوانات وتزداد فى ادمغتها وان حدث فى اجواف الطير بيض فى ذلك الوقت كان بياضه اوفر واذا كان القمر فى الربع الغربى كانت الاحوال دون ما كانت فى الربع الشرقى وان كان القمر تحت الارض فيكون النقصان ظاهراً جدًّا زعموا ان هذه الاعتبارات تظهر عند الاستفراغ ظهوراً بيّناً،

ومنها ان الانسان اذا اكثر القعود او النوم فى ضوء القمر تولد فى بدنه الكسل والاسترخاء ويهيج عليه الزكام والصداع واذا كانت لحوم الحيوانات بادية لضوء القمر بالليل تغيّرت رايحتها وطعمها، ومنها ان السمك قد يوجد فى البحار والاجام والانهار من اول الشهر الى الامتلاء اكثر ممّا يوجد من الامتلاء الى آخر الشهر ويكون ايضا فى النصف الاول من الشهر اسمن منها فى النصف الاخر، ومنها ان حشرة الارض خروجها من اجحرتها فى النصف الاول من الشهر يكون اكثر من خروجها منها فى النصف الاخر وكلّ حيوان يلسع او يعض فانها فى النصف الاول من الشهر اقوى فعلاً منها فى النصف الاخر وسمّها اشدّ تاثيراً والسباع فى النصف الاول من الشهر اقوى واشدّ طلباً للصيد منها فى النصف الاخر،

ومنها ان الاشجار ان غرست والقمر زايد النور علقت وكبرت ونشأت واسرعت النشو والحمل وان وقع اللقاح والحمل فى حال كون القمر زايد النور كانا جيّدين وان كان القمر ناقص النور او زايلاً وسط السماء لم تسرع النبات وابطأت فى الحمل وربما يبست، ومنها ان الفواكه والرياحين والزروع والبقول والاعشاب نموها وزيادتها من وقت زيادة نور القمر الى الامتلاء اكثر من زيادتها ونموها من الامتلاء الى المحاق وهذا امر ظاهر عند ارباب الفلاحة حتى عند عامّتهم فضلاً عن علمائهم فانهم يجدون تاثير ذلك ظاهرًا سيما فى البقول والخوخ والبطيخ والسمسم والقثاء والخيار والقرع من اول الشهر الى نصفه تزيد اكثر مما تزيد من النصف الى آخر الشهر، ومنها ان الفواكه اذا وقع عليها ضوء القمر اعطاها لوناً عجيباً من حمرة وصفرة فالتى يقع الضوء عليها فى النصف الاول من الشهر احسن لوناً ممّا يقع عليها فى النصف الاخر، ومنها ان نبات القصب والكتان يقطعها ضوء القمر ويفتتها فالتى يقع الضوء عليها فى حال كونه زايداً اشدّ تقطعاً من التى يقع عليها فى حول كونه ناقص النور، ومنها ان المعادن التى تتكوّن من اول الشهر الى النصف تزيد فى جواهرها وصفائها ونقائها اكثر ممّا يتكوّن ويزيد من وقت النقصان الى الاجتماع وذلك ظاهر عند اصحاب المعادن، وقال بعض العلماء من اراد ان يجرب القوى الطبيعية كيف تقوى بقوة القمر وتضعف من ضعفه فلينظر القمر اذا قارن الزهرة فى برج الثور ويستعمل النورة التى جرت العادة باستعمالها لازالة الشعر فانه يرى الشعر لا يزول عن موضعه ولا يؤثر فيه اثرًا يعتد به وان كان قد جرت عادته بنتف الشعر من غير تالّم فانه فى ذلك اليوم لا يمكنه نتف شىء منها الّا بالم شديد وذلك لقوة الطبيعة وعنايتها بامساك الشعر ✿

خاتمة فى المجرّة، وهى البياض الذى يرى فى السماء يقال له سرج السماء وبالفارسية راه كهكشان والى زماننا هذا لم يسمع فى حقيقتها قول شاف زعموا انها كواكب صغار متقاربة بعضها من بعض والعرب تسميها امّ النجوم لاجتماع النجوم فيها وزعموا ان النجوم تقاربت من المجرة فطمس بعضها بعضاً وصارت كانها سحاب وهى ترى فى الشتاء اول الليل فى ناحية من السماء وفى الصيف اول الليل فى وسط السماء ممتدّة من الشمال الى الجنوب وبالنسبة الينا تدور دورًا رحويًّا فتراها نصف الليل ممتدّة من المشرق الى المغرب وفى اخر الليل من الجنوب الى الشمال فما كان منها شماليًّا يصير جنوبيًّا وما كان منها جنوبيًّا يصير شماليًّا والله اعلم بحقيقتها وبكونها على فلك يختصّ بها يدور بالنسبة

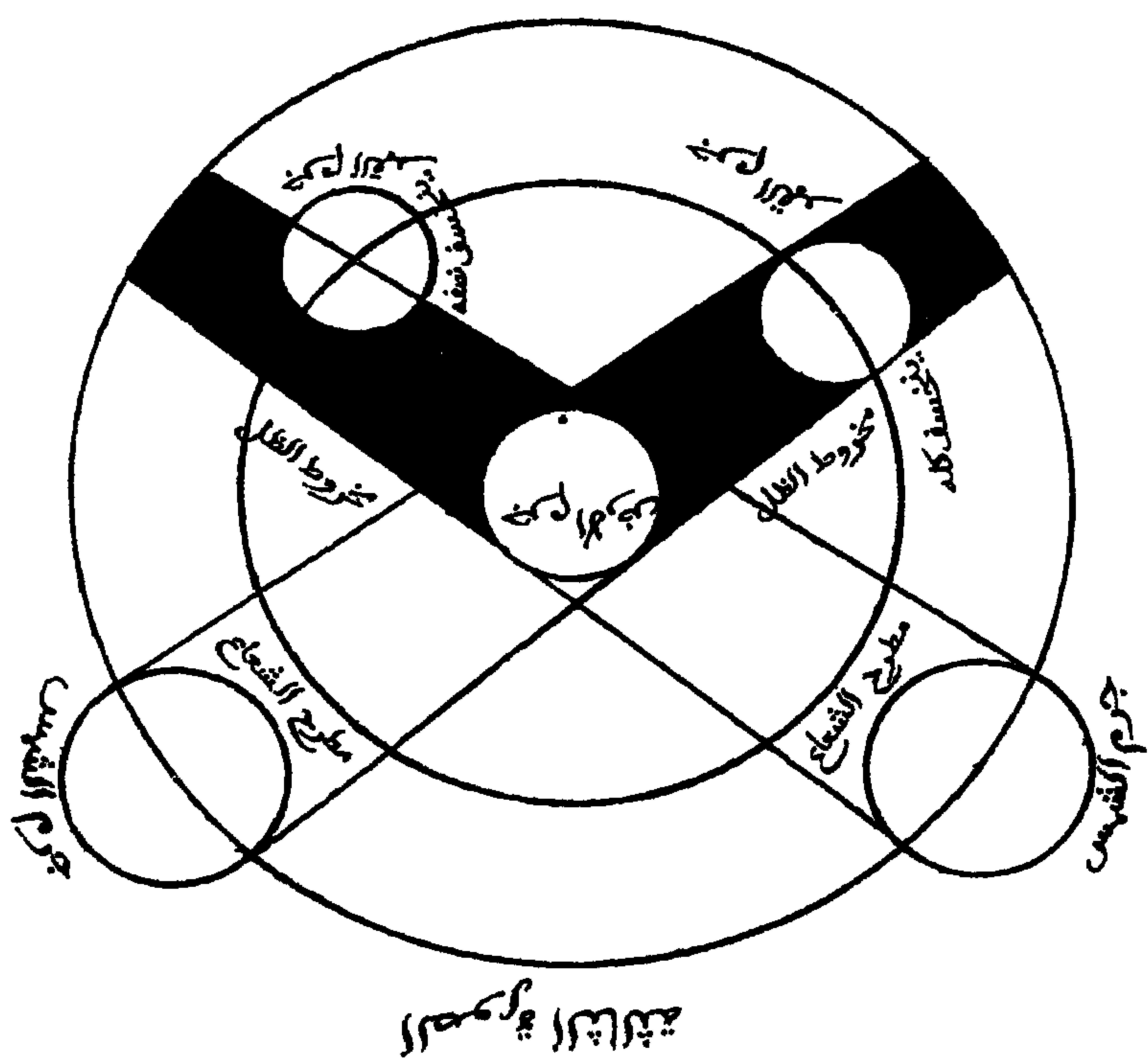
الينا رحويًا او على سيء من الافلاك المذكورة ۞

النظر الثالث فى فلك عطارد ، وهو بجدّه سطحان كريان متوازيان مركزهما مركز العالم السطح الاعلى منهما يماسّ لمقعر فلك الزهرة والادنى لمحدب فلك القمر يتمّ دورته التى تختصّ به من المغرب الى المشرق فى سنة واحدة وينفصل عنه فلك خارج المركز بمنزلة الفلك الخارج المركز للقمر في داخل ثخن الفلك الكلى ويقال له المدير وينفصل عن فلك المدير فلك آخر خارج المركز يقال له الخارج المركز الثانى وله فلك تدوير فى ثخن فلكه الخارج المركز الثانى والكوكب فى فلك التدوير ويلزم ان يكون لعطارد اوجان احدهما فى الفلك الكلى والثانى فى المدير ويكون له ايضا حضيضان زعموا ان ثخن فلك عطارد وهو مسافة ما بين سطحه الاعلى وسطحه الادنى ثلثماية الف وثمانية وثمانون الفاً واربعماية واثنان وثمانون ميلاً على راى بطليموس صاحب الرصد فانه استخرج ذلك بالبراهين الهندسية والله الموفق ، وصورته الصورة الرابعة ،

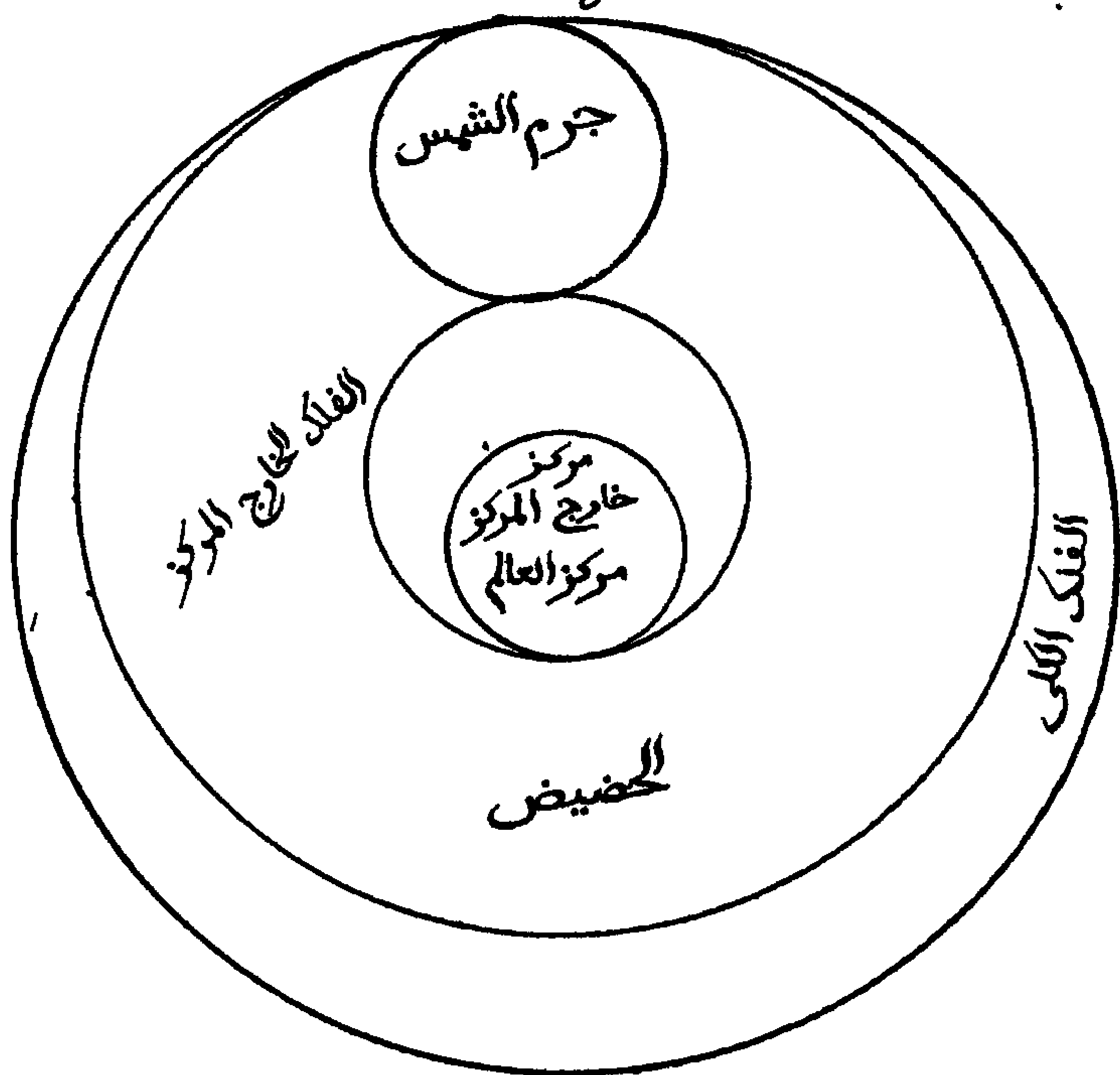
فصل واما عطارد فسمّاه المنجّمون منافقاً لكونه مع السعد سعداً ومع النحس نحساً على زعمهم جرمه جزء من اثنين وعشرين جزءا من جرم الارض ودورة جرمه مايتان وستة وثمانون فرسخاً وقطر جرمه مايتان وثلاثة وسبعون ميلاً يبقى فى كل برج سبعة وعشرين يوماً تقريباً وهو كثير الرجعة والاستقامة يدور دايمًا حول الشمس والله الموفق ۞

النظر الرابع فى فلك الزهرة ، وهو بجدّه سطحان متوازيان مركزهما مركز العالم يماسّ الاعلى منهما فلك الشمس والادنى فلك عطارد يتمّ دورته المختصّة به من المغرب الى المشرق فى سنة واحدة مثل فلك الشمس غير ان فلك تدويره يسرع تارة فتصير الزهرة قدام الشمس ويبطأ اخرى فتصير الزهرة خلف الشمس وسنبين ذلك ان شاء الله عند رجوع الكواكب واستقامتها ، وثخن فلك الزهرة وهو مسافة ما بين سطحه الاعلى وسطحه الاسفل ثلثماية الف واثنان وتسعون الفاً وسبعماية وخمسة وتسعون ميلاً وصورته متشابهة لصورة فلك القمر سواء وفلك الشمس على تقدير ان يكون جرم الشمس فلك التدوير من غير فرق ، وصورته الصورة الخامسة ،

فصل واما الزهرة فسمّاها المنجمون السعد الاصغر لانها فى السعادة دون المشترى واضافوا اليها الطرب والسرور واللهو وجرم الزهرة جزء من اربعة وثلاثين جزءا وثلث جزء من جرم الارض وقطر جرمها اربعماية وتسعة واربعون ميلاً وسدس ميل تبقى فى كل برج سبعة وعشرين يوماً وتدور دايماً حول


منخسف نصفه
منخسف كله
مخروط الظل
مخروط الظل
مطرح الشعاع
مطرح الشعاع
جرم الشمس

الصورة السادسة



الشمس وحالها مع الشمس كحال عطارد٠

واما خواصّ الزهرة فزعموا ان النظر اليهـا ممّا يوجب فرحاً وسروراً ولو كان بالناظر اليها حرارات العشق تخفّف عنه وزعموا ان من شانها الشبق والباه والالفة حتى لو نكح رجل امراة والزهرة جيّدة الحال وقع بينهما من المحبّة والالفة ما يتعجّب الناس منه وزعموا ان ذلك مجرب۞

النظر الخامس فى فلك الشمس٠ وهو بجدّه سطحان كريان مركزهما مركز العالم السطح الاعلى منهما يماسّ لمقعر فلك المريخ والادنى منهما يماسّ لمحدب فلك الزهرة ودورته التى تختصّ به من المشرق الى المغرب تتمّ فى ثلاثمساية وستين يوماً وربع يوم وينفصل عنه فلك شامل للارض مركزه خارج المركز كما مرّ ذكره فى افلاك الكواكب الثلاثة من غير فرق الّا ان الشمس هاهنا بمنزلة فلك التدوير اذ ليس للشمس فلك التدوير وذلك من لطف الله تعالى وعنايته بالعباد لانه لو كان لها فلك التدوير كما لساير الكواكب السيارة لرجعت وبرجعتها تمادى الصيف ستة اشهر وكذلك الشتاء فادى الى هلاك الحيوان والنبات لان الشمس اذا بقيت مسامتة لروس قوم ستة اشهر تغير مزاج حيوانهم واحترق نباتهم وان بعدت عن قوم ستة اشهر استولى البرد على مزاجهم فانطفت حرارتهم وفسد نباتهم٠ وثخن فلك الشمس وهو مسافة ما بين سطحه الاعلى وسطحه الادنى ثلاثماية الف وخمسة وخمسون الفاً واربعماية وسبعون ميلاً٠ وصورته الصورة السادسة٠

فصل واما الشمس فاعظم الكواكب جرماً واشدّها ضوءً ومكانها الطبيعى الكرة الرابعة زعم المنجمون ان الشمس بين الكواكب كالملك وساير الكواكب كالاعوان والجنود والقمر كالوزير وولى العهد وعطارد كالكاتب والمريخ كصاحب الشرطة والمشترى كالقاضى وزحل كصاحب الخزاين والزهرة كالخدم والجوارى والافلاك كالاقاليم والبروج كالبلدان والحدود كالمدن والدرجات كالعساكر والدقايق كالمحالّ والثوانى كالمنازل وهذا تشبيه جيّد٠ ومن عجايب لطف الله تعالى جعل الشمس فى وسط الكواكب السبعة لتبقى الطبايع والمطبوعات فى نظم العالم بحركتها على حدّها الاعتدالى اذ لو كانت فى فلك الثوابت لفسدت الطبايع بشدّة البرد ولو انها انحدرت الى فلك القمر لاحترق هذا العالم بالكلية ولطف آخر من الله تعالى ان خلقها سايرة غير موافقة والّا لاشتدّت السخونة فى موضع واشتدّ البرد فى غيره فلا يخفى فسادهما لكن تطلع كلّ يوم من المشرق ولا تزال تغشى موضعاً بعد موضع حتى تنتهى الى المغرب فلا يبقى موضع

مكشوف موازٍ لها الّا وياخذ خطًّا من شعاعها، وتميل فى كلّ سنة مرّة الى الجنوب ومرّة الى الشمال لتعمّ فايدتها اما الى الجهة الجنوبية فتميل حتى تنتهى الى قريب من مطلع قلب العقرب وهو مطلع اقصر يوم فى السنة واما الى الجهة الشمالية فتميل حتى تنتهى الى قريب من مطلع السماك الرامح وهو مطلع اطول يوم فى السنة ثم ترجع تميل الى الجنوب فذلك قوله تعالى والشمس تجرى لمستقرّ لها يعنى غاية منتهاها فى الجنوب والشمال ذلك تقدير العزيز العليم فسبحانه ما اعظم شانه واعزّ برهانه، وامّا جرم الشمس فضعّف جرم الارض مائة وستة وستين مرّة وقطر جرم الشمس احد واربعون الفاً وتسعماية وثمانية وتسعون ميلاً والشمس تبقى فى كلّ برج ثلاثين يوماً وكسوراً وتقطع كل يوم درجة،

فصل فى كسوف الشمس، وسببه كون القمر حايلاً بين الشمس وبين ابصارنا لان جرم القمر كمدّ فيحجب ما وراءه عن الابصار فاذا قارن الشمس وكان فى احدى نقطتى الراس والذنب او قريباً منه فانه يمرّ تحت الشمس فيصير حايلاً بينها وبين الابصار لان الخطوط الموهومة الشعاعية التى تخرج من ابصارنا تتّصل بالمبصر على هيئة مخروط راسه نقطة البصر وقاعدته المبصر فاذا حال بيننا وبين الشمس يتّصل مخروط الشعاع اولاً بالقمر فان لم يكن للقمر عرض عن فلك البروج وقع جرم القمر فى وسط المخروط فتنكسف الشمس كلّها وان كان للقمر عرض ينحرف المخروط عن الشمس بمقدار ما يحويه العرض فينكسف بعضها وذلك اذا كان العرض اقلّ من نصف مجموع القطرين اعنى قطر الشمس وقطر القمر فان كان العرض المرى مثل نصف القطرين يماسّ جرم القمر مخروط الشعاع فلا تنكسف الشمس ثم الشمس اذا انكسفت لا يكون لكسوفها مكث لان قاعدة مخروط الشعاع اذا انطبق على صفحة القمر انحرف عنه فى الحال فتبتدى الشمس بالانجلاء لكن يختلف قدر الكسوف باختلاف اوضاع المساكن بسبب اختلاف المنظر وقد لا تنكسف فى بعض البلاد اصلاً، وصورته الصورة السابعة،

فصل فى خواصّ الشمس، للشمس خواصّ عجيبة وتاثيرات فى العلويات والسفليات امّا فى العلويات فاخفاؤها جميع الكواكب بكمال شعاعها واعطاؤها للقمر النور بسبب قربه منها وبعده عنها وجميع ما ذكرنا من فوايد القمر فايدة من فوايد الشمس، وامّا فى السفليات فمنها تاثيرها فى البحار فانها اذا اشرفت على الماء اصعدت منه ابخرة بسبب السخونة فاذا بلغ البخار الى الهواء البارد

الصورة السابعة

صورة الشمس

منكسف كلها

جرم القمر

الخط الخارج
عن سطر الابصار

جرم الارض

منكسف نصفها

جرم القمر

صورة الشمس

تكاثف من البرد وانعقد سحابًا ثمّ تذهب به الرياح الى الاماكن البعيدة عن البحار فينزل الله قطرًا يحيى به الارض بعد موتها وتظهر منه الانهار والعيون فيصير سببًا لبقاء الحيوان وخروج النبات وتكون المعادن كما قال الله تعالى هو الذى يرسل الرياح بشرًا بين يدى رحمته حتى اذا اقلّت سحابًا ثقالاً سقناه لبلد ميّت فانزلنا به الماء فاخرجنا به من كلّ الثمرات ❊ ومنها امر المعادن فان العصارات التى تجلب فى باطن الارض من مياه الامطار اذا اختلطت بالاجزاء الارضية انضجتها الشمس فتولّدت منها الاجساد المعدنية بحسب موادّها كالذهب والفضّة وساير الفلزات وكالياقوت والزبرجد وساير الاحجار النفيسة وكالزيبق والكبريت والزرنيخ والملح والنوشاذر ولا يخفى عموم فوايد هذه الاشياء ❊ ومنها امر النبات فان الزروع والاشجار والنبات لا تثبت بنموّ الّا فى المواضع التى تطلع عليها الشمس ولذلك لا ينبت تحت النخيل والاشجار العظام التى لها ظلال واسعة شىء من الزروع لانها تمنع شعاع الشمس عمّا تحتها وحسبك ما ترى من تاثير الشمس بحسب الحركة اليومية فى النيلوفر والاذريون وورق الخروع فانها تنمو وتزداد عند اخذ الشمس فى الارتفاع والصعود فاذا زالت الشمس اخذت فى الذبول حتى اذا غابت الشمس ضعفت وذبلت ثمّ عادت اليوم الثانى الى حالها ❊ ومنها تاثيرها فى الحيوانات فانا نرى الحيوان اذا طلع نور الصبح خلق الله تعالى فى ابدانها قوّة فتظهر فيها حركة وزيادة شطارة وانتعاش قوة وكلّما كان طلوع نور الشمس اكثر كان ظهور قوة الحيوان فى ابدانها اكثر الى ان وصلت الى وسط سمائهم فاذا مالت عن وسط سمائهم اخذت حركاتهم وقواهم فى الضعف ولا تزال تزداد ضعفا الى زمان غيوبها فاذا غابت الشمس رجعت الحيوانات الى اماكنها ولزمتها كالموتى فاذا طلعت عليها الشمس فى اليوم الثانى عادوا الى الحالة الاولى ❊ ومن عجيب تاثيراتها فى الحيوان انها تجعل اهل البلاد القريبة من مسامتتها كبلاد السودان الذين هم فى الاقليم الاول محترقين سودًا وتجعل شدّة حرارتها وجوههم فحمة وجثّتهم خفيفة واخلاقهم وحشة شبيهة باخلاق السباع والمواضع البعيدة عن مسامتتها كبلاد الصقالبة والروس يجعل ضعف حرارتها اهلها فجين نَيّين بيضًا وتجعل شعورهم سبطة شقرة وابدانهم رخصة عظيمة واخلاقهم شبيهة باخلاق البهايم ❊ ومنها ما زعمت البراهمة ان اوج الشمس فى كل برج ثلاثة الاف سنة ويقطع الفلك فى ستة وثلاثين الف سنة والان فى وقتنا هذا وهو [h] سنة خمس وسبعين وستماية فى برج الجوزاء فزعموا ان الاوج اذا انتقل

الى البروج الجنوبية انتقلت احوال الارض وهياتها فصار العامر غامراً والغامر عامراً والبحر يبساً واليبس بحرًا والجنوب شمالاً والشمال جنوباً والله اعلم بصحّة ذلك وفساده ❁

النظر السادس فى فلك المريخ ، وهو بحدّه سطحان متوازيان مركزهما مركز العالم الاعلى منهما يماسّ فلك المشترى والادنى يماسّ فلك الشمس ويتمّ دورته الّتى تختصّ به من المغرب الى المشرق فى سنة واحدة وعشرة اشهر واثنين وعشرين يوماً فى سنتين الّا شهرًا بالتقريب وصورة فلكه كصورة فلك القمر والزهرة من غير فرق فلا حاجة الى اعادتها وكذلك فلك المشترى وفلك زحل وعلى راى بطليموس ثخن جرم فلك المريخ وهو المسافة الّتى بين سطحه الاعلى وسطحه الاسفل عشرون الف الف وثلاثمائة الف وستة وسبعون الفاً وتسعماية وثمانية وتسعون ميلاً ،

فصل واما المريخ فسمّاه المنجّمون النحس الاصغر لانه دون زحل فى النحوسة واضافوا اليه البطش والقهر والغلبة ، وجرم المريخ مثل جرم الارض مرّة ونصف بالتقريب وقطر جرم المريخ تسعماية الف وثمانماية وخمسة وثلاثون ميلاً يبقى فى كلّ برج اذا كان مستقيماً اربعون يوماً ويقطع كلّ يوم اربعين دقيقة بالتقريب ❁

النظر السابع فى فلك المشترى ، وهو بحدّه سطحان متوازيان الاعلى منهما يماسّ فلك زحل والادنى يماسّ فلك المريخ مركزهما مركز العالم يتمّ دورته المختصّة به من المغرب الى المشرق فى احدى عشرة سنة وعشرة اشهر وخمسة عشر يوماً وصورته كصورة المريخ والزهرة وقد مضى ذكرهما وثخن جرمه وهو المسافة الّتى بين سطحه الاعلى وسطحه الاسفل عشرون الف الف وثلاثماية واثنان وثلاثون الفاً واربعماية واثنان وثلاثون ميلاً بالتقريب ،

فصل واما المشترى فسمّاه المنجّمون السعد الاكبر لانه فوق الزهرة فى السعادة واضافوا اليه الخيرات الكثيرة والسعادات العظيمة ، وجرم المشترى مثل جرم الارض اربع وثمانون مرّة وثلث وربع وقطر جرم المشترى كقطر جرم الارض اربع مرّات وربع وسدس يقطع كل يوم خمس دقايق ❁

النظر الثامن فى فلك زحل ، وهو بحدّه سطحان متوازيان مركزهما مركز العالم الاعلى منهما يماسّ فلك الكواكب الثابتة والادنى منهما يماسّ فلك المشترى ويتمّ دورته المختصّة به من المغرب الى المشرق فى تسع وعشرين سنة وخمسة

h) a.b احدى وستين سنة, e ثمان وسبعون, f خمس واربعون

اشهر وستة ايام۔ قال بطليموس ثخن جرم فلك زحل احد وعشرون الف الف ميل وستماية وستة وثلاثون الفاً وستماية وستة اميال۔

فصل واما زحل فسماه المنجمون النحس الاكبر لانه فى النحوسة اكبر من المريخ واضافوا اليه الخراب والهلاك والغم والهم وعن ابن عباس رضى الله عنهما ان المراد من النجم الثاقب زحل لان نوره يثقب سمك سبع سموات حتى يصل الينا۔ وجرم زحل كجرم الارض احدى وثمانين مرة وسدس مرة وقطر جرم زحل كقطر جرم الارض اربعين مرة وثلثى مرة وزعموا ان النظر الى زحل يفيد غمًا وحزناً كما ان النظر الى الزهرة يفيد فرحًا وسرورًا۞

فصل فى رجوع الكواكب واستقامتها۔ اذا كان مركز الكواكب المتحيزة فى اعلا فلك التدوير وكانت حركته موافقة لحركة الفلك الحاوى المدير فتجتمع الحركات فيرى الكوكب سريع السير مستقيماً واذا نزل مركز الكواكب الى ادنى فلك التدوير وتكون حركته على خلاف التوالى فما دامت حركته اقل من حركة الفلك الحاوى يرى مستقيماً فى سيره الا انه يكون ابطا فاذا زادت حركته على حركة الفلك الحاوى يرى راجعًا لان الفلك الحاوى وان كان يحرك فلك التدوير فان حركة فلك التدوير اسرع من حركته وذلك لان الحاوى يتحرك جزءا مثلاً والتدوير جزءين فيقع جزء فى مقابلة جزء ويفضل جزء فيرى راجعًا وعند استواء الحركتين يرى مستقيماً واذا اردت ان يظهر لك ذلك فافرض خطًا خارجاً من مركز الارض قاطعاً جرم الكواكب واصلاً الى فلك البروج فى حال كون الكوكب مستقيماً مرة وفى حال كونه راجعاً اخرى ليتضح لك ذلك ومن هذه الصورة يتصور رجوع الكواكب واستقامتها۞

النظر التاسع فى فلك الثوابت۔ وهو يحده سطحان مركزهما مركز العالم والاعلى منهما يماس الفلك الاعظم المحيط بجميع الافلاك المحرك للكلها والادنى منهما يماس فلك زحل وهذا الفلك ايضا يتحرك من المغرب الى المشرق حركة بطيئة يقطع فى كل ماية سنة جزءا واحداً من الاجزاء التى بها تكون الدايرة ثلاثماية وستين جزءا ودورته تتم فى ستة وثلاثين الف سنة وقطباها قطبا دايرة البروج التى ترسمها الشمس وسياتى ذكرها ان شاء الله تعالى۔ وقد وجد فى رصد بطليموس وارصاد من كان قبله ان جميع الكواكب الثابتة مركوزة فى جرم هذا الفلك ولذلك لا يختلف اوضاعها وكلها تتحرك بحركة فلكها البطيئة على محيط دايرته غير مفارق لها وهى كثيرة مختلفة الاقدار مثبتة فى جميع جرم هذا الفلك۔ قال بطليموس ثخن فلك الثوابت وهو مسافته التى

بين سطحه الاعلى وسطحه الادنى اربعماية وثلاثون الف وسبعماية واربعة واربعون ميلاً بالتقريب وهذا المقدار هو قطر الكواكب الثابتة التى فى العظم الاول والكواكب التى ضبطها بطليموس فى الف واثنان وعشرون كوكباً والتى فى العظم الاول منها خمسة عشر كوكباً وفى العظم الثانى منها خمسة واربعون كوكباً وفى العظم الثالث منها مايتان وثمانية كواكب وفى العظم الرابع اربعماية واربعة وسبعون كوكباً وفى العظم الخامس مايتان وسبعة عشر كوكباً وفى العظم السادس تسعة واربعون كوكباً وتسعة خفية وخمسة سحابية فجرم الكواكب التى فى العظم الاول مثل جرم الارض اربع وتسعون مرّة وخمس وجرم اصغر الكواكب الثابتة وهى التى تكون فى العظم السادس مثل جرم الارض ثمانى عشرة مرّة وقطر فلك الكواكب الثابتة وهو محوز فلك البروج ماية واحد وخمسون الف الف ميل وخمسماية وسبعة وثلاثون الف وماية واربعة وثمانون ميلاً ولعلّ بعض الناس يستبعد معرفة مقادير هذه الاجرام ويخطر له ان الذى على سطح الارض كيف يدرع ثخن الفلك الثامن واجرام كواكبه فالاولى ترك الاستبعاد فان الامر الذى لا يعرفه فهو لا يستحيل ان يعرفه غيره ومن مارس شيئًا من علم الهندسة لا تصعب عليه براهين تلك الامور فان لكلّ عمل رجالاً فسبحان من ابدع هذه الاجسام الرفيعة وزيّنها بهذه الاجرام المنيرة وخصّص كلّ واحد منها بما يشاء من المقدار ثم فضل نوع البشر على ساير الانواع واعطى الانسان آلةً ادرك بها تلك الامور الغامضة فقال تعالى وفضلناهم على كثير ممّن خلقنا تفضيلاً ؛

فصل فى الكواكب الثابتة ؛ اعلم ان عددها ممّا يقصر ذهن الانسان عن ضبطها لكن الاولين قد ضبطوا منها الفًا واثنين وعشرين كوكباً ثم وجدوا من هذا المجموع تسعماية وسبعة عشر كوكباً ينتظم منها ثمان واربعون صورة كل صورة منها تشتمل على كوكبها وهى الصورة التى اثبتها بطليموس فى كتاب المجسطى بعضها فى النصف الشمالى من الكرة وبعضها على منطقة فلك البروج التى هى طريقة السيارات وبعضها فى النصف الجنوبى فسمّى كلّ صورة باسم الشىء المشبه بها فوجد بعضها على صورة الانسان كالجوزاء وبعضها على صورة الحيوانات البحرية كالسرطان وبعضها على صورة الحيوانات البرّية كالحمل وبعضها على صورة الطير كالعقاب وبعضها خارجًا عن شبه الحيوانات كالميزان والسفينة ووجد من هذه الصور ما لم يكن تامّ الخلقة مثل الفرس ومنها ما بعضه من صورة حيوان والبعض الاخر من صورة حيوان آخر كالرامى ومنها ما لم يتمّ صورته حتى

جعل كوكب بالقرب منها من صورة اخرى مشتركا بينهما مثل ممسك الاعنة فانها لا تتمّ حتى جعل الكوكب النير الذى على طرف القرن الشمالى من الثور مشتركا بينهما فصار على قرن الثور وعلى رجل ممسك الاعنة وانّما الفوا هذه الصور وسمّوها بهذه الاسماء ليكون لكلّ كوكب اسم يعرف به متى اشاروا اليه وذكروا موقعه من الصورة وموقعه من فلك البروج وبُعده فى الشمال او الجنوب عن الدايرة التى تمرّ باوساط البروج لمعرفة اوقات الليل والطالع فى كلّ وقت، واما الكواكب الاخر وهىماية وثمانية عشر كوكباً فانها لم ينتظم منها شىء من الصور فاضافوا كلّما وجدوا منها قريبًا من صورة الى تلك الصورة وسمّوها خارج الصورة مثل النير الذى فوق راس الحمل الذى تسمّيه العرب الناطح، واما عدد الصور ومواقعها من الفلك فهى ثمان واربعون صورة منها فى النصف الشمالى من الكرة احدى وعشرون صورة ومنها على فلك البروج اثنتا عشرة صورة ومنها فى النصف الجنوبى من الكرة خمس عشرة صورة فنذكر الان كوكب كلّ صورة على الانفراد وعدد كواكبها واسماءها والقابها على مذهب العرب ومذهب المنجّمين لنستدلّ باحدهما على الاخر ونعمل صورها المسماة باسمها المشبه بها ونرسم كل كوكب على موقعه من الصورة ليكون مشاكلاً لما يرى فى السماء والتى هى خارجة عن الصورة ليستدلّ الانسان باخذ ارتفاعها على الاوقات وبها على قدرة صانعها جلّت قدرته ويتعجّب الانسان من ذهن من ادركها واحاط بها علماً والله الموفق للصواب

فصل فى الصور الشمالية، وهى احدى وعشرون صورة وعدد كواكبها من نفس الصور ثلاثماية واحد وثلاثون كوكباً والتى حوالى الصور وليست من نفسها تسعة وعشرون كوكباً فجميع الكواكب التى فى هذا النصف من الكرة ثلاثماية وستون كوكبًا وهذه صورها

كوكبة الدبّ الاصغر هى اقرب كوكبة الى القطب الشمالى وكواكبها من نفس الصورة سبعة والخارج من الصورة خمسة والعرب تسمّى هذه السبعة بنات نعش الصغرى فالاربعة التى على المربع نعش والثلاثة التى على الذنب بنات وتسمّى النيرين من الاربعة الفرقدين والنير الذى على طرف الذنب الجدى وهو الذى تتوخّا به القبلة وجميع الكواكب الداخلة فى الصورة والخارجة عنها شبيهة بخلقة سمكة وتسمّى الفاس لشبهها بفاس الرحا التى يكون القطب فى وسطها وقطب معدل النهار عنده اقرب شىء الى كوكب الجدى،

كوكبة الدُّبّ الاكبر كواكبه تسعة وعشرون كوكباً من الصورة وثمانية حوالى الصورة والعرب تسمّى الاربعة النيرة التى على المربع المستطيل والثلاثة التى على ذنبه بنات نعش الكبرى والاربعة التى على المربع المستطيل نعش والثلاثة التى على الذنب بنات وتسمّى الذى على طرف الذنب القايد والذى يلى وسطه العناق والذى يلى النعش وهو الذى على اصل ذنبه الجون وفوق العناق كوكب صغير ملاصق به تسمّيه العرب السها وهو الذى يمتحن الناس به ابصارهم زعموا انه من نظر اليه وقال اعوذ بربّ السهية من كلّ عقرب وحيّة امن ليلته من اذاء الهوامّ ، وتسمّى الستة التى على الاقدام الثلاثة على كلّ قدم منها اثنان قفزات الظباء كل اثنين منها قفزة تشبه اثر ظلفى الظبى والقفزة الاولى وهى التى على الرجل اليمنى تتبعها الصرفة وهو الكوكب النير الذى على ذنب الاسد والصغيرة وهى الكواكب المجتمعة التى فوق الصرفة وتسمّيها العرب الهلبة تقول العرب ضرب الاسد بذنبه الارض فقفزت الظباء وتسمّى ايضا الثعلبيات ، والكواكب السبعة التى على عنقه وصدره وعلى الركبتين كانها نصف دايرة تسمّى سرير بنات نعش وتسمّى الحوض ايضا والكواكب التى على الحاجب والعينين والاذن والخطم تسمى الظباء تقول العرب ان الظباء لما نفرت من الاسد وردت الحوض ، واما الثمانية التى حول الصورة فاثنان منها ما بين الهلبة والقايد واحدهما انور من الاخر تسمّيه العرب كبد الاسد والستّة الباقية تحت القفزة الثالثة التى على اليد اليسرى ثلاثة منها انور هى ظباء والباقية خفية اولاد الظباء ❁

فصل فى خواصّ القطب الشمالى ، القطب الشمالى ظاهر حوله بنات نعش الصغرى وكواكب خفية اذا جمعتها صارت فى صورة السمكة والقطب فى وسط هذه السمكة وهذه الكواكب تدور حول القطب وزعموا ان لهذا القطب فوايد منها ان النظر اليه والى الدبّ الاصغر يشفى من الرمد وجرب العين وذلك ان يقوم صاحب الرمد او الجرب ليلة الاحد اذا ظهرت النجوم بعد ساعتين من غيبوبة الشمس خيال القطب الشمالى والدبّ الاصغر ويحدق اليه ثم ياخذ ميلاً من فضّة يغمسه فى الماورد الخالص ويكتحل به العين وان كان المرض فى احداهما فيكتحل كليهما ثم يقول يا اهل عالم القطب الشمالى اشفوا عينى من شدّة العلّة التى انا متاذٍّ منها وارحمونى وارحمونى يا رحماء واقلعوا هذا الرمد والجرب من عينى هذه التى هى ضياءى بين الناس يقول هذا وهو يكحلها وينظر الى القطب والكواكب ويفعل ذلك ليلة الاحد الى ليلة الاحد

يكتحل فى كل ليلة ما امكنه وكلّما كان اكثر كان اجود فان الرمد والجرب ينقلعان الّا ان الرمد اسرع ، ومنها ان صاحب اليرقان الشديد اذا قام خيال هذا القطب ينظر اليه والى ما حوله من الكواكب الدايرة ويمدّ يده اليسرى الى القطب والكواكب كانه يتناول منها شيئًا ثم يضع يده التى مدّها على كبده ويقول يا كواكب القطب الشمالى اشفونى من هذا اليرقان الذى امرضنى واسهر ليلى واقلعنى فارحمونى وارجونى واشفونى منه امين وليبدا ذلك ليلة الجمعة ويعاود كل ليلة الى ليلة الجمعة فان صعبت العلّة عليه فليقل الكلام ويضع يده اليسرى على كبده ويتمرّغ فى الارض سبع مرّات وعليه ثيابه ثم يقوم عقب كلّ مرّة ويعيد الكلام واضعًا يده على كبده فانه يبرا باذن الله تعالى ، ومنها ما زعموا ان الاسد والنمر والدب اذا مرضوا قاموا الى خيال هذا القطب واطالوا النظر اليه فينشفوا واللبوة اذا حملت فانه ينالها غشى وربّما بقيت ثلاثة ايام لا تاكل شيئًا فتاتى الى نهر فيه ماء جارٍ او عين التى ينبع منها الماء فتقوم فى الماء الى نصف ساقها وتنظر الى القطب الشمالى فانها تبرا من ذلك الوصب ☆

كوكبة التنّين كواكبه احد وثلاثون كوكبًا من الصورة وليس حواليها شئ من الكواكب المرصودة والعرب تسمّى الكوكب الذى على اللسان الراقص والاربعة التى على الراس العوايذ وفى وسط العوايذ كوكب صغير جدًّا تسمّيه العرب الربع وهو ولد الناقة وتسمى النيرين اللذين على موخرة الذيبين والاثنين اللذين هما فى غاية الخفاء قبل الذيبين اظفار الذيب وقد وقعت العوايذ بين الذيبين وبين النسر الواقع منعطفات على الربع فشبهت العرب النيرين بذيبين قد طمعا فى استلاب الربع وشبهت العوايذ باربع انيق قد عطفن على الربع وفى اصل الذنب كوكب يسمى الذيخ وهو ذكر الضباع ،

كوكبة قيفاوس[1] وهو الملتهب كواكبه احد عشر كوكبًا من الصورة وعشرة خارج الصورة وهى بين كوكبة ذات الكرسى وبين كواكب الجدى والنير الذى على ذنب الدجاجة الذى يسمّى الردف والعرب تسمّى الكوكب الذى على صدره الفرجة والذى على منكبه الايمن الفرق والدايرة التى تحصل من كواكب ذراعه ومّما هو خارج وهو من كواكب الدجاجة من جناحها الايمن تسمى القدر والذى على الرجل اليسرى يسمّى الراعى وبين

[1]) *a.b* فيقاوس

رجليه على استقامة كوكب صغير يميل الى الرجل اليسرى يسمى كلب الراعى وبين رجليه وبين كوكب الجدى كواكب صغار تسميها العرب الاغنام ؛
كوكبة العوّا ويسمّى الصّيّاح كواكبه اثنان وعشرون كوكباً من الصورة وواحد خارجها وهو صورة رجل بيده اليمنى عصاً فيما بين كواكب الفكّة وبنات نعاش الكبرى وتسمى العرب الكوكب الذى على الراس والذى على المنكبين والعصا [k]الصباح والتى على يده اليسرى وعلى الساعد من هذه اليد وما حول اليد من الكواكب الخفية اولاد الصباح والخارج عن الصورة كوكب احمر نير بين فخذيه يسمّى السماك الرامح والسماك يسمى مفرداً عند العرب حارس السماء وحارس [l]الشمال لانه يرى ابداً فى السماء لا يغيب تحت شعاع الشمس والكوكب الذى على الساق اليسرى يسمى الرمح ؛
كوكبة الفكّة كواكبها ثمانية يقال لها بالفارسية كاسه درويشان وهى على استدارة خلف عصا الصباح وفى استدارتها ثلمة لاجل ثلمتها يقال لها قَصْعَة المساكين ومن كواكبها كوكب يقال له النير من الفكّة ؛
كوكبة الجاثى ويقال له الراقص هى صورة رجل قد مدّ يديه وجثا على ركبتيه احدى رجليه على طرف عصا العوّا وهى اليمنى والاخرى عند الاربعة التى على راس التنّين التى تسمّى العوايذ وكواكبه ثمانية وعشرون كوكباً من الصورة سوى الكوكب المشترك بينه وبين العوّا وواحد خارج الصورة ؛
كوكبة الشلياق كواكبه عشرة والنير منها يسمّى النسر الواقع شبهته العرب بنسر قد ضمّ جناحيه الى نفسه كانه وقع على شىء والعامّة تسمّيه الاثافى وقدام النير كوكب خفىّ تسمّيه العرب الاظفار ؛
كوكبة الطاير وتسمى الدجاجة كواكبها سبعة عشر كوكباً من الصورة واثنان خارج الصورة والعرب تسمى الاربعة المصطفّة الفوارس وقد قطعت المجرة عرضاً والنير الذى على الذنب الردف لانه يتلو الاربعة كانه ردف لها وجعل بعضهم الذى على طرف الجناح الايمن من جملة الفوارس ايضا حتى يصير الرابع الذى على الصدر فى الوسط واثنان عن يمينه واثنان عن يساره والردف خلفه ؛
كوكبة ذات الكرسى هى صورة امراة قاعدة على كرسى له قايمتان كقايمة المنبر وعليه مسند وقد ادلت رجليها وهى فى نفس المجرة فوق الكواكب التى على راس قيفاوس وكواكبها ثلثة عشر كوكباً والعرب تسمّى النير من هذه

k) c الصباح   l) a.b السماك

الكواكب الكفّ الخضيب وهى كفّ الثريّا اليمنى المبسوطة فشبهت العرب تلك الكواكب بيد مبسوطة والكواكب النيرة منها باناملَ مخضوبة،

كوكبة برسياوش وهو حامل راس الغول فى صورة رجل قايم على رجله اليسرى وقد رفع رجله اليمنى ويده اليمنى فوق راسه وبيده اليسرى راس غول وكواكبها [m]ستة وعشرون كوكباً من الصورة وثلثة خارج الصورة،

كوكبة ممسك الاعنّة هو صورة رجل قايم خلف راس الغول بين الثريا وبين كوكبة الدبّ الاكبر وكواكبه اربعة عشر كوكباً وفى وسط الصورة كواكب تسميها العرب [n]الخباء لانها على صورة الخباء واللذان على الراس ايضا داخلان فى الخباء والنير الذى على المنكب الايسر تسميه العرب العَيُّوق والذى على المرفق الايسر العنز والاثنان اللذان على المعصم الايسر الجديين وتسمى العيوق معهما العناز ويسمى ايضا رقيب الثريا لانه يطلع على كثير من المواضع بطلوع الثريا ويسمى الذى على المنكب الايمن والاثنان اللذان على الكعبين توابع العيوق،

كوكبة الحوّاء [o]والحيّة امّا الحواء فصورة رجل قايم قابض بيديه على حيّة وكواكبه اربعة وعشرون كوكباً من الصورة وخمسة خارجها وامّا الحيّة فكواكبها ثمانية عشر وعلى عنقه كوكب يسمى عنق الحية وتسمى الكواكب المصطفّة على راس الحية نسقاً شاميًّا والمصطفّة تحت عنقه نسقاً يمانيًّا لان كواكبه تغيب فى شقّ اليمن والاول شاميًّا لان كواكبه تغيب فى شق الشام ويسمى ما بين النسقين الروضة والكواكب الّة بين النسقين فى الروضة الاغنام والذى على راس الحواء يسمى الراعى والذى على راس الجاثى كلب الراعى والمتقدّم من الاثنين اللذين على المنكب الايمن من الحواء يسمى ايضا كلب الراعى،

كوكبة السهم هى خمسة كواكب بين منقار الدجاجة وبين النسر الطاير فى نفس المجرة العظيمة نصله الى ناحية المشرق والفوق الى ناحية المغرب وطول السهم فى راى العين اذا كان فى كبد السماء نحو ذراعين،

كوكبة العقاب كواكبه تسعة من الصورة وستة خارجها ومن الصورة ثلثة مشهورة تسمى النسر الطاير لان بازائه النسر الواقع ويسمى طايراً ببسط جناحيه والعامّة تسمى الثلثة المشهورة من خارج الصورة الميزان لاستوآء كواكبه والاثنين اللذين فوقها الظليمين،

---

m) e بعة   n) b.d الخبيا   o) a.b.d الحوية

كوكبة الدلفين كواكبه عشرة مجتمعة تتبع النسر الطاير والنير الذى على ذنبه يسمى [p]ذنب الدلفين والعرب تسمى الاربعة الّتى فى [q]وسطه القعود والعامة تسمى هذه الاربعة الصليب والذى على الذنب عمود الصليب،

كوكبة قطعة الفرس كواكبها اربعة تتبع الدلفين اثنان منها متضايقان بينهما شبر واثنان بينهما ذراع والاولان فى موضع الفم والاخران على الراس،

كوكبة الفرس الاعظم كواكبه عشرون وهى على صورة فرس له راس ويدان وبدن الى آخر الظهر وليس له كفل ولا رجلان والاول من كواكبه على السُرّة وهو على راس المراة المسلسلة مشترك بينهما ويسمى سرّة الفرس وآخر على متنه ويسمى جناح الفرس وكوكب على منكبه الايمن يسمى منكب الفرس وآخر على ظهره عند منشا العنق يسمى متن الفرس وآخر على جحفلته خلف الاربعة الّتى على قطعة الفرس يسمى فم الفرس، والعرب تسمى الاربعة النيرة الّتى على المربع احدها عند منتهى العنق وهو متن الفرس ومنكب الفرس وجناح الفرس والكوكب المشترك الدلو وتسمى الاثنين المتقدّمين عليها [r]العرقوة والاثنين اللذين فى البدن النعايم والكرب ايضا شبهتها العرب بمجمع [s]العرقوتين فى الوسط من راس الدلو حيث يشدّ فيه الحبل وذلك الموضع يسمى الكرب وتسمّى الاثنين اللذين على الراس سعد البهايم والاثنين اللذين على العنق سعد الهمام والاثنين المتقاربين اللذين فى الصدر سعد [t]النازع والاثنين اللذين على الركبة اليمنى سعد المطر،

كوكبة المراة المسلسلة كواكبها ثلثة وعشرون من الصورة سوى النير الذى على الراس فانه على سرّة الفرس وسميت هذه المراة مسلسلة لامتداد احدى يديها وهى اليمنى نحو الشمال والاخرى نحو الجنوب ولاجتماع الكواكب بين رجليها شبهوها بمن يسلسل وسمى الكوكب النير الذى فوق ميزرها بطن الحوت،

كوكبة الفرس التامّ هو احد وثلثون كوكباً وهو فرس آخر احسن شبهاً بالفرس من الفرس الاول والاول هو الفرس الاعظم وبعض كوكب الفرس الاعظم داخل فيه ومن الشطر الذى من الكواكب على وجهه وراسه تولد صورة الراس ويمرّ على عرفه على تقويس فيتّصل بكوكب على متنه وهو من كواكب الفرس الاعظم الذى على طرف اليد اليمنى ثم يمرّ على كوكبين على كفله ثم على

---

p) e نير q) a.b وسط العقود r) b العرقوب, f الترقوة s) b العرقوبين, f الترقوتين t) b البارع, f النازغ

كوكبين على ذنبه وهو طرف اليد اليسرى من الفرس الاعظم ثم على كوكبين احدهما فى وسط ذنبه والاخر على طرف الذنب ويخرج من الجحفلة سطر يمرّ على الغلصمة والنحر ويتمّ صورة العنق والصدر،

كوكبة المثلث كواكبه اربعة بين الشرطين وبين النير الذى على الرجل اليسرى من صورة المراة وهى على شكل مثلث فيه طول احدها على راس المثلث ويسمى بهذا الاسم وثلاثة على قاعدتها،

تمّت الصور الشمالية وهى احدى وعشرون صورة والله الموفق ❁

فصل فى صور البروج الاثنى عشر، هذه صورة قريبة من الدايرة الّتى تمرّ على اوساط البروج فى الفلك المايل عن طريقة الكواكب السيارة وهى الصور الّتى سمّيت البروج الاثنا عشر باسمائها كلّ برج باسم الصورة الّتى كانت فيه فلنذكر كوكبة كلّ صورة وعدد كواكبها ومواقعها من الصورة والقاب بعضها على راى المنجمين والعرب ولنبدا بالصورة الّتى فى البرج الاول منها

كوكبة صورة الحمل كواكبه ثلثة عشر كوكباً من الصورة وخمسة خارجها مقدّمه الى جهة المغرب ومؤخّره الى المشرق ووجهه على ظهره والنيران اللذان على القرن تسمى الشرطين والنير الخارج عن الصورة يسمى [1]الناطح واللذان على الالية مع الذى على الفخذ وهى على مثلث متساوى الاضلاع تسمى البطين والعرب جعلت بطن الحمل منزلاً للقمر كبطن السمكة وسمّته البطين وقد وجد هكذا على كرات من عمل الحرّانيين،

كوكبة الثور صورته صورة ثور مؤخّره الى المغرب ومقدّمه الى المشرق وليس له كفل ولا رجلان ويلتفت راسه الى جنبه وقرناه الى ناحية المشرق وكواكبه اثنان وثلثون سوى النير الذى على طرف قرنه الشمالى فانه على الرجل اليمنى من ممسك الاعنّة مشترك بينهما والخارج من الصورة احد عشر كوكباً وعلى موضع القطع منه اربعة مصطفّة والنير الاحمر العظيم الذى على عينه الجنوبية يسمى الدبران ويسمى عين الثور ايضا وتالى النجم وحادى النجم[2] والفنيق وهو الجمل الضخم والّتى حواليه من الكواكب القلاص وهى صغار النوق قال الشاعر

امّا ابن عوف فقد وافى بذمّته   كما وفى لقلاص النجم حاديها

والعرب تسمّى الكواكب الّتى على كاهل الثور الثُرَيّا وهما كوكبان نيران فى خلالهما ثلاثة كواكب [3]صارت مجتمعة متقاربة كعنقود العنب وكذلك جعلوها بمنزلة كوكب واحد وسمّوها النجم وزعموا ان فى المطر عند نوءها

[1] a.f النطح   [2] b ,والشق a ,الفتيق f ,لعنيق   [3] b صغار

الثروة وتسمى الاثنين المتقاربين على الاذن الكلبين ويزعمون انهما كلبا الدبران والعرب تتشام بالدبران وتقول اشام من حادى النجم ويزعمون انهم لا يمطرون بنوء الدبران الّا وسنتهم جدبة٠

كوكبة التّوأمين كواكبها ثمانية عشر من الصورة وسبعة خارجها وهى صورة انسانين راسهما فى الشمال والمشرق وارجلهما الى الجنوب والمغرب وقد اختلط كواكب احدهما بكواكب الاخر والعرب تسمى الاثنين النيرين اللذين على راسهما الذراع المبسوطة واللذين على ثدى التوام الثانى الهنعة وقد روى أن احدهما هو الميسان والاخر النزّ واللذين على قدم التوام المتقدم وقدام قدمه x البحاتى٠

كوكبة السّرَطان كواكبها تسعة من الصورة واربعة خارجها والعرب تسمى الكوكب النير منها النثرة وفى المجسطى ذكر النثرة باسم المعلف والنثرة مخططة واسم الكوكبين التاليين للنثرة الحمارين والكوكب النير y الذى على الرجل الموخرة الجنوبية z الطرف٠

كوكبة الاسد كواكبه سبعة وعشرون من الصورة وثمانية خارجها والعرب تسمّى الكوكب الذى على وجهه مع الخارج عن الصورة سرطان z الطرف وتسمى الاربعة التى فى الرقبة والقلب الجبهة وتسمى الذى على القطن والذى على الحرقفة الزبرة زبرة الاسد وتسمى الذى على موُخر الذنب قنب الاسد وهو وعاء القضيب وتسميه ايضا الصرفة لانصراف البرد عند سقوطه بالمغرب بالغدوات وانصراف الحرّ عند طلوعه من تحت شعاع الشمس بالغدوات٠

كوكبة العذراء وهى السنبلة كواكبها ستة وعشرون من الصورة وستة خارجها وهى صورة امراة راسها على جنوب الصرفة وهو النير الذى على ذنب الاسد وقدماها قدام الزبانتين اللتين على كفتى الميزان والعرب تسمى الذى على طرف منكبها الايسر العوّاء وهو المنزل الثالث عشر من منازل القمر وذكر بعضهم ان العواء الكواكب التى على بطنها وتحت ابطها كانها كلاب تعوى خلف الاسد وتسمى a عواء لشدّة البرد لانها اذا طلعت او سقطت جاءت ببرد والكوكب النير الذى بقرب يدها التى فيه السنبلة السماك الاعزل سمى اعزل لان بازائه السماك الرامح وسمى اعزل لانه لا سلاح معه والمنجمون يسمون هذا الكوكب السنبلة وسمى ايضا ساق الاسد والذى على قدمها اليسرى

x) a.b النحاتى, c البخارى, f الشمالى y) c.f والذى z) f الطرفة a) a.b.c عوا البرد ايضا

الغفر وانما سمى غفراً لنقصان ضوء كواكبه كانه قد سترها ،
كوكبة الميزان ثمانية كواكب من الصورة بين كوكبة العذراء وكوكبة العقرب وتسعة خارجها وليس فيها شىء من الكواكب المشهورة ،
كوكبة العقرب احد وعشرون كوكباً من الصورة وثلاثة خارجها وهى صورة مشهورة والعرب تسمى الثلاثة الّتى على الجبهة الاكليل وتسمى النيّر الاحمر الذى على البدن قلب العقرب وتسمى الذى قدام القلب والذى خلفه النياط وتسمى الذى فى الخرزات الفقرات وتسمى الاثنين اللذين على طرف الذنب الشولة ،
كوكبة الرامى ويسمى القوس احد وثلاثون كوكباً من الصورة وليس حواليه شىء من الكواكب المرصودة والعرب تسمى الاول الذى على النصل والذى على مقبض القوس والذى على الطرف الجنوبى من القوس والذى على طرف اليد اليمنى من الدابة النعام الوارد لان المجرة شبهت بنهر والنعام قد ورد النهر وتسمى الذى على المنكب الايسر والذى على فوق السهم والذى على الكتف والذى تحت الابط وهو بعيد عن المجرة الى ناحية المشرق النعام الصادر شبهتها بنعام شرب الماء وصدر عن النهر وتسمى اللذين على السية الشمالية من القوس الظليمين واللذين على الفخذ اليسرى والساق الصردين ،
كوكبة الجدى ثمانية وعشرون كوكباً من الصورة وليس حوالى الصورة شىء من الكواكب المرصودة والعرب تسمى الاثنين اللذين على القرن الثانى سعد الذابح سمى ذابحاً للصغير الملاصق له قيل الصغير هو شاته الّتى يذبحها وتسمى الاثنين النيرين اللذين على الذنب المحبّين ،
كوكبة ساكب الماء وهو الدلو كواكبه اثنان واربعون من الصورة وثلاثة خارجها والعرب تسمى اللذين على منكبه الايمن سعد الملك واللذين على منكبه الايسر مع الذى على ذنب الجدى سعد السعود والثلاثة الّتى على اليد اليسرى سعد بلع وانّما سُمّيت بهذا الاسم لان البعد بين هذين الاثنين اوسع من البعد بين الذبح فشبهها بفم مفتوح ليبلع وقيل لانه طلع فى الوقت الذى قيل يا ارض ابلع ماءك وتسمى الذى على ساعده مع الثلاثة الّتى على يده اليمنى سعد الاخبية وانّما سُمّى بذلك لانه اذا طلع [b]اختبى الهوامّ تحت الارض من البرد وتسمى النير الذى على فم الحوت الجنوبى الضفدع الاول ويسمى الظليم ايضا ،

---

[b]) a ظهر المختبى من الهوام

كوكبة السمكتين وهما الحوت وكواكبها اربعة وثلاثون من الصورة واربعة خارجها وهما سمكتان احداهما السمكة المقدمة وهى التى على ظهر الفرس الاعظم فى الجنوب والاخرى على جنوب كوكبة المراة المسلسلة وبينهما خيط من كواكب يصل بينهما على تعريج ٭

فصل فى الصور الجنوبية، هى الكواكب التى فى النصف الجنوبى من الكرة وهى خمسة عشر صورة نذكر مواقع كواكبها من الصور ان شاء الله ومواضع صورها من فلك البروج واسماءها على مذهب العرب والمنجمين على رسمنا فيما تقدم من الصور،

كوكبة قيطس هى صورة حيوان يجرى مقدمه فى ناحية المشرق على جنوب كوكبة الحمل ومؤخره فى ناحية المغرب خلف الثلاث الخارجة عن صورة ساكب الماء وكواكبه اثنان وعشرون والعرب تسمى الكواكب التى فى الراس الكف الجذماء لان امتداده دون امتداد الكف الخضيب وتسمى الخمسة التى على بدنه النعامات والكواكب التى على اصل الذنب تسمى النظام والتى على الشعبة الجنوبية من الذنب تسمى الضفدع الثانى الضفدع الاول مرّ ذكره فى الدلو،

كوكبة الجبّار وهو الجوزاء كواكبه ثمانية وثلثون كوكباً وهى صورة رجل قايم فى ناحية الجنوب عن طريقة الشمس بيده عصاً وعلى وسطه سيف والعرب تسمى الكواكب الثلاثة التى على الوجه الهقعة والاثافى ايضا تشبيهاً به والنير الاعظم الذى على منكبه اليمنى منكب الجوزاء ويد الجوزاء ايضا والكوكب النير الذى على المنكب اليسرى الناجد والمرزم ايضا والثلاثة المصطفّة التى على وسطه منطقة الجوزاء ونطاق الجوزاء والنظام ايضا والثلاثة المنحدرة المتقاربة المصطفّة سيف الجبار والنير العظيم الذى على قدمه اليسرى رجل الجبار وراعى الجوزاء ايضا وتسمى التسعة المقوسة التى على الكم تاج الجوزاء وذوايب الجوزاء ايضا،

كوكبة النهر كواكبه اربعة وثلاثون من الصورة وليس حواليه شئ من الكواكب المرصودة فيبتدى من عند النير الذى على قدم الجوزاء اليسرى فيمرّ فى المغرب على تعريج الى قرب الاربعة التى على صدر قيطس ثم يمرّ فى الجنوب على ثلاثة كواكب ثم ينعطف الى المشرق فيمرّ على ثلاثة كواكب ايضا ثم ينعطف الى الجنوب على ثلاثة كواكب مجتمعة ثم ينقطع فيمرّ فى الجنوب الى كوكبين متقاربين ثم ينعطف الى المغرب فيمرّ على كوكبين متقاربين ايضا ثم على ثلاثة كواكب متقاربة ثم ينتهى الى كوكب نير

على اخر النهر والعرب تسمى الاول والثانى والثالث من كواكبه كرسى الجوزاء وتسمى الاربعة التى فى وسط النهر مع الخمسة التى فى جانبه الاخر أُدْحِى النعام وهو عُشه وموضع بيضه والتى حوالى هذه الكواكب تسمى البيض ويسمى النير الذى على آخر النهر الظليم وبين هذا الظليم والظليم الذى على فم الحوت كواكب كثيرة تسمى الرِئال وهى فراخ النعام ٭

كوكبة الارنب هى اثنا عشر كوكبًا من الصورة وليس حواليه شىء من الكواكب المرصودة وهو تحت رجل الجبار وجهه الى المغرب وموخره الى المشرق والعرب تسمى الاربعة التى اثنان منها على يديه واثنان على رجليه كرسى الجوزاء وعرش الجوزاء ايضا ٭

كوكبة الكلب الاكبر كواكبه ثمانية عشر من الصورة واحد عشر خارجها وهى صورة كلب خلف كوكبة الجوزاء ولذلك سُمّى كلبًا والعرب تسمى النير الاعظم الذى على موضع الفم الشعرى العبور والشعرى اليمانية وكان قوم فى الجاهلية يعبدونه لانه يقطع السماء عرضًا دون غيره من الكواكب وهو الذى ذكره الله تعالى فى كتابه وانه هو ربّ الشعرى والمشهور بعبادته ابو كبشة الذى كان المشركون شبهوا به رسول الله صلعم لما خالف دينهم وسُمّى عبورًا لانه عبر المجرة الى سهيل وتسمى الاربعة اليمانية لان مغيبها فى شقّ اليمن ويسمى الذى على برثنه مرزم العبور وتسمى الاربعة التى منها على كتفه وعلى ذنبه وما بينهما وعلى فخذه العذارى والاربعة المصطفّة التى على الاستقامة خارجة الصورة تسمى القرود والنيرين من خارج الصورة حضار والوزن ومن العرب من يسميهما محلفين لانهما يطلعان قبل سهيل فيقدر احدهما سهيلًا فيحلف عليه والاخر يعلم انه غير سهيل فيحلف له ٭

كوكبة الكلب المتقدّم وهما كوكبان بين النيرين اللذين على راسى التوامين وبين النير الذى على فم الكلب الاكبر يتاخر عنهما الى المشرق احدهما انور وتسميه العرب الشعرى الشامية لانها تغيب فى شق الشام وتسمى الشعرى الغميصاء لان عندهم انها اخت سهيل وقد عبرت اليمانية المجرة الى ناحية سهيل وبقيت هذه فى الناحية الشمالية الشرقية فبكت على سهيل وغمصت عيناها وتسمى الاثنين ايضا ذراع الاسد المقبوضة وسميت مقبوضة لتاخرها عن الذراع الاخرى وهما النيران اللذان على راسى التوامين ٭

كوكبة السفينة كواكبها خمسة واربعون كوكبًا من الصورة وليس حواليها شىء من الكواكب المرصودة وذكر بطليموس ان النير العظيم الذى على

المجداف الجنوبى هو سهيل وهو ابعد كوكب عن السفينة فى الجنوب يرسم على الاصطرلاب وامّا العرب فالروايات عنهما فى سهيل وفى كواكب السفينة مختلفة فروى بعضهم ان النير الذى على طرف المجداف الثانى سهيلاً على الاطلاق،

فصل فى فوايد القطب الجنوبى، امّا القطب الجنوبى فانه فى مقابلة القطب الشمالى وانه خارج عن كواكب السفينة بقرب نير المجداف وتدور حوله كواكب اسفل من سهيل وزعموا ان لهذا القطب فوايد منها ان كلّ حيوان انثى على الاطلاق اذا تعسر علبها ولادتها تنظر الى القطب الجنوبى والى سهيل تضع فى الحال، ومنها انه من انقطع عنه شهوة الباه من غير شرب دواء فيداوم النظر الى القطب الجنوبى فى ليال متوالية فانه ترجع اليه شهوته، ومنها ان صاحب الثآليل اذا اخذ بعدد كلّ ثؤلول ورقة من شجر العرب فيومى الى القطب الجنوبى والى سهيل ويقول هذا لقطع الثآليل حتى يقول ذلك اثنتين واربعين مرّة اما فى ليلة واحدة او فى ليال ثم يدقّ الورق فى هاون اسفيذورية يعنى به النحاس الصينى ويجعله على الثآليل فانها تجفّ وتنفرك وزعموا انها من الخواصّ العجيبة المجربة، ومنها ان صاحب المالنخوليا اذا ادام النظر اليهما مرّة بعد مرّة وفى ليلة مرّات فانه يزول عنه ذلك وزعموا انهم جربوه فوجدوه صحيحًا وهذا يدلّ على ان لهذا القطب ولسهيل خاصّية فى احداث الطرب والسرور ولهذا ان الزنج لما كانوا متقاربين من القطب ومن سهيل اورثهم الطرب الشديد،

كوكبة الشجاع كواكبه خمسة وعشرون كوكبـًا من الصورة واثنان خارجها راسه على زبانى الجنوبى من صورة السرطان وهى بين الشعرى الغميصاء وقلب الاسد يميل عنهما الى الجنوب ميلاً يسيرًا ثم ينعطف الى الجنوب والمشرق فيمرّ على كوكبين ثم ينعطف الى كوكب نير على آخر عقدته عند منشا الظهر فوقه اربعة كواكب على شمال النير، والعرب تسمى الذى على آخر العنق الفرد لانفراده عن اشباهه وامّا ساير كواكب الشجاع فللعرب فيها روايات كثيرة لا طايل تحتها فمنهم من قال بين كوكب الفرد وبين الجبار كواكب مستطيلة كالحبل تسمى الشراسيف ووراء الجبار كوكب الفرد وبين الشراسيف والجبار كواكب مستديرة تسمى المعلف اراد بذلك كوكبة الباطية،

كوكبة الباطية هى سبعة كواكب على شمال كوكبة الشجاع والعرب

تسمى هذه الكواكب المعلف،

كوكبة الغراب هي سبعة كواكب خلف الباطية على جنوب السماك الاعزل والعرب تسمى هذه الكواكب عجز الاسد وتسميها ايضا عرش السماك الاعزل وتسميها ايضا [c]الاحمال،

كوكبة قنطورس هي سبعة وثلاثون كوكبـاً وصورته صورة حيوان مقدمه مقدم انسان من راسه الى آخر ظهره وموخره موخر فرس من منشا ظهره الى ذنبه وجهه الى المشرق وموخر دابته الى المغرب وبيده شمراخان وقد قبض بيده الاخرى على يد السبع وعلى بطن الدابة نير يسمى بطن وعلى حافر يده اليمنى كوكب حضار وعلى يده الاخرى الوزن وهما اللذان يسميان المحلفين والمحتلفين لان المتقدّم منهمـا يمرّ على مجرى سهيل وقريب منه فاذا طلع يشبهه من يراه بسهيل ويقول غيره انه غير سهيل فيتحالفان فيحنث من يدعى انه سهيل كما ذكرنا قبل،

كوكبة السبع وهي تسعة عشر كوكباً من الصورة خلف كوكبة قنطورس وبعضها مختلط بكوكبة قنطورس وقد قبض قنطورس على يده، والعرب تسمى كواكب قنطورس والسبع الشماريخ على الجلة لكثرتها وكثافة جميعها وليس حوله شيء من الكواكب المرصودة،

كوكبة المجمرة كواكبها سبعة من الصورة ولم يقع عن العرب شيء من هذه الكواكب غير هذا،

كوكبة الاكليل الجنوبي هي ثلاثة عشر كوكباً من الصورة قدام الاثنين اللذين على عرقوب الرامى فمن العرب من يسمى هذه الكواكب القبّة لاستدارتها ومنهم من يسميها ادحى النعام وهو عُشّه لانها على جنوب النعامين الصادر والوارد اللذين قد مضى ذكرهما،

كوكبة الحوت الجنوبي هي احد عشر كوكباً من الصورة على جنوب كوكب الدالى راسه الى المشرق وذنبه الى المغرب ويسمى النير الذى على فه فم الحوت،

فصل فى منازل القمر، وهي ثمانية وعشرون منزلاً ينزل القمر كلّ ليلة بواحد منها من مهلّه الى ثمانية وعشرين ليلة تمضى من الشهر ثم استسرّ واستسراره محاقه حتى لا يرى منه شيء فان كان الشهر تسعاً وعشرين ليلة استسرّ ليلة ثمان وعشرين وان كان ثلاثين استسرّ ليلة تسع وعشرين وهو فى السرار يقطع منزلاً فهذه المنازل الثمانية والعشرون يبدو منها ابداً اربعة عشر بالليل

c) a.c الاجمال

فوق الارض ويخفى اربعة عشر تحت الارض وكلما غاب منها واحد طلع رقيبه، والعرب تسمى اربعة عشر من هذه المنازل شامية واربعة عشر يمانية فاول الشامية الشرطان وآخرها السماك الاعزل واول اليمانية الغفر وآخرها الرشا وتسمى العرب ايضا سقوط النجم منها فى المغرب مع الفجر وطلوع مقابله نوْءا وسقوط كل نجم منها فى ثلاثة عشر يوماً خلا الجبهة فان لها اربعة عشر يوماً فيكون انقضاء سقوط الثمانية والعشرين مع انقضاء السنة ثم يرجع الامر الى الاول فى ابتداء السنة المقبلة واختلفوا فى قدر مدّة النوء فذهب بعضهم الى ان النجم اذا سقط فما بين سقوطه الى سقوط التالى له هو نوء وذلك فى ثلاثة عشر يوماً فما كان فى هذه الثلاثة عشر يوماً من مطر او ريح او حرّ او برد فهو فى نوء ذلك النجم الساقط وللحكماء اقوال طويلة فى احكام نزول النيرين هذه المنازل وكذلك اذا كانت مطالع المواليد وللعرب اقوال فى مطالعها ومساقطها وصورها واسمائها وانوائها وما فيها من الامطار والرياح والحرّ والبرد ولهم اسجاع فى طلوع نجم نجم وامارات لخصب الزمان وجدبه فلمّا كان قول العرب اقرب الى الصدق اعرضت عن اقوال الحكماء واوردت ما قالة العرب فى كلّ واحد من هذه المنازل مستعيناً بالله تعالى وهو حسبى ونعم الوكيل، امّا المنازل الشامية فاولها

الشَّرَطَان انهما قرنا الحمل ويسميان الناطح وبينهما فى راى العين قاب قوسين وهذه صورتهما + + اذا صارا فى كبد السماء يكون احدهما فى ناحية الشمال والاخر فى ناحية الجنوب فاذا حلّت الشمس بهما اعتدل الزمان واستوى الليل والنهار ويقول الساجع ' اذا طلع الشرطان ' فقد استوى اجزء الزمان ' وعادت الناس الى الاوطان ' وتهادت الاقارب والجيران ' يريد انهم يرجعون الى اوطانهم واهدى بعضهم الى بعض، وطلوعهما لستّ عشرة ليلة تخلوا من نيسان وسقوطهما لثمان عشرة ليلة تخلوا من تشرين الاول وحلول الشمس بهما لعشرين ليلة تخلوا من اذار وكلّما نزلت الشمس الشرطين فقد مضت للعالم سنة وانّما سمّوهما شرطين لانهما علامة دخول اول السنة ولذلك يقال لمجموعها الاشراط نقصت الانباط يريدون نقصان الماء المستنبط فى نيسان والانباط جمع نبط وفى نوء الشرطين يطيب الزمان وتكثر المياه وتنعقد الثمار وكذلك الورد ويحصد الشعير ورقيب الشرطين الغفر،

البُطَيْن يقال انه بطن الحمل وهو ثلاثة كواكب خفية كانها اثافى وهى بين الشرطين والثريّا وهذه صورته $_{+}{}^{+}{}_{+}$ وطلوعه لليلة تبقى من نيسان وسقوطه

لليلة تبقى من تشرين الاول وعند سقوطه يرتجّ البحر فلا يجرى فيه جارية ويذهب الحداء والرخم والخطاطيف الى الغور وتسكن النمل، ويقول الساجع اذا طلع البطين، فقد اقتضى الدين، واقتفى العطّار والقَيْن، يعنى اذا رجع الناس الى اوطانهم فى طلوع الشرطين ومضى نوءه وطلع البطين كلّ من له دين يطلب ودعت الحاجة الى الطيب والحداد لاصلاح آلاتهم وحكى ابن الاعرابى انهم يقولون ما ناء البطين والدبران او احدهما وكان لنوءه مطرًا الا كاد ان يكون ذلك العام جديباً وقال مورخ هو شرّ الانواء واقلّها مطراً وقلّ ما اصابهم الّا اخطاهم نوء الثريا ونوءها اشرف الانواء واغزرها وفى نوءه يجفّ العشب ويتمّ حصاد الشعير ويأتى اول حصاد الحنطة ورقيب البطين الزبانا،

الثُرَيّا يقال انها أَلْيَة الحمل وهى اشهر هذه المنازل وهى ستّة انجم فى خللها نجوم كثيرة خفية وهذه صورتها ⁺⁺⁺⁺ يسمّونها ايضًا نجمًا وشبهوها بعنقود عند مغيبها قال الشاعر، وتدلت كانها عنقود، والعرب تقول طلع النجم غُدَيَّة ابتغى الراعى شُكَيَّة تصغير شكوة وهى القربة الصغيرة يريد انه يحتاج الى الشرب لشدّة الحرّ، وقال الساجع، اذا طلع النجم، فالحرّ فى خدم، والعشب فى حطم، والعانات فى كدم، الخدم توقد النار والحطم الكسير والكدم الغضّ، وطلوعها لثلاث عشرة ليلة تخلوا من ايار وسقوطها لثلاث عشرة ليلة تخلوا من تشرين الاخر والثريا تظهر من اول الليل فى المشرق عند ابتداء البرد ثم ترتفع فى كل ليلة حتى تتوسّط السماء مع غروب الشمس وذلك الوقت اشدّ ما يكون البرد ثم تنحدر عن وسط السماء فتكون فى كلّ ليلة اقرب من افق المغرب الى ان يهلّ الهلال معها ثم تمكث يسيراً وتغيب نيفًا وخمسين ليلة وهذا المغيب هو استسرارها ثم تبدوُ بالغداة من المشرق فى قوّة الحرّ، ولهم فى جميع احوالها الله ذكرتها اشعار واسجاع منها قولهم، طلع النجم عشاء ابتغى الراعى كساء، وقال النبى صلعم اذا طلع النجم لم يبق من العاهة شئ اراد عاهات الثمار لانها تطلع بالحجاز وقد ازهى البسر وامّا نوءه فنوء محمود غزير وهو خير نجوم الوسمى لان مطره فى زمن فقد الارض الماء قال سليمان بن كريمة اذا طلعت الثريا ارتجّ البحر واختلفت الرياح وسلط الله الجنّ على المياه وقال النبى صلعم من ركب البحر بعد طلوع الثريا فقد بريت منه الذمّة وفى نوء الثريا تتحرّك الرياح ويشتدّ الحرّ ويدرك التفاح والمشمش ويجفّ العشب وفى آخره يمدّ النيل ويكثر اللبن ورقيب الثريا الاكليل،

الدَّبَرَان هو كوكب احمر منير يتلوا الثريا ويسمّى تابع النجم وسمّى دبرانًا

لاستدبار الثريا وهذه صورته + + + ونوءه غير محمود والعرب تتشاءم به وطلوعه لستّ وعشرين ليلة من أيار وسقوطه لستّ وعشرين ليلة تخلوا من تشرين الاول قال ساجع العرب اذا طلع الدبران توقدت الحزان وكرهت النيران واستعرت الوثان وييبست الغدران، الحزان جمع حزين وهو الارض الصلبة وبين يدى الدبران كواكب كثيرة منها كوكبان صغيران يكاد ان يتماسانه لقرب ما بينهما تقول العرب هما كلباه ويقول الباقى قلاصه ويقال للكوكب النير الاحمر الفحل ويقال له ايضا حادى النجم، وفى نوءه يشتدّ الحرّ وهو اول البوارح وتهبّ السمايم ويسود العنب ورقيب الدبران القلب،

الهَقْعَةُ كواكب راس الجوزاء وهى ثلاثة كواكب تشبه الاثافى صغار روى ان رجلاً طلق زوجته بعدد نجوم السماء فقال ابن عبّاس يكفيك منها هقعة الجوزاء وانّما سمّيت هقعة تشبيهاً لها بدايرة الفرس الّتى يقال لها الهقعة وهذه صورتها + + + تطلع لتسع خلون من حزيران وتسقط لتسع خلون من كانون الاول ونوءها لا يكادون يذكرونه الّا بنوء الجوزاء والجوزاء غزيرة النوء، ويقول الساجع اذا طلعت الهقعة يقوم الناس للقلعة ورجعوا عن النجعة وفى نوءها يدرك البطيخ وساير الفواكه ويشتدّ الحرّ ويكثر هبوب السمايم ورقيب الهقعة الشولة،

الهَنْعَةُ هى كوكبان ابيضان بينهما قيد سوط على قدر الهقعة فى المجرّة يقال لاحد الكوكبين الزرّ وللاخر الميسان وثلاثة تحيط بهما فمجموعها خمسة اربعة متتابعة الى جانب واحد فى جهة العرض على هيئة الالف الكوفى المقلوبة وهذه صورتها + + + + قال أَدْهَم العبدى الهنعة قوس الجوزاء ترمى بها ذراع الاسد وهى ثمانية انجم فى صورة قوس ومقبض القوس الزرّ والميسان النجمان المذكوران، وطلوع الهنعة لاثنتين وعشرين ليلة تخلوا من حزيران وسقوطها لاثنتين وعشرين ليلة تخلوا من كانون الاول ونوءها من انواء الجوزاء والصيّاد يصاد فيما بين طلوع النجم الى طلوع الهنعة ثم امتنع هزالاً ويقول الساجع اذا طلعت الجوزاء كنست الظباء وعرقت العلباء وطاب الخباء يعنون بطلوع الجوزاء الهقعة والهنعة وكنست الظباء اى تدخل احجارها من شدّة الحرّ فترعى فى هذا الوقت ليلاً وقوله عرقت العلباء اى عروق العنق وطاب الخباء لانها تكنّ من الحرّ، وفى نوءها انتهسا شدّة الحرّ وادراك الرطب والتين وتغيير المياه ورقيب الهنعة النعايم،

الذِرَاعُ هى ذراع الاسد المقبوضة وللاسد ذراعان مقبوضة ومبسوطة فالمبسوطة

تلى اليمن والمقبوضة تلى الشام والقمر ينزل بالمقبوضة وهى كوكبان بينهما قيد سوط وكذلك المبسوطة مثلها وهذه صورة المقبوضة + + وطلوعها لاربع ليال تخلوا من تموز وسقوطها لاربع تخلوا من كانون الاخر ونوءها نوء محمود قلّ ما يخلف وتزعم العرب انه اذا لم يكن فى السنة مطر لم تخلف الذراع ولو كانت بشغة[d] قال ذو الرمّة واردفت الذراع لها بنوء سجوم الماء فانسجل انسجالاً وقال الساجع اذا طلع الذراع حسرت الشمس القناع واشعلت الافق الشعاع وترقرق السراب فى كل قاع وفى نوءها تشتدّ بوارح الصيف حرًّا وسموماً وفيه ادراك الرمان واحمرار البسر وقطع القصب النبطى ورقيب الذراع البلدة،

النَّثْرَةُ هى ثلاثة كواكب متقاربة احدها كانه[e] نطحة وهى انف الاسد وهذه صورتها + ⁺₊ وانواء الاسد غزار محمودة حتى قال ذو الرمّة فى كثرة المطر، نوء الثريا به او نثرة الاسد، وطلوعها لسبع عشرة ليلة تمضى من تموز وتسقط لسبع عشرة ليلة تخلوا من كانون الاخر وتقول العرب اذا طلعت النثرة، قنأت البسرة، او جنى النخل بكرة، واوت المواشى حجرة، ولم يترك فى ذات درّ قطرة، قوله قنات البسرة اى اشتدّت حمرتها وهو اول وقت الصرام فيجنون النخل بكرة لان فى ذلك الوقت يبقى برد الليل واوت المواشى حجرة اى ناحية منهم لحاجتهم الى البانها فيستنقصون جميع ما فى ضروعها لانهم قد همّوا بفصال الاولاد فلو يتركون فى الضروع لها شيئاً[f] لتسئلوا عن الامهات وتنال من المرعى، واذا سقطت النثرة جرى الماء فى العود وصلح تحويل الفسيل وفى نوءها غاية شدّة للحر وفيه سموم ضارّة حتى قيل ان فى نوءها كلّ يوم يظهر آفة تفسد شيئاً من الزرع والثمار ورقيب النثرة سعد الذابح،

الطَّرْفُ هو طرف الاسد وهما كوكبان صغيران بين يدى الجبهة مثل الفرقدين بل دونهما فى الضوء فيهما بعض العوج وهذه صورته + + وطلوعه لليلة تخلوا من اب وسقوطه لليلة تبقى من كانون الاخر ويقول الساجع اذا طلعت الطرفة كبرت للحرفة وكثرت الطُّرْفة وهانت للضيف الكلفة يريد ان حرفة الشمس ينكدر فى وقت طلوعه ويكثر طرف الثمار فعند ذلك تطاف اهل مصر وفى نوءه بوارح وسموم وفيه يوكل الرُّطب ويقطف العنب ورقيب الطرف سعد بلع،

الجَبْهَةُ جبهة الاسد وهى اربعة كواكب فيها عوج بين كلّ كوكبين فى راى العين قيد سوط وهى معترضة للجنوب الى الشمال والجنوبى منها تسمّيه المنجّمون

d) *a* بعسه, *b* نعسه, *c* نعثة, *f* بعشة, *g* نعسه corrigirt بشعة e) *b* لطلحه, *c.g* لطخه f) *c* لان الاولاد حينيذ ترعى

قلب الاسد وهذه صورتها + ⁑ + وطلوعهـا لاربع عشرة ليلة تمضى من اب مع طلوع سُهَيل وسقوطها لاثنتى عشرة ليلة تخلوا من شبـاط وعند سقوطهـا ينكسر حدّ الشتاء وتوجد الكماة بنجد ويورق الشجر وتهبّ الرياح اللواقح وهو الزمن الذى فيه ينتجون ويولدون وتقول العرب لو لا طلوع الجبهة ما كان للعرب رفهة ونوءها محمود يقال ما امتلأ واد من نوء الجبهة ماء الّا امتلا عشباً، وسهيل يطلع بالحجاز مع طلوع الجبهة ومع طلوعهما يصير البسر رُطَباً والفصيخ يتّخذ من البسر وعند طلوع سهيل يفسد يقولون بال فيه سهيل وفى نوءهـا ينكسر البرد ويكثر الرطب ويسقط الطلّ ورقيب الجبهة سعد السعود،

الزُّبْرَةُ هى زبرة الاسد اى كاهله وهى كوكبان نيران بينهما قيد سوط ويسميان §الخُرْتان ويقال زبرته شعره الذى يزبئرّ عند الغضب واحد هذين الكوكبين انور من الاخر وفيهما قليل عوج وهذه صورتها ⁑ وطلوعها لاربع وعشرين ليلة تخلوا من اب وسقوطها لخمس وعشرين ليلة تخلوا من شباط ويكون فى نوءها مطر شديد فان اخلف فقر وعند طلوع الزبرة يرى سهيل بالعراق ويبرد الليل مع السموم بالنهار ورقيب الزبرة سعد الاخبية،

الصَّرْفَةُ هى كوكب واحد على اثر الزبرة ازهر مضى جدًّا عنده كواكـب صغار طمس يزعمون انه قنب الاسد وهذه صورته + وسمّى صرفة لانصراف الحرّ والبرد عند طلوعه وسقوطه فطلوعه لتسع ليال تخلوا من ايلول وسقوطه لتسع ليال تخلوا من اذار ومع طلوعهـا يزيد النيل وايام العجوز فى نوءهـا والعرب تزعم ان الصبى اذا فطم بنوء الصرفة لم يكد يطلب اللبن وقال الساجع اذا طلعت الصرفة احتـال كلّ ذى حرفة وحفر كلّ ذى نطفة يعنى يعدل عـن الضراب لظهور الحمل فى الاناث، وفى نوءهـا مطر ورياح وبرد بالليل مع اختلاف الرياح ويانى المطر الوسمى ورقيب الصرفة فرغ الدلو المقدم،

العَوّاء هى اربعة انجم على اثر الصرفة تشبه الفـاً مردودة الاسفل بالخطّ الكوفى وهذه صورتهـا ⁑ وهم يجعلونها كلاباً تتبع الاسد وقال قوم هى وركا الاسـد وطلوعها لاثنتين وعشرين ليلة تخلوا من ايلول وسقوطها لاثنتين وعشرين ليلة تخلوا من اذار ونوءها يسير وقال الساجع اذا طلعت العوا طاب الهوا وكـره الغوا وشنن السقا وضرب الخبا قوله كره الغوا اى النوم فى الصحارى للبرد وشنن السقا اى يبس لانهم قد اقلّوا اسقاء المـاء فيه وفى نوءه يستوى الليل

---

§) *b.c.f* الخراتين, *g* الجرتان, *a* am Rande وهى خرتان بضم الخاء واسكان الراء تثنية خرت الذى ثقب الابرة، من تحفة الراغب

والنهار وياخذ الليل فى الزيادة والنهار فى النقصان وهو ابتداء الخريف ورقيب العواء فرغ الدلو المؤخّر،

السِماكُ هو السماك الاعزل وامّا السماك الرامح فلا ينزله القمر وهو كوكب ازهر وانّما سمّى اعزل لان الرامح عنده كوكب يقال له راية السماك وامّا الاعزل فلا شىء عنده والاعزل هو الذى لا سلاح معه والعرب يجعلون السماكين ساقى الاسد والسماك الاعزل حدّ ما بين الكواكب اليمانية والكواكب الشامية فما كان من الكواكب اسفل من مطلعه فهو من اليمانية لان ذلك النصف من الفلك فى شقّ الجنوب وهو شقّ اليمن وما كان منها فوق السماك فهو من الشامية لان ذلك النصف من الفلك فى شقّ الجنوب وهو شق الشام وانّما جعل السماك حدًّا لقربه من خط الاستواء، وطلوع السماك الاعزل لخمس ليال مضين من تشرين الاول وسقوطه لاربع ليال تخلوا من نيسان ونوءه غزير قلّ ما يخلف مطره ومطره يصل الخطايط والخطيطة عندهم ارض غير ممطرة بين ارضين ممطورتين الّا انه مذموم لانه ينبت النشر والنشر نبت فى اصول كلا قد هاج اذا رعته الابل مرضت قال شاعرهم ؛ ليت السماك ونوءه لم يخلقا ؛ يقول ساجع العرب اذا طلع السماك ؛ ذهبت العكاك ؛ وقلّ على الماء اللكاك ؛ العكاك الحرّ واللكاك الزحام يعنى لا تبقا الزحمة على الماء لقلّة شرب الابل فى ذلك الوقت، وفى نوءه صرام النخل وقطع العشب ويانى المطر الولى ورقيب السماك بطن الحوت، وهذا آخر المنازل الشامية وامّا المنازل اليمانية فاوّلها

الغَفْرُ وهو ثلاثة كواكب خفية وهذه صورتها + + + وانّما سُمّى غفر لان عند طلوعه تستتر نضارة الارض وزينتها وطلوعه لثمان عشرة ليلة تخلوا من تشرين الاول وسقوطه لستّ عشرة ليلة تخلوا من نيسان قال ساجع العرب اذا طلع الغفر اقشعرّ السفر ويزيل النضر، السفر المسافرون يعنى يصيبهم البرد وقوله يزيل النضر يريد ذهاب النضارة عن الارض والشجر، وقالوا ايضا شرّ النتاج ما نتج بعد سقوط الغفر لان الحرّ حينئذ يستدبر ويحجل الشتاء، وفى نوءه يجزّ النخل ويقطع القصب الفارسى ومطره ينبت الكماة ورقيب الغفر الشرطان،

الزُبانَا هى زبانا العقرب اى قرناها وهما كوكبان مفترقان بينهما فى راى العين مقدار خمسة اذرع وهذه صورتهما + + وطلوع الزبانا آخر ليلة من تشرين الاول وسقوطها لليلة تبقى من نيسان والعرب تصف نوءها بهبوب البوارح وهى الشمال الشديدة الهبوب وتكون فى الصيف حارّة، ويقول ساجع العرب اذا طلعت الزبانا فاجمع لاهلك ولا تتوانى يريد ان البرد قد هجم فيشتغل

صاحب العيال بتهيئ اسبابهم من البرد ومنهم من يقول طلوع الزبانا يحدث لصاحب الماشية هوانا ويقول كان وكانا يريد ان صاحب الماشية يبذل نفسه فى تتبّع مصالحها ويكثر الحديث والقول، وفى نوءه يدخل الناس بيوتهم فى اقليم بابل ويشتدّ البرد ومطره ينبت الكماة ورقيب الزبانا البطين،

الاكْليلُ هو راس العقرب ثلاثة كواكب زهرة مصطفة معترضة وهذه صورته ⁺⁺₊ وطُلُوع الاكليل لثلاث عشرة ليلة تخلوا من تشرين الاخر وسقوطه لثلاث عشرة ليلة تخلوا من ايار ويقول ساجع العرب اذا طلع الاكليل هاجت الفحول وشمرت الذيول وتخرّقت السيول واذا سقط غارت مياه الارض فلا تزال تغور الى سقوط بطن الحوت وذلك لخمس مضين من تشرين الاول، وفى نوءه تكثر الامطار والغيوم ورقيب الاكليل الثريا،

القَلْبُ هو قلب العقرب وهو الكوكب الاحمر وراء الاكليل بين كوكبين يقال لهما النياط ولبيسا على حمرته وهذه صورتها + ⊙ + واول النتاج بالبادية عند طلوع القلب وطلوع النسر النسر الواقع وهما يطلعان معًا فى البرد وذلك لستّ وعشرين تخلوا من تشرين الاخر وسقوطه لستّ وعشرين تخلوا من ايار وما نتج فى هذا الوقت كان سىّء الغذاء لشدّة البرد وقلّة اللبن والنبت، وقال الساجع اذا طلع القلب جاء الشتاء كالكلب وترى اهل البوادى فى كرب والعرب تسمّى القلب والنسر الواقع الهَرّارَيْن لهرير الشتاء عند طلوعهما ونوء القلب غير محمود تتشاءم به العرب ويكرهون السفر اذا كان القمر نازلًا فى العقرب قال الشاعر

فسيروا بقلب العقرب اليوم انه   سواء عليكم بالنحوس والسعد

وفى نوءه يشتدّ البرد وتهبّ الرياح الباردة ويسكن الماء فى عروق الشجر ورقيب القلب الدبران،

الشَّوْلَةُ هى كوكبان متقاربان يكادان يتماسان ذنب العقرب وسميت شولة لارتفاعها يقال شال بذنبه وبعدها ابرة العقرب كانها [h]نطحة غنم وهى تطلع لتسع ليال خلون من كانون الاول وتسقط لتسع تخلوا من حزيران، ويقول ساجع العرب اذا طلعت الشولة اشتدّت على العيال العولة، وفى نوءها يسقط الورق كلّه وتكثر الامطار وتتفرّق الاعراب الذين حضروا المياه ورقيب الشولة الهقعة،

النَّعَايِمُ هى ثمانية كواكب على اثر الشولة اربعة فى المجرّة وهى النعايم

h) a لطحه غيم b ,لطحة c ,لطخه عم

الواردة سمّيت واردة لانهـا شرعت فى المجرة كانهـا تشرب. واربعة خارجة عن المجرة وهى النعايم الصادرة سمّيت صادرة لانها خارجة عن المجرة كانها شربت ثم صدرت عن الماء وكلّ اربعة منها على تربيع وهذه صورتها ⁘ ⁘ وطلوعها لاثنتين وعشرين ليلة تخلوا من كانون الاول وسقوطهـا لاثنتين وعشرين ليلة تخلوا من حزيران، ويقول الساجع اذا طلعت النعـايم توسّفت البهـايم وتلاقت الرعاء بالنمايم يريد انهم يفرعون من الرعى فيلاقى بعضهم بعضاً باخبـار الناس، ونوءها غير مذكور فيه اول الشتـاء واستواء الليل والنهـار ورقيب النعايم الهنعة،

البَلْدَةُ هى فضاء فى السماء لا كوكب بهـا بين النعايم وبين سعد الذابح ليس فيه الاّ نجم واحد خامد لا يكاد يرى وسمّيت بلدة الثعلب شبهوها ببقعة ربض بها ثعلب ثم يضرب بذنبه فتنفرق عنه الكواكب وربّما عدل القمر عنها فينزل بالقلادة وهى ستّة كواكب مستديرة صغـار خفية تشبه القوس وسمّاها بعض العرب القوس وتسمّى ايضا الادحى وحبال القوس كوكب يقل له سهم الرامى واياه عنى الحصين حيث يقول «امامها رامٍ اذا غرق ذا فوق نزع» وهى امام سعد الذابح وهذه صورة القوس ⁺⁺⁺⁺ وطلوع البلدة لاربع ليـال خلون من كانون الاخر وسقوطها لاربع ليال مضين من تموز ويقول ساجع العرب اذا طلعت البلدة حممت الجعدة واكلت القشدة، الجعدة نبت يـريـد اذا طلعت البلدة اخضرت الارض بها تقول حمّ وجه الغلام اذا هلّ والقشدة ما خلص عن السمن من الزبدة فى اسفل القدر يقول يكثر فى ذلك الوقـت اكل الزبدة، وفى نوءهـا يجمد المـاء ويشتدّ كَلَبُ الشتـاء وتنقى البساتين من الاغدال والحشيش وتكرب الكروم ورقيب البلدة الذراع،

سَعْدُ الذّابِح هو كوكبان غير نيرين بينهما فى راى العين قدر ذراع واحدهما مرتفع فى الشمال والاخر هابط فى الجنوب وبقرب الاعلى منهمـا كوكب صغير كان بلزق به تقول العرب هو شاته الله يذبحها وهذه صورته ⁺⁺ وطلوعه لسبع عشرة ليلة تخلوا من كانون الاخر وسقوطه لسبع عشرة تمضى من تموز ويقـول ساجع العرب اذا طلع سعد الذابح حمى اهله النابح ويصبح السـارح يريد ان الكلب لا يفارق اصحابه لشدّة البرد وبصبح السارح لقصر النهار، وفى نوءه يصعد المـاء الى فروع الشاجر ويفرك الجوز واللوز ويرجى المطر ورقيب سعـد الذابح النثرة،

سَعْدُ بُلَعَ هما نجمان مستويان فى المجرى احدهما خفى ويسمّى الاكبر بالعـا

كانه بلع الاخر الخفى واخذ ضوءه وهذه صورته + + وطلوعه لليلة تبقى من كانون الاخر وسقوطه لليلة تمضى من اب ويقول ساجع العرب اذا طلع سعد بلع اقتحم الربع ولحق الهبع وصيد المرع وصار فى الارض لمع، الربع ما نتج فى اول النتاج يعنى يقوى فيسرع فى مشيه ولا يضبط والهبع ما يلحقه فى النتاج يريد انه ايضا يقوى والمرع نوع من الطير عندهم يوجد فى هذا الوقت وصار فى الارض لمع من الكلاء، وفى نوءه يكثر المطر وتنقّ الضفادع وتتزاوج العصافير وبيبيض الهدهد ويهبّ الجنوب ويقل اللبن ورقيب سعد بلع الطرف،

سَعْدُ السُّعُود هو ثلاثة كواكب احدها نير والاخران دونه وهذه صورته + + + والعرب تتيمّن به فلذلك سمى بهذا الاسم وطلوعه لاثنتى عشرة ليلة تمضى من شباط وسقوطه لاربع عشرة ليلة تمضى من اب ويقول الساجع اذا طلع سعد السعود نظر العود ولانت الجلود وكره فى الشمس القعود قولهم نظر العود اى يجرى الماء فيه فيصير ناظراً وتلين الجلود بذهاب يبس الشتاء، ونوءه محمود ولذلك قال شاعرهم

بنجمك سعد السعود طبقت ارضى غيثاً درورا

وفى نوءه يتحرك اول العشب ويصوت الطير وتهيج السنانير وتورق الشجر وتاتى الخطاطيف وتصيب الابل والبقر مرعاها ويدرك الورد وساير الرياحين ورقيب سعد السعود الجبهة،

سَعْدُ الأَخْبِيَة هو اربعة كواكب متقاربة واحد منها فى وسطها وهى تمثل برجل بَطّة اثنان منها على الطول واثنان على العرض وهذه صورته + + + + يقال ان السعد منها واحد وهو انورها والثلاثة اخبيته وقيل انما سمى سعد الاخبية لانه يطلع قبل الدفاء فيخرج من الهوام ما كان مختبياً وهذا التاويل عجيب دلّ عليه قول الشاعر

قد جاء سعد موعداً بشرّه مخبرة جنوده بحرّه

جنوده الهوام، وطلوعه لخمس وعشرين ليلة تخلوا من شباط وسقوطه لاربع ليال تبقى من اب يقول ساجع العرب اذا طلع سعد الاخبية دهنت الاسقية ونزلت الاحوية وتجاورت الابنية، وانما تدهن الاسقية لانها فى الشتاء ييبست وشنّت فتدهن فى هذا الوقت لاجل الحاجة اليها والاحوية جمع حواء وهى جماعات بيوت الناس اى ينتقلون عن مشتاهم، ونوءه ليس بمحمود وفيه يكثر المطر جدًّا ويقطع الكرم ورقيب سعد الاخبية الزبرة،

الفَرْغُ الأَوَّل هو فرغ الدلو المقدم والدلو اربعة كواكب واسعة مربعة فاثنان

منها هو الفرغ الاول واثنان منها هو الفرغ المؤخر وفرغ الدلو هو مصبّ الماء بين العرقوتين وهذه صورتهما + + وطلوع الفرغ الاول لتسع ليال خلون من اذار وسقوطه لتسع ليال مضين من ايلول وقال ساجع العرب اذا طلع الدلو هبت الجرو وانسل العفو وطلب اللهو الخلو يريد بقوله هبت الجرو ان الرطب يجرّ والعفو ولد الحمار اى سقط وبره واللهو النكاح والزوجة ايضا لقوله تعالى لو اردنا ان نتّخذ لهوًا وانّما يطلب الخلو التزويج فى هذا الوقت لانه خرج عن ضيق الشتاء وامكنه التصرّف وابتغاء الرزق، ونوءه نوء محمود فيه تسقط الجمرة الثالثة وينعقد اللوز والتفاح والمشمش بالجروم وبرده يهلك الثمار ورقيب الفرغ الاول الصرفة،

الفَرْغُ الثّانى قد وصف فى الفرغ الاول وطلوعه لاثنتين وعشرين ليلة تخلوا من اذار وسقوطه لاثنتين وعشرين ليلة تمضى من ايلول ونوءه محمود غزير وطلوع الفرغين وغروبهما يكون فى اقبال البرد وادباره وعند سقوط الفرغ المؤخّر تجتزّ النخل بالحجاز وتهامة وكلّ غور ويشتار العسل وهذه صورته + + وفى نوءه آخر امطار الشتاء وفيه يكثر العشب ويدرك النبق والباقلى ويسوى الليل والنهار ورقيب الفرغ الثانى العوا،

بَطْنُ الحُوت هى كواكب كثيرة مثل خلقة السمكة وتسمى الرشاء ايضا وهى كواكب معترضة ذنبها فى اليمن وراسها نحو الشام لها صفّان مقدم نحو المغرب ومؤخر نحو المشرق مع الصف المقدم نجم هو اضوءها ومع الصفّ المؤخر نجم فى وسطه مضىّ كبير وهو الذى عليه الحساب وهذه صورته ++++++++++++ وطلوعه لاربع ليال تخلوا من نيسان وسقوطه لخمس تمضى من تشرين الاول وعند سقوطه ينتهى غور المياه ويطلع بعد طلوعه الشرطان ويعود الامر الى ما كان عليه فى السنة الاولى، ويقول الساجع اذا طلعت السمكة امكنت الحركة وتعلّقت الحسكة ونصبت الشبكة وطاب الزمان للنسكة قوله تعلّقت الحسكة يعنى شوك السعدان فانه اشدّ واقوى تعلّقًا بالثوب ونصبت الشبكة للطير لانها حينئذ تسقط فى الرياض وطاب الزمان للنّسّاك المقلّين فلا يتاذّون بحرّ ولا ببرد، ورقيب بطن الحوت السماك وفى نوءه يغور المطر قلّ ما يخلف وهو اوان حصاد الشعير بالجروم،

قال ابو اسحق الزجّاجى ان السنة اربعة اجزاء كلّ جزء منها سبعة انواء كلّ نوء منها ثلاثة عشر يومًا وزادوا فيها يومًا لتتمّ السنة ثلثماية وخمسة وستّين يومًا وهو مقدار قطع الشمس فلك البروج، والنوء قد ذكرنا انه طلوع كوكب

فى المشرق عدوه وسقوط رقيبه بالمغرب ٭
النظر العاشر فى فلك البروج، واعلم انه ليس فلكاً كساير الافلاك بل هو امر موهوم وذلك انهم ذهبوا الى ان لكلّ كوكب من الكواكب كرة تخصّه وان لكل كرة حركة تخصّها وان الكواكب مركوزة فى جرم الفلك كنقطة وان كلّ كرة تتحرّك على قطبين فان النقطة التى عليها ترسم دايرة موهومة على سطح الكرة فاذا تحرّك فلك الشمس من المشرق الى المغرب كانت حركته قسرية وامّا حركة فلك الشمس المختصّة به من المغرب الى المشرق فاذا تمّت دورته حدث من حركة مركز الشمس دايرة عظيمة فى فلك الشمس وتتوهّم هذه الدايرة قاطعة للعالم فتحدث فى سطح الفلك الاعلى دايرة عظيمة مركزها مركز العالم وهى الدايرة التى تسمّى فلك البروج، ثم ان الدايرة التى هى اعظم الدواير التى تمرّ بمركز العالم وتقطع العالم بنصفين وقطباها قطبا العالم اللذان سُمّيا الشمالى والجنوبى تسمّى دايرة معدل النهار فيقال دايرة فلك البروج تقطع دايرة معدل النهار بنصفين على نقطتين متقابلتين تسمّى احداهما نقطة الاعتدال الربيعى والاخرى نقطة الاعتدال الخريفى، ثم تتوهّم دايرة اخرى تمرّ بنقطتى معدل النهار وهما قطبا العالم ونقطتى فلك البروج فتقطع دايرة فلك البروج على نقطتين متقابلتين احداهما ممّا يلى الشمال والاخرى ممّا يلى الجنوب امّا الشمالية فتسمّى نقطة الانقلاب الصيفى وامّا الجنوبية فتسمّى نقطة الانقلاب الشتوى فهاتان الدايرتان تقسمان فلك البروج باربعة اقسام متساوية امّا الربع الذى بين نقطة الاعتدال الربيعى وبين الانقلاب الصيفى فهو الذى يحدّ به زمان الربيع لان الشمس ما دامت بحركة فلكها الخاصّ مسامتة لهذه القوس يسمّى ذلك الزمان ربيعاً وامّا الربع الذى بين نقطة الانقلاب الصيفى وبين نقطة الاعتدال الخريفى فهو الذى يحدّ به زمان الصيف لان الشمس ما دامت مسامتة لهذه القوس يسمّى ذلك الزمان صيفاً وامّا الربع الذى بين نقطة الاعتدال الخريفى ونقطة الانقلاب الشتوى فهو الذى يحدّ به زمان الخريف لان الشمس ما دامت مسامتة لهذه القوس يسمّى ذلك الزمان خريفاً وامّا الربع الذى بين نقطة الانقلاب الشتوى وبين نقطة الاعتدال الربيعى فهو الذى يحدّ به زمان الشتاء لان الشمس ما دامت مسامتة لهذه القوس يسمّى ذلك الزمان شتاء، وتتوهّم ايضا دايرتان عظيمتان تخرجان من قطبى دايرة البروج فتقطعان الربع الربيعى بثلثة اقسام متساوية وتقطعان ايضا الربع الخريفى المقابل لهذا الربع بثلثة اقسام ايضا وتتوهّم ايضا

دايرتان اخريان تخرجان من قطبى دايرة البروج وتقطعان الربع الصيفى والربع الشتوى المقابل له كلّ واحد منهما بثلثة متساوية فتصير جملة الدواير الخارجة من قطبى دايرة البروج ستّ فاذا توهّمنا ستّ دواير قاطعة للعالم تمرّ بقطبى الدايرة بنقطتين متقابلتين اقتسم كلّ واحد من الافلاك التسعة باثنى عشر قسماً يسمّى كلّ قسم منها برجاً وكلّ قسم منها مقسوم بثلاثين قسماً يسمّى كلّ قسم درجة فالدواير بجملتها ثلثماية وستّون درجة ثمّ قسموا فلك الثوابت بهذه الدواير الستّ اثنى عشر قسماً فى كلّ قسم كواكب متشكّلة باشكال مختلفة ففى احد هذه الاقسام كواكب متشكّلة بشكل يشبه صورة الحمل فسمّى ذلك القسم برج الحمل ثمّ تلى هذه القطعة من فلك الثوابت قطعة عليها كواكب متشكّلة بصورة شبيهة بالثور فسمّى هذا القسم برج الثور وهكذا الى اخر الاقسام فاذا قيل ان الكواكب فى البرج الفلانى معناه انا اذا توهّمنا خطّا مستقيماً يخرج من مركز العالم وينتهى الى مركز الكوكب والى الفلك الاعلى فلا بدّ من انتهائه الى نقطة من دايرة فلك البروج فتلك النقطة هى التى يقولون ان الكوكب نازل فيها فى ذلك الوقت من البرج والدرج، وذكر بطليموس ان دايرة البروج اربعماية وستّة وثمانون الف الف ميل ومايتان وتسعة وخمسون الفا وسبعماية واحد وعشرون ميلاً وسبع ميل وطول كلّ برج تسعة وثلثون الف الف ميل وثلاثماية وثمانية وثمانون الفا وثلاثماية وعشرة اميال ونصف وسدس ميل وعرض كلّ برج الف الف وثلاثماية واثنان وعشرون الفا وتسعماية وثلثة واربعون ميلاً وثلث ميل والله اعلم ☆

النظر الحادى عشر فى فلك الافلاك، انّما سمّى بهذا الاسم لاحاطته بجميع الافلاك وتحريكه كلّها ويقال له ايضا الفلك الاعظم لانه اكبر الافلاك ويقال له ايضا الفلك الاطلس لانهم لم يعرفوا له كوكباً وحركة هذا الفلك من المشرق الى المغرب على قطبين ثابتين يقال لاحدهما القطب الشمالى وللاخر القطب الجنوبى ويتمّ دورته فى اربع وعشرين ساعة وبحركته تتحرّك الافلاك كلّها مع كواكبها وحركته اسرع من كلّ شىء شاهده الانسان حتى صحّ فى الهندسة ان الشمس تتحرّك بحركتها القسرية وهى حركة الفلك الاعظم فى مقدار ما يرفع الانسان قدمه للتخطّو الى ان يضعها ثمانماية فرسخ ويشهد بصحّة هذا ما روى عن رسول الله صلعم انه سال جبريل عم عن دخول وقت الصلاة فقال لا نعم فسأله النبى صلعم عن قوله لا نعم فقال من وقت قلت لا الى ان

قلت نعم مرّت الشمس خمسماية فرسخ، وبحركة هذا الفلك يتكوّن الليل والنهار فاذا طلعت الشمس بدوران هذا الفلك على جانب من الارض اضاء هواءها واشرق سطحها وتحرّكت حيوانها وربت نباتها وفاح نسيمها واذا غابت بدوران هذا الفلك على جانب من الارض اظلم هواءها واسود وجهها وسكنت حيوانها وذبلت نباتها واذا تامّل المتفكّر هذا العالم يرى هذا الفلك كمَنْ له دايرتان يريح احداهما ويستعمل الاخرى على الدوام فما دامت هذه الحركة محفوظة فى هذا الفلك فهذه الحالة موجودة فى الحيوانات والنبات وهى من اعظم نعم الله تعالى على خلقه واليها اشار بقوله تعالى ومن رحمته جعل لكم الليل والنهار لتسكنوا فيه ولتبتغوا من فضله ولعلّكم تشركون، فاذا سكنت تلك الحركة بطل هذا النظام والترتيب ولا بُدّ من وقوعه لان قوله صدق ووعده حق وقد قال تعالى يوم نطوى السماء كطىّ السجلّ للكتب كما بدانا اول خلق نعيده وعدًا علينا انا كنّا فاعلين، والحكماء يسمّون هذا الفلك محدّدًا لاعتقادهم ان ليس وراءه خلاء ولا ملاء وقال افضل المتاخرين ابو عبد الله محمد بن عمر الرازى بعد ما اظهر فساد قولهم فى كونه محدّدًا من اراد ان يكتال مملكة البارى تعالى بمكيال العقل فقد ضلّ ضلالاً بعيدًا، ولقد احبّ بعض الاسلاميين التوفيق بين الايات والاخبار وقول الحكماء فزعم ان الكرسى هو الفلك الثامن الذى ذكرنا سعته وعجايبه والعرش هو الفلك التاسع الذى هو اعظم الافلاك والله اعلم بصحّة هذا القول وفساده ولا شكّ فى وجود العرش والكرسى لنصوص الايات، وقد روى ابو الدرداء عن رسول الله صلعم انه قال ما السموات السبع فى الكرسى الّا كحلقة ملقاة فى فلاة وفضل العرش على الكرسى كفضل الفلاة على تلك الحلقة وامّا العرش فانه مخلوق عظيم من مخلوقات الله تعالى قبلة لاهل السموات كما ان الكعبة قبلة لاهل الارض، جاء فى الحديث ان ميكائيل استاذن ربّه ان يطوف بالعرش فاذن له وسار حتى ضعف فسال الله تعالى ان يقويه فقواه ثم سار حتى ضعف فسال الله ان يقويه فقواه حتى سار اثنى عشر الف سنة ولم يقطع قايمة من قوايم العرش، وقال جعفر الصادق عليه السلام ما من مومن الّا وله مثال فى العرش فاذا اشتغل المومن بالركوع والسجود اشتغل مثاله مثل ذلك فعند ذلك تراه الملائكة فيصلون عليه ويستغفرون له واذا اشتغل العبد بمعصية ارخى الله تعالى على مثاله سترًا لئلا تطلع الملائكة عليها وهذا تاويل قوله صلعم يا من اظهر الجميل وستر القبيح ۞

النظر الثانى عشر فى سكّان السموات وهم الملائكة، زعموا ان الملك جوهر بسيط ذو حياة ونطق وعقل والاختلاف بين الملايكة والجنّ والشياطين بالحقايق كالاختلاف بين الانواع وذهب بعضهم الى ان الاختلاف بينهم بالاعراض كالاختلاف بين الكامل والناقص وبين الخير والشرّ، واعلم ان الملايكة جواهر مقدسة عن ظلمة الشهوة وكدورة الغضب لا يعصون الله ما امرهم ويفعلون ما يومرون طعامهم التسبيح وشرابهم التقديس وانسهم بذكر الله تعالى وفرجهم بعبادته، خلقهم الله تعالى على صور مختلفة واقدار متفاوتة لاصلاح مصنوعاته واسكان سمواته قال صلعم اطّت السماء وحُقّ لها ان تئطّ ما فيها قدر شبر الّا وعليه ملك راكع او ساجد، وقال بعض الحكماء ان لم يكن فى فضاء الافلاك وسعة السموات خلايق فكيف يليق بحكمة البارى تعالى تركها فارغة خاوية مع شرف جوهرها وانه لم يترك قعر البحار المالحة المظلمة فارغًا حتى خلق فيه اجناس الحيوانات وغيرها ولم يترك جوّ الهواء الرقيق حتى خلق له انواع الطير تسبح فيها كما تسبح السمك فى الماء ولم يترك البرارى اليابسة والاجام الوحلة والجبال الراسية الصلبة حتى خلق فيه اجناس السباع والوحوش ولم يترك ظلمات التراب حتى خلق فيها اجناس الهوامّ والحشرات، وقال بعضهم اجناس حيوانات ما دون الافلاك انّما هى امثلة لصور خلايق الافلاك كما ان النفوس والصور على الحيطان امثلة لصور الحيوانات اللحمية،

امّا اصناف الملائكة فلا يعرفهم غير خالقهم كما قال تعالى وما يعلم جنود ربّك الّا هو غير ان صاحب الشرع اخبر ببعضهم وبحسب وقوع الحوادث اهتدى العقل الى بعضهم حتى قيل ما من ذرّة من ذرّات العالم الّا وقد وُكل بها ملك او ملايكة وما من قطرة الّا ومعها ملك ينزل بها من السحاب ويدعها فى المكان الذى قدر الله تعالى، واذا كان هذا حال الذرّات والقطرات فما ظنّك بالافلاك والكواكب والهوآء والغيوم والرياح والامطار والجبال القفار والبحار والعيون والانهار والمعادن والنبات والحيوان فبالملايكة صلاح العالم وتمام الموجودات وكمال الاشياء بتقدير العزيز العليم الذى لا يعزب عن علمه مثقال ذرّة فى الارض ولا فى السماء ولا مجال للفكر فى امر الملايكة الّا بالطريقين المذكورين ولنذكر بعض من اخبر بهم صاحب الشريعة صلعم وهم الملايكة المقربون فمنهم حملة العرش صلوات الله عليهم هم اعزّ الملايكة واكرمهم على الله تعالى يتقرّب اليهم ساير الملايكة ويسلمون عليهم بالغدو والرواح لمكانتهم عند الله تعالى وهم يسبحون بحمد ربّهم ويومنون به ويستغفرون للذين امنوا، جاء فى الخبر ان

حملة العرش منهم من هو على صورة البشر ومنهم من هو على صورة الثيران ومنهم من هو على صورة النسر ومنهم من هو على صورة الاسد، ولمّا سمع النبى صلعم قول أُمَيَّة بن ابى الصلت تعجب منه من حيث انه جمعهم فى بيت وكان جاهليًّا وبيته هذا

رجل وثور تحت يمنى رجله والنسر لليُسرى وليث ملبد،

وعن ابن عبّاس رضه خلق الله حملة العرش وهم اليوم اربعة فاذا كان يوم القيمة ايّدهم الله تعالى باربعة اخر فذلك قوله تعالى ويحمل عرش ربّك فوقهم يومئذ ثمانية وهم فى عظم لا يوصف منهم من هو على صورة بنى آدم يشفع لبنى آدم فى ارزاقهم ومنهم من هو على صورة الثيران يشفع للبهايم فى ارزاقها ومنهم من هو على صورة النسر يشفع للطيور فى ارزاقها ومنهم من هو على صورة الاسد يشفع للسباع فى ارزاقهم، وقال وهب بن منبّه رضه للعرش ملايكة قيام على اقدامهم يحملون العرش على كواهلهم وانهم ليصعقون احياناً حتى ما يحمل العرش الّا عظمة الله تعالى،

ومنهم الملك الذى يسمّى الروح وهو ملك يقوم صفًّا والملايكة كلّهم صفًّا وذلك لكرامته عند الله تعالى وعظمته وانّما سمّى روحاً لان كل نفس من انفاسه تصير روحاً لحيوان وذكروا ان هذا ملك وكله الله تعالى بادارة الافلاك وحركات الكواكب وبما تحت فلك القمر من العناصر والمولدات من المعادن والنبات والحيوان وهو اكبر من الفلك واقوى منه واعظم واشرف واعلى من الخلايق الجسمانيات وهو قادر على تسكين الافلاك كما هو قادر على تحريكها باذن الله تعالى،

ومنهم اسرافيل عليه السلام هو مبلغ الاوامر ونافخ الارواح فى الاجساد قال صلعم كيف انعم وصاحب القرن قد التقم القرن واصغى بالاذن حتى يومر فينفخ، قال مقاتل القرن الصور وذلك ان اسرافيل واضع فاه على القرن وهو كهيئة البوق ودايرة راس البوق كعرض السموات والارض وهو شاخص ببصره نحو العرش ينتظر متى يومر فينفخ فاذا نفخ صعق من فى السموات ومن فى الارض الّا من شاء الله تعالى، قالت عايشة رضها قلت لكعب الاحبار سمعت رسول الله صلعم يقول يا ربّ جبريل وميكائيل واسرافيل امّا جبريل وميكائيل فسمعت بهما فى القران وامّا اسرافيل فاخبرنى عنه فقال كعب انه ملك عظيم الشان له اربعة اجنحة احدها سدّ به المشرق والاخر سدّ به المغرب والثالث تسربل به من السماء الى الارض والرابع التثم به من عظمة الله تعالى قدما

تحت الارض السابعة وراسه انتهى الى اركان قوايم العرش وبين عينيه لوح من جوهر فاذا اراد الله تعالى ان يحدث فى عباده امراً امر القلم ان يخطّ فى اللوح ثم ادنى اللوح الى اسرافيل فيكون بين عينيه ثم هو ينتهى الى ميكائيل عم وله اعوان فى جميع العالم حتى على الاركان والمولدات ينفخون ارواحها فيها فتصير معدناً ونباتاً وحيواناً وهى القوى الله بها صلاحها وحياتها وببطلانها فسادها وفناءها٠

ومنهم جبريل عليه السلام هو امين الوحى وخازن القدس ويقال له ايضا الروح الامين وروح القدس والناموس الاكبر وطاوس الملايكة٠ جاء فى الخبر ان الله تعالى اذا تكلّم بالوحى سمع اهل السماء صلصلة كجرّ السلسلة على الصفاء فيصعقون ولا يزالون كذلك حتى تاتيهم جبريل فاذا جاءهم فُزّع عن قلوبهم فيقولون ما ذا قال ربّك فيقول الحقّ فينادون الحقّ الحقّ٠ وجاء فى الخبر ايضا ان النبى صلعم قال لجبريل انى احبّ ان اراك على صورتك الله هى صورتك فقال انك لا تطيق ذلك فقال النبى صلعم بلى ارنى فواعده بالبقيع فى ليلة مقمرة فاتاه فنظر النبى عم فاذا هو قد سدّ الافاق فوقع مغشيّا عليه فلمّا افاق عاد جبريل الى صورته الاولى فقال صلعم ما ظننت ان احداً من خلق الله تعالى هكذا فقال له جبريل عم كيف لو رايت اسرافيل وان العرش لعلى كاهله وان رجليه قد مرقت تخوم الارض السفلى وانه ليتصاغر من عظمة الله تعالى حتى يصير كالوضع وهو العصفور الصغير٠ وقال كعب الاحبار رضه ان جبريل عم من افضل الملايكة له ستّ اجنحة فى كلّ واحد ماية جناح وله وراء ذلك جناحان لا ينشرهما الّا عند هلاك القرى ولمّا نزل على رسول الله صلعم انه لقول رسول كريم ذى قوّة ساله رسول الله عن قوّته فقال رفعت قرى قوم لوط بجناحى وصعدت بها حتى سمع اهل السماء صياح ديكهم ثم قلبتها واعوانه موكلون على جميع العالم من شانهم احداث القوى الغضبية والحمية لدفع الشرّ والاذى٠

ومنهم ميكاييل عليه السلام وهو موكل بالارزاق للاجساد والحكمة والمعرفة للنفوس قال كعب الاحبار رضه فى السماء السابعة البحر المسجور وفيه من الملايكة ما شاء الله وميكائيل قائم على البحر المسجور لا يعرف وصفه وعدد اجنحته الّا الله تعالى وهو انه فتح فاه لم تكن السموات فى فيه الّا كخردلة فى بحر ولو اشرف على اهل السموات والارضين لاحترقوا من نوره وله اعوان موكلون على جميع العالم من شانهم احداث قوة النهوض فى الاركان والمولدات

وغيرها لله بها الوصول الى الغايات وبلوغ الكمال فى الكاينات والله الموفق ،
ومنهم عزرائيل عليه السلام هو مسكن الحركات ومفرق الارواح عن الاجساد
قال كعب الاحبار رضه عزرائيل فى سماء الدنيا وخلق الله تعالى رجليه فى
تخوم الارضين وراسه فى السماء العليا ووجهه مقابل اللوح المحفوظ وله اعوان
بعدد من يموت والخلق كلّهم بين عينيه لا يقبض روح مخلوق الّا بعد ان
يستوفى رزقه وينقضى اجله ، وعن أَشْعَث بن اسلم ان ابرهيم عم سال ملك
الموت وقال له ما ذا تصنع اذا كانت نفس بالمشرق ونفس بالمغرب ووقع السوباء
بارض والتقى الزحفان باخرى فقال ادعو الارواح باذن الله فتكون بين اصبعى
هاتين ، وعن وهب بن منبّه ان سليمان بن داود عم تمنّى ان يرى ملك
الموت ليتّخذه صديقًا فلم يشعر سليمان حتى اتاه كانه خرج من تحت سريره
فقال له سليمان من انت فقال ملك الموت فصعق سليمان فلمّا راى ملك
الموت ذلك قال اللهم ان عبدك سليمان تمنّانى وقد نزل به ما ترى اللهم انى
اسالك ان تقويه على رويتى فاوحى الله اليه ان ضع يدك على صدره ففعل
ذلك فافاق سليمان وقال يا ملك الموت انى اراك عظيم الخلق أَوَكُلُّ الملايكة
مثلك فقال والذى بعثك بالحقّ نبيًّا ان رجلى الساعة على منكبى ملك قد
جاوز راسه السموات السبع وارتفع فوق ذلك بمسيرة الف عام ورجلاه قد
جاوزتا الثريّا بمسيرة خمسماية عام وهو فاتح فاه رافع صوته باسط يده فلو اذن
الله ان يطبق شفته العليا والسفلى لاطبق على ما بين السماء والارض فقال
سليمان لقد وصفت امرًا عظيمًا فقال يا نبى الله كيف لو وصفت غيره من
الملايكة فى عظم خلقهم بل كيف لو رايتنى على صورتى لله اقبض بها روح
الكفار فقال سليمان جئتنى زايرًا او قابضًا فقال لا بل زايرًا فصار سليمان
صديقًا لملك الموت وكان ياتيه كل خميس ويقعد الى ان تزول الشمس ، فقال
له سليمان يومًا انى اراك لا تعدل بين الناس تاخذ هذا وتدع هذا فقال
ليس المسؤل اعلم من السايل انّما هى كتب فيها اسماء المقبوضين تلقى ليلة
الصكّ وهى ليلة النصف من شعبان الى السنة القابلة فامّا اهل التوحيد
فاقبض ارواحهم بيمينى فى حريرة بيضاء مغموسة فى المسك وترفع ارواحهم
الى عِلّيين وامّا اهل الكفر فاقبض ارواحهم بشمالى فى سربال من قطران وتنزل
ارواحهم الى سجين وامرهم الى عالم الغيب والشهادة فينبيّهم بما كانوا يعملون ،
وعن الأَعْمَش عن خَيْثَمَة قال دخل ملك الموت على سليمان بن داود عم
فجعل ينظر الى احد من جلسائه ويديم النظر اليه فلمّا خرج ملك الموت قال

الرجل من هذا يا نبيّ الله فقال انه ملك الموت قال رايته ينظر اليّ كانه يريد
بي قال فما ذا تريد قال اريد ان تخلصني منه فتامر الريح ان تحملني الى اقصى
بلاد الهند فقال سليمان للريح ذلك ففعلت فلمّا عاد ملك الموت الى سليمان
قال له رايتك تديم النظر الى احد من جلسائي قال كنتُ اتعجّب منه لاني
أُمرت ان اقبض روحه باقصى الهند في ساعة قريبة ورايته عندك، وقال وهب
ابن منبّه قبض ملك الموت روح جبّار من الجبابرة ثم عرج الى السماء فقالت
له الملايكة لمن كنت اشدّ رحمة ممّن قبضت ارواحهم فقال امرت بقبض روح
امراة في فلاة من الارض فاتيتها وقد ولدت مولوداً فرحمتها لغربتها ورحمت
ولدها لصغره وكونه في فلاة لا معتمد بها فقالت الملايكة للجبّار الذي قبضت
الان روحه هو ذلك المولود الذي رحمته فقال ملك الموت سبحان الله اللطيف
لما يشاء،
ومنهم **الكروبيون** عليهم السلام وهم العاكفون في حضيرة القدس لا التفات
لهم الى غير الله تعالى لاستغراقهم بجمال الحضرة الربوبية وجلالها يسبحون
الليل والنهار لا يفترون، جاء في الخبر ان لله تعالى ارضاً بيضاء مسيرة
الشمس فيها ثلاثون يوماً محشوة خلقاً من خلق الله تعالى لا يعلمون ان
الله تعالى يعصى طرفة عين قالوا يا رسول الله امن ولد آدم هم قال لا يعلمون
ان الله تعالى خلق آدم قيل يا رسول الله اين غفل عنهم ابليس قال لا
يعلمون ان الله تعالى خلق ابليس ثم تلى قوله تعالى ويخلق ما لا تعلمون،
ومنهم **ملايكة السموات السبع** قال كعب الاحبار هولاء ملايكة مداومون
على التسبيح والتهليل في القيام والقعود والركوع والسجود يسبّحون الليل
والنهار لا يفترون حتى تقوم الساعة فاذا قامت الساعة يقولون سبحانك ما
عبدناك حقّ عبادتك، وعن ابن عبّاس رضه انه قال ملايكة سماء الدنيا
على صورة البقر اوقد وكل الله تعالى بهم ملكاً اسمه اسماعيل وملايكة السماء
الثانية على صورة العقاب والملك الموكل بهم اسمه ميخائيل وملايكة السماء
الثالثة على صورة النسر والملك الموكل بهم اسمه صاعديائيل وملايكة السماء
الرابعة على صورة الخيل والملك الموكل بهم اسمه صلصائيل وملايكة السماء
الخامسة على صورة الحور العين والملك الموكل بهم اسمه كلكائيل وملايكة السماء
السادسة على صورة الولدان والملك الموكل بهم اسمه سمحائيل وملايكة السماء
السابعة على صورة بني آدم والملك الموكل بهم اسمه روبائيل، قال وهب وفوق
السموات السبع حجب فيها ملايكة لا يعرف بعضهم بعضاً لكثرة عددهم

يسبّحون الله تعالى بلغات مختلفة كالرعد العاصق والله الموفق،
ومنهم الحفظة عليهم السلام وهم الكرام الكاتبون قال ابن جريج هما ملكان موكلان بابن آدم احدهما عن يمينه والاخر عن يساره وقال بعضهم هم اربعة اثنان بالليل واثنان بالنهار وقال عبد الله بن المبارك هم خمسة اثنان بالليل واثنان بالنهار والخامس لا يفارقه ليلاً ولا نهاراً، وللكفار ايضا حفظة لان اية الحفظة نزلت فى شان الكفار وهى قوله تعالى كلّا بل تكذّبون بالدين وان عليكم لحافظين كراماً كاتبين يعلمون ما تفعلون، وفى الخبر ان الملك ليرفع القلم عن العبد اذا اذنب ستّ ساعات فاذا تاب واستغفر لم يكتبه عليه والّا كتبه وفى رواية اخرى فاذا كتبه عليه وعمل حسنة قال صاحب اليمين لصاحب الشمال وهو امين عليه الق هذه السيّئة حتى القى من حسناته واحدة من تضعيف العشرة وارفع تسع حسنات فيفعله صاحب الشمال،
وعن انس بن مالك قال قال رسول الله صلعم ان الله عزّ وجلّ وكل بعبده ملكين يكتبان عليه فاذا مات قالا يا ربّ قبضت عبدك فلاناً فالى اين نذهب قال الله تعالى سماءى مملوة من ملايكتى يعبدوننى وارضى مملوة من خلقى يطيعوننى اذهبا الى قبر عبدى فسبّحانى وكبّرانى وهلّلانى واكتبا ذلك فى حسنات عبدى الى يوم القيمة،
ومنهم المعقبات وهم الملايكة الذين ينزلون بالبركات ويصعدون بارواح بنى آدم واعمالهم بالليل والنهار قال ارباب المعانى اذا واظب الانسان على الصلوات فى اول اوقاتها فاذا صلّى الفجر اتاه ملايكة النهار ووجدوه مصلّياً وفارقه ملايكة الليل وتركوه مصلّياً وهكذا اذا صلّى المغرب وما بين الصلاتين من الذنوب تكفرها الصلاة واذا كان كذلك فلا يرفعون له غير الحسنات ويحقّق امر هذه الملايكة ما روى عن على رضه قال يقول الله تعالى يا بن آدم ما تنصفنى اتحبّب اليك بالنعم وتتمقّت الىّ بالمعاصى خيرى اليك نازل وشرك الىّ صاعد ولا يزال كريم ياتينى عنك فى كل يوم وليلة بعمل قبيح يا بن آدم لو سمعت وصفك من غيرك وانت لا تعلم من الموصوف لاسرعتَ الى مقته،
ومنهم منكر ونكير وهما ملكان فظّان[1] غليظان يسئلان فى القبر كلّ احد عن ربّه ونبيّه، عن انس بن ملك قال قال رسول الله ان العبد اذا وضع فى قبره وتولّى عنه اصحابه وهو يسمع قرع نعالهم اتاه ملكان فيقعدانه فيقولان له ما كنت تقول فى هذا الرجل اى محمّد فامّا المومن فيقول اشهد انه عبد الله

---

1) *a.b.d* فضان, *f* فطنان

ورسوله فيقال له انظر الى مقعدك من النار قد ابدل بمقعد من الجنّة فيراهما جميعاً واما المنافق والكافر فيقال له ما كنت تقول فى هذا الرجل فيقول لا ادرى كنت اقول ما تقول الناس فيقولان له لا دريت ولا بليت فيضرب بمطارق حديد ضربة فيصيح صيحة يسمعها من يليه غير الثقلين ء

ومنهم **السياحون** وهم صنف من الملايكة يحبّون مجالس الذكر فاذا راوا مجالس الذكر احتفوا عليهاء عن ابى سعيد الخُدْرى عن رسول الله صلعم انه قال ان لله ملايكة سيّاحون فى الارض فضلاً عن كتاب الناس فاذا وجدوا قوماً يذكرون الله تعالى ينادوا هلموا الى بغيتكم فيجيبون فيحفون بهم الى سماء الدنيا فاذا انصرفوا يقول الله تعالى لهم على اى شىء تركتم عبادى يصنعونه فيقولون تركناهم يحمدونك ويمجدونك ويقدسونك فيقول الله تعالى وهل راونى فيقولون لا فيقول كيف لو راونى فيقولون لو راوك لكانوا اشدّ تسبيحًا وتحميداً وتمجيداً فيقول لهم من اى شىء يتعوّذون فيقولون من النار فيقول وهل راوها فيقولون لا فيقول كيف لو راوها فيقولون لو راوها لكانوا اشدّ هرباً منها واشدّ تعوُّذاً فيقول واى شىء يطلبون فيقولون يطلبون الجنّة فيقول وهل راوها فيقولون لا فيقول كيف لو راوها فيقولون لو راوها لكانوا اشدّ عليها حرصاً فيقول انى اشهدكم انى قد غفرت لهم فيقولون كان فيهم فلان لم يردهم انما جاء لحاجة فيقول هم القوم الذين لا يشقى بهم جليسهُم ء

ومنهم **هاروت وماروت** خلصهم الله وهما ملكان معذبان ببابل قال ابن عبّاس لمّا اخرج آدم من الجنة عرياناً نظرت اليه الملايكة وقالت الهنا هذا آدم بديع فطرتك اقلة ولا تخذله حتى مرّ بملاء من الملايكة فوبّخوه على نقضه عهد ربّه وكان ممن وبّخه يومئذ هاروت وماروت فقال آدم يا ملايكة ربّى ارحموا ولا توبّخوا فذلك الذى جرى علىّ كان قضاء ربّى وقدره فابتلاهما الله حتى عصيا ومنعا من صعود السماء فلمّا كان ايام ادريس عم سارا اليه وذكرا له قصّتهما ثم قالا له هل لك ان تدعو لنا حتى يتجاوز عنّا ربّنا فقال ادريس كيف لى علم بالتجاوز عنكما فقالا ادع لنا فان رايتنا فهو الاستجابة وان لم ترنا هلكنا فتوضّى ادريس عم ودعا الله تعالى ثم التفت فلم يرهما فعلم ان العقوبة قد حلت بهما فاختطفا الى ارض بابل ثم خيرا بين عذاب الد نياوعذاب الاخرة فاختارا عذاب الدنيا فهما مسلسلان معذبان فى ببير بارض بابل منكسين الى يوم القيمة ء وعن ابن عمرو رضه قال قال رسول الله صلعم اشرفت الملايكة على الدنيا فرات بنى آدم يعصون فقال يا ربّ ما اقل معرفة الملايكة هولاء بعظمتك فقال

الله عزّ وجلّ لو كنتم فى مسلاخهم لعصيتمونى قالوا كيف يكون هذا ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك قال اختاروا منكم ملكين فاختاروا هاروت وماروت ثم اهبطا الى الارض وركبت فيهما شهوات بنى آدم ومثلت لهما فما عُصما حتى واقعا المعصية فخيرا بين عذاب الدنيا وعذاب الاخرة فنظر احدهما الى صاحبه فقال ما تقول قال اقول عذاب الدنيا ينقطع وعذاب الاخرة لا ينقطع فاختارا عذاب الدنيا فهما اللذان ذكرهما الله فى كتابه وما انزل على الملكين ببابل هاروت وماروت، وفى رواية اخرى قال لهما انى ارسل رسولاً الى الناس وليس بينى وبينكما رسول انزلا ولا تشركا بى شيئًا ولا تقتلا ولا تسرقا ولا تزنيا قال كعب فما استكملا يومهما الذى نزلا فيه حتى اتيا بما حرم الله عليهما،

ومنهم **الملايكة الموكلون بالكاينات** هم ملايكة شانهم اصلاح الكاينات ودفع الفساد عنها وقد وُكل بكل فرد من افرادها من الملايكة ما شاء الله، روى ابو امامة عن النبى صلعم انه قال وُكل بالمومن ماية وستّون ملكاً يذبّون عنه ما لا يقدر عليه من ذلك بالبصر سبعة املاك يذبّون عنه كما يذبّ الذباب عن قصعة العسل فى اليوم الصايف وامّا الماية وستّون فامر عرفه النبى صلعم بنور النبوة لكنا نمثل امر التغذّى فانه جهة مشتركة بين النبات والحيوان وانت تقيس عليه غيره من الجهات فنقول ان شيئًا من الغذاء لا يصير جزءً من المتغذّى حتى تعمل فيه سبع عدّ من الملايكة هذا اقلّه الى عشرة الى ماية ومعنى التغذّى ان يقوم جزء من الغذاء جزء من المتغذّى ويقوم مقام جزء قد تلف فان الغذاء جماد لا يصير دماً ولحماً وعظماً بنفسه كما ان البرّ بنفسه لا يسير طحيناً وعجينا ورغيفاً حتى تعمل فيه الصُنّاع فصنّاع الظاهر اناس وصنّاع الباطن ملايكة فقد اسبغ الله عليك نعمة ظاهرة وباطنة فاقول اوّلاً لا بُدّ من ملك يجذب الغذاء الى جوار اللحم والعظم فان الغذاء لا يتحرّك بنفسه ولا بدّ من ثانٍ يمسكه حتى تعمل فيه الحرارة تغيرها ثم لا بدّ من ثالث يكسبها صورة الدم ثم لا بدّ من رابع يدفع القدر الفاضل عن الغذاء ثم لا بدّ من خامس يميّز العظم واللحم والعروق وما يليق بها ثم لا بدّ من سادس يلصق ما اكتسب صفة العظم بالعظم وما اكتسب صفة اللحم باللحم ثم لا بدّ من سابع يراعى المقادير فى الالصاق فيلحق بالمستدير ما لا يبطل استدارته وبالعريض ما لا يبطل عرضه وبالمجوف ما لا يبطل تجويفه ويحفظ كل واحد على قدر حاجته ويدفع الزايد فانه لو جمع على الانف من الغذاء مثل ما يجمع على الفخذ تشوّهت الصورة بل ينبغى ان يسوق الى

الاجفان رقيقها والى الحدقة صافيها والى الافخاذ غليظها والى العظام صلبها مع مراعات القدر والشكل والّا بطلت الصورة فلو لم يراع هذا الملك هذا القسط فساق الغذاء الى جميع البدن ولم يسق الى احدى الرجلين مثلاً فتبقى تلك الرجل كما كانت فى حال الصغر وكبر جميع البدن فترى شخصًا فى ضخامة رَجُل وعليه رِجْل كانها رجل صبى فلا ينتفع بنفسه البتّة فمراعات هذه الهندسة فى القسمة مفوضة الى هذا الملك، فهذه حال بعض الملايكة الموكلين ببدن بنى آدم هم مشتغلون بك وانت فى النوم او تتردّد فى الغفلة وهم يصلحون الغذاء فى باطنك ولا خبر لك منهم وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها وهكذا حال جميع الكاينات فما من شىء الّا وقد وكل به ملك او ملايكة والله الموفق للصواب ٭

النظر الثالث عشر فى الزمان، زعموا ان الزمان مقدار حركة الفلك وهذا على راى ارسطاطاليس واصحابه وعند الجمهور غيره مرور الايام والليالى ثم مقدار حركة الفلك ينقسم الى القرون والقرون الى السنين والسنون الى الشهور والشهور الى الايام والايام الى الساعات والساعات الى [k]الاوقات والزمان هو انفس راس مال به يكتسب كلّ سعادة وانه يضمحل شيئًا فشيئًا وزمانك عمرك وانه مقدار معلوم عند الله تعالى وانه لم يكن معلومًا عندك وما مثله الا كمسافة يسعى ساعٍ فى قطعها قوى على السير لا يفتر طرفة عين وكلّ سنة كمنزل وكلّ شهر كبريد وكلّ اسبوع كفرسخ وكلّ يوم كميل وكل نفس كخطوة فما اعجل انقطاعها ولو كانت بعيدة وما اسرع زوالها ولو كانت كعمر لُقْمان مدّة مديدة، والحكماء اعتقدوا ان الحوادث اسبابها اوضاع الافلاك فلذلك كانوا دائمًا يشكون من الزمان ومن الدهر كقول القايل

رمتنى بنات الدهر من حيث لا ارى فكيف بمن يرمى وليس برام
ولو انها نبل اذا لا تقيتها ولكننى ارمى بغير سهام

فلمّا ورد الشرع نبه على ان الامر ليس كما يعتقدون بل الحوادث بقضاء الله وقدره وقال صلعم لا تسبوا الدهر فان الدهر هو الله، وقد ذهب بعض الناس الى ان الزمان كان صالحًا فى اوّله وفسد فى اخره والى هذا اشار المتنبى لما قال

اتى الزمان بنوه فى شبيبته فسرهم واتيناه على الهرم،

القول فى الليالى والايام، امّا اليوم فهو الزمان الذى يقع ما بين طلوع الفجر وغروب الشمس وامّا الليل فهو الزمان الذى يقع ما بين غروب الشمس

k) B.d الايات, c الانات

وطلوع الفجر ومجموعهما اربع وعشرون ساعة لا بزيد ولا ينقص وكلّما نقص من الليل زاد فى النهار وكلّما نقص من النهار زاد فى الليل كما قال تعالى يولج الليل فى النهار ويولج النهار فى الليل، واطول ما يكون النهار فى سابع عشر حزيران عند حلول الشمس آخر الجوزاء فيكون النهار خمس عشرة ساعة والليل تسع ساعات وهو اقصر ما يكون ثم ياخذ النهار فى النقصان والليل فى الزيادة الى ثامن عشر ايلول وهو عند حلول الشمس آخر السنبلة فيستوى الليل والنهار ويصير كلّ واحد منهما اثنتى عشرة ساعة ثم ينقص النهار ويزداد الليل الى سبعة عشر من كانون الاول فيصير الليل خمس عشرة ساعة وهو اطول ما يكون والنهار تسع ساعات وذلك اقصر ما يكون ثم ياخذ الليل فى النقصان والنهار فى الزيادة الى سادس عشر اذار عند حلول الشمس آخر الحوت فيستوى الليل والنهار ويصير كلّ واحد منهما اثنتى عشرة ساعة ثم يستانف الدور ويرجع الى الاول فلذلك قوله تعالى والشمس تجرى لمستقرّ لها ذلك تقدير العزيز العليم، وقد شبهوا اوقات اليوم والليلة بارباع السنة فقالوا ان الغدو بمنزلة الربيع وانتصاف النهار بمنزلة الصيف والمساء بمنزلة الخريف وانتصاف الليل بمنزلة الشتاء لكن اختلافهما لما كان اختلافاً يسيراً لا تتاثر منه الابدان تاثّرها عن اختلاف السنة وربّما تاثّرت منه الابدان الضعيفة، واعلم ان من لطف الله تعالى بعباده جعل الليل والنهار لان الانسان مضطرّ الى الحركات والاعمال لمعاشه ولا ينفكّ قواه عن كلال فحينئذ يغلب عليه النوم ولا بدّ له من ذلك لزوال الكلال فانه تعالى بلطفه ورحمته عيّن وقتًا للنوم ووقتًا للعمل ولو لا ذلك لافضى الى عسر قضاء حاجات الناس بعضهم عن البعض لان احدهم اذا اراد غيره لشغل فربّما وجده نائمًا فيفوت عليه شغله ولا كذلك اذا كانوا كلّهم نيامًا فى احد الزمانين منتبهين فى الآخر والى هذا اشار بقوله عزّ من قايل الله الذى جعل لكم الليل لتسكنوا فيه والنهار مبصرًا ان الله لذو فضل على الناس ولكن اكثر الناس لا يشكرون،

فصل فى فضايل الايام وخواصّها، يوم الجمعة عيد الملّة الحنيفية وسيّد الايام روى ابو هريرة رضه عن النبى صلعم انه قال خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خُلق آدم وفيه اسكن الجنّة وفيه اهبط منها وفيه تاب الله عليه وفيه تقوم الساعة وفيه ساعة لا يوافقها عبد مسلم يسال الله خيراً الّا اعطاه اياه، وفى الاثر ان الملايكة يفتقدون العبد اذا تاخّر عن وقته يوم الجمعة فيسال بعضهم بعضًا عنه فيقولون ما فعل فلان وما الذى اخّره عن وقته ثم

يقولون اللهم ان كان اخّره فقرٌ فاغنه وان كان اخّره مرضٌ فاشفه وان كان اخّره شغل فافرغه لعبادتك وان كان اخّره لهوٌ فاقلب قلبه الى طاعتك، وقال بعض السلف ان لله تعالى فضلاً سوى ارزاق العباد لا يعطى من ذلك الفضل الّا من ساله عشية يوم الخميس ويوم الجمعة، وعن ابن مسعود رضه من قلم اظفاره يوم الجمعة اخرج الله منه دآء وادخل فيه شفاء وقال الاصمعى دخلت على الرشيد يوم الجمعة وهو يقلم اظفاره ويقول قلم الاظفار يوم الجمعة من السنة وبلغنى انه ينفى الفقر قلت يا امير المومنين وانت تخشى الفقر فقال وهل احد اخشى من الفقر منّى، يوم السبت عيد اليهود قال الكلبى امر موسى عم بنى اسرائيل ان يفرغوا فى كلّ اسبوع يوماً للعبادة فابوا ان يقبلوا الّا يوم السبت وقالوا انه يوم فرغ الله فيه من خلق الاشياء وزعموا ان الامور التى تحدث فى يوم السبت تستمرّ الى السبت الاخر فلذلك امتنعوا فيه عن الاخذ والعطاء والمسلمون يخالفونهم فى ذلك لقوله صلعم بورك لامتى فى بكورها سبتها وخميسها، وزعم اصحاب الفلاحة ان النخل اذا صُرمت يوم السبت لم تحمل من المقبل، يوم الاحد عيد النصارى قال اصحاب السير ان اول الايام الاحد وهو اول ايام الدنيا يبتدى الله فيه خلق الاشياء وذكروا ايضا ان عيسى عم امر قومه بالجمعة فقال لا نريد ان يكون عيد اليهود بعد عيدنا فاتّخذوا الاحد وزعموا انه صالح لابتداء الامور، يوم الاثنين يوم مبارك كان رسول الله صلعم كثير المواظبة على صوم الاثنين والخميس فسُئل عن ذلك فقال هما يومان ترفع فيهما الاعمال فانا احبّ ان يُرفع عملى وانا صايم، وفى الحديث ان النبى عم ولد يوم الاثنين واتاه الوحى يوم الاثنين وخرج من مكّة مهاجراً يوم الاثنين وقدم المدينة يوم الاثنين وقبض يوم الاثنين اورده احمد بن حنبل فى مسند ابن عبّاس رضه، يوم الثلثاء يستحبّ فيه القعود واصلاح حال النفس زعموا انه تحمد فيه الحجامة وقيل ان قابيل قتل هابيل يوم الثلثاء، يوم الاربعاء يوم قليل الخير والاربعاء الاخير من يوم نحس مستمرّ يحمد فيه الاستحمام، ذكر انه قال لمزيد اخ له احبّ ان تخرج معى فى حاجة فقال هذا يوم الاربعاء لا يحمد فيه طلب الحاجة فقال ولد فيه يونس بن متى عم فقال لا جرم قد بانت له بركة فى اتّساع موضعه وحسن كسوته اراد بطن الحوت وورق اليقطين قال وفيه ولد يوسف عم فقال ما احسن ما فعلت به اخوته حتى طال سجنه وغربته قال وفيه اوحى الله الى ابرهيم عم فقال ما ابرد الاتّون الذى القى فيه حتى خلصه الله منه

قال وفيه نصر الله نبيّنا محمد صلعم يوم الاحزاب فقال اجل ولكن بعد ان زاغت الابصار وبلغت القلوب الحناجر، يوم الخميس يوم مبارك سيما لطلب الحوايج وابتداء السفر روى الزهرى عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن ابيه ان رسول الله صلعم ما كان يخرج اذا اراد سفرًا الّا يوم الخميس وتكره الحجامة فيه حدّث حمدون بن اسمعيل قال سمعت المعتصم بالله يحدّث عن المامون عن الرشيد عن المهدى عن المنصور عن ابيه عن جدّه عن ابن عبّاس عن النبى صلعم انه قال من احتجم يوم الخميس فحمّ مات فى ذلك المرض قال فدخلت على المعتصم بعد مدّة مديدة يوم الخميس فوجدته يحتجم فلمّا رايته وقفت واجمًا ساكتًا حزينًا فقال يا حمدون لعلّك تذكّرت الحديث الذى حدثتك به قلت نعم يا امير المومنين فقال والله ما تذكّرته حتى شرط الحجّام فحمّ من عشيته وكان المرض الذى مات فيه،

وعن انس بن مالك رضه ان النبى صلعم سُئل عن الايام فقال يوم السبت يوم مكر وخديعة لان قريشاً مكرت فيه فى دار الندوة ويوم الاحد يوم غرس وعمارة لان الله تعالى ابتدا فيه خلق الدنيا ويوم الاثنين يوم سفر وتجارة لان شعيباً عم سافر فيه واتجر فربح ويوم الثلاثاء يوم دم لان حوّى حاضت فيه ويوم الاربعاء يوم نحس مستمرّ لان الله تعالى اغرق فيه فرعون واهلك عاداً وثموداً ويوم الخميس يوم قضاء الحوايج والدخول على السلاطين لان ابرهيم دخل فيه على الملك فاكرمه وقضى حاجته ويوم الجمعة يوم خطبة ونكاح لان الانكحة كانت تعقد فيه وقال امير المومنين على بن ابى طالب رضه

لنعم اليوم يوم السبت حقًّا   الصيد ان اردت بلا امتراء
وفى الاحد البناء لان فيه   ابتدى الله فى خلق السماء
وفى الاثنين ان سافرت فيه   تاب بالنجح فيه والنجاء
وان ترد الحجامة فى الثلاثا   ففى ساعاته هرق الدماء
وان شرب امرئ يومًا دواءً   لنعم اليوم يوم الاربعاء
وفى يوم الخميس قضاء حاج   فان الله ياذن بالقضاء
ويوم الجمعة التزويج فيه   ولذّات الرجال مع النساء
وهذا العلم لم يعلمه الّا   نبىٌّ او وصىٌّ الانبياء،

خاتمة فى الايام والليالى الفاضلة فى السنة، امّا الايام فاليوم الاول من المحرم لانه اول السنة وتاسوعاء وعاشوراء لحديث ورد فيهما والثانى عشر من ربيع الاول لانه مولد النبى صلعم واول رجب لانه اول يوم من الاشهر الحرم ويوم النصف منه

لحديث ورد فيه ويوم سبعة وعشرين منه لفضيلة ليلته ويوم النصف من شعبان لفضيلة ليلته ويوم سبعة عشر من رمضان لفضيلة ليلته ويوم الفطر لحصول العتق من النار فيه والايام المعلومات لانها احبّ الايام الى الله تعالى ويوم عرفة لاحاديث وردت فيه ويوم الاضحى لان الناس فيه اضياف الله تعالى ويوم الجمعة والاثنين والخميس وقد مرّ ذكرها، واما الليالى فاول ليلة من المحرم وليلة عاشوراء واول ليلة من رجب وليلة النصف منه لامور ذكرت فى ايامها وليلة سبع وعشرين منه وهى ليلة المعراج وليلة النصف من شعبان وهى ليلة الصكّ وخمس من اوقات العشر الاخير من رمضان ان فيها ليلة القدر وليلة سبع وعشرين من رمضان وهى ليلة صبيحتها يوم الفرقان يوم التقى الجمعان وليلة العيدين لحديث ورد فيها، فهذه اوقات لا ينبغى لطالب الخير ان يغفل عنها فانها مواسم الخيرات ومظان التجارات ولا يخفى على العاقل ان التاجر متى غفل عن المواسم لم يربح مثل ربح من لم يغفل والله الموفق للرشاد

القول فى الشهور، اعلم ان لكل صنف من اصناف الناس كالعرب والروم والفرس والقبط والترك والهند والزنج شهوراً لكن المشهور المستعمل فى زماننا شهور العرب والروم والفرس فاقتصرت على ذكر شهور هولاء مع بعض فضايلها وخصايصها عند اصحابها وما فيها من المواسم والاعياد،

فصل فى شهور العرب، الشهر عندهم عبارة عن الزمان الذى هو بين الهلالين ويتّفق ذلك فى كلّ سنة من سنينهم اثنتى عشرة مرّة لان سنتهم ثلثمايه واربعة وخمسون يوماً وكسر من يوم فجعل شهر ثلثين يوماً وشهر تسعة وعشرين يوماً فصارت الشهور منطبقة على ايام السنة فاذا صارت الكسور يوماً زادوه فى اخر ذى الحجّة وقد نطق بذلك الكتاب المجيد حيث قال ان عدّة الشهور عند الله اثنا عشر شهراً فى كتاب الله يوم خلق السموات والارض منها اربعة حرم، والاشهر الحرم رجب وذو القعدة وذو الحجّة والمحرم واحد فرد وثلاثة سرد ومعنى كونها محرمة زيادة تقع فيها عبادة الله تعالى فالطاعات فيها اكثر ثواباً والمعاصى اعظم عقاباً، وهذه الاشهر كانت محرمة فى الجاهلية ايضا وكانت العرب فى هذه الاشهر تنزع الاسنّة عن رماحها وتقعد عن شنّ الغارات وكان الخايف امنًا من اعدائه حتى ان الرجل لو لقى من قتل اباه او اخاه لم يتعرّض له، فلنذكر الان الشهور وما فيها،

المحرّم شهر مبارك قيل انما سمّى محرّماً لحرمة القتال فيه فاليوم الاول منه معظم عند ملوك العرب يقعدون للهناء كما ان اليوم الاول من سنة الفرس وهو

النيروز معتبر عندهم والسابع منه هو اليوم الذى خرج فيه يونس عم من بطن الحوت وقيل انه كان فى رابع عشر ذى القعدة والعاشر منه يوم عاشوراء وهذا اليوم معظم فى جميع الملك لانه يوم تاب الله فيه على آدم واستوت فيه سفينة نوح على الجودى وفيه ولد ابرهيم وموسى وعيسى وبردت النار على ابرهيم وردّ الله على يعقوب بصره واخرج يوسف من الجبّ واعطى سليمان ملكه ورفع العذاب عن قوم يونس وكشف الضرّ عن ايوب واجيب زكرياء حين استوهب يحيى وهو يوم الزينة الذى غلب فيه موسى السحرة، وروى ان النبى صلعم لمّا قدم المدينة راى يهودها يصومون عاشوراء فسالهم عنه فاخبروه انه اليوم الذى اغرق فيه فرعون وقومه ونجى موسى ومن معه فقال عم انا احقّ لموسى منهم فامر بصوم عاشوراء وكان اهل الاسلام يعظمون هذا اليوم الى ان اتّفق قتل الحسين مع كثير من اهل البيت فى هذا اليوم فزعموا ان بنى أُمَيَّةَ اتّخذوه عيدًا فتزيّنوا فيه واقاموا الضيافات وامّا الشيعية فاتّخذوه يوم عزاء ينوحون فيه ويبكون ويجتنبون الزينة واهل السنّة يزعمون ان الاكتحال فيه مانع من الرمد فى تلك السنة، السادس عشر منه جعلت القبلة ببيت المقدس والسابع عشر كان فيه قدوم اصحاب الفيل فارسل الله عليهم طيراً ابابيل،

صَفَرٌ قيل انّما سمّى صفرًا لان الرباع كلّها كانت تصفر عن اهلها لان اهلها ذهبت للقتال لانقضاء الاشهر الحرم فقام فى الموسم قايم وقال ان الهكم قد حرّم صفرًا فحرموه وانّما فعلوا ذلك لان العرب كانوا اصحاب حروب وغارات فشقّ عليهم تركها ثلثة اشهر متواليات فتساووا واخروا تحريم المحرم الى صفر فذلك قوله تعالى انّما النسيئُ زيادة فى الكفر يضلّ به الذين كفروا يحلّونه عاماً ويحرّمونه عاماً الاية، ذهب جمهور الناس الى ان القعود فى هذا الشهر اولى من الحركة وقد روى عن النبى صلعم انه قال من بشرنى بخروج صفر ابشره بالجنّة، اليوم الاول منه عيد بنى امية ادخل فيه راس الحسين عم مدينة دمشق ووضع بين يدى يزيد فانشد هذه الابيات

لست من خندف ان لم انتقم   من بنى احمد ما كان فعل

ليت اشياخى ببدر شهدوا   جزع الخزرج من وقع الاسل،

فى العشرين منه رُدّ راس الحسين الى مكان جثّته وترك المامون لبس الخضرة وعاد الى السواد بعد ما لبسها خمسة اشهر ونصفاً، الثالث والعشرين منه عاد الامر الى بنى هاشم وجلس السفّاح بالخلافة بعد ان لبث ثلثة اشهر

ونصفًا، الرابع والعشرين منه دخل النبى صلعم الغار مع ابى بكر رضه،
رَبيع الاوّل انما سُمّى ربيعاً لارتباع القوم والمقام فيه وهو شهر مبارك وفيه يفتح الله ابواب الخيرات والسعادات على العالمين بوجود سيّد البشر صلعم الثامن منه قدم النبى صلعم المدينة، العاشر منه تزوّج رسول الله صلعم بخديجة، الثانى عشر مولده صلعم، الثالث عشر وثب المختار الثقفى على قتلة الحسين وانتقم منهم بالكوفة والحكاية مشهورة، العشرون منه ولاية معاوية بن ابى سفيان،
رَبيع الاخر فى اليوم الثالث رمى الحجاج الكعبة بالنار فى حصار عبد الله بن الزبير فاحترقت، الثامن مولد على بن ابى طالب رضه، الرابع عشر فيه تقرير فرض الصلاة، الحادى والعشرين غزاة رسول الله صلعم،
جُمَادَى الاوّل انّما سميا بذلك لانهما صادفا ايام الشتاء حين اشتدّ البرد وجمد الماء فى اليوم التاسع مولد جعفر الطيار رضه، فى الخامس عشر منه حرب الجمل،
جُمَادَى الاخر زعموا ان الحوادث العجيبة كثيرة الوقوع فى هذا الشهر حتى قالوا العجب كلّ العجب بين جمادى ورجب فى اليوم الاول منه نزل الملك على رسول الله صلعم، السادس ولاية عمر بن الخطّاب، التاسع مولد جعفر الصادق، الرابع عشر مولد موسى بن جعفر رضه، الخامس عشر هدم ابن الزبير الكعبة بيده لحديث سمعه من عايشة رضها وردّها على هيئة ما كانت فى زمن ابرهيم الخليل عم، العشرون مولد فاطمة بنت رسول الله صلعم،
رَجَبٌ شهر الله قيل انّما سُمّى رَجَباً لان العرب ترجبه اى تعظمه ويقال له ايضا الأَصَمُّ لانه لا يسمع فيه صوت مستغيث وقيل لانه لا يسمع فيه قعقعة السلاح وقيل لان الذنوب لا يواخذ بها فيه كما قيل اذن الكريم عن الفحشاء صمّاء اى يسامح ولا يواخذ بها ويقال له ايضا الاصبُّ لان الله تعالى يصبُّ فيه الرحمة والمغفرة على عباده، والاحاديث كثيرة فى حقّ رجب كلّها تدلّ على ان الطاعات فيه مقبولة ولا حدّ لثوابها والدعوات فيه مستجابة وكان فى الجاهلية اذا اراد المظلوم ان يدعو على الظالم اخره الى دخول رجب فدعا عليه فيستجاب له ومن ذلك ما رواه ابن عبّاس رضهما قال بينما انا عند عمر بن الخطّاب اذ مرّ به شيخ كبير اعمى اعرج يقوده قايد فقال عمر حين رآه ما رايت اليوم منظراً اسوا من هذا فقال رجل اوما تعرف هذا يا امير المومنين دل لا قال هذا ابن صنعا السلمى الذى دعا عليه عياض فقال عمر ادعوا الىّ

عياضًا فدعى له فقال له اخبرنى خبرك فى بنى صنعا فقال يا امير المومنين امر من امور الجاهلية قد انقضا شانه وقد جاء الله بالاسلام فقال عمر نحن احقّ بان نتحدّث بامر الجاهلية وقد اكرمنا الله بالاسلام حدّثنا حديثك وحديثه فقال يا امير المومنين كانت بنو صنعا عشر انفس وكنت ابن عمّ لهم ولم يبق من بنى ابى غيرى وكنت لهم خياراً وهم اقرب قومى نسباً وكان يظلموننى ويأخذون ما لى بغير حقّ ونكرتهم الله تعالى والرحم والجوار فلم يمنعهم ذلك فامهلتهم حتى اذا دخل رجب رفعت يدى الى السماء وقلت اللهم ادعوك دعاء جاهداً، اقتل بنى صنعا الّا واحداً، ثم اضرب الرجل قدرة قاعداً، اعمى اذا ما قيد اعيا القايدا، فتتابع منهم تسعة فى عامهم موتاً وبقى هذا فعمى ورماه الله تعالى فى رجليه بما ترى فقايده يلقى ما رايت، فقال عمر سبحان الله ان هذا لعجب، فى اليوم الاول منه ركوب نوح عم السفينة، الرابع منه وقعة صفّين، الثانى عشر مولد جعفر الصادق، الخامس عشر يوم امّ داود وصلاتها الله تستجاب، السابع والعشرون ليلته ليلة المعراج، الثامن والعشرون البعثة النبوية،

شَعْبان قيل انما سُمّى شعبان لتشعُّب القبايل فيه وسمّى ايضا شهر النبى لقوله صلعم شعبان شهرى، اليوم الثالث منه مولد الحسين عم، الرابع مولد الحسن عم، ليلة النصف منه ليلة الصكّ روى ابو هريرة رضه عن النبى صلعم انه قال ان الله تعالى يغفر ليلة النصف من شعبان لجميع خلقه الّا لمشرك او مشاحن لاخيه وذهب بعضهم الى ان ليلة النصف هى ليلة مباركة الله فيها يفرق كلّ امر حكيم وعن عايشة رضها عن رسول الله صلعم ان الله يغفر فى ليلة النصف من شعبان اكثر من شعر غنم كلب وانّما خصّص صلعم غنم بنى كلب لان اغنامهم كثيرة فى ذلك الزمان، السادس عشر منه صرفت القبلة الى الكعبة ونزلت فولّ وجهك شطر المسجد الحرام، العشرون منه النيروز المعتضدى،

رَمَضان قيل انّما سمّى رمضان لمصادفته شدّة الرمضاء فى ذلك الوقت وقيل لان الذنوب ترمض فيه وعن رسول الله صلعم رمضان شهر امتى اى ذنوبهم تغفر فيه وعن ابى ذرّ الغفارى قال قال رسول الله صلعم انزلت صحف ابرهيم فى ثلاث مضين من شهر رمضان، فى اليوم الرابع انزل القران على رسول الله عم، فى السابع انزلت التورية على موسى ولبس المامون الخضرة، الثامن عشر انزل الانجيل على عيسى، التاسع عشر فتح مكّة، فى الحادى والعشرين ليلة القدر

على راى وهى الليلة المباركة الّتى فيها يفرق كلّ امر حكيم، الثالث والعشرون قيل ليلة القدر على راى آخر، الخامس والعشرون ظهور الدولة العبّاسية بخراسان بدعوة ابى مسلم، السابع والعشرون وقعة بدر ونزول الملايكة لنصرة الدين وليلة القدر على راى، اليوم الاخير اعتق الله تعالى فيه بعدد ما اعتق فى جميع رمضان وله عند فطر كلّ ليلة سبعون الف الف عتيق من النار، وعن انس بن مالك رضه قال قال رسول الله صلعم اذا كان اول ليلة من شهر رمضان نادى الجليل جلّت عظمته رضوان خازن الجنة فيقول لبيك وسعديك فيقول ادخل جنّتى وزيّنها للصايمين من امّة محمد ولا تغلقها حتى ينقضى شهرهم ثم ينادى يا مالك وهو خازن النار فيقول لبيك وسعديك فيقول اغلق ابواب جهنم عن الصايمين من امة احمد ولا تفتحها حتى ينقضى شهرهم ثم ينادى يا جبريل فيقول لبيك وسعديك فيقول انزل الى الارض وصفد وغلل المردة عن امّة احمد لئلّا يفسدوا عليهم صومهم وافطارهم ولله عزّ وجلّ فى كلّ يوم من شهر رمضان عند طلوع الشمس وعند الافطار عتقاء يعتقهم من النار عبيداً واماء، وعن ابن عبّاس رضه عن رسول الله صلعم ان الجنّة لتتخذ وتتزين من الحول الى الحول لدخول شهر رمضان فاذا كان اول ليلة من شهر رمضان هبّت ريح من تحت العرش يقال لها المثيرة فتصفق اوراق الجنّة وحلق المصاريع ويسمع لذلك طنين لم يسمع السامعون اطيب منه وتبرز الحور العين حتى يقفن بين شرف الجنة ثم يقلن يا رضوان ما هذه الليلة فيجيبهن بالتلبية ويقول يا خيرات حسان هذه اول الليلة من شهر رمضان فتحت فيها ابواب الجنّة ويقول الله تعالى يا رضوان افتح ابواب الجنان ويا مالك اغلق ابواب النيران عن الصايمين من امّة محمّد ولله تبارك وتعالى عند فطر كل ليلة سبعون الف الف عتيق من النار فاذا كان اخر يوم من شهر رمضان اعتق فى ذلك اليوم بعدد كل عتيق، وفيه ليلة القدر قال ابن عبّاس يكتب فيها ما هو كاين فى السنة كلّها من الخير والشرّ والارزاق والاجال وهى الليلة المباركة الّتى يفرق فيها كلّ امر حكيم على تفسير بعضهم وعن جابر عن رسول الله صلعم كنت رايت ليلة القدر ثم نسيتها وهى فى العشر الاخير فى الوتر من لياليها وهى ليلة طلقة لا حارّة ولا باردة، وعن ابن مسعود عن النبى صلعم انه قال اطلبوها ليلة سبع عشرة من رمضان وليلة احدى وعشرين وليلة ثلاث وعشرين وسكت، وعن أُبَىّ بن كعب هى ليلة سبع وعشرين وقال ايتها ان تطلع الشمس صبيحة تلك الليلة مثل الطست ليس لها شعاع حتى

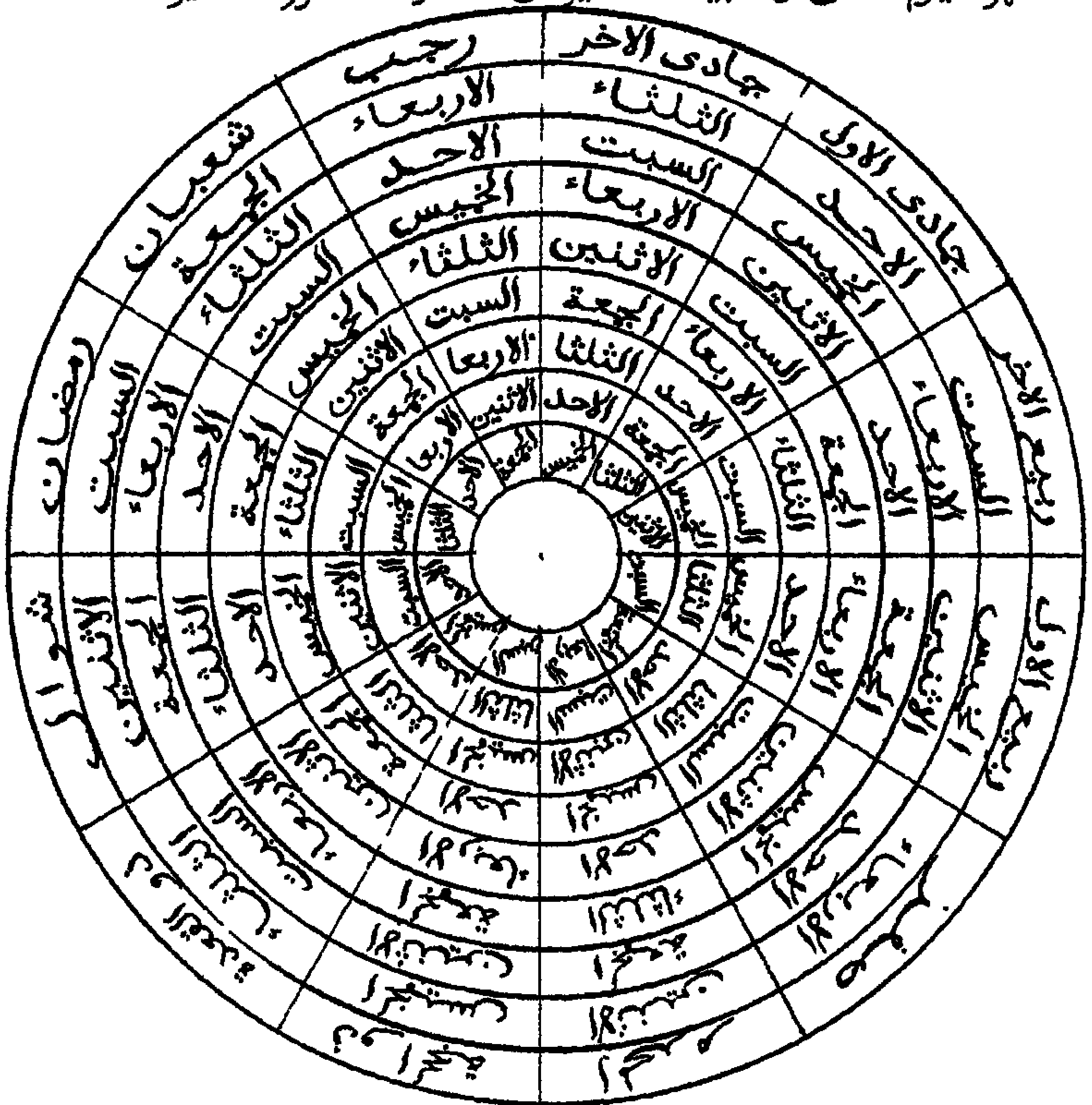
ترتفع وعدّ بعضهم من سورة القدر الى قوله هى كلمة كلمة فكانت السابعة والعشرون هى فاستدلّ بذلك عليها،

شَوّال قيل انما سمّى شوالاً لشولان الابل باذنابها عند اللقاح فى ذلك الوقت وهو اول اشهر الحجّ، عن ابن عباس رضه عن النبى صلعم ان الله تعالى يامر جبريل ليلة الفطر يهبط الى الارض مع الملايكة فيصلون على كلّ قايم وقاعد ومصلّ وذاكر ويومنون على دعائهم حتى يطلع الفجر نادى جبريل الرحيل الرحيل فيقولون يا جبريل ما صنع الله تعالى بالمومنين فيقول ان الله تبارك وتعالى نظر اليهم فى هذه الليلة فعفى عنهم وغفر لهم فاذا كانت غداة الفطر بعث الله تعالى الملايكة فيقفون على افواه الطرق فيقولون يا امّة محمد اخرجوا الى ربّ كريم يعطى الجزيل ويغفر العظيم فاذا برزوا الى مصلاهم يقول الله تبارك وتعالى يا عبادى سلونى فوعزّتى وجلالى لا يسئلنى احد منكم شيئًا الّا اعطيه لاخرته ودنياه، واليوم الاول منه يوم العيد ويسمّى يوم الرحمة لان الله تعالى يرحم فيه عباده وفيه اصطفى الله جبريل عم للوحى وفيه اوحى الى النحل فالهمها صنعة العسل، الرابع منه خرج النبى صلعم لمباهلة نصارى نجران، السابع عشر غزوة أُحُد ومقتل حمزة، فى العشرين منه التقم الحوت يونس عم، فى الخامس والعشرين الى اخر الشهر الايام النحسات التى اهلك الله تعالى فيها عاداً وقيل انها ايام العجوز لانها كانت تاتى فى ايام الشتاء ذلك الوقت وبقيت منهم عجوز تنوح عليهم كلّ سنة تلك الايام،

ذُو القَعْدَة قيل انّما سمّى ذا القعدة لانهم كانوا يقعدون عن القتال فيه لكونه اول الاشهر الحرم، فى اليوم الاول وعد الله موسى ثلاثين ليلة، الرابع يوم اصحاب الكهف، الخامس منه رفع ابرهيم القواعد من البيت واسمعيل، السابع منه فلق البحر لموسى، الرابع عشر خروج يونس من بطن الحوت، التاسع عشر انبت الله عليه شجرة من يقطين ونزول جبريل عم على رسول الله صلعم بالوحى،

ذُو الحِجّة قيل انما سمّى ذا الحجّة لانهم كانوا يحجّون فيه، العشر الاول منه الايام المعلومات وهى احبّ الايام الى الله تعالى فى اليوم الاول منه تزويج فاطمة رضها بعلىّ رضه، الثامن منه يوم التروية لان سقاية الحاجّ بالمسجد الحرام كانت تملا فى الجاهلية والاسلام ويستقى الحجيج منه حتى يرووا، التاسع منه يوم عرفة لتعارف الناس بعضهم بعضًا بعرفات وقيل لان جبريل عم عرف ابرهيم المناسك فى هذا اليوم، العاشر يوم النحر وفيه فدى الذبيح بالكبش وثلاثة ايام بعده

ايام التشريق لان القرابين تشرق فيهـا، الثامن عشر عيد غدير خُمّ وهو اليوم الذى واخى النبى صلعم عليًّا رضه، فى الرابع والعشرين تصدّق على رضه بخاتمه فى الصلاة، .فى السادس والعشرين نزل الاستغفار على داود عم، فى السابع والعشرين وقعة الحرّة، فى الثامن والعشرين خلافة امير المومنين على رضه، خاتمة فى معرفة اوايل هذه الشهور، قد عمل لها دايرة لتسهيل معرفتهـا اما طريق العمل بها ان تلقى عدد سنين الهجرة من اولها الى السنة التى انت فيها [1] او السنة لله تزيد اول شهر من شهورها ثمانية ثمانية فما بقى منهـا تعدّ من تحت الشهر الذى انت طالب اوله فاليوم الذى ينتهى اليه العدد هو اول ذلك الشهر وان بقيت ثمانية بعد ان اسقطت السنين كلّها كان اول الشهر اليوم الذى فى البيت الاخير من صفّه وهذه صورة الدايرة



طريقة اخرى على راى احمد بن محمد بن ثبات قال من اراد ان يعرف اوايل

[1]) b.d بعد ان تزيد ذلك واحداً ابدا

الشهور فطريقه ان ياخذ سنين الهجرة التامة ويزاد عليها اربعة ويلقى ثمانية ثمانية فما بقى يدخل به فى هذا الجدول وياخذ ما بحياله من اى شهر اراد فهو اول ذلك الشهر والجدول فى الوجه الاخر وهذه صورة ذلك

	احد	اثنين	ثلاثة	اربعة	خمسة	ستة	سبعة	ثمانية
المحرم	الاربعاء	السبت	الاثنين	الخميس	الاحد	الثلثاء	الجمعة	الاثنين
صفر	الجمعة	الاحد	الثلثاء	السبت	الاثنين	الخميس	الاحد	الاربعاء
ربيع الاول	السبت	الثلثاء	الخميس	الاحد	الاربعاء	الجمعة	الاثنين	الخميس
ربيع الاخر	الاثنين	الخميس	السبت	الثلثاء	الجمعة	الاحد	الاربعاء	السبت
جمادى الاول	الثلثاء	الجمعة	الاحد	الاربعاء	السبت	الاثنين	الخميس	الاحد
جمادى الاخر	الخميس	الاحد	الثلثاء	الجمعة	الاثنين	الاربعاء	السبت	الثلثاء
رجب	الجمعة	الاثنين	الاربعاء	السبت	الثلثاء	الخميس	الاحد	الاربعاء
شعبان	الاحد	الاربعاء	الجمعة	الاثنين	الخميس	السبت	الثلثاء	الجمعة
رمضان	الثلثاء	الخميس	السبت	الثلثاء	الجمعة	الاحد	الاربع ء	السبت
شوال	الاربعاء	السبت	الاثنين	الخميس	الاحد	الثلثاء	الجمعة	الاثنين
ذو القعدة	الخميس	الاحد	الثلثاء	الجمعة	الاثنين	الاربعاء	السبت	الثلثاء
ذو الحجة	السبت	الثلثاء	الخميس	الاحد	الاربعاء	الجمعة	الاثنين	الخميس

قال جعفر الصادق عم اذا اشكل عليك اول يوم من شهر رمضان فعُد لخامس من اليوم الذى صمته فى العام الماضى فانه اول يوم من شهر رمضان المقبل وقد امتحن ذلك بعضهم خمسين سنة وكان صحيحاً ،

فصل فى شهور الروم ، هى مختلفة العدد لانهم ارادوا ان تكون شهورهم متساوية لمسير الشمس وحركات الشمس مختلفة فى ارباع السنة فبعضها اكثر اياماً من البعض على ما نطقت به الارصاد القديمة والحديثة فلهذا جعلوا بعض الشهور ثلاثين وبعضها احد وثلاثين وبعضها ثمانية وعشرين فاعطوا كلّ شهر ما كان يستحقه حتى صار المجموع [m] ثلاثماية وخمسة وستين يوماً وهذا مجموع ايّام سنتهم وقد وضعوها على هذا الوجه تشرين الاول لا تشرين الثانى ل كانون الاول لا كانون الثانى لا شباط كح اذار لا نيسان ل ايار لا حزيران ل تموز لا آب لا ايلول ل ، وقد جمعها الشاعر فى هذين البيتين فقال

فتشرينكم الثانى وايلول ونيسان   ثلاثون ثلاثون سواء وحزيران
شباط خصّ بالنقص وذاك النقص يومان   وباقيها ثلاثين ويوماً واحدًا كان

m) *a.b.d.f* ثلاثماية وستين يوماً وجعلوا خمسة فى اخر السنة

تشرين الاول احد وثلثون يوماً فى اليوم الاول يهيج الصبا، الثالث دير الثعالب، الرابع ذكران اصحاب الكهف، الخامس عيد كنيسة قامة ببيت المقدس يزعمون ان ناراً تنزل من السماء وتسرج الشمع هنالك وقد بسطنا القول فيها عند ذكرنا عجايب البلدان فى هذا الكتاب، السابع عيد البتاريك، التاسع ذكر ابرهيم الخليل عم، العاشر اخراج ابرهيم عم ابنه ليذبحه، الثالث عشر تغور المياه ويقوم سوق اذرعات ويضطرب البحر، الخامس عشر يبرد الزمان ويكثر الرياح ويصرم النخل واذا قطع شجر لم يحجر خشبه ولم يتسوّس، الثامن عشر بنقص النيل، الحادى والعشرين يزرع على نيل مصر، الثانى والعشرين يبتدى الهوا بالبرد وينقطع اوان شرب الدواء، الرابع والعشرين تدخل الناس بيوتهم، السادس والعشرين ذكران وضع راس يحيى بن زكرياء فى القبر، فى الثلاثين تذهب الحداة والرخم والخطاطيف الى الغور وتسكن النمل جوف الارض،

تشرين الثانى ثلاثون يوماً فى اليوم الاول تهبّ الجنوب، الثانى اول اوقات المطر، الخامس تخفى الهوامّ، السابع لقط الزيتون بالشام وتكثر الغيوم ويضطرب البحر فلا تجرى فيه جارية، الثامن غليان البحر، التاسع اول المدود، الثالث عشر ابتدا اضطراب بحر فارس وان قطع فى هذا اليوم خشب لا يقع الارضة والسوس فيه، السابع عشر ابتدا صوم الميلاد وهو اربعون يوماً، فى العشرين تموت كل دابّة لا عظم لها، الثانى والعشرين ينهى عن شرب الماء البارد بالليل، الثالث والعشرين لقط الزيتون عند القبط، الثامن والعشرين استدار امواج البحر،

كانون الاول احد وثلاثون يوماً فى اليوم الاول منه يقوم سوق توما بدمشق ويغرس قصب البان، الحادى عشر قيام سوق الاردن، الرابع عشر اول الاربعينيات، السابع عشر ينهى عن تناول لحم البقر والاترج وشرب الماء بعد النوم وعن الحجامة وطلى النورة ويسمون هذا اليوم الميلاد الاكبر يعنون به الانقلاب الشتوى ويقولون ان فيه يخرج النور من حدّ النقصان الى حدّ الزيادة وياخذ الانس فى النشو والنماء والجنّ فى الذبول والعناء، التاسع عشر غاية طول الليل وقصر النهار، فى الحادى والعشرين ذكران دانيال النبى عم، الثالث والعشرين تنتهى زيادة النيل ويكثر الانداء وتسقط ورق الاشجار، الخامس والعشرين ميلاد المسيح عم، السادس والعشرين ذكران يعقوب النبى وداود عليهما السلام، الثامن والعشرين ذكران الصبيان الذين قتلهم

هيرودوس فى طلب المسيح عم، التاسع والعشرين ينهى عن شرب المــاء بعد النوم ويقولون فى الجنّ انها تنقياً فى المــاء فمن شربه يغلب عليه البله وهذا تحذير للعوامّ لبرودة الهواء ورطوبته،
كانون الثانى احد وثلاثون يوماً فى اليوم الاول منه يرجى المطر وفيه القلنداس بالشام يوقدون فى الليلة نيراناً عظيمة وكذلك فى ساير بلاد النصارى سيمــا بانطاكية فانها اول مدينة بدا بها الملّة النصرانية، الثانى منه ان قطع خشب لم يجف، السادس عيد الذبح زعموا ان فيه ساعة تعذب فيها المياه المالحة والله اعلم بصحّة ذلك وقال اصحاب الطلسمات ان صوّر عنب على مايدة فيمـا بين اليوم التاسع الى السادس عشر وصير فى الكرم كالقربان عند مغيب النسر الواقع سلمت الثمار من الافات، العاشر صوم العذارى، السابع عشر يذهب البرد ببلاد فارس، فى الثانى والعشرين تنتهى الاربعينيــات، الرابع والعشرين صوم نينوى وفى هذا اليوم يبدو العشب فى الارض وتتزاوج الطيور، الخامس والعشرين يزرع القطن والبطيخ وتبدا الروم بغرس الاشجار وتكسح الكروم بارض مصر وتغتلم فحول الابل،
شباط ثمانية وعشرون يوماً فى السابع منه تسقط الجمرة الاولى، الثــالث عشر يجرى الماء فى العود من اسافلها الى اعاليها وتنقّ الضفادع، الرابع عشر صوم النصارى وتسقط الجمرة الثانية، الخــامس عشر تزرع بقول الصيف والقثّــاء والبطيخ وتلد الوحش وتصوت الطير وتطير الخطّاف وتلد المعز ايضا ويغرس شجر الورد ويزرع الياسمين والنرجس والسوسن ويورق الكرم ويكثر العشب، السادس عشر اختلاف الرياح والامطار عند القبط وخروج الكماة بالشام، فى العشرين يخرج الدبيب وتتحرّك البراغيث، الحادى والعشرين سقوط الجمرة الثــالثة ومعنى سقوط الجمرات هو ان النــاس كانوا يتّخذون فى قديم الزمان اخبية ثلاثاً فى الشتاء بعضها محيطة بالبعض وكانت دوابهم الكبار كالابل والبقر والخيل فى البيت الاول ودوابهم الصغــار كالغنم فى البيت الثــانى وهم كانوا فى البيت الثالث وكانوا يشعلون النــار فى كلّ بيت ويتخذون الجمر للاصطلاء فاذا كان السابع من شبــاط اخرجوا دوابهم الكبــار الى الصحراء وجعلوا الصغــار مكانها وهم سكنوا مكان الصغار فحينئذ سقطت من الجمرات الثلاث جمرة فاذا مرّ اسبوع اخر اخرجوا الغنم ايضا الى الصحراء وهم سكنوا مكانها فسقطت جمرة اخرى فاذا مرّ اسبوع اخر خرجوا الى الصحراء وتركوا اشعال النــار لطيب الهواء وقلّة البرد فسقطت حينئذ الجمرات الثلاث، الخامس والعشرين

يظهر الدخأ وتسخن بطن الارض وتهبّ الرياح اللواقح وتكسح الكروم، السادس والعشرين ايام العجوز سبعة ايام ثلاثة من شباط واربعة من اذار اولها سادس عشرى شباط لان شباط ثمانية وعشرون يوماً ولكلّ يوم من ايام العجوز اسم وهى صن وصنّبر ووبر وآمر ومؤتمر ومعلّل ومطفى الجر جمعها الشاعر فى قوله

كسع الشتاء بسبعة غبر ... ايّام شهلتنا من الشهر
فاذا انقضت ايام شهلتنا ... بالصنّ والصنّبْر والوَبْر
وبآمر واخيه مُؤتمر ... ومُعَلّل وبمُطْفىّ الجمر
فهناك ولى البرد منسلخًا ... واتتك راعدة من البحر

فهذه الايام لا تخلوا من برد وريح وكدورة فذهب بعضهم الى انه من الامور الطبيعية فان البرد يشتدّ فى آخره كما ان الحرّ يشتدّ فى اخر الصيف وذلك جارٍ مجرى السراج الذى فنيت رطوبته فانه عند انطفائه يشتدّ ضوءه دفعات، اذار احد وثلاثون يوماً فى اليوم الاول منه يخرج الجراد والدبيب والرابع منه آخر ايام العجوز وذهب بعضهم الى ان عجوزاً دهرية كاهنة من العرب اخبرت قَوْمَها ببرد شديد فى آخر الشتاء يسوء اثره على المواشى فلم يكترثوا لقولها وجزوا اغنامهم واثقين باقبال الربيع فاذا هم ببرد شديد اهلك الزرع والضرع فنسبوا اليها تلك الايام، السابع اختلاف الرياح العواصف، الثانى عشر يوم الحجامة، الثالث عشر تظهر الخطاطيف والحداة، السادس عشر تفتح الحيّات اعينها فانها فى ايام البرد تجتمع فى بطن الارض فيظلم بصرها، الثامن عشر يعتدل الليل والنهار وهو اول ربيع العجم وخريف الصين ويغلظ ماء البحر فيه لان الشمس تبخر لطيف اجزائه قالوا ان العقيم من الرجال اذا نظر الى السُّهَا فى ليلة هذا اليوم ثم جامع اهله حبلت وتهبّ فى هذا اليوم الرياح اللواقح وتسنبل الحنطة ويدرك النبق والباقلى وينعقد اللوز والمشمش وتورق الاشجار ويغرس الكرم ويخاف التمساح بمصر، فى الخامس والعشرين غليان البحر وفيه عيد البشارة وهى بشارة مريم بحمل عيسى عم،

نيسان ثلاثون يوماً فى اليوم الاول منه يرجى المطر، الرابع الشعانين، الحادى عشر عيد النصارى، الثامن عشر الاحد الجديد، فى العشرين تهيج الرياح الشرقية ويفرخ الطير، الحادى والعشرين يقوم سوق فلسطين، الثانى والعشرين هبوب الجنوب وامتداد الاودية، الثالث والعشرين يقوم دير ايوب بالشام، السابع والعشرين مدّ الفرات، الثامن والعشرين يهيج الدم وينعقد الثمار ويدرك اللوز،

ايار احد وثلاثون يوماً فى اليوم الاول منه ذكران ارميا النبى عم، الثانى دير الثعالب، الثالث ذكران أيّوب النبى عم، السابع عيد الصليب، التاسع ذكران شعيب النبى عم، الحادى عشر اول البوارح، الخامس عشر عيد الورد المستحدث، السادس عشر تهيج الظباء وتنقطع الكماة ويطيب ركوب البحر وذكران زكرياء النبى عم، الثالث والعشرين ذكران شمعون صاحب العجايب، الرابع والعشرين ترتفع الطواعين باذن الله ويحصد الزرع ويركب البحر وتبدا السمايم وتهبّ الشمال ويسود العنب وتتبيّن زيادة نيل مصر وتهبّ الدبور ايضا، الخامس والعشرين عيد الورد وفريك السنبل، التاسع والعشرين سبت القيامة، الحادى والثلاثين صوم السايحين،

حزيران ثلاثون يوماً فى اليوم الاول منه ذكران حزقيل النبى عم، الرابع جمعة الذهب، الحادى عشر نيروز الخليفة ببغداد فيه اللعب ورشّ الماء وغيره ما هو مشهور، السادس عشر يتنقّص نيل مصر وتغور المياه، الثامن عشر غاية طول النهار وقصر الليل وهو الامتلاء الاكبر تعظّمه العرب والعجم وهو الانقلاب الصيفى، الثانى والعشرين يوضع المنجل فى الزرع وتدرك الفاكهة والبطيخ والتين والعنب ويشتد الحرّ، الخامس والعشرين مولد يحيى بن زكرياء عم وابتداء السمايم بالهبوب احد وخمسين يوماً ويمتدّ جيحون، الثامن والعشرين آخر البوارح، التاسع والعشرين ينتظر اصحاب التجارب بمصر فان كثر فيه الندا قالوا يمتدّ النيل وان لم يكثر قالوا لا يمتدّ،

تموز احد وثلاثون يوماً فى الخامس تطلع الشعرى ويفرق باذن الله تعالى يوم طلوعها ما يصلح فى تلك السنة وما يفسد على زعمهم وذلك ان اصحاب الفلاحة من العجم ياخذون لوحاً قبل طلوع الشعرى بسبع ليال ويزرعون عليه اصناف الحبوب فاذا كانت الليلة التى تطلع فيها الشعرى وضعوا ذلك اللوح فوق سطح فى مكان مرتفع لا يحول بينه وبين السماء شىء فما اصبح مخضراً فهو الذى يصلح فى تلك السنة وما اصبح مصفراً فهو الذى يفسد فيها وكذلك كانت تفعل الفرس، السابع يموت الجراد، العاشر يقوم سوق بُصْرَى، الثانى عشر اول ايام الباحور وانها سبعة ايام متوالية يستدلّون بكلّ يوم منها على شهر من اشهر الخريف والشتاء من تغيّرات وتلوّن وزعموا انها للسنة كايام البحران للارض وان حال كلّ شهر من تلك الاشهر كيوم من تلك الايام اوّلها كاوّلها وآخرها كآخرها من التغيّرات، الرابع والعشرين تشتدّ صولة الحرّ ويرتفع الطاعون ويكثر الرمد ويزرع البطيخ الشتوى والجزر والذرة،

الخامس والعشرين ينهى عن الجماع لشدّة الحرّ، السابع والعشرين يحمر البسر ويقطف العنب والقصب النبطى وتغور المياه وتنضج الفواكه كلّها، فى الثلاثين عيد كنيسة مريم عليها السلام،

آب احد وثلاثون يوماً فى الاول صوم وفاة مريم خمسة عشر يوماً، الثالث ذكران المسيح عم، الرابع ذكران الياس النبى عم، الخامس ذكران موسى عم، السادس اول عيد التجلّى، التاسع تختلف الرياح، العاشر يقوم سوق عمان، الثانى عشر يبتدا هواء العراق بالطيب، الخامس عشر عيد مارت مريم، السابع عشر آخر عيد التجلّى، الثامن عشر تهيج الرياح البوارح ويكثر الرمان ويصفر الاترج، فى العشرين آخر السموم، الثانى والعشرين فتور الحرّ، السادس والعشرين يهيج الرمد، السابع والعشرين ذكران ايلشبع والدة يحيى عم، الثامن والعشرين يطيب الليل والماء ويهيج الزكام ويثور البلغم ويصلح شرب الدواء ويكثر الرطب والعنب ويسقط الطلّ والمنّ والسلوى بالشام،

ايلول ثلاثون يوماً فى الاول منه عيد راس السنة وتمامها وقيام سوق منبج، الثالث ذكران يوشع بن نون ويبتدى بايقاد النار فى البلاد الباردة، الخامس ذكران زكرياء النبى عم، الثانى عشر يفصد ويشرب الدواء، الثالث عشر تنتهى زيادة نيل مصر وعيد كنيسة القمامة، الرابع عشر عيد الصليب، السادس عشر فطام الاطفال، الثامن عشر اعتدال الليل والنهار وهو اول الخريف عند العجم والربيع عند الصين وزعموا ان النظر الى السحاب الذى يرتفع فيه يضىء الروح ويبرى الجسد، فى العشرين يرجع الماء من اعالى الشجر الى عروقه، الرابع والعشرين زعم اصحاب التجارب انه تهبّ فيه الريح وتاتى الغربان البقع فى اكثر البلاد،

فهذه امور تتكرّر فى كلّ سنة على راى اصحاب التجارب فى الاوقات المذكورة،

فصل فى شهور الفرس، وهى متساوية بالعدد لان عدد ايّام سنتهم ثلثمائة وخمسة وستّون يوماً فجعلوا كلّ شهر ثلثين ووضعوا فى آخر السنة خمسة والشهر عندهم لا يكون على اسابيع كما هو عند العرب بل عندهم من اول الشهر الى آخره لكلّ يوم اسم يختصّ به ذلك اليوم ويتميز به عن غيره وهذه اسماؤها ١ هرمز ٢ بهمن ٣ اردیبهشت ٤ شهریر ٥ اسفندارمذ ٦ خرداذ ٧ مرداذ ٨ دی باذر ٩ اذر ١٠ آبان ١١ خور ١٢ ماه ١٣ تیر ١٤ گوش ١٥ دی بمهر ١٦ مهر ١٧ سروش ١٨ رشن ١٩ فروردین ٢٠ بهرام ٢١ رام ٢٢ باد ٢٣ دی بدین ٢٤ دین ٢٥ ارد ٢٦ اشتاذ ٢٧ اسمان ٢٨ زامیاد ٢٩ ماراسفند ٣٠ انیران، وانّما وضعوا لكلّ

يوم من ايام الشهر اسمًا لان لهم في كلّ يوم ماكولاً وملبوسًا ومشمومًا يخالف غيرها ولهم اعياد منها ما هو موضوع لامور دنياوية ومنها ما هو موضع لامور دينية امّا الدنياوية فقد وضعوها ملوك الفرس ليتوصّلوا بها الى سرور النفس مع اكتساب الدعاء والحمد والثناء ورسموا فيها للعوامّ رسومًا وسنّوا سننًا تصير سببًا لاتّساع العيش على الفقرآء واسعاف آمال ذوى الرجاء واخذها الخلف عن السلف تيمّنًا وتفاؤلاً وامّا الدينية فقد وضعها اصحاب الديانات والمطلوب منها الخيرات والسعادات الاخروية، ونحن نذكر ما في كلّ شهر من شهورهم،
فروردين ماه اليوم الاول منه النيروز وهو اول يوم من السنة واسمه بالفارسية يقتضى هذا المعنى قالوا فى هذا اليوم ادار الله الافلاك وسير الشمس والقمر وساير الكواكب، وعن عبد الصمد بن على يرفعه الى جدّه عبد الله بن عبّاس انه اهدى الى النبى صلعم جام فضّة فيه حلواء فقال ما هذا قالوا حلاوة النيروز قال وما هو قالوا عيد عظيم للفرس قال نعم هو اليوم الذى احيا الله فيه العسكر قالوا وما العسكر يا رسول الله قال الذين خرجوا من ديارهم وهم الوف حذر الموت فقال لهم الله موتوا ثم احياهم فى هذا اليوم ردّ عليهم ارواحهم امر السماء فطرت عليهم فلذلك اتّخذ الناس صبّ الماء فيه سنة ثم اكل الحلواء وقسم الجام بين اصحابه، واسم هذا اليوم هُرْمُز وهو اسم من اسماء الله تعالى زعموا الفرس ان فى هذا اليوم قسم السعادات لاهل الارض وزعموا ايضا ان من ذاق صبيحة هذا اليوم قبل الكلام السكّر وتدهّن بالزيت رُفع عنه انواع البلاء فى عامّة سنته ويتفاءلون بما وقع لهم فى هذا اليوم من الحالات الحسنة والسيّئة وكان الملك يجلس فى هذا اليوم ويأتيه كلّ واحد من خدمه وحشمه بطرفة تحجبه واذا استيقظ من نومه اول ما تقع عليه عينه غلام حسن الوجه على فرس حسن على يده بازى حسن فان هذا الشكل احسن الاشكال قد اهدى اليه بعض خواصّه، السابع عشر منه هو سروش روز وسروش اسم ملك هو رقيب الليل قيل انه جبريل عم وهو اشدّ الملايكة على الجنّ والسحرة فيطلع على الخلق بالليل ثلاثًا فيقمع الجنّ ويزجر السحرة وبطلوعه يضىء الليل ويبرد الجو وتعذب المياه ويصقع الديك وتلتهب شهوة النكاح فى الحيوان ومن المرّة الاخيرة طلوع الفجر واهتزاز النبات ونماء الزهر وترويح العليل وتنفّس المكروب وصدق الرويا وفرح الملايكة وحزن الجنّ وهذا اليوم اول يوم امر بالزمزمة، التاسع عشر هو فروردين روز عيد يسمّى فروردجان وذلك لموافقة اسمه اسم الشهر وذلك جارٍ فى كلّ شهر يعنى اذا كان اسم اليوم يوافق

اسم الشهر كان عيداً وملوك الفرس اتّخذوا هذا الشهر كلّه اعياداً مقسومة فى اسداسه فالخمسة الاولى للملوك والثانية للاشراف والثالثة لخدم الملوك والرابعة للحاشية والخامسة للعامّة والسادسة للرعاة وكان من رسم الاكاسرة فى الخمسة الاولى لهم ان يامر الملك يوم النيروز باعلام الناس بجلوسه لهم عامة للاحسان اليهم وفى اليوم الثانى لمن هو ارفع مرتبة كالدهاقين والمشايخ وارباب البيوتات وفى اليوم الثالث لاساورته وعظمائه وموابدته وفى الرابع لاهل بيته وخاصّته وفى الخامس لولده فكان يصل فى كلّ يوم الى كلّ احد منهم ما يستحقّه من الانعام والاكرام وفى اليوم السادس كان فارغاً عن قضاء حقوقهم ولم يصل اليه الّا اهل انسه فكان يامر باحضار الهدايا على مراتب المهدين فيتاملّها ؞

اردیبهشت ماه اليوم الثالث منه اردیبهشت روز عيد يسمّى اردیبهشت كان لاتّفاق الاسمين واردیبهشت اسم ملك النار والنور وكله الله بذلك على زعمهم وبازالة العلل والامراض بالادوية والاغذية واليوم السادس والعشرون منه هو اشتاد روز وهو اول الكهنبار والكهنبارات ستّة كلّ واحد خمسة ايام وهى ايام عبادات المجوس وضعها زرادشت نبىّ المجوس؞

خرداد ماه السادس منه هو خرداد روز سمى خرداد كان لاتّفاق الاسمين ومعنى هذا الاسم ثبات الخلق وهو اسم الملك الموكل بتربية النبات والاشجار وازالة النجاسة عن المياه واليوم السادس والعشرون وهو اشتاد روز اول الكهنبار الرابع وفيه خلق الله الاشجار والنبات واليوم الثلاثون هو انيران روز وهو آبريز كان وهو عيد الاغتسال بقيت هذه العادة باصفهان؞

تير ماه السادس منه يوم خرداد عيد يسمّى جشن نيلوفر وهو مستحدث واليوم الثالث عشر منه تيروز عيد يسمى التيركان لاتّفاق الاسمين وفى هذا اليوم منوجهر طلب من افراسياب لمّا تغلّب على ايرانشهر ان يردّها اليه فانعم بها عليه وكان منوجهر متحصّناً بطبرستان واليوم السادس عشر هو اول الكهنبار الخامس وفيه خلق الله البهايم؞

مرداد ماه اليوم السابع منه مرداد روز وهو عيد يسمّى مردادكان لاتّفاق الاسمين؞

شهریر ماه اليوم الرابع منه شهریر روز عيد يسمّى شهريركان لاتّفاق الاسمين اليوم السادس عشر مهر روز اخر الكهنبار الخامس اليوم العشرون بهرام روز يسمّى المهرجان الصغير؞

مهرماه السادس عشر منه مهر روز عيد عظيم الشان يعرف بالمهرجان لان

اسمه موافق لاسم الشهر ومهر هو اسم الشمس وكانت الاكاسرة فى هذا اليوم يلبسون ابناءهم تاج الذهب الذى عليه صورة الشمس وعجلتها الدايرة عليها لان مهر اسم الشمس وذكروا ان فى هذا اليوم خرج افريدون بعد ان اهلك الضحاك بيوراسف كلّ من كان ينتسب الى جمشيد وفريدون وضعته امّه فى غار وتركته فتاتيه بقرة وحش ترضعه حتى وثب على الضحاك وطرده واخرج افريدون ونزلت الملايكة لعون افريدون وذكروا ان فى هذا اليوم دحى الله الارض وجعل الاجساد قرار الارواح وقالوا من اكل يوم المهرجان شيئًا من الرمان وشمّ ماء الورد دفع عنه افات كثيرة واليوم الحادى والعشرون هو رام روز وهو اليوم الذى ظفر افريدون بالضحاك واسره فقال لافريدون لا تقتلنى فاجابه الى ذلك وحبسه بجبل دنباوند،

ابان ماه اليوم العاشر منه ابان روز عيد يسمّى ابان كان لاتّفاق الاسمين قالوا فيه امر بعمارة الارض وحفر انهارها واتّصل الخبر بالاقليم السبعة والخمسة الاخيرة من هذا الشهر اولها اشتاد روز يسمّى الفروردجان فيها كانوا يضعون اطعمتهم فى نواويس الموتى والاشربة على ظهور البيوت يزعمون ان ارواح موتاهم تخرج فى هذه الايام من موضع ثوابها وعقابها فتاتيها وتنشف قوتها ويدخنون بيوتهم بالراسن لتستلذّ الموتى برايحته، ثم وقع بينهم اختلاف فزعم بعضهم انها الخمسة الاخيرة من ابان ماه وزعم بعضهم انها الخمسة الاخيرة من اذر ماه فاخذوا بجميعها تاكيداً اذ هو ركن من اركان دينهم،

اذر ماه اليوم الاول منه هو يوم هرمز فيه ركوب الكوسج وهو عادة جرت من رجل كوسج مضحك كان بفارس يركب فى هذا اليوم حماراً فى اطمار من الثياب ويتناول الاطعمة الحارّة ويطلى بدنه بالادوية ويظهر للناس ان عنده حرّة شديدة وياخذ بيده مروحة يتروّح بها ويقول الحرّ الحرّ والناس يضحكون منه ويرشون عليه الماء ويرمونه بالثلج والجليد فيصيب بذلك منهم منفعة وتوارث ذلك عقبه منه وبقى الى ان ضرب السلطان عليه ضربه وكان مع الكوسج نقيع المغرة وهى الطين الاحمر يلطخ به ثياب من لم يسمح له بشىء، وزعموا ان فى هذا اليوم استخرج جمّ اللولؤ من البحر ولم يكن قبله يعرف ذلك قالوا انه يوم قضى الله فيه الخير والشرّ وزعموا ان من طعم صبيحة هذا اليوم قبل الكلام سفرجلاً وشمّ اترجًا سعد فى عام سنته، واليوم التاسع هو اذر روز عيد يسمّى اذر جشن لاتّفاق الاسمين وفيه اصطلوا بالنار واذر اسم الملك الموكل بجميع النيران وقد امر زرادشت ان تزار فى هذا اليوم بيوت

النيران وتقرب لها القرابين وتشاور فى امور العالم ٭
دى ماه ويسمّى ايضا خُرّم ماه اليوم الاول منه يسمّى خُرّم روز وهو اسم الله تعالى وكان الملك فى هذا اليوم ينزل عن سرير الملك ويلبس الثياب البيض ويجلس على الفرش البيض ويرفع الحجاب ويترك هيئة الملك ويفرغ للنظر فى امور الدنيا واهله ويخاطبه كلّ من شاء رفيعاً او وضيعاً ويجالس الدهاقين والمزارعين ويواكلهم ويقول انا كواحد منكم ولا قوام للدنيا الّا بالعمارة التى تجرى على ايديكم وقوام العمارة بالملك لا غنى لاحدهما عن الاخر ونحن كاخوين متلايمين ٭ واليوم الحادى عشر هو يوم خور واول الكهنبار الاول وفيه خلق الله السماء ٭ واليوم الرابع عشر كُوش روز فيه عيد يسمّى عيد سيرسو يتناول فيه الخمر والثوم ويطبخ النبات باللحوم التى يتحرّز بها عن الشياطين وبها يتداوى من العلل المنسوبة الى ارواح السوء ٭ واليوم الخامس عشر هو ديبمهر روز عيد يتّخذ فيه شخص من عجين او طين على هيئة انسان ويوضع فى مداخل الابواب ويخدم خدمة الملوك ثم يحرق وفى هذا اليوم اتّفق فطام افريدون وركب الثور وزعموا ان من طعم صبيحة هذا اليوم قبل الكلام تفاحًا وشمّ نرجسًا عاش سنته بخير وخصب وزعموا ان التدخين فى ليلته بالسوسن امان فى العام من القحط والفقر ٭ واليوم السادس عشر هو مهر روز عيد كاوكيل زعموا ان جمعاً من الفرس تخلّصوا فى هذا اليوم من بلاد الترك وساقوا البقر التى سبيت منهم وزعموا ايضا ان افريدون فى هذا اليوم ركب الثور وفى ليلته يظهر ثور عجلة القمر فزعموا انه ثور قرناه من ذهب وقوايمه من فضة يظهر ساعة ثم يغيب والموفق لرويته يجاب الدعوة فى ساعة نظره اليه ٭
بهمن ماه اليوم الثانى منه بهمن روز عيد يسمّى بهمنجه لاتّفاق الاسمين وهو اسم الملك الموكل بالبهايم التى يحتاج اليها الناس للعمارة واهل فارس كانوا يطبخون فيه قدوراً يجمعون فيها من كلّ حبّ ولحم ويشربون فيه بهمن الابيض باللبن الشديد البياض ويزعمون ان ذلك ينفع للحفظ ولهذا اليوم خاصّية فى لقط الادوية من الجبال والاودية واتّخاذ الادهان وتهيية البخور والدخن وزعموا ان ذلك وضع جاماسب وزير كشتاسب ونفعها بيّن ٭ واليوم الخامس وهو يوم اسفندارمذ عيد يسمّى نوسده اى السدق الجديد وهو من ماثر بيوراسف ٭ واليوم العاشر هو يوم ابان عيد يسمى سدق وتفسيره المائة من ماثر اردشير بابك قيل انّما سُمّى سدقًا لانه بقى الى اخر السنة مائة يوم وقيل لانه تمّ فى هذا اليوم عدد المائة من الاب الاول وهو كيومرث وقالوا

ان الشتاء يخرج من جهنم الى الدنيا فى هذا اليوم والناس يوقدون نيراناً ويبخرون قرابين ليدفعوا مضرّته حتى صار من رسم الملوك فى هذه الليلة ايقاد النيران وارسال الوحوش والطيور مشددة فيهـا باقات من الشوك المشتعلة والشرب والتلهى، واليوم الثلثون هو انيران روز عيد يسمّى ابريز كان باصفهان وتفسيره صبّ المـاء والسبب فيه ان القطر احتبس فى زمن فيـروز جدّ انوشروان واجدب النـاس فترك فيروز الخراج فى تلك السنين وفتح الخزايـن واستدان من بيوت النيران وجاد بها على الرعية وتفقدهم تفقّد الوالد الولد حتى لم يمت فى تلك السنين احد جوعاً ثم صلّى ودعا الله تعـالى بازالة ذلك عن اهل الدنيا ودخل بيت النـار وادار يديه وساعديه حول اللهيب وضمّه الى صدره ثلاث مرّات ضمّ الصديق صديقه وبلغ اللهيب لحيته ولم تحترق وكان ذا لحية كثّة ثم قال الهى ان كان احتباس القطر من اجلى وسوء سيرتى فبيّن لى حتى اخلع نفسي وان كان لغيرى فازله وبيّن لى ولاهل الدنيـا ذلك وجد عليهم بالمطر ثم خرج من بيت النار فارتفعت سحابة واقبلت بامطـار لم يعهد مثلها غزارةً فايقن فيروز باجابة دعائه وجرت المياه فى السرادق والخيـام وكان الناس يصبّ بعضهم بعضًا فرحاً وسروراً فصار ذلك سنة لهم الى هذا الوقت، اسفندارمذ ماه اليوم الخامس منه هو اسفندارمذ روز عيد لاتّفـاق الاسمين ومعناه العقل والحلم واسفندارمذ اسم الملك الموكل بالارض والمراة الصالحة الخيّرة المحبّة لزوجها وهذا العيد خـاصّ للرجـال والنســاء يحسن بعضهم الى بعض ويتخذون فيما بينهم العهود وقد بقى هذا باصفهان والرى وساير بلاد الجبال يسمونه مردكيران ويعرف هذا اليوم ايضا بكتب الرقاع لدفع الهوامّ والحشرات فيكتبون من طلوع الفجر الى طلوع الشمس الرقية المعروفة ويلزقون ثلثاً منها على الجدران الثلاثة من البيت ويتركون الجدار المقابل لصدر البيت، واليوم الحادى عشر هو يوم خور اول الكهنبار الثانى وفيه خلق الله تعالى الماء، واليوم التـاسع عشر فروردين روز يسمى نوروز الانهار والميـاه الجـارية يطرحون فيه الماورد والطيب وغير ذلك ۞

القول فى السنين، السنة عند العرب والروم والفرس اثنـا عشر شهرا واربعة فصول بالاتّفاق لكن ايام السنة عندهم متفاوتة لان العرب تجعل شهورهـا على مدار الاهلة فايامهـا ثلثمـاية واربعة وخمسون يوماً والروم جعلوا شهرهم دور الشمس وايام سنتهم ثلثماية وخمسة وستّون لان فى هذه المدّة تقطع الشمس دايرة الفلك وامّا الفرس فانهم يعدّون كلّ ثلثين يوماً شهرًا فايام سنتهم ثلثماية

وستّون يوماً فسنين العرب قمرية وسنين الروم شمسية والتفاوت بينهما كل مائة سنة ثلاث سنين كما قال تعالى ولبثوا فى كهفهم ثلثماية سنين وازدادوا تسعاً يعنى ثلثماية بحساب الروم وازدادوا تسعاً بحساب العرب، واول السنة الشمسية وقت مسامتة الشمس لنقطة الاعتدال الربيعى ثم تتحرك متوجّهة نحو الشمال حتى تبلغ غايتها فى الشمال ثم ترجع متوجّهة الى نقطة الاعتدال الخريفى حتى تصير مسامتة لهـا ثم تتحرك متوجّهة نحو الجنوب حتى تبلغ غايتها فى الجنوب ثم ترجع متوجّهة الى نقطة الاعتدال الربيعى فبهذا الاعتبار قسموا السنة اربعة اقسام وسمّوا كلّ قسم فصلاً،

فصل فى ارباع السنة، من جملة لطف الله بعباده ان اعطى لكلّ فصل طبعاً مغايراً لما قبله فى كيفية وموافقاً فى كيفية اخرى ليكون ورود الفصول على الابدان بالتدريج فلو انتقل من الصيف الى الشتاء دفعة لادى ذلك الى تغيير عظيم فى الابدان فحسبك ما ترى من تغيير الهواء فى يوم واحد من الحرّ الى البرد كيف يظهر مقتضاه فى الابدان فكيف اذا كان مثل هذا التغيير فى الفصول فسبحانه ما اعظم شانه واكثر امتنانه، امّا الربيع فهو وقت نزول الشمس اول دقيقة من برج الحمل فعند ذلك استوى الليل والنهار فى الاقاليم واعتدل الزمان وطاب الهوى وهبّ النسيم وذابت الثلوج وسالت الاودية ومدّت الانهار ونبعت العيون وارتفعت الرطوبات الى اعلى فروع الاشجار ونبت العشب وطال الزرع وتلالا الزهر واورق الشجر وانفتح النور واخضر وجه الارض وطاب عيش اهل الزمان وتكوّنت الحيوانات ودبّ الدبيب ونتجت البهايم ودرت الضروع وانتشر الحيوان فى البلاد عن اوطانه وصارت الدنيا كانها جارية شابّة تجلّلت وتزيّنت للناظرين ولا يزال كذلك دابها وداب اهلها الى ان تبلغ الشمس آخر الجوزاء فحينئذ انتهى الربيع واقبل الصيف، وامّا الصيف فهو وقت نزول الشمس اول السرطان فعند ذلك تناهى طول النهار وقصر الليل ثم اخذ الليل فى الزيادة ودخل الصيف واشتدّ الحرّ وسخن الهوى وتقوى اكثر النبات والحيوان وادركت الثمار وجفّت الحبوب وقلّت الانداء واضاءت الدنيا وسمنت البهايم واشتدّت قوّة الابدان وكثر الريف وانتشرت الحيوانات على وجه الارض لعموم الخير وكثرت الدبيب وطاب عيش اهل الزمان وكثرت السموم ونقصت الانهار ونضبت المياه ويبست العشب وادرك الحصاد ودرّت الاخلاف واتّسع للناس القوت وللطير الحبّ وللبهايم العلف وتكامل زخرف الارض وصارت الدنيا كانها عروس منعمة بالغة

كاملة كثيرة العشاق ذات جمال ورعوية فلا يزال الامر كذلك الى ان تبلغ الشمس آخر السنبلة فحينئذ انتهى الصيف واقبل الخريف ☜ واما الخريف فهو وقت نزول الشمس الميزان فعند ذلك استوى الليل والنهار مرّة اخرى ثم ابتدا الليل بالزيادة وكما ذكرنا ان الربيع زمن نشو الاشجار وبدو النبات وظهور الازهار فالخريف زمان ذبول النبات وتغيير الاشجار وسقوط اوراقها فحينئذ برد الماء وهبّت الشمال وتغير الزمان ونقصت المياه وجفّت الانهار وغارت العيون ويبست انواع النبات وفنيت الثمار واحرز الناس الحبّ والثمر وعرى وجه الارض من دبيبها وماتت الهوام وانجحرت الحشرات وانصرف الطير والوحش يطلب البلدان الدفية واحرز الناس قوت الشتاء ودخلوا البيوت ولبسوا الجلود الغليظة من الثياب وتغيّر الهوى وصارت الدنيا كانها كهلة قد ولّت عنها ايام الشباب فلا يزال كذلك الى ان تبلغ الشمس آخر القوس وقد انتهى الخريف واقبل الشتاء ☜ واما الشتاء فهو وقت نزول الشمس اول الجدى فعند ذلك تناهى طول الليل وقصر النهار ثم اخذ النهار فى الزيادة واشتدّ البرد وخشن الهوى وتعرى الاشجار عن الاوراق وفنيت بطونها وفات اكثر النبات وانجحرت الحيوانات فى اطراف الارض وكهوف الجبال من شدّة البرد وكثرة الانداء ونشات الغيوم واظلم الجوّ وكلح وجه الزمان وهزلت البهايم وضعفت قوى الابدان ومنع البرد الناس عن التصرّف ومرّ عيش اكثر الحيوان وطال الليل الذى جعله الله سكنًا ولباسًا وبرد الماء الذى هو مادة الحياة وانقطع الذباب والبعوض وعدم ذوات السموم من الهوامّ ويطيب فيه الاكل والشرب وهو زمان الراحة والاستمتاع كما ان الصيف زمان الكدّ والتعب حتى قيل من لم يغل دماغه صايفاً لم يغل قدره شاتياً وصارت الدنيا كانها عجوز هرمة دنا منها الموت فلا يزال كذلك الى ان تبلغ الشمس آخر الحوت وقد انتهى الشتاء واقبل الربيع مرّة اخرى ولا يزال كذلك الى ان يبلغ الكتاب اجله ✿

فصل فى بعض العجايب المتعلّقة بتكرّر السنين ☜ قال بعض العلماء ان الله تعالى فى كل الف سنة بعث نبيًّا بمعجزات غريبة واضحة وبينات عجيبة لايحة لرفع اعلام دينه القويم وظهور صراطه المستقيم وليس يقول على راس كل الف سنة بل فى كل الف سنة فجاز ان يكون بين النبيّين اكثر من الف سنة او اقلّ منه وكان فى الالف الاول آدم ابو البشر وفى الالف الثانى نوح شيخ المرسلين عم وفى الثالث ابرهيم خليل الله عم وفى الرابع موسى كليم الله عم وفى الخامس سليمان

ابن داود نبيّ الله عم وفي السادس عيسى روح الله وكلمته عم وفي السابع محمد رسول الله وحبيبه صلعم ثمّ ختمت به النبوة وانتهت الاف الدنيا بالفه لما روى عن سعيد بن جبير عن ابن عبّاس ان الدنيا جمعة من جمع الاخرة سبعة الاف سنة وقد مضى ستة الاف ومائة ولثمانين عليها ميّون وعلى راس كلّ مائة من مبعث نبيّنا صلعم يظهر صاحب علم يرفع اعلام العلم فعلى راس المائة الاولى عمر بن عبد العزيز وعلى الثانية محمد بن ادريس الشافعي وعلى الثالثة ابو العبّاس احمد بن سُرَيْج وعلى الرابعة ابو بكر ابن الطيب الباقلانى وعلى الخامسة ابو حامد محمد الغزّالى وعلى السادسة ابو عبد الله محمد بن عمر الرازى رحمة الله عليهم، وعن انس بن مالك رضه من عمّره الله تعالى اربعين سنة كفّ الله عنه انواعاً من البلاء منها الجذام والبرص وجنون الشيطان ومن عمره الله تعالى خمسين سنة في الاسلام خفف الله حسابه يوم القيمة ومن عمره الله ستّين سنة رزقه الله الانابة اليه بما يحبّ الله عزّ وجلّ ومن عمره الله سبعين سنة احبّه اهل السماء واهل الارض ومن عمره الله ثمانين سنة محا الله سيّأته وكتب حسناته ومن عمره الله تسعين سنة غفر الله له ذنوبه وكان اسير الله في الارض ويشفع في اهل بيته، وذهب العلماء الى ان بتكرّر الاعوام تحدث حوادث عجيبة في العالم فربّما تتولّد بحسب الموادّ حيوانات عجيبة الشكل وبحسب اختلاف الاهوية معادن غريبة ونبات واشجار بديعة وربّما يصير العامر غامراً والغامر عامراً والبرّ بحراً والبحر برًّا والجبل سهلاً والسهل جبلاً كلّ ذلك بتقدير العزيز العليم،

ولنختم هذا الفصل بحكاية عجيبة وهي ما حكى انه كان في بنى اسرايل شابٌّ عابد وكان للخضر عم ياتيه في بعض الاوقات فسمع بذلك ملك زمانه فاحضره بين يديه وقال له اذا جاءك الخضر فاتنى به والّا قتلتك فقال الشابٌّ ويحك اتيك بالخضر فقال نعم والّا قتلتك فرجع الشابٌّ الى مكانه متفكّراً في امره حتى جاءه الخضر فحدّثه بحديث الملك فقال امض بي اليه فلمّا دخلا على الملك قال له انت الخضر قال نعم قال حدّثني باعجب شىء رايته فقال عم رايت كثيراً من عجايب الدنيا واحدّثك بما حضر لى الان كنت باجتيازى مررت بمدينة كبيرة كثيرة الاهل والعمارة فسالت رجلاً من اهلها متى بنيت هذه المدينة فقال هذه مدينة قديمة ما عرفنا مدّة بنائها نحن ولا اباؤنا ثمّ عُدت اليها بعد خمسماية سنة ما رايت للمدينة اثراً فلقيت رجلاً هناك يجمع العشب فسالته متى خربت هذه الارض فقال لم تزل كذلك فقلت اما كان

هاهنا مدينة فقال ما رايناها ولا سمعنا عن ابائنا ثم مررت بها بعد خمسماية عام فوجدتها بحرًا ولقيت هناك جمعًا من الصيّادين فسالتهم متى صارت هذه الارض بحرًا فقالوا امثلك يسال عن هذا انها لم تزل كذلك قلت اما كان قبل هذا يبسًا قالوا ما رايناه ولا سمعنا به عن ابائنا ثم مررت بهـا بعد خمسماية عام وقد يبست فلقيت بها شخصًا يختلى الحشيش فقلت له متى صارت هذه الارض يبسًا فقال لم تزل كذلك فقلت له امـا كان بحرًا قبل هذا فقال ما رايناه ولا سمعنا به عن ابائنا ثم مررت بها بعد خمسماية عام فوجدتها مدينة كثيرة الاهل والعمارة احسن ممّا رايتها اوّلًا فسالت بعض اهلها متى بنيت هذه المدينة فقال انها عمارة قديمة ما عرفنا مدّة بنائها نحن ولا اباؤنا فقال له الملك انى اريد ان اتبعك وافارق ملكى فقال له انك لا تقدر على ذلك ولكن اتبع هذا الشابّ فانه يدلّك على الرشاد ، تمّت المقالة الاولى فى العلويات وتتلوها المقالة الثانية فى السفليات ، وحسبنا الله ونعم الوكيل

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى خلق فسوى ، والذى قدر فهدى ، الازلىّ الذى لا اول لوجوده ولا ينتقل من حالة الى اخرى ، الابدىّ الذى لا اخر لدوامه واليه المرجع والمنتهى ، خلق الارض والسموات العلى ، وابدع الاركان والامزجة والاعضاء والقوى ، وانشا الجماد والحيوان وازواجًا من نبات شتى ، له ما فى السموات وما فى الارض وما بينهما ومـا تحت الثرى ، والصلاة على سيّد المرسلين وامام المتّقين محمّد خير الورى ، وعلى آله مصابيح الدجى ، واصحابه مفاتيح الهدى ، امّا بعد فان عجايب ما دون الفلك من كرة الاثير وعجايب اثارها وكرة الهواء وسحبها وامطارها وكرة الماء وعجايب بحارها وكرة الارض وسعتها وقرارها ورسوخ جبالها وامتداد انهارها وفوايد معادنها وخواصّ اشجارها ممّا يتحيّر فيها عقل كلّ لبيب ويدهش لبّ كلّ عاقل اريب فاردت ان اذكر منها بعض ما انتهى اليه فهم البشر وان كان جميع مـا ادركوه قطرةً من بحر وذرّةً من قفر وقد سبق ان كتابنا هذا مشتمل على مقالتين وقد انتهت المقالة الاولى فاقول وبالله التوفيق

المقالة الثانيه فى السفليات

وهى ما دون الافلاك من العناصر والمولدات والنظر فيها فى امور

الاول فى حقيقة العناصر وطباعها وترتيبها وانقلاب بعضهـا الى بعض ، ذهبوا الى ان العنصر هو الاصل فى الموضوعات والمراد منه الاجسام الّتى دون فلك القمر وتلك الاجسام امهات والمولدات المعادن والنبات والحيوان ويقال للامهـات الاركان والاركان اربعة النار والهواء والماء والارض ، فالنار حارّة يابسة موضعهـا الطبيعى تحت الفلك وفوق الهواء والهواء حـارّ رطب موضعه الطبيعى تحت النار وفوق الماء والمـاء بارد رطب موضعه الطبيعى تحت الهواء وفوق الارض والارض باردة يابسة موضعهـا الطبيعى الوسط ، ثم ان هذه الاركان كل واحـد منها مشاكل لما يليه فى كيفية ويخالفه فى اخرى فلاجل مشاكلتها تجـاورت مراكزها ولاجل مضادتها تباينت واختصّ كلّ واحد بمركز لا يقف الّا فيه الّا اذا منعه مانع فاذا ارتفع المانع وكان النزوع الى مركز العالم فهو يقبل وان كان الى جهة المحيط فهو حفيف ، واعلم ان البارى تعالى رتب فى وضع العناصر بكمال حكمته ترتيباً بديعاً ووضعاً عجيباً وهو ان ما كان منهـا اخفّ فهو الى الفلك اقرب وما كان منها اثقل فهو الى الفلك ابعد كالارض فانها لما كانت اثقل صار محلّها وسط الفلك وما كان خفيفًا بالنسبة اليه وثقيلاً بالنسبة الى ما فوقه وهو الماء صار محلّه فوق الارض وتحت الهواء فانا اذا رمينا شيئًا من التراب فى الماء رسب فيه ويقف الماء فوقه فالماء لمـا كان اخفّ من الارض صـار اقرب الى الفلك منها ثم الهواء لما كان اخفّ من الماء واثقل من النـار صـار محلّه فوق الماء وتحت النار فان الزقّ المفتوح فى اسفل الماء يطفو طبعاً ولا يزال يشقّ الماء حتى يصل الى موضعه الطبيعى ويستقرّ فيه فيكـون اقرب الى الفلك من الماء والنار لما كانت اخف من الكلّ فانها فوق الهواء وتحت كرة الفلك ،

فصل فى انقلاب هذه العناصر بعضها الى البعض ، امّا الهواء فينقلب ماء كما يشـاهد فى الرطوبات المجتمعة على سطح الاناء المتّخذ من الصفر فانـك اذا تركت فى الاناء شيئًا من الجمد ترى على اطراف الاناء قطرات من الماء ومعلوم انها ليست من ترشّح الاناء بل سببها ان الهواء المحيط بالكوز يصير بارداً بسبب برود الجمد فيصير ماء ويقع على اطراف الاناء والماء ايضـا ينقلب هواء كمـا يشاهد من البخارات الصاعدة من حرارة الشمس او النـار والهواء ينقلب نارًا كما تشاهد فى السموم فى بعض المواضع عند شدة الحرّ وكما ترى من كير الحدّادين اذا بالغوا فى نفخه فان هواءه صـار بحيث اذا دنى منه شىء يحترق

والماء ينقلب ارضاً كما ترى من بعض المياه انها تصير حجراً والارض تنقلب ماء كما يفعله اصحاب الاكسير بسحق اجزائها وخلط بعض الادوية بها حتى تصير كلّها ماء ولا تبقى فيه الاجزاء الارضية، ثم ان كلّ من كان من هذه العناصر الطف كان انقلابه وتغيّره اسرع وكل ما كان اكثف كان انقلابه وتغيّره ابطا فانا اذا اخذنا ماءين احدهما الطف من الاخر وتركناهما فى الهواء البارد يجمد اللطيف قبل الغليظ وايضا لو تركناهما فى الشمس يسخن اللطيف قبل الغليظ، وكذلك اهل البلاد الحارّة التى لا يوجد بها الثلج والجمد اذا ارادوا تبريد المياه حطوها على الشمس اخر النهار تسخن ثم يقع الهواء عليها فيبردها اكثر مما يبردها لو لم تعرض على الشمس وايضا لو تركنا الماء الحارّ والبارد نرى تاثر الحارّ من البرد فوق تاثر البارد *

النظر الثانى فى كرة النار، النار جسم بسيط طباعه ان يكون حارّاً يابساً متحركاً بالطبع على الوسط لتستقرّ تحت كرة الفلك لا لون لها زعموا ان النار الصرف لا يدركها البصر لانّا نرى الشمع اذا اشتعل كانت شعلته منفصلة عن الفتيلة ولا شكّ ان الحرارة عند اتّصال الفتيلة اقوى وايضا ان كير الحدّادين اذا بالغوا فى نفخه صار هواءه بحيث اذا دنى منه شىء يحترق ولا ضوء له فعلم ان النار القوية الصرف لا ضوء لها والنار التى هى فوق العناصر فى غاية القوة والخلوص فلذلك لا تدركها الابصار انظر الى حكمة البارى تعالى كيف جعل كرة الاثير دون فلك القمر كما يحترق بحرارتها الدخان الغليظة الصاعدة ويلطف البخارات العفنة ليكون الجوّ ابداً صافياً شفافاً وجعلها طبقة واحدة شديدة الحرارة محيلة لكل ما وصل اليها من الابخرة والادخنة ناراً صرفاً لما ذكرنا من الحكمة، ثم خلقها غير ملونة اذ لو كانت مضيّة كالنار التى عندنا لمنعت الابصار عن روية عالم الافلاك ثم حجبها بكرة الزمهرير لمنع برد الزمهرير وهج الاثير عن الحيوان والنبات والّا لادى الى هلاكها ثم اىّ شىء اعظم واعجب من خروج هذا الجرم النورانى من الحديد والحجر الكثيفين ومن الشجر الاخضر الذى يخالف طبيعته النار ثم من الحرارة والضياء اللتين تلازمانها ثم من غلبتها وسلطانها على الاجسام حتى على الصخرة الصمّاء فتجعلها تراباً او على الحديد الذكر فتذيبه واذا تفكّرت فى المصالح المتعلّقة بها للخلق سيما لنوع الانسان وجدت فهم الانسان عن ضبطها قاصراً ولهذا قال تعالى نحن جعلناها تذكرة ومتاعاً للمقوين فسبح باسم ربّك العظيم فسبحانه ما اعظم شانه، ومن النيران العجيبة خلقها الله نار لقبول القرابين تنزل من السماء تاكل القربان

المقبول وهي التي اكلت قربان هابيل دون قربان قابيل وكان ذلك الامتحان في بني اسرايل ايضا اذا ارادوا امتحان اخلاصهم كانوا يتقرّبون بالقربان ويتركونه في بيت لا سقف له وكان النبي يدخل البيت ويدعو الله تعالى والناس خارج البيت فتنزل من السماء نار بيضاء لها دوى حتى تحيط بالقربان فتاكله وهي التي اخبر الله تعالى عنها حيث قال الذين قالوا ان الله عهد الينا ان لا نومن لرسول حتى ياتينا بقربان تاكله النار هذه نار الرضا فسبحان من جعلها مرّة للرضا ومرة للسخط٠ ومنها نار جعلها الله تعالى لسخطه كنار اصحاب الجنة التي ذكرها الله تعالى وهو انه كان لرجل صالح بستان اذا كان يوم قطافها يطعم من جاءه من المساكين فلمّا مات عزم اولاده ان لا يعطوا المساكين شيئاً ويقطفونها سرًّا فلمّا ذهبوا اليها وجدوها قد احترقت فلمّا راوها قالوا انا لضالّون بل نحن محرومون الى قوله فاقبل بعضهم على بعض يتلاومون٠ ومنها نار الصاعقة وهي نار تسقط من السماء تحرق اى جسم صادفته وتنفذ في الصخرة الصمّاء لا يردعها الّا الماء ذكروا انها ربّما تحجّرت فتصير الماس فقطاع الماس منها٠ ومن النيران العجيبة نار الحرتين كانت ببلاد عبس فاذا كان الليل تسطع من السماء وكانت بنو طيّئ تنفش بها ابلها من مسيرة ثلاث وربما برزت منها عنق فتاتى على كلّ شىء بقربها فتحرقه واذا كان النهار كانت دخاناً يفور فبعث الله تعالى خالد بن سنان العبسي ولم يكن في بني اسمعيل نبيّ قبله فاحتفر لها بيرًا ثم ادخلها فيها والناس ينظرون حتى غيّبها٠

فصل في الشهب وانقضاض الكواكب٠ زعموا ان الدخان اذا صعد الهواء ولا تصيبه برودة حتى يصل الى الطبقة النارية فان لم تنقطع مادّته عن الارض وكان في الدخان دهنيّة تشتعل النار فيها ويصير كلّها نارًا ويرجع الى مادّة الدخان فيصير كلّها نارًا ويحرق جميع ما حوله مثاله ان السراج اذا اطفى وجعل تحت شعلة سراج اخر فاذا وصل دخان المنطفى الى الشعلة ترجع النار عن الشعلة وتوقد السراج المنطفى وامّا اذا كانت مادّته منقطعة عن الارض فاذا وصل الى طبقة النار وكان لطيفًا تاخذ النار فيه ويصير نارًا صرفًا وتذهب عنه الاجزاء الدخانية فيرى كانه انطفا وقد ذكرنا ان النار الصرف لا ترى وان كانت المادّة كثيفة فاذا اخذت النار فيها تبقا زمانًا فترى منها اشكال بحسب هيئة الدخان فربّما ترى مثل كوكب صغير او كبير وربما ترى كوكبًا ذا ذوابة او شكل تنّين او حيوانًا ذا قرنين وربما ترى اعمدة مخروطة قايمة قاعدتها ممّا يلي كرة النار ومخروطها مما يلي كرة الزمهرير وربما ترى عند

انقضاضها كانها كرة تتدحرج على سطح الفلك وربما كانت المادّة الدخانية كثيرة فاذا اخذت النار فيها اشتعلت اشتعالاً عظيماً حتى اضاءت الهوى منها واستنار وجه الارض منها والله الموفق ٭ وتارة تبتدى من الشمال الى الجنوب وتارة تبتدى من الجنوب الى الشمال فيتخيّلها الناظر كانها كرة قطران اشتعلت فيها النار ثم رميت فى الهواء وكلّما اكلتها النار تباين شررها وصغرت حتى تفنى ٭ واعلم ان اكثر الناس ذهبوا الى ان انقضاض هذه الشهب سقوط كواكب من السماء وترمى بها الشياطين كما قال تعالى انا زيّنّا السماء الدنيا بزينة الكواكب وحفظاً من كلّ شيطان مارد وهذا ظاهر معنى لانه قل بعض الحكماء ليس فى الاية ما يدلّ على ان الكواكب ترمى لانك اذا قلت جعلت هذه القوس لارمى عنها فلا دلالة على ان ترمى بنفس القوس بل ترمى عنها بالشهاب وهكذا معنى قوله وجعلناها رجوماً للشياطين لان هذه الشهب فى الجوّ لا تحدث الّا بتاثير هذه الكواكب وشعلتها وانّما قال تعالى انا زيّنّا السماء الدنيا وان كانت الكواكب على الفلك الثامن سوى السيارة والله اعلم بصحّة هذا القول واتباع ظاهر هذه الايات اولى ٭

خاتمة زعم بعض الاوايل ان بين النار ونفس الانسان متشابهة ليست بينه وبين غيره من العناصر وهى من وجوه منها ان النار اذا عظمت وكثرت يصعب دفعها وان قلّت يسهل اطفاؤها بنفخ وكذلك النفوس الانسانية عند كثرتها يصعب دفعها فاذا قلّت فانه يهلك بادنى فعل ٭ ومنها ان الانسان يعيش فى مكان تحيا فيه النار ويهلك حيث تنطفى النار وكذلك اذا اراد اصحاب المعادن والحفاير دخول بثق او مغرة اخذوا خشباً طويلاً فى راسها شعلة وقدموها امامهم فان بقيت الشعلة دخلوها وان انطفت لم يتعرّضوا لدخولها وايضاً اذا ارادوا نزول جبّ ارسلوا فى ذلك الجبّ قنديلاً فيه مصباح فان انطفا لم يتعرّضوا لها وان بقى نزلوا ٭ ومنها ان المصباح عند ذهاب دهنه وانطفائه اضطرم مراراً اضطراماً ساطعاً ثم يخمد كما ان الانسان قبيل موته يزيد قوته وهى الة يسمونها راحة الموت وليس بعد تلك الحالة لبث والله الموفق ٭

النظر الثالث فى كرة الهواء ٭ الهواء جرم بسيط طباعه ان يكون حارًّا رطباً شفافاً لطيفاً متحرّكاً الى المكان الذى تحت كرة النار وفوق كرة الماء زعموا ان سمك السماء منقسم بثلاثة اقسام اولها ممّا يلى فلك القمر والقسم الثانى ممّا يلى سطح الماء او الارض والاخر هو الوسط ٭ امّا الهواء الذى فى فلك القمر نار

فى غـــاية الحرارة ويسمّى الاثير والذى فى الوسط بارد فى غـــاية البرد ويسمّى الزمهرير والذى يلى الارض معتدل فى موضع دون موضع ويسمّى النسيم، امّا الهواء المماس لفلك القمر فلدوام دورانه مع الفلك وسرعة حركته قد حمى حتى صار ناراً سموماً ثم انه كلّما كان منهبطاً الى اسفل كان ابطا حركة واقلّ حرارة وكلّمـــا قلّت الحرارة غلبت البرودة الى ان تصير فى غـــاية البرد الذى يسمّى الزمهرير وامّا القسم الثالث فانه بواسطة مطارح شعاعات الشمس وغيرها من الكواكب على سطح الارض وانعكاسها فى الهواء صار معتدلاً ولو لا ذلك لكان الهواء المماس لظاهر سطح الارض اشدّ برداً ممّا سواه كما يعرض ذلك فى الموضع الذى تحت القطب الشمالى وذلك لان هنـــاك ستّة اشهر ليل لبعد الشمس عنه فيبرد الهواء برداً شديداً وتجمد الميـــاه ويظلم الجوّ ويهلـــك الحيوان والنبـــات، وزعموا ان اكثر ما يكون سمك كرة النسيم ستّة عشر الف ذراع ارتفـاعاً فى الهواء واقلّه ما يطـــابق سطح الارض لان اعلا جبل يوجد فى الارض لا يبلغ مقدار ارتفاعه هذا المبلغ ولا يمنع حرارة الجوّ هناك من انعقـــاد الغيوم فان المانع من انعقاد الغيوم فى الهواء حرارة الجوّ هنـــاك من تسخين الكواكب اياه بمطارح اشعّتها وانعكـــاس تلك الاشعّة من سطح الارض، وامّا سطح كرة النسيم ممّـــا يلى الارض فانه متداخل الى عمق الارض الى نهاية ما ثم يقف فان النازلين الى اسفل لطلب المعـــادن ربّمـــا احتاجوا الى نسيم الهواء فنفخوا بالمنافخ والانابيب ليستنشقوا من النسيم وتضى سرجهم فان النسيم متى انقطع عنهم انطفت سرجهم وانشق من كان فى المعـــادن ولا يمكـــن ان يعيش الحيوان ذو الرية الّا فى موضع يوجد به النسيم، وللهواء تغـيّـــرات عجيبة واستحالات من النور والظلمة والحرّ والبرد وقد سبق القول فيه فى المقالة الاولى وامّا ما يحدث فيه من كثرة البخارات والدخـــانـــات واختلاف الرياح والزوابع والهالات وقوس قزح والغيوم والرعود والبروق والصواعق والامطـــار والضبـــاب والطل والانداء والصقيع والثلوج والبرد والشهب وذوات الاذنـــاب فهذه اخبارات تقع بعضها فى سمك كرة النسيم وبعضها فى سمك كرة الزمهرير وبعضها فى سمك كرة الاثير وبعضها فى السطوح المشتركة وقد مرّ الكلام فى سمك الاثير فلنذكر الان ما يحدث فى غيره والله الموفق،

فصل فى السحاب والمطر وما يتعلّق بهما، زعموا ان الشمس اذا اشرقت على الماء والارض حللت من الماء اجزاء لطيفة مائية تسمى بخاراً ومن الارض اجزاء لطيفة ارضية تسمّى دخاناً فاذا ارتفع البخار والدخان فى الهواء وتدافعهمـــا

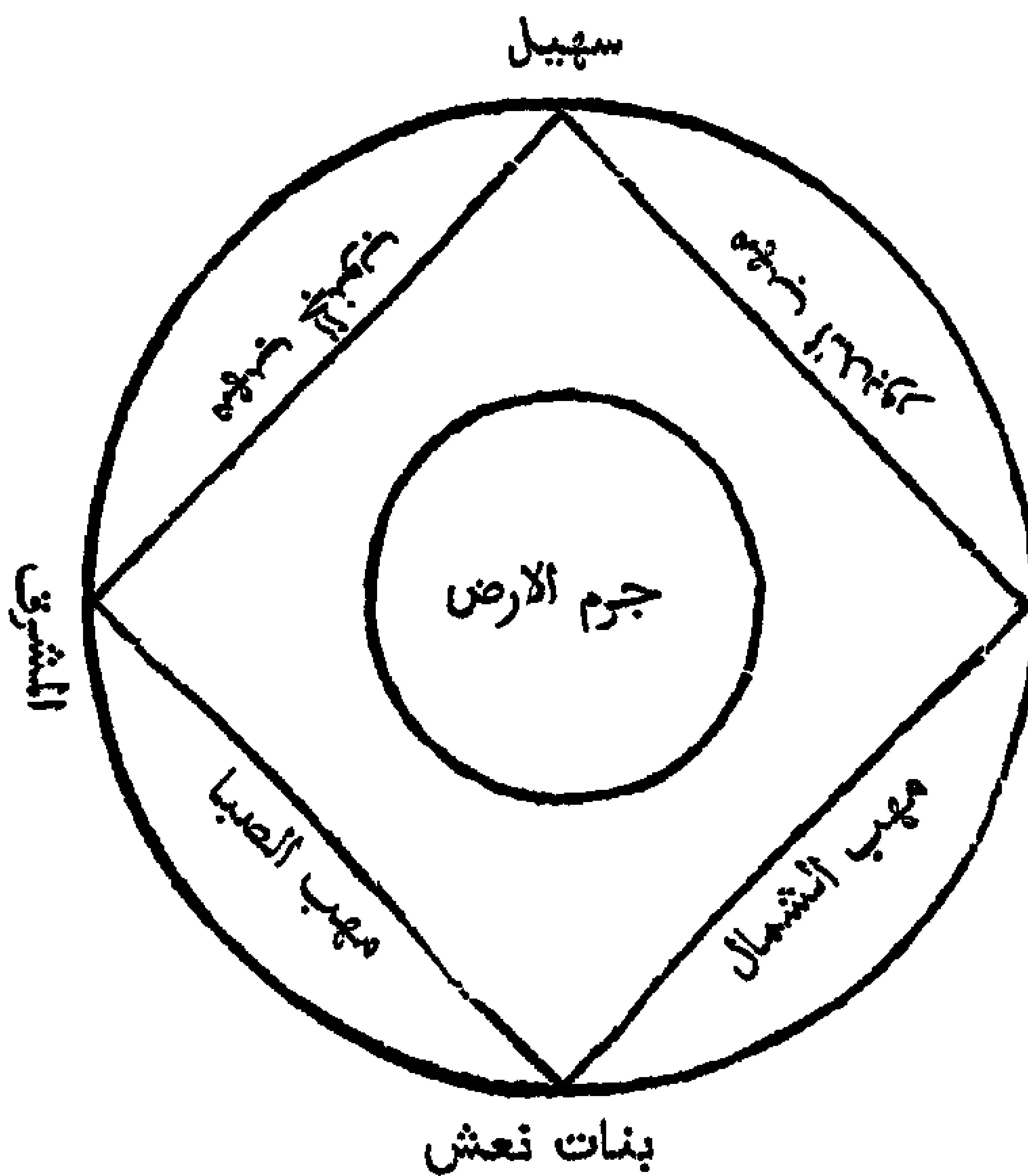
الهواء الى الجهات وتكون من قدامها جبال شامخة مانعة ومن فوقها برد الزمهرير ومن اسفلها مادّة البخار متّصلة فلا يزال البخار والدخان يكثران ويغلظان فى الهواء وتتداخل اجزاء بعضها فى بعض حتى يثخن فيتكوّن منها سحاب مولف متراكم ثم ان السحاب كلّما ارتفع انضمت اجزاء البخار بعضها الى بعض حتى صار ما كان منها دخاناً ريحاً وما كان بخاراً ماء ثم تلتام تلك الاجزاء المائية بعضها الى بعض فيصير قطراً فتثقلت واخذت راجعة الى اسفل فان كان صعود ذلك البخار بالليل والهواء شديد البرد منعه من الصعود واجمده اوّلاً فصار سحاباً رقيقاً وان كان البرد مفرطاً اجمد البخار فى الغيم وكان ذلك ثلجاً لان البرد يجمد الاجزاء المائية وتختلط بالاجزاء الهوائية وينزل بالرفق فلذلك لا يكون له فى الارض وقع شديد كما للمطر والبرد وان كان الهواء دفيًّا ارتفع البخار فى الغيوم وتراكم السحب طبقات بعضها فوق بعض كما ترى فى ايام الربيع والخريف كانها جبال من قطن مندوف فاذا عرض لها برد الزمهرير من فوق غلظ البخار وصار ماء وانضمت اجزاؤها فصار قطراً وعرض لها الثقل فاخذت تهوى من سمك السحاب ومن تراكمها تلتام تلك القطرات الصغار بعضها الى بعض حتى اذا خرجت من اسفلها صارت قطراً كثيراً فان عرض لها برد مفرط من طريقها جمدت وصارت برداً قبل ان تبلغ الارض وان لم تبلغ الابخرة الى الهواء البارد فان كانت كثيرة صارت ضباباً وان كانت قليلة وتكاثفت ببرد الليل فان لم ينجمد نزل طلًّا وان انجمد نزل صقيعاً، واعلم ان من لطف الله تعالى بعباده انزال المطر فى كلّ سنة مقداراً معلوماً عنده الى مستقرّ الحيوان لا الى القفار البلاقع التى لا حيوان بها فان اهل التجربة زعموا ان كلّ بقعة بينها وبين البحر اكثر من مسيرة اربعين يوماً فانها لا تصلح لمسكن الحيوان لان القطر لا ينزل بها، ثم من تمام لطفه انزال القدر الذى يكون مفيداً لا قاصراً عن الكفاية فلا ينبت شيئًا ولا زايداً على الكفاية فيعفّن النبات ويضرّ بالحيوان كما فعل بقوم نوح والى هذا المعنى اشار جلّت قدرته بقوله والذى نزّل من السماء ماء بقدر فانشرنا به بلدة ميتاً والله اعلم بالصواب،

فصل فى الرياح، زعموا ان حدوث الرياح من تموج الهواء بحركته الى الجهات كما ان تموج البحر هو تدافع الماء بعضه بعضاً الى الجهات فان الهواء والماء بحران واقفان غير ان اجزاء الماء غليظة ثقيلة الحركة واجزاء الهواء لطيفة خفيفة الحركة، امّا كيفية حدوثها فان الادخنة التى تصعد من تاثير الشمس من الارض وغيرها من الاشياء اليابسة اذا وصلت الى الطبقة الباردة اما ان ينكسر

حرّها واما ان تبقى على حرارتها فان انكسر حرّها تكاثفت وقصدت النزول فيتموّج بها الهواء فيحدث الريح وان بقيت على حرارتها تصاعدت الى كرة النار المتحرّكة بحركة الفلك فتردها لحركة الدورية الى اسفل فيتموّج بها الهواء فيحدث الريح وربّما يتخلّل تلك الادخنة الهواء فيتحرّك من جانب الى جانب فيحدث منها الريح ايضا وسبب تخلّلها الهواء اما خروجها من مخرج معوّج او ردّ الرياح النازلة اياها من الصعود المستقيم وربّما يصل اليها رياح اخر وتمددها ادخنة من السفل فتميلها الى جهة اخرى ، واندر الرياح ان تتحرّك الهواء من غير واسطة شيء من الادخنة بل بسبب شعاع الشمس فان شعاع الشمس تخلخل الهواء فيزداد حجمها وبسببه يتحرّك الهواء ، واما الزوبعة فهى الريح التى تدور على نفسها شبه منارة فاكثر تولدها من رياح ترجع من الطبقة الباردة فتصادف سحاباً وتدوره بشدّة الحركة التى فيها فيحدث من دوران الغيوم تدوير فى الريح فينزل الارض على تلك الهيئة وربّما يكون مسلك صعودها مدوراً فيبقى هبوبها ايضا كذلك مدوراً كالشعر الجعد فان سبب جعودته ربما يكون اعوجاج المسام وربما يكون سبب الزوبعة التقاء ريحين مختلفى الهبوب فانهما اذا تلاقيا تمنع احداهما الاخرى عن الهبوب فيحدث بسبب ذلك ريح مستديرة تشبه منارة وربّما صادفت الزوبعة السفينة فترفعها وتدورها وربّما وقع قطعة من الغيم فى وسط الزوبعة فتدورها فى الهواء فيرى شبه تنين يطير فى الجوّ ،

القول فى اصول الرياح ،

اصول الرياح اربعة الشمال ومهبّها من مطلع بنات نعش الى مغرب الشمس والجنوب ومهبّها من مطلع سهيل الى مشرق الشمس والصبا ومهبّها من مطلع بنات نعش الى المشرق والدبور ومهبّها من مطلع سهيل الى المغرب وهذه صورة مهابّها



اما الشمال فباردة يابسة لانها تاتى من ناحية لله لا تسامتها الشمس اصلاً بل لا تقرب منها وتكون الثلوج والمياه الجامدة بها كثيرة فالريح تجتاز بها وتزداد بذلك بردًا وايضا هذه النواحى قليلة البحار كثيرة البرارى والجبال فتكتسب منها يبساً وتكون اشدّ هبوباً من الجنوب لانها تهبّ من موضع ضيق فتشبه الماء الذى خرج من الانبوب الضيق ولا كذلك الجنوب فان مهبّها واسع فتشبه الماء الذى خرج من الانية الواسعة الراس والدليل على ان مهبّ الشمال ضيق هبوبها من وسط الجبال فان الجبال فى ناحية الشمال كثيرة جدًّا والجنوب مهبّها على البحار ليس فيها جبال ٭ والشمال تصلب الابدان وتقوى الادمغة وتحسن اللون وتصفى الحواس وتصحّح الشهوة وزعموا ان الرياح الشمالية والجنوبية اذا دام هبوبها على مواضع تولد الحيوان فالشمالية تجعل اكثر نتاجها ذكوراً والجنوبية تجعل اكثر نتاجها اناثاً والعرب تذمّ الشمال لانها تقشع الغيم وتاتى بالبرد وهى ادوم الرياح فى الشتاء ٭ واما الجنوب فحارّة رطبة لان هبوبها من ناحية خطّ الاستواء والحرّ مفرط هناك لان الشمس تسامتها فى السنة دفعتين ولا تتباعد عنها فتزداد بذلك حرًّا وايضا هذه الجهة كثيرة البحار فتبخر الشمس عنها ابخرة كثيرة رطبة فتكتسب الجنوب منها رطوبة والجنوب ترجى الابدان وتورث الكسل وتحدث ثقلاً فى الاسماع وغشاوة فى البصر ويظهر عند هبوب الجنوب فى البحر سواد عظيم ولا كذلك عند هبوب الشمال فان الشمال تجعل الهواء صافياً وسطح البحر راكداً والجنوب تجعل الهواء كدرًا وسطح البحر غير مستوٍ ٭ ومن العجب ان الجنوب اذا هبّت على الماء الحارّ تبرده والشمال اذا هبّت عليه تتركه على حرارته كما كان قالوا سبب ذلك ان عند هبوب الشمال تتمكّن الحرارة فى داخل الماء كما ترى فى الشتاء فان الحرارة تتمكّن فى جوف الارض فيبقى داخلها حارًّا وامّا عند هبوب الجنوب فتخرج الحرارة من داخل الماء كما ترى فى الصيف فان الحرارة فيه تخرج من جوف الارض الى ظاهرها ويبقى داخلها بارداً فخرجت الحرارة من داخل الماء عند هبوب الجنوب والماء فى نفسه بارد يعود الى طبعه ٭ والعرب تحمد الجنوب لانها تنشى السحاب وزعموا ان اللواقح من الجنوب ولا يمطر غيرها من الرياح قال الهذلى

اذا كان عام مانع القطر ريحه صبًا وشمال قرّة ودبور ٭

واما الصبا فقريبة من الاعتدال فان كان هبوبها فى اول النهار فهى مايلة الى البرد لانها تمرّ على مواضع باردة بردت ببعد الشمس عنها بالليل فتكون طيبة

جدًّا الّا ان زمانها قليل لان شعاع الشمس تسوقهـا من خلفهـا فاذا طلعت الشمس ساقتها الى قدامها فلا تزال تمرّ قدام الشعـاع والشمس تلطفهـا وتسخنها بحرّها وضيائها حتى تصير معتدلة وهى النسيم الذى يدعى الريح السحرية يلتذّ الانسان بها اذا مسّته فيطيب النوم عليه والمريض يجد راحة عند ذلك فيكون هبوب هذه الريح بالاسحار من الليل والغدوات من النهار ،

واما الدبور فانها مخالفة للصبا لانها تهبّ والشمس مدبرة عنها فلا يسخنها تسخين الصبا ولذلك تهبّ فى آخر النهار ولا تهبّ قبله ولا بالليل لان الشمس تبلغ موضع مهبّها فى ذلك الوقت فتحلل البخارات منه ولهذا يكون زمان هبوبها قليلاً جدًّا وخواصّها مخالفة لخواصّ الصبا وقد مرّ القول فيه مبسوطاً ،

خاتمة فى خواصّ الرياح ، واعجبها كونها حاكية لما يمرّ بها من الاصوات والروايح الطيبة والنتنة والابخرة والادخنة ثم القاحها الشجر وترطيبها الزرع وتجفيفها اياه وتغييرها طباع الحيوان حتى قيل لها اثر من الاذكار والايناث كما مرّ وفى ابدان الناس حتى ان بعضهـا يرخى الابدان ويضعف القوى ويحيل اللون الى الصفرة والبعض يصلب الابدان ويقوى القوى ويجعل اللون مشرقاً نيـراً واعجب من هذه كلّها تلاعبها بالسحب تنشر بعضها وتجمع بعضها وتخلخل بعضها وتركم بعضها وتعصر بعضهـا كلّ ذلك حتى تمطر وهى سبب الغيث وسقى العالم ومادّة حياة النبات والحيوان كما قال الله تعالى هو الذى يرسل الرياح بشراً بين يدى رحمته حتى اذا اقلّت سحاباً ثقالاً سقنـاه لبلد ميّت فانزلنا به الماء فاخرجنا به من كلّ الثمرات ،

فصل فى الرعد والبرق وما يتعلّق بذلك ، زعموا ان الشمس اذا اشرقت على الارض حللت منها اجزاء نارية تخالطهـا اجزاء ارضية ويسمّى ذلك المجموع دخاناً ثم الدخان يمازجه البخار ويرتفعان معاً الى الطبقة الباردة من الهواء فينعقد البخـار سحابـاً ويحتبس الدخـان فيه فان بقى على حرارته قصد الصعود وان صار بارداً قصد النزول واَمّا ما كان يمزق السحاب تمزيقاً عنيفـاً فيحدث منه الرعد وربّما يشتعل ناراً لشدّة المحاكة فيحدث منه البرق ان كان لطيفاً والصاعقة ان كان غليظاً كثيراً فتحرق كلّ شىء اصابته فربّما تـذوب الحديد على البـاب ولا تضرّ لخشبه وربّمـا تذوب الذهب فى الخرقة ولا تضرّ لخرقته وقد تقع على الجبل فتشقّه وقد تقع على المـاء فيحرق فيه حيوانـه ، واعلم ان الرعد والبرق كلاهما يحدثان معاً لكن ترى البرق قبل ان تسمع الرعد وذلك لان الروية تحصل لمحاذاة النظر واَمّا السمع فيتوقّف على وصول

الصوت الى الصماخ وذلك يتوقف على تموج الهواء وذهاب النظر اسرع من وصول الصوت الا ترى ان القصّار اذا ضرب الثوب على الحجر فان النظر يرى ضرب الثوب على الحجر ثم السمع يسمع صوته بعد ذلك بزمان ؞ والرعد والبرق لا يكونان فى الشتاء لقلة البخار الدخانى ولهذا لا يوجدان فى البلاد الباردة ولا عند نزول الثلج لان البرد يطفى البخار الدخانى والبرق الكثير يقع عنده مطر كثير لتكاثف اجزاء الغمام فانها اذا تكاثفت انحصر الماء فيها فاذا نزل نزل بشدّة كما اذا احتبس الماء ومنع جريه ثم اطلق فانه يجرى جرياً شديداً ولهذه العلة من امسك نفسه عن الضحك تقهقه بغتة والله الموفق للصواب ؞

فصل فى الهالة وقوس قزح والشمسات والصور والعصى والرياح الله تظهر فى الجوّ ؞ قال القاضى عمر بن سهلان الساوى تحقيق هذه الامور موقوف على اربع مقدمات المقدمة الاولى معنى انعكاس البصر وذلك لا يقاس على انعكاس الضوء لان انعكاس الضوء حقيقة فى الخارج وامّا انعكاس البصر فانه لا حقيقة له فى الخارج وانّما يقدر على سبيل التوهّم اذ لا فرق فى مقصودنا بين الانعكاسين امّا انعكاس الضوء فهو ان يقع شعاع من جسم مضى على جسم كثيف صقيل وينعكس منه ويقع على جسم كثيف يكون وضعه من هذا الجسم الصقيل كوضع الجسم المضى من ذلك الصقيل لكن يخالفه فى الجهة على وجه يكون زاوية الاتّصال كزاوية الانعكاس ولنبين ذلك بشكل هندسى وهذه صورته

وليكن دايرة كو جرم الشمس ودايرة حط المرآة الصقيلة وخط اب شعاع الشمس وحم الجسم الكثيف الذى هو فى خلاف جهة الشمس من المراة فان الشعاع يرجع من المرآة ويقع على الجسم الكثيف اذا لم يكن بينهما حايل فلو قدرنا ان من شعاع اب يقوم على سطح المراة خط كالعمود وفرضنا على سطح المرآة خطا وهو دة يظهر من خط اب الذى هو الشعاع وخط يد المفروض على سطح المرآة زاوية ومن خط بح الذى هو الشعاع الراجع ومن خط به زاوية اخرى موازنة للزاوية المقدمة فزاوية ايد زاوية اتصال الشعاع وزاوية هبح زاوية انعكاس الشعاع واذا فرضنا خط الشعاع عموداً على سطح المرآة كخط وى كان انعكاسه ناكصاً على اعقابه فان اعرف انعكاس الضوء فيقاس عليه انعكاس البصر فنقول اذا كان فى محاذاة الناظر جسم صقيل وتوهمنا خطا خرج من الحدقة واتصل بالجسم الصقيل وقدرنا خروج خط من هذا السطح قايماً على سطح الجسم الصقيل كالعمود فيتوهم خط على الجسم الصقيل وهو الفصل المشترك بين سطح الجسم الصقيل وبين سطح الخط المتصل اليه من الناظر فيظهر من الخطين اعنى الخط المتصل من الناظر والخط المرسوم على سطح الجسم زاويتان فان كانتا قايمتين فانعكاس البصر ناكص على اعقابه وان لم تكونا قايمتين فالتى تكون من طرف الناظر حادة والاخرى منفرجة فلو فرضنا خطا خارجاً من النقطة المشتركة بين هذين الخطين مخالفاً لجهة الناظر ويكون وضعه من هذا الجسم الصقيل كوضع خط الناظر وكل جسم كثيف وقع فى طريق هذا الخط يراه الناظر وتسمى هذه الرؤية انعكاس البصر كما اذا راى الانسان فى المراة من كان خلفه او على جانبيه او فوقه او تحته اذا كان بهذه الشرايط، المقدمة الثانية ان المرآة الصغيرة لا يرى فيها شكل الاشياء كما هى بل يرى منها لونها كالشكل المربع والمثلث وامثالهما فان شكلها لا يرى فى المرآة الصغيرة بل يرى فيها لونها احمر او اسود، المقدمة الثالثة ان المرآة اذا كانت ملونة لا يرى فيها لون الاشياء كما هى بل ترى مشوبة بلون المرآة كالكافور فى المينا الاخضر فانه يرى بياضاً مشوباً بخضرة وهكذا ساير الالوان، المقدمة الرابعة ان ما ترى فى المرآة لا حقيقة له فى المرآة لانه لو كانت له فى المرآة حقيقة لكان الناظر اذا انتقل الى مكان اخر راى ذلك الشىء على وضعه وليس كذلك لانا نرى شجرة فى المرآة ثم اذا انتقلنا الى جانب اخر نرى الشجرة فى جانب غير ذلك الجانب وما كان حقيقياً لا يتغير مكانه بسبب تغير مكان الناظر اليه فثبت ان ما يرى فى المرآة لا

حقيقة له بل هو من باب الخيال ومعنى الخيال فى هذا المقام ان ترى صورة الشيء مع صورة غيره ويتوهم ان احداهما داخلة فى الاخرى ولا يكون فى الحقيقة كذلك بل احداهما ترى بواسطة الاخرى من غير ثبوتها فيهما فاذا نظر الناظر فى المرآة فكل جسم تكون نسبته الى المرآة كنسبة الناظر يراه على ما بيّناه فى انعكاس شعاع البصر يصير مرئياً ، اذا عرفت هذه المقدمات فنقول وبالله التوفيق

اما الهالة فتحدث من اجزاء رشية صقيلة صغيرة فى الجوّ واحاطت بغيم رقيق لطيف لا يستر ما وراءه انعكس من الاجزاء الصقيلة شعاع البصر الى القمر لان ضوء البصر وغيره اذا وقع على الصقيل ينعكس الى الجسم الذى يكون وضعه من ذلك الصقيل كوضع المضى منه اذا كانت جهته مخالفة لجهة المضى فيرى ضوء القمر ولا يرى شكله لان المرآة اذا كانت صغيرة لا تودى شكل المرى بل ضوءه فيودى كلّ واحد من تلك الاجزاء ضوء القمر فيرى دايرة مضية وهى الهالة ،

واما قوس قزح فانّما يكون اذا حدث فى خلاف جهة الشمس اجزاء مائية شفافة صافية من نزول المطر او حدوث البخار وكانت الشمس مكشوفة قريبة من الافق المقابل ووراء تلك الاجزاء جسم كثيف مثل جبل او سحاب مظلم فاذا استدبر الناظر الشمس ونظر الى تلك الاجزاء صارت الشمس فى خلاف جهة الناظر فانعكس شعاع البصر من تلك الاجزاء الى الشمس لكونها صقيلة فادت ضوء الشمس دون الشكل لكونها اجزاء صغيرة كلّ واحد يودى ضوء الشمس دون شكلها كما بيّنّا ، وسبب استدارة القوس وقوع الاجزاء مستديرة بحيث لو جعلنا مركز جرم الشمس قطب دايرة على محيط فلكها لكانت تلك الاجزاء مسامتة لتلك الدايرة وتختلف الوان القوس بحسب تركيب لون المرآة ولون الشمس كما بيّنّا فترى قسيًّا مختلفة الالوان بعضها احمر وبعضها اخضر وبعضها بنفسجيًّا وبعضها ارغوانيًّا واغلب الاوقات لونها مركب من ثلاثة وقد يرى فى بعض الاوقات فيها اصفر ايضا فلو لم يكن وراء الاجزاء الصقيلة التى حدثت بعد المطر او البخار جسم كثيف لا يظهر قوس قزح لان الاجزاء شفافة ينفذ شعاع البصر فيها ولا ينعكس كالبلور اذا جعلته فى مقابلة الشمس من غير ان يكون وراءه جسم كثيف لا ينعكس عنه شعاع البصر ، قال بعضهم سبب اختلاف الوانها قربها من الشمس وبعدها فان ما يرى منها احمر فقريب من الشمس وما يرى اصفر فانه ابعد من الاحمر وما يرى

ارغوانيًّا فبعيد من الشمس ومخالط للظلمة وما يرى كراثيًّا فمركب من الصفرة والارغوانى او البنفسجى، وربما يرى قوس قزح بالليل فى هواء الحمام اذا كان هواؤها رطبًا وفى الحمام مثل شمع، وحكى الشيخ الرئيس قال رايت قوس قزح فى هواء الحمام لا على سبيل الخيال بل كانت الوانه حقيقة وكان الناظر ينتقل من مكان الى مكان والالوان باقية بحالها، قال القاضى عمر بن سهلان سبب ذلك وقوع ضوء الشمس على زجاج الحمام المتلوّن وانعكاسه الى الحايط ومثل هذا العكس يكون حقيقًا مثاله اذا وضعت جسمًا صقيلًا ملوّنًا فى الشمس فان الشعاع منه ينعكس الى الحايط والحايط يتلوّن بلون الجسم الصقيل وذلك لون حقيقى لا يختلف بانتقال الناظر، وحكى الشيخ الرئيس ايضًا قال كنت على الجبل الذى بين باورد وطوس وانه من اعلى الجبال وكانت السماء مكشوفة وكان فى وسط الجبل بينى وبين الارض سحاب رطب والشمس فى وسط السماء فنظرت الى السحاب الذى بينى وبين الارض فرايت دايرة تامّة فيه بلون قوس قزح فشرعت فى النزول عن الجبل والدايرة تصغر وكلّما نزلت رايتها اصغر ممّا كانت قبل ذلك الى ان وصلت الى السحاب فاضمحلّت باسرها ✿

النظر الرابع فى كرة الماء، الماء جرم بسيط طباعه ان يكون باردًا رطبًا مشفًّا متحرّكًا الى المكان الذى تحت كرة الهواء وفوق كرة الارض زعموا ان شكل الماء كرى لان راكب البحر اذا قرب من جبل ظهر اعلاه اوّلاً ثمّ اسفله مع ان البعد بينه وبين الاعلى اكثر ممّا بينه وبين الاسفل ولو لم يكن للماء جرية تمنع من ذلك لما راى اعلاه قبل اسفله لكن استدارة كرة الماء غير صحيحة لان البارى تعالى لما اراد ان يجعل الارض مقرًّا للحيوان خصوصًا لنوع الانسان الذى هو اشرف انواع الحيوان ومن المعلوم ان حيوان البرّ لا يعيش فى الماء لشدّة احتياجها الى الهواء للتنفّس ولا فى الهواء لان الغالب عليهم الارضية وكلّ مركب يكون الغالب عليه جزء من اجزاء التركيب فمحلّه محلّ ذلك الجزء الغالب وحيوانات البرّ لا بُدّ لها من الهواء للتنفّس ومن الارض للمقرّ فخلق جلّت قدرته بلطفه وعنايته الارض ذات تضاريس خارجة من الماء بمنزلة خشونات تكون على ظهر سطح الكرة وذلك لا يقدح فى ان يكون شكل الماء او شكل الارض قريبًا من الكرة ثمّ انه تعالى جعل التضاريس مقرًّا لحيوان البرّ والوهاد لحيوان الماء وكلّ واحد من الاركان فى حيزه محيط بالاخر الّا الماء فانه منعته العناية الالهية عن الاحاطة بجميع جوانب الارض لما ذكرنا من الحكمة، واعلم ان الماء ينقسم الى مالح وعذب ولكلّ واحد منهما فايدة لا

توجد فى غيره امّا المـــالح فلوحته من الاجزاء الارضية السخة الّتى احترقت من تاثير الشمس واختلطت بالمياه وجعلتها ملحة فلو بقيت على عذوبتهـا لتغيّرت من تاثير الشمس وكثرة الوقوف لان من شان الماء العذب ان ينتن من كثرة الوقوف وتاثير الشمس فيه ولو كان كذلك لسارت الرياح نتننه الى اطراف الارض فادى به الى فساد الهواء الذى يسمى طاعوناً فصار سبباً لفساد الحيوان فاقتضت الحكمة ان يكون ماء البحر مالحاً لدفع هذا الفســـاد ومن فوايد الماء المالح الدرّ والعنبر والمرجان وانواع ما يوتى بها من البحار وسيـانى شرحها مفصلاً ان شاء الله ٥ والحمـأة الخبيثة الّتى غلبت عليهـا جواهر الارض فيها شفاء للادواء المشكلة والاسقام المعضلة وماء زمزم هزمه جبريل عم وهو صالح للامراض المتفاوتة قالوا لو جمع جميع من داواه الاطبّاء لكانوا شطر من عافاه الله بشرب ماء زمزم ٥ وامّا العذب فعظم فايدته الشرب وفيه قـوة اذا نقعت فيه مطعومات كالزبيب مثلاً يمصّ جميع حلاوتها حتى لا يترك فيهـا شيئـا من الحلاوة وهو قابل لجميع القوى فاذا خالط الموادّ المختلفة تارة تصير زيتًا وتارة عسلاً وتارة لبناً وتارة دماً ويقبل جميع الالوان والطعوم ولا لون له اصلاً ولا طعم ٥ ومن عجايب لطف الله البارى ان اكثر ما خلقه من ماكول الانســـان او مشروبه لا يصلح للاكل ولا للشرب الّا بمقدمات تهيئه لذلك غير الماء امّا اللحوم فانها لا توكل الّا مطبوخة والحبوب تفتقر الى الخبز وامّا الماء فانه لعموم الحاجة اليه خلقه على وجه لا يتوقّف على شىء من تلك المقدمات فلو كانت المياه كلّها ملحاً وافتقر الانسان الى تخبيرهـا فى تحصيل العذب لنـــال من ذلك مشقة عظيمة لكن البـارى تعـالى بلطفه كفى للخلق تلك المشقة بتلين الشمس فى مياه البحر وارتفاع البخار منها ثم تنشر الرياح تلك البخارات الى المواضع الّتى شاء ثم ياتى اليهـا مطراً ثم يخزن ذلك فى الاوشـال فى جوف الجبال وتحت الارض ثم باخراج شىء منها واجزاء الاودية والانهار واظهار العيون والابار قدر ما يكفى للخلق لعامهم حتى ياتى المطر فى العام القابل فسبحانه ما اعظم شانه واوضح برهانه ٥

فصل فى صيرورة البحر فى جانب من الارض ٥ ان من عجيب صنع الله انحســار المـاء عن وجه بعض الارض ولو لا ذلك لكان الامر الطبيعى يقتضى ان يكون المـاء لابسًا جميع وجه الارض حتى تصير الارض فى وسطه شبيهة بمحّ البيض والمـــاء حولها بمنزلة البياض ولو كان ذلك لبطلت الحكمة العجيبة والنظـــام الحسن الذى مرّ ذكره من خلق الحيوان والنبـــات فاقتضى التدبير الالهى

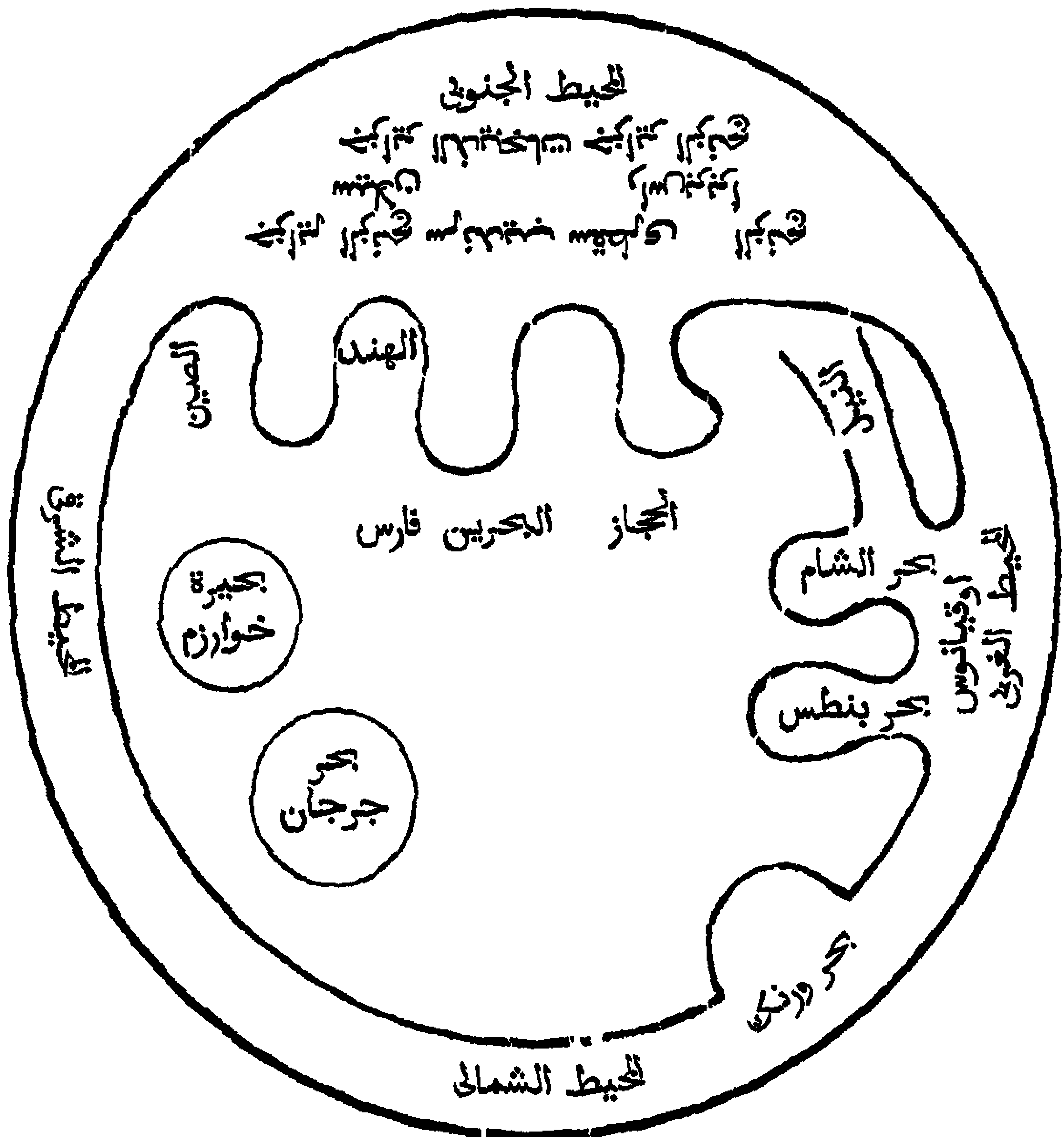
المخالفة بين مركز الشمس ومركز الارض لتدور على مركزها الخاصّ الذى هو غير مركز الارض فتقرب من جانب الارض وتبعد من الاخر فصارت الناحية القريبة منها يحمى ماؤها ومن شان الماء اذا حمى ان ينجذب الى جهة الّتى يحمى فيها بالبحار واذا انجذب الى هناك انحسر وجه الارض من الجانب الذى يقابله من الشقّ الذى تبعد عنه الشمس فالشق الذى قربت منه الشمس هو الجنوب والشقّ الذى بعدت عنه هو الشمال فصار جانب الجنوب بحرًا وجانب الشمال يبسًا ليتمّ حكمته وينتظم امر العالم على ما هو به موجود تبارك مبدءه وتعالى منشيّه واعلم ان جميع ما ترى من البحار فى جانب الشمال مستنقعات على وجه الارض وفيها جبال شامخة متّصلة بعضها ببعض اما بالخلجان على وجه الارض او بمنافذ فى باطنها وفى وسط هذه البحار جزاير كثيرة كبار وصغار ومنها عامرة بالناس وفيها مزارع وقرى ومدن وممالك ومنها غير عامرة فيها برارى وقفار واجام وجبال وفيها سباع ووحوش وانعام وحيوانات لا يعلم كثرتها الّا الله تعالى وفى وسط تلك الجزاير بحيرات صغار وكبار فنها عذبة ومنها ملحة وفيها من الحيوانات العجيبة الاشكال وسياتى شرح بعضها ان شاء الله تعالى ٥

فصل فى ذكر احوال عجيبة للبحار ٥ اعلم ان للبحار احوالاً من ارتفاع مياهها ومدودها وهيجانها فى اوقات مختلفة من الفصول الاربعة واوايل الشهور واواخرها وساعات الليل والنهار امّا ارتفاع مياهها فزعموا ان الشمس اذا اثرت فى مياه لطفتها وتحلّلت فطلبت مكاناً اوسع ممّا هى فيه قبل فتدافعت بعضها بعضاً الى الجهات الخمس الشرق والغرب والجنوب والشمال والفوق فتكون على سواحلها فى وقت واحد رياح مختلفة هذا ما ذكروه فى سبب ارتفاع مياهها وامّا مدّ بعض البحار فى وقت طلوع القمر فزعموا ان فى قعر تلك البحار صخور صلدة واحجار صلبة فاذا اشرق القمر على سطح ذلك البحر وصلت مطارح شعاعاته الى تلك الصخور والاحجار الّتى فى قرارها ثم انعكست من هناك متراجعة فسخنت تلك المياه وحميت ولطفت فطلبت مكاناً اوسع وتموّجت الى ساحلها ودفعت بعضها الى بعضاً وفاضت على شطوطها وتراجعت المياه الّتى كانت تنصب اليها الى خلف راجعة فلا تزال كذلك ما دام القمر مرتفعاً الى وسط سمائه فاذا اخذ ينحط سكن غليان تلك المياه وبردت تلك الاجزاء وغلظت ورجعت الى قرارها وجرت الانهار على عادتها فلا يزال ذلك دايماً الى ان يبلغ القمر الى الافق الغربى ثم يبتدى المدّ على مثال عادته فى الافق

الشرق ولا يزال ذلك دايماً الى ان يبلغ القمر الى وتد الارض وينتهى المدّ ثم اذا ولّى القمر عن وتد الارض اخذ المدّ راجعاً الى ان يبلغ القمر الى افقه الشرق، هذا قولهم فى مدّ البحار وجزرها واما هيجانها فكهيجان الاخلاط فى الابدان فانك ترى صاحب الدم والصفراء وغيرهما يهتاج به الخلط ثم يسكن قليلاً قليلاً وللبحر موادّ تمدّ حالاً فحالاً فاذا قويت هاجت ثم تسكن قليلاً قليلاً وقد عبر النبى صلعم عن ذلك بعبارة لطيفة فقال ان الملك الموكل بالبحار يضع رجله فى البحر فيكون منه المدّ ثم يرفع فيكون منه الجزر، ولنذكر الان هيئات البحار وبعض ما يتعلّق بكلّ واحد من العجايب بعون الله وحسن توفيقه ❁

البحر المحيط هو البحر العظيم الذى منه مادّة ساير البحار ولم يعرف ساحله تسميه اليونانيون اوقيانوس قال كعب الاحبار رضه خلق الله تعالى سبعة ابحر فاوّلها وهو محيط بالارض اسمه بنطس ومن ورائه بحر اسمه قبيس ومن ورائه بحر اسمه الاصمّ ومن ورائه بحر اسمه المظلم ومن ورائه بحر اسمه مرماس ومن ورائه بحر اسمه انساكن ومن ورائه بحر اسمه الباكى وهو آخر هذه البحور السبعة محيط بالكلّ وكلّ واحد من هذه البحور محيط بالذى يقدمه والبحار الّتى تراها على وجه الارض كلّها بمنزلة الخلجان لها وفى تلك البحار من الخلايق والدوابّ ما لا يعرفها الّا الله، قال ابو الريحان البيرونى ان البحر الذى فى مغرب المعمورة على ساحل بلاد الاندلس يسمى البحر المحيط وتسميه اليونانيون اوقيانوس لا يلجّج فيه وانما يسلك بالقرب من ساحله ويمتدّ من عند هذه البلاد نحو الشمال فيخرج منه خليج يعرف ببنطس عند اليونانيين ويعرف عند غيرهم ببحر طرابزندة ثم يمرّ على سور القسطنطينية ويتضايق حتى يقع فى بحر الشام ثم يمتدّ نحو الشمال على محاذاة ارض الصقالبة ويخرج منه خليج عظيم فى شمال الصقالبة اذا امتدّ الى ارض قريب من ارض بلغار المسلمين يعرفونه ببحر ورنك ثم ينحرف نحو المشرق وبين ساحله وبين اقصى ارض الترك ارضون وجبال مجهولة خربة غير مسلوكة حتى ينتهى الى جهة المشرق وراء اقاصى ارض الصين فان كل هذه المواضع غير مسكونة ثم ينشعب منه خليج من اعظم الخلجان يكون منه البحر الذى يسمى فى كلّ موضع من الارض الّتى تحاذيه باسمه فيكون اوّلاً بحر الصين ثم الهند ثم يخرج منه خليجان عظيمان احدهما بحر فارس والاخر بحر القلزم ثم ينتهى الى بحر معروف ببحر البربر ويمتدّ من عدن الى سفالة الزنج وهذا البحر لا يتجاوزه

مركب لعظم المخاطرة ثم ينتهى الى الجبال المعروفة بالقمر ثلثة تنبع منهـا عيون نيل مصر الى ارض سودان المغرب ثم الى بلاد الاندلس وبحر اوقيانوس، وفى هذا البحر من الجزاير ما لا يعرفها الّا الله تعالى وامّا ما وصل اليها النـاس فايضا كثيرة كلّ جزيرة من عشرين فرسخًا الى ماية فرسخ الى الف والمشهور منها جزيرة قبرس وجزيرة شامس وردس وصقلية وفى جهة الجنوب جزاير الزنج وسرنديب وسقطرى وجزاير الذيبجات وجزاير الزانج وامّا بحر الخزر فانه غير متّصل بالمحيط ولا بشىء من البحار وهو مستدير اذا اراد السايرا ان يطوف به على ساحله لا يمنعه مانع، وهذه صورة البحر المحيط وما يتّصل به من البحار على التقريب



ولنختم هذا بحكاية عجيبة ذكر السمرقندى فى كتابه ان ذا القرنين اراد ان يعرف ساحل هذا البحر فبعث مركبًا وامره بالمسير سنة كاملة لعلّ يأتى بشىء من خبره فسار المركب سنة لم ير شيـئًا الّا سطح المـاء فاراد الرجوع فقال

بعضهم نسير شهراً اخر لعلّنا نطلع على شيء نبيض به وجوهنا عند الملك ونحتمل ضيق الماء والزاد في الرجوع فساروا شهراً اخر فاذا هم بمركب فيه ناس فالتقى المركبان ولم يعرف احدهما كلام الاخر فدفع قوم ذي القرنين اليهم رجلاً واخذوا منهم امراة ورجعوا بها فزوجوا المراة من رجل فاتت بولد ففهم كلام الابوين فقيل له سل امّك من اين جاءت فقالت جئتُ من ذلك الجانب فقيل لاي شيء جئتَ قالت بعثنا الملك لنعرف حال هذا الجانب قالوا وهل ثمّة ملك قالت نعم ملك اعظم من ملككم هذا وملك اعرض من هذا الملك وخلق اكثر من هذا الخلق والله اعلم بصحّة هذا القول والعهدة على الناقل وان كان هذا غير بعيد من قدرة الله تعالى ٭

بحر الصين هو بحر الهركند هذا البحر متّصل بالبحر المحيط اخذ من الشرق الى القلزم ومنه الى الغرب ليس في العالم بحر اكبر منه الّا المحيط وهو بحر كثير الموج عظيم الاضطراب بعيد العمق قال كعب الاحبار ان الخضر بن عاميل ركب في نفر من اصحابه حتى بلغ بحر الهركند فقال لهم دلوني فدلوه ايّاماً ولياليَ ثم صعد فقالوا له ما رايت فقال استقبلني ملك وقال ايها الادمي الخطاء الى اين قال اردت ان انظر كم عمق هذا البحر قال كيف وقد هوى فيه رجل من زمن داود عم ولم يبلغ قعره الى الساعة وذلك منذ ثلثماية سنة؞ قال البحريون بحر الهركند فيه المدّ والجزر كما في بحر الهند وفارس وكيفية المدّ والجزر قد ذكرنا غير مرة فلا نعيده قالوا سبب هذا ان نفس الارض متسديرة والبحر محيط بها على استدارتها والقمر يطلع على كلّها في مقدار اليوم والليلة وكلّما تحرّك القمر صار مطلعه افقاً لموضع من مواضع البحر فصار ذلك الموضع بعينه وسط سماء لموضع آخر ومغرباً لموضع آخر ووتد ارض لموضع آخر فلاجل ذلك حصلت في البحر في يوم وليلة احوال مختلفة؞ قال ابو الريحان في كتابه الاثار الباقية ان بحر الصين اذا قرب هيجانه يستدلّ عليه بارتفاع السمك من قعره الى وجه الماء واذا قرب سكونه يبيض طاير مشهور عندهم في مجتمع القذى في البحر وهو طاير لا يطير الى البرّ ابداً ولا يعرف غير لجّة البحر ووقت سكون البحر وقت بيضه؞ وفي هذا البحر من الجزاير ما لا تحصى وفيه مغاص الدرّ في الماء العذب يقع فيه الحبّ الجيّد وفي بعض جزايره ينبت الذهب وفيه الحيوانات العجيبة الاشكال ومعادن الجواهر والدردور وهو الموضع الذي يدور فيه الماء اذا وقع فيه مركب لا يخرج منه فلنذكر منها بعض ما وصل الينا والله الموفق للصواب؞

فصل فى جزاير بحر الصين، جزاير هذا البحر كثيرة لا يعلمها الّا الله تعالى لكن بعضها مشهورة يصل اليها الناس منهـا جزيرة زانج وهى جزيرة كبيرة فى حدود الصين اقصى بلاد الهند يملكهـا ملك يسمّى المهراج قال محمد بن زكرياء الرازى للمهراج جباية تبلغ كلّ يوم مايتى منّ ذهبًا المنّ ستماية درهم يتّخذ منها لبنًا ويطرحها فى الماء والماء بيت ماله، وقال ابن الفقيه بها سُكّان شبه الادميين الّا ان اخلاقهم بالوحش اشبه ولهم كلام لا يفهم وبها اشجار وهم يطفرون من شجرة الى شجرة قال وبهـا نوع من السنـانير لهـا اجنحة كاجنحة الخفافيش من اصل الاذن الى الذنب وبها وعول كالبقر الجبلية الوانها حمر منقّطة ببياض واذنابها كاذناب الظباء ولحومها حامضة وبهـا دابّة الزباد وانهـا كالهرّ يجلب منها الزباد وبها فارة المسك وبها جبل يسمّى ¹⁾النصبان فيه حيّـات عظام منها ما يبتلع الرجل والبقرة والجاموس ومنها ما يبتلع الفيل وبها قردة بيض كامثال الجواميس وكامثال الكبـاش وبهـا نوع اخر ابيض الصدور اسود الظهر، وقال زكرياء بن يحيى بن خاقان بجزيرة الزانج صنف من الببغاء بيض وحمر وصفر يتكلّم باى لغة تكون وبها طواويس رقط وخضر وبها جنس من الطير يقال له الحوارى اكبر من السودانى واصغر من الفاختة اصفر المنقار اسود الجناحين ابيض البطن احمر الرجلين وهو افصح من الببغاء وبهـا خلق على صورة الانسان يتكلّم بكلام لا يفهم ياكل كالانسان بيض وسود وخضر لها اجنحة تطير بها، وقال ماهان بن بحر السيرافى كنت فى بعض جزاير الزانج فرايت وردًا كثيرًا احمر واصفر وازرق وغير ذلك فاخذت ملاة حمراء وجعلت فيهـا شيئًا من الورد الازرق فلمّا اردت حملهـا رايت نارًا فى الملاة فاحرقت جميع ما فيها من الورد ولم تحترق الملاه فسالت النـاس عنهـا فقالوا انّ فى هذا الورد منافع كثيرة ولم يمكن اخراجها من هذه الغيضة، وقال محمد بن زكرياء من عجايب هذه الجزيرة شجر الكافور وهو عظيم جدًّا يظلّ ماية انسـان واكثر يثقب اعلى الشجر فيسيل منها ماء الكافور عدّة جرار ثم ينقر اسفل من ذلك وسط الشجرة فينساب منها قطع الكافور وهو صمغ تلك الشجرة غير انه فى داخلها فاذا اخذت منه ذلك يبست الشجرة،

ومنها جزيرة الرامنى فيهـا الحيوانات العجيبة التى وجدت فى بحر الصين واعلم ان فى هذا البحر عجايب كثيرة وصور مختلفة وحيوانات غريبة الاشكال وحيّات وحيتان ملونة منها ما يكون طولها مايتى ذراع ومنهـا ما يكون مايتى باع تاكل

1) *a.b* النصان, *c* النضان, *f* النصيبان

بعضها بعضًا وفيه حيّات عظام تخرج الى البرّ وتبلع الفيلة وتنطوى على شجرة او صخرة فى البرّ فتكسر عظامها فى بطنها فيسمع لكسر العظام صوت وفيه امّة يلحقون المركب بالسباحة عند هبوب الريح ويبيعون العنبر بالحديد ويحملونه بافواههم وفيها من العجايب ما لا تحصى، قال ابن الفقيه فيها اناس عراة حفاة رجال ونساء لا يعرف كلامهم ومساكنهم روس الاشجار وعلى ابدانهم شعور تغطى سواتهم وهم امّة لا يحصى عددها ماكلهم ثمار الاشجار وياكلون ممّا تاكل الناس الّا انهم يستوحشون من الناس وربّما اخذ احدهم وحمل الى مواضع الناس فيفرّ الى الغياض، وقال محمد بن زكرياء الرازى بجزيرة الرامنى اناس عراة لا يفهم كلامهم لانه شبه صفير ويستوحشون من الناس طول احدهم اربعة اشبار شعورهم زغب احمر يتسلقون على الاشجار وبها الكركدن وجواميس لا اذناب لها وبها شجر الكافور والخيزران وشجر البقم بها كثير يغرس غرسًا وحمله يشبه الخرنوب وطعمه طعم العلقم،

ومنها جزاير الواقواق تتّصل بجزاير الزانج والمسير اليها بالنجوم يقال انها الف وسبعماية جزيرة ملكتها امراة زعم موسى بن المبارك السيرافى انه دخل عليها فرآها على سرير عريانة وعلى راسها تاج من ذهب وعندها اربعة الاف وصيفة عراة ابكار، قالوا انما سمّيت بهذا الاسم لان بها نوع من الشجر له ثمرة يسمع منها صوت كانه يقول واق واق واهلها يفهمون من هذا الصوت شيئًا يتطيّرون به، قال محمد بن زكرياء الرازى هى بلاد كثيرة الذهب حتى ان اهلها يتّخذون سلاسل كلابهم واطواق قرودهم من الذهب وياتون بالقمص المنسوجة بالذهب وبها شجرة الابنوس وانه من اعجب الاشجار كانه قطعة حجر وعلى راسه اوراق خضر حديثة وهو ابيض فاذا اعتق صار اسود كالحجر،

ومنها جزيرة البنان فيها قوم عراة الوانهم بيض ولهم جمال وحسن رايق جدًّا ياوون الى روس الجبال خوفًا من ان يوجدوا لحسنهم وجمالهم وياكلون الناس، ومن ورائهم جزيرتان عظيمتان طولاً وعرضاً فيها قوم سود لهم خلق عادى وقدود طوال وابدان ضخمة قوايمهم نحو الذراع وشعورهم سود مفلفلة ووجوههم طوال وهم مرد ياكلون الناس ايضا،

ومنها جزيرة اطوران بها الكركدن وصنف من القرد كالحجر عظماً وبها اشجار الكافور، وذكر ان مراكب الاسكندر وقعت فى هذا البحر على جزيرة فيها قوم على خلقة الانسان روسهم كروس الكلاب والسباع فلمّا دنوا منهم غابوا عن الطيور عظيمة الجثّة يكون احدها فى حجم الحمار،

ابصارهم فعرفوا انهم كانوا من الجنّ تاوى الى جزاير البحر،

ومنها جزاير السلاهط جزاير كثيرة من دخلها من المسلمين لم يخرج منها لكثرة خيرها وفيها ذهب كثير وبزاة شهب وشواهين ومن العجب ان ملوك السلاهط يتهادون ملك الصين ويزعمون انهم ان لم يفعلوا ذلك قحطت بلادهم ولم يمطروا وعرفوا ذلك بالتجربة غير مرّة حكاه ابن الفقيه فى كتابه،

فصل فى الحيوانات العجيبة التى وجدت فى بحر الصين، قالوا فى هذا البحر عجايب كثيرة من الحيوانات وصور عجيبة واشكال غريبة منها ما ذكره البحريّون ان هذا البحر اذا كثر موجه ظهرت فيه اشخاص سود طول الواحد منهم خمسة اشبار او اربعة كانهم اولاد الاحابيش الصغار شكلاً وقدًّا فيصعدون المركب ويكثر منهم الصعود من غير ضرر ومنها امّة يلحقون المركب بالسباحة عند هبوب الريح والمركب فى سرعة الريح ويبيعون العنبر بالحديد ويحملونه بافواههم الى جزيرة فيها قوم سود الشعور مفلفلة ياكلون الناس ويشرحونهم تشريحًا وهم امم لا يحصى عددهم يشبهون الزنوج يقال لهم مجكوى ويقربهم قوم سود اذا وصل المركب اليهم يضطرب البحر فى الليل فيخرج هولاء الى المركب، ومنها ما حكى التجار انهم يرون فى هذا البحر شيئًا على صورة طاير من نور لا يستطيع الناظر ان ينظر اليه لانه يملا بصره فان ارتفع على اعلا الدقل يرون البحر يسكن والامواج تهدى ثم انه يفقد فلا يدرى كيف ذهب وذلك دليل النجاة، ومنها دابّة تستوطن بعض الجزاير لها رؤس كثيرة ووجوه مختلفة وانياب معقفة ولها جناحان تاكل من دوابّ البحر، ومنها دابّة تصيح صيحًا شديدًا هايلاً وتقيم فى الجزيرة ستّة اشهر لا يعلم اى شئ تاكل، ومنها سمكة تزيد على [1]مايتى ذراع يخاف على السفينة منها فاذا عرف القوم مرورها ضربوا بالخشب وصاحوا لتهرب من صوتهم فاذا رفعت جناحها يكون مثل الشراع فى البحر واكثرها يكون بقرب جزيرة الواقواق، ومنها سلاحف كبار استدارة الواحدة عشرون ذراعًا وربّما تبيض واحدة منها الف بيضة وتوجد هذه ايضا بقرب جزيرة الواقواق، ومنها سمكة تسمى شيلان تصطاد وتبقى على اليبس يومين حتى تموت واذا جعلت هذه السمكة فى القدر لتنطبخ فان غطى راس القدر تموت فيه وان لم يغط فاذا اثرت فيها النار طفرت طفرة كالطير وتختفى فى ثقبة مثل ابن عرس ذكره صاحب تحفة الغرايب، ومنها سمكة يقال لها الاطم لها فروج كفروج النساء وعليها شعر

1) *a.b.d* ثلثماية

وليس لها فلوس اصلاً ووجهها كوجه الخنزير وهو طبق من لحم وطبق من شحم ومنها نوع من السرطان يخرج من البحر كالذراع او الشبر واصغر من ذلك واكبر فاذا بانت عن الماء بسرعة حركة وصارت الى البرّ عادت حجارة وزالت عنها الحيوانية ويدخل ذلك فى اكحال العين وادويتها وامره مستفيض، ومنها حيّات عظام تخرج الى البرّ وتبلع الجاموس والفيلة وتنطوى على شجرة او صخرة فى البرّ فتنكسر عظامها فى بطنها فيسمع لكسر العظام صوت، ومن خواصّ هذا البحر مغاص اللؤلؤ والجواهر وحيوانات غريبة الاشكال وحيّات مختلفة الانواع منها ما يبلغ مايتى ذراع واكثر واقلّ تاكل بعضها بعضاً، وفيه الدردور وهو موضع يدور فيه الماء فاذا وقع فيه مركب لم يزل يدور ولا يخرج البتّة وتعرف الملّاحون مكانه يجتنبون عنه، حكى بعض التجار قال ركبت هذا البحر فى جمع من التجار فجاءتنا ريح عاصف فى بعض الايام وصرفت المركب عن مقصده وتمشى به ما شاء الله وكان معلّم المركب شيخاً حاذقاً الّا انه كان اعمى وكان يستصحب كلّ مرّة فى السفينة من الحبال شيئاً كثيراً واصحابه ينكرون عليه ويقولون لو حملنا مكان الحبال احمال التجار لاصبنا خيراً كثيراً وهو يمنعهم عن ذلك القول فلمّا اصابنا ما اصابنا من الريح كان المعلم يقول كلّ لحظة لاصحابه انظروا ما ذا ترون وهم يخبرونه بالحال الى ان قالوا نرى طيراً اسود على وجه الماء فجعل يدعو بالويل والثبور ويضرب على راسه ويقول هلكنا والله فسالناه عن سبب ذلك فقال سترون ما يغنيكم عن اخبارى فما كان الّا يسيراً حتى وقعنا فى الدردور والذى حسبناه طيراً اسود كانت مراكب فيها اناس موتى وبقينا حيارى وانقطع رجاؤنا عن الحياة وترصّدنا للموت فلمّا شاهد منّا المعلم تلك الحالة قال يا قوم اجعلوا لى شطر اموالكم على اخراجى اياكم من هذه الغمرة فقلنا فعلنا ذلك ورضينا به فامر باخذ قربات مملوة من الدهن ثم ادليت فى البحر فاجتمع عليها من السمك عدد لا يحصى ثم امر القوم بتشريح الموتى فقطعوهم ارباً ارباً وشدّوا قطاعها فى الحبال ورموها فى البحر فاكلها السمك ثم امرهم بضرب الدهل والاخشاب والصياح والتصفيق فاذا المركب تحرك عن مكانه وجرى جرياً فلم نزل نفعل ذلك حتى خرجنا من الدردور فامر بقطع الحبال فقطعناها ونجونا سالمين ٭

بحر الهند هو اعظم البحار واوسعها واكثرها جزاير ولا علم لاحد باتّصاله بالبحر المحيط لعظم اتّصال الموضع وسعته وليس كالمغربى فان انفصال المغربى من المحيط ظاهر وينشعّب من الهندى خلجان واعظمها بحر فارس والقلزم

والآخذ منه نحو الشمال بحر فارس والآخذ نحو الجنوب بحر الزنج، قال ابن الفقيه بحر الهند حاله مخالفة لبحر فارس لانه عند نزول الشمس الحوت وقربها من الاستواء الربيعى يبدا بالظلمة وكثرة الامواج فلا يركبه احد لظلمته وصعوبته ولا يزال كذلك الى قرب الاستواء الخريفى واشدّ ما يكون ظلمته وصعوبته عند كون الشمس فى الجوزاء فاذا صارت الشمس الى السنبلة تقلّ ظلمته وتنقص امواجه ويلين ظهره ويسهل ركوبه الى ان تصير الشمس الى الحوت والين ما يكون عند نزول الشمس القوس، وفى هذا البحر عجايب كثيرة من الجزاير والحيوان والنبات فلنذكر منها بعضها،

فصل فى جزاير هذا البحر، قال بطليموس الحكيم ان فى هذا البحر من الجزاير ما يزيد على عشرين الفاً وفيها من الامم ما لا يحصى عددهم تلن المشهور منها ما يصل اليها اهل بلادنا منها جزيرة [9]برطاييل وهى جزيرة قريبة من جزاير الزانج قال ابن الفقيه بها قوم وجوههم كالمجانّ المطرقة وشعورهم كاذناب البراذين وبها الكركدن وبها جبال يسمع منها بالليل صوت الطبل والدفّ وصياح مزعجة وضجّة منكرة والبحريون يزعمون ان الدجّال فيها ويخرج منها وفى هذه الجزيرة يباع القرنفل وذلك ان التجار ينزلون عليها ويضعون بضاعتهم وامتعتهم على الساحل ويعودون الى مراكبهم ويبيتون فيها فاذا اصبحوا جاءوا الى امتعتهم فيجدون الى جانب كلّ بضاعة شيئاً من القرنفل فان رضى صاحبه اخذه وترك البضاعة وان لم يرض اخذ البضاعة وترك القرنفل وان اخذ البضاعة والقرنفل لم تقدر مراكبهم على السير حتى يردّ احدهما الى مكانه وان طلب احدهم الزيادة فترك البضاعة والقرنفل فيزاد له فيه، وذكر بعض التجار انه صعد هذه الجزيرة فراى فيها قوماً صغراً مرداً وجوههم كوجوه الانسان واذانهم مخرمة ولهم شعور فى زى النساء فغابوا عن بصره ثم ان التجار اقاموا بعد ذلك مدّة يتردّدون الى ساحل هذه الجزيرة فلم يخرج اليهم شىء من القرنفل فعلموا ان ذلك بسبب نظرهم اليهم ثم عادوا بعد سنين الى ما كانوا عليه، وخاصّية هذا القرنفل انه اذا كان رطباً ياكله الانسان لا يهرم ولا يشيب شعره ولباس هذه الامّة ورق الشجرة يلتحفون وهى شجرة يقال لها اللوف ياكلون ثمرتها ويلتحفون بورقها وياكلون حيواناً يشبه السرطان وهذا الحيوان اذا اخرج الى البرّ يصير حجراً صلداً وهو مشهور يدخل فى ادوية الكحل وياكلون ايضا السمك والقرنفل والنارجيل والموز، ومنها جزيرة السلامط

[9]) a برطايل, b.a برطايل, e برطائمل, f برطاييل

يجلب منها السنبل والصندل والكافور وذكروا انها بها سمكة تخرج من البحر وتصعد اشجار فواكهها وتمصّها مصًّا ثم تسقط كالسكران فياتى الناس وياخذونها، قال صاحب تحفة الغرايب من عجايب هذه الجزيرة عين فوارة يفور الماء منها ويقربها ثقبة ينزل فيها فما يبقى من الرشاشات على اطرافها ينعقد حجرًا صلدًا فما كان من الرشاشات فى النهار يصير حجرًا ابيض وما كان فى الليل يصير حجرًا اسود، ومنها جزيرة القصر فيها قصر ابيض يتراءى للمراكب فاذا راوا ذلك يتباشروا بالسلامة والربح والفايدة زعموا انه قصر مرتفع شاهق لا يدرى ما فى داخله وفيه اموات وعظام كثيرة وكان بعض ملوك العجم سار اليه فدخل القصر باتباعه فوقع عليهم النوم وخدرت اجسامهم فلم يقدروا على الحركة فبادر بعضهم الى المركب وهلك الباقون، وحكى ان ذا القرنين راى فى بعض الجزاير امّة روسهم روس الكلاب وانيابهم خارجة من افواههم مثل لهب النار خرجوا الى مراكب ذى القرنين يحاربونهم فراوا نورًا ساطعًا بعيدًا فاذا هو قصر من بلور وهولاء يخرجون منه فارادوا النزول عليه فنعهم بهرام فيلسوف الهند وقال من نزل على هذا القصر يغلب عليه النوم والغشى ولا يستطيع الخروج فتظفر به هذه الامّة فامتنع عنهم والبحر لا تحصى عجايبه، ومنها الجزاير الثلاث قال صاحب تحفة الغرايب هى ثلاث جزاير احداها بجنب الاخرى وفى كل واحدة اعجوبة فى احداها تبرق السماء طول الليل وفى الثانية تهبّ ريح شديدة وفى الثالثة تمطر السحاب ولا يزال كذلك من سنة الى سنة، ومنها جزيرة سيلان وهى جزيرة عظيمة دورها ثمانماية فرسخ بها سرنديب الذى اهبط عليه آدم عم وبها آثار قديمة وانه مزار وفيها عدّة ملوك لا يدين بعضهم الى بعض والبحر عندها يسمّى شلاهط وهى بين الصين والهند تجىء اليها عجايب الصين وغرايب الهند وفيها عقاقير كثيرة لا توجد فى غيرها كالدارصينى وزهرة والبقم والصندل والسنبل والقرنفل وقيل ان فيها معادن الجواهر، ومنها جزيرة جابة بها جبل عليه نار عظيمة بالليل وبالنهار دخان لا يقدر احد على الدنو منه وفيها قوم شقر وجوههم على صدورهم وبها العود والنارجيل والموز وقصب السكر، ومنها جزيرة [1]لنكالوس اهلها عراة لا لباس عليهم وطعامهم الموز والسمك الطرى والنارجيل واموالهم الحديد يتعاملون به وياتون التجار ويعاملونهم فى البحر ويتحلّون بالحديد كما يتحلّى الناس بالذهب، ومنها جزيرة التنين

[1]) *b* النكالوس, *f* انكالوس

وهى جزيرة واسعة عامرة وفيها جبال واشجار وعلى حصونها سور عالٍ ظهر فيها تنّين عظيم فاستغاثوا اهلها الى الاسكندر وذكروا ان التنين اتلف مواشيهم وانهم ياخذون له كلّ يوم ثورين وظيفة يضعونهما قريباً من موضعه فيقبل كالسحابة السوداء وعيناه يقدان كالبرق الخاطف وتخرج النار من فيه فيبلع الثورين ويعود الى موضعه فلمّا سمع الاسكندر ذلك امر باحضار ثورين فسلخهما وحشى جلودهما زفتاً وكبريتاً وكلساً وزرنيخاً وجعل مع تلك الاخلاط كلاليب حديد وجعلهما فى ذلك المكان فخرج التنين وابتلعهما على عادته وعاد الى موضعه فاضطرمت النار فى جوفه وتعلّقت الكلاليب باحشايه فخرّ ميتاً ففرح الناس بموته وحملوا الى الاسكندر هدايا عجيبة من جملتها دابة مثل الارنب اصفر اللون تسمّى المعراج لها قرن واحد اسود لم يرها شىء من السباع الّا هرب ،

فصل فى حيوانات هذا البحر ، قال صاحب عجايب الاخبار فى هذا البحر طاير يقال له فنون وهو مكرم لابويه وذلك ان هذا الطير اذا كبر اجتمع عليه فرخان من فراخه يحملانه على ظهرهما ويبنيان له عشّا وطيّا ويتعاهدانه بالماء والعلف واكرم الله هذا الطاير بان سخر له البحر فان اذا باض سكن هذا البحر اربعة عشر ليلة حتى تخرج فراخه فى هذه المدّة اليسيرة والبحريون يتبرّكون به فاذا راوا البحر قد سكن علموا ان هذا الطاير قد حضن بيضه ، ومنها سمكة وجهها كوجه الانسان وبدنها كبدن السمك وعلى وجهها نقط تظهر على وجه الماء ، ومنها سمكة تطفو على وجه الماء فاذا رأت حيواناً مفتوح الفم تدخل فى فمه وتصير له غداء ذكره صاحب تحفة الغرايب ، ومنها حيوان يطلع من الماء ويرتفع فى البرّ والنار تخرج من منخريه وتحرق ما حول مرتعه فاذا راوا الارض محترقة عرفوا انها مراتع ذلك الحيوان ذكره صاحب تحفة الغرايب ، ومنها سمكة طيّارة تطير ليلاً وتاكل الحشيش فاذا كان قبل طلوع الشمس رجعت الى البحر ، ومنها سمكة كبيرة معروفة عندهم يكتب الكتاب برطوبتها لا يبين على الكاغد شىء فاذا كان الليل تظهر على الكاغد كتابة واضحة ويكتب برطوبتها من اراد ان لا يطلع على مكتوبه احد ، ومنها سمكة خضراء راسها كراس الحيّة من اكل منها اعتصم من الطعام اياماً ، ومنها سمكة مدورة يقال لها كاو ماهى على ظهرها شبه عمود محدّد الراس لا تقوم على سمكة الّا تضربها بذلك العمود وتقتلها ، واعلم ان فى هذا البحر حيوانات كثيرة ذات صور شتى ولو لا ان النفوس تنكر ما لم تعرفه وتدفع ما لم تالفه

اخبرت عن انواع عجايب حيوان هذا البحر لكن الاقتصار على ما هو قريب الى المالوف اولى وان قيل حدّث عن البحر فلا حرج ، واما الحيوانات المائية المشهورة فسنذكرها ان شاء الله تعالى ❁

بحر فارس شعبة من بحر الهند الاعظم من اعظم شعبها وهو بحر مبارك كثير الخير لم يزل ظهره مركوباً واضطرابه وهيجانه اقلّ من ساير البحار قال محمد بن زكرياء الرازى سُئل عبد الغفّار الشامى البحرى عن مدّ البحار وجزرها فقال لا يكون المدّ والجزر فى البحر الاعظم الّا مرّتين فى السنة مرّة يمدّ فى شهور الصيف شرقاً بالشمال ستّة اشهر فاذا كان ذلك طما الماء فى مشارق البحر كالصين وانحسر عن مغاربه ومرّة يمدّ فى شهور الشتاء غرباً بالجنوب ستّة اشهر فاذا كان ذلك طما الماء فى مغارب البحر وانحسر عن مشارقه واما بحر فارس فانه يكون على مطالع القمر وكذلك بحر الهند والصين وطرابزندة فان القمر اذا صار فى افق من افاق هذا البحر اخذ المدّ مقبلاً مع القمر ثم لا يزال كذلك الى ان يصير القمر الى وسط سماء ذلك الموضع فحينئذ انتهى المدّ منتهاه فاذا انحط القمر من وسط سماء ذلك الموضع جزر الماء ولا يزال كذلك راجعاً الى ان يبلغ القمر مغربه فعند ذلك انتهى الجزر منتهاه فاذا زال القمر من مغرب ذلك الموضع ابتدا المدّ هناك مرّة ثانية الّا انه اضعف من الاول ثم لا يزل كذلك الى ان يصير القمر الى وتد ذلك الموضع فحينئذ انتهى المدّ منتهاه فى المرّة الثانية فى ذلك الموضع ثم ابتدا بالجزر والرجوع ولا يزال كذلك حتى يبلغ القمر افق مشرق ذلك الموضع فيعود المدّ على مثال ما كان عليه اولاً ، ولهذا البحر مدّ وجزر اخر بحسب امتلاء القمر ونقصانه فاذا كان اول شهر ياخذ الماء فى الزيادة ويزداد كلّ يوم شيئاً الى منتصف الشهر فعند ذلك قد بلغ المدّ منتهاه ثم ياخذ فى النقصان الى اخر الشهر وعند ذلك قد بلغ الجزر منتهاه ثم يعود كما كان اوّلاً وياخذ فى المدّ ، وقال ابن الفقيه بحر فارس وان كان متّصلاً ببحر الهند لكن حالهما مختلف فى السكون والاضطراب لان بحر فارس تكثر امواجه ويصعب ركوبه عند لين بحر الهند وسكونه وكذلك بحر الهند تكثر امواجه عند سكون بحر فارس فاوّل ما يبدا صعوبة بحر فارس عند دخول الشمس السنبلة وقربه من الاستواء الخريفى فلا يزال يزداد فى كلّ يوم اضطرابه ويصعب ظهره حتى تصير الشمس الى الحوت واصعب ما يكون اخر الخريف عند نزول الشمس القوس فاذا قرب الاستواء الربيعى يعود الى السكون واسهل ما يكون ظهره حال نزول الشمس

الجوزاء اخر الربيع، وقال ابو عبد الله الصينى خصّص الله تعالى بحر فارس بكثرة المدّ والجزر وغزارة الماء فان الماء فيه من سبعين ذراعاً الى ثمانين وفيه مغاص اللؤلؤ الجيد البالغ الذى لا يوجد مثله فى شىء من البحار وفى جزايرها معدن العقيق والبيجاذق والمازنج وهو نوع من انواع اليواقيت والسنبادج ومعادن الذهب والفضّة والحديد والنحاس وانواع الطيب والافاوية وفيه الدردور الذى لا يتخلّص منه شىء من المراكب الّا ما شاء الله وفيه غوير وكسير وهما موضعان قلّما يسلم منهما مركب وفيه حيوانات عجيبة الاشكال وسيانى ذكر بعضها ان شاء الله تعالى،

فصل فى جزاير هذا البحر، اعلم ان اكثر جزاير هذا البحر معمورة مسكونة تاتيها التجار للمعاملة كجزيرة قيس وسياتى ذكرها فى البلدان ان شاء الله وجزيرة هرمز[1] وجزيرة جاشك وقلهاء[2]، ومنها جزيرة خارك بحذاء الجنابة بها مغاص اللؤلؤ يخرج منه الشىء البرود فى النادر ما يبلغ مبلغاً عظيماً ويقال ان الدرّة اليتيمة فى هذا البحر تقع بقرب عُمان والبحرين وذكروا ان صدف الدرّ لا يوجد الّا فى بحر تنصب اليه الانهار العذبة فاذا اتى وقت الربيع ويكثر هبوب الريح وارتفاع الامواج حملت الريح رشاشات من بحر اوقيانوس وفيه ماء شبيه بالزيبق لزج مثل الغرا يتولّد منه الدرّ بان تقع تلك الرشاشات فى محلّ الصدف فيلتقمه الصدف كما يلتقم الرحم النطفة فربّما وقعت فى فيها قطرة كبيرة تنعقد درّا كبيراً وربما وقعت رشاشات فتنعقد اجزاء صغاراً كما ترى فى اكثر الاصداف ثم ان الصدفة اذا التقمت القطرة خرجت من قعر الماء الى ظاهره عند هبوب الشمال وطلوع الشمس وغروبها ولا تخرج فى وسط النهار فان شدّة حرارة الشمس وهيج البحر يفسد الدرّ واذا خرجت فتحت فاها ليقع الشمال على الدرّ فينعقد من اثر الشمال وحرارة الشمس ويتخلّق الدرّ كما يتخلّق الجنين فى الرحم ثم ان جوف الصدف ان كان خالياً من الماء المرّ كان الدرّ فى غاية الصفاء وحسن الهيئة وان خالطه شىء من الماء المرّ يكون الدرّ اصفر اللون او كدراً غير مهندم واذا تمّ الدرّ فى جوف الصدف ينتقل الصدف الى موضع صلب وتثبت فيه عروقه فيكون عند الناس من وصول الصدف خبر فاذا انتقل الى ارض البحرين يهنى الناس بعضهم بعضاً بوصول قفل الصدف والغواص فاذا نزل لاخراجه يقلعه من الارض بالقوة فما اخرج فى وقته يبقى طرياً

[1]) f هرموز [2]) f وقلهات

صقيلاً وما اخرج قبل وقته او بعده لا يبقى على لونه بل يتغيّر، ومنها جزيرة جاشك وهى بقرب جزيرة قيس اهلها رجال اجلاد لهم صبر وخبرة فى حروب البحر وعلاج السفن والمراكب ليس لغيرهم مثل ذلك ويقول اهل مدينة قيس وسمع من غير واحد ان بعض الملوك اهدى الى بعض جوارى من الهند فى مراكب فوفات تلك المراكب الى هذه الجزيرة فخرجن الجوارى يتفسّحن فاختطفهن الجنّ وافترشهن فولدت هولاء الذين بها وانّما يقولون هذا لما يرون فيهم من الجلادة لا يعجز عنها غيرهم ولقد حدّثت ان الرجل منهم يسبح فى البحر ايّاماً وانه يجالد فى السيف وهو يسبح مجالدة من هو على الارض، ومنها جزيرة كندولاورى وانا شاكّ فى كونها فى بحر فارس يجلب منها العنبر الاسود والاشهب وقد ذكر غير واحد من السيرافيّين والعمّانيّين الذين يسافرون الى جزيرة كندولاورى ان العنبر ينبت فى قعر هذا البحر ويتكوّن كانواع القطر فى الارض ابيض واسود فاذا اشتدّ اضطراب الماء فى قعر البحر يرمى البحر باضطرابه الصخور والاحجار فلذلك ترى قطعاً وربّما ياكل منه السمك الكبير فيموت من اكله ويطفو على الماء فاذا اجتاز به اصحاب المراكب جذبوه بالكلاليب والحبال الى الساحل واخذوا العنبر من جوفه،

فصل فى ذكر بعض الحيوانات العجيبة الموجودة فى هذا البحر، منها نوع من السمك يطفو على وجه الماء فى بعض الاوقات ويتعقّب طفوه هيجان البحر والبحريون يعرفونه قال ابو الريحان الخوارزمى فى الآثار الباقية ان اليوم الثالث عشر من كانون الثانى يضطرب البحر الى فارس والى الاسكندرية ويبقى ايّاماً معلومة يتغطمط فيها ويتكدّر هواءه وتشتدّ امواجه وتكثر ظلمته ففى هذا اليوم ترفا السفن وذكر انه يقع فى قعره ريح يهيج ذلك البحر ويستدلّ على اضطرابه بنوع من السمك يظهر فيه فيكون ظهوره انذاراً بتحرّك الريح فى قعر الماء وربّما يتقدّمه بيوم، ومنها [a]الاسيور والجراف والبرستوج ياتى فى اوقات معينة من السنة ثم ينقطع الى ذلك الوقت من السنة الآتية واذا جاء يبقى ايّاماً ويعرف وقتها وايّام بقاءها اهل البصرة، قال الجاحظ تاتى دجلة البصرة من اقصى البحر انواع من السمك كالاسيور والجراف والبرستوج ويستعذب الماء كانه يتحمّض بحلاوة الماء وعذوبته بعد ملوحة ماء البحر كما تتحمّض الابل فتطلب الحمض بعد الخلّة والسمك يطلب ما حلا وعذب، وقال البحريون تقبل هذه الاصناف الثلاثة الى البصرة فى كلّ سنة مرّتين فيقيم كلّ صنف شهرين

[a]) c الاسور, *d.e* الاسبور

فاذا مضى شهران انقضت مدّة ذلك للجنس واقبل للجنس الاخر، امّا البرستوج فيقبل من بلاد الزنج يستعذب ماء دجلة البصرة يعرف ذلك اهل الزنج ثمّ يعود ما فضل من صيد الناس الى بلادها وهم لا يصيدون من البحر فيما بين البصرة الى الزنج من البرستوج شيئًا الّا فى ايّام مجيئه ورجوعه وفيما عدا هذا الوقت البحر خالٍ عنها وذكر البحريون ان البرستوج فى الوقت الذى يوجد فى الزنج لا يوجد فى البصرة وفى الوقت الذى يوجد بالبصرة لا يوجد فى الزنج وحاله كحال للخطاطيف وغيرها من الطيور تنتقل من موضع الى موضع فسبحان من الهم كلّ حيوان ما فيه مصالح نفسه،

ومنها الكوسج وهو نوع من السمك فى الماء اشرّ من الاسد فى البرّ يقطع للحيوانات باسنانه كما يقطع السيف الماضى فى يد الرجل القوى رايته وهو سمك مقدار ذراع الى ذراعين واسنانه كاسنان الناس ينفر السمك منه اذا رآته واذا ادرك سمكة كبيرة قطعها فى الحال وان ادرك ادميًّا قتله يقطع يده او رجله فانه بلية عظيمة فى هذا البحر وله وقت معين ياتى فى ذلك الوقت ويكثر بدجلة البصرة، ومنها الاربيان والداهى [٧] والرقّ والبراك والكوبرج كلّ ذلك اصناف معروفة ولكلّ واحد زمان معلوم يتوقّع فيه خروجه يعرفه اهل البصرة، ومنها حيوان يعرف بالتنين اشرّ من الكوسج فى فمه انياب مثل اسنّة الرماح وهو طويل مثل النخلة وعيناه حمر كالدم وهو كريه المنظر يفرّ منه الكوسج وغيره من الحيوان، ومنها سمك اخضر اللون اطول من ذراع له خرطوم عظيمة اقصر من ذراع تشبه نصل منشار يكون كلا حديه اسنانًا يضرب بها الحيوان فيجرحه ومن هذا النوع فى بحر الجنابة كثير رايتهم يصطادونه ويبيعونه مقليًّا فى السوق هناك، ومنها سمكة مدورة كترس صغير وذنبها اطول من ثلاثة اذرع وعلى وسط ذنبها شوكة معقّفة شبه كلاب لسلاحها وهى سمرة بياضها فى غاية البياض وسوادها فى غاية السواد ولها منخران على ظهرها وفم على بطنها ولها فرج كفرج النساء، والبحر لا تحصى عجايبه تبارك خالقها وتعالى رازقها،

ولنختم عجايب هذا البحر بحكاية عجيبة من الدردور لله اوردها صاحب كتاب عجايب البحر قال حدّثنى رجل من اصبهان قال ركبتنى ديون ونفقة عيال عجزت عنها ففارقت اصبهان ودارت بى الدواير حتى ركبت البحر فى جمع من التجار فتلاطمت بنا الامواج حتى حصل المركب فى الدردور فى بحر

[٧] الدق e ,الذق c

فارس المشهور فقال المعلم يا قوم هذا الدردور لا يتخلّص منه مركب الّا ما شاء الله فقال القوم له هل تعرف للخلاص طريقاً فقال ان سمح احدكم بنفسه لاصحابه فانا ابذل جهدى لعلّ الله يوفق لنا الخلاص فقلت يا قوم نحن كلّنا فى معرض الهلاك وانا رجل سأمْتُ من الحياة والشفا وكنت اتمنّى الموت وكان فى السفينة جمع من الاصبهانيّين فقلت احلفوا لى انكم تقضون ديونى وتحسنون الى اولادى وانا افديكم بنفسى ففعلوا فقلت للمعلم انا اسمح بنفسى لاصحابى ما ذا تامرنى فقال ان تقف على هذه الجزيرة وكان بقرب الدردور جزيرة مسيرة ثلاثة ايّام بلياليها ولا تفتر عن ضرب هذا الدهل البتّة فقلت لهم افعل ذلك فحلفوا لى ايماناً مغلظة على ما شرطته عليهم واعطونى من الماء والزاد ما يكفينى ايّامًا ثم وقفت على الجزيرة وشرعت بضرب الدهل فرايت المياه تحرّكت وجرت بالمركب وانا انظر اليه حتى غاب عن بصرى فلمّا فرغت من المركب جعلت اتردّد فى الجزيرة فاذا انا بشجرة عظيمة لم ار اعظم منها وعليها شبه سطح عريض فلمّا كان آخر النهار احسست بهدو شديد فاذا طاير عظيم ابيض اللون لم ار حيواناً اعظم منه جاء ووقع على ذلك السطح فاختفيت منه خوفًا من ان يصطادنى الى ان بدا ضوء الصباح فنفض جناحيه وطار فلمّا كانت الليلة الثانية جاء الطير ووقع على عشّه وكنت آيساً من حياتى ورضيت بالهلاك وعرضت نفسى عليه حتى وقفت بين يديه فلم يتعرّض الىّ بشىء وطار مصبحاً فلمّا كانت الليلة الثالثة قعدت عنده من غير دهشة الى ان نفض جناحيه عند الفجر فتمسّكت برجليه فحملنى وطار بى اسرع طيران الى ان ارتفع النهار فنظرت الى نحو الارض فما رايت غير لجّة البحر فكدت اترك رجليه لشدّة ما نالنى من الوجع ثم حملت نفسى على الصبر الى ان نظرت نحو الارض فرايت وجه الارض والقرى والعمارات فدنا من الارض وتركنى على صبرة تبن فى بندر لبعض القرى والناس ينظرون الىّ ثم طار الطاير نحو الهواء وغاب عنّا فاجتمع الناس علىّ وحملونى الى ملكهم فاحضر رجلا يفهم لسانى قال لى من انت فحدّثته بحديثى كلّه فتعجبوا منه وتبرّكوا بى وامر لى الملك بمال كثير وسالنى ان اقيم عندهم فما مرّ الّا ايّام حتى مشيت يوماً الى طرف البحر لاتفرّج فاذا قد وصل مركب اصحابى والقوم لما رآونى اسرعوا الىّ سايلين عن حالى فقلت يا قوم بذلت نفسى لله فالله تعالى انقذنى بطريق عجيب وجعلنى آية للناس ورزقنى المال واوصلنى الى المقصد قبلكم وهذه حكاية غريبة وان كانت غير بعيدة عن لطف الله تعالى وعنايته والله ولى الاعانة ۞

بحر القلزم هو شعبة من بحر الهند جنوبية بلاد البربر والحبشة وعلى ساحله الشرقى بلاد العرب وعلى الغربى اليمن والقلزم اسم مدينة على ساحله سمّى البحر بها وامّا حديث هيجانه ومدّه وجزره كما مرّ فى بحر الهند فلا نعيده وهو البحر الذى اغرق الله تعالى فيه فرعون وجنوده قالوا كان بين البحر وارض اليمن جبل يحول الماء عنها ويمنع امتداده فى ارض اليمن وكان بين البحر واليمن مسافة فقدّ بعض الملوك ذلك الجبل بالمعاول ليدخل منه خليجًا صغيرًا يهلك به بعض اعدائه فقطع من الجبل نحو غلوة سهمين او ثلاث ثم اطلق البحر فى اراضى اليمن فطغا الماء ولم يمكن تداركه فاهلك امماً كثيرة واستولى على بلاد كثيرة وصار بحرًا عظيماً ووصل الى بلاد اليمن وجدّة وجار وينبع ومدين مدينة شعيب عم وايلة الى القلزم وهذا البحر بين بحر الهند وفارس والزنج وانها متّصلة بعضها بالبعض وقد ذكرنا منها جزايرها وحيواناتها فلا نعيدها هناك والله الموفق للصواب٠

فصل فى جزايره٠ واكثرها لا مسكونة ولا مسلوكة منها جزيرة تاران قريبة من ايلة يسكنها قوم من الاشقياء يقال لهم بنو [٣]جَدّان معاشهم السمك ليس لهم زرع ولا ضرع ولا ماء عذب وبيوتهم السفن المكسّرة ويستعذبون الماء والخبز ممّن يمرّ بهم فى الدهر الطويل فاذا قيل لهم ما ذا يقيمكم فى هذا الموضع يقولون البطن البطن وانه اخبث مكان فى هذا البحر به دوارة ماء فى سفح جبل اذا وقع الريح على ذروته انقسمت على قسمين وتلقى المركب بين شعبتين على هذا الجبل متقابلتين فتخرج الريح من كليهما كلّ واحدة متقابلة للاخرى فيثور البحر على كلّ سفينة تقع فى ذلك الدوران باختلاف الريحين فتنقلب ولا تسلم ابدًا ومقدار طولها ستة اميال وقيل هو الموضع الذى اغرق فيه فرعون وجنوده٠ ومنها جزيرة الجساسة وهى دابّة تتجسّس الاخبار وتاتى بها الدجّال روى الشعبى عن فاطمة بنت قيس قالت خرج علينا رسول الله صلعم فى نحو الظهيرة فخطبنا وقال انى لم اجمعكم لرغبة ولا لرهبة ولكن لحديث حدّثنيه تميم الدارى منعنى سروره القايلة حدّثنى ان نفرًا من قومه اقبلوا فى البحر فاصابتهم ريح عاصف الجاتهم الى جزيرة فاذا هم بدابّة قالوا لها ما انت قالت انا الجسّاسة قالوا اخبرينا الخبر قالت ان اردتم الخبر فعليكم بهذا الدير فان فيه رجلاً بالاشواق اليكم قالوا اتيناه فقالت انى [x]بغيتم فاخبرناه فقال ما فعلت بحيرة طبرية قلنا تدفق بين اجوافها قال ما فعلت نخل عُمان قلنا

[٣]) e.f حدان [x]) a ببغتم, c بنعم, d نعم, e بنعيم

بجنيها اهلها قال فما فعلت عين زغر قلنا يشرب منها اهلها فقال لو يبست انقذت من وثاقى فوطيت بقدمى كلّ منهل الا مكّة والمدينة، ومنها جبل المغناطيس قريب من الديار المصرية وهو جبل يوجد فيه المغناطيس الذى يجذب الحديد والمراكب المستعملة فى هذا البحر لا يجعل فيهما شىء من الحديد خوفًا من هذا الجبل والله الموفق للصواب،

فصل فى حيوان هذا البحر، امّا الحيوانات الّتى شاركت فيها البحار المذكورة فلا نعيدها والّتى اختصّ بها هذا البحر منها سمكة عظيمة تضرب السفن بذنبها فتغرقها طولها نحو مايتى ذراع يخاف على المراكب منها خوفًا شديدًا، ومنها سمكة تصطاد وتجفّف فتبقى كالقطن الابيض فيتّخذ منه الغزل وتنسج منه الثياب الفاخرة وتسمّى تلك الثياب سمكين، ومنها سمكة طولها مقدار ذراع ووجهها كوجه البوم، ومنها سمكة طولها عشرون ذراعًا فى بطنها الف بيضة وظهرها الذبل الجيد، ومنها سمكة على خلقة البقر تلد وترضع بخلاف ساير السمك فانها تبيض والله الموفق ۞

بحر الزنج هو بحر الهند بعينه وبلاد الزنج منه فى نحو الجنوب تحت سهيل ومن ركب هذا البحر يرى القطب الجنوبى وسهيلاً ولا يرى القطب الشمالى ابدًا وعلى ساحله بلاد البربر وهم طايفة من السودان غير الذين هم بالمغرب ثمّ يمتدّ برّ البربر على ساحل بحر الزنج الى عدن واقصى هذا البحر يتّصل بالبحر المحيط وموج هذا البحر عظيم كالجبال الشواهق ونفاخه يرتفع كالاطواد الشوامخ وينخفض كاخفض ما يكون من الاودية ولا ينكسر موجه ولا يظهر من ذلك زبد لكثر امواجه كساير البحار ويزعمون انه موج مجنون وله جزاير كثيرة واسعة فيها غياض واشجار لكنها غير ذات اثمار انّما هى نحو شجر الابنوس والصندل والساج والقنا ومن سواحله يلتقط العنبر فربما توجد قطعة كتلّ عظيم، ولنذكر شيئًا من جزايره وحيوانه،

فصل فى بعض جزاير هذا البحر، منها الجزيرة المحترقة وهى جزيرة واغلة فى هذا البحر قلما يصل اليها من بلادنا احد، حكى بعض التجار قال ركبت البحر فدارت بى الدواير حتى حصلت فى هذه الجزيرة فرايت فيها خلقًا كثيرًا فبقيت بها زمانًا واستانست بهم وتعلّمت شيئًا من لغتهم فاذا الناس فى بعض الليالى مجتمعون ناظرون الى كوكب طلع من افقهم ثمّ شرعوا فى البكاء والويل والثبور فسالت بعضهم عن سبب ذلك فقال ان هذا الكوكب يطلع فى كل ثلاثين سنة مرّة فاذا وصل الى سمت روسنا يحترق جميع ما فى هذه الجزيرة

فاشتغلوا باتّخاذ المراكب وتاهبوا للنقل فلمّا قرب الكوكب من سمت روسهم ركبوا في السفن واخذوا معهم ما خفّ حمله وركبت انا ايضا معهم فسرنا عنها مدّة فلمّا علموا ان الكوكب زال عن سمت روسهم عدنا الى الجزيرة فوجدنا جميع ما كان فيها رمادًا فشرع القوم في استيناف العمارة، ومنها جزيرة الصوصاء وهي جزيرة ممّا يلى بلاد الزنج حكى بعض التجار ان بهذه الجزيرة مدينة عجيبة من حجر ابيض يسمع منها ضوضاء وجلبة ولا ساكن بها من البشر وربّما نزل بها البحريون واخذوا من مائها وشربوه فوجدوه حلوًا طيّبًا فيه رايحة الكافور ويقولون لسنا نعرف منتهاه غير ان بقربه جبالًا تتّقد منها بالليل نار عظيمة فيسمع لها صوت وضجيج فمن الناس من يقول ان ذلك الصوت والاجيج يدلّ على موت ملك من ملوكهم وذكروا ان في حواليها حيّة لا تظهر في كلّ سنة الّا مرّة واحدة وربّما احتال ملوك الزنج في اخذها فصادوها وطحنوها واخذوا ودكها فاذا تمسّح الملك به يزيد في قوّته وهيبته ونشاطه ويتّخذ من جلد هذه الحيّة فرش يجلس عليه صاحب السلّ امن من غايلته وربّما وقع جلد هذه الحيّة بارض الهند فتشترى بثمن بالغ وتحصل في خزاين ملوكهم، ومنها ᵞالجزيرة التى حكى عنها يعقوب بن اسحق السيرافي السرّاج قال رايت رجلًا من اهل رومية قال خرجت في مركب فانكسر فبقيت على لوح فالقتنى الريح الى بعض الجزاير ذل فوصلت بها الى مدينة فيها اناس قاماتهم قدر ذراع واكثرهم عور فاجتمع علىّ جماعة وساقونى الى ملكهم فامر بحبسى فانتهوا بى الى شىء مثل قفص الطير وادخلونى فيه فقمت كسرته فآمنونى وكنت اعيش فيهم ثم رايتهم في بعض الايام يستعدّون للقتال فسالتهم عن ذلك فقالوا الى عدوّ لهم ياتيهم وقالوا هذا اوان مجيئه فلم نلبث ان طلعت عليهم عصابة من الغرانيق وكان عورهم من نقر الغرانيق اعينهم فاخذت عصًا وشددت عليها فطارت وذهبت فاكرمونى فعمدت الى جذعين وشددتهما بلحاء الشجر وحملت طعامًا وماء وركبتهما فالقتنى الريح الى رومية، والذى يصحّح هذا القول ما ذكره ارسطاطاليس في كتاب الحيوان ان الغرانيق تنتقل من خراسان الى ناحية مصر حيث يسيل ماء النيل وهناك تقاتل الرجال الذين قاماتهم قدر ذراع، ومنها جزيرة سكسار وهي ما حكى عنها يعقوب بن اسحق السرّاج ايضا قال راينا رجلًا في وجهه خموش فسالناه عن ذلك فقال خرجنا في مركب فالقتنا الريح الى جزيرة لم نستطع ان نبرح عنها فاتانا قوم وجوههم وجوه الكلاب

γ) a جزيرة العور, b جزاير, a جزاير العود

وساير بدنهم كبدن الناس فسبق الينا واحد ووقف الاخرون فساقنا الى منازلهم فاذا فيها جماجم الناس واسوقهم واذرعهم فادخلنا بيتاً فاذا فيه انسان اصابه مثل ما اصابنا فجعلوا ياتوننا بالفواكه والماكول فقال لنا الرجل انّما يطعمونكم لتسمنوا فمن سمن اكلوه قال فكنت اقصر فى الاكل وكلّ من سمن من اصحابى اكلوه حتى بقيت انا وذلك الرجل فتركونى لهزالى وتركوا الرجل لانه كان عليلاً فقال لى الرجل ان هولاء قد حضر لهم عيد يخرجون اليه باجمعهم ويمكثون ثلاثاً فان اردت النجاة فانج بنفسك وامّا انا فقد ذهبت رجلاى لا يمكننى الهرب واعلم انهم اسرع شىء طلباً واشدّ استنشاقاً واعرف بالاثر الّا من دخل تحت شجرة كذا فانهم لا يطلبونه ولا يقدرون عليه قال فخرجت اسير بالليل واكمن النهار تحت الشجرة فلمّا كان اليوم الثالث رجعوا وكانوا يقصّون اثرى فدخلت تحت الشجرة فانقطعوا عنى ورجعوا فلمّا تركونى امنت فبينا انا اسير فى تلك الجزيرة اذ رفعت لى اشجار كثيرة فانتهيت اليها واذا بها من كلّ الفواكه وتحتها رجال كاحسن ما يكون صورة فقعدت بينهم وهم لا يفهمون كلامى ولا افهم كلامهم فبينا انا جالس معهم اذ وضع رجل منهم يده على عاتقى فاذا هو على رقبتى فلوى رجليه علىّ فانهضنى فجعلت اعالجه لاطرحه عن عنقى فخمشنى فى وجهى وسخرنى كما يسخر احد مركوبه فجعلت ادور على الاشجار وهو ياكل من ثمرتها ويجنيها ويرمى الى اصحابه وهم يضحكون فبينا انا اسير به اذ اصاب عينيه بعض عيدان الاشجار فعمى فعمدت الى شىء من العنب فقطعته واتيت نقرة فى صخرة عصرته فيها ثم اشرت اليه ان يكرع منه فكرع وتحلّلت رجلاه فرميت به فانّم لخموش من ذلك فى وجهى ٥

فصل فى بعض حيوان ذلك البحر ٥ منها ما حكى بعض التجار قال رايت فيه سمكة مثل الجبل العظيم من راسها الى ذنبها مثل اسنان المنشار من عظام سود مثل الابنوس كل سنّ منها فى روية العين مقدار ذراعين وعند راسها عظمان طويلان مقدار عشرة اذرع وكانت تضرب بذلك العظمين ماء البحر يميناً وشمالاً فيسمع منه صوت هايل وكنّا نرى الماء يخرج من انفها وفمها ويصعد نحو الهوى وتصل الينا رشاشاته مثل المطر وبيننا وبينها مسافة بعيدة وتعرف تلك السمكة بالمنشار وتقطع السفينة اذا جاءت من تحتها او خرجت عليها فاذا راى اصحاب المراكب هذه السمكة يضجّون الى الله تعالى حتى يدفعها عنهم ٥ ومنها السمكة المعروفة بالبال طولها اربعماية ذراع الى

خمسماية ذراع فربّما يظهر فى هذا البحر طرف من جناحها فيكون كالشراع العظيم وربّما يظهر راسها وينفخ الصعداء بالماء فيذهب الماء فى الجوّ اكثر من غلوة السهم والمراكب تفزع منها بالليل والنهار فيضرب لها بالدبادب تنفر من صوتها وهى تحوش بذنبها واجنحتها السمك الى فمها فيكون فسادها فى البحر على دوابّ البحر عظيماً فاذا بغت هذه السمكة بعث الله تعالى اليها سمكة نحو الذراع تدعى [z]اللسك تلتصق باذنها فلا يكون لها منها خلاص فتطلب قعر البحر وتضرب بنفسها حتى تموت ثم تطفو فوق الماء كالجبل العظيم واذا اشتدّ هذا البحر قذف من قعره قطاع العنبر كالجبال فتبلعها البال فيقتلها فتطفو فوق الماء ولها اناس يرصدونها فى المراكب من الزنج فاذا احسوا بذلك طرحوا فيها الكلاليب وجذبوها الى الساحل ثم شقّوا بطنها واستخرجوا العنبر منها فما يكون فى بطن الحوت يكون سهكاً يعرفه التجار والعطّارون بالعراق وفارس والهند وما يكون فى ظهره يوجد نقيًّا جيّداً ❁

بحر المغرب هو بحر الشام وبحر قسطنطينية ماخذه من البحر المحيط فيمتدّ مشرقاً فيمرّ بشمالى الاندلس ثم ببلاد الفرنج الى قسطنطينية ويمتدّ من جهة الجنوب الى بلاد اوّلها سَلا ثم سبتة وطنجة الى طرابلس والاسكندرية ثم سواحل الشام الى انطاكية وفيه من الجزاير العظيمة كجزيرة الاندلس وميورقة وصقلية واقريطش وقبرس ورودس وغيرها وذكر فى كتاب اخبار مصر انه ملك بعد هلاك الفراعنة ملوك من بنى دلوكة وكانوا ذوى الراى والكيد فاراد ملك الروم مغالبتهم وانتزاع الملك منهم فاحتالوا بنو دلوكة فى شقّ البحر المحيط من المغرب وهو بحر الظلمات فغلب على كثير من البلدان العامرة والممالك العظيمة وامتدّ الى الشام وبلاد الروم وصار حاجزاً بين بلاد مصر والروم وهو البحر الذى وصفناه فعلى هذا بحر المغرب وبحر الاسكندرية وبحر الشام وبحر الروم وبحر الفرنج وبحر قسطنطينية جميعه واحد وهو الخليج الذى فى زماننا على ساحله الواحد المسلمون وعلى الاخر النصارى من الفرنج وهناك مجمع البحرين وهما بحر الروم والمغرب عرضه ثلاثة فراسخ وطوله خمسة وعشرون فرسخاً وبحر الروم هو قبلى الاندلس وشرقيها ولونه اخضر ولون بحر المغرب اسود كالحبر حتى اذا اخذه الانسان فى يده او فى اناء فهو صافى اللون وفى مجمع البحرين يظهر المدّ والجزر فى كلّ يوم اربع مرّات يمدّ مرّتين ويجزر مرّتين وذلك ان البحر الاسود عند طلوع الشمس يعلو ويغيض فينصب

z) c اللشك, d السك, e البسك, f اللمشك

فى مجمع البحرين حتى يدخل فى بحر الروم وهو البحر الاخضر الى وقت الزوال فاذا زالت الشمس غاص البحر الاسود وانصب فيه الماء من البحر الاخضر الى مغيب الشمس ثم يغيض البحر الاخضر ويعلو البحر الاسود الى نصف الليل ثم يغيض البحر الاسود وانصب فيه البحر الاخضر الى طلوع الشمس، وفى هذا البحر من الجزاير والحيوانات العجيبة ما لا تحصى ونذكر منها بعضها والله الموفق للصواب،

فصل فى جزايره ذكر ابو حامد الاندلسى فى كتابه الذى الّفه للوزير ابن هبيرة ان بمجمع البحرين جزيرة فيها منارة مبنية من الصخر الصلد الذى لا يعمل فيه الحديد ولها اساس راسخ وليس للمنارة باب وعلى راس المنارة صورة انسان ملتحف بثوب كانه من ذهب ويده اليمنى ممدودة الى البحر الاسود كانه يشير باصبعه الى شىء وعلو المنارة اكثر من مائة ذراع وقال غيره ان تلك الصورة طلسم عمله بعض الملوك صيانة لذلك الموضع من اتيان العدوّ وانه مامون ما دام ذلك الطلسم باقٍ، ومنها جزيرة تنيس وهى فى بحر الروم ذكر ابو حامد الاندلسى انها جزيرة عظيمة فيها مدن وقرى كثيرة من عجايبها انه يخرج اليها من انواع السمك ما لا يوجد فى غيرها من ذلك البحر ويقيم كلّ نوع عندهم ايّاماً يصطادونه وياكلونه ثم ينقطع ويجىء نوع آخر وهكذا ابداً وهى مائة ونيف وثلاثون نوعاً وسياتى شرحها فى فصل البلدان ان شاء الله تعالى، ومنها ما ذكره صاحب تحفة الغرايب قال فى بحر الروم جزيرة فيها اشجار وازهار من شمّ منها شيئًا ينام من ساعته، ومنها ما ذكره ابو حامد الاندلسى ان على البحر الاسود من ناحية الاندلس جبلاً عليه كنيسة من الصخر منقورة فى الجبل وعليها قبّة كبيرة وعلى القبّة غراب مفرد لا يبرح فى اعلا القبة وفى مقابل الكنيسة مسجد تزوره الناس ويتبرّكون به ويقولون ان الدعاء فيه مستجاب وقد شرط على القسيسين الذين يسكنون تلك الكنيسة ضيافة كلّ مسلم يقصد ذلك المسجد وكلّما وصل احد الى ذلك المسجد ادخل الغراب راسه فى روزنة هى على اعلى تلك القبّة الله على الكنيسة ويصيح بعدد كلّ رجل صيحة فيخرج الرهبان بالطعام الى اهل المسجد ما يكفيهم وتعرف تلك الكنيسة بكنيسة الغراب وزعم اوليك القسيسون انهم ما زالوا يرون غراباً على تلك الكنيسة ولا يدرون من اين ماكله، ومنها جزيرة جالطة قال ابو حامد الاندلسى رايت فى بحر الروم جزيرة يقال لها جالطة مملوة بالغنم الجبلية مثل الجراد المنتشر لا يمكنها الفرار من الناس لكثرتها فاذا وصلت المراكب اليها

اخذت منها ما لا يحصى وهى اغنام سمان كبار ونعاج وحُملان وليس فى تلك الجزيرة غير الغنم وفيها عيون وحشيش وشجر وجبال وهى على طريق الاسكندرية فى البحر يقصدها السفن من كلّ جانب وذكر انه لو حمل كلّ سفينة فى ذلك البحر منها لا تفنى لكثرة ما فيها، ومنها ما ذكره البحريون ان بقرب مدينة قسطنطينية الاولى ديراً فى البحر ينكشف عنه الماء فى كلّ سنة يوماً واحداً فيحجّه اهل تلك النواحى ويقيمون به الى يوم ظهوره ويتقرّبون ويهدون اليه فاذا كان العصر ياخذ الماء فى الزيادة ولا يزال يزيد حتى يغطيه ويغيب عن اعين الناس الى السنة القابلة واذا اخذ الماء فى الازدياد شرع الناس فى الخروج منها،

فصل فى حيوانه، الحيوانات العجيبة فى هذا البحر كثيرة منها ما حكى عبد الرحمن بن هارون المغربى عنها فى مجلس الجانى قال ركبت البحر سنة ثمان وثمانين ومايتين اريد المغرب فوصلنا الى موضع يقال له البرطون ومعنا غلام صقلىّ معه [a]صنارة له فالقاها فى البحر فصاد بها سمكة نحو الشبر فنظرنا فاذا خلف اذنها اليمنى كتابة فاذا هى لا اله الا الله وفى قفاها محمد وخلف الاذن اليسرى رسول الله، ومنها ما حكى ابو حامد الاندلسى قال رايت بعد ما غاض بحر الروم انكشف سنام جبل وعليه نارنج احمر كانه قطف الان من شجره فظننت انها سقطت من بعض السفن فضيت الى ذلك الموضع وقبضت على واحدة منها فاذا هى حيوان التصق بالحجر لم اقدر ان اقلعه فرمت قطعه بالسكين فلم تعمل فيه السكين وليس له عين ولا راس وفمه فى موضع العرجون فكنت الفّ الثوب عليه واجرّه فيخرج من فمه مائيّة كاللعاب وهو لين محبب شديد الحمرة لا يغادر من النارنج شيئاً فاذا تركته كان يفتح فاه ويتحرك كانه يتنفّس، [b] ومنها ما ذكره انه كان رجلاً يتوضّا على حجر فى بعض بلاد الروم فخرج من تحت ذلك الحجر مثل ذنب حيّة صفراء منقطة بسواد قال ففزعت وهربت خائفًا فاخرجت راسها من تحت الحجر وكان راسها مثل راس الارنب اصفر منقط بسواد لها عينان كبيرتان وكان معى خنجر ضربت به راسها فلم

a) c.d.f سنارة b) f ومنها ما ذكره انه راى عنقود عنب على ساحل البحر اسود اللون اخضر العرجون قال لم اشكّ انه عنب فاردت ان اكله منه فرمت ان آخذ منه حبّة واكلها فلم اقدر فما زلت اجرها حتى يفنى قشر الحبّة فى يدى وبقى داخل الحبّة ابيض فى يدى كالعنب يتبيّن عجمها ورايحتها كرايحة المسك اذا ليس بحيوان وذكره فى هذا الفصل سهو،

يعمل فيه شيئًا فخرجت من تحت الحجر تسبح فى الماء وهى خمس حيّات براس واحد كلّ حيّة اطول من ثلاثة اذرع وقد اصطاد مثلها اصحابى فرايتها الين من الحرير ولا يعمل فيها الحديد من لينها وقد سلخوها فكان جلدها ارقّ من قشر البصل ولحمها كالية الحمل لينـًا ونعومة ولا شوك فيهـا ولا عظم فذكر البحريون انها تعظم فى البحر حتى تبلغ الى حدّ تقلّب السفينة وتاكل سكّانها وهذا الحيوان يقال له ارنب البحر وسياتى شرحه وخواصّه فى حيوانات الماء، ومنها ما ذكر صاحب تحفة الغرايب ان فى بحر المغرب طايرًا يسمى [c]المانون وهو طاير مبارك يتفاءل به الملّاحون يبيض عند سكون البحر فى السواحل فاذا راوا بيضه علموا ان البحر قد سكن وهذا الطاير يطير قدام المراكب فاذا احس بموضع مخوف او حيوان مضرّ ينزل مرارًا على وجه الماء ويصعد كانه يخبر اصحاب المركب به والملّاحون يعرفون ذلك فيدبرون تدبيرهم، ومنهـا الشيخ اليهودى قال ابو حامد الاندلسى هو حيوان وجهه كوجه الانسـان وله لحية بيضاء وبدنه مقدار بدن العجل فى صورة الضفدع وعليه شعر كشعر جلد البقر يعرف عندهم بالشيخ اليهودى لانه يخرج من البحر ليلة السبت الى البرّ حتى تغيب الشمس ليلة الاحد لا يدخل المـاء ولا ياكل ولا يتحرّك ولو ضرب او قتل لم يدخل البحر فاذا غابت الشمس ليلة الاحد وثب كما يثب الضفدع ويدخل البحر فلا تلحقه السفن وقد اثر السبت ذكروا ان جلده اذا وضع على النقرس ازال وجعه فى الحـال، ومنهـا ما حكى انه راى قطعة من شبكة مقدار ذراعين مفتولة الخيوط مربعة العيون ظاهرة العقد وهى حيوان قال ما عرفت له راسًا ولا فمًا ولا ادرى من اين ياكل، ومنها سمكة تعرف بالبغل قال ابو حامد رايت بمجمع البحرين سمكة مثل جبل صاحت صيحة ما سمعت اوحش منهـا ولا اهول حتى كاد ان ينشقّ قلبى وتحرّكت فاضطرب الماء من تحرّكها وكثر الموج حتى خفنا الغرق فذكر البحريون انها سمكة تعرف بالبغل وان السمكة الكبيرة تتبعها لتاكلها فى بحر الظلمات فتفرّ الصغيرة من الكبيرة وتعبر فى مجمع البحرين الى بحر الروم وتاتى السمكة الكبيرة خلفهـا لتعبر فى مجمع البحرين فلا يمكنها لعظمها هكذا ذكر اهل ذلك الموضع يعنى مجمع البحرين، ومنها حوت موسى ويوشع صلوات الله عليهما قال ابو حامد الاندلسى رايت سمكة بقرب مدينة سبتة وهى نسل الحوت المشوى الذى قد اكل موسى ويوشع نصفه فاحيى الله تعالى النصف الاخر واتّخذ سبيله فى البحر

c) *a* المارون, *b.d* المامور

عجبًا ولها الى الان نسل فى ذلك الموضع وهى سمكة طولها اكثر من ذراع وعرضها شبر واحد جانبيها شوك وعظام وجلد رقيق على احشائها وعينها واحدة وراسها نصف راس فمن رآها من هذا الجانب استقذرها ويحسب انها ماكولة ميتة والنصف الاخر صحيح والناس يتبركون بها ويهدونها الى المحتشمين وتشتريها اليهود ويقددونها ويحملونها الى البلاد البعيدة، ومنها سمكة كانها قلنسوة بلغارية قال ابو حامد الاندلسى رايت فى هذا البحر سمكة كانها قلنسوة الّتى تكون على روس الاتراك ليس لها فم ولا عين ولا راس وفى جوف تلك السمكة مثل المصارين مغلقة ظاهرة وفيها مرارة كمرارة البقرة فاذا اصطادها احد تحرّكت فيسود الماء الذى حولها مثل الحبر واظنّ ان ذلك السواد من تلك المرارة فاذا وقعت فى الشبكة يبقى ما حولها من الماء اسود جدًّا فيوخذ ذلك الماء ويكتب به يكون احسن من كل مداد لا ينمحى البتة وله سواد وبريق، ومنها سمكة فى هذا البحر تتقطّع وهى تضطرب وتغلى فى الماء وهى تتحرّك وقد قطعت قطعًا صغارًا فاذا ارادوا قليها ملات القدر وهى مقطعة ولا تموت حتى تنضج وهى سمكة طيبة الطعم كلّه عن ابى حامد الاندلسى، ومنها سمكة تعرف بالخطّاف قال ابو حامد لها جناحان على ظهرها سوداوان تخرج من الماء وتطير فى الهواء وتعود الى الماء، ومنها سمكة تعرف بالمنارة قال ابو حامد انها فى طول المنارة الطويلة تخرج من البحر وتلقى نفسها على السفينة فتكسرها وتغرق اهلها فاذا احسّ اصحاب المركب بها ضربوا بالطسوت ونفخوا بالبوقات وصيحوا لتبعد عنهم وهى محنة عظيمة فى البحر، ومنها سمكة كبيرة اذا نقص الماء بقيت على الطين ولا تزال تضطرب الى ست ساعات ثم تنسلخ من شدّة اضطرابها وتململها فتظهر لها جناحان من تحت جلدها فتطير وتتحوّل الى البحر ذكرها ابو حامد الاندلسى، والتنانين فى هذا البحر كثيرة واكثر ما يكون فيه ممّا يلى بلاد طرابلس واللاذقية والجبل الاقرع من اعمال انطاكية وربّما تخرج من البحر الى البرّ فتكون عذابًا عظيمًا للحيوانات فتتلف من الحيوان ما شاء الله ❊

بحر الخزر هو بحر طبرستان وجرجان وهما على شرقيه وفى شماليه بلاد الخزر وفى غربيه اللان وجبال القبق وفى جنوبيه الجبل والديلم وهو بحر عظيم واسع لا اتّصال له بشىء من البحار على وجه الارض فلو ان رجلاً طاف بهذا البحر لرجع الى المكان الذى ابتدأ منه وهو بحر صعب المسلك سريع المهلك كثير الاضطراب شديد الامواج لا مدّ فيه ولا جزر ولا يرتفع منه شىء من

اللالى والجواهر وليس فيه شئ من الجزاير المسكونة ولكن فيه جزاير فيها غياض ومياه واشجار وليس بها انيس، قيل ان دوران هذا البحر الف وخمسماية فرسخ وطوله ثمانماية ميل وعرضه ستماية ميل وهو مدور الشكل الى الطول ولنذكر شيئًا من جزايره وحيوانه،

فصل فى جزايره، منها ما شاهدها ابو حامد الاندلسى قال رايت فى هذا البحر جبلاً من طين اسود كالقير والبحر محيط به وفى سنام ذلك الجبل شقّ طويل يخرج منه الماء ويخرج مع ذلك الماء مثل صنجة الدانق من الصفر وربّما يكون اكبر واصغر يحملها الناس الى الافاق للتعجّب، ومنها جزيرة الحيّات قال ابو حامد انها بقرب الجبل الاسود الذى ذكر وهى جزيرة امتلات من الحيّات وفيها حشيش كثير لا يقدر احد ان يقع رجله على الارض لكثرة ما فيها من الحيّات الملتفّة بعضها على بعض وطير البحر يبيض فى وسط الحيّات والحيّات لا تؤذى بيضه ورايت الناس ياخذون فى ايديهم القصب القوى او العصا ويزيلون بها الحيّات من الارض حتى يضعون اقدامهم ويمشون بين الحيّات وياخذون بيض الطير وافراخه والحيّات لا تؤذى احدًا منهم، ومنها جزيرة الجنّ قال ابو حامد هى جزيرة ليس بها انيس ولا شئ من الوحش وكانوا يقولون غلب عليها الجنّ ويسمع فيها اصوات ولا يجسر احد يقربها، ومنها جزيرة سياكوه قال ابو حامد هى جزيرة كبيرة بها عيون واشجار وغياض ومياه عذبة وبها دوابّ وحش يرتفع منها الفوه ويحمل الى ساير البلدان وهى تقارب شرقى البحر انتقل اليها قوم من الغزية الترك لاختلاف وقع بين قبايلهم فانفردوا عنهم الى هذه الجزيرة، ومنها جزيرة الغنم قال سلّام الترجمان رسول الواثق بالله امير المومنين الى ملك الخزر راينا جزيرة ما بين الخزر وبلغار فيها من الاغنام الجبلية مثل الجراد ولا يمكنها الفرار لكثرتها فاذا وصلت السفن الى تلك الجزيرة اصطادوا منها ما شاء الله وانها نعاج وحملان سمان ما رايت فى تلك الجزيرة حيوانًا غيرها وفيها عيون وحشيش واشجار كثيرة فسبحان من لا يحصى نعمه،

فصل فى حيوانه، روى ان الواثق بالله امير المومنين راى فى منامه كانّ سدّ ذى القرنين قد سقط فدخل عليه من ذلك همّ عظيم فبعث سلّامًا الترجمان الى السدّ لياتى بخبره فقال سلام فى مسيرى اتيت عند ملك الخزر خمسة ايام ورايت عنده امرًا عجيبًا وهو انهم قد اصطادوا سمكة فى غاية العظم ونقبوا اذنها وجعلوا فيها حبالاً وجذبوا تلك الحبال فانفتحت اذن السمكة وخرجت

من داخلها جارية بيضاء حمراء طويلة الشعر حسنة الصورة فاخذوها واخرجوها الى البرّ وهى تضرب وجهها وتنتف شعرها وتصيح وقد خلق الله لها فى وسطها غشاء بيضاء كالثوب الصفيق من سرّتها الى ركبتها كانه ازار مشدود على وسطها فامسكوها حتى ماتت عندهم وقد رايت هذه الحكاية فى عدّة كُتُب منها كتاب العجايب لابى حامد الاندلسى الذى الّفه للوزير ابن هبيرة، ومنها التنّين العظيم كما ذكر فى باب بحر الشام ذكر انه يرتفع من هذا البحر شبه السحاب الاسود والناس ينظرون اليه فمنهم من زعم انه ريح سوداء تتولّد فى قعر البحر وتصعد كالزوبعة اذا ثارت من الارض واستدارت واخذت معها الغبار وهشم الارض ثم استطالت فى الهواء فنظنّ الناس انها تنّين اسود ظهر من البحر الاسود او من السحاب وذهاب الضوء وترادف الريح ومنهم من زعم انها دابّة تكون فى قعر البحر فيعظم ويوذى دوابّ البحر فبعث الله تعالى اليها سحاباً يخرجها من البحر ويحتملها وهى على صورة حيّة سوداء لها بريق لا يمرّ ذنبها على شىء من بناء عظيم او شجر الّا هدته وربّما تتنفس فتحرق الشجر الكبير ثم يلقيها السحاب الى ياجوج وماجوج فيقومون اليها بالسكاكين والمدى ويقطع كل واحد منهم ما يقدر عليه لغذاء طول سنته وقد روى عن ابن عبّاس مثل هذا القول،

ولنختم هذا الفصل بحكاية عجيبة وهى ان كسرى الخير انوشروان لمّا فرغ من سدّ بلنجر واحكمه سرّ بذلك سروراً شديداً وامر بنصب سرير على السدّ ورقًا عليه وحمد الله واثنى عليه ثم قال يا رب الارباب انت الهمتنى سدّ هذا الثغر وقمع العدوّ فاحسن المثوبة وزد عن بنى وسجد سجدة اطالها ثم استوا على فراشه واستلقى وقال الان استرحت يعنى من سطوة الخزر ومقاسات الترك ثم اغفا اغفاءه فطلع طالع من البحر سدّ الافق بطوله وارتفعت معه غمامة سدّت الضوء فتبادرت الاساورة الى قسيهم فانتبه انوشروان وقال ما شانكم قالوا الذى ترى قال امسكوا عن سلاحكم لم يكن الله عزّ وجلّ الهمنى الشخوص عن مسقط راسى اثنى عشر حولاً وستة اشهر ثم تسلط على بهيمة من بهائم البحر فتنحى الاساورة واقبل الطالع نحو السدّ حتى علا ثم قال ايها الملك انا ساكن من سكان هذا البحر رايت هذا الثغر مسدوداً سبع مرّات وخراباً سبع مرّات فاوحى الله تعالى الينا ان ملكاً عمره عمرك وصورته صورتك يسدّ هذا الثغر فتسدّه للابد وانت ذلك الملك فاحسن الله مؤنتك وعلى البرية معونتك ثم غاب عن البصر كانه طار فى الجوّ او غاص فى الماء والله ولى التوفيق ۞

القول فى حيوانات الماء، حيوانات الماء لا يعلم اصنافها الّا الله لكن نذكر هاهنا بعض ما هو مشهور بين الناس وانها على قسمين منهـا ما ليس له رية كانواع السمك فانها لا تعيش الّا فى المـاء ومنها ما له رية كالضفادع فانهـا تجمع بين الماء والهواء فامّا التى لا تعيش الّا فى الماء فلا حاجة لها الى استنشـاق الهواء لان البارى تعالى لمّا خلقها فى الماء وجعل حياتها منه وفيه جعلها على طبيعة الماء وركّب ابدانها تركيبًا يصل اليها برد الماء وتروح الحرارة العزيزية التى فى بدنها وتنوب عن استنشاق الهواء فلذلك تراها خرسًا لا صوت لهـا لفقد الرية التى لا حاجة لها اليها والحكمة الالهية اقتضت ان يكون لكلّ حيوان من الاعضاء والمفاصل والاعصاب بحسب حاجته اليهـا فكلّ حيوان هو اتمّ بنية واكمل صورة فهو احوج الى الاعضـاء الكثيرة والالات المختلفة وكلّ حيوان هو انقص فاقلّ حاجة ثمّ اقتضت الحكمة ان يكون لكلّ حيوان اعضاء مشاكلة لبدنه ومفاصل مناسبة لحركاته وجلود صالحة لوقايته فجعل ابدان حيـوان الماء اما صدفية صلبة لا يعمل فيها الشىء الحادّ او فلوسية او ما شاكلها غطاء ووقاية للعاهات العارضة وجعل لبعضها اجنحة واذنابًا تسبح بها فى الماء كما يطير الطير فى الهواء وجعل بعضها آكلًا وبعضها ماكولًا وجعل نسل الماكول اكثر لبقاء اشخاصها فسبحانه ما اعظم شانه، ولنذكر بعض حيوان الماء وعجايبها وخواصّها على ترتيب حروف المعجم والله الموفق للصواب،

ارنب البحر حيوان راسه قريب الشبه براس الارنب وبدنه بدن السمك قال الشيخ الرئيس هو حيوان صدفى الى الحمرة ما بين اجزائه اشباه شبيه بورق الاشنان ينقى الكلف والبهق وراسه محرقًا ينبت الشعر فى داء الثعلب سيمـا مع شحم الدبّ وفى داء اللحية ايضا واذا تضمد به كمـا هو حلق الشعر ويجلو البصر ضمـادًا وكحلًا ويعد من السمّ لانه يقتل بتقريح الرية قال غيره اذا استنّ به حدّد الاسنان،

اليبس هو نوع من السمك هول عظيم جدًّا وحيوانات الماء كلّها تصطاد الّا هذا السمك فان غذاءه عظام الحيوانات ومن خواصّه ان لحمه لو شوى واطعم منه شخصان واكلا معًا وبينهما خصومة شديدة تتبدّل بالالفة والمحبّة،

انسان الماء يشبه الانسان الّا ان له ذنبًا وقد جاء شخص فى زماننا بواحد منها مقدّدًا يعرضه على الناس وشكله ما ذكرنا وقد ذكر ان من بحر الشام فى بعض الاوقات يطلع بقرب الساحل شبه الانسـان من المـاء ويبرز الى خاصرته ويبقى ايّامًا يسمونه شيخ البحر فاذا رآوه النـاس يستبشرون بالخصب وسمعت

انه حمل الى بعض الملوك انسان ماءىّ حيّا هدية فاراد الملك ان يبحث عن حاله وكان يتكلّم بكلام عجيب فزوّجوا منه امراة فولدت له ولداً يعرف كلام الابوين فقيل له ما ذا يقول ابوك فقال يقول اذناب الحيوانات كلّها على اسافلها ما بال هولاء اذنابهم على وجوههم ٬

بقر الماء زعموا انه حيوان يطلع من البحر للرعى فيروث العنبر وما يسرى من العنبر فى السواحل من روثه والله اعلم بصحّة هذا القول فان اكثر الناس ذهبوا الى انه ينبت فى قعر البحر وعند اضطراب البحر ربّما يقع عليه صخرة عظيمة فتكسره ثم يقذفه البحر ومنهم من قال انه ينبع من عين فى البحر كالقير والنفط ونحوهما ومنهم من قال انه زبد البحر فعلى هذا التقدير يكون روثاً نقول روث هذا الحيوان ينفع الدماغ والحواس والقلب يقويه تقوية عجيبة ويزيد فى جوهر الروح شرب دانق منه ٬

بال صنف من السمك معروف طوله خمسون ذراعاً يتضرّر المراكب منها ويبلع كل شىء يجده وياكل العنبر ويموت من اكله فيوخذ العنبر من بطنه ويسمّى مبلوعاً لا يكون جيد الرايحة وقد توجد هذه السمكة فى انهار البصرة تاتيها عند المدّ ولا تقدر على الرجوع لضيق المسالك فيجذبونها الى الساحل بالكلاليب وتقطع بالفوس ويتّخذ من دماغها دهن كثير يستعملونه فى السرج وتمرين سفن البحر ٬

تمساح حيوان على صورة الضبّ من اعجب حيوان الماء له فم واسع وستّون ناباً فى فكّه الاعلى عشرون واربعون فى الاسفل وبين كل نابين سنّ صغير مربع يدخل بعضها فى البعض عند الاطباق ولسان طويل وظهر كظهر السلحفاة لا يعمل الحديد فيه شيئاً وله اربعة ارجل وذنب طويل قدر ستّة اذرع وطول راسه ذراعان وغاية طول بدنه ثمانية اذرع ويحرك فكّه الاعلى عند المضغ بخلاف ساير الحيوانات ولا يقدر ان يلتوى ولا ان ينقبض لانه ليس فى ظهره خرزة وهو كريه المنظر كثير العدوان يلتقم الادمى والشاة ويقتل الخيل والجمال لا يوجد الّا فى النيل ونهر السند اذا راى حيواناً على طرف الماء يسبح تحت الماء الى ان يقرب منه ثم يثب وثبة وياخذه ويبيض كالطيور ويشمّ من بيضه رايحة المسك وزبله يخرج من فيه اذ لا منفذ له واذا اكل شيئاً يبقى فى خلل اسنانه ويتولّد الدود فيها فيخرج من الماء ويفتح فاه ويستقبل الشمس فياتيه طاير مثل الطيطوى ويسقط على حنكه ويلقط بمنقاره ما فى خلل اسنانه حتى تنقى اسنانه ولا يزال حارساً له ما دام ينقى اسنانه فان راى صياداً

رفرف وصاح واجبره حتى يلقى نفسه فى الماء فاذا احسّ التمســاح انه نقى اسنانه ولم يبق فيهــا شىء اطبق فمه على ذلك الطاير لياكله وقد خلق الله على راس ذلك الطاير عظمــاً احدّ من الابرة فيضرب حنك التمســاح فيرفع حنكه فيطير ذلك الطاير ناجياً بنفسه ولهذا قالوا اجزآء التمســاح، واذا انقلب التمساح لم يستطع ان يتحرّك واذا اراد السفاد خرج من النيل وانثاه معه فالقى الانثى على ظهرها ثم اتاها فاذا قضى منها وطره قلبها فان تركها صيدت لانهــا لا تقدر ان تنقلب، امّا خواصّ اجزائه فزعموا ان عينه تشدّ على صاحب الرمد يسكن وجعه فى الحال اليمنى على اليمنى واليسرى على اليسرى سنّه الايمن يعلق على الانسان يزيد قوة الباه واوّل سنّ من جانــب فكّه الايسر يشدّ على صاحب القشعريرة تذهب فى الحــال جلده يشدّ على جبهة الكبش يغلب الكباش فى النطاح شحمه يجعل ضماداً على العضّة يسكن وجعهــا فى الساعة كبده يدخن به فاذا شمّ المصروع رايحته يزول صرعه زبله ينفع لبياض العين اكتحالاً مرارته يكتحل بها لبياض العين تزيله،

تنين حيوان عظيم الخلقة هايل المنظر طويل الجثّة عريضها كبير الراس براق العينين واسع الفم والجوف كثير الاسنان يبلع من الحيوانات عدداً لا يحصى تخافه حيوانات الماء لشدّة قوّته واذا تحرك يموج البحر من سرعة سباحته واذا امتلا جوفه من الحيوانات واتّخم رفع وسطه من الماء مثل قوس قزح ليستمرئ ما فى جوفه بحرارة الشمس وزعموا انه قد يكون بريّاً وقد يكون بحريّاً روى [d]شدّاد ابن افلح المقرى قال كنت عند عمرو [e]البكالى فذكرنا [f]التنين فقال اتدرون كيف تكون التنين قلنا لا قال قد تكون حيّة فى البرّ متمرّدة فتــاكل دوابّ البرّ من الحيات والهوامّ حتى تعظم وتكبر ثم تاكل جميع ما ترى من الهوانات فاذا عظم فسادها ضجّت دوابّ الارض منها فيرسل الله تعالى اليها ملكاً فيحتملها ويلقيها فى البحر فتفعل بدوابّ البحر فعلها بدوابّ البرّ فتعظم ويزداد جسمها فتضجّ دوابّ البحر ايضاً منها فيبعث الله اليها ملكاً ليخرج راسها من البحر فيتدلّى لها سحاب فيحتملهــا ويلقيهــا الى ياجوج وماجوج، وحديث المعلا بن هلال الكوفى قال كنت بالمصيصة فسمعتهم يتحدّثون ان البحر مكث اياماً وليالى تصطفق امواجه ويسمع له دوىّ شديد ويقولون ما هذا الّا لـــشــىء اتى دوابّ البحر فهى تضج الى الله تعــالى ثم تقبل سحابة حتى تغيب ثم تقبل اخرى حتى تتمّ سبع سحابات ثم ترتفع جميعاً فى السماء وقد حملن شيئــا

d) f عداد e) c الميكالى f) f حديث السير

يرون انه التنين حتى يغيب عنّا ونحن ننظر اليه يضطرب فيها فربّما وقع فى البحر فتعود السحابة الى البحر بالرعد الشديد الهايل والبرق العظيم حتى يغوص فى البحر وتستخرجه ثانياً فتحمله فربّما اجتاز وهو فى الهواء وذنبه خارج عنها بالشجر العالى والبناء الشامخ فيضربه بذنبه فيهدم البناء من اصله ويقلع الشجر بعروقه ولقد احتملته السحابة من بحر انطاكية فضرب بذنبه بضعة عشر برجاً من ابراج سورها فرمى بها ويقال ان السحاب الموكّل به يختطفه حيث ما رآه كما يختطف حجر المغناطيس الحديد فهو لا يطلع راسه من الماء خوفاً من السحاب ولا يخرج الّا فى القيظ اذا اصحت الدنيا، وذكر بقراط الحكيم فى كتاب البرّا انه كان فى بعض السواحل فبلغه ان هناك قُرى كثيرة نشا فيها الموت فقصدها ليعرف السبب فى ذلك فلمّا بحث عن الامر فاذا تنين قد احتمله السحاب من البحر فوقع على نحو عشرين فرسخاً من تلك القرى فغشا الموت فيها من نتنه فعمد ذلك الفيلسوف فجبى من اهل تلك القرى مالاً عظيماً واشترا به ملحاً ثم امر اهل تلك القرى ان يحملوه ويلقوه عليه ففعلوا ذلك فبطلت رايحته وكفّ الموت عنهم، وروى عن بعضهم انه قصد موضعاً سقط فيه التنين فوجد طوله نحو فرسخين ولونه مثل لون النمر مفلساً كفلوس السمك وله جناحان عظيمان على هيئة اجنحة السمك وراس مثل التلّ العظيم كراس الانسان واذنان مفرطتا الطول وعينان كبيرتان جدًّا مدورتان وتنشعب من عنقه ستّة اعناق طول كلّ عنق نحو عشرين ذراعاً على كلّ عنق راس كراس الحيّة، قال الجاحظ وممّا عظم من شان التنين وزاد فى فزع الناس ما يرونه اهل الشام واهل البحر ولقد سالت اهل انطاكية ورايت الثلث الاعلى من منارة مسجدها اظهر جدّة من الثلثين الاسفلين فقلت لهم ما بال هذا الثلث الاعلى اجدّ واطرى قالوا لان تنيناً يرفع من بحرنا هذا ثم يشقّ المدينة فى الهواء محاذياً لراس هذه المنارة وكان اعلا ممّا هو عليه الان فضربه بذنبه ضربة حذف من الجميع اكثر من هذا المقدار فاعادوه بعد ذلك ولم ار اهل تلك البلاد يندافعون امر التنين وشانه، امّا خاصّية اجزائه فزعموا ان اكل لحمه يورث الشجاعة وقال جالينوس يشقّ ويوضع على العضّة فينفع نفعاً بيناً دمه اذا طليت به القضيب وجامعت امراة تحصل لذّة عظيمة وتحبّه المراة ولا تملّ جماعه،

الجرى هو الحيوان المعروف الذى يقال له المارماهيج متولّد من الحيّة والسمك قال الجاحظ انها على ضربين احدهما من اولاد الحيات انقلبت بما عرض لها من

طباع الموضع والماء والاخرى من سمك وحيات تلاقحت اذا كان ذلك السمك قريب الطبع من تلك الحيّات والحيات مائية يتولّد منها المارماهيج وقال ايضا ان الجرى ياكل الجردان ويصيدها وهو اكل لها من السنانير وذاك ان اصحاب السفن الذين يبيتون فيها اخبرونا ان جردان الانابير تخرج بالليل فى مشارع البصرة ارسالاً الى الماء كانها بنات عرس والجرى قد كمن لها فاتحاً فاه واضعاً خطمه على الشريعة فاذا دنا الجرد الى الماء وعبّ فيه التقمته، امّا خواصّ اجزائه فرارته اذا سعط بها الفرس المجنون يذهب جنونه لحمه يجود الصوت وينقى قصبة الرية واذا تضمد به اخرج السُّلاء من عمق اللحم واكله يزيد فى الباه سيما طريّا،

جلكا صنف يشبه المارماهيج يكون تحت الرمل يخرج بالبكر والعشى لطلب الغذاء واذا ذبح لا يخرج منه الدم وعلامة هذه السمكة ان يكون عظمها رخواً توكل مع لحمها بملاءة امّا خواصّ اجزائه لحمه يسمّن النساء اذا امكن منه وهو نعم العلاج لذلك،

دلفين حيوان مبارك اذا رآته اصحاب المراكب استبشروا وتبرّكوا به اذا راى فى البحر غريقاً يسوقه نحو الساحل وربّما يدخل تحته ويحمله على ظهره وربّما يجعل ذنبه فى كفّه ويمشى به الى الساحل ففى الجملة من خاصّيته انقاذ الغريق وذكروا ان له جناحين طويلين فاذا راى المراكب تسير بقلوعها يشبه بها فرفع جناحيه كهيئة القلوع ويبارى السفن فى السير فاذا فعل ذلك زماناً اعيا وردّ جناحيه الى قرارهما ومتى ابصر الغريق تعرض له، قال الجاحظ اصناف حيوان البحر لا تكون فى اوساط اللجج وفى تلك الاهوار العظام مثل لجّة سقوطرا وهركند وصنجك فلذلك اهل البحر اذا عاينوا نباتاً او طايراً او شيئاً من هذه الحيوانات ايقنوا بقرب الارض ولذلك يسلم الغريق بمعرفة الدلفين لقربه من السواحل،

ذوبيان هو صنف معروف من السمك يوضع لحمه على العضو الذى دخل فيه النصل او الشوك فانه يجذبهما باذن الله ويطبخ بالحمص الاسود ينقى البطن من حبّ القرع ويهيج الباه وينفع من استرخاء الالية مرارته تخلط بماء الورد ويطلى به الراس ينفع من الشقيقة،

رعادة سمكة بحرية صغيرة محذرة جدًّا من خاصيتها انها اذا وقعت فى الشبكة لا يقدر على امساك الحبل ولو كان الحبل طويلاً ولو لم يتركه الصيّاد يفضى الى اطفاء حرارته من برودة السمكة والصيّادون يعرفون ذلك

فاذا احسّوا به شدّوا حبل الشبكة فى شجر او حجر او وتد حتى تموت السمكة فاذا ماتت زالت خاصّيتها واطبّاء الهند يستعملونهـا فى الامراض الشديدة الحرارة وامّا استعمالها فى الاقاليم الستّة فلا يمكن، قال الشيخ الرئيس ابن سينـا الرعّاد الحىّ اذا قرب من راس المصروع اخدره عن الحسّ وقال غيره اذا علقت منه المراة شيئًا على نفسها لم يقدر زوجهـا على مفارقتهـا يسيرًا من الزمان وكذلك اذا علق الرجل على نفسه شيئًا لم تقدر المراة على مفارقته،

زامور سمكة مباركة يحبّها البحريون ويتفاءلون بها للخير والرشد والصيّادون اذا راوها فى الشبكة سيّبوها مع ما فى الشبكة لحبّهم اياها والتفاؤل برؤيتها زعموا ان هذه السمكة ايضًا تحبّ الانسان واذا رآت سفينة فى المـاء لا تزال تمشى قدامهـا كالدليل واذا قصد السفينة شىء من الحيتان الكبـار فهذه السمكة اعنى الزامور تدخل اذنها وتشغلها عن السفينة بتحريك دماغهـا حتى تطلب السمكة العظيمة حجرًا وتضرب راسها عليهـا الى ان تموت فاذا ماتت تخرج من دماغها وتمشى وتبرى السفينة من شرّ السمكة العظيمة،

سبنباس[a] سمكة معروفة توجد فى ناحية بيت المقدس قال الشيخ الرئيس اذا ذرّ رماد جلدها فى عيون المواشى يذهب بياضها،

سرطان هو حيوان لا راس له وعينه على كتفه وفمه على صدره وله ثمانية ارجل يمشى على احد جانبيه فى كلّ سنة يسقط جلده سبع مرّات ولمكانه بابان احدهما فى الماء والاخر على اليبس فاذا انسلخ جلده يسدّ الباب الذى فى الماء لئلّا يدخل بيته شىء من حيوانـات المـاء فى حالة ضعفه وعجزه عن دفعها ويترك البـاب الذى على اليبس مفتوحـًا ليهبّ الهواء منه واذا كثر وقوع الهواء عليه تصلّب جلده وعاد الى حاله فحينئذ يفتح باب المـاء ويخرج منه لطلب معاشه، وزعموا انه اذا وجد سرطان ميت فى حفرة مستلقيًا على ظهره فى ارض او قرية تامن تلك البقعة من الافات السماوية ويعلق على الاشجار المثمرة التى لا تحمل فتكثر ثمرتها وما عليها من الثمار يبقى ويشدخ السرطان شدخًا ويوضع على الجراحات اخرج النصول والشوك منها وكذلك ينفع من لسع العقـارب والحيّـات واذا احرق وشرب نفع من عضّة الكلب الكلـب واذا اكتحل به نفع من بياض العين ونزول الماء واذا احرق فى كوز يجلو الاسنـان ورماده يوضع على العضو يخرج منه النصل والشوك قال الشيخ الرئيس لحم السرطان نافع للمسلولين جدًّا سيمـا بلبن الاتان وينفع من نهش العقـارب

[a] e سيفياس

والرتيلاء وعينه تشدّ على النايم يرى منامات طيبة وتشدّ مع حبّ الغار في خرقة وتعلق على الصبى الذى يكثر بكاؤه ويسوء خلقه يزول عنه ذلك وتعلق على من به رمد يزول عنه ولو علق السرطان عليه كما هو كان انفع عينا السرطان اذا علقتا على شجرة لم تسقط ثمرتها شوكه يدخن تحت ذيل صاحب حمى الربع تزول حماه اذا كرّر سبع مرّات رجله تعلق على صاحب الخنازير مع شىء من الكافور والعنبر يدفع الخنازير ومن علق رجل السرطان في عنقه لم يعرض له الخنازير ما دامت عليه يوخذ بيض السرطان النهرى ويخلط بالشعير المقشر وياكله صاحب حمى الربع والحمى المطبقة ينفعه نفعاً بيناً ء السرطان النهرى حيوان شكله شكل عجيب كانه خمس حيّات براس واحد قال ديسقوريدس اذا احرق بغطائه الى ان يسقط غطاؤه ويسحق جلا البهق والكلف وجلا الاسنان وينفخ في عيون الدوابّ يزيل عنها البياض العارض لعيونها ويكتحل به مع الكحل ازال الظفرة وقال الشيخ الرئيس محرقه يجلو الاسنان ويجفّف القروح وينفع من الجرب طلاء ء

سقنقور قال الشيخ الرئيس هو ورل مائىّ يصطاد في نيل مصر ويقولون انه من نسل التمساح اذا وضعه خارج الماء فنشأ خارجاً واجوده المصيد في الربيع وقت هيجانه وقال غيره انه ولد التمساح فاذا خرج من البيض فما قصد الماء صار تمساحاً وما قصد الرمل صار سقنقوراً وذكروا انه اذا عضّ انساناً وغسل الانسان معضّه بالريق قبل رجوع السمك الى الماء مات السمك وان رجع السمك الى الماء قبل غسل المعضّ يموت الانسان وزعموا ايضاً ان له قضيبان كما للضبّ لحمه اذا اكل هيّج قوّة الباه سيما عند هيجانه فان فعله اقوى وكلّما كان جسمه اكبر كانت خاصيته اقوى ولحم سرّته اقوى فعلاً قال الشيخ الرئيس لحم سرّته وشحمه يهيّج الباه تهييجاً لا يسكن الّا بحسو مرق الحسّ والعدس واذا شدّ لحمه على الصبى لا يفزع بالليل الخرزة الوسطى التى في صلبه اذا علقها الانسان على صلبه هيّج به الجماع ويزيد في منيّه ولها خاصية عجيبة في ذلك ء

سلحفاة هو حيوان برّىّ وبحرىّ امّا البحرى فقد يكون عظيماً جدًّا حتى يظنّ اصحاب المركب انها جزيرة حكى بعض التجار قال ركبنا البحر فوجدنا في وسط البحر جزيرة مرتفعة عن الماء فيها نبات اخضر فخرجنا اليها وحفرنا الحفر للطبخ فبينما نحن مشتغلون بالطبخ اذ تحركت الجزيرة فقال الملّاحون هلمّوا الى مكانكم فانها سلحفاة اصابها حرارة النار لئلّا تنزل بكم قال وكانت

من عظم جسمها تشابه جزيرة واجتمع على ظهرها التراب بطول الزمان حتى صار ارضاً ونبت عليها الحشيش قالوا انها تخرج من الماء وترعى وتبيض فاذا باضت صرفت همّتها الى بيضها محاذية لها ولا تزال كذلك حتى يخلق الله الولد فيها اذ ليس لها ان تحضن البيض حتى تدرك بحرارتها فان اسفلها صلب لا حرارة فيه واذا اراد الذكر التزاوج والانثى لا تطاوعه فياتى الذكر بحشيشة فى فمه من خاصيتها ان حاملها يكون مقضى الحاجة فاذا اتى الانثى وتلك الحشيشة فى فمه تنقاد الانثى له وهى حشيشة تسمّيها العجم بهر كياه لكن الناس لا يعرفونها وربّما تقبض السلحفاة على ذنب الحيّة وتنقبع راسها وتمضغ من ذنبها والحية تضرب بنفسها على ظهر السلحفاة وعلى الارض حتى تموت واذا اكلت السلحفاة الافعى تعمد الى شىء من الصعتر البرى وتتناول منه لتدفع غايلة الافعى قال الحكيم بليناس صاحب كتاب الخواصّ اذا قلبت السلحفاة على ظهرها فى مكان وقف البرد فيه لم يقع فى ذلك المكان من البرد ضرر وقال ايضاً فى عين السلحفاة حجر صغير اذا وجدت ذلك فاغسله بالغسل واجعله تحت لسانك فى اول يوم الشهر او خامس عشر منه فانك تنطق بالحكمة والكهانة وتخبر عن بعض المغيبات ما دام ذلك الحجر تحت لسانك وله خواصّ عجيبة غير هذا، امّا خواصّ اجزائها عينها تشدّ على العين الرمدة تبرى وكلّ عضو من اعضاء الانسان اذا توجّع يشدّ عليه مثل ذلك العضو من السلحفاة يزول وجعه اطرافها تشدّ على المنقرس تنفعه رجلها اليمنى على الرجل اليمنى ورجلها اليسرى على الرجل اليسرى دمها يطلى به الابط او العانة بعد ما نتف ما عليها من الشعر ويفعل ذلك مرّتين او ثلاثاً لا يرجع شعرها وتاثيره فى النساء اقوى مرارة السلحفاة البحرية تخلط بعسل الشهد ويكتحل بها تمنع من نزول الماء وتزيل البياض والكدورة وتصلح للخناق شرباً والقروح العارضة لافواه الصبيان واذا وضعت على منخر المصروع نفعه ظهرها اذا اتّخذ منه مكبة ووضعت على قدر لم يغل البتّة اذا سقى من صفرة بيضها ثلاثة مثاقيل باللبن الحليب ينفع من السعال الشديد نفعاً بيّناً،

[h]سماريس صنف من السمك مشهور قال الشيخ الرئيس راسه محرقاً يقلع اللحم الزايد من القروح ويقلع الثاليل والقوبة،

سمك اصناف السمك كثيرة جدّاً ولكلّ صنف اسم خاصّ والتفاوت بين اصناف هذا النوع من الحيوانات اكثر من التفاوت بين اصناف ساير الانواع فان

h) f سماديس

من السمك ما لا تدرك العين اوله واخره كما حكى بعض التجار قال منعنا مرور السمك عن المسير فانتظرنا اربعة اشهر انفصاصه حتى انتهى ذنبه ومن السمك ما لا يدركه الطرف لصغره، قالوا كلّ سمك يكون فى الماء العذب فلحمه اطيب والطف وما كان منها طويلاً فيسمن فى الصيف بريح الشمال وما كان منها عريضاً فبعكس ذلك وفى السنة الكثيرة المطر يسمن السمك لان ماء البحر يصلح به ادنا صلاح، وزعم الجاحظ ان كلّ سمك يكون فى الماء العذب فان له لساناً ودماغاً وما كان فى البحر فلا لسان له ولا دماغ وقال ايضا عاين قوم معارضة السمك الذكر للانثى فقال اذا سبح الذكر الى جنب الانثى عقف ذنبه وعقفت الانثى ذنبها فالتقى المبالان فيكون ذلك لقاحهما وقال غيره اذا كان اوان بيضها تاتى الماء الضحضاح وتحفر حفرة ثم تبيض فى تلك الحفرة وتغطيها بالطين فتفرخ فيها، قال بليناس الحكيم فى كتاب خواصّ الحيوان من خاصية السمك الطرى ان السكران اذا شمّ رايحته يرجع اليه عقله ويزول سكره وقال الشيخ الرئيس لحم السمك نافع للماء فى العين ويحدّ البصر مع العسل وقال غيره يزيد فى الباه ويخصب البدن مرارة السمك تنفع من الخناق اذا شربت وان نفخ فى الحلق مع شىء من السكر يفعل مثل ذلك،

شبوط صنف من السمك وهو اطول من ذراع وعرضه قدر شبر يكثر منه بدجلة البصرة ولحمه سمين طيب قال الجاحظ اخبرنى بعض الصيّاديين ان الشبوط ينتهى فى النهر الى الشبكة فلا يستطيع النفود منها فيعلم انه لا ينجيه الّا الوثوب فيتاخر قاب رمح ثم يقبل جامزاً بجراميزه حتى يثب فربما كان ارتفاع وثبته فى الهواء اكثر من عشرة اذرع ليخرق الشبكة ويخرج منها،

شفنين حيوان عجيب بحرى سمّى بهذا الاسم وله شكل عجيب وله حُمَة فى ذنبه منقلبة الى خلاف الناحية الة يثبت بها قشره يدلك به السنّ الالم يسكن وجعه فى الحال،

صبير سمكة صغيرة يسمّيها اهل الشام بهذا الاسم اذا تمضمض صاحب القلاع الخبيث بالمرى الذى يتّخذ منه نفعه نفعاً بيناً،

ضفدع حيوان برىّ وبحرىّ عيناه بارزتان غاية البروز ليس بشىء من الحيوانات حدقة اكثر بروزاً منه وحاسّة بصره وسمعه حادّة جدًّا، عن انس ابن مالك عن النبى صلعم لا تقتلوا الضفدع فانها مرّت بنار ابراهيم عم فحملت فى افواهها الماء وكانت ترشّه على النار وعن عبد الله بن عمر لا تقتلوا الضفدع فان نقيقهن تسبيح، واول نشو الضفادع ان يظهر فى الماء شبيه

بالمعى الرقيق فيرى ذلك فى الماء نحو من شهر ويرى فيه حبّ اسود كالدخن فاذا امتلا ذلك الوعا من ذلك الحبّ خرجت منه وهو كالدعموص ثم بعد ايام تنبت اليدان والرجلان قال الجاحظ الضفادع من الخلق الذى لا عظام لها وانها تخلق فى ارحام الحيوان وفى ارحام الارض ايضا اذا لقحتها المياه وذلك لانها يحدث منها عدد لا يحصى فى غبّ المطر اذا كان المطر ديمة ويحدث فى المواضع التى ليس بقربها بحر ولا نهر ولا غدران بل فى الصحصاح الاملس حتى يزعم كثير من الناس انها كانت فى السحاب، وقال الشيخ الرئيس اذا كثرت الضفادع فى شىء من السنين على خلاف العادة يقع الوباء عقيبه والضفدع كثير النقيق بالليل فاذا راى النار ترك النقيق وقال بعضهم اذا القى فى النبيذ يبقى كالميت ثم اذا القى فى الماء تعود حياته، وقال الجاحظ الضفدع لا يصيح ولا يمكنه الصياح حتى يجعل حنكه الاسفل فى الماء فاذا صار فى فمه بعض الماء صاح ولذلك لا يسمع نقيق لخارجات من الماء وضفدع البرّ اخضر وهو سمّ من سقى منه او اطعم ينتفخ بطنه ويفسد مزاجه ويعرض له الاستسقاء واذا عرض له الضفدع على الثواليل حين اخرجه من الماء يدلك به دلكًا يزول الثاليل واذا شقّ بطنه ووضع على لدغ الحيات نفعه نفعًا بينًا ولا ياكل الضفدع شىء من الحيوان لان من اكله يسقط اسنانه وينتفخ بطنه، وقال الشيخ الرئيس الضفادع الاجامية لخضر والبحرية تورث لمن شربها كمودة اللون وظلمة العين ونتن الفم والدوار فى الراس ويعرض له ايضًا اختلاط العقل وربما قذف المنى بغير ارادة ومن شمّ منها تسقط اسنانه، وزعم الجاحظ ان الاسد يتناولها فى منابع المياه والاجام والغياض فياكلها اشدّ اكل وقال بلنياس فى كتاب الخواصّ اذا جعلت ضفدعاً فوق القدر الذى يغلى سكن غليانه وان علق على صاحب حمى الربع برا باذن الله ومن الخواصّ العجيبة ما سمعت بالموصل ان صاحبها اتّخذ جوسقًا فى بستان وكان بقرب الجوسق بركة كبيرة تولّدت فيها الضفادع وكان نقيقها طول الليل يوذى سكان الجوسق فقال الامير دبروا رفع هذا النقيق فما افاد شىء حتى جاء رجل غريب قال اجعلوا طستًا على وجه الماء مكبوباً ففعلوا فلم يسمع شىء من نقيقها البتّة، ومن خواصّه العجيبة ما ذكر ان الضفدع يشقّ نصفين من راسه الى اسفله وتنظر اليه المراة التى غلبت شهوتها وكثر ميلها الى الرجال فان شهوتها تنكسر، امّا خواصّ اجزائه قال بلنياس اذا جعل لسانه فى الخبز واطعم من اتّهم بالسرقة اقربها وان وضعت هذا اللسان على قلب امراة نايمة تكلّمت بما

عملته فى اليقظة وهى نايمة اطرافه تحرق بنـــار القصب ويطلى برمادهـــا الموضع الذى قد نتف شعره فان الشعر لا ينبت عليه دمه يطلى به الموضع الـذى نتف شعره فانه لا ينبت، وقال بليناس من لطخ وجهه بدم الضفدع احبّه كلّ من رآه ومن سقى من دمه كمد لونه ويقذف المنى حتى يموت شحمه يوضع على اللثّة يسقط السنّ بلا وجع، قال الشيخ الرئيس دم الضفدع وخصوصاً شحمه ممّـا يسهل قلع الاسنان واظنّ انه هو البستـانى فان هذا الصنف ممّـا يسهل به الاطبّاء واصحاب التجربة من العامة يسقط اسنان البهايم اذا تالـس فى العلف والرعى ومن يلطخ الاطراف به لا يتاذّى من البرد ولا يوثر البرد فيهـا مرارة قواده سم قاتل،

علق حيوان اسود اللون كبير اصغر من اصبع يوجد فى المياه يستعمل فى المعالجات فان الاطبّاء اذا ارادوا من موضع مخصوص اخراج الدم امروا باخذ هذا الحيوان وتركوه فى وسط قطعة طين محجنة ثم قرّبوه من الموضـع فانـه ينشبّث به ويمصّ منه الدم واذا ارادوا سقوطه رشّوا عليه ماء الملح فيسقط فى الحال وربما يكون الصغير منها فى الماء فيتشبّث بحلق الشارب والزجّاج اذا فرغ من صنعة الزجاج وتركها على ظهر الكوز ليصيبها الدخان فتصلب فاذا اصاب ذلك الزجاج دخان العلق تكسرت كلّها وكذلك تنور الخبّاز فان من دخانها تسقط الاقراص كلّهـا فى النـار واذا تشبّث بحلق شىء من الدواب يدخن بوبر الثعلب فاذا اصابتها رايحة دخانهـا تقع فى الحـال واذا حرقت العلق ودخنت به البيت هلك ما فيه من الاحل والبقّ والبعوض واذا تركت العلق فى قارورة حتى تموت ثم تسحق وينتف شعر الموضع الذى اريد ازالـة الشعر عنه ويطلى به لا ينبت بعده البتّة والعلق النهرى اذا جفّف وسحق وطلى به القضيب عند المجامعة فان المراة تجد من ذلك لذّة عظيمة وتحـبّ مجامعته،

عطار صنف من الدوابّ الصدفية يوجد ببلاد الهند فى المياه القايمة المنبتة للنـارديين ويوجد ايضـا بارض بابل وهو من اعجب الحيوانات له بيت صدفى يخرج منه وجلده ارقّ شىء له راس واذنان وعينـان وفم فاذا دخل فى بيته يحسبه الانسان صدفة واذا خرج منه ينساب على الارض ويجرّ بيته معه فاذا جفّت المياه فى الصيف يجمع ورايحته عطرة لان هذا الحيوان يرعى النارديـن اذا بخر به نفع من الصرع واذا احرق يجلو رماده الاسنـان واذا ذرّ على حرق النار وترك عليه حتى يجفّ نفعه نفعاً بيناً،

فرس الماء قالوا انه كفرس البرّ الا انه اكبر عرفًا وذنبًا واحسن لونًا وحافره مشقوق كحافر البقر وجثّته اكبر من جثّة الحمار بقليل قال الجاحظ هو حيوان فى نيل مصر ياكل التماسيح اكلًا ذريعًا ويقوى عليها بقوّة ظاهرة ويغتصبها فلا تمنع عليه وربّما يخرج هذا الفرس من الماء وينزو على الفرس البرّى فيتولّد منهما ولد فى غاية الحسن ، حكى ان الشيخ ابا القاسم المعروف بكركان رحمه الله وهو من مشايخ خراسان نزل على طرف ماء وكان معه حجر فخرج من الماء فرس ادهم عليه نقط بيض كالدراهم ونزا على حجره فولدت مهرًا شبيهًا بالذكر عجيب الصورة فلمّا كان ذلك الوقت عاد الى ذلك الموضع مع الحجر والمهر طمعًا فى مهر اخر فخرج الفرس وشمّ مهره ساعة ثم وثب فى الماء ووثب المهر خلفه وكان الشيخ يعاود ذلك الموضع مع الحجر لاجل مهرها فسمّى ابو القاسم كركان ، قال عمرو بن سعد فرس الماء بمصر يوذن بطلوع النيل باثر وطئه فانهم حيث وجدوا اثر رجله عرفوا ان ماء النيل ينتهى الى ذلك المكان ، امّا خواصّ اجزائه فذكروا ان سنّه يشدّ على من به وجع البطن يزول وجعه وان قومًا من السودان الذين يسكنون شاطى النيل من الحبشة يشربون الماء الكدر وياكلون السمك النىء فيعرض لهم المغص فيشدّون ضرس هذا الفرس على العليل يزول عنه ويبرى من الصرع الذى يكون عنده عظمه يحرق ويخلط بشحمه ويضمد به السرطان يردعه ويزيله خصيته تجفّف وتسحق وتشرب لنهش الهوامّ جلده ان دفن فى وسط قرية لم يقع بها شىء من الافات ويحرق ويجعل على الورم يسكن المه فى الحال ،

فاطوس سمكة عظيمة تكسر السفينة والملّاحون يعرفونها فيتخذون خرق الحيض ويعلقونها على السفينة فانها تهرب عنها ،

قطا سمكة عظيمة حتى ان عظم ضلعها يتخذ قنطرة يعبر عليها الناس شحمها اذا طليت به البرص يذهب باذن الله تعالى ،

قندر حيوان برّى وبحرى يكون فى الانهار العظام فى بلاد ايسو ويتّخذ فى البرّ بيتًا الى جانب النهر ويجعل لنفسه مكانًا كالصفّة عاليًا ولزوجته دون الذى له بدرجة عن يمينه وعن شماله لاولاده وفى اسفل ذلك البيت لعبيده ولمسكنه باب الى النهر والماء فى اسفل ذلك البيت وباب الى البرّ عالٍ فان جاءه العدوّ من جهة الماء او طغى الماء خرج من باب البرّ وان جاءه من جهة البرّ خرج الى الماء ياكل لحم السمك وخشب الخلنج والتجار فى تلك البلاد يعرفون جلود العبيد من القندر وذلك ان الخادم يقطع خشب الخلنج لسيّده ويجرّه

بفمه فيحكّ لحشب جبينه فيسقط طاقات شعره يمينًا وشمالاً والنجّار يعرفون ذلك فاذا راوا جلدًا بهذه الصفة قالوا انه جلد الخادم وامّا المخدوم فلا يكُون على جلده اثر من ذلك لان شغله صيد السمك؛ خصيته تسمى الجند بيدستر وقيل انه خصية كلب الماء او حيوان آخر والله اعلم ينفع من ريح الصبيان والصرع اذا سقى منه وزن حبّة فى الجلاب وهو مجرب صحيح وينفع ايضا من الفالج واللقوة والنسيان والرياح الغليظة كلّها قال الشيخ الرئيس انه ينفع من القروح القتالة ومن الرعشة والتشنّج والكزاز والخدر والفالج وينفع من النسيان ويخرج المشيمة والجنين وهو نافع من لدغ الهوامّ؛

قنفذ الماء هو حيوان مقدمه يشبه القنفذ البرّى ومؤخره يشبه السمك لحمه طيب الطعم يدرّ البول جلده ينفع للجرب اذا طلى به ويتّخذ طاس اسقيذرون ويشدّ عليه من جلد هذا القنفذ كالطبل فانه اذا دقّ تهرب السباع من صوته والهوامّ تموت منه وزعموا ان هذا القنفذ عظيم كالبقر وليس عليه شعر ولونه اسود وانه بنواحى كرمان تاكله المجوس؛

قوقى صنف من السمك عجيب جدًّا على راسه شوكة قوية يضرب بها حكى الملّاحون ان هذه السمكة اذا جاعت ترمى بنفسها الى شىء من الحيوان حتى يبلعها ثم تضرب بشوكتها احشاءه وتهلكه وربّما تخرج من شقّ بطنه وتتغذّى منه هى وغيرها واذا قصدها قاصد فى الماء تضربه بالشوكة فتهلكه وقيل تضرب السفينة بالشوكة فتثقبها وتغرق اهلها وتاكل منهم والملّاحون عرفوا ذلك والبسوا السفينة جلد هذه السمكة فان شوكتها لا تعبر عليه؛

كلب الماء هو حيوان مشهور يداه قصيرة ورجلاه اطول منهما ذكروا انه يلطخ بذنبه بالطين ليحسبه التمساح قطعة طين ثم يدخل جوفه ويقطع احشاءه وياكلها ثم يمزق بطنه ويخرج منه ولذلك من كان معه شحم كلب الماء يامن غايلة التمساح؛ وقال بعضهم ان الحيوان الذى خصيته جندبيدستر يسمّى ايضا بكلب الماء ومنهم من قال انه خصية القندر؛ ذكروا ان واحدًا منها اذا وقع فى الشبكة تجتمع عليه البقية وتتناسّف عليه وربما يوافق بعضها بعضًا فيرمى بنفسه ايضا فى الشبكة واذا صيّدت الانثى فالذكر لا يجتمع مع غيرها وكذلك اذا صيّد الذكر فالانثى لا تجتمع مع غيره وذكروا ان الذكر من هذا الحيوان اذا راى ان الصيّاد غلبه ولا مهرب له يسلّ خصيته بانيابه ويرمى بها الى الصيّاد وذكروا ان الانثى من هذا النوع من الحيوان تصطاد لاجل جلدها وامّا الذكر فجلده لا يصلح للفرو وانّما يصطاد لاجل خصيته

والصيّادون اذا ظفروا به سلّوا خصيته وسيّبوه فان وقع فى الشبكة مرّة اخرى فاذا جاء الصيّاد يستلقى ويرفع رجليه ويُريه ان خصيتيه قد نزعتا ليخلصه الصيّاد من الشبكة ويغتذى كلب الماء بالسمك والسراطين ، امّا خواصّ اجزائه فقد ذكروا ان دماغه ينفع من ظلمة العين اكتحالاً مرارته قال الشيخ الرئيس من سقى منها قدر عدسة قتلته بعد اسبوع خصيته تنفع من نهش الهوامّ وريح الصبيان اذا سقى منه قدر حبّة بجلاب وهو مجرب جلده يتّخذ منه جورب ويلبسه المنقرس يزول عنه النقرس ويامن لابسه من النقرس ،

الكوسج صنف من السمك معروف طوله مقدار ذراع يوجد اكثره بقرب البصرة له اسنان كاسنان الانسان يضرب بها الحيوان يقطعه قال الجاحظ فى جوف الكوسج شحمة طيّبة يسمّونها الكبد فان اصطادوا هذه السمكة ليلاً وجدوا هذه الشحمة وافرة وان اصطادوها نهاراً لم يجدوا تلك الشحمة وقد مرّ ذكر الكوسج فى بحر فارس فلا نعيده والله الموفق للصواب ❁

النظر الخامس فى كرة الارض

الارض جسم بسيط طباعه ان يكون بارداً يابساً متحركاً الى الوسط زعموا ان شكل الارض قريب من الكرة والقدر الخارج من الماء محدّب لان القوم اعتبروا خسوفاً واحداً فوجدوه فى البلاد الشرقية والغربية فى اوقات مختلفة فان كان طلوع القمر وغروبه عنهم دفعة واحدة لما اختلف بالنسبة الى البلاد وانّما خُلقت باردة يابسة لاجل الغلظ والتماسك اذ لو لا هما لما امكن قرار الحيوان على ظهرها وحدوث المعادن والنبات فى بطنها ، وزعموا انها ثلاث طباق طبقة قريبة من المركز وهى الارض الصرف وطبقة طينية وطبقة انكشف بعضها واحاط البحر بالبعض الاخر وقد جاء فى الاحاديث انها سبع طبقات وقد قال تعالى خلق سبع سموات ومن الارض مثلهن فالاخذ بالقران والاحاديث اولى وان كان الجمع ممكناً باعتبارات مختلفة ، وهى مركز الافلاك واقفة فى الوسط باذن الله تعالى والهواء والماء محيطان بها من جميع جهاتها الّا المقدار البارز الذى جعله الله تعالى مقرّا للحيوان وبعد الارض من السماء من جميع جهاتها متساوى ليس شئ من ظاهر سطح الارض اسفل كما توهّم كثير من الناس ممّن ليس له دربة بالهيئة والهندسة ثم ان الانسان فى اى موضع وقف على سطح الارض يكون راسه ابداً مما يلى السماء ورجله ممّا يلى الارض وهو يرى من السماء نصفها واذا انتقل الى موضع آخر ظهر له من السماء مقدار ما خفى له من الجانب الاخر لكلّ تسعة عشر فرسخاً درجة ثم ان البحر المحيط الاعظم

احاط باكثر وجه الارض والمكشوف منها قليل ناتئ على الماء على مثال بيضة غايصة فى الماء يخرج من الماء محدّبها وليست هى مستديرة ملساء ولا مصمتة بل كثيرة الارتفاع والانخفاض من الجبال والتلال والاودية والاهوية والكهوف والمغارات ولها منافذ وخلجان وكلّها ممتلية مياهاً وبخارات ورطوبات دهنية تنعقد منها الجواهر المعدنية وتلك الابخرة والرطوبات دايماً فى الاستحالة والتغيّر والكون والفساد وهكذا حكم ظاهرها فانه كثير الجبال والانهار والاودية والجداول والبطايح والاجام والغدران وفيها منافذ وخلجان يجرى بعضها الى بعض فى دايم الاوقات والرياح والغيوم والامطار لا ينقطع عنها فى شىء من الاوقات ولكن فى بلدان مختلفة البقاع شرقاً وغرباً وجنوباً وشمالاً مثل الليل والنهار والصيف والشتاء فى بلدان شتى والنبات والحيوان والمعادن دايماً فى الكون والفساد فما فى الارض موضع شبر الّا وهناك معدن او نبات او حيوان باختلاف اجناسها وانواعها وصورها ومزاجها والوانها لا يعلم تفصيلها غير الله تعالى وهو صانعها ومدبرها وما يسقط من ورقة الّا يعلمها ولا حبّة فى ظلمات الارض ولا رطب ولا يابس الّا فى كتاب مبين،

فصل فى اختلاف اراء القدماء فى هيئة الارض ووضعها، قال بعضهم انها مبسوطة فى التسطيح فى اربع جهات المشرق والمغرب والشمال والجنوب وقال بعضهم هى على شكل الترس ولو لا ذلك لما ثبت عليها بناء ولا مشى عليها حيوان ومنهم من زعم انها كهيئة الطبل وذهب اخرون الى انها كنصف الكرة والذى يعتمد عليه جماهيرهم ان الارض مدورة كالكرة موضوعة فى جوف الفلك كالمحّة فى جوف البيضة وانها فى الوسط على مقدار واحد من جميع الجوانب وزعم هشام بن الحكم المتكلّم ان تحت الارض جسماً من شانه الارتفاع وانه المانع للارض من الانحدار وذلك الجسم غير محتاج الى ما يعمد لانه ليس ممّا ينحدر بل يطلب الارتفاع وقال ابو الهذيل ان الله تعالى وقفها بلا علاقة وعماد وقال بعضهم ان الارض مركبة من جسمين ثقيل وخفيف فالخفيف من شانه الصعود والثقيل من شانه النزول فيمنع كلّ واحد منهما الاخر من الذهاب الى جهته لتكافئ الاجزاء والتدافع، ومن القدماء من اصحاب فيثاغورس من قال ان الارض متحركة دائماً على الاستدارة والذى يرى من دوران الكواكب انما هو دور الارض لا دور الكواكب وذهب ديمقراطيس الى انها تقوم على الهواء وقد حصر الهواء تحتها حتى لا يجد مخرجاً فيضطرّ الى اقلال وهذا الراى قريب من راى هشام بن الحكم ومنهم من قال انها واقفة على الماء وقوف الخشب عليه

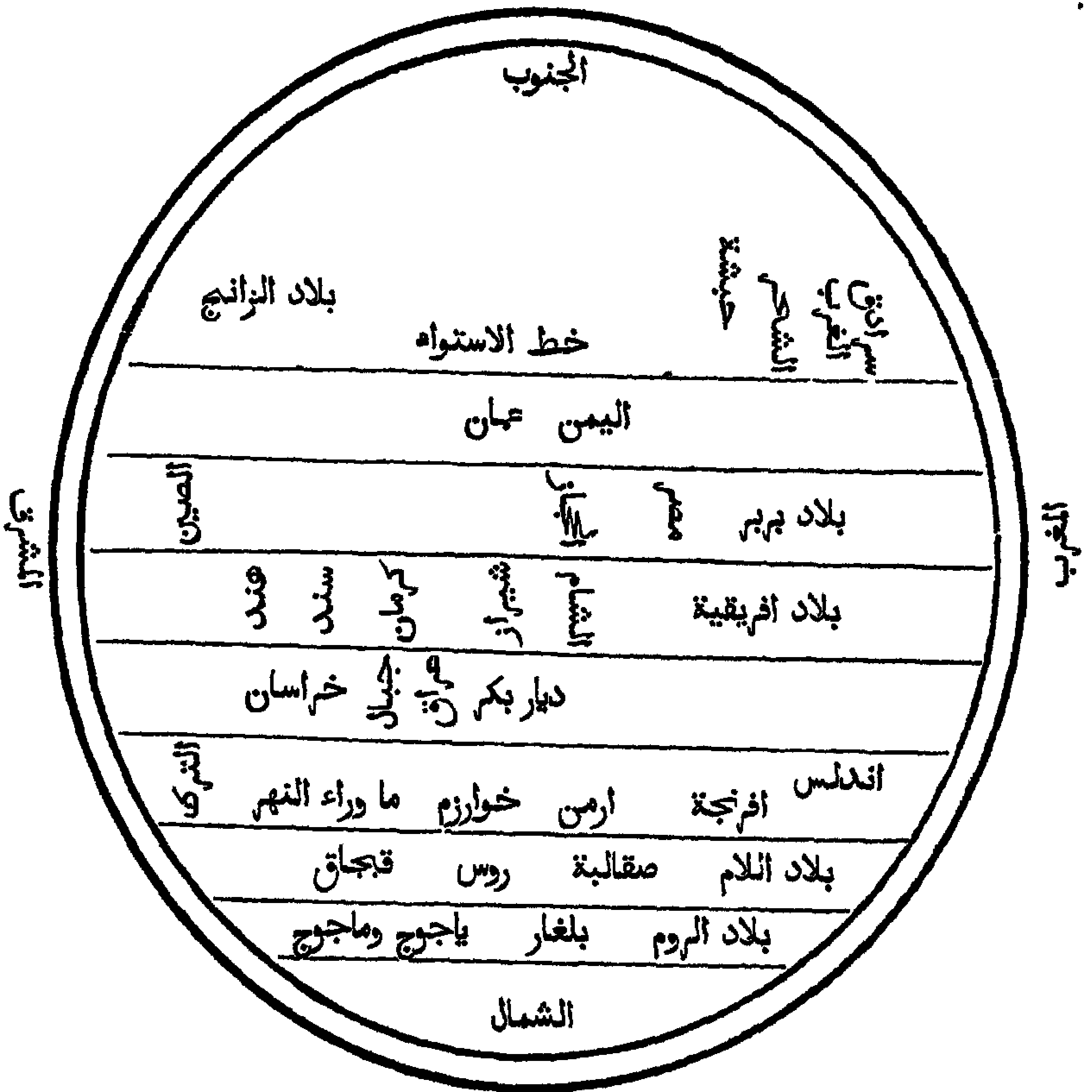
ومنهم من قال انها لعظمها تطفو على الماء كما ان صحيفة الرصاص اذا كانت عظيمة واسعة طفت وان صغرت رسبت وقال بعضهم انهـا واقفة فى الوسـط على مقدار واحد من كلّ جانب والفلك يجذبهـا من كل وجه فلذلك لا تميل الى ناحية من الفلك دون ناحية لان قوّة الاجزاء متكافية مثـال ذلك حجر المغناطيس الذى يجذب الحديد لان فى طبع الفلك ان يجذب الارض وقد استوى الجذب من جميع الجهات فوقفت فى الوسط، ومنهم من قال انها واقفة فى الوسط والسبب فيه تدوير الفلك وسرعة حركته ودفعه اياها من كل جهة الى الوسط كما انه لو جعل تراب او حجر فى قارورة مدورة ثم اديرت بقوّة فى الخرط قام التراب او الحجر فى الوسط وقال محمّد بن احمد الخوارزمى ان الارض فى وسط السماء والوسط هو السفل بالحقيقة وانهـا مدورة مضرسة من جهة الجبال البارزة والوهاد الغايرة وذلك لا يخرجها عن الكرة اذا [i]اغبرت جملتهـا مقادير الجبال وان شمخت [k]صغيرة بالقياس الى كرة الارض فان الكرة لله قطرها ذراع او ذراعان اذا بنا منها [l]اكالجاورسات وعاد فيها كامثالها لا يخرجها عن الكرة ولو لا هذه التضاريس لاحاط بها الماء من جميع جهاتها وغمرهـا بحيث لم يكن يظهر منها شىء وبطلت الحكمة المودوعة فى المعادن والنبـات والحيوان فسبحـان الذى بيده ملكوت كل شىء، قال وهب بن منبّه كانت الارض تموج كالسفينة تذهب وتجىء فخلق الله تعالى ملكًا فى نهاية العظم والقوّة وامره ان يدخل تحتها فيحملها على منكبيه فاخرج يدًا فى المشرق ويدًا فى المغرب وقبض على اطراف الارض وامسكها ثم لم يكن لقدميه قرار فخلق الله صخرة مربعة من ياقوتة خضراء فى وسطها سبعة الاف ثقبة فى كلّ ثقبة منهـا بحر لا يدرى صفته الّا الله تعالى فامر الصخرة حتى دخلت تحت قدمى الملك ثم لم يكن للصخرة قرار فخلق الله تعالى ثورًا عظيمًا له اربعون الف عين ومثلهـا اذان ومثلهـا انوف وافواه والسنة وقوايم ما بين كلّ اثنين منهـا مسيـرة خمسماية عام فامر الله تعالى هذا الثور فدخل تحت الصخرة فحملها على ظهره وقرونه واسم هذا الثور [m]كيوبان فلم يكن للثور قرار فخلق الله تعالى حوتًا عظيمًا لا يقدر احد ان ينظر اليه لعظمه وبريق عينيه وكبرهما حتى قيل لو وضعت البحار كلّها فى احدى مناخره لكانت كخردلة فى فلات فامر الله تعالى ان يصير قوامًا لقوايم الثور واسم هذا الحوت بهموت ثم جعل قراره الماء وتحت الماء الهواء وتحت الهواء ظلمات ثم انقطع علم الخلايق عمّا تحت الظلمة،

i) e اعتبرت جملتها لان مقادير   k) e يسيرة   l) e كالجاورسات او غار   m) e كبوثان

فصل فى مقدار جرم الارض ومعمورها وخرابها، قال ابو الريحان طول قطر الارض بالفراسخ الفان ومائة وثلاثة وستون فرسخًا وثلثا فرسخ ودورها بالفراسخ ستة الاف وثمانمائة فرسخ فعلى هذا تكون مساحة سطحها الخارج اربعة عشر الف الف وسبعمائة واربعة واربعين الفًا ومائتين واثنين واربعين فرسخاً وخمسى فرسخ، وقال المهندسون لو حفر فى الوهم وجه الارض لادى الى الوجه الاخر فلو نقب مثلاً بارض بوشنج لنفذ بارض الصين واحتجوا على هذا ببراهين هندسية واعتبرت مساحة الارض فى زمن امير المومنين المامون باعتبار ارتفاع قطب معدّل النهار فكان يصيب كل درجة فلكية ستة وخمسين ميلاً وثلثى ميل واراد بطليموس ان يعرف عظم الارض عمرانها وخرابها فاخذ من طلوع الشمس وغروبها وذلك يوم وليلة ثم قسم ذلك على اربعة وعشرين قسماً والساعة المستوية خمسة عشر جزاء فضرب اربعة وعشرين فى خمسة عشر فصار ثلاثمائة وستين جزاء فاراد ان يعرف كم ميل يكون لكل جزء فاخذ ذلك من كسوف الشمس فنظر كم ما بين مدينة ومدينة من ساعة وكم بينهما من الاميال فقسم الاميال على اجزاء الساعة فوجد للجزء الواحد منها خمسة وسبعين ميلاً فضرب خمسة وسبعين فى ستة وثلاثين من اجزاء البروج فبلغ ذلك سبعة وعشرين الف ميل فقال ان الارض مدورة معلقة بالهواء فيكون ما يدور بها من الاميال سبعة وعشرين الف ميل ثم نظر فى العمران فوجد الجزاير العامرة التى بالغرب وهى جزاير السعادات الى اقصى عمران الصين فاذا طلعت الشمس فى هذه الجزاير غابت بالصين واذا غابت فى هذه الجزاير طلعت بالصين فذلك نصف دايرة الارض وهى ثلاثة عشر الف ميل وخمسمائة ميل وهو طول العمران ثم نظر ايضا فى العمران فوجد عمران الارض من ناحية الجنوب الى ناحية الشمال اعنى من دوارة الارض من حيث استوى الليل والنهار الى حيث ينتهى النهار فى الصيف الى عشرين ساعة والليل الى اربع ساعات وفى الشتاء على خلاف ذلك ينتهى الليل الى عشرين ساعة والنهار الى اربع ساعات فقال ان استوى الليل والنهار فى جزيرة بين الهند والحبشة من ناحية الجنوب والموضع الذى ينتهى اليه النهار فى الصيف الى عشرين ساعة نهاية العمارة من ناحية الشمال وبينهما ستّون جزء فيكون اربعة الاف وخمسمائة ميل وهو سدس جميع دورة الارض فاذا ضربت السدس فى النصف الذى هو نصف دايرة الارض تجد العمران الذى يعرف نصف سدس جميع الارض على راى بطليموس والله الموفق للصواب،

فصلٌ فى ارباع الارض وعماراتها، قال ابو الريحان سطح معدل النهار يقطع الارض بنصفين على دايرة تسمى خطّ الاستوآء فيسمى احد نصفيها شمالاً والاخر جنوبًا فاذا توهّمت دايرة عظيمة على الارض مارّة على قطب خطّ الاستوآء قسمت كلّ واحد من نصفى الارض نصفين فانقسمت جملتها ارباعاً جنوبيّين وشماليّين فالربع الشمالى المكشوف يسمى ربعًا معمورًا او مسكونًا وهذا الربع فى نفسه مشتمل على ما يعرف ويسلك من البحار والجزاير والجبال والانهار والمفاوز والبلدان والقرى على انه بقى تحت قطب الشمال قطعة غير معمورة من افراط البرد وتراكم الثلوج، وقال غيره معدل النهار يقطع الارض بنصفين وكلّ نصف ربعان شماليان وجنوبيان فالربعان الشماليان هما المعمورة وهو من العراق الى الجزيرة والشام ومصر والروم وفرنجة وروميّة والسوس الى جزاير السعادات فهذا الربع غربى شمالى ومن العراق الى الاهواز والجبال وخراسان وتبت الى الصين وافواقها فهذا الربع شرقى شمالى وكذلك النصف الجنوبى ربعان شرقى جنوبى فيه بلاد الحبشة والزنج والنوبة وربع غربى لم يطأه احد البتّة وهو متاخم للسودان الذين يتاخمون البربر مثل كوكو واشباههم وحكى ان بطليموس الملك اليونانى بعث الى هذا الربع قوماً يبحثوا عن بلادها فذهبوا وبحثوا عن علماء الامم التى يقاربها ثم انصرفوا واخبروه انها خراب تباب ليس فيها عمارة ولا حيوان فسمى هذا الربع الخراب ويقال له ايضا الربع المحترق،

فصلٌ فى اقاليم الارض، اعلم ان الربع المسكون قد قسم بسبعة اقسام كل قسم يسمّى اقليمًا كانه بساط مفروش من المشرق الى المغرب طوله وعرضه من جهة الجنوب الى جهة الشمال وهى مختلفة الطول والعرض فاطولها واعرضها الاقليم الاول فان طوله من المشرق الى المغرب نحو من ثلاثة الاف فرسخ وعرضه من الجنوب الى الشمال نحو من مائة وخمسين فرسخاً واقصرها طولاً وعرضاً الاقليم السابع فان طوله من المشرق الى المغرب نحو من الف وخمسماية فرسخ وعرضه من الجنوب الى الشمال نحو من سبعين فرسخاً واما ساير الاقاليم التى بينهما فيختلف طولها وعرضها من الزيادة والنقصان، وهذه صورتها



ثم ان هذه الاقسام ليست اقساماً طبيعية لكنها خطوط وهمية وضعتها الملوك الاولون الذين طافوا بالربع المسكون من الارض ليعلم بها حدود البلدان والممالك والمسالك وهم فريدون النبطى واسكندر الرومى وازدشير بابك الفارسى، واما بقية الارض فقد منعهم من سلوكها الجبال الشامخة والمسالك الصعبة والبحار الزاخرة والاهوية المفرطة والمغيّر من الحرّ والبرد والظلمة فى ناحية الشمال تحت مدار بنات النعش فان البرد هناك مفرط جدًّا لان ستة اشهر الشتاء هناك يكون ليلاً كلّه فيظلم الهواء كلّه بظلمة شديدة وتجمد المياه لشدّة البرد ويتلف النبات والحيوان وفى مقابلة هذا الموضع من ناحية الجنوب تحت مدار سهيل يكون ستة اشهر الصيف نهاراً كلّه فيحمى الهواء ويصير ناراً سموماً فيحترق الحيوان والنبات من شدّة الحرّ ولا يمكن هناك السكون واما ناحية المغرب فيمنع البحر المحيط السلوك فيها لتلاطم امواجه وشدّة ظلمته واما ناحية المشرق فيمنع السلوك الجبال

الشامخة واذا تأمّلت وجدت الناس محصورين فى الاقاليم السبعة وليس لهم علم بحال بقية الارض فنسئل الله تعالى ان يوفقنا طريق السداد ويهدينا الصراط المستقيم ؞

فصل فيما يعرض للارض من الزلزلة والخسف ؞ زعموا ان الابخرة والادخنة الكثيرة اذا اجتمعت تحت الارض ولا تقاومها برودة حتى تصير ماء وتكون مادّتها كثيرة لا تقبل التحليل بادنى حرارة ويكون وجه الارض صلباً لا يكون فيه منفذ ومسام فالبخارات اذا قصدت الصعود لا تجد المسام والمنافذ فتهتزّ منها بقاع الارض وتضطرب كما يرتعد بدن المحموم عند شدّة الحى بسبب رطوبات عفنة احتبست فى خلل اجزاء البدن فتشتغل فيها الحرارة الغريزية فتذيبها وتحللها وتصيرها بخاراً ودخاناً فيخرج من مسام جلد البدن فيهتزّ من ذلك البدن ويرتعد ولا يزال كذلك الى ان تخرج تلك الموادّ فاذا خرجت تسكن وهكذا حركات بقاع الارض بالزلازل فربّما ينشقّ ظاهر الارض ويخرج من الشقّ تلك الموادّ المحتبسة دفعة واحدة وقد يكون خروجها ببلدة فيخسفها وربما تكون تحت الارض تجاويف فعند انشقاق الارض ينزل فيها من الجبال والبلاد ما شاء الله وزعموا انه قد يقع ببعض المواضع زلزلة وسببها انه يقع بها شيء من تلك الجبال على الارض بهزّة عظيمة فيتحرك ما حواليها من فراسخ بتلك الهزّة والله اعلم بحقايق الامور ؞

فصل فى صيرورة السهول جبالاً والبرارى بحاراً وعكسهما ؞ قالوا اذا امتزج الماء بالطين وكان فى الطين لزوجة واثر فيها حرارة الشمس مدّة طويلة صار حجراً كما ترى النار اذا اثرت فى الطين صلبته اجراً فان الاجر نوع من الحجر الّا انه رخو وكلّما كان تاثير النار فيه اكثر كان اشبه بالحجر فزعموا ان تولد الجبال من اجتماع الماء والارض وتاثير حرارة الشمس وامّا سبب ارتفاعها وشموخها فجاز ان يكون بسبب زلزلة فيها خسف فيخفض بعض الارض ويرتفع بعضها ثم ذلك البعض المرتفع يصير حجراً لما ذكرنا وجاز ان يكون بسبب ان الرياح تنقل التراب من مكان فيحدث تلال ووهاد ثم يتحجّر بسبب ما قلنا ؞ وذكر صاحب العلم المجسطى ان فى كلّ ستة وثلاثين الف سنة تنتقل اوجات الكواكب وتدور فى البروج الاثنى عشر دورة واحدة فاذا انتقلت من الشمال الى الجنوب تختلف مسامتات الكواكب ومطارح شعاعاتها على بقاع الارض فيختلف بها الليل والنهار والشتاء والصيف والحرّ والبرد وتتغيّر ارباع الارض فيصير العمران خراباً والخراب عمراناً والبرارى بحاراً والبحار برارى والجبال سهولاً

والسهول جبالاً ، وامّا صيرورة الجبال سهولاً فان الجبال من شدّة اشراق الشمس والقمر وسائر الكواكب عليها بطول الزمان تنشف رطوباتها وتزداد جفافاً ويبساً وتنكسر خاصّة عند الصواعق وتصير احجاراً وصخوراً ورمالاً ثم ان السيول تحملها الى بطون الانهار والاودية ثم تحملها لشدّة جريانها الى البحار فتنبسط فى قعر البحار سافاً بعد ساف وبطول الزمان يتلبّد بعضها فوق بعض فيحصل فى قعر البحار جبال وتلال كما يتلبّد من هبوب الرياح ادعاص الرمال فى البرّ ولذلك قد يوجد فى جوف الاحجار اذا كسرت صدفة او عظم وذلك بسبب اختلاط الطين هذا الموضع بالصدف او العظم وايضا قد يوجد بعض الجبال ذا طباق بعضها على بعض وسبب ذلك وصول السيول اليه بالطين مرّة بعد مرة فان الماء اذا انتقل من موضع الى موضع يحمل معه طين الموضع الذى مرّ عليه فيصير كلّ طبقة من ذلك بمرور الزمان حجراً بالسبب الذى قلناه ولا تزال السيول تاخذ من الجبال وتحطّ فى البحار حتى ترتفع من البحر الوهاد وتنخفض على البرّ الجبال والله اعلم بالحقايق وقد يصير البحر يبساً واليبس بحراً لانه كلّما انظمت قطعة من البحار على الوجه الذى ذكرناه والماء يرتفع ويطلب الاتّساع على سواحله ويغطى بعض البرّ بالماء ولا يزال كذلك دائماً بطول الزمان حتى تصير مواضع البرّ بحراً وهكذا لا تزال الجبال تنكسر وتصير حصى ورمالاً تحملها سيول الامطار مع طين فتمرّ بها الى قعر البحار وينعقد فيها كما ذكرناه حتى تستوى مع وجه الارض فتجفّ وتنكشف وبنبت بها العشب والاشجار فتصير موضعاً للسباع ويقصدها الناس لطلب المنافع من الحطب والصيد وغيرهما فتصير مسكناً للناس وموضعاً للزرع والغرس والقرى والمدن فسبحان من لا يعتريه التغيّر والزوال وكلّ شىء سواه يتغيّر من حال الى حال ،

فصل فى فوايد الجبال وعجايبها ، امّا فايدتها العظمى ما ذكره الله تعالى فى كتابه فقال والقى فى الارض رواسى ان تميد بكم وقال بعضهم لو لم تكن الجبال لكان وجه الارض مستديراً املس وكانت مياه البحار تغطيها من جميع جهاتها وتحيط بها احاطة كرة الهواء بالماء فبطلت الحكمة المودوعة فى المعادن والنبات والحيوان فاقتضت الحكمة الالهية وجود الجبال لما ذكرنا من الحكمة ، وقال بعضهم ان الجبال سبب لوجود الماء العذب السايح على وجه الارض الذى هو مادّة حياة النبات والحيوان وذلك لان سبب هذا الماء انما هو انعقاد البخار فى الجوّ اعنى السحاب والجبال الشامخة الطوال على بسيط

الارض شرقًا وغربًا وجنوبًا وشمالاً تمنع الرياح ان تسوق البخار بل تجعلها منحصرة بينها حتى يلحقها البرد فتصير مطراً وثلجاً فلو فرضت الجبال مرتفعة عن وجه الارض لكانت الارض كرة لا غور فيها ولا تنوء فالبخار المرتفع لا يبقى فى الجوّ منحصراً الى وقت يصوبه البرد بل ينحلّل ويستحيل هواء فلا يجرى الماء على وجه الارض الاّ قدر ما ينزل من المطر ثم تنشفه الارض فكان يعرض من ذلك ان يكون النبات والحيوان يعدم الماء فى الصيف عند شدّة الحاجة اليه كما فى البوادى البعيدة فاقتضى التدبير الالهى وجود الجبال لتحصر البخار المرتفع من الارض بين اغوارها وتمنعه من السيلان وتمنع الرياح ان تسوقها كما يمنع السكر الماء فيبقى فيها محفوظاً الى ان يلحقه البرد زمان الشتاء فيجمّده ويعصره فيصير ماء ثم ينزل مطراً وثلجاً والجبال فى اجرامها مغارات واهوية واوشال وكهوف فتقع على قللها الامطار والثلوج وتنصب الى تلك المغارات والاوشال وتبقى فيها مخزونة وتخرج من اسافلها من منافذ ضيقة وهى العيون فساح منها الماء على وجه الارض فينتفع به النبات والحيوان وما فضل ينصب الى البحار فاذا فنى ما استفادته من الامطار والثلوج لحقتها نوبة الشتاء فعادت الى ما كانت ولا يزال هذا دأبها الى ان يبلغ الكتاب اجله، قال صاحب جغرافيا فى الربع المسكون قريب من مايتى جبل طوال منها ما طوله عشرون فرسخاً الى ماية فرسخ الى الف فرسخ وهى مختلفة الالوان راسخة فى الارض شامخة فى الهواء فنها ما هو ممتدٌّ من المشرق الى المغرب او من الجنوب الى الشمال ومنها ما بين العمران والمدن والقرى ومنها ما هو فى الجزاير والبحار ومنها ما هو فى البرارى والقفار، وقال غيره ان من الجبال ما هو صلد لا ينبت شيئًا الاّ يسيراً كجبال تهامة ومنها ما هو رخو رمل وطين وحماة متلبّدة ساف فوق ساف كثير الكهوف والاودية والعيون والانهار والاشجار والنبات كجبال فلسطين ولكام وطبرستان وفارس وقيستان ومنها ما يرى على روسها نيران بالليل ودخان بالنهار كجبال صقلية ورامهرمز وغيرهما وسبب ذلك ان فى تلك الجبال مغارات واهوية ملتهبة تجرى اليها مياه كبريتية او نفطية فتكون مادّة دايمًا ومنها ما تهبّ بها دايمًا رياح لينة كجبال باميان ومنها ما تهبّ بها رياح شديدة دايمًا كجبال عزرور ودماوند ومنها ما تخرج من اسافله عيون وحوله مروج فى جداول من غير ان يرى على الجبل ثلوج وامطار وسبب ذلك وجود اهوية ومغارات فى جوف هذا الجبل مفرطة البرد يجمد الهواء فيها فيصير ماء فينصب الى اسافله ويخرج من مسام ضيق كما قلنا فتجرى منها

الجداول الى تلك المروج فينتفع بها الناس والانعام والسباع والوحوش والطير ولما كانت امثال تلك المواضع بعيدة عن البحار منقطعة عن الغيوم والامطار اقتضى لطف البارى جلّت قدرته باخراج الماء من تلك الجبال بالطريق الذى قلنا رحمة لعباده وشفقة على خلقه فسبحانه ما اعظم شانه واوضح برهانه، ولنذكر ما يتعلّق ببعض الجبال من العجايب مرتبة على حروف المعجم والله الموفق للصواب،

جبل ابى قبيس مطلّ على مكّة تزعم العوامّ ان من اكل عليه الراس المشوى يامن من اوجاع الراس وكثير من الناس يفعلون ذلك والظاهر ان هذا احدثه الروّاسون بمكة حتى تشترى الحجاج رؤسهم،

جبل اولستان بارض الروم فى وسط هذا الجبل شبه درب فيه دوران من اجتاز فيه وفى حال اجتيازه ياكل الخبز بالجبن ويدخل من اوّله ويخرج من آخره لا يضرّه عضّة الكلب الكلب وان عضّ انساناً غيره فعبر من بين رجلى المجتاز يامن ايضاً غايلته وهذا حديث مشهور عند اهل تلك البلاد،

جبلا اجا وسلمى جبلان مشهوران لطيّئ قيل ان طيّئاً نزلوا بهما فوجدوا مكاناً طيباً ذا عيون عذبة فاتخذوهما منزلاً وكان بينهما كروم تساقطت اعنابها وتزينت فاجتمع عليها خنافس فجعلوا ياكلون منها ويقولون ويحكم الميت اطيب من الحىّ، زعموا ان أَجَاء اسم رجل وسَلْمَى اسم امراة كانا يالفان منزل امراة اسمها المعروجا فعرف زوج سلمى بحالهما فهربا فقتل سلمى على جبل سلمى واجا على اجا والمعروجا بينهما فسميت المواضع بهم هكذا ذكر ابن الفقيه وقال هشام بن محمّد الكلبى كان فى جبل اجا انف احمر كانه تمثال انسان يسمّونه الفلس وكانت طيّئ يعبدونه ويهدون اليه ويعترون عنده عتايرهم واذا جاءه خايف امن عنده واذا طردوا طريدة فلجأُوا بها اليه تركت فطرد يوماً احد سدنة ناقة خلية لامراة من كلب كانت جارة لمالك بن كلثوم فانطلق بها حتى وقفها بفناء الفلس فاخبرت مالكاً فركب واخذ الرمح وذهب فى اثره فادركه عند الفلس وقال له خلّ سبيل ناقة جارى فقال انها لربّك فناوله الرمح فحلّ عقالها وانصرف بها فاقبل السادن على الفلس وهو يقول يا ربّ ان بك مالك بن كلثوم احقرك اليوم بنات علكوم وكنت قبل اليوم غير مغشوم بحرص الصنم عليه، قال عدى بن حاتم انظروا ما يصيبه فى يومه فمضت ايام ولم يصبه شئ فرفض عدى عبادته وتنصّر، ولم يزل عليها حتى جاء الاسلام فبعث النبى صلعم على بن ابى

ثعالب فى مائة وخمسين نفراً من الانصار فهدمه واخذ السيفين الذين كانا لحارث بن ابى شمر الغسّانى اهداهما اليه وسبوا ابنة حاتم الطاءى،

جبل اروند جبل نزه خضر نضر مطلّ على همذان واهل همذان كثيراً ما يذكرونه فى اسجاعهم واشعارهم حدّث بعض اهل همذان قال دخلت على جعفر بن محمد الصادق عليه السلام فقال له من اين انت قلت اقبلت من الجبال قال من اى مدينة قلت من همذان قال اتعرف جبلها الذى يقال له راوند قلت جعلنى الله فداك انّما هو اروند قال نعم ان فيه عيناً من عيون الجنّة قال اهل همذان يرونها الماء الذى على قلّة الجبل وذلك ان ماءها يخرج فى وقت من اوقات السنة معلوم ومنبعه من شقّ فى صخرة وهو ماء عذب شديد البرد ولو شرب الشارب منه فى اليوم والليلة مائة رطل واكثر لا يجد له ثقلاً فاذا تجاوزت ايّامه المعدودة التى يخرج فيها ذهب الى وقته من العام المقبل لا يزيد يوماً ولا ينقص وهو شفاء للمرضى يأتونه من كلّ جهة ويقال انه يكثر اذا كثر الناس عليه ويقلّ اذا قلّوا عنه وقال محمد بن بشار الهمذانى

سقياً لظلّك يا اروند من جبل ... وان رميناك بالهجران والملل
هل تعلم الناس ما كلفتنى حججاً ... من حبّ مائك اذ تشفى من العلل
لا زلت تكسى على الانواء اردية ... من نظر انق او ناعم خضل
حتى تروا لعذارى كل شارقة ... افتاء سفحك يستصبين بالغزل
وانت فى حلل والجوّ فى حلل ... والبيض فى حلل والروض فى حلل،

جبل اروند جبل آخر بارض سيستان فيه ماء ينبت فيه قصب كثير فما كان من القصب فى الماء فهو كالحجر وما كان خارج الماء فهو قصب وما سقط فى الماء من ذلك القصب يصير حجراً ولو كان قشراً او ورقاً هكذا ذكره صاحب تحفة الغرايب،

جبل اسبرة بناحية الشاش بما وراء النهر قال الاصطخرى فى جبال يخرج منها النفط والفيروزج والحديد والصفر والانك والذهب وفيها جبل حجارته سود يحترق مثل الفحم يباع منه وقر او وقران بدرهم فاذا احترق اشتدّ بياض رماده يستعمل بتبييض الثياب ولا يعرف مثله فى شىء من المواضع وفى الطبايع عجايب لا يعلم سرّها الّا الله تعالى،

جبل الثلج جبل على ثلاثة فراسخ من قزوين شامخ جدًّا لا تخلو قلّته عن الثلج صيفاً ولا شتاء وفيه مساجد تاوى اليه الابدال والناس يقصدونه للتبرّك ويتولّد فى ثلجه دود ابيض اذا غرزت فيه ادنى شىء يخرج منه ماء

عذب صاف مقدار ما تروى دابّة وذهب بعض الناس الى انه ليس بحيوان ٭
جبل الاندلس فى جبل منها غار لا يرى احد فيه النار واذا اخذ فتيلة ودهنها وشدها على راس خشبة طويلة وادخلت الغار تشتعل الفتيلة وتخرج مشتعلة ويقرب هذا الجبل جبل آخر تشتعل النار على قلّته بالليل وبالنهار يصعد منه دخان عظيم وعلى جبل من جبالها عينان بينهما مقدار شبرين ينبع من احداهما ماء حارّ ومن الاخرى ماء بارد ذكرهما صاحب تحفة الغرايب وقال امّا الحارّ فلو رميت فيه اللحم انطبخ وامّا البارد فيصعب شربه من غاية برودته ٭
جبل بجنة بتركستان على قلّته شبه خرقاه من الحجر وفى داخل الخرقاه عين ينبع الماء منها وعلى ظهر الخرقاه شبه كوة يخرج الماء منها وينصبّ من الخرقاه الى الجبل ومن الجبل الى الارض وتفوح من ذلك الماء رايحة طيّبة ٭
جبل البرانس بالاندلس به معدن الكبريت الاحمر والاصفر ومعدن الزيبق وهو غزير جدًّا لا ينقطع ويحمل منه الى ساير الافاق وبه معدن الزنجفر الجيّد الغاية ولم يعرف معدن الزنجفر فى غير هذا الموضع ٭
جبل بيت المقدس قال صاحب تحفة الغرايب بارض بيت المقدس غار يشبه بيت من الحجر الصلد يمشى اليه الزوار فاذا اظلم الليل يضىء البيت ولا سراج فيه ولا كوة يدخل منها الضوء من خارج فكانه اشتعلت فيه شموع كثيرة ٭
جبل [a]بانجهير قال صاحب تحفة الغرايب بارض اندراب [b]قرية تسمى بانجهير فى جبل وفى طريقها مضيق لو صاح الماء فيه صيحة تهبّ فيه هواء لا يقدر الانسان على الوقوف فى ذلك المضيق ٭
جبل بيستون بين حلوان وهمذان وهو عالٍ ممتنع لا ترتقى ذروته ومن اعلاه الى اسفله املس كانه منحوت وعرضه مسيرة ثلاثة ايام واكثر ذكر فى تواريخ العجم ان خطيبة كسرى ابرويز عشقها رجل نحّات اسمه فرهاذ وهى شيرين المشهورة بالحسن والجمال فامرته ان يتّخذ لهما جدولًا حجريًّا من مرعى غنمها الى قصرها وهو مقدار فرسخين وسياتى شرحه فى قصر شيرين ان شاء الله تعالى ٭ فلمّا رآها علقت بقلبه ونار فى حبّها واعتزل الناس واشتهر امره بينهم حتى ذكر حديثه بين يدى ابرويز فقال لاصحابه كيف تدبير هذا الرجل ان تركته وما هو عليه يكون هتكًا وقبحًا وان قتلته او حبسته عاقبت غير مجرم

[a]) Codd. بانجمند [b]) *a.b* وفى جبل يقال له بانجمند وفيه قرية

فقال بعض الحاضرين ارى المصلحة ان يشغله الملك بحجر ليصرف عمره فيه فان مات فكفى بالموت دافعاً وان عاش يمنعه من ذلك كبر سنّه وضعفه فاستصوب كسرى رايه وامر باحضاره فدخل على الملك وهو رجل طويل القامة عظيم الجسم رحب الباع مثل الجمل الهايج فامر كسرى باكرامه ثم قال له ان على طريقنا حجراً يمنعنا من العبور نريد ان تفتح فيه طريقاً يصلح لسلوكنا فيه وقد بلغنا من درئتك وذكائك وظهر عندنا ان ليس لهذا الامر غيرك واشار الى بيستون وانّما اختار ذلك لفرط شموخه وصلابة حجره فقال الصانع ارفع هذا الحجر عن طريق الملك ان مكّنني بعد فراغي منه شيرين فاستشنع كسرى هذا الكلام فقال في نفسه كيف يقدر الانسان على قطع هذا الحجر وهب انه قطعه كيف يقدر على نقله فقال في جوابه نفعل ذلك اذا فرغت فخرج فرهاذ من عند الملك وشرع في قطع هذا الجبل ورسم فيه درباً يسع عشرين فارساً عرضاً وسمكه اعلا من الرايات والاعلام وكان يقطع طول نهاره وينقل طول ليله ويرصف القطاع الكبار شبه الاعدال في سفح الجبل ترصيفاً حسناً ويحشو خللها بالنحاتة ويسوّيها مع الطريق وكان ينحت من الجبل شبه منارة عظيمة ثم يقطعها قطعة قطعة ويرمى بها ولقد رايت عند اجتيازي به شبه منارة فتح جوانبها ولم يقطعها بعد ورايت قطاعاً من الحجر كالاعدال عليها اثار ضرب الفاس وفي كلّ قطعة حفرتين في جانبيها يجعل اليد فيها عند رفعها فذكر يوماً عند كسرى شدّة اهتمام فرهاذ بقطع الجبل فقال بعض الحاضرين رايته يرمى بكل ضربة مثل جبل ولو بقى على ما هو عليه لا يبعد ان يفتح الطريق فانغرق كسرى وشاور القوم في امره فقال بعضهم انا اكفيكم امره فبعث اليه من اخبره بموت شيرين فلما سمع ضرب قدومه على الحجر واثبته فيه ثم جعل يضرب راسه عليه حتى مات ومقدار فاتحه من الجبل غلوة سهم وتلك الاثار باقية الى الان لا ريب فيها وفي لحف جبل بيستون بين حلوان وقرميسين شبه ايوان فيه صور يسمّى شبديز باسم فرس ابرويز، قال مسعر بن مهلهل هو على فرسخ من قرميسين وهو ايوان محفور من الجبل فيه صور كثيرة من رجال ونساء وعلى وسطه تمثال فرس عليه رجل وهو صورة ابرويز على فرسه شبديز منحوت من حجر عليه درع كانه من الحديد وبين زرده المسامير المسمرة في الزرد وقد بولغ في تجويدها بحيث لا يشكّ من نظرها انها متحرّكة وبين يدى ابرويز رجل في زى فاعل على راسه قلنسوة وهو مشدود الوسط بيده مسحاة كانه يحفر بها الارض والماء يخرج من تحت

رجله، قال ابو عمرو الكسرى

وهم نقروا شبديز فى الصخر عبرة وراكبه ابرويز كالبدر طالع
عليه بهاء الملك والوفد عكف تخال به فخر من الافق ساطع
تلاحظه شيرين واللحظ فاتن وتعطو بكفّ حسنتها الاشاجع
يدوم على كرّ الجديدين شخصه ويلقى قويم الجسم واللون ناصع

واجتاز بعض الملوك هناك فنزل وشرب فاعجبته الصور فاستدعا بخلوق وزعفران وضمخ وجه الملك وشيرين وشبديز والموبذان فقال بعض الشعراء

كان شبديز ان يحجم لمّا خلّق الوجه منه بالزعفران
وكان الهمام كسرى وشيرين مع الشيخ موبذ الموبذان
من خلوق قد ضمخوهم جميعًا اصبحوا فى مطارف الارجوان،

وسياتى فى شرح هذا الايوان والصور المسطر من هذا عند ذكر عجايب البلاد فى قرمبسين ان شاء الله تعالى،

جبل ثبير بمكة بقرب منى وهو جبل عظيم مبارك يقصده الناس زايرين لان هبط عليه الكبش الذى جعله الله فداء لاسماعيل عم وكان قرنه معلقًا على باب الكعبة الى وقت الغرق قبل المبعث رآه كثير من اصحابه ثم ضاع بخراب الكعبة بالغرق وتقول العرب اشرق ثبير كيما نغير اذا ارادوا استعجال الفجر،

جبل نور اطحل بقرب مكّة مبارك يقصده الناس لاجل زيارة الغار الذى كان فيه النبى صلعم مع الصديق حين خرج من مكة مهاجراً وقد ذكره الله فى كتابه العزيز فقال اذ اخرجه الذين كفروا ثانى اثنين اذ هما فى الغار،

جبل جابة بارض الهند وهو جبل فى ذروته نار تتقد مقدار مايتى ذراع فى مثلها وبالنهار دخان وهناك تلال تنبت العطر يجلب منهـا الى ساير البلاد والافاق،

جبل الجادور فى بلاد قاقلة من الزانج به بزاة بيض بها قنازع حمر وبه قرود بيض كامثال الكماش لها لحى ونوع اخر من القرود بيض البطن سود الظهور،

جبل جش ارم جبل عند أجاء جبل طيّى املس الاعلى كثير الكلا ترعاه الابل وفى ذروته مساكن لعاد ارم فيها صور منحوتة من الصخر والله اعلم بحالها،

جبل الجودى جبل مطلّ على جزيرة ابن عمر من الجانب الشرقى استوت عليه سفينة نوح عم كما قال الله تعالى واستوت على الجودى وبنى عليه نوح

عمر مسجدًا وهو باقٍ الى الان يزوره الناس وبقيت عليه اخشاب السفينة الى زمن بنى العباس،

جبل جوشن فى غربى حلب فيه معدن النحاس الاحمر يقال انه بطل منذ عبر عليه سبى الحسين بن على عم وكانت زوجة الحسين حاملاً فاسقطت هناك فطلبت من الصياغ فى ذلك الجبل ماء فمنعوها وشتموها فدعت عليهم فالى الان من عمل فيه لا يربح،

جبلا الحارث والحويرث جبلان بارمينية لا يقدر الانسان على ارتقائهما قالوا انهما مقبرة ملوك ارمينية ومعهم ذخايرهم وبليناس الحكيم طلسم عليها لئلا يظفر بها احد، وروى ابن الفقيه انه كان على نهر الرسّ بارمينية الف مدينة فبعث الله اليهم نبيًّا يقال له موسى وليس هو موسى بن عمران فدعاهم الى الله فكذّبوه فدعا عليهم فحوّل الله تعالى الحارث والحُوَيْرث من الطايف وارسلهما عليهم فيقال ان اهل الرسّ تحت هذين الجبلين،

جبل حراء بمكة على ثلاثة اميال جبل مبارك يقصده الناس للزيارة كان النبى صلعم قبل ان ياتيه الوحى ياتى غاراً فيه وفيه اتاه جبريل عم وذكر ان النبى صلعم ارتقى ذروته ومعه نفر من اصحابه فتحرك فقال صلعم اسكن يا حراء فما عليك الّا نبىّ او صديق او شهيد فسكن،

جبل [P]حود قور بين حضرموت وعمان وذكر عثمان النبطى النحوى نزيل مصر ان فيه كهفًا وعلى بابه رجل اعور اذا اراد انسان يعلم السحر يمضى الى ذلك الكهف ويخاطب الاعور فى ذلك فيقول انه لا يمكنك حتى تتكفر بمحمّد فاذا كفر ادخله الغار وفيه جماعة وفى صدر الغار كرسى وعليه شيخ يقول له اى طريق تحبّ من طرق السحر ولا يعلّمه الّا طريقة واحدة، وذكر الحموى صاحب معجم البلدان قال حدّثنى ابو الحجّاج العارض بمصر قال حدّثنى احمد بن يحيى باليمن فى ذى الحجّة سنة ثلاث عشرة وستماية قال فى ناحية قُور شقّ جبل يقال له [P]حود قور وليس غوره ببعيد طوله مقدار خمسة ارماح وعرضه قليل قد بنيت فيه دَكّةٌ فمن اراد ان يتعلّم شيئًا من السحر عمد الى ماعز اسود ليس فيه شعرة بيضاء فذبحه سلخه وقسمه سبعة اجزاء فاعطى جزءًا منها للراعى المقيم بالجبل وستة اجزائه ينزل بها الى الغار ثم ياخذ الكرش فيشقّها وينطلى بما فيها ويلبس جلد الماعز مقلوباً ويدخل الغار ليلاً ومن شرطه ان لا يكون له ابٌ ولا امٌّ فاذا دخل الغار لم ير احداً فينام

P) f جردفرد

فاذا اصبح ووجد جسده نقيًّا ممّا كان عليه كانه مغسول دلّ على المقبول وان اصبح بحاله دلّ على انه لم يقبل واذا خرج من الغار لم يحدث احداً ثلاثة ايام بعد القبول فانه يصير ساحراً ،

جبل الحيات بارض تركستان لقوم يقال لهم الختنيان فيه حيّات من نظر اليها يموت الّا انها لا تخرج عن ذلك الجبل البتّة ،

جبل دامغان جبل مشهور ودامغان بقرب الرى وعلى هذا الجبل عين ماء اذا القى فيها نجاسة يهبّ هواء قوىّ بحيث يخاف منه الهدم ذكره صاحب تحفة الغرايب ،

جبل دماوند بناحية الرى يناطح النجوم ارتفاعاً ويحكيها امتناعاً لا يعلوه الغنم فى ارتفاعه ولا الطير فى تحليقه قال مسعر بن مهلهل انه جبل مشرف عالٍ شاهق شامخ لا يفارق اعلاه الثلج شتاء ولا صيفاً ولا يقدر الانسان ان يعلو ذروته تراه الناس من عقبة همذان والناظر من الرىّ يظنّ انه مشرف عليه وبينهما ثلاثة فراسخ او اثنان ويزعم بعض العامّة ان سليمان بن داود عم حبس فيه مارداً من المردة يقال له صخر وزعم آخرون ان افريدون الملك حبس فيه بيوراسف الذى يقال له الضحاك وان دخاناً يخرج من الكهف تقول العامة انه نفس بيوراسف ويرون ناراً من ذلك الكهف يقولون انها عيناه وتسمع همهمة يقولون انه صوته قال فاعتبرت ذلك وصعدت الجبل حتى وصلت الى نصفه بمشقة شديدة ومخاطرة بالنفس وما اظنّ احداً يجاوز ذلك الموضع الذى وصلت اليه وتامّلت الحال فرايت عيناً كبريتية وحولها كبريت مستحجر فاذا طلعت عليه الشمس التهب وظهرت فيه نار والى جانبه مجرى يمرّ تحت الجبل تخترقه رياح مختلفة فتحدث منها اصوات متضادّة على ايقاعات متناسبة فمرّة مثل صهيل الخيل ومرّة مثل نهيق الحمار ومرة مثل كلام الناس ويظهر للمصغى اليه مثل الكلام الجهورى دون المفهوم وفوق المجهول وذلك الدخان يصعد من العين الكبريتية واذا نظر سكّان هذا الجبل الى الحبّ الذى تذخره النمل وتكثر من ذلك فعلموا انه سنة قحط واذا دامت عليهم الامطار وتاذّوا بها صبّوا لبن المعز على النار فانقطعت وقد امتحنت هذا من دعواهم دفعات فوجدتهم فيه صادقين وما راى احد راس هذا الجبل فى وقت من الاوقات منحسراً عن الثلج الّا وقد وقعت فتنة وهرقت الدماء من الجانب الذى يرى منحسراً وهذه العلامة ايضا صحيحة باجماع اهل الناحية ، وبقرب الجبل معدن الكحل الرازى والمرتك والاسرب والزاج هذا كلّه قول مسعر ، وقال محمد

ابن ابرهيم الصراب ان ابى اراد ان ياخذ شيئًا من الكبريت الذى فى ثقب جبل دماوند لما سمع انه الكبريت الاحمر فاتخذ مغارف حديد طوال السواعد واحتال فى اخراجه فذكر انه كان لا يقرب من ناره حديدة الّا ذابت فى ساعته، وذكر اهل دماوند ان رجلًا من اهل خراسان اتّخذ مغارف حديد طوال مطلية بما عالجها به واخرج الكبريت منها لبعض الملوك، وحكى على بن رزين وكان حكيمًا محصلًا له تصانيف قال وجهنا جماعة من طبرستان الى جبل دماوند وهو جبل عظيم شاهق فى الهواء يرى قلّته من ماية فرسخ وعلى راسه ابداً مثل السحاب المتراكم لا ينحسر عنه فى الشتاء ولا فى الصيف ويخرج من اسفله ماء يجرى اصفر كبريتى فذكر الذين وجهناهم انهم صعدوا الى راسه فى خمسة ايام وخمس ليال فوجدوا نفس قلّته نحو ماية جريب مساحة على ان الناظر اليها من اسفل الجبل يراها مثل راس القلّة المخروطة قالوا وجدنا عليها رملًا يغيب فيه الاقدام وانهم لم يروا عليها دابّة ولا اثر شىء من الحيوان وان جميع ما يطير فى الجوّ لا يبلغ اعلاها وان البرد فيها شديد والريح عاصف وانهم عدّوا سبعين كوة يخرج منها الدخان الكبريتى وراوا حول كلّ ثقب من تلك الكوى كبريتًا اصفر كانه الذهب وحملوا منه شيئًا معهم وذكروا ان الجبال حوله تُرى مثل التلال وراوا بحر الخزر مثل النهر الصغير وبينه وبين البحر عشرون فرسخًا، وذكر محمّد بن ابرهيم انه كان مع الامير موسى بن حفص اذ ورد عليه قاصد المامون امره بالشخوص حين يقف على المحبوس بدماوند قال فوافينا القرية التى فى حضيض الجبل فاقام بها العسكر ايّامًا يرومون الوصول الى بيوراسف ولا يهتدون الى جبله حتى اتاهم شيخ كبير عمره نيف وتسعون سنة وسالهم عن مرامهم فاعلموه ان الخليفة امر بتعريف ما فى الجبل فقال لهم امّا الوصول الى هذا الملتمس فلا سبيل اليه لكن ان احببتم الوقوف على صحّته اريتكم برهانه فاستحسن الامير ذلك قال فصعد الشيخ بين ايدينا وصعدنا خلفه الى الجبل واوقفنا على موضع وقال بالغوا فى حفره قال فحفرنا حتى انفتح لنا عن بيت منقور من الحجارة وفيه تمثال على صورة عجيبة وهو يضرب بمطرقة على اغلاله ساعة بعد ساعة من غير فتور فاستخبرنا الشيخ عن شانه فقال هذا طلسم على بيوراسف المحبوس هاهنا لئلّا ينحلّ من وثاقه فانه لا يزال يلحس اغلاله حتى ترقّ فاذا ضربتها بمطرقتى عادت اغلاله كما كانت فى غلظها وثخانتها ثم امرنا ان لا نتعرّض للطلسم وان نردّه الى ما كان ففعلنا كما قال ثم امر بسلاليم اطول ما يقدر عليها فامر الامير باحضارها فامر

الشيخ بشدّ بعضها على البعض حتى بلغ قريباً من مائة ذراع ثم امرهم برفعها ونقب موضع فظهر باب فوصلنا الى اسكفته وعليه مسامير من حديد مذهبة كانّ الصايغ اتّخذها من قريب حسناً وجلاء وفوق الاسكفة كتابة بالذهب تنطق بان على هذه القلّة سبعة ابواب من حديد وعلى كلّ مصراع اربعة اقفال وقد كتب على العضادة هذا حيوان له امد يجرى على بقاية ونهاية لا يتعرّض احد لشىء من هذه الابواب فان من فتحها يهاجم على هذا الاقليم افة لا تندفع وحادثة لا تمتنع فقال الامير موسى لا نتعرّض لامرها بشىء حتى نستاذن للخليفة فامر بردّ البيت على القاعدة المستمرة وكتب الى المامون ذلك كلّه فكتب الموومون فى جوابه لا يتعرّض احد لشىء من ذلك ويترك على حاله كما كان والله الموفق للصواب،

جبل ربوة على فرسخ من دمشق ذكر بعض المفسّرين هو المراد بقوله تعالى واويناهما الى ربوة ذات قرار ومعين وهو جبل عالٍ عليه مسجد حسن وهو فى وسط البساتين من جميع جوانبه لخضرة والاشجار والرياحين وللمسجد مناظر الى البساتين ولمّا ارادوا اجراء نهرَ بَرَدى وقع هذا الجبل فى الطريق فنقبوا تحته واجروا الماء فيه ويجرى على راسه نهر يزيد وينزل من اعلاه الى اسفله وفى هذا الجبل كهف صغير يزعمون ان عيسى ولد فيه ورايت فى المسجد فى بيت صغير حجراً كبيراً ذا الوان عجيبة حجمه كحجم صندوق وقد انشقّ نصفين وبين شقّيه مقدار ذراع لم ينفصل احد الشقّين عن الاخر بل متّصل به كرمّان مشقوق ولاهل دمشق فى ذلك الحجر اقاويل والله اعلم بصحّتها ولا ريب فى انه شىء عجيب،

جبل رضوى قال عوام بن الاصبغ السلمى هو من المدينة على سبع مراحل قال صلعم رضوى رضى الله عنه يحبّنا ونحبّه جاءنا سايراً الينا متعبّداً له تسبيح وشرف ووفاء وهو جبل منيف ذو شعاب واودية يرى من البعد اخضر وبه مياه كثيرة واشجار زعم الكيسانية ان محمّد بن الحسن ابن الحنفية عم به مقيم حىّ وانه بين اسد ونمر يحفظانه وعنده عينان نضاختان تجريان بماء وعسل ويعود بعد الغيبة يملا الارض عدلاً كما مليت جوراً وهو المهدى المنتظر وانّما عوقب بهذا الحبس لخروجه الى عبد الملك بن مروان وقبله الى يزيد بن معاوية وكان السيد الحميرى الشاعر على هذا المذهب ويقول فى ابيات الا قل للوصى فدتك نفسى اطلت بذلك الجبل المقاما،

ومن رضوى يقطع حجر المسن ويحمل الى جميع البلدان،

جبل الرقيم وهو المذكور فى القران ام حسبت ان اصحاب الكهف والرقيم كانوا من اياتنا عجباً قيل الرقيم اسم الجبل الذى فيه الكهف وقيل اسم القرية الّتى كان اصحاب الكهف منها وزعم بعضهم ان الرقيم بالبلقاء وسياتى ذكرها ان شاء الله تعالى والمشهور ان جبل اصحاب الكهف بالروم بين عمورية ونيقية روى عن عبادة بن الصامت رضه قال بعثنى ابو بكر الصديق رضه رسولا الى ملك الروم ادعوه الى الاسلام واذنه بحرب قال فسرت حتى دخلت بلاد الروم فلاح لنا جبل احمر قالوا انه جبل اصحاب الكهف فوصلنا الى دير فيه وسالنا اهله عنهم فاوقفونا على سرب فى الجبل فقلنا لهم نحن نريد ان ننظر اليهم ووهبنا لهم شيئًا فدخلوا ودخلنا معهم فى ذلك السرب وكان عليه باب حديد ففتحوه فانتهينا الى بيت عظيم محفور فى الجبل فيه ثلثة عشر رجلاً مضطجعين على ظهورهم كانهم رقود على كلّ واحد منهم جبة غبراء وكساء اغبر قد غطوا بها رؤسهم الى ارجلهم فلم ندر ما ثيابهم امن صوف او وبر الا انها كانت اصلب من الديباج واذا هى تتقعقع من الصفاقة والجودة ورأينا على اكثرهم جفافًا الى انصاف سوقهم منتعلين بنعال مخصوفة ولنعالهم وخفافهم من جودة الخرز ولين الجلود ما لم ير مثله فكشفنا عن وجوههم رجلاً بعد رجل فاذا هم من وضاءة الوجوه وصفا الالوان كالاحياء واذا الشيب قد وخط بعضهم وبعضهم شباب سود الشعور وبعضهم موفورة شعورهم وبعضهم مضمومة وهم على زى المسلمين فانتهينا الى آخرهم فاذا هو مضروب الوجه بالسيف كانه ضرب فى يومه فسالناهم عن حالهم فذكروا انهم يدخلون عليهم فى كل عام يوم عيد لهم يجتمع اهل تلك البلاد من ساير المدن والقرى على باب هذا الكهف فنقيمهم من غير ان يمسّهم احد فننفض جبابهم واكسيتهم من التراب ونقلم اظافيرهم ونقصّ شواربهم ثم نضاجعهم بعد ذلك على هيئتهم الّتى ترونها فسالناهم من هم وما امرهم ومنذ كم هم بذلك المكان فذكروا انهم يجدون فى كُتُبهم انهم بمكانهم ذلك قبل مبعث المسيح باربعماية سنة وانهم كانوا انبياء بعثوا فى عصر واحد وانهم لا يعرفون من امرهم غير هذا، وروى عن ابن عبّاس رضه ان اصحاب الرقيم سبعة مكسلمينا يمليخا مرطونس بينونس ساربيونس ذوا[9] انوانس كفشططيونس واسم كلبهم قِطْمير واسم ملكهم دقيانوس وسياتى ذكرهم مبسوطاً فى فصل البلدان فى مدينة افسوس ان شاء الله تعالى،

جبل الرقيم جبل آخر بالبلقاء بين الشام ووادى القرى وفيه الكهف الذى

9) c ذوا النوانس, f ذو نوانس

ذكر منه الحكاية العجيبة وهي ما روى عبد الله بن عمر انه قال سمعت رسول الله صلعم يقول انطلق ثلثة نفر ممّن كان قبلكم حتى اواهم المبيت الى غار فدخلوا فانحدرت صخرة من الجبل وسدّت عليهم الغار فقالوا انه لا ينجيكم من هذه الصخرة الّا ان تدعوا الله بصالح اعمالكم فقال رجل منهم اللهم انه كان لى ابوان كبيران شيخان فكنت لا اغبق قبلهما اهلاً ولا ولداً فناتا فى ظلّ شجر يوماً فلم ابرح عليهما حتى ناما فحلبت لهما غبوقهما فوجدتهما نائمين فكرهت أن اغبق قبلهما اهلاً ولا ولداً فلبثت والقدح فى يدى انتظر استيقاظهما حتى بلغ الفجر والصبية يتصاغون عندى فاستيقظا وشربا غبوقهما اللهم ان كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك ففرّج عنّا ما نحن فيه من هذه الصخرة فانفرجت شيئًا لا يستطيعون الخروج منه، وقال الاخر اللهم ان كانت لى ابنة عمّ كانت من احبّ الناس الىّ فراودتها عن نفسها فامتنعت منّى حتى المّت بنا سنة من السنين فجاءتنى فاعطيتها ماية وعشرين ديناراً على ان تخلى بينى وبين نفسها ففعلت حتى اذا قدرت عليها قالت لا يحلّ لك ان تفضّ الخاتم الّا بحقّه فخرجت عنها وتركت الذهب الذى اعطيتها اللهم ان كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك ففرّج عنّا ما نحن فيه فانفرجت الصخرة غير انهم لا يستطيعون الخروج منها، وقال الثالث اللهم انك تعلم انّى استاجرت اجرًا فاعطيتهم اجرهم غير رجل واحد ترك الذى له وذهب فنمت اجرته حتى كثرت منها الاموال فجاءنى بعد حين وقال يا عبد الله ايّن اجرتى فقلت له كلّ ما ترى من الابل والبقر والغنم والرقيق من اجرتك فقال يا عبد الله لا تستهزئ بى فقلت انى لا استهزئ بك فخذها كلّها فاستاق الجميع ولم يترك منه شيئًا اللهم ان كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك ففرّج عنّا ما نحن فيه فانفرجت الصخرة فخرجوا سالمين،

جبال زانك ذكر فى تحفة الغرايب انها بارض تركستان وفيها جمع من اهل بيت يقال لهم زانك وهم اناس ليس لهم زرع ولا ضرع وفى جبالهم ذهب وفضّة كثيرة وربّما توجد قطعة كراس شاة فمن اخذ القطاع الصغار ينتفع بها ومن اخذ الكبار يموت هو وكلّ بيت يكون فيه منها قطعة يموت اهله فان ردّها الى مكانها ينقطع عنهم الموت ولو اخذها الغريب لا يضرّه شئ،

جبل زغوان بالقرب من تونس منيف مشرف يرى على مسيرة ايام ولعلوه يرى السحاب دونه واهل افريقية يقولون لمن يستثقلونه اثقل من زغوان وفيه قرى كثيرة آهلة كثيرة المياه والثمار وفيه ماوى الصالحين وكثيراً ما يعثر

سفحه ولا يمطر اعلاه فمن كان بيته فى سفح الجبل شكى من كثرة المطر ومن كان بيته فى اعلاه شكى من قلّة المطر وكثرة العطش،

جبل ساوة هو على ¹مرحلة من البلد وهو شامخ جدًّا فيه غار شبه ايوان يسع الف نفس وفى آخر الغار قد برز من سقفه اربعة احجار شبيهة بثدى النساء يتقاطر الماء من ثلاثتها والرابع يابس قالوا مصّه كافر فيبس وعلى الارض فى الغار تحت هذه الاحجار البارزة حوض يتقاطر فيه ماؤها وهو طيب غير متغيّر مع كثرة وقوفه واهل ساوة يزعمون ان عند الغناء وضرب الدفّ والشبابة يزيد تقاطره، وعلى باب الغار نقب ذو بابين يدخلون من احدهما ويخرجون من الاخر زعموا ان من لم يكن ولد لرشده لا يقدر على الخروج منه ورايت رجلًا دخل فيه فما خرج الّا بعد جهد شديد،

جبل سبلان قال ابو حامد الاندلسى هو جبل بآذَرْبِيْجَان بقرب مدينة اردبيل من اعلى جبال الدنيا روى عن رسول الله صلعم انه قال من قرا فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون الى قوله وكذلك تخرجون كتب له من الحسنات بعدد كلّ ورقة ثلج تسقط على جبل سبلان قيل وما سَبَلان يا رسول الله قال جبل بين ارمينية واذربيجان عليه عين من عيون الجنّة وفيه قبر من قبور الانبياء وقال ايضا على راس الجبل عين عظيمة ماؤها جامد لشدّة البرد وحول الجبل عيون حارّة يقصدها المرضى وفى حضيض الجبل شجر كثير وبين تلك الشجر حشيش كثير لا يستطيع شىء من الحيوان ان ياكل من تلك الشجر ورقة ومتى اكل منها يموت من ساعته قال ولقد رايت من البهايم الخيل والحمر والبقر والغنم تقصدها فاذا قربت منها فرّت حتى العصافير وكنت اظنّ ان الجنّ تحميها قال وفى سفح الجبل قرية اجتمعت بقاضيها ابى الفرج بن عبد الرحمن القصيرى الاردبيلى فقال ما هى الّا عمل الجنّ وذكر انه بنى المسجد المعروف فى القرية فاحتاج الى قواعد الاعمدة للمسجد فاصبح يوماً وعلى باب المسجد قواعد من الصخر المنحوت محكمة الصنعة من احسن ما يكون،

جبل السراة قال الحازمى هى الحاجزة بين تهامة واليمن وهى عظيمة الطول والعرض والامتداد قال الشاعر

سقونى وقالوا لا تغن ولو سقوا   جبال السراة ما سقيت لغنت

وهى كثيرة الاهل والعيون والانهار وباسفلها اودية تنصب الى البحر وكلّ هذه الجبال تنبت القرظ وفيها الاعناب وقصب السكر والاسحل قال ابو عمرو بن العلا

¹) مرحلتين ¢

افصح الناس اهل السراة اولهــا هُذَيْل ثم ¹بجيلة ثم ازد شنوءة وفيه معدن البرام ،

جبل السماق جبل عظيم من اعمال حلب يشتمل على مدن وقرى وقلاع اكثرها للاسماعيلية وانما سمّى جبل السُّمّاق لكثرة ما ينبت من السمــاق وهو مكان طيّب قال عيسى بن ²سعدان الحلبى

³وقولهــا وشعاع الشمس ⁴مانخرط حبيت يا جبل السماق من جبل

يا حبذا التلعات لخصر من حلب وحبذا طلل بالسفح مــن طــلــل

ومن عجب هذا الجبل ان فيه بســاتين ومزارع ⁵كلّهــا عذى فينبت جميع انواع الفواكه والحبوب ويكون فى الحسن والطراوة كالمسقوىّ حتى المشمش والقطن والسمسم ،

جبل سرنديب هو الجبل الذى أُهْبط عليه آدم عم وهو باقصى بــلاد الصين فى بحر هركند ذاهب فى السماء تراه البحريّون من مســافة ايّام وفيه اثر قدم آدم عم وهى قدم واحدة مغموسة فى الحجر طوله نحو سبعين ذراعاً ويزعمون انه خطا الخطوة الاخرى فى البحر وهو على مسيرة يوم وليلة ويرى على هذا الجبل كلّ ليلة كهيئة البرق من غير سحاب وغيم ولا بُدَّ له فى كلّ يوم من مطر يغسل موضع قدم آدم عم ، ويقال ان الياقوت الاحمر يوجد على هذه الجبال تحدّره السيول والامطار الى الحضيض ويوجد به الماس ايضــا وبه يوجد العود ، وفيه ثلاثة ملوك كلٌّ واحد عاص الاخر واذا مات ملكهم الاكبر يقطع اربع قطعــات وتجعل كلّ قطعة فى صندوق من الصندل الاحمر والعــود ويحرق بالنار وامرأته تتهافت بنفسها على النار معه حتى يحترقا معاً ،

جبل سمرقند ذكر فى تحفة الغرايب ان بارض سمرقند جبل فيــه غــار يتقاطر منه الماء وفى الصيف ينعقد من ذلك الماء الجمد وفى الشتاء يتقــاطــر ماء حارٌّ بحيث لو غمست اليد فيه تحترق ،

جبل السم ذكر الجيهــانى ان اهل الصين نصبوا من راس الجبل الى راس آخر قنطرة فى الطريق من خُتَن الى تُبّت فمن جاوزهــا يدخل فى هواء ياخذ بالانفاس ويثقل اللسان فيموت فيه كثير من المارّين واهل تبّت يسمّونه جبل السمّ ،

جبل سراج قالوا انه ماوى الجنّ ولست ادرى باىّ موضع هو قال الشاعر

---

¹) c بجلة, f بجينة ²) c سعد ابن الحلبى ³) c يا قولها ⁴) c منحسر ⁵) f كلها غدير, a.b.c ومياه عذبة

نصف الجنّ اقبلن من نير ومن سراج بالقوم قد ملوا من الادلاج،

جبل الشب بارض اليمن على راسه ماء يجرى من كلّ جانب وينعقد حجراً قبل ان يصل الى الارض والشبّ اليمانى الابيض من ذلك،

جبل شبام قال احمد بن محمّد بن اسحق الهمذانى هو جبل عظيم من صنعاء بينها وبينه يوم واحد وهو صعب المرتقا ليس اليه الاّ طريق واحدة وذروته واسعة فيها ضياع كثيرة ومزارع وكروم ونخيل والطريق اليه فى دار الملك وللجبل باب واحد مفتاحه عند الملك فمن اراد النزول الى السهل دخل على الملك واعلمه بذلك ليامر بفتح الباب وحول تلك الضياع والكروم جبال شاهقة لا مسلك فيها ولا يعلم احد ما وراءها ومياه هذا الجبل تنصبّ الى سدّ هناك فاذا امتلا السدُّ ماء فتح فيجرى الى صنعاء ومخاليفها،

جبل شرف البغل فى طريق الشام من المدينة فيه بيتان عظيمان للاصنام احدهما اعظم من الاخر وصنعوا فيهما من النقوش العجيبة محفورة فى الحجر ما لا يتاتّى حفر مثله فى الخشب مع علو سمكهما وعظم احجارهما وطول اساطينهما وهو شىء عجيب اذا رآهما الناظر يتحيّر فى صنعتهما والله اعلم،

جبل شقان وشقان اسم موضع بخراسان سمعت من بعض فقهاء خراسان ان فيه غارًا من دخله برا من مرضه اى مرض كان وذكر ايضاً ان هناك جبل آخر من ارتقى ذروته لا يحسّ شيئًا من هبوب الريح البتّة حتى يبقى بينه وبين اعلا ذروته ذراعان فهناك يحسّ هبوب ريح ترمى الانسان،

جبل شكران ذكر فى تحفة الغرايب ان بارض شكران ولست ادرى انه بالاندلس او باليمن جبلاً على قلّته شبه مسرجة من الحجر فى كلّ سنة ترى فى تلك المسرجة ثلاث ليال سراج مضىء ولا يقدر احد على الصعود الى مكان المسرجة لهبوب الريح العاصف فعند وصوله الى نصف الجبل يمنعه الهواء ويرميه وفى الليلة الّتى يرى السراج على المسرجة يرى فى نهارها شبه طاوس على المسرجة ولا علم للناس بحقيقته،

جبل شلير بالاندلس لا يفارقه الثلج صيفاً ولا شتاء وهو يرى من اكثر بلاد الاندلس لارتفاعه وفيه اصناف الفواكه من التفاح والعنب والتوت والجوز والفندق وغير ذلك والبرد به شديد دايم قال بعض المغاربة وقد مرّ بشلير فوجد الم البرد

يحلُّ لنا ترك الصلوة بارضكم وشرب الحميا وهى شىء محرّمُ
فرارًا الى نار الجحيم فانها اخفّ علينا من شلير وارحمُ

اذا هبّت الريح الشمال بارضكم   فطوبى لعبد فى لظى يتنعّمُ
اقول ولا اخشى علىّ ما اقوله   كما قال قبلى شاعر متقدّمُ
فان كنت يوماً فى جهنّم مدخلى   ففى مثل *هذا طايب لجهنّمُ ،

حبل الصفا والمروة بين بطحاء مكة قيل ان الصّفا والمرّوة كانا اسم رجل وامراة زنيا فى الكعبة فمسخهما الله تعالى حجراً فوضعوا كلّ واحد على الجبل المسمى باسمه لاعتبار الناس وجاء فى الحديث ان الدابّة التى هى من اشراط الساعة تخرج من الصفا وكان ابن عبّاس رضه يضرب عصاه على الصفا ويقول ان الدابّة تسمع قرع عصاى هذا ، والدابّة ما ذكرها الله تعالى واذا وقع القول عليهم اخرجنا لهم دابّة ، والواقف على الصفا يكون بحذاء الحجر الاسود والمروة مقابلة ،

جبل صقلية وصقلية جزيرة فى وسط بحر المغرب منها ما ذكره أبو على الحسن بن يحيى فى تاريخ صقلية قال انه جبل مطلّ على البحر دورته ثلثة ايام بقرب طبرمين فيه اشجار كثيرة واكثرها البندق والصنوبر والارزن وحوله ابنية كثيرة وفيه اصناف الثمار وفى اعلاه منافس كبريتية يخرج منها النار والدخان وربّما سالت النار منه الى بعض جهاته فتحرق كلّ ما مرّت به وتصيّره مثل خبث الحديد ولا ينبت ذلك المحترق شيئاً ابداً ولا تمشى فيه دابّة وهو اليوم ظاهر يسمّيه الناس الاخباث وفى اعلى هذا الجبل السحاب والثلوج والامطار دايمة لا تكاد تنقلع عنه فى صيف ولا شتاء والثلج لا يفارق اعلاه فى الصيف وامّا فى الشتاء فيعمّ الثلج اوّله وآخره وزعمت الروم ان كثيراً من الحكماء كانوا يرحلون الى جزيرة صقلية للنظر الى عجايب هذا الجبل واجتماع النار والثلج فيه فترى بالليل نار عظيمة تشتعل على قلّته وبالنهار دخان عظيم ، وفيه معدن الذهب ولذلك اسمه عند الروم جبل الذهب ، وفى بعض السنين سالت النار من هذا الجبل الى البحر واقام واهل طبرمين وغيرهم كانوا يستضيئون بضوءه اياماً كثيرة ومنها جبل فيه منافس تنبع منها النار لم تنطفىء قط ويضىء بالليل للسيارة البعيدة فان حملت منها الى موضع آخر لم تبق ،

جبل الصور قال فى تحفة الغرايب بارض كرمان جبل من اخذ منه حجراً ويكسره يرى فى وسطه شبه صورة الانسان قائماً او قاعداً او مضطجعاً وان سحقت هذا الحجر ورميت سحاقته فى الماء حتى يرسب يرى فى الراسب شبه الانسان مثل ما كان فى الحجر ،

---

*) e هذا اليوم, f اليوم رايت جهنم

جبلا الضلعين في طريق مكة من البصرة من جانب حمى ضرية يسمى احدهما ضلع بني مالك وهم بطن من الجنّ مسلمون والاخر ضلع بني شيصبان وهم بطن من الجنّ كفار فامّا ضلع بني مالك فيحلّ به الناس ويصطادون صيدها ويرعون كلاها واما ضلع بني شيصبان فلا يصطاد صيدها ولا يرعى كلاها وربما مرّ عليها من لا يعرف حلها فاصابوا من كلاها او صيدها فاصاب نفسهم او مالهم شرّ ولم يزل الناس يذكرون كفر هولاء واسلام هولاء وقد ذكرنا قصّة طويلة منها في مقالة الجنّ،

جبل طارق بطبرستان ذكر ابو الريحان الخوارزمي في كتاب الاثار الباقية من تصانيفه ان في هذا الجبل مغارة فيها دكّة تعرف بدكّة سليمان بن داود اذا لطخت بشيء من الاقذار انفتحت السماء ومطرت حتى تزيل الاقذار منها،

جبل طاهرة قال في تحفة الغرايب انه جبل بارض مصر وعليه كنيسة فيها حوض يجري من الجبل ماء عذب الى ذلك الحوض ويسمى ذلك الماء طاهرة واذا امتلا الحوض ينصبّ الماء من جميع جوانبه فاذا ورد الحوض جنبٌ او حايضٌ يقف الماء ولا يجري حتى يراق جميع ما في الحوض وينظّف تنظيفًا جيدًا ثم يجري الماء،

جبال طبرستان قال في تحفة الغرايب فيها حشيش يسمّى جوز ماثل من قطعه ضاحكًا واكله كذلك يغلب عليه الضحك ومن قطعه باكيًا واكله في تلك الحالة يغلب عليه البكاء ومن قطعه راقصًا فكذلك فعلى اي حالة يقطعه وياكله تغلب عليه تلك الحالة،

جبل طمام جبل منيف شامخ بقرب حضرموت وطمام اسم مدينة هناك قيل ان في ذروة الجبل غار فيه سيف اذا اراد الانسان ان ينظر اليه ويقلبه فيه لم يرعه رايع واذا اراد الذهاب به رجم من كلّ جانب حتى يتركه فاذا تركه سكن عنه الرجم قيل انه كان لبعض الملوك قصر به على غيره وطلسم بذلك والله اعلم بصحّة هذا القول من سقمه،

جبل الطور جبل مشرف على نابلس لليهود فيه اعتقاد عظيم وتحجّه السامرة واليهود ويزعمون ان ابراهيم عليه السلام امر بذبح اسحاق عليه وانه مذكور في التورية،

جبل طور زيتا ببيت المقدس وهو مقصد يزوره الناس قالوا مات فيه سبعون نبيًّا من الجوع والعرى وهو مشرف على المسجد وفيما بينهما وادى جهنّم ومنه رفع عيسى بن مريم عم وفيه مصلى عمر بن الخطّاب رضه،

جبل طور سينا جبل بقرب مَدْيَنَ بين الشام ووادى القرى وقال بعضهم انه بقرب ايلة كان عليه الخطاب الثانى لموسى صلوات الله عليه عند خروجه من مصر ببنى اسرائيل وكان اذا جاءه موسى ينزل عليه غمام وهو عمر يدخل فى ذلك الغمام ويكلّمه ربّه وهو الجبل الذى ذكره الله تعالى حيث قال فلمّا جاء موسى لميقاتنا وكلّمه ربّه قال ربّ ارنى انظر اليك قال لن ترانى ولكن انظر الى الجبل فان استقرّ مكانه فسوف ترانى فلمّا تجلّى ربّه للجبل جعله دكًّا وخرّ موسى صعقًا فلمّا افاق قال سبحانك تُبْتُ اليك وانا اوّل المومنين ❊ والذى بقرب مَدْيَنَ لا يخلو من الصلحاء وحجارته كيف كسرت خرج منها صورة شجرة العُلَّيْق ❊

جبل طور هارون جبل مشرف على قبلىّ بيت المقدس وانّما سمّى طور هارون لان موسى عم بعد قتل عبدة العجل اراد المضى الى مناجاة ربّه فقال له هارون احملنى معك فانى لست آمن ان يحدث ببنى اسرائيل بعدك حدث اخر فتغضب علىّ مرّة اخرى فحمله معه فلمّا كانا ببعض الطريق اذ هما برجلين يحفران قبرًا فوقفا عليهما وقالا لمن تحفران هذا القبر فقالا لاشبه الناس بهذا الرجل واشارا الى هارون ثم قالا له بحقّ الهك الا نزلت وابصرت هل هو واسع فنزع هارون ثيابه ودفعها الى موسى ونزل ونام فيه فقبضت روحه من ساعته وانضمّ القبر فانصرف موسى باكيًا حزينًا على مفارقته ورجع الى بنى اسرائيل ومعه ثياب هارون فاتّهمت بنو اسرائيل موسى بقتله فدعا الله تعالى حتى اراهم تابوته بين الفضاء على راس ذلك الجبل ثم غاب عنهم فسمّى الجبل طور هارون ❊

جبل الطير بصعيد مصر فى شرقى النيل قرب انصنا وانّما سمّى بذلك لان صنفًا من الطير الابيض يقال له البوقير يجىء فى كلّ عام فى وقت معلوم فيعكف على هذا الجبل وفيه كوّة ياتى كلّ واحد من هذه الطيور ويدخل راسه فى تلك الكوّة ثم يخرجه ويلقى نفسه فى النيل فيعوم ويذهب من حيث جاء الى ان يدخل واحد راسه فيقبض عليه شىء فى تلك الكوّة فيضطرب ويبقى معلّقًا منها الى ان يتلف فيسقط بعد مدّة فاذا كان ذلك انصرف الباقى لوقته فلا يرى شىء من هذا الطير فى هذا الجبل الى مثل ذلك الوقت من العام القابل وقال ابو بكر الموصلى حدّثنى بعض اعيان تلك البلاد انه اذا كان العام مخصبًا قبضت الكوّة على طايرين وان كان متوسّطًا على واحد وان كان مجدبًا لم تقبض شيئًا ❊

جبل العرج من عجايب الدنيا بين مكة والمدينة ويتّصل بالشام فما كان بفلسطين فهو جبل [y]الحكم وما كان بالاردنّ فهو جبل الخليل عليه السلام وما كان بدمشق فهو [z]سير وما كان بحلب وحمص وحماة فهو جبل لبنان ثم يتّصل بانطاكية والمصيصة ويسمّى هناك اللكام ثم يمتدّ الى ملطية وسميساط وقاليقلا الى بحر الخزر فيتمّ هناك القبق وقد ذكرنا ما يتعلّق بواحد واحد من هذه الجبال قال ابن الفقيه ان فى هذا الجبل سبعين لسانًا لا يعرف كلّ قوم لسان الاخرين الّا بترجمان،

جبل غزوان فى ذروة الطايف يسكنه قبايل هذيل وليس بالحجاز موضع ابرد من هذا الجبل ولذلك اعتدل هواء الطايف وقيل ان الماء يجمد فيه وليس بالحجاز موضع يجمد الماء فيه سواء غزوان،

جبل عماية جبل معروف بالبحرين قال السكرى قتل القتال الكلابى رجلًا وهرب حتى لحق بعماية فاقام بها عشر سنين وانس به هناك نمر وكان اذا اصطاد النمر شيًّا شارك القتال فيه وان اصطاد القتال شيًّا شارك النمر فيه وبقى على هذا الى ان اصلح اهل القتال حاله مع السلطان واراد الرجوع الى اهله فعارضه النمر وكان يمنعه من الذهاب حتى همّ باكله فخاف القتال من النمر على نفسه فضربه بسهم فقتله فقال يذكر النمر

وفى صاحة العنقاء او فى عماية ... او الادمى من رهبة الموت مَوْئِلُ
ولى صاحب فى الغار هدّك صاحبًا ... ابو الجون الّا انّه لا يعلّلُ
اذا ما التقينا كان انس حديثنا ... سكات وطرف بالمعابل اضحلُ
كلانا عدوّ لو يرى فى عدوّه ... مهزًّا وكلّ فى العداوة مجملُ
وكانت لنا قلت بارض مضلّة ... شريعتها لايننا جاء اوّلُ

قال ابو زياد الكلابى انّما سميت عماية لانها لا يدخل فيها احد الّا عمى يعنى يختفى عليه الاثار والطرق وفيها الكهوف والمغارات والاوشال وفيها الاروى والنمر واكثر شجرها البان،

جبلا غوير وكسير هما جبلان فى وسط البحر بين البصرة وعمان عظيمان يخاف على المراكب صعب مسلكهما ووعر مقصدهما قلّما ينجو منهما شىء من المراكب فلصعوبة المنجا منهما سمّوهما بهذين الاسمين يقولون فى الامثال غوير وكسير وثالث ليس فيه خير،

جبال فرغانة قال صاحب تحفة الغرايب بارض فرغانة جبال ينبت فيها

[y] e الحلم [z] e شله

نبات على صورة الادمى منها على صورة الرجال ومنها على صورة النساء يوجد مع الطرقبين منها كثير يتكلّمون عليها يقولون اكلها يزيد فى الباه يقال له اليبروح بارض خراسان منها كثير،

جبل فيلوان ذكر ابو الريحان الخوارزمى ان بقرب المهرجان جبلاً يسمّى فيلوان فيه صفة عين محفورة فى جبل يترشّح من سقفها ماء دايمًا واذا برد الهواء جمد سايلاً على شكل القضبان قال سمعت اهل المهرجان انهم يقولون كثيرًا ما ضربوه بالمعاول فيبيس موضع الضرب ولم يرد ماء،

جبل قاسيون مشرف على دمشق فيه آثار الانبياء ومغارات وكهوف منها مغارة تعرف بمغارة الدم وقالوا فيها قتل قابيلُ هابيلَ وهناك حجر ملقى يزعمون انه الحجر الذى فلق به هامته وفيه مغارة اخرى تسمى مغارة الجوع يقولون مات فيها اربعون نبيًّا جوعًا،

جبل قاف قال المفسّرون انه جبل محيط بالدنيا وهو من زبرجدة خضراء وخضرة السماء منه وان وراءه عوالم وخلايق لا يعلمهم الّا الله وقال بعضهم ما من جبل من جبال الدنيا الّا وعرق من عروقه متّصل بقاف فاذا اراد الله هلاك قوم امر الملك الموكّل به فيحرك عرقًا من عروقه يخسف بهم،

جبل القبق هو جبل متّصل بباب الابواب وبلاد اللان ممتدّ الى بلاد الروم وهو الحاجز بين الخزر وبلاد ايران وكان فى هذا الجبل فرج يدخل عنها الخزر ويعبر فى بلاد ايران وآذربيجان حتى همذان والموصل فلمّا ملك كسرى الخير انوشروان صالح ملك الخزر وخطب ابنته واحتال حتى سدّ تلك الفرج سدًّا وثيقًا وطلسمها فبقى مسدودًا الى زماننا هذا، قال بعضهم فى وصف هذا السدّ ان طرفًا منه فى البحر واحكامه الى خطّ لا تتهيّا الحيلة فيه وقد مدّ سبعة فراسخ الى موضع وعر لا ينهيّأ سلوكه وهو مبنى بالحجارة المربعة المهندمة لا يقلّ اصغرها خمسون رجلاً وقد احكمت بالمسامير والرصاص وجعل فى هذه السبعة فراسخ سبعة مسالك على كلّ مسلك بنى مدينة ورتب فيها قومًا من مقاتلة الفرس يحفظونها وجعل عليها ابوابًا من حديد ووكّل به ماية رجل يحرسونه بعد ان كان يحتاج الى ماية الف رجل ثم استوى على سريره وسجد لله شكرًا بما تمّم الله على يديه وكفاه شرّ الترك واستلقى على ظهره وقال الان استرحت، وقال البحترى لمّا ذكر قوة ملك انوشروان فى قصيدته السينية فى وصف ايوان كسرى وقت نزوله عند باب الابواب

مغلق بابه على جبل القبق الى دارتى خلاط ومكس

مكس اسم مدينة وسياتى فى مقالة البلدان فى باب الابواب شرح هذا السدّ ابسط من هذا ان شاء الله تعالى،

جبل قدقد بقرب مكة وهو من الجبال الله لا يوصل الى ذروتها وفيه معدن البرام يحمل منه الى ساير بلاد الدنيا،

جبل قصران وقصران مدينة بالسند وقرية من اعمال الرى قال الشيخ الرئيس ان العسل يقع بجبال قصران كما هو طلًّا ويختلف بحسب ما يقع عليه من الشجر والحجر والظاهر منه يلقطه الناس والخفى تلقطه النحل وتدخره لتتغذّى به فى الشتاء والظاهر انه يقول عن قصران السند لانه لم يعرف من قصران الرى هذا والله اعلم،

جبل قنا جبل عظيم شامخ سكّانه بنو مرّة من فزارة وحظٌّ ساكنة قَنَا ممّا يضرب به المثل قال الشاعر

اصبت ببرّة خيرًا كثيرًا   كاخت قنا به من شعر شاعر

وهو ما ذكر انه اجتاز بقَنَا نصيب الشاعر ووقف على بيت فاستسقى فخرجت اليه جارية بلبن او ماء فسقته وقالت شبّب بى فقال لها ما اسمك قالت هند فانشا يقول

احبّ قنا من حبّ هند ولم اكن   ابالى اقربًا زاده الله امر بعدا
الا ان بالقيعان من بطن ذى قَنَا   لنا حاجة مالت اليه بنا عمدا
اروني قنا انظر اليه فانني   احبّ قنا انى رايت به هندا

فاشتهرت هذه الابيات وخطبت الجارية واصابت خيرًا كثيرًا بسبب شعر نصيب وصارت مثلًا،

جبل الكافور جبل عظيم بالهند مشرف على البحر فى لحفه مدن كثيرة منها قامرون الذى ينسب اليه العود القامرونى ومنها قُمار الذى ينسب اليه العود القمارى ومنها الصنف الذى ينسب اليه العود الصنفى وفى لحفه ينبت شجر الكافور بشقّ ويوخذ الكافور من جوفها وهو صمغ تلك الشجرة الّا انه فى جوفها فمن جرحها يسيل الكافور من جوفها سيلانًا فمن شقّها اخذ القطاع الكبيرة من جوفها والشجرة تجفّ وتبطل،

جبل الكحل بالاندلس بقرب مدينة بسطة قالوا اذا كان اوّل الشهر اخذ الكحل يخرج من نفس الجبل وهو كحل اسود ولا يزال كذلك الى نصف الشهر فاذا زاد على النصف نقص الكحل ولا يزال يرجع الذى خرج الى تمام الشهر كزيادة القمر ونقصانه،

جبل كركس كوه فى مفازة تتاخم الرى وقم وقاشان جبل عظيم دورته قدر فرسخين والمفازة محيطة به من جميع جوانبه وانما سمّى كركس كوه لان النسر ياوى اليه وهو جبل وعر المسلك فى وسطه ساحة فيها ماء اذا كنت فيه كنت فى مثل حظيرة والجبل محيط بك من جميع الجوانب ولم يتّخذ مسكناً لبعده عن العمارات،

جبل كرمان فى رساتيقها فى ناحية المعادن جبال فيها صخور اذا اشتعلت فيها النار اتقدت كما يتّقد الحطب،

جبل كلستان بارض خراسان بقرب طوس وكلستان قرية من قرى طوس حدّثنى بعض فقهاء خراسان ان فى هذا الجبل كهفاً على مثال ايوان وفيه شبه دهليز يمشى فيه الانسان منحنيـاً مسافة ثم يظهر الضوء فى اخره ويرى محوط شبه حظيرة فيها عين ينبع الماء منها وينعقد حجراً على شكل القضبان وفى هذه الحظيرة ثقبة تخرج منها ريح شديدة جدًّا لا يمكن دخولها البتة من شدّة هبوب الريح،

جبل كوكبان بقرب صنعاء وانما سمّى كوكبين لان فيه قصرين مبنيين بالجواهر يلمعان بالليل كالكوكبين لا يمكن الوصول اليهما قيل انهما من بناء الجنّ،

جبل لارجان بارض طبرستان فيه ماء يتقاطر من الجبل من كل جانب وكل قطرة منه تنعقد حجراً مسدساً او مثمناً والناس يتخذون منه الخرز،

جبل لبنان بارض الشام مطلّ على حمص فيه من جميع الفواكه والزروع من غير ان يزرعها احد تاوى اليه الابدال لا يخلوا منهم ابداً لما فيه من القوت الحلال وفيه تفاح عجيب وهو انه يحمل من الشام وليست له رايحة حتى يتوسّط به نهر الثلج فاذا توسّط النهر فاحت رايحته،

جبل المذيخرة بقرب صنعاء قال الاصطخرى اعلاه نحو عشرين فرسخاً وفيه المزارع والقرى والمياه لا مسلك له الّا بطريق واحد،

جبال المغناطيس قال المهلبى انها متّصلة بجبال القلزم يوجد فيها المغناطيس وهى جبال كثيرة قد علا الماء عليها فلذلك لا تستعمل المسامير فى مراكب هذا البحر خوفًا من جذب المغناطيس اياها،

جبل المقطم بارض مصر مشرف على القرافة ويمتدّ الى بلاد الحبشة على شاطى النيل حتى يكون منقطعه طرف القاهرة ويسمّى فى كلّ موضع باسم عليه مساجد وصوامع للنصارى ولا نبت فيه ولا ماء غير عين صغيرة تنزّ فى دير للنصارى بالصعيد وسال المقوقس عمرو بن العاصى انه يبيعه سفح

المقطم بسبعين الف دينار فتعجّب عمرو من ذلك وكتب الى عمر بن الخطّاب رضه فكتب اليه عمر سلْه لم اعطاك ما اعطاك وهى ارض لا زرع بها ولا ماء فقال المقوقس انّما نجد صفتها فى الكتب انها غراس الجنة فكتب عمرو بذلك الى عمر فكتب اليه عمر انا لا نجد غراس الجنة الّا للمومنين فاقبر بها من مات قبلك وقد ذكر قوم انه انّما بذل ما بذل لانه جبل الزبرجد ثم قال ما قال ليتّخذه مقبرة٭

جبل موجان بارض فارس قالوا فيه كهف يقطر الماء من سقفه زعموا ان عليه طلسمًا ان دخل ذلك الكهف واحد خرج من الماء ما يكفى لواحد وان دخل الف خرج قدر حاجة الالف٭

جبال النار كثيرة منها جبل بتركستان يسمّى جبل النار فيه غار مثل بيت كبير كلّ دابة تدخله تموت فى الحال ومنها جبل [a]كيلسيان ذكر فى تحفة الغرايب ان فى هذا الجبل موضع كلّ طير طار مسامتاً له يقع فى الحال ويموت فترى حوله من الحيوانات الميتة ما شاء الله وقال ايضا بقرب دماوند جبل شبيه بالليل تشتعل النار على راسه وبالنهار يصعد منه دخان فى الهواء وكذلك جبل صقلية وقد مضى ذكرهما٭

جبل نهاوند قال ابن الفقيه على هذا الجبل طلسمان وهما صورة سمك وثور من ثلج لا يذوبان شتاء ولا صيفًا يقال انهما للماء لئلّا يقلّ وماؤه ينقسم قسمين قسم يجرى الى نهاوند والاخر الى الدينور٭

جبل هرمز ذكر فى تحفة الغرايب ان بارض طبرستان جبل يسمّى هرمز ينزل منه ماء وينصبّ الى وهدة فاذا صاح الانسان صيحة يقف الماء ولا يسيل فاذا صاح اخرى يسيل فاذا صاح اخرى يقف فاذا صاح صيحة اخرى يسيل وهكذا٭

جبل الهند قال صاحب تحفة الغرايب بارض الهند جبل وعليه صورة اسدين يخرج الماء من فمهما فيصير ساقيتين وعليهما شرب قريتين على كل ساقية قرية فوقعت بين القريتين منازعة على الماء وكسروا فم احدى الصورتين فانقطع ماؤها فاوصلوا المكسور ليرجع الى حاله فما افاد شيئًا وخربت احدى القريتين فمن الناس من زعم انهم انما كسروا على ظنّ ان يزيد ماءها ومنهم من قال انما كسرها اهل القرية المخالفة غيظًا عليهم بسبب الخصومة٭

جبل واسط جبل بالاندلس بقرب شذونة قال احمد بن عمر السعذرى

a) e كليسان, e كليسمان

صاحب مسالك الاندلس وممالكها فى هذا الجبل شقّ فى صخرة داخل كهف فيه فاس حديد متعلّق بالشقّ الذى فى الصخرة تراه العيون وتلمسه الايدى فمن اراد اخراجه لم يطلق على ذلك واذا دفعته اليد ارتفع وغاب فى شقّ الصخرة ثمّ يعود الى حالته وذكر صاحب شذونة ان بعض الناس اوقد نارًا عظيمة على هذه الصخرة ورشّ عليها الخلّ لتنفتح الصخرة ويخرج الفاس منها فما افاد شيئًا،

جبل ورقان من اعظم جبال تهامة فيه اوشال وعيون عذاب وفيه انواع الاشجار المثمرة وغير المثمرة وفيه القرظ والسمّاق وشجر الخزم وهو شجر يشبه ورق البردى وله ساق كساق النخلة يتّخذ منه الارشية وهو جبل آهل سكّانه بنو اوس من مزينة،

جبل الوشل جبل عظيم بارض تهامة مخصوص بلطافة الهواء وعذوبة الماء ليس فى تلك النواحى هواء بلطافته ولا ماء بعذوبته قال ابو القمقام الاسدى

جبل يزيد على الجبال اذا بدا ... بين الربايع والجُثوم مقيم
تاتى الصبا فتبيت فى اكنافه ... وتبيت فيه من الجنوب نسيم
اقْرَأْ على الوشل السلام وقُلْ له ... كلّ المشارب مذ هجرت ذميم
سقيًا لظلّك بالعشىّ وبالضحى ... ولبرد مائك والمياه حميم،

وذكروا ان تأبّط شرًّا وصل اليه بالليل عطشانًا مع رفيقَيْه الشَّنْفَرى وابن برّاق فلمّا دنا من الماء قال لرفيقيه كانى برجال هاهنا يريدوننى فقال الشنفرى دع عنك الوهم واشرب الماء فقال له اشرب انت اوّلاً فورد الشنفرى الماء وشرب ورجع اليه ثمّ ذهب عمرو بن برّاق ورجع فقال تأبّط شرًّا ليسوا يريدون غيرى لكنهم اذا اخذونى فاقعد انت يا شنفرى خلف تلك الصخرة فاذا قلت خذوه خذوه اقبل الىّ وانت يا عمرو اطمعهم فى نفسك حتى اذا خرجوا فى اثرك لا تبعد عنهم حتى يبعدوا عنّى ثمّ ورد الماء وشرب فاذا رجال وثبوا عليه واخذوه فقال لهم وقد شدّوا وثاقه ان رفيقى هذا رجل كبير سنّه وهو موسر خذوه فانه يفدينى ويفدى نفسه فاظهر ابن برّاق ضعفاً فى العدو فطمعوا فيه فخرجوا نحوه فلمّا بعدوا عن تأبّط شرًّا قال خذوه خذوه فخرج الشنفرى وحاظرهم ابن برّاق فلم يدركوه فرجعوا والشنفرى وتأبّط شرًّا يفحصان فى الارض ولهم خفيف كخفيف الرياح،

جبل يسوم فى بلاد هذيل قرب مكة لا يكاد احد يرتقيه ولا ينبت غير النبع والشوخط تاوى اليه القرود تلك تفسد قصب السكر فى جبال السراة

واهل جبال السراة من تلك القرود فى بلاء ومشقّة ولا يمكنهم دفعها البتة لان مواضعها لا تنال ولا تدرك وفى الامثال الله اعلم بمن حطّها من راس يَسُوم قيل ان رجلاً نذر بذبح شاة ثمّ بيسوم فراى فيه راعياً فاشترى منه شاة وانزلها من الجبل وامر الراعى بذبحها عنه وولّى فقيل له ان الراعى ذبحها عن نفسه فقال الله اعلم بمن حطّها من راس يسوم،

حبل يله بشم بقرب قزوين وبل اسمر ضيعة من ضياعها حدّثنى من صعد هذا الجبل قال عليه صور البهايم والانسان مسخها الله تعالى حجرًا صلدًا منها راع متكى على عصاه يرعى غنمه وامراة تحلب بقرة وغير ذلك من صور البهايم والانسان وهذا شىء يعرفه اكثر اهل قزوين ✿

فصل فى تولّد الانهار، اذا وقعت الامطار والثلوج على الجبل تنصبّ الامطار الى المغارات وتذوب الثلوج وتغيض الى الاهوية التى فى الجبال فتبقى مخزونة فيها وتمتلى الاوشال منها فى الشتاء فاذا كان فى اسافل الجبال منافذ ضيقة تخرج المياه من الاوشال فى تلك المنافذ فيحصل منها جداول ويجتمع بعضها الى البعض فيحصل منها اودية وانهار فان كانت الخزانات فى اعالى الجبال يستمرّ جريانها ابدًا لان مياهها تنصبّ الى سفح الجبال ولا تنقطع مادّتها لوصول مددها من الامطار وان كانت الخزانات فى اسافل الجبال فتجرى منها الانهار عند وصول مددها وتنقطع عند انقطاع المدد وتبقى المياه فيها واقفة كما ترى فى الاودية التى تجرى فى بعض الايّام ثمّ تنقطع عند انقطاع مادّتها، قال صاحب جغرافيا ان فى هذا الربع المسكون مقدار مايتين واربعين نهراً طوالاً منها ما طوله من خمسين فرسخاً الى ماية فرسخ الى الف فرسخ ومنها ما يجرى من المشرق الى المغرب ومنها ما يجرى من المغرب الى المشرق ومنها ما يجرى من الجنوب الى الشمال ومنها ما يجرى من الشمال الى الجنوب وكلّ هذه الانهار تبتدى من الجبال وتنتهى الى البحار او البطايح وفى ممرّها تسقى المدن والقرى وما فضل ينصبّ الى البحار ويختلط بالماء المالح ثمّ يرقّ ويلطف ويتصاعد فى الهواء بخاراً ويتراكم منه الغيوم وتسوقه الرياح الى الجبال والبرارى ويمطر هناك ويجرى فى الاودية والانهار ويسقى البلاد ويرجع فاضله الى البحر ولا يزال هذا دابه ويدور كالرحا فى الصيف والشتاء بتقدير العزيز العليم الى ان يبلغ الكتاب اجله ولنذكر بعض الانهار وخواصّها وعجيب احوالها مرتبة على حروف المعجم،

نهر اتل نهر عظيم يقارب دجلة فى بلاد الخزر ومجيئه من ارض الروس وبلغار

ومصبّه بحر الخزر قالوا يتشعب من هذا النهر نيف وسبعون نهراً ويبقى عموده كما كان حتى يدخل البحر ومن كثرة هذا الماء وغزارته انه ينتهى الى البحر فيجرى فيه مسيرة يومين ويغلب ماء البحر ويبين لونه من لون ماء البحر ويجمد فى الشتاء لعذوبته وفى هذا النهر من الحيوانات العجيبة ما لا يعلمها الّا الله، وذكر احمد ابن فضلان رسول المقتدر بالله الى صاحب بلغار قال لمّا وصلت الى بلغار بلغنى ان عندهم رجلاً عظيم الخلقة جدًّا فلمّا اجتمعت بالملك استخبرت عنه فقال نعم ولكن مات وما كان من اهل بلادنا ومن خبره ان قوماً خرجوا الى نهر آتل وكان قد مدّ وطغى ماؤه فراقونى ذات يوم وقالوا ايها الملك [b]فرّقنا على الماء رجل فى خلقة عظيمة ان كان من امّة تقرب منّا فلا مقام لنا فى هذه الديار فركبت معهم حتى صرت الى النهر فاذا برجل طوله اثنا عشر ذراعًا وراسه كاكبر ما يكون من القدور وانفه اطول من شبر وله عينان عظيمتان وكلّ اصبع منه شبر فاقبلنا نكلمه وهو لا يزيد على النظر فينا فحملته الى مكانى وكتبت الى اهل ويسو بيننا وبينهم مسير ثلاثة اشهر اسالهم عنه فعرّفونى ان هذا الرجل من ياجوج وماجوج وهم منّا على ثلاثة اشهر يحول بيننا وبينهم البحر وانهم قوم كالبهايم الهاملة عراة ينكح بعضهم بعضاً يخرج الله تعالى لهم فى كل يوم سمكة من البحر فياتى الواحد منهم بمدية [c]فيحتزّ منها بقدر ما يكفيه ويكفى عياله فاذا اخذ فوق ما يشبعهم اشتكا بطنه هو وعياله فاذا اخذوا منها حاجتهم انقلبت السمكة الى البحر وبيننا وبينهم البحر وجبال شامخة فاذا اراد الله اخراجهم قطع عنهم السمك وتصبّ البحر وانفتح السدّ الذى بيننا وبينهم ثم قال الملك اقام هذا الرجل عندى مدّة ثم اصابته علّة فى [d]مخره فمات منها قال فخرجت اليه فرايت عظامه كانت هايلة جدًّا،

نهر اذربيجان ذكر محمد بن زكرياء الرازى عن ابى القاسم الجيهانى صاحب المسالك والمسالك الشرقية ان باذربيجان نهراً يجرى ماؤه فيستحجر ويصير صفايح صخر وقال صاحب تحفة الغرايب باذربيجان نهر ينعقد ماؤه صخراً صلداً صغيراً وكبيراً،

نهر أبرة قال العذرى صاحب الممالك والمسالك الاندلسية نهر ابره مخرجه من ارض يقال لها فونت ايبرو ومصبه البحر الشامى بناحية طرطوشة

---

b) *a.b.c.d* قد قفا, *e.f* قد فنا c) *c* يحتزز, *e* يحدر, *f* يحتزن d) *a.f* نحره, *e* بحره

امتداده مايتا ميل وعشرة اميال يوجد فيه صنف من السمك عجيب يقال له [e]الترخية ولا يوجد فى غيره البتة وهو سمك عريض ليس له الا شوكة واحدة ؎

نهر الابلة بالبصرة طوله اربعة فراسخ على حافتيه دور وقصور مزينة وعمارات انيقة واشجار ورياحين وازهار ونخيل واترج ونارنج وليمون وغيرها من الفواكه والأبلة احدى جنان الدنيا وعجايبها مما يبصر لا مما يذكر وقد بسطنا القول فيها فى مقالة عجايب البلدان وهذا المكان لا يحتمل اكثر من هذا ؎

نهر اسفار ذكر فى تحفة الغرايب ان بارض اسفار نهراً يجرى الماء فيه سنة ثم ينقطع ثمان سنين ثم يعود فى التاسع ثم ينقطع ثمان سنين وهكذا ؎

نهر انه بالاندلس مخرجه من موضع يعرف [f]بفجّ العروس ثم يغيض بحيث لا يبقى له اثر على وجه الارض ويخرج بقرية من قرى قلعة رباح يقال لها انّه ثم يغيض ويجرى تحت الارض ثم يبدو هكذا مراراً فى مواضع شتّى الى ان يغيض ما بين ماردة وبطليوس ثم يبدو وينصبّ فى البحر المحيط وامتداده ثلاثماية وعشرون ميلاً كلّ ذلك عن العذرى صاحب المسالك والممالك الاندلسية ؎

نهر جيحون قال الاصطخرى عمود نهر جيحون يعرف بجرياب يخرج من حدود بذخشان وينضمّ اليها انهار فى حدود الختل ووحش فيصير نهراً عظيماً وترتفع اليها انهار [g]البتم وانهار صغانيان وماء وحشان الذى يخرج من بلاد الترك ويصير فى ارض وحش فى جبل هناك حتى يعبر قنطرة ولا يعلم فى الدنيا ماء فى كثرته يضيق مثل ضيقه فى هذا الموضع وهذه القنطرة هى الحدّ بين الختل وواشجرد ثم يمرّ على مدن كثيرة حتى يصل خوارزم ولا ينتفع شىء من البلاد به الّا خوارزم لانها تستقل عنه ثم ينحدر عن خوارزم وينصبّ فى بحيرة تسمّى بحيرة خوارزم بينها وبين خوارزم ستّة ايام وجيحون مع كثرة مائه يجمد فى الشتاء وكيفية جموده انه اذا اشتدّ البرد وقوى كلبه جمد اوّلاً قطعاً ثم تسرى تلك القطع على وجه الماء وكلّما ماسّت قطعة من تلك القطاع اخرى التصقت بها ولا تزال تعظم حتى يصير جيحون باسره سطحاً واحداً ثم يثخن ويكون ثخنه فى اكثر الاوقات خمسة اشبار وحكى ابن فضلان فى رسالته انه رآه وقد جمد سبعة عشر شبراً والله اعلم بصحته ؎ ثم يبقى باقى الماء تحته جارياً فيحفر اهل خوارزم فيه اباراً بالمعاول حتى يخرقوه

e) النرخة c, الترختة e f) بفخ f g) البشم c, باليستم f

الى الماء ويسقون منها الماء لشربهم ويحملونه فى الجرار واذا استحكم جمود هذا النهر عبرت عليه القوافل والعجل والبقر ولا يبقى بينه وبين الارض فرق ويتظاهر عليه الغبار كما يكون فى البرارى ويبقى على ذلك نحو شهرين فاذا انكسر سورة البرد عاد ينقطع قطعاً كما بدا فى اوّل امره الى ان يعود الى حالة الاولى وهو نهر قتال قلّما ينجو غريقه،

نهر حصن المهدى قال فى تحفة الغرايب انه بين البصرة والاهواز فى بعض الاوقات يرتفع منه شبه منارة يسمع منها اصوات الطبل والبوق ولا يعرف احد شانه،

نهر خرلخ نهر بارض الترك فيه حيات اذا وقع عليه بصر حيوان غشى عليه،

نهر دجلة هو نهر بغداد مخرجه من اصل جبل بقرب آمد عند حصن يعرف بحصن ذى القرنين وهى هناك ساقية وكلّما امتدّت انضمّ اليها مياه جبال ديار بكر وبامد يخاض فيه الدوابّ ثم يمتدّ الى ميافارقين والى حصن كيفا ثم الى جزيرة ابن عمر ويحيط بها ثم الى الموصل ثم الى تكريت وقبل ذلك ينصبّ فيه الزابان ومنهما يعظم ثم الى بغداد ثم الى واسط ثم البصرة ثم عبّادان ثم ينصبّ فى بحر فارس، واذا انفصل عن واسط اقتسم الى سبعة انهر عظام تحمل السفن منها نهر ساسى ونهر العراق ونهر دقلة ونهر جعفر ونهر ميسان ونهر هوفرى ونهر الهمامة ثم تجتمع هذه الانهر وما ينضاف اليها من الفرات كلّها قرب مطارة وهى قرية بينها وبين البصرة يوم واحد وهناك يعظم جدًّا، وماء دجلة من اعذب المياه واخفّها واكثرها نفعاً لان مجراه من مخرجه الى مصبّه فى العمارات وفى آخر الصيف يستعملون كلّه فى نواحى البصرة وواسط بحيث لا يفضل منه شىء ويعملون عليه بين واسط والبصرة سكرين يسمّى احدهما سكر البراز والاخر الجاليات، وروى عن ابن عبّاس رضه ان الله تعالى اوحى الى دانيال الاكبر عم انى اجر لعبادى نهرين واجعل مغيضهما البحر فقد امرت الارض ان تطيعك فاخذ خشبة وجعل يجرّها فى الارض والماء يتبعه فكلّما مرّ بارض يتيم او ارملة او شيخ ناشده الله فيحيد عنهم فعواقيل دجلة والفرات من ذلك، وقال القاضى على بن محمد التنوخى يصف دجلة والقمر على افقها الغربى فان عكسه يرى طويلاً فى الماء وعلى عرض دجلة

احسن بدجلة والدجا منصوب   والبدر فى افق السماء مغرب

فكانها فيه بساط ازرق   وكانه فيها طراز مذهب،

نهر الذهب بالشام يزعم اهل حلب انه وادى بطنان وانه من عجايب

الدنيا والعجب فيه ان اوّله يبسلع بالميزان وآخره بالليل ومعنى هذا الكلام ان اوّله يزرع عليه القطن وساير الحبوب وتسقى به الاشجار المثمرة وآخره وهو ما فضل منها ينصبّ الى بطيحة عظيمة طولها نحو فرسخين فى عرض نحو مثله فيجمد هناك ويصير ملحاً يمتار منه اكثر نواحى الشام ويباع بالكيل؛

نهر الرزيق نهر بمَرْوَ عليه اكثر سقى بساتينهم وزروعهم وعليه طواحينهم وكانت عنده الوقعة العظيمة بين المسلمين والفرس لعنهم الله قتل فيها يزدجرد بن شهريار اخر الاكاسرة وكان الرُّزَيْق ذلك اليوم نعم المعين للمسلمين لان المسلمين لمّا كشفوا الفرس كشفاً قبيحاً منعهم النهر عن الهرب فاهلكوا بالماء وعلى يد المسلمين وكسرى دخل طاحونة تدور على الرزيق خوفاً من العدوّ لما فاته النجاة وكان عليه سلب نفيس فطمع الطحّان فى سلبه فقتله واخذ سلبه وقال نافع بن الاسود التميمى

ونحن قتلنا يزدجرد [1]ببعجة   من الرعب اذ ولى الفرار وغارا
غداة لقيناهم بمرو نخالهم   نموراً على تلك الجبال وقارا
قتلناهم فى حربة طحنت بهم   [2]غداة الرزيق اذ اراد جوارا

وحكى ان رجلاً اكّاراً كان على طرف ارض يسقيها بيده مسحاة اذ مرّ به فارس من فرسان العجم شاكى السلاح هارباً وخلفه رجل من العرب برمح فقال الاكّار للفارس اما تستحى ممّن تهرب فقال له الفارس ارفع مساحتك فرفعها فمدّ نشّابة وضرب بها المسحاة فشقّها وقال هذا النشّاب اذ ضرب به على خلقانه ما يعمل فيه؛

نهر الرس نهر عظيم معروف باذربيجان شديد جرى الماء جدًّا وفى ارضه حجارة كثيرة بعضها ظاهر عن الماء وبعضها مغطاة بالماء ليس للسفن فيه مجرى وفيه اجراف هايلة وحجارة عظيمة لا مشارع لها زعموا ان من عبر نهر الرسّ ماشياً اذا مسح برجله ظهر المراة لعنها الله عسرت ولادتها تضع فى الحال وكان بقزوين رجل تركمانى يسمّى الخليل يفعل ذلك وكان يفيد؛ وزعموا ان نهر الرس وان كان ارضه ذات احجار انه مسامح بالغرق واكثر ما يقع فيه من الحيوان ينجو ومن العجايب ما ذكره ديسم بن ابراهيم صاحب آذربيجان قال كنت اجتاز على قنطرة الرس فى عسكرى فلمّا وصلت فى وسط القنطرة رايت امراة تمشى وقد حملت طفلاً فى قماط فزحمها بغل محمل فطرحت نفسها فزعاً على القنطرة وسقط الطفل من يدها فى النهر فوصل الى الماء بعد ساعة لبعد ما

---

[1]) c مجّة, e مجة   [2]) f غداة

بين القنطرة وسطح الماء ثم غاص وطفا بعد زمان يسير يجرى به الماء وسلم من الحجارة لله فى النهر وهو كثير الحجارة جدًّا والموضع كثير العقبان لها اوكار فى اجراف ذلك النهر فحين طفا الطفل رآه عقاب فانقبض عليه وشبك مخالبيه فى قماطه وخرج به الى الصحراء فامرتُ جماعة ان يركضوا نحو العقاب ففعلوا ومشيت ايضا فاذا العقاب وقع على الارض واشتغل بخرق القماط فادركه القوم وصاحوا عليه وركضوا نحوه حتى اشغلوه عن الطفل فطار وتركه على الارض فلحقناه فاذا هو سالم يبكى فرددناه الى امّه والله الموفق للصواب،

نهر الزاب نهر مشهور بين الموصل واربل يبتدى من آذربيجان وينصبّ فى دجلة بقرب الحديثة يسمّى بالزاب المجنون لشدّة جريه ولقد شربت من مائه عند الظهيرة فى القيظ بين الموصل واربل وكان باردًا جدًّا وسبب ذلك اما شدّة جريه او قرب مخرجه والله اعلم، ونهر الزاب ايضا نهر جرّار بارض المغرب عليه بلاد واسعة وقرى متواطية بين تلمسان وسجلماسة قيل ان زرعه فى السنة الواحدة يحصد مرّتين،

نهر زرنرود هو نهر اصفهان وهو موصوف بعذوبة الماء ولطافته يغسل به الثوب الخشن فيصير ليناً كالحرير ومخرجه من قرية يقال لها بناكان ويجتمع اليه مياه كثيرة حتى يعظم امره فيمتدّ منها ويسقى البساتين والرساتيق باصفهان ثم يمرّ على المدينة ويغور فى رمال هناك ويخرج بكرمان على ستّين فرسخاً من الموضع الذى يغور فيه فيسقى مواضع بكرمان ثم ينصب فى بحر الهند وقد ذكروا انهم اخذوا قصبة وعلموها بعلامة وارسلوها فى الموضع الذى يغور فيه فوجدوها بعينها بارض كرمان فاستدلّوا بذلك على انه نهر زرنرود،

نهر زكويير نهر باذربيجان بقرب مَرَنْد وهو نهر كبير لا يخوضه الفارس سيما اوان الربيع فاذا وصل الى قرب مرند يغور ولا يبقى له اثر ويجرى تحت الارض مقدار اربعة فراسخ ثم يظهر على وجه الارض اخبر به الشريف محمّد بن ذى الفقار[k] العلوى المرندى متّعه الله،

نهر السبت قال فى تحفة الغرايب انه بارض الاندلس وهو نهر ما يخوضه راكب ولا ماشٍ الّا يوم السبت فانه يسكن فى هذا اليوم واذا غابت الشمس يرجع الى ما كان وعلى طرف هذا النهر صنم من الصفر مكتوب على صدره لا تعبر على هذا الماء فانك ان عبرت لا تقدر على الرجوع،

نهر سردرود نهر باذربيجان بقرب مراغة حدّثنى بعض فقهاء مراغة ان فى

k) e الغقار, f الغفار

وسط هذا النهر حجر كبير مقداره خمسة اذرع طولاً وعرضاً وسمكه ذراعان فيه مساكن النمل يخرج منه شيء كثير فاذا كان وقت المدود يرتفع الماء ارتفاعاً كثيراً وتمتلا الاجفار وهي عالية جدًّا ويبقى سطح ذلك الحجر مكشوفًا لا يغطيه الماء البتّة ويسلم النمل فاذا كان هذا الوقت يقصد الناس من المواضع ذلك الحجر وينتجبون منه ويحملون معهم الحبوب للنمل،

نهر سبخة قال الاديب هو نهر عظيم يجرى بين حصن المنصور وكيسوم من ديار مصر لا يتهيأ خوضه لان قراره رمل سيال كلّما وطيه الانسان برجاله فغرقه وعلى هذا النهر قنطرة عجيبة هي احدى عجايب الدنيا وهي طاق واحد من الشطّ الى الشطّ والطاق يشتمل على مايتى خطوة وهو متخذ من حجر مهندم طول الحجر منه عشر اذرع فى ارتفاع خمسة اذرع وحكى عنه ان عندهم طلسماً على لوح اذا عاب من القنطرة موضع ادلى ذلك اللوح على موضع العيب فينعزل عنه الماء حتى يطلح ثم يرفع اللوح فيعود الماء الى حاله والله اعلم بصحّته،

نهر سورين بالرى قال مسعر بن مهلهل رايت اهل الرى يكرهونه ويتطيّرون منه ولا يقربونه فسالت شيخاً من اهل الرى عن سببه فقال لان السيف الذى قتل به يحيى بن زيد بن على بن الحسين بن على بن ابى طالب رضى الله عنه غسل فيه،

نهر سيحون هو نهر مشهور بما وراء النهر قرب خُجَنْد بعد سمرقند يجمد فى الشتاء وتجوز القوافل على جمده كما ذكر فى جيحون وهو فى حدود بلاد الترك اما سيحان وجيحان فببلاد الروم وسيحون وجيحون بما وراء النهر ببلاد الهياطلة،

نهرا شاهروذ واسفيدروذ نهران يبتديان من جبال آذربيجان امّا شاهروذ فشديد الجرى جدًّا وفى مجراه صخور واحجار يسمع لجريه صوت هايل من مسافة بعيدة وامّا اسفيدروذ فلين وهو اغزر من شاهروذ زعموا ان شاهروذ مع شدّة جريه وهيبته سليم واسفيدروذ قتال مع لينه وصماته فيجريان فى وسط الجبال حتى اذا بقى مسيرة يوم الى جيلان ينصبّ احدهما فى الاخر فيصيران نهراً عظيماً يدخل جيلان وعليه شربها وزرعها ويتشعّب منها شُعَب كثيرة فما فضل من حاجة جيلان يصبّ فى بحر الخزر،

نهر شلف بافريقية حدّثنى الفقيه سليمان الملتانى انه فى كل سنة فى زمان الورد يظهر فيه صنف من السمك يسمّى الشبوق وهو سمك طوله قدر ذراع

ولحمه طيب الّا انه كثير الشوك ويبقى شهرين ويكثر صيدها فى هذا الوقت ويرخص ثمنها ثم ينقطع الى القابل فلا يوجد فى النهر شئ منه البتّة الى وقته من السنة ،

نهر الصراة قال اهل الاثر هما نهران ببغداد الصّراة الكبرى والصراة الصغرى امّا الكبرى فحفرها فيروز بن جسنس النبطى وامّا الصغرى فحفرها بنو ساسان بعد ما ابادوا النبط والان لم تعرف الّا واحدة وهو نهر ياخذ من نهر عيسى من عند المحوّل ويسقى ضياعاً كثيرة وتتفرّع منه انهار تجرى على البساتين والمزارع والمواضع النزهة وتصبّ فى دجلة امام باب البصرة فلكون مجراها على المواضع النزهة اتّخذ الناس شاطيها مجمعاً للتفرّج والتنزّه يانونها من الاطراف قال الشاعر

ويلى على ساكن شاطى الصراة   كدّر حوشيت علىّ الحياة
ما ينقضى من عجب فكرتى   لفضّة قصّر فيها الولاة
ترى المحبّين بلى حاكم   لم يجلسوا للعاشقين القضاة
وقد اتانى خبر ساءنى   لقولها فى السرّ وا سوءتاه
امثل هذا يبتغى وصلنا   اما ترى ذا وجهه فى المراة ،

نهر صقلاب قال فى تحفة الغرايب انه بارض صقلاب فى كلّ اسبوع يجرى فيه الماء يوماً واحداً ثم ينقطع ستة ايّام ثم يجرى فى السابع وهكذا ،

نهر طبرية قال فى تحفة الغرايب انه بارض طبرية نهر عظيم والماء الذى يجرى فيه نصفه حارّ ونصفه بارد لا يمتزج احدهما بالاخر فاذا اخذ من النهر فى اناء يبقى الكلّ بارداً خارج النهر ،

نهر العاصى هو نهر حماة وحمص مخرجه من بحيرة قدس ومصبّه فى البحر قرب انطاكية وانّما سمّى بالعاصى لان اكثر الانهر تتوجه نحو الجنوب وهذا نحو الشمال فيه صنف من السمك حجمه اصغر من حجم الجراد ولكن عددها اكثر من عدد الجراد ،

نهر عرادة على اربعة فراسخ من دمشق قال فى تحفة الغرايب انه نهر يجرى اربع سنين فاذا دنى وقت انقطاعه تاهّب اهله لادّخار ما يكفيهم زمان انقطاعه حتى تعود النوبة ،

نهر عيسى نهر ماخذه من الفراة عليه كورة كبيرة وقرى كثيرة يمرّ على المحوّل ثم يتفرع منه انهار فى غربى بغداد ويحوق مدينة السلام فثبتت عليها قناطر كثيرة وعلى كلّ قنطرة سوق ولم يبق منها فى زماننا الّا قنطرة [1] الرمّانين

[1]) c الزياتين

وقنطرة [m]البستان طرفاه بساتين ومتنزّهات هواءها اطيب هواء وماءها اعذب ماء يحكى الجنان بحسنهـا وقد قالت الشعراء فيه فى ذلك قول الحسين بن على الشاماتى شعر

فى نهر عيسى والهواء معتبر · والماء قصى القميص صقيل
والطير اما هاتف بقرينه · او نادب يشكو الفراق ثكول
وعرايس السرو التحقن بسندس · ورقصن فارتفعت لهن ذيول
والغصن مهزور القوام كانّما · دارت عليه من الشمال شمول
والدهر كالليل البهيم وانتم · غرر تنير ظلامة وحجول
نبه بنى اللذّات واهتف فيهم · بتيقّظ ان المقام قليل

وقال ابو الحسن على بن معمر الواسطى شعر

يا نهر عيسى الى عيسى نسبت وما · نسبت الّا بتحقيق وايضاح
فانه بك احياء القلوب كما · عيسى المسيح به احياء ارواح ،

نهر الفرات مخرج الفرات من ارمينية ثم من قاليقلا قرب اخلاط ويدور بتلك الجبال حتى يدخل ارض الروم ويخرج الى ملطية ثم الى سميساط ثم الى قلعة نجم ثم الى الرقة ثم الى عانة ثم الى هيت فيصير انهاراً تسقى زروع السواد وما فضل منها انصبّ فى دجلة بعضه فوق واسط وبعضه بين واسط والبصرة فيصير الفرات ودجلة نهراً عظيمـاً يصبّ فى بحر فارس ، وللفرات فضايل كثيرة روى ان اربعة انهار من الجنّة النيل والفرات وسيحان وجيحان وروى عن علىّ رضه انه قال يا اهل الكوفة ان نهركم هذا يصبّ اليه ميزابان من الجنّة ، وعن عبد الملك بن عمير الفرات من انهار الجنّة ولو لا ما يخالطه من الاذى ما تداوى به مريض الّا ابراه الله تعالى وان عليه ملكاً يذبّ عنه الادواء ، وروى عن جعفر بن محمد الصادق انه شرب من ماء الفرات ثم استزاد واستزاد فحمد الله وقال ما اعظم بركته لو علم الناس ما فيه من البركة لضربوا على حافتيه القباب ولو لا ما يدخله من الخطائين ما اغتمس فيه ذو عاهة الّا برأ ، وعن السدى انه قال مدّ الفرات فى زمن على بن ابى طالب كرم الله وجهه فالقى رمانة فى غاية العظم فاخذت فكان فيها كُرّ حَبّ قسمها بين المسلمين فكانوا يرون انها من الجنّة وهذا الحديث مذكور فى عدّة كُتُب للعلماء ، وقدم عمر بن ابى ربيعة الكوفة فنزل على عبد الله بن هلال صديق ابليس وكان له قنيّتان راجزتان فسمعهما عمر بن ابى ربيعة وقال

m) c البساتين

يا اهل بابل ما نفست عليكم · من عيشكم الّا ثلاث خلال
ماء الفرات وطيب ماء بارد · وغناء مسمعتين لابن هلال،

نهر [a]القورج بين القاطول وبغداد منه تغرق بغداد كلّ وقت وكان السبب في حفر هذا النهر ان كسرى لمّا حفر القاطول اضرّ ذلك باهل الاسافل وانقطع الماء عنهم فخرج اهل تلك النواحى الى كسرى للتظلّم فوافوه وقد خرج متنزّهًا فقالوا يا ايها الملك جئناك متظلّمين قال ممّن قالوا منك فثنى رجله ونزل على دابّته وجلس على الارض فاتى بشىء يجلس عليه فابى ان يجلس على غير التراب اذ اتاه قوم للتظلّم ثمّ قال ما مظلمتكم قالوا حفرت القاطول وقطعت الماء علينا فخربت ديارنا فقال انى اسدّه ليعود اليكم ماءكم قالوا لا يجشمك ايها الملك هذا ولكن مُرْ ليعمل لنا مجرى دون القاطول لعمل لهم مجرى بناحية [a]القورج فعمرت بلادهم فامّا اليوم فهو بلاء لاهل بغداد فانهم يجتهدون في سدّه واحكامه فاذا زاد الماء وافرط تعدّى الى البلد وخرب خرابًا كثيرًا،

نهر كبك نهر عظيم بارض الهند واهل الهند يعظمونه غاية التعظيم ويلقون فيه عظام من يموت من كبرائهم يعتقدون انها تساق الى الجنّة وبين هذا النهر وسومناة نحو مايتى فرسخ يحمل كلّ يوم الى سومناة من مائه يتبرّكون به ويغسلون بيوت الاصنام وغيرها بهذا الماء لاعتقادهم فيه،

نهر الكر نهر بين ارمينية وأرّان يبدا من بلاد جُرْزان ثمّ يمرّ ببلاد الابخاز من ناحية اللان فيمرّ بمدينة تفليس يشقّها ثمّ بجنزة وشمكور ويجرى على باب برذعة ثمّ يختلط بالرسّ والرس اصغر منه وينصبّ في بحر الخزر على ثلثة فراسخ من برذعة موضع الشورماهيج الذى يحمل الى الافاق مملّحًا وهو نوع من السمك يقال لهما الدراقن والعشب وهما سمكان يفضلان على اجناس السمك بتلك النواحى وزعموا ان الكرّ نهر سليم اكثر ما يقع فيه من الحيوان ينجو حدّثنى بعض فقهاء نقجوان قال وجدنا غريقًا في الكرّ يجرى به الماء فبادر القوم الى امساكه فادركوه وقد بقى فيه رمق فحملوه الى اليبس فاستقرّت نفسه وسكن جاشه وقال اى موضع هذا قالوا نقجوان قال انى وقعت في الماء في الموضع الفلانى وكان بينه وبين نقجوان مسيرة خمسة ايام او ستة ثمّ طلب منهم طعاما فذهبوا لاحضار الطعام فانقضّ عليه الجدار الذى كان قاعدًا تحته ومات فتعجّب القوم من مسامحة النهر وتعدّى الجدار،

نهر الكر نهر بارض الهند قال في تحفة الغرايب ان في هذا النهر سمكًا يقال له

a) c القورج, f القروح

الصرع من اكل منه ينقيء وسمك اخر يشبهه ولا يضرّ اكله والصيّادون يعرفون المضرّ فلا يصطادونه ٭

نهر مكران قال صاحب تحفة الغرايب بارض مكران نهر عليه قنطرة من الحجر قطعة واحدة من عبر عليها يتقيّا جميع ما فى بطنه بحيث لا يبقى فيها شيء ولو كانوا الوفًا كان هذا حالهم فمن اراد من الناس القيء عبر على تلك القنطرة ٭

نهر الملك نهر معروف يشتمل على كورة واسعة ببغداد قيل اوّل من حفره سليمان بن داود عم وقيل الاسكندر وقيل بل حفره افقورشاه بن بلاش اخر ملوك النبط الذى قتله ازدشير بن بابك وقام مقامه يقال انه يشتمل على ثلاثماية وستّين قرية على عدد ايام السنة وانّما وضع هكذا ليكون ذخيرة لقوت سنة كل قرية قوت يوم لو اجدبت غيرها من الارض كما فعل يوسف عليه السلام بالفيوم بمصر ٭

نهر مهران هو نهر السند عرضه كعرض دجلة او اكثر يقبل من المشرق آخذًا جهة الجنوب متوجّهًا الى المغرب حتى يقع فى بحر فارس اسفل السند قال الاصطخرى مخرج نهر مهران من ظهر جبل يخرج منه بعض انهار جيحون ويظهر مهران بناحية مُلْتان على حدّ سمندور ثم على المنصورة ثم يقع فى البحر شرقى مدينة الدَّيْبُل وهو نهر كبير عذب جدًّا ويقال ان فيه تماسيح كما فى نيل مصر وقال غيره تماسيح نهر مهران اصغر جسمًا واقلّ جرزًا من تماسيح نهر النيل وذكروا ان هذا النهر جريه كجرى نيل مصر ويرتفع ويمدّ على وجه الارض ثم ينصبّ فيزرع عليه مثل ما يزرع على النيل بارض مصر ٭

نهر النيل قالوا ليس فى الدنيا نهر اطول من النيل لانه مسيرة شهر فى بلاد الاسلام وشهران فى بلاد النوبة واربعة اشهر فى الخراب الى ان يخرج ببلاد القمر خلف خطّ الاستواء وليس فى الدنيا نهر يصبّ من الجنوب الى الشمال الّا هذا وكذلك ليس فى الدنيا نهر يمتدّ فى شدّة الحرّ حين تنقص الانهار كلّها ويزيد بترتيب وينقص بترتيب غيره ٭ قال القضاعى من عجايب مصر النيل جعله الله سقيًا يزرع عليه ويستغنى به عن المطر فى زمان القيظ اذا نضبت المياه من ساير الانهار وسبب مدّه ان الله تعالى يبعث الريح الشمال فيقلب عليه البحر الملح فيصير كالسكر له فيزيد ويعم الربى والعوالى ويجرى فى الخلج والسواقى فاذا بلغ الحدّ الذى هو تمام الرى وحضر زمان الحراثة بعث الله الريح الجنوب فاخرجته الى البحر الملح وانتفع الناس بما اروى من الارض

والقوم قد اتخذوا مقياساً يعرفون به قدر الزيادة فيزرعون عليه فاذا زاد على قدر كفايتهم يستبشرون بخصب السنة وسعة الرزق وذلك المقياس عمود قايم فى وسط بركة على شاطى النيل لها طريق الى النيل يدخل الماء اذا زاد اليها وفى ذلك العمود خطوط معروفة عندهم يعرفون بوصول الماء اليه مقدار زيادته فاقلّ ما يكفى اهل مصر لسنتهم ان يزيد اربعة عشر ذراعاً فان زاد ستة عشر ذراعاً زرعوا بحيث يفضل عندهم قوت عام واكثر ما يزيد ثمانية عشر ذراعاً والذراع اربعة وعشرون اصبعا، قال القضاعى اوّل من قاس النيل بمصر يوسف الصديق عم بنى بمنف مقياسه وهو اول مقياس وضع وذكر عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الحكم ان المسلمين لمّا فتحوا مصر جاء اهلها الى عمرو بن العاصى حين دخل بونه من شهور القبط وقالوا ايها الامير ان لبلدنا سُنّة ما يجرى النيل الّا بها وذلك انه اذا كان لاثنتى عشرة ليلة خلت من هذا الشهر عمدنا الى جارية بكر فارضينا ابويْها وجعلنا عليها من الحلى والثياب افضل ما يكون ثم القيناها فى النيل ليجرى فقال لهم عمرو ان هذا فى الاسلام لا يكون وان الاسلام يهدم ما قبله فاقاموا بونه وابيب ومسرى وهو لا يجرى قليلاً ولا كثيراً حتى همّ الناس بالجلاء فلمّا راى عمرو ذلك كتب الى عمر ابن الخطّاب بذلك فكتب اليه عمر قد اصبت ان الاسلام يهدم ما قبله وقد بعثت اليك بطاقة فالقها فى داخل النيل اذا اتاك كتابى واذا فى الكتاب من عبد الله عمر امير المومنين الى نيل مصر امّا بعد فان كنت تجرى من قبلك فلا تجرى وان كان الله الواحد القهّار هو الذى يجريك فاسال الله تعالى الواحد القهّار ان يجريك فالقى عمرو بن العاصى البطاقة فى النيل قبل الصليب بيوم وقد تهيا اهل مصر للجلاء ان مصلحتهم لا تقوم الّا بالنيل فاصبحوا يوم الصليب وقد اجرى الله تعالى النيل ستة عشر ذراعاً فى ليلة واحدة وانقطعت تلك السُّنّة السيّئة عن اهل مصر، وكان للنيل سبعة خلج خليج الاسكندرية وخليج دمياط وخليج منف وخليج المَنْهى وخليج الفيوم وخليج [o]العرش وخليج سردوس وهى متّصلة الجريان لا ينقطع شىء منها والزروع بين هذه الخلج متّصلة وهى من اوّل مصر الى آخره وزروع مصر كلّها [p]تروى من ستّة عشر ذراعاً فاذا استوفى الماء كما ذكرنا عند المقياس يكسر الخلجان ويطلق الماء حتى يملا ارض مصر فتبقى تلك الاراضى كالبحر والقرى على تلال بينة يمشى اليها على سكور مهياة فاذا استوفت المياه ورويت

o) f عرس p) c تسقى

الارض شرعت فى النقص فكلّما نقص الماء يمشى الزراعة خلفه وزرعت اصناف الحبوب واكتفت بتلك الشربة لانه كلّما تاخّر الوقت برد ⁹الجوّ فلا تنشف الارض والى ان يدرك الزرع عاد الوقت ياخذ فى الحرّ والصيف حتى ينضج الزرع وينشفها ويحملها فلا ياتى الصيف الّا وقد استقام امرها فاخذوا فى حصادها وفى ذلك عبرة واية على حسن تدبير العزيز العليم كما قال تعالى اولم يروا انّا نسوق الماء الى الارض الجرز فنخرج به زرعاً تاكل منه انعامهم وانفسهم افلا يبصرون، وامّا اصل مجراه فانه ياتى من بلاد الزنج فيمرّ بارض الحبشة حتى ينتهى الى بلاد النوبة ثم لا يزال جارياً بين جبلين بينهما قرى وبلدان والراكب فيه يرى الجبلين عن يمينه وشماله حتى يصبّ فى البحر، وقيل سبب زيادته فى الصيف ان المطر يكون بارض الزنجبار وتلك البلاد فى هذه الاوقات ينزل الغيث فيها كافواه القرب ويصبّ السيول الى النيل من الجهات فالى ان تصل الى مصر ويقطع تلك المفاوز يكون وقت القيظ ووقت الحاجة بتقدير العزيز العليم، وقالوا يبتدى النيل فى التزيّد بتغيّر جميع كيفياته ويفسد وسببه ان مروره ببقايع مياه اجنة يخالطها بتحليلها ويستخرجها معه وقد وصفها الامير تميم بن المعزّ فى شعر

اما ترى الرعد بكا واشتكا ... والبرق قد اومض واستضحكا
فانظر الى غيم كصبغ الدجا ... اضحك وجه الارض لما بكا
وانظر لماء النيل فى مدّه ... كانّما هو صندل ممسكا

وقال ابو الحسين محمد بن الوزير فى زيادة النيل وعظم شفقته

ارى ابداً كثيراً من قليل ... وبدراً فى الحقيقة من هلال
فلا تعجب فكلّ خليج ماء ... بمصر سبب لخليج مال
زيادة اصبع فى كل يوم ... زيادة اذرع فى حسن حال،

فاذا بلغ الماء خمسة عشر ذراعاً وشرع فى السادس وزاد اصبعاً واحداً كسر الخليج ولكسره يجتمع الخاصّ والعامّ فاذا كسر فتحت فوهات الخلجان ففاض الماء وساح وعمّر الغيطان والبطاح ويبقى على هذا الحال حسب ما يبلغ الحدّ المحدود فى مشيئة الله تعالى ثم ياخذ فى صبّه الى مجرى النيل فيبقى قراره مكلّلاً بالروض المشرق والزهر الموفق وفى هذا الوقت تكون ارض مصر احسن شىء منظراً وابهاه مخبراً، ومن عجايب النيل السمكة الرعادة وهى سمكة لطيفة من مسّها بيده او امسك شبكة هى فيها اعترته رعدة وانتقاص ما

⁹) الحر .C.f

دامت فى يده وهذا مستفيض عندهم وفى مصر بقلة يقال من مسّها ثم مسّ الرعاد ترتعد يده ، ومن عجايب النيل التمساح لا يوجد الّا فى النيل وقيل انه ايضا بنهر السند الّا انه ليس فى عظم النيلى فيعضّ الحيوان واذا عضّ اشتبكت اسنانه واختلفت فلم يتخلّص منها الذى يقع فيها حتى يقطعه ويحترز الانسان من شاطى النيل لخوف التمساح فاذا دنا احد من النيل لشرب الماء او لاسباغ الوضوء يجرى التمساح تحت الماء الى ان يصل بقربه ثم يثب وثبة ويصطاده قال الشاعر وبالغ فى احترازه عن النيل لخوف التماسيح

اضمرت للنيل هجرانًا ومقليةً　　مذ قيل لى انّما التمساح فى النيل

فمن راى النيل راى العين من كثب　　فما ارى النيل الّا فى البواقيل

البواقيل كيزان يشرب منها اهل مصر، ومن عجايبه السقنقور وهى سمكة لها يدان ورجلان يقوى لحمها على الباه وفى النيل موضع فيه السمك فى يوم من السنة معروف حتى يصيد الانسان بيده ما شاء ثم يفترق الى ذلك اليوم من السنة القابلة ،

نهر هندمند بسجستان يقول اهل سجستان انه ينصبّ فيه الف نهر ولا يظهر فيه زيادة وينشقّ منه الف نهر ولا يظهر فيه نقصان وعموده قبل ان ينصبّ فيه وبعد ان ينشق منه مستو ،

نهر اليمن قال صاحب تحفة الغرايب بارض اليمن نهر عند طلوع الشمس يجرى من المشرق الى المغرب وعند غروبها من المغرب الى المشرق ،

فصل فى تولّد العيون والابار وعجايبها ، ذهبوا الى ان فى جوف الارض منافذ ومسام وفيها اما هواء او ماء فان كان هواء فقد يصير ماء بسبب برودة تلحقه او غير ذلك من الاسباب فربما وصل اليه مدد من جهة اخرى فلا يسع ذلك الموضع فتنشقّ الارض ويظهر على وجهها ان كان له قوّة الخروج ولا تكون الارض صلبةً ، وذكر ابو الريحان الخوارزمى فى كتاب الاثار الباقية انه باليمن ربّما حفروا فبلغوا صخرة عرفوا ان تحتها ماء فينقرونها نقرة يعرفون بصوتها مقدار الماء ثم يثقبونها ثقبة صغيرة ويرونها فان كانت سليمة قوّروها وان كانت ممّا يخاف عليها عجلوا الحاقها بالجصّ والكلس فان منها ما يخشى منه مثل سيل العرم وان لم يكن لها قوّة الخروج او كانت الارض صلبة فتحتاج الى صنعة الارض ان يبعد عنه التراب حتى يظهر كماء الابار والقنوات هذا اذا لم يكن مادّتها من البحار والاوشال والانهار بطريق النزّ امّا اذا كانت مادّتها بطريق النزّ فسببها ظاهر وامّا سبب اختلاف العيون التى فى جوف

الارض وكهوف الجبال من الملوحة والعذوبة والكبريتية والنفطية وعلّة حرارتها فنقول ان المياه تسخن فى الشتاء تحت الارض وتبرد فى الصيف بسبب ان الحرارة والبرودة ضدّان فلا يجتمعان فى مكان واحد فى زمان واحد فاذا جاء الشتاء وبرد الجوّ فرّت الحرارة واسخنت باطن الارض وكهوف الجبال فان كانت مواضعها كبريتية بان تنصبّ اليها رطوبات دهنية بقيت الحرارة فيها دايمة بواسطة تلك الرطوبات الدهنية فلو جاز بهذه المواضع مياه فى جداول او عروق نافذة يسخن بمرورها هناك وجوازها عليها ثم تخرج على وجه الارض حارّة حامية وان اصابها نسيم الهواء او برد الجوّ فربّما جمدت لو كانت غليظة وانعقدت فصارت زيبقًا او قيرًا او نفطًا او ملحًا او كبريتًا او بورقًا او شبّا او ما شاء كلّ ذلك بحسب اختلاف ترب بقاعها وتغيّر اهوية اماكنها، ولنذكر بعض العيون ثم الابار العجيبة مرتبة على حروف المعجم فنقول وبالله التوفيق

عين اذربيجان قال فى تحفة الغرايب باذربيجان عين يخرج منها الماء وينعقد حجرًا والناس يتخذون قالب اللبن ويملونه من ذلك الماء ويصبرون عليه يسيرًا فالماء فى القالب يصير لبنًا حجريًّا،

عين اردبيهشتك واردبيهشتك من ضياع قزوين على ثلاثة فراسخ منها بها عين اذا شرب الانسان منها يسهل اسهالاً شديدًا ومن عجيب خواصّها ان الانسان يقدر ان يشرب منها عشرة ارطال ويقصدها فى الربيع خلق كثير من قزوين ومن غيرها من الاطراف يشربها لاجل تنقية البدن من الفضول واذا حمل من ذلك الماء الى قزوين زالت خاصّيته فلا يعمل شيئًا وسمعت اهل قزوين يقولون بين هذه الضيعة وبين قزوين نهر اذا عبروا به ذلك النهر زالت خاصيته،

عين اروند عين بارض سيستان فيها القصب فما كان من القصب فى الماء فهو حجر صلد وما كان خارج الماء فهو قصب،

عين الاسكندرية عين مشهورة فيها نوع من الصدف يطبخ ويؤكل لحمه ويشرب مرقه يبرى من الجذام ويوجد فى كلّ وقت لا يخلو منه شىء من الاوقات،

عين ايلابستان قال صاحب تحفة الغرايب بين اسفرائين وجرجان قرية تسمّى ايلابستان وبها مغارة يخرج منها ماء كثير ينبع من عين فيها فربّما ينقطع ذلك الماء فى بعض السنين شهرين او ثلاثة او اربعة او خمسة فاذا دام الانقطاع يخرج اهل القرية من الرجال والنساء باحسن ثيابهم والدفوف والشبابات والملاهى الى تلك العين ويرقصون عندها ويلعبون فان الماء ينبع

من العين ويجرى بعد ساعة وهو ماء كثير مقدار ما يدير رحوين ،
عين باذخانى قال فى تحفة الغرايب فى حدود دامغان قرية تسمّى كهن بها عين تسمّى باذخانى فاذا اراد اهل القرية هبوب الريح عند الدراس لتنقية الحبوب اخذوا شيئًا من خرقة الحيض ورموها فى تلك العين فيتحرّك الهواء ومن شرب من ذلك الماء ينتفخ بطنه ومن حمل منه شيئًا فاذا فارق منبعه حجرًا صلدًا ،
عين باميان قال فى تحفة الغرايب بارض باميان عين ينبع منها ماء كثير ولها صوت مثل صوت الرعد دائمًا يسمع منها صوت وجلبة عظيمة ويشم من ذلك الماء رايحة الكبريت من اغتسل به يزول جربه واذا وقع من ذلك الماء شئ فى كوز ويشدّ راسه شدًّا شديدًا ويترك يومًا يبقى الماء فى الكوز خاثرًا يشبه الخمير فاذا عرضت عليه شعلة النار يشتعل ،
عين البقر بقرب عكة يزورها المسلمون والنصارى واليهود ويقولون ان البقر الذى ظهر لآدم فحرث عليه خرج منها وعلى هذه العين مشهد منسوب الى على بن ابى طالب رضى الله عنه ،
عين التراك قال فى تحفة الغرايب انها بارض باميان اذا اراد شئ من الحيوان ان يشرب منها ينزل الماء والحيوان ايضا ينزل ليشرب ثم يعلو بغتةً ويغمر الحيوان وبعد زمان يسير تطفو اعظم الحيوان على وجه الماء ولا لحم عليها ،
عين جاجرم فى منبع قناة بين جاجرم واسفرائين حدّثنى بعض فقهاء خراسان ان من غاص فى مائها يزول عنه الجرب ويقصدها اصحاب الجرب للعلاج ،
عين جاج قال فى تحفة الغرايب اذا خرجت من جاج فعلى راس عقبة بغربها عين اذا كانت السماء مصحية لا ترى فيها قطرة ماء وان كانت متغيّمة كانت العين مملوة من الماء ،
عين جبل الديلم قال فى تحفة الغرايب بارض شيراز جبل بناحية الديلم فيه عين ماءها فى الصيف بارد مثل الثلج وفى الشتاء كانه اسخن من النار ،
عين جبال سبران قال نصر بناحية باميان جبال فيها عيون لا تقبل النجاسات وان القى فيها شئ منها ماج وغلا نحو الملقى فان ادركه احاط به حتى غرّقه قد ذكر هذا صاحب معجم البلدان ياقوت الحموى ،
عين جبل سمرقند قال فى تحفة الغرايب بارض سمرقند جبل فيه غار يتقاطر الماء منه فى الصيف ينعقد من ذلك الماء الجمد وفى الشتاء يتقاطر منه ماء حارّ جدًّا فلو غمست فيه اليد احترقت ،

عين جبل ملطية حدّثنى بعض التجار ان بقرب ملطية جبل فيه عين يخرج منهـا ماء عذب صاير الى البياض ويشرب الحيوان منه ولا يضرّه فاذا جرى مسافة يسيرة يصير حجرًا صلدًا ،

عين جزيرة سلامط قال فى تحفة الغرايب فى جزيرة سلامط عين فوّارة يفور الماء منها وبقربها ثقبة ينزل فيها فما يبقى من الرشاشات على اطرافهـا ينعقد حجرًا صلدًا وما كان من الرشاشات بالنهار يصير حجرًا ابيض وما كان بالليل يصير حجرًا اسود ،

عين داراب عين فيها نبات من غاص فى ذلك الماء يلتفّ عليه ذلك النبات ويمسكه وكلّما ينبغى الانسان ليتخلّص عنه كان امساكه اشدّ والتفافه به اقوى واذا لم يسع فى التخلّص ينحل عنه يسيرًا يسيرًا ،

عيون دوراق حدّثنى الشيخ عمر التسليمى انهـا عيون كثيرة تنبع فى جبل هناك كلّها حارّة فربّمـا يصعد منهـا دخان يلتهب فترى شعلته احمر واخضر واصفر وابيض ثم تجتمع فى حوضين احدهمـا للرجال والاخر للنسـاء يقصدها من الناس اصحاب الامراض البلغمية فمن نزل فيها يسيرًا يسيرًا ينتفع بها ومن اسرع فيها يتنفّط جميع بدنه ويحترق ،

عين راس الناعور بشرقى الموصل قرية تسمّى زرّاعة بهـا عين فوارة عجيبة غزيرة الماء ينبت فيها من النيلوفر شىء كثير يباع كلّ وقت بثمن جيد ويعدّ من غلة تلك القرية ،

عين زراوند بقرب البحيرة المنتنة بارمينية وهى حمّة شريفـة وذلـك ان الانسـان او البهيمة تغوص فيهـا وبه كلوم فتراه عن قريب قد اندملت وقروحه قد التحمت ولو كان دونها عظام موهنة وازجة كامنة وشظايا غامضة تنفجّر افواههـا ويخرج ما فيهـا من القيح وغيره ويجتمع على النظـافة ويامن الانسان غايلتها وذلك شىء مشهور مجرب يقصدها الناس من الاطراف ،

عين زغر فى طرف البحيرة المنتنة فى وادٍ هناك بينهـا وبين البيت المقدس ثلاثة ايام سميت باسم بنت لوط عم لانها ماتت عندها فسميت العين باسمها وهى العين الّتى جاء ذكرها فى حديث الجساسة وتغور فى آخر الزمان وغورهـا من اشراط الساعة ،

عين سلوان قالوا انها عين نضاخة ببيت المقدس يتبرّك بها الناس قال ابن البشار سلوان محلّة فى ربض بيت المقدس تحتها عين تسقى جنـانًا عظيمة وقفها عثمان بن عفّان رضه على ضعفاء بيت المقدس زعموا ان ماء زمزم يزور

ماء سلوان كلّ ليلة وقال بعضهم انه يفيد السلوان اذا شرب منه الحزين ولهذا قال روبة ، لو اشرب من السلوان ما سلية ، وسمعت ان عين سلوان ليست اليوم على هذا الوصف بل هى عين فى وادى جهنّم تحته فى ظاهر القدس ،

عين سميرم وسميرم ناحية بين اصفهان وشيراز بها مياه مشهورة وهى من عجايب الدنيا وذلك ان الجراد اذا وقعت بارض يحمل من ذلك الماء اليها بشرط ان لا يوضع الظرف الذى فيه ذلك الماء على الارض ولا يلتفت حامله الى ورائه فيتبع ذلك الماء من الطير السودانية عدد لا يحصى ويقتل الجراد وهذا من الاشياء التى لا ريب فيها ورايت ذلك قد حمل الى ارضنا لدفع الجراد وكان صحيحًا ،

عين سياه سنك قال صاحب تحفة الغرايب بجرجان موضع يسمّى سياه سنك به عين على تلّ ياخذ الناس ماءها للشرب وفى الطريق اليها دودة فمن اخذ من ذلك الماء واصابت رجله تلك الدودة يصير الماء الذى معه مرًّا فيبدّده ويعود اليها ويغرف مرّة اخرى ، ولقد حكى لى ما هو اعجب من هذا وهو ان النساء اذا اردن حمل الماء اجتمعن ثلاثون او اربعون ويجعلن قدامهن من يكنس ممرّهن بالمكنسة وهن يمشين احداهن خلف الاخرى على قطار فان وقعت قدم احداهن على الدودة يتمرّر ماء كلّ من بعدها فيبدّدن وياخذن الماء مرّة اخرى والله الموفق ،

عين شيركيران وشيركيران قرية من قرا المراغة على مرحلتين منها بها عينان يفور منهما الماء وبينهما مقدار ذراع وماء احدى العينين فى غاية البرودة والاخرى فى غاية الحرارة اخبرنى بهما الفقيه حسن المراغى وفّقه الله ،

عين صقلية صقلية جزيرة عظيمة فى بحر المغرب بها عيون كبريتية تنبع منها نار لم تنطفى قط تضىء بالليل للسيّارة البعيدة فان حمل الانسان منها الى موضع آخر لا تبقى بل تنطفى ،

عين ضارج عين فى برية مهلكة بين اليمن والحجاز فى موضع لا مطمع للماء فيه حدّثنى ابراهيم بن اسحاق الموصلى ان قومًا من اليمن اقبلوا الى النبى صلعم فضلّوا الطريق ومكثوا ثلاثًا لم يجدوا ماء وايسوا من الحياة اذ اقبل رجل راكب على بعير له فكان بعضهم ينشد

ولمّا رات ان الشريعة همّها وان البياض من فرايصها دامى
تيممت العين التى عند ضارج يفىء عليها الظلّ عرمضها طامى

فقال الراكب من قايل هذا البيت قالوا امرء القيس قال والله ما كذب هذا

ضارج عندكم واشار اليه فجثوا على ركبهم فاذا ماء عذب وعليه العرمض والظلّ يفىء عليه فشربوا ريّهم وحملوا ما اكتفوا به فلمّا اتوا النبىّ صلعم قالوا يا رسول الله احيانا الله ببيتين من شعر امرء القيس وانشدوا الشعر فقال صلعم ذاك رجل مذكور فى الدنيا شريف منسى فى الاخر خامل فيها يجىء يوم القيمة ومعه لواء الشعراء الى النار٠

عين طبرية بارض طبرية قرية فيها عيون سبع ينبع الماء منها سبع سنين متواليات ثم تيبس سبع سنين متواليات٠

عين عبد الله اباذ قرية بين همذان وقزوين جمّة يفور الماء منهـا فورانًا شديدًا ويعلو مقدار قامة رجل واكثر واذا تركت البيضة على عمود الماء النابع تبقى عليه وتسلقها حرارة الماء ثم يجتمع فى حوض يقصدهـا الزمنى والجرب واصحاب الامراض الباردة فينفعهم نفعًا بيّنًا٠

عين العقاب فى جبل بارض الهند قال صاحب تحفة الغرايب اذا هرمت العقاب تاتى بها افراخها الى هذه العين وتغسلها فيها ثم تضعهـا فى شعـاع الشمس فان ريشها يتساقط عنهـا وينبت لهـا ريش جديد ويزال عنهـا الضعف ويرجع اليها القوّة والشباب٠

عين غرناطة قال ابو حامد الاندلسى بقرب غرناطة من ارض الانـدلـس كنيسة عندها عين ماء وشجرة زيتون يخرج النـاس اليهـا ويقصدون تلك الشجرة فى يوم معلوم من السنة فاذا طلعت الشمس فى ذلك اليوم فاضت تلك العين بماء كثير ويظهر على الشجرة زهر الزيتون ثم ينعقد زيتونًا ويكبر ويسودّ فى يومه ويوخذ من ذلك الزيتون ما قدر على آخذه وكذلك من ماء تلك العين للتداوى٠ قلت امّا حديث شجرة الزيتون فمشهور امّـا الكلام فى محلّها فحدّثنى الفقيه سعيد بن عبد الرحمن الاندلسى انها بشقورة وقال احمد ابن عمر العذرى صاحب المسالك والممـالك الاندلسية انهـا بلورقة وقال ابو حامد انها بغرناطة وكلّهم من اهل الاندلس والمواضع الثلث ذكروها كلّها من بلاد الاندلس والجمع بين اقاويلهم ممكن٠

عين غزنة بقرب غزنة عين اذا القى فيهـا شىء من القاذورات يتغيّر الهواء ويظهر البرد والريح العاصف والمطر والثلج فى اوانه وتبقى تلك الحال الى ان تنحى النجاسة عنهـا وحكى ان السلطان محمود بن سبكتكين لمّـا اراد فتح غزنة كلّما قصدها بادر اهلهـا والقوا شيـًّا من القاذورات فى هذه العين فلم يمكن للسلطان الاقامة هنـاك حتى عرف ذلك منهم فبعث اوّلاً على العين

حُفّاظًا ثمّ سار نحوها فلم يرَ ممّا كان قبل ذلك شيئًا فافتتحها،

عين الفرات بقرب ارزن الروم من اغتسل بمائها فى الربيع يامن من امراض تلك السنة،

عين [1]فراوز فَرَاوز اسم موضع بخراسان حدّثنى بعض فقهاء خراسان وقال من المشهور عندنا ان من اغتسل من العين الّتى [2]بفراوز او غاص فيها تزول عنه حمّى الربع،

عين القيارة بالموصل على مرحلة منها ينبع منها القار ويحمل منها الى ساير البلدان شىء كثير يقصدها اهل الموصل ويستحمّون فيها ويستشفون بمائها،

عين قوطور قوطور قلعة باذربيجان حدّثنى الشريف محمد بن ذى [3]الفقار العلوى ان بقربها عدّة حمامات شديدة الحرارة يقصدها اصحاب العاهات من النواحى يستشفون بها،

عين كنكلة باذربيجان بمدينة خوى حدّثنى الشريف محمد بن ذى [4]الفقار انها عين ينبع منها ماء كثير جدًّا بارد فى الصيف حارٌّ فى الشتاء،

عين المشقق المشقّق اسم وادٍ بالحجاز قال ابن اسحق كان بالمشقق وشل يخرج منه ماء يروى الراكب او الراكبَيْن او ثلثة فقال رسول الله صلعم فى غزوة تبوك من سبقنا فلا يستقينّ منه شيئًا حتى ناتيه قال فسبقه نفر من المنافقين فاستقوا ما فيه فلمّا اتاه النبى عم وقف عليه فلم يرَ فيه شيئًا فقال من سبقنا الى هذا المكان قالوا فلان وفلان يا رسول الله فقال اولم أَنْهَكُمْ ان تستقوا منه شيئًا ثمّ نزل فوضع يده تحت الوشل فجعل يصبّ فى يده من الماء ما شاء الله ثمّ نضحه به ومسحه بيده ودعى بما شاء ان يدعو ربّه فانخرق من الماء ما سمع له حسٌّ كحسّ الصواعق فشرب الناس واستقوا حاجتهم فقال صلعم لئن بقيتم او بقى احد منكم لتسمعنّ بهذا الوادى وهو اخضر ما بين يديه وما خلفه وكان كما قال صلعم،

عين منكور ذكر ابو الريحان الخوارزمى فى الاثار الباقية ان ببلاد كيماك جبلًا يسمّى منكور وفيه عين فى حفرة مقدارها كترس كبير وقد استوى سطح الماء مع حافاتها فربّما يشرب منها عسكر ولا ينقص اصبعًا وعند هذه العين صخرة عليها اثر رجل انسان واثر كفّيه باصابعهما واثر ركبتيه كانه كان ساجدًا واثر قدم صبى وحوافر حمار يسجد لها الاتراك الغزية اذا زاروها،

[1]) a فراوة, f فراورز [2]) a بفراوه, f بفراورز [3]) f الغفارى

عين منية هشام ومنية هشام قرية بارض طبرية حكى الثعالبى ان بها عيناً يجرى ماؤها سبع سنين دائماً ثم ينقطع سبع سنين على مرور الدهر وذلك معروف ،

عين النار حدّثنى من شاهدها قال بين اقشهر وانطاكية عين اذا غمست فيها قصبة احترقت قال وقد ذكر هذا عند السلطان علاء الدين حين اختياره بها فوقف عليها وامر بتجربتها فكان الامر كما قالوا ،

عين ناطول ناطول اسم موضع بمصر فيه غار وفى الغار عين ينبع الماء منها ويتقاطر على الطين فيصير ذلك الطين فارات قال صاحب تحفة الغرايب حكى رجل انه راى من ذلك الطين قطعة انقلب نصفها فارًا والباقى بعد طين ،

عين نهاوند عين فى صحراء يجرى ماؤها فى زمن الزراعة سبعة ايّام ويسقى الاراضى كلّها ثم يقف فى مكانه قال صاحب تحفة الغرايب ذلك ،

عين نهاوند ايضاً قال صاحب تحفة الغرايب بارض الجبال بقرب نهاوند عين فى شعب جبل من احتاج الى الماء لسقى الارض يمشى اليها ويدخل الشعب ويقول بصوت رفيع انى محتاج الى الماء ثم يمشى نحو زرعه والماء يجرى نحوه فاذا انقضت حاجته يرجع الى الشعب عند العين ويقول قد كفانى الماء ويضرب برجله على الارض فالماء ينقطع هذا قول صاحب تحفة الغرايب ، وقد حكى لى شيخ متصوّف ملقب بالصلاح الهمذانى نزيل الرباط الخلاطية ببغداد قال كنت مع سيف الدين ايقلمش صاحب بلاد الجبال مجتازاً ببعض نواحى الرى فانتهينا الى سفح الجبل فتلقّانا رجل فلّاح وقال اما تتفرّجون هاهنا قلنا على اى شىء قال هاهنا اعجوبة ليس فى جميع الدنيا مثلها فثنى الامير عنانه وذهبنا كلّنا معه حتى وصلنا الى شعب فوقف الرجل عنده ونادى بالعجمية احضرنا الحنطة والشعير تحتاج الى الماء لطحنهما فخرج من الشعب ماء كثير قدر ما يدير طاحونة واكثر بصوت وقوّة وجرى على الارض جرياً شديداً فتعجّب القوم من ذلك ثم قال هل اريكم اعجوبة اخرى قلنا نعم فدنا من الشعب وقال بالعجمية انقضت حاجتنا فانقطع الماء فى الحال كانه لم يكن فبقى القوم حيارى وفارقوا الموضع متحدّثين فى شان هذا الماء متعجّبين منه فشككنا فى انه من خاصّية هذا الفلّاح او يخرج بقول كلّ احد فعُدت انا مع رجل اخر اليه فوقفنا على الشعب وقلنا مثل ما قال الفلاح فخرج الماء كما يخرج اوّلاً ثم قلنا مثل ما قاله اخراً فانقطع الماء فلمّا فرغ الشيخ من كلامه بعض الحاضرين من الصوفية لانه قال هذا الكلام فى الرباط الخلاطية بمحضر

الصوفية يشبه ما دلّ على الانكار فحلف الشيخ الايمان الموجبة للكفارة ان الامر كما قاله فلم يبق لاحد من الحاضرين شكّ فى صدقه ،

عين الهرماس عين عجيبة بقرب نصيبين على مرحلة منها وهى مسدودة بالحجارة والرصاص لئلّا يخرج منها ماء كثير فتغرق المدينة وكان المتوكّل على الله لمّا وصل الى نصيبين سمع بامر هذه العين وعجيب شانها وكثرة مائها امر بفتحها ففتح منها شىء يسير فغلب الماء غلبة شديدة فامر باحكامه وردّها الى ما كانت عليه فمن هذه العين يحصل نهر الهرماس فيسقى نصيبين وفاضل مائها ينصبّ الى الخابور ثم الى الثرثار ثم الى دجلة ،

عين الهم قال صاحب تحفة الغرايب اذا توجّهت من طريق جهينة الى جرجان ترى فى سفح الجبل عينًا يجتمع ماءها فى غدير مقدار غلوة سهم فى غلوة سهم وفى هذا الغدير شجرة شبه جذع ليس عليها غصن ولا لحاء ترى بالليل كانها تدور فى ذلك الغدير وقد تخفى اربعة اشهر فلم يعلم احد من الناس بحالها ثم تظهر وربّما يتّفق فى بعض الاوقات ان يكون مدّة اختفائها سنتين ثم تظهر واذا كانت السنة مطيرة كان ظهورها اسرع وفى بعض الاوقات شدّوها بالحبال لمّا دنت مدّة غيبتها شدًّا وثيقًا فاصبحوا والحبال منقطعة والشجرة ذاهبة فاخبر بذلك رافع بن هرثمة صاحب جرجان وخراسان فوكّل بها من ينظر اليها لمّا دنت مدّة غيبتها ليلًا ونهارًا فترقبوا اربعة اشهر ثم اتّفق لهم غيبة فعادوا والشجرة ذهبت فاخبر بذلك رافع وكان فى عسكره غوّاص كوفىّ فامره ان يغوص ويعرف حالها فغاص زمانًا طويلًا ثم خرج وقال نزلت الف ذراع وما رايت منها اثرًا وتسمّى هذه العين عين الهمّ وانها على طرف نهر بينها وبين بحر ابسكون يوم ،

عين وشلة قرية من قرى خوى باذربيجان بها عين من شرب من مائها اسهل جميع ما فى بطنه فى الحال حتى لو ياكل شيئًا من الحبوب ويشرب من ذلك الماء عليه يخرج فى الحال ،

عين ياسى جمن بين ارزن الروم واخلاط موضع يسمّى ياسى جمن به عين يفور الماء عنها فورانًا شديدًا يسمع صوته من بعيد واذا دنا الحيوان منها يموت فى الحال فترى حولها من الطيور والوحوش الموتى ما شاء الله وقد وكّلوا بها من يمنع الغريب من الدنو منها ،

عين يل ويل ضيعة من ضياع قزوين بها جبل يخرج من شعب فيه ماء كثير حارّ جدًّا ويجتمع فى حوض هناك يقصدها الزمنى والجربى وغيرهم من

اصحاب العاهات ينفعهم نفعًا بيّنًا ويسمى يله كرماب ،

وليكون هذا آخر الكلام في العيون وبالله التوفيق ٭

واما الآبار فنقول وبالله

بيبر أبي كنود بيبر بطرابلس مشهورة من شرب من مائها يحمق فيقال للرجل اذا اتى بما يلام عليه لا نعتبك لانك شربت من بيبر ابي كنود ،

بيبر أريس بمدينة الرسول عم سقط فيها خاتم النبي صلعم من يد عثمان ابن عفّان رضه في السنة السادسة من خلافته واجتهد في اخراجه بكلّ ما وجد اليه سبيلًا فلم يوجد فاستدلّوا بذلك على حدث عظيم في الاسلام وقال بعضهم لما مال عثمان عن سيرة الشيخين اوّل ما عوقب به ذهاب الخاتم ،

بيبر بابل قال الاعمش كان مجاهد يحبّ ان يسمع من الاعاجيب وكان لا يسمع بشيء منها الّا سار اليه وعاينه فاتى بابل فلقيه الحجّاج فقال ما تصنع هاهنا فقال حاجة لي الى راس الجالوت فادخله عليه فقال ما حاجتك فقال تامر بعض اليهود يريني هاروت وماروت فارسل الى رجل وقال اذهب بهذا وادخله الى هاروت وماروت لينظر اليهما فانطلق به حتى اتى موضعًا فرفع صخرة فاذا شبه سرب فقال له اليهودي انزل وانظر ولا تذكر الله فنزل ومعه مجاهد فلم يزل يمشي به اليهودي حتى نظر اليهما مثل الجبلين العظيمين منكوسين على روسهما وعليهما الحديد من اعقابهما الى ركبيهما مصفدين فلمّا رآهما مجاهد لم يملك نفسه ان ذكر الله تعالى فاضطربا اضطرابًا شديدًا حتى كادا يقطعان ما عليهما من الحديد فخرّ اليهودي ومجاهد على وجهيهما حتى سكنا فقال اليهودي لمجاهد اما قلت لك لا تفعل ذلك فكدنا نهلك فتعلّق به مجاهد ولم يزل يصعد حتى خرجا ،

بيبر بدر بين مكة والمدينة في الموضع الذي كانت فيه الوقعة المباركة بين النبي صلعم ومشركي قريش فالقي فيها قتلى المشركين فدنا منها النبي صلعم وكان يقول يا عتبة يا شيبة هل وجدتم ما وعد ربّكم حقًّا فقيل يا رسول الله هل يسمعون كلامنا فقال صلعم لستم باسمع منهم وحكى بعض الصحابة قال رايت في اجتيازي هناك شخصًا خرج من البيبر هاربًا فخرج عقبه آخر معه سوط ضربه به وردّه اليها ،

بيبر بضاعة بالمدينة في الخبر ان النبي صلعم اتى بيبر بُضاعة فتوضّأ من الدلو وردّ ماءها الى البيبر وبصق فيها وشرب من مائها وكان اذا مرض المريض في ايّامه يقول اغسلوه بماء بُضَاعَةَ فيغسل فكانّما نشط من عقال وقالت أسْمَاء

بنت ابى بكر الصديق رضى الله عنها كنّا نغسل المرضى من بير بضاعة ثلاثة أيام فيعافون،

بيبر برهوت بقرب حضرموت وهى لله قال النبى صلعم ان فيها ارواح الكفار والمنافقين وهى بيبر عاديّة فى فلاة فى وادٍ مظلم وعن علىّ رضه انه قال ابغض البقاع الى الله تعالى وادى بَرَهُوت فيه بير ماءها اسود منتن تاوى اليه ارواح الكفّار، وحكى الاصمعى عن رجل من حضرموت انه قال نجد من ناحية برهوت رائحة منتنة جدًّا فياتينا بعد ذلك خبر موت عظيم من عظماء الكفار، وذكر ابان بن تغلب ان رجلاً بات فى وادى برهوت قال كنت اسمع طول الليل يا دومة يا دومة فذكرت ذلك لرجل من اهل العلم فقال ان الملك الذى على ارواح الكفار اسمه دومة، وحكى ابو المنذر عن رجل من حضرموت انه قال مررت بوادى برهوت ومعى امراة حبلى وقت طلوع الشمس فما بقى صوت شىء الّا سمعناه فالقت المراة ما فى بطنها،

بيبر بوقبير فى بعض نواحى المغرب حدّثنى بعض فقهاء الاندلس انها بيبر يخرج منها هواءٌ قوىٌّ جدًّا فاذا رميت فيها شيئًا من الثياب ونحوها يطيرها الهواء الى خارج البيبر،

بيبر بيجن بقرب دربند مشهورة وهى البيبر لله حبس افراسياب فيها بيجن ابن كورزد مكبّلاً وترك على راس البيبر صخرة عظيمة فذهب اليه رستم الشديد مختفياً وسرقه منها واتى به بلاد ايران وله قصّة طويلة مشهورة،

بيبر جزيرة فيصور هى جزيرة بالهند يجلب منها الكافور الفيصورى بها بيبر فيها صنف من السمك اذا اخرجته من البيبر يصير حجراً صلداً،

بيبر [1] جنبدق جنبدق قرية من اعمال مراغة بينها وبين قلعة دوين دون فرسخ بها بير عجيبة يخرج منها حمام كثير فتنصب على راس البيبر شبكة يقع فيها من الحمام ما شاء الله وهى بير لا يدرى قعرها حدّثنى بعض فقهاء مراغة انهم ارسلوا فيها رجلاً ليعرف حال الحمام فنزل حتى زاد الحبل على خمسماية ذراع ثم خرج فاخبر انه لم ير من الحمام فيها شيئًا واحسّ بهواء قوىّ وراى فى آخرها ضوء وشيئًا كثيراً من الحيوان موتى،

بيبر دماوند بير عميقة فى جبل دماوند يصعد بالنهار الدخان وبالليل النار واذا رميت فيها شيئًا ينزل ويلبث ساعة ثم يرجع ويقع خارج البيبر على الارض،

بيبر ذروان ويقال لها ايضا بير كملى هى البير المشهورة قال ابن الكلبى عن ابى

[1]) c جندق جندق, e حنيدق, f حنبدق

صالح عن ابن عبّاس رضه طُبَّ رسول الله صلعم حتى مرض مرضـًا شديدًا فبينا هو بين النايم واليقظان راى ملكَيْن احدهما عند راسه والاخر عند رجليه فقال الذى عند رجليه للذى عند راسه ما وجعه فقال طُبّ قال ومن طَبّه قال لبيد بن الاعصم اليهودى قال واين طبّه قال فى كربة تحت صخرة فى بير كملى وهى بير ذروان فانتبه النبى صلعم وقد حفظ كلام الملك فوجه عليًّا وعمّارًا وجماعة من الصحابة الى البير فنزحوا ماءهـا حتى انتهوا الى الصخرة فقلبوها ووجدوا الكربة تحتها وفيهـا وتر فيه احدى عشرة عقدة فاحرقوا الكربة وما فيها فزال عنه عم وجعه وقال كانه انشط من عقال فانزل الله تعالى عليه المعوّذتين احدى عشرة اية على عدد عُقَده٠

بير زمزم هى البير المشهورة المباركة قيل سمّيت بذلك لان سابور الملك لمّا حجّ البيت اشرف عليها وزمزم فيهـا والزمزمة قراة المجوس فى صلواتهم وعلى طعامهم قال زمزمت الفرس على زمزم وذاك فى سافلها الاقدم

وقال المسعودى الفرس تعتقد انهم من ولد ابراهيم الخليل عم وكانت ملوكهم يقصدون البيت الحرام ويطوفون به تعظيمـًا لجدّهم وكان آخر من حجّ منهم ازدشير بن بابك٠ روى عن جعفر الصادق رضه انه قال كانت زمزم من اطيب المياه واعذبها والذّها وابردها فبغَتْ على المياه فاهبط الله فيهـا عينـًا من الصفا فافسدتها٠ قال مجاهد ماء زمزم ان شربت منه تريد شفاء شفاك الله وان شربته لظماء ارواك الله وان شربته لجوع اشبعك الله٠ قال احمد بن محمد الهمذانى كان ذرع زمزم من اعلاها الى اسفلهـا اربعين ذراعًا وفى قعرهـا ثلاث عيون عين حذاء الركن الاسود واخرى حذاء ابى قبيس والصفـا واخرى حذاء المروة ثم قلّ ماءها جدًّا وذلك فى سنة ثلاث وعشرين او اربع وعشرين ومايتين فحفر فيهـا محمد بن الضحـاك وكان خليفة عمر بن فرج المذحجى تسعة اذرع فزاد ماءها ثم جـاء الله تعـالى بالامطـار والسيول فى سنة خمس وعشرين ومايتين فكثر ماؤها وذرعها من راسها الى الجبل المنقورة فية احد عشر ذراعًا وهو مطوىّ والباقى وهو تسعة وعشرون ذراعًا منقور فى الحجر وذرع تدويرها احد عشر ذراعًا وسعة فمها ثلثة اذرع وثلثا ذراع وعليهـا ميلان سـاج مربعة فيها اثنا عشر بكرة يسقى عليها واول من عمل الرخام عليها وفرس به ارضهـا المنصور٠ وعلى زمزم قبّة مبنيّة فى وسط الحرم عند باب الطواف تجـاه باب الكعبة٠ وفى الخبر ان ابرهيم عم لمّا ترك اسمعيل وأُمّه بموضع الكعبة وكرّ راجعًا قالت له هاجر الى من تكلنا قال الى الله قالت حسبنا الله فاقامت عند ولدهـا

حتى نفد ماؤها فادركتها الحَنّة على ولدها فتركت اسمعيل بموضعه وارتقت الى الصفا تنظر هل ترى عينًا او شخصًا فلم تر شيئًا فدعت ربّها واستسقته ثم نزلت حتى اتت المروة ففعلت مثل ذلك ثم سمعت صوت السباع فخشيت على ولدها فاسرعت نحو اسمعيل فوجدته يفحص الماء من عين قد انفجرت من تحت خدّه وقيل بل من تحت عقبه فلمّا رات هاجر الماء جعلت تحوّطه بالتراب لئلّا يسيل فيذهب قيل لو لم تفعل ذلك لكان عينًا جارية قال قايلهم

وجعلت تبنى الصفايحا   لو تركته كان ماء سايحا

قالوا وتطاول الايّام على ذلك حتى عفتها السيول والامطار ولم يبق لها اثر، وعن علىّ كرم الله وجهه ان عبد المطّلب بينا هو نائم فى الحِجر اذ أُمِرَ بحفر زمزم قال وما زمزم قالوا لا تنزف ولا تهدم يسقى الحجيج الاعظم وهى بين الفرث والدم عند نُقْرَة الغُراب الاعصم فغدا عبد المطّلب ومعه الحرث ابنه فوجد الغراب ينقر بين أَساف ونائلة فحفر هناك فلمّا بدا الطىّ كبّر فاستشركه قريش وقالوا انه بير ابينا اسمعيل ولنا فيه حقٌّ فتحاكموا الى كاهنة بنى سعد باشراف الشام وساروا حتى اذا كانوا ببعض الطريق نفد ماؤهم وظمأُوا وايقنوا بالهلاك فانفجرت من تحت خفّ عبد المطّلب عين ماء فشربوا منها وعاشوا وقالوا قد والله قضى لك علينا لا نخاصمك فيها ابدًا ان الذى سقاك الماء بهذه الفلاة لهو الذى سقاك زمزم فانصرفوا فحفر عبد المطلب زمزم فوجد فيها غزالَيْن من ذهب واسيافًا قلعيّة كانت جُرْهُمْ دفنتها فيها وقت خروجهم من مكّة فضرب الغزالين بباب الكعبة واقام سقاية للحاجّ بمكّة، وكانوا فى الجاهلية يقولون لبير زمزم بير شباعة لان ماءها يروى العطشان ويشبع الغرثان،

بير صاهك بكورة ارجان ذكر اهلها انهم امتحنوا قعرها بالمثقلات والارسان فلم يقفوا منها على عمق ويفور الدهر كلّه منها ماء بقدر ما يدير رحى يسقى تلك القرية،

بير عروة بعقيق المدينة تنسب الى عُرْوَة بن الزُبَيْر قال الزبير بن بكّار كل من خرج من المدينة وغيرها اذا مرّ بالعقيق تزوّد من ماء بير عروة وكانوا يهدونه الى اهاليهم ورايت ابى يامر به فيغلى ثم يجعله فى القوارير ويهديه الى الرشيد وهو بالرقة قال السرى بن عبد الرحمن الانصارى

كفّنونى ان مُتّ فى درع اروى   واجعلوا لى من بير عروة مائى
سخنة فى الشتاء باردة الصيف   سراج فى ليلة الظلماء،

بيبر غرس بالمدينة كان النبى صلعم يستطيب ماءها ويبارك فيه وروى انه صلعم بصق فيها وقال ان فيها عينًا من عيون الجنّة وروى ابن عمر عن النبى عم انه قال وهو قاعد على شفير بيبر غرس رايت الليلة انى جالس على عين من عيون الجنة،

بيبر الغناء بجبل من جبال العراق قالوا هى بيبر لا يعرف مقدار عمقها من قعد على شفيرها ويضرب شيئًا من الاوتار يسمع من البيبر الغناء على وقت ذلك الضرب،

بيبر قرية عبد الرحمن بارض فارس عمقها قامات كثيرة يكون قعرها طول السنة جافًا حتى اذا كان الوقت المعروف من السنة نبع منها ماء يرتفع على وجه الارض مقدار ما يدير رحى ويجرى وينتفع به فى سقى الزروع ثم يغور،

بيبر الكلب الكلب بقرية من اعمال حلب اذا شرب منها من عضه الكلب الكلب برى وهذا مشهور قال بعض اهل هذه القرية اذا لم يجاوز المكلوب اربعين يومًا فشرب منها برى وان جاوز الاربعين مات اذا شرب وذكر انه شاهد ثلاثة انفس مكلوبين فشربوا منها فسلم اثنان وكانا لم يبلغا الاربعين ومات الثالث وكان قد بلغ وهذه بيبر منها شرب اهل الضيعة على شفيرها جمد وطول الشتاء ماءها حارٌّ كانه مسخن،

بيبر المطرية المطرية قرية من قرى مصر عندها الموضع الذى فيه شجر البلسان سقيه من هذه البيبر وللخاصّية فى البيبر يقال ان المسيح عم اغتسل فيها وللارض لله تنبت هذا الشجر نحو مدّ البصر فى مثله محوط عليه وماء هذه البيبر ماء عذب فيه دهنية لطيفة وقد استاذن الملك الكامل اباه العادل ان يزرع شيئًا من شجر البلسان فاذن له فغرم غرامات كثيرة وزرعه فلم ينجح شيئًا ولا خلص منه دهن البتة فسال اباه ان يجرى له ساقية من بيبر المطرية فاذن له ففعل فانجح وافلح وليس فى جميع الدنيا موضع ينبت فيه البلسان ويحصل دهنه الّا بمصر بهذا الموضع اذا سقى بماء هذه البيبر،

ابار نيسابور كانت بنيسابور ابار كثيرة فيها معادن الفيروزج فكان يوجد فيها قطاع جيدة فظهر فيها العقارب القتالة فامتنع الناس عنها بسبب العقارب،

بيبر هنديان هنديان قرية بفارس بين جبلين بها بيبر يخرج منها دخان يعلو لا يتهيّا لاحد ان يقربها واذا طار طاير فوقها سقط محترقًا،

بيبر يوسف الصديق عم لله القاه فيها اخوته بالاردنّ بين بانياس

وطبرية على اربعة فراسخ من طبرية مما يلى دمشق قاله الاصطخرى وقال غيره كان منزل يعقوب عم بنابلس من ارض فلسطين والجب الذى القى فيه يوسف عليه السلام بين قرية من قراها وبين نابلس ويقال لتلك القرية سنجل ولم تزل تلك البير مزارًا للناس يتبركون بزيارتها ويشربون من مائها،

وليكون هذا آخر الكلام فى الجبال والانهار والعيون والابار والله المستعان ۞

ثم نتصدى النظر فى الكاينات وهى الاجسام المتولدة من الامهات

فنقول الاجسام المتولدة اما ان تكون نامية او لم تكن فان لم تكن فهى المعدنيات وان كانت نامية فامّا ان تكون لها قوة الحس والحركة او لم تكن فان لم تكن فهى النبات وان كانت فهى الحيوان وزعموا ان اول ما يستحيل اليه الاركان الابخرة والعصارات والبخار ما يصعد من لطايف مياه البحار والاجام والانهار من تسخين الشمس والعصارات ما يتحلّب فى باطن الارض من مياه الامطار ويختلط بالاجزاء الارضية ويغلظ وتنضجها الحرارة المستبطنة فى عمق الارض فتصيّرها مادّة للمعادن والنبات والحيوان وستاتى كيفيتها ان شاء الله تعالى، وهى متّصلة بعضها بالبعض بترتيب عجيب ونظام بديع تعالى صانعها عمّا يقول الظالمون علوًّا كبيرًا، فاوّل مراتب هذه الكائنات تراب وآخرها نفس طاهرة ملكية فان المعادن متّصلة اوّلها بالتراب او الماء وآخرها بالنبات والنبات متّصل اوّله بالمعادن وآخره بالحيوان والحيوان متّصل اوّله بالنبات وآخره بالانسان والانسان اوّله متّصل بالحيوان وآخره بالمليكة،

ولنذكر لهذا الكلام زيادة ايضاح فنقول وبالله التوفيق اوّل المعادن هو الجصّ ممّا يلى التراب والملح ممّا يلى الماء والجصّ تراب رملى يبتل من الامطار ثم ينعقد فيصير جصًّا والملح ماء يمتزج باجزاء سبخة من الارض فينعقد ملحًا وآخر المعادن ممّا يلى النبات الكمأة وما شاكلها وذلك ان هذا النوع من الكاينات يتكوّن فى التراب كالمعدن وينبت فى مواضع نديّة فى ايام الربيع من الامطار واصوات الرعد كما ينبت النبات لكن من اجل انه ليس لها ثمرة ولا ورق وتتكوّن فى التراب كما تتكوّن المعادن فانها تشبه المعدنيات فصارت تشبه النبات من جهة والمعدنيات من اخرى وامّا النبات فاوّله متّصل بالمعدنيات وآخره بالحيوان لان اول مرتبة النبات وادونها ممّا يلى التراب خضراء الدمن وآخرها واشرفها ممّا يلى الحيوان النخل لان خضراء الدمن ليس الّا غبار يتلبّد من الارض ثم تصيبها تلك الامطار فتصبح بالغدوات خضراء كانها حشيش فاذا اصابها حرّ الشمس جفّت ثم تصبح من الغد مثل ذلك من نداوة الليل

وطيب النسيم ولا تنبت الكماة ولا خضراء الدمن الّا في ايام الربيع فاحدهما نبات معدني والاخر معدن نباتي، واما آخر مرتبة النبات الذي يلى الحيوان النخل فان احواله مباين لاحوال النبات وان كان جسمه نباتًا لان اشخاص الفحولة منه مباينة لاشخاص الاناث ولفحولته في اناثه لقاح كما في الحيوان وايضا ان النخلة اذا قطع راسها جفّت وبطل نموّها كالحيوان اذا ضرب عنقه فبهذا الاعتبار بان النخل نبات حيواني، واما الحيوان فاوّله يشبه النبات لان ادون الحيوان الذي ليس له الّا حاسّة واحدة وهو الحلزون وهو دودة في جوف انبوبة حجرية توجد في بعض السواحل وتلك الدودة تخرج نصف بدنها من جوف تلك الانبوبة وتنبسط يمنة ويسرة تطلب مادّة تغتذي بها فاذا احسّت برطوبة او لين انبسطت اليه وان احسّت بصلابة انقبضت ودخلت في جوف تلك الانبوبة حذرا من موذ لجسمها وليس لها سمع ولا بصر ولا شم ولا ذوق الّا اللمس فقط وهكذا اكثر الديدان التي تتكوّن في الطين فهذا النوع حيوان نباتي لانه ينبت جسمه كما ينبت النبات واما مرتبة الحيوانية التي تلي الانسان فان القرد شكل جسده قريب من جسد الانسان ونفسه تحاكي افعال النفس الانسانية وكذا الفرس الجواد فان له ذكاء وحسن ادب وكرم اخلاق فربما لا يروث ما دام الملك راكبًا عليه او بمحضره وله اقدام في الهيجا وصبر على الطعن وكذلك الفيل فانه يفهم الخطاب وكذلك الامر والنهي كالانسان العاقل، واما مرتبة الانسانية التي تلي الحيوانية فان ادنى مرتبة الانسانية رتبة الذين لا يعلمون من الامور الّا المحسوسات ولا يرغبون الّا في زينة الدنيا ولذّاتها من الاكل والشراب والنكاح مثل الخنازير والحمير ويذخرون اكثر ما يحتاجون اليه كالنمل ويتهارشون على حطام الدنيا كالكلاب على الجيف فهولاء وان كانت صورهم صور الانسان فان افعال نفوسهم افعال النفوس الحيوانية، واما مرتبة الانسانية التي تلي المليكة فهي مرتبة الذين انتبهت نفوسهم من نوم الغفلة وانفتحت لهم عين البصيرة حتى ابصرت بنور قلبها ما كان غايبًا عن حواسّها وشاهدت بصفاء جوهرها عالم الارواح وتبين لها سرورهم ونعيمهم فرغبت فيها وزهدت في نعيم الدنيا فهم من اصناف المليكة مع ابناء جنسهم من الادميين،

النظر الاولى في المعدنيات وهي اجسام متولّدة من الابخرة والادخنة المحتبسة في الارض اذا اختلطت على ضروب من الاختلاطات مختلفة في الكم والكيف وهي اما قوية التركيب واما ضعيفة التركيب وقوية التركيب اما ان تكون منطرّقة او لا تكون والمنطرّقة هي الاجساد السبعة اعني الذهب

والفضّة والنحاس والرصاص والحديد والاسرب والخارصيني والتي لا تكون منطرّقة فقد تكون في غاية اللين كالزيبق وقد تكون في غاية الصلابة كالياقوت والتي تكون في غاية الصلابة قد تنحلّ بالرطوبات وهي الاجسام الملحية كالزاج والنوشادر وقد لا تنحلّ بها وهي الاجسام الدهنية كالزرنيخ والكبريت، والاجساد السبعة انّما تتولّد من اختلاط الزيبق والكبريت على اختلاف اختلاطهما في الكم والكيف والزيبق يتولّد من اجزاء مائيّة اختلطت باجزاء ارضية لطيفة كبريتية والكبريت يتولد من اجزاء مائيّة وهوائيّة وارضية اذا نضجتها حرارة قوية حتى صار مثل الدهن، وامّا الاجسام الصلبة الشفّافة تتولّد من مياه عذبة وقفت في معادنها بين الحجارة الصلدة زماناً طويلاً حتى غلظ وصفا وانضجته حرارة المعدن بطول وقوفها وامّا غير الشفّافة فمن امتزاج الماء بالطين اذا كانت فيه لزوجة واثّرت فيه حرارة الشمس بمدّة طويلة واما الاجسام التي تنحلّ بالرطوبات فمن ماء مختلط باجزاء ارضية يابسة اختلاطاً شديداً واما الاجسام الدهنية فمن الرطوبات المحتقنة في باطن الارض اذا احتوت عليها حرارة المعدن حتى تحلّلت ولطفت واختلطت بتربة البقاع وحرارة المعدن دائمًا في نضجها وطبخها حتى تزداد غلظاً وصارت مثل الدهن، وسياتي الكلام في كيفية تولُّد كلّ واحد منها ان شاء الله مبسوطاً، وزعموا ان الذهب لا يتكوّن الّا في البراري الرملة والجبال والاحجار الرخوة وامّا الفضّة والنحاس والحديد وامثالها لا تتكوّن الّا في جوف الجبال والاحجار المختلطة بالتراب اللينة والكباريت لا تتكوّن الّا في الارض الندية والتراب اللينة والرطوبات الدهنية والاملاح لا تنعقد الّا في الاراضي السبخة والبقاع المالحة والجصّ لا يتكوّن الّا في الاراضي اللينة السبخة والاسفيداج لا ينعقد الّا في الارض الرملة المختلطة ترابها بالجصّ والزاجات والشبوب لا تتكوّن الّا في التراب العفص النشف وعلى هذا القياس حكم ساير انواع الجواهر كلّ واحد منها مختصّ ببقعة من البقاع وتولُّدها فيها من خاصّية تلك البقعة وهي مع كثرة افرادها داخلة تحت ثلثة انواع الفلزات والاحجار والاجسام الدهنية ولنبيّن الكلام في كلّ نوع منها مبسوطاً،

النوع الاول **الفلزات** وهي الاجساد السبعة زعموا ان تولُّدها من اختلاط الزيبق والكبريت ان كان الزيبق والكبريت صافيين واختلطا اختلاطاً تامًّا وشرب الكبريت رطوبة الزيبق كما تشرب الارض نداوة الماء وكان احمر فيه قوّة صباغة وكان مقدارهما متناسبين وحرارة المعدن تنضجهما على اعتدال ولم

يتعرّض لهما عارض من البرد واليبس قبل انضاجهما انعقد ذلك على طول الزمان الذهب الابريز وان كان الزيبق والكبريت صافيين وانطبخ الزيبق بالكبريت انطباخاً تامّا وكان الكبريت مع ذلك ابيض تولّدت الفضّة وان وصل اليه قبل استعمال النضج برد عاقد تولّد الخارصيني وان كان الزيبق صافياً والكبريت ردئاً وفيه قوّة محرقة تولّد النحاس وان كان الكبريت غير جيد المخالطة مع الزيبق تولّد الرصاص وان كان الزيبق والكبريت ردّيين وكان الزيبق متخلخلاً ارضيّا والكبريت ردئاً محرقاً تولّد الحديد وان كانا مع رداءتهما ضعيفى التركيب تولّد الاسرب فبسبب هذه الاختلافات اختلف اجناس الجواهر المعدنية وهى العوارض التى تعرض لهما من كمية الزيبق والكبريت وكيفيتهما مفرطة او قاصرة والذى يدلّ على صحّة هذا كلّه تجربة اهل الصناعة، ولنذكر بعض ما نذكر فى كلّ واحد من الفلزات من خواصّها العجيبة والله الموفق للصواب،

الذهب طبعه حارّ لطيف ولغاية اختلاط اجزائه المائية باجزائه الترابية لا يحترق بالنار لان النار لا تقدر على تفريق اجزايه ولا يبلى فى التراب ولا يصدى على طول الزمان وهو لين اصفر براق حلو الطعم طيب الرايحة ثقيل رزين فصفرة لونه من ناريته ولينه من دهنيته وبريقه من صفاء مائيّته وثقله من ترابيته وهو اشرف نعمة الله تعالى على عباده اذ به قوام امور الدنيا ونظام احوال الخلق لاضطرارهم اليه فى حاجاتهم فان كلّ انسان محتاج الى اعيان كثيرة من مطعمه وملبسه ومسكنه وساير حاجاته ولعلّه يملك ما يستغنى عنه كمن يملك الثياب وهو محتاج الى البرّ ولعلّ صاحب البرّ لا يحتاج الى الثياب فلا بدّ من متوسّط يرغب فيه كلّ احد فخلق الله تعالى الدراهم والدنانير متوسّطين بين الاشياء حتى يبذلان فى مقابلة كلّ شىء ويبذل فى مقابلتهما كلّ شىء وهما كالقاضيين بين جميع الناس يقضيان حوايج كلّ من لقيهما ولذلك قال الله تعالى والذين يكنزون الذهب والفضّة ولا ينفقونها فى سبيل الله فبشّرهم بعذاب اليم لان المقصود منهما تداولهما بين الناس لقضاء حوايجهم فمن كنزهما فقد ابطل الحكمة التى خلقتا لها كمن حبس قاضى البلد ومنعه ان يقضى حوايج الناس وكذلك من اتّخذ منهما الاوانى فقد ابطل المقصود منهما من حيث انه اخرجهما من كونهما معدّين للمعاملة عليهما فان فى الخزف والخشب والحديد والرصاص والنحاس ما يقوم مقامهما فى حفظ المايعات فيكون كمن يستعمل حاكم البلد فى الحمل والطبخ وغيرهما ولذلك

قال صلعم من شرب من انية من ذهب او فضّة فكانّما تجرجر فى بطنه نار جهنّم، وذكروا ان عزّة الذهب لا لقلّة وجوده فان وجوده كثير وكيف لا وانه دائمًا يستخرج من المعادن ولا يتطرق اليه التوى والتلف بخلاف غيره من النحاس والحديد فانهما يفنيان بطول الزمان ويتعطّنسان فى التراب بل سبب ذلك ان كلّ من ظفر بشىء منه دفنه فى الارض والذى منه تحت الارض اكثر مّما يتعامل عليه الناس، ومن خواصّه ما ذكره ارسطاطاليس انه يقوى القلب ويدفع الصرع ان علق على انسان ويمنع الفزع وان اتّخذ منه ميل واديم الكحل به وادخله فى العين جلا العين وحسن النظر وقواه وان ثقبت شحمة الاذن بابرة من ذهب لم تلتحم واذا كوى بالذهب لم يتنفّط موضعه وكان برءه اسرع، وقال الشيخ الرئيس امساك الذهب فى الفم يزيل البخر والذهب يقوى العين كحلًا وينفع من اوجاع القلب والخفقان وحديث النفس وقال غيره سحالة الذهب تنفع من داء الثعلب والحية وذكروا ان الذهب المذاب اذا القى عليه شىء من الاسرب او بعر الفار يتغيّب وان المغيبة ببعر الفار تلقى وقيل اذا توقّمت الطير بخاتم من ذهب لا يطير من توقّمك ابدًا،

الفضة اقرب الفلزات الى الذهب ولو لا برد اصابها قبل النضج لكاد ان يكون ذهبًا وهى تحترق فى النار اذا ادمنت عليها وتبلى فى التراب بطول الزمان قال ارسطاطاليس للفضة وسخ بخلاف الذهب واذا اصابتها رايحة الرصاص والزيبق تكسّرت عند الطرق وان اصابتها رايحة الكبريت اسودّت وان طرح الكبريت على مذابها احترقت واسودّت وتكسرت كالزجاج واذا القى عليها شىء من البورق ردّها الى حالها لكن ينقص منها شىء كثير والاسرب والقلعى يغيبانها ولكن لا كتغييب الذهب، ومن خواصّها تقطيع الرطوبات اللزجة اذا خلطت سحالتها بالادوية المشروبة وتنفع ايضا من البخر وهى نافعة جدًّا للحكّة والجرب وعسر البول وتدخل فى ادوية الخفقان تنفع جدًّا ومع الزيبق تنفع للبواسير طلاء،

النحاس قريب من الفضة ليس بينهما تباين الّا بالحمرة واليبس وكثرة الوسخ اما حمرته فمن كثرة حرارة كبريته وامّا يبسه ووسخه لغلظ مادّته فمن قدر على تبييضه وتصفيته فقد ظفر بحاجته قال ارسطو النحاس اصناف كثيرة اجودها الشديد الحمرة وارداها المشوب بالسواد واذا ادنى من الحموضات اخرجت زنجاره وان اتّخذت منه ابرة وسقيت دمًا وثقبت به شحمة الاذن لم تلتحم

ومن اتّخذ منه انية لطعامه او شرابه تتولّد فيه امراض مزمنّة صعبة لا دواء لها منها داء الفيل والسرطان ووجع الكبد والطحال وفساد المزاج لا سيما من اكل فيها الحموضات او شرب منهما الشراب او اكل فيهما الحلاوة وان ترك الماكول فيها ليلة ويوماً ثم اكله كان اسرع للقتل واذا كبيت انية النحاس على سمك مشوى او مطبوخ بحرارته صار سمّا قاتلاً ،

الحديد تولّده كتولّد الاجساد المذكورة الّا انه بعيد عن الاعتدال لكدورة مادته الكبريتية والزيبقية وسواد لونه لافراط حرارته وهو اكثر فايدة من ساير الفلزات وان كان اقلّ ثمناً ولذلك منّ الله تعالى على عباده حيث قال وانزلنا الحديد فيه باس شديد ومنافع للناس فالباس فى النصول المتّخذة منه والمنافع فى الالات والادوات حتى قيل ما من صنعة الّا وللحديد فيهما فى ادواتهما مدخل ، وهو ثلاثة اصناف السابورقان والانيث والذكور والسابورقان هو الفولاذ المعدنى ومن خواصّه العجيبة ما ذكره ارسطاطاليس ان برادة الحديد اذا علقت على انسان يفزع فى نومه يزول عنه ذلك وقال غيره من استصحب شيئًا من الحديد يقوى قلبه ويدفع عنه المخاوف والافكار الردية وتسرّ نفسه وتطرد عنه الاحلام الردية وتزيد هيبته فى اعين الناس وصداءه ياكل اوساخ العيون اكتحالاً وينزع الرمد وجرب الاجفان والسبل ويخفّف نفل الاجفان وينفع للنقرس واذا احتمل من صداءه ينفع للبواسير والماء المطفى فيه الحديد ينفع من اورام الطحال وضعف المعدة ومن اخذ مسماراً ويحميه حتى يحمر ثم يدلك به النصل فانه لا يصدا وهذه خاصّية عجيبة ،

الرصاص قال ارسطو انه صنف من الفضّة لكنه دخلت على مادّته ثلاث آفات نتن الرايحة والرخاوة والصرير فدخلت عليه هذه الافات فى بطن الارض كما تدخل على الجنين فى بطن امّه فتفسده ومن اثره بقصب الرعاة المسمى اس وبالملح والمرقشيتا والزراونج والشبّ والنوشادر على ما ينبغى ذهبت عنه هذه الافات ، ومن خواصّه ما ذكره ارسطو ان من اتّخذ منه طوقاً وطوّق به شجرة عند اصلها من الارض لم يسقط من ثمرتها شىء ويزيد فيها ومن شدّ صفيحة منه على القطن والظهر سكن عنه الانعاظ والاحتلام وان القى منه شىء فى القدر لا ينضج اللحم ، والرصاص يذوب من حرارة الشمس لكنه لا يحترق منها البتّة واذا اذيب بالنار يحترق والمذاب بالنار لا يحرق خرقة الكتان الّا اذا لم يكن صافيًا ويدلك الرصاص بالملح والدهن دلكًا قويًا ثم يوخذ السواد الحاصل منه ويطلا به السيف او شىء من الحديد فانه لا يصدا ،

الاسرب يتولّد كالرصاص وهو صنف ردئٌ منه لان مادّته اكثر وسخاً ومن خاصّيته تكليس الذهب وتكسير الماس ولو وضع الماس على السندان ويضرب عليه المطرقة لا ينكسر ويدخل اما فى السندان او فى المطرقة ولو وضع على الاسرب ويضرب عليه ينكسر بادنا ضربة ويكون جميع قطاعه مثلثاً، وقال الشيخ الرئيس الرصاص الاسود الذى يقال له الاسرب تتّخذ منه صفيحة وتشد على الخنازير والغدد وقروح المفاصل يذوبها واذا شدّت صفيحة منه على القطن يمنع الاحتلام المتواتر ويسكن شهوة الباه، وقال بليناس فى كتاب الخواص من اتّخذ خرزات من الاسرب كل واحدة منها وزن ثمانية وعشرين درهماً لا يزيد ولا ينقص ويشدّها فى ارجل الدابّة من فرس او بغل يجعله هملاجاً ولو كان قطوفاً ولو اخذت صفيحة وزنها ثمانية وعشرون درهماً وشددت على بطن انسان ابطل عنه شهوة الوقاع ومن شرب منه شيئاً اثار عليه السواد وربما جنّنه،

الخارصينى تولّده ايضاً كتولّد الاجساد المذكورة ومعدنه بارض الصين ولونه اسود يضرب الى الحمرة وكلّ نصل يوخذ منه تكون مضرّته عظيمة وتتّخذ منه كلاليب يصاد بها الحوت الكبير لانها اذا تشبّثت بشىء لا ينفصل عنه الّا بالشدّة وتتّخذ منه مرآة ينتفع بها صاحب اللقوة اذا جلس فى بيت مظلم ويديم النظر اليه فانه انفع معالجة للّقوة ويتّخذ منه منقاش ينتف به الشعر ويدهن موضعه ويفعل مراراً فانه لا ينبت الشعر،

النوع الثانى فى الاحجار وهى اجسام تتولّد من مياه الامطار والانداء الّتى احتبست فى جوف الارض ان كانت شفافة او من امتزاج الماء بالارض اذا كان فى الارض لزوجة واثرت فيها حرارة الشمس تاثيراً شديداً اما القسم الاول فنقول اذا احتبست مياه الامطار والانداء فى المغارات والكهوف والاهوية ولا يخالطها شىء من الاجزاء الارضية واثرت فيها حرارة المعدن وطال وقوفها هناك ازدادت المياه صفاء وثقلاً وغلظاً فتنعقد منها الاحجار الصلبة الّتى لا تتاثّر من النار والماء كانواع اليواقيت وما شاكلها فذهب قوم الى ان اختلاف الوانها بسبب حرارة المعدن وقلّتها وكثرتها وقال اخرون انها بسبب انوار الكواكب الّتى تدلّ على ذلك النوع من الجواهر ومطارح شعاعاتها على تلك البلاد فزعموا ان السواد لزحل والخضرة للمشترى والحمرة للمريخ والصفرة للشمس والزرقة للزهرة والمتلوّن لعطارد والبياض للقمر، واما القسم الثانى فيتولّد من امتزاج الماء بالارض اذا كان فيها لزوجة واثّرت فيها حرارة الشمس مدّة طويلة كما

ترى ان النار اثرت فى اللبن فتصلبها وتصيّرها اجرًا فان الاجر ايضا صنف من الحجر الّا انه رخو وكلّما كان تاثير النار فيه اكثر كان اصلب، ثم ان هذه الاحجار تختلف باختلاف بقاعها فان كانت فى بقاع سبخة تولّدت منها انواع الاملاح والبوارق والشبوب وان كانت فى بقاع عفصة تولّدت منها انواع الزاجات الاحمر والاصفر والاخضر ونحوها وان كانت فى بقاع ترابية وطين حرّ انعقد حجرًا مطلقًا وقد ينعقد الحجر فى بعض المواضع من الماء فانا نرى ان الماء يصير حجرًا وذلك اما من خاصّية ذلك الماء او من خاصية ذلك الموضع والله اعلم، ونرى ايضا فى بعض المواضع ان الماء يقطر من موضع عالٍ فان اخذنا من ذلك الماء قبل ان يقع على الارض يبقى ماء وان تركناه حتى وقع على الارض يصير حجرًا وان صببنا عليه ماء اخر يبقى بحاله فنقول ان ذلك التحجّر جاز ان يكون لقوّة غريبة خلق الله فى ذلك الماء بواسطتها يصير الماء حجرًا كما اعطى للهواء البارد قوة بواسطتها ينعقد ماء واذا جاز ان الماء يترك صورته المائيّة ويلبس صورة الهواء فجاز ان يترك صورة الماء ويلبس صورة التراب لانه كما يوافق الهواء فى كيفيته ويخالفه فى اخرى فلذلك يوافق التراب فى كيفيته ويخالفه فى اخرى، وحكى ان فى بعض المواضع مسخ الله تعالى الحيوان والنبات حجرًا صلدًا فجاز ان يكون بهذا الطريق وهو ان الله تعالى خلق فى تلك الارض مثل هذه القوّة فعند غضبه عليهم تظهر تلك القوّة من جوف الارض الى وجهها فتلك القوّة تصيّر كلّ شىء فيه مائيّة حجرًا لتكون عبرة للناظرين وتذكرة للغائبين واثرًا لسخط الله وغضبه، وحكى الشيخ الرئيس انه كان فى الجبل الذى بجاجرم فراى جردقة من الحجر اطرافها ناتئة ووسطها مقعر كما يكون لجردقة الخبز وكان على ظهرها خطوط كما يكون على الخبز من اثار شقّ التنّور فكان بواسطة هذه العلامات يغلب عليه الظنّ انها كانت خبزًا فصيّرت حجرًا، وقد يتولّد الحجر فى الهواء وذلك من اجزاء دخانية تغلب عليها الارضية فاذا ضربتها البرودة تنطفى حرارتها وتبرد وتصير حجرًا وقد يقع فى وسط الصواعق مثل هذه الاحجار ومثل الحديد والنحاس وفى بعض الاوقات ببلاد الترك صواعق فى وسطها مثل نصل النشاب من النحاس وقد يوجد ايضا ببلاد الديلم وجيلان قال الشيخ الرئيس اخذت من هذه الاجسام وعرضتها على النار لتذوب فما حصل الذوبان وارتفع منه دخان يضرب الى الخضرة وما زال هكذا حتى صار رمادًا، وحكى الشيخ الرئيس ان فى زمانه وقع من الهواء بارض جوزجانان جسم كقطعة حديد بقدر خمسين منًّا كحبّات

الجاورس المنصمّة فارادوا كسرها فما كان يتأثر من الحجر والحديد شيئًا ء
والجواهر المعدنية كثيرة لا يعرف الانسان منها الّا القليل فمن الحكماء من كان له عناية بالبحث عنها استخرج خاصّية بعضها وعددها نحو من سبعماية صنف فاوردنا طرفاً منها وما فيها من الخواصّ العجيبة ومعادنها وكيفية جلبها فاقول وبالله التوفيق ان من الاحجار ما هو صلب لا يذوب بالنار البتّة بل ينكسر بالفاس كاصناف اليواقيت ومنهـا ما هو تراب رخو يذوب فى الماء كالاملاح والزاجات ومنهـا ما هو نبات كالمرجان ومنهـا ما هو من الحيوان كالدرّ واللألى ومنها ما هو متولّد فى الهواء كاحجار الصواعف ومنهـا ما ينعقد فى الماء او الارض للعلل الّتى ذكرناها ومنها ما هو مصنوع كاقليميا الذهب والفضّة والزنجفر والزنجار ونحوها ومنها ما بينهما الفة كالذهب والماس فان الماس اذا قرب من الذهب التزق به ويقال ان الماس لا يوجد الّا فى معادن الذهب ومنهـا ما بينهمـا مجاذبة شديدة كالحديد والمغناطيس فان بين هذين الحجرين ميلاً شديداً فاذا شمّ الحديد رايحة المغناطيس يذهب حتى يلتزق به ويمسكه كما يمسك العاشق المعشوق ء ومنها ما بينهما مخالفة كالسنبادج وساير الاحجار فانه يحكّها ويجعلها ملساً وكالاسرب والماس فان الماس يقهر ساير الاحجار والاسرب يقهر الماس ومنها ما فيه قوّة منظّفة كالنوشادر فانه ينظّف ساير الاحجار عن الوسخ ء وليس هذا القول الذى نكرناه جامعاً لخواصّ الاحجار كلّها بل اوردناه على سبيل التعجّب والمثال ولنذكر الان بعض الاحجار وشيئًا من خواصّها مرتبة على حروف المعجم مستعيناً بالله وهو حسبنا ونعم الوكيل ء
اثمد قال ارسطو هو حجر معروف له معادن كثيرة واغلبه فى اكناف المشرق واجوده الاصبهانى وهو حجر يخالطه الرصاص ينفع العيون اكتحالاً ويحسنها ويدفع عنها نزول الماء ويقوى اعصابها ويدفع عنها كثيراً من الافات والاوجاع سيمـا للعجايز والمشايخ الذين ضعفت ابصارهم وعن جابر بن عبد الله عن النبى صلعم عليكم بالاثمد فانه ينبت الشعر ويحدّ البصر واذا جعل معه شىء من المسك يكون غاية وقال غيره ينفع من حرق النار طلاء بالشحم ويمنع من الرعاف الدايم من اغشية الدماغ ء
ارميون حجر يوجد بارض الروم وهو املس مخمس واذا قطعته قطعـاً كثيرة لا يكون شىء منها الّا مخمساً وخاصّيته ان حامله يبقى مهاباً بين الناس محترماً ومن اكتحل به لا يصيبه رمد البتّة باذن الله وهذا الحجر نوعان احدهما ابيض مختلط بخطوط زرق خاصيته ما ذكرنا والنوع الاخر اخضر منقّط قالوا

من سحقه باسم امراة واكتحل به باسمهـا صارت محبّة له جدًّا والله اعلم بصحّة ذلك،

اسفيداج هو رماد الرصاص القلعي والانك ينفع من الرمد اذا خلط بادوية العين واذا افرط تحريقه صار اسرنجاً والاسفيداج الرصاصى اذا دلك به لسعة العقرب والتنين البحرى والبرّى ينفع وينبغى ان تتوقّى رايحته عند الاحراق فانها مضرّة جدًّا ويوخذ الرصاص ويدلك بالملح والدهن دلكًا قوياً ثم يوخذ السواد الحاصل منه ويصطلى السيف وساير الحديد فانه لا يصدا، وقال بليناس فى كتاب الخواصّ ان نقعت الاسفيداج مع شىء من قثاء الحمار فى ماء وملح ثم رششت البيت به خرجت عنه البراغيث، قال ارسطو ان الاسفيداج الذى يستخرج من الاسرب بالخلّ صالح لبياض عيون النـاس اذا كان حـادثًا من الاوجاع وياكل اللحم العفن وينبت اللحم الطرى اذا اتّخذت منه المراهم وينفع من حرق النار اذا طلى ببعض الادهان ولا يكـاد يستحيل موضع الحرق الى البياض بل يبقى على لون الجسد،

افرنجس قال ارسطو هو حجر يصـاب فى مواضع الزرنيخ من اخذ منه وكلسه حتى يبيض والقى منه وزن مثقـال على خمسين مثقـالًا من النحـاس الاحمر بيضه ولين جسمه وهو اذا خلط مع الكلس حلق الشعر وهو فى الحدّة اقوى من الزرنيخ واذا سحق وطلى به موضع الورم سكّنه،

اقليمياء الذهب قال ارسطو ان الذهب اذا خلط بغيره من الاحجـار ثم ادخل النـار للخلاص خلص جسمه ثم علاه حجر مشوب بسواد وبعضه على لون الزجـاج وهو الحجر المسمّى باقليميـاء الذهب ينفع من وجع العيـون ويذهب عنها البياض الحادث فيها وينفع من البلل الذى تحلّب من العيون، وقال غيره ينفع من ابتداء نزول المـاء فى العين ويدمل القروح الخبيثة وينقى اوساخها وياكل لحومها الزايدة وتجفّفها بغير لذع،

اقليمياء الفضة قال ارسطو ان الفضّة ايضـاً اذا ادخلت النـار للخلاص تخلّص من الاجساد الّتى خالطتها ثم يعلوها جسم يسمّى اقليميـاء الفضّة وهو اقلّ نفعاً من اقليميـاء الذهب وهو نافع من القروح والسعفة والجرب طلاء مع بعض الادهان، وقال غيره انه ينفع من وجع العين ذروراً وفى المراهم ينبت اللحم فى الجراحات،

باهت هو حجر ابيض فى لون المرقشيثا البيضاء يتلالا حسناً اذا وقع عليه نظر الانسان يضحك حتى يموت وزعموا انه مغناطيس الانسان وله قصّة فى

مدينة النحاس وهى ان من علا سورها يضحك وينجذب الى داخلها ذكروا ان فى وسط هذه المدينة عمود من حجر باهت من علاها يجذبه به اليه وسياتى ذكرها ان شاء الله تعالى فى مقالة البلدان، واذا اخذ الانسان الضحك من وقوع نظره عليه لا يبريه من ذلك شىء الّا ما شاء الله ولا يبطل فعل هذا الحجر الّا طاير صغير يقال له الفرفر وهو اصغر من العصفور ولونه اسود وله [٢]طرق حمر وعيناه حمراوتان ورجلاه كذلك زعموا انه اذا وقع على هذا الحجر ابطل فعله،

بسذ هو اصل المرجان ينبت فى البحر وهو حجر كما ينبت الشجر فى البرّ منه ابيض ومنه احمر ومنه اسود يقطع نزف الدم ويقوى العين كحلاً وينشفُ رطوباتها [٣]الفضيلة ويقوى القلب وينفع من عسر البول واذا علق على المصروع نفعه نفعًا بيّنًا والاولى ان يعلق فى رقبته،

بلاو حجر ببلاد الترك اذا مسحت النصل به يكلّ،

بلور قال ارسطو البلّور صنف من الزجاج الّا انه اصلب وهو مجتمع الجسم فى المعدن بخلاف الزجاج فانه متفرّق الجسم يجمع بالمغنيسيا والبلور احسن اصناف الزجاج واشدّ صلابة واحسن بياضاً وصفاء وقد يصبغ بالوان الياقوت فيشبه الياقوت والملوك يتّخذون منه اوانى على اعتقاد ان للشرب فيها فوايد قيل من اتّخذ من البلور انية يشرب فيها لم تصبه علّة الاستسقاء واذا قابل البلور الشمس وادنيت منه خرقة سوداء او قطنة تاخذ فيها النار ومن اراد ان يشعل من تلك النار فعل، وللبلور صنف آخر اقلّ من الاول صفاء واشدّ صلابة اذا نظر الناظر اليه ظنّه ملحاً فاذا قرعت بهذا الحجر الحديد المسقى خرجت النار بالسهولة وهذا يكون مقدحة لغلمان الملوك، وقال غيره البلور الاغبر اذا علق على من يشتكى وجع ضرسه سكن وجعه،

بورق اجزاء سبخة من الارض كالملح الّا ان البورق اقوى وانواعه كثيرة كالنطرون وهو الارمنى وبورق الصايغين وهو يشبه النورة والتنكار قالوا انه يجلب من بلاد الهند من الارض لله احرقوا فيهما الموتى وهذا عزيز كثير الفايدة وبورق الخبازين والبورق الزراوندى يميل الى الحمرة والبورق الكرمانى والبورق الغربى قالوا يحصل من شجر الغرب، ومن خواصّه انه يطلى على الكلف فى الحمام ويصبر عليه زماناً يزيل الكلف واذا تشبث العلق بحلق انسان يخلط البورق بالخلّ ويغرغر به يسقط فى الحال واذا قلبت الخلّ عليه وتركت البيض فى وسطه يسلق، وقال ارسطو ان للبورق انواعاً كثيرة فمنه ما يتكوّن

[٢]) طوق احمر C.e [٣]) الصلبة f

فى الماء الجـــارى ومنه ما يتكوّن من الحجر فى معدنه ومنه ابيض واحمر واغبر والوان كثيرة فاذا جعلته فى اناء وصببت عليه خلًّا حامضـــاً *غلى غليـــاناً شديداً من غير نار والبورق يذيب الاجساد كلّها ويلينها للسبك ويمنع عنها حرق النـــار ويسرع انحلالهـــا، وقال غيره البورق ينفع الجرب والبرص طلاءً وينضج الدماميل وينفع الصمم ويصمد به للاستسقاء مع التين ويجلو البياض العتيق من العين وينفع من الحمى التى تنوب بادوار اذا مزج به البدن قبـــل الدور بساعة والاكثـــار من اكله يسوّد اللون، وقال الشيخ الرئيس انه يرقّ الشعر نثراً عليه واذا ضمد به جذب الدم الى ظاهر البدن ويحسن اللـــون وينفع من الهزال تلنه ربّما اسودّ لكثرة اكله اللون وينفع من الحزاز،

بهتة قال ارسطاطاليس هذا حجر على اكناف الظلمة المعتمة لا نهار فيهـــا ولا تبلغها الشمس ولو اصابتها تتزاور عنها بقذفة والبحر المحيط هناك وهو البحر الذى يسمّى اوقيانوس وهذا الحجر صغار وكبار ولونه لون المرقشيثاء الذهبية فلمّا بلغ الى ذلك الموضع الاسكندر نظر اليه قوم من عسكره فبقوا مفتوحة افواههم لا تنفض عروقهم ولا ترتفع نفسهم وقد نهبوا واذا طـــاير صغير فى بحر اوقيـــانوس خرج من البحر ووقع على هذه الحجـــارة وما وقع على شىء غيرهـــا فذهب عن النـــاس ما اصابهم بسبب وقوع نظرهم على تلك الحجارة فانصرفوا سالمين فامر الاسكندر بستر الوجوه والاخذ من تلك الاحجار ملفوفة فى الثياب وبنى من تلك الاحجار سور مدينة بلا بيوت ولا مساكن ولا ابواب ومضى عنها فحملت الرياح الغبار وسفت عليها وصار خارجها مطيناً وداخلهـــا مكشوفاً لم يصبه ما بات خارج المدينة هذا ما ذكره ارسطو فى كتاب الاحجـــار، وقد ذكر غيره وسمّى ذلك الحجر حجر الباهت وقد ذكرناه لئن اوردنا كلام ارسطو لانـــه الى التحقيق اقرب، وقال مفسّر كلام ارسطو اخبرنى من اثق به ان بعض ملوك بنى اميّة سمع بهذه المدينة فوجّه اليها بقايد مع عسكره ليعرف خبرها فلمّا وصل اليها احتال للصعود واخذ السلاليم وامر رجلاً بالصعود فلمـــا صعد فتح فاه وانحدر الى المدينة فامر غيره ففعل كمـــا فعل الاول وانحدر الى المدينة ثم امر غيرهما وحلّفه ان يرجع ويذلّ له المواعيد فانحدر وما رجع فقال ان فيهـــا خاصّية فرجع وكتب الى الملك القصّة كما كانت وسياتى الكلام فى هذه المدينة مبسوطاً وذكر من بعث اليهـــا وكيفية صعودهم السور فى مقالة البلدان ان شاء الله تعالى،

*) f على نار وغليته غليانا شديدا فانه يذيب

بيجاذق قال ارسطو انه حجر احمر اللون وحمرته غير حمرة الياقوت ومعدنه بلاد المشرق فاذا اخرج من معدنه اصابته ظلمة فاذا قطعه الصانع خرج نوره وحسنه فمن تختم به وزن عشرين شعيرة يدفع عنه الاحلام الردية المفزعة ومن استقبل شعاع الشمس وادمن النظر اليه نقص نور عينه واذا مسح به شعر الراس واللحية ثم وضع الراس على الارض اتاه من عود وتبن ء

ندمر قال ارسطو انه حجر يوجد بناحية المغرب فى شواطى البحر وليس الّا فى هذا الموضع فقط وهو حجر ابيض مثل الرخام خاصّيته انه اذا شمّه انسان جمد دمه فى جسده ومات من ساعته ء

تنكار قال ارسطو انه حجر من جنس الملح يوجد فيه طعم البورق ومعدنه على ساحل البحر وهو يعين على سبك الذهب ولينه وينفع من تاكل الاسنان ويقتل دودها ويسكن ضربانها ويجلوها وله فى تسكين اوجاع الاسنان خاصّية عجيبة ء

توتيا قال ارسطو انه حجر معدنى ذو انواع ابيض واخضر واصفر مشوب بحمرة يسيرة ومعادنه على سواحل بحر الهند والسند كلّها تنفع العيون المرطوبة وتطيب رايحة الزفرة وقال غيره التوتيا دخان يرتفع حيث يخلص النحاس من الحجارة والرمل اللذين يخالطانه ينفع من القروح ووجع العين ويحفظ صحّتها ويزيل الصنان وينفع من وجه العين ء

جالب النوم قال ارسطو حجر شديد الحمرة صافى اللون ويرى بالنهار كانه يخرج منه شبه بخار وبالليل يسطع ضوءه حتى يضيء كلّما حوله فاذا علق منه على انسان ولو وزن درهمين اورثه نومًا ثقيلًا وان جعلته تحت راس نايم لا يتيقّظ حتى يدور راسه واذا طلى على موضع الحمرة ابراها باذن الله تعالى ء

جزع قال ارسطاطاليس ان للجزع انواعًا كثيرة وهو حجر يوتى به من اليمن والصين واليمنى احسن وهو حجر ذو الوان كثيرة سواد وبياض واهل الصين كرهوا ان يقوبوا معدنه وانّما يستخرجه من معدنه قوم ماذونون لا معاش لهم غير ذلك ويبيعونه فى غير بلاد الصين وامّا اهل اليمن فان ملوكهم لا يريدون اخذ شيء منه ولا يدخل خزاينهم ولا احد يتختّم ولا يتقلّد منه فمن فعل ذلك كثرت همومه وغمومه ويرى احلامًا ردية مخوفة ويعسر عليه قضاء الحوايج ولا يفلح لابسه فى الامور كلّها وان علق على صبى كثر سيلان لعابه وكثر بكاءه وفزعه ومن سحق منه وشربه قلّ نومه ويكثر فزعه ويسوء خلقه ويثقل لسانه وان سحق وجلى به الياقوت حسّنه وصيّره مشرقًا منيرًا ء وقال غيره اذا ادمن

النظر اليه اورث الهمّ وضيق الصدر واذا وضع بين قوم ولا علم لهم وقعت بينهم عداوة شديدة وتبقى ما دام ذلك الفصّ بينهم واذا علق على امرأة تسهل ولادتها وان وضع بقربها خفّ وجعها ٭

حامى قال ارسطاطاليس هو حجر شديد الحمرة مشوب بنقط صغار سود يجلب من بلاد الهند من اخذ من هذا الحجر ونقاه من تلك النقط السود الّتى فيه حتى يصير احمر كلّه والقاه على النحاس يكون حمرة مثل الذهب لان تلك النقط هى دخان الفضّة وينفع من الفالج اذا سعط بذلك الحجر ٭

حجر قال بلبناس فى كتاب الخواصّ اذا كان الجمل كثير الرغاء وربطت فى ذنبه حجرًا لا يرغو البتّة وقال صاحب الفلاحة الحجر الذى فيه ثقبة خلقة اذا علقت على شىء من الاشجار تكثر ثمرتها ولا يصيب ثمرها شىء من الآفات ٭

الحجر الابيض قال ارسطو اذا كان الحجر ابيض فحككته فخرج محكّه اصفر فصاحبه الذى يمسكه معه اذا تكلّم شيئًا صادقًا كان او كاذبًا يقع وان خرج محكّه احمر فكلّ شىء يعمله يقع سريعًا باذن الله وان خرج اغبر على لون الارض فكلّ ما استعان به فى شىء من عمله يصحّ له وما قال يسمع منه وان خرج محكّه اسمانجونيًّا فلا يزال من استصحبه طيب النفس وان خرج محكّه اخضر ان علق فى بستان اسرع خروج غرسه ويعظم اشجاره سريعًا وان خرج اسود ابرأ من سقى السمّ القاتل باذن الله ومن لدغ الحيّة والعقرب اذا شرب من محكّه او علق عليه ٭

الحجر الاحمر قال ارسطو اذا كان الحجر احمر فحككته فخرج محكّه ابيض كان حامله كلّ عمل يعمله ينجح وان خرج اسود كان اكثر ما تحدّث به نفسه يقدر عليه وان خرج اصفر فمن ربطه على عضده يحبّه الناس وان خرج اغبر فانه حيث ذهب فى عمل ينجح وان خرج اخضر فان الذى يمسكه معه يعرف عنه السلاح وقال الشيخ الرئيس ان فى الاحجار حجرًا احمر يشبه [1] التبر وزن دانق منه قتال يفعل بحمله جوهره كالبيش ٭

الحجر الاخضر قال ارسطو اذا كان الحجر اخضر ثم حككته فخرج محكه ابيض فمن امسكه معه وغرس غرسًا او زرع وجعل هذا الحجر فى خرقة او قطنة ودفنه فى الزرع ينبت باذن الله احسن نبات وان خرج اسود يجتمع بمن امسكه خير كثير باذن الله وان خرج اصفر فكلّ دواء يعطيه انسان يوافقه وان خرج احمر تكثر عطينه من كلّ احد وتكرّم وان خرج اغبر لا يعالج

[1]) a. b البسد

مريضاً الّا برا باذن الله تعالى،
الحجر الارمنى فيه ادنى لازوردية ورملية وربّما استعمله النقّاشون عوض اللازورد وهو لين اللمس يسهل السوداء اسهالاً قويّاً ومن خواصّه ان مغسوله لا يقىء[z] وغير مغسوله يقىء،
الحجر الاسمانجونى قال ارسطو اذا كان للحجر اسمانجونيّا فحككته فخرج منه ابيض فمن استصحبه يبقى مزاجه غير حزين وان خرج منه اسود فمن علقه عليه لم ينجح له عمل وان خرج منه اصفر فهو صالح لكلّ عمل وان طرح فى بير او نهر قلّ ماؤهما وربّما انقطع وان خرج منه احمر فمن استصحبه يرى كلّ خير وان خرج منه اخضر فمن امسكه لم يزرع فى ارض حارّة او ارض بردة الّا انبتت احسن النبات وان خرج منه اغبر واكتحل به على اسم امراة احبّته،
حجر الاسفنج قال الشيخ الرئيس الاسفنج جسم رخو بحرىّ متخلخل كاللبد ويقال انه حيوان يتحرّك فى الماء ويلتصق بما يشبث به يوجد فيه حجر خاصّيته تفتيت حصاة المثانة وانه حجر عزيز جدّاً،
الحجر الاسود قال ارسطو اذا كان للحجر اسود فحككته فخرج محكّه ابيض ينفع من سم الحيّة والعقرب اذا شرب الملدوغ من محكّه او علق عليه وان خرج اصفر فمن امسكه لم [z]يع كثيراً ويصحّ اهل البيت الذى فيه من الادواء وان خرج اسود على لونه فمن امسكه معه يقضى له الحوايج من الناس ويزيد فى عقله وان خرج اخضر فمن امسكه لم تلدغه الهوامّ،
الحجر الاصفر قال ارسطو اذا كان الحجر اصفر فحككته فخرج محكّه ابيض فمن امسكه معه يحصل له كلّ شىء يطلبه من الناس وان كان اخضر فانه اذا وضع على كلّ شىء من الاعمال كان جديراً ان يقع وان كان احمر لقن للجواب عن كلّ شىء يسال باذن الله تعالى وان خرج اسود فمن اخذه معه وسمّى اسم من يريده فانه يتبعه ولا ينقطع عنه ما دام الحجر معه،
الحجر الاغبر قال ارسطو اذا كان الحجر اغبر وسحق او حكّ فخرج محكه او سحيقه ابيض أن سحق على اسم انسان ويكتحل به وسمّى ذلك الانسان فانه يحبّه ويشفق عليه وان خرج للحكّ اسود فمن اكتحل بحكاكته يكرمه كلّ احد وان اكتحلت به النساء احبّهن ازواجهن ولم يعص لهن امر وان خرج اصفر فمن استصحبه يثنى عليه من رآه حيث ذهب وان خرج احمر فحيث ما ذهب صاحبه ينبسط عليه المعاش وان خرج اخضر فان امسكه اذا جلس

---
z) a.b.e يعى , c يعمى , f يقى

مع قوم اكرموه وان خرج اسمانجونيًا فان صاحبه يعدّ حكيمًا وان لم يكن كذلك؛

حجر الباه قال ارسطو ان الاسكندر اصاب بافريقية معدن هذا الحجر خاصيته انه اذا ادنى من الانسان او الحيوان اشتها الجماع فمنع الناس من حمله الى عسكره مخافة افتضاح النساء وكسر بعض هذه الاحجار فوجد فى جوفه عقربًا وصورتها فى جانبى الحاجر فمن امسك من هذا الحاجر تحت لسانه امن من العطش واذا سقى منه صاحب الماء الاصفر ولو اربع شعيرات اسهله من ساعته وبارض مصر حجر من شدّه على ظهره تثور به شهوة الجماع وان نحاه تزول عنه تلك الشهوة؛

حجر البحر قال ارسطو هذا حجر يوجد على سواحل البحر يتولّد من لطيف اجزاء الارض وبخار البحر وهو حجر اسود خشن المجس مثل الرحا الّا انه خفيف لا يغوص فى الماء وخاصيته ان الانسان اذا استصحبه وركب البحر امن من الغرق باذن الله تعالى واذا القى فى القدر لله فيها الماء لا يسخن البتّة ولو اوقد تحته حطب كثير واذا سحق منه سبع شعيرات وصبّ عليه دهن شحم الدواب الاورق مع مرارة الكلب ويطلى به مفاصل الانسان وعروقه اليابسة لانت وتحلّلت موادّها وهذا الحاجر اصابه الاسكندر فى الظلمة وابرى به الزمنى وذوى العاهات من الناس وقد سبق العلم به اليه من كتاب هرمس؛

حجر الحبارى حجر يوجد فى حوصلة الحبارى يشدّ على الانسان لا يحتلم ما دام عليه وان كان به اسهال يحتبس باذن الله تعالى؛

حجر الحبش يجلب من بلاد الحبشة يضرب الى الصفرة يستحكّ منه حكاكة لادغة اللسان تنقى غشاوة العين وينفع من آثار القروح؛

حجر الحصاة قال ارسطو اذا شرب من هذا الحاجر وزن عشر حبّات يفتت حصاة المثانة وهو حجر فيه رخاوة يخرج من بحيرة بارض المغرب ترمى به الامواج الى الساحل فيوجد كانه الفلك لله تغزل بها النساء؛

حجر الحية هو حجر يقال له بالفارسية مُهْره مار فى حجم بندقة صغيرة يوجد على راس بعض الحيّات خاصّيته ان العضو الملدوغ يوضع فى اللبن الحليب او الماء الحارّ وهذا الحاجر يلقى فيه فانه يلتزق بموضع اللدغ ويستخرج منه السمّ وقال الشيخ الرئيس انه ينفع نهش الحيّة تعليقًا قال جالينوس اخبرنى بذلك رجل صدوق وقال غيره انه حجر البازهر منه ما هو ثقيل اسود ومنه ما هو رمادى ومنه ما فيه خطوط والذى فيه الخطوط ينفع لاصحاب النسيان

وانواعه كلّها يفتّت الحصا من المثانة اذا حكّ وشرب ماءه،
حجر الخطاف يوجد فى عشه حجران احدهما احمر والاخر ابيض فان علق الاحمر على من يفزع فى نومه يدفع عنه ذلك وان علق الابيض على من به صرع يزول عنه،
حجر الدجاج يوجد فى قانصة الدجّاج وهو حجر اسمانجونى اذا شد على المصروع يزيل منه الصرع ويزيد فى قوّة الباه اذا علق على الانسان ويدفع عنه العين السوء ويترك تحت راس الصبى لا يفزع فى نومه،
حجر الرحا يشدّ على المراة قطعة من السفلانى لا يسقط جنينها وينحى عنها عند الوضع لئلّا تتعسّر ولادتها واذا رشّ عليه الخلّ بعد ان احمى وجلس عليه قطع نزف الدم ويحلّل الاورام الحارّة،
حجر الرى قال ارسطو انه صالح للاستسقاء الطبلى والزمنى،
حجر السامور حجر يقطع الاحجار كلّها ذكر ان سليمان عم لما اراد بناء بيت المقدس امر الشياطين بقطع الاحجار فشكى الناس اليه من صوت قطع الشياطين الاحجار فجمع سليمان عم علماء بنى اسرائيل وعفاريت الجن وسالهم عن قطع الاحجار من غير صوت فقالوا يا نبى الله ما لنا بذلك من علم غير ان ماردًا لم يدخل فى طاعتك يقال له صخر ربّما يكون عنده علم ذلك فامر سليمان باحضاره فى قصّة طويلة وساله عنه فقال يا نبى الله اعلم حجرًا له هذه الخاصّية ولكن لست اعرف مكانه وعندى حيلة فى تحصيله علىّ بعش العقاب وبيضها فجاء بها بعض العفاريت فى ساعته فدعا بجام من القوارير غليظ شديد الصفا وجعل فيه بيض العقاب ووكرها وامر بردّها الى مكانها فعاد العقاب الى عشه فرآه مغطى فضربه برجله فلم يقدر على كسره فطار واقبل صبيحة اليوم الثانى وفى منقاره قطعة حجر فالقاها على الجام فانشقّ نصفين من غير صوت فدعا سليمان العقاب وقال له اخبرنى من اى موضع حملت هذا الحجر فقال يا نبى الله من جبل بالمغرب يسمّى جبل السامور فبعث سليمان الجنّ فحملوا منه قدر الحاجة فكان بعد ذلك تقطع به الصخور من غير ان يسمع لها صوت،
حاجر السم حجر كالجزع لكنه ليس بجزع يوجد فى خزاين الملوك خاصّيته انه يتحرّك عند حضور السم حكى الوزير نظام الملك الحسن بن على قدس الله روحه فى كتابه سير الملوك ان سليمان بن عبد الملك قال ذات يوم ان مملكتى ليست تقصر عن مملكة سليمان بن داود عم الّا ان الله تعالى سخر له

الجنّ والريح والطير وليس لاحد من الملوك على وجه الارض مثل ما لى من الاموال والعدّة فقال بعض الحاضرين لهم شىء يحتاج اليه الملوك ليس عندك يا امير المومنين فقال ما هو قال وزير يكون وزير بن وزير كما انك خليفة بن خليفة فقال وهل تعرف وزيراً هذه صفته قال نعم جعفر بن برمك فانه ورث الوزارة ابًا عن جدّ الى زمن ازدشير ولهم كتب مصنفة فى الوزارة يعلمون اولادهم لا يصلح لوزارتك غيره فكتب سليمان الى والى بلخ وامره بارسال جعفر الى دمشق مع التجمّل والاعزاز وان احتاج الى مائة الف دينار فلمّا وصل الى دمشق ودخل على سليمان قبّل الارض فراى سليمان صورته استحسنها وتحرّك له وامره بالجلوس بين يديه فما كان الّا يسيراً حتى عبس سليمان وجهه وقال لا حول ولا قوّة الّا بالله قم من عندى فاقامه الحاجب وخرج به من عنده ولم يعرف احد سبب ذلك الى ان خلا سليمان بندمائه فقال بعضهم يا امير المومنين طلبت جعفرًا من خراسان باعزاز فلمّا حضر ابعدته فقال لو لا انه جاء من ارض بعيدة لامرت بضرب عنقه لانه حضر بين يدى ومعه من السمّ القاتل فكانه اول ما جاء الينا تحفته سمّ قاتل فقال ذلك النديم اتاذن لى يا امير المومنين ان اكشف هذا فاذن له فذهب الى جعفر وقال له انك لمّا حضرت عند امير المومنين كان معك شىء من السمّ قال نعم وهو معى الان تحت فصّ خاتمى هذا الّا ان اباءى احتملوا من الملوك مشقّات كثيرة لما طلبوا منهم الاموال وعذّبوهم بانواع العذاب فانى خشيت ان اكلف شيئًا مثل ما كلفوا ولا يكون لى به طاقة فعند ذلك احببت ان امصّ خاتمى هذا واستريح من الاهانة وعذابهم فرجع النديم الى سليمان واخبره بما سمع من جعفر فتعجّب سليمان من حزمه ونظره فى العواقب فامر باحضاره مرّة اخرى بطريق الاجلال واقعده فى جنبه وخلع عليه خلعة الوزارة ووضع الدواة بين يديه حتى وقّع بحضور سليمان عدّة توقيعات فلما انبسط فى خدمته ساله فى بعض الايام وقال كيف عرف امير المومنين السمّ اذا حضرت فى مكان معه فقال له معى خرزتان شبيهتان بالجزع لا افارقهما ابداً من خاصيتهما انهما يتحرّكان من السمّ اذا حضرتا فى مكان معه فلمّا دخلت علىّ تحرّكتا وحين قعدت بين يدى اضطربتا وكانت تقع احداهما على الاخرى فلمّا قمت من عندى سكنتا ثم فتحهما من عنده وعرضهما على جعفر وكانتا خرزتين كالجزع،

حاجر الشياطين قال ارسطو انه حجر املس احمر اللون لونه لون الياقوت وكسره ايضا كسر الياقوت ليس له شفاف اذا غمس فى الماء اصفرّ مثل الزرنيخ

واذا كلس ثلاث مرّات احمرّ وصار مثل الزنجفر فان القى جزء منه على اربعة عشر جزءا من الفضّة صبغها ذهبًا احمر باذن الله٭

حاجر الصرف حجر احمر يضرب الى السواد يجلب من ارض كرمان ويسمى ايضا حجر الخمار يسقى من اضرّ به النبيذ او اصابه صداع الخمار يستريح فى الحال وربّما يحلّ ويكتب به كما يكتب بالزنجفر لون احمر مايل الى السواد٭

حاجر الصنوبر قال ارسطو حجر الصنوبر صالح لدفع اليرقان يوخذ بالحيلة من عش الخطاف وقال غيره الحيلة فى ذلك ان يوخذ افراخ الخطاف وتطلى بالزعفران وتترك مكانها فاذا عادت امّها ترى عليها اثر الصفرة تحسب ان بها اليرقان فتاتى بهذا الحجر وتتركه فى العشّ وتلك الافراخ به٭

حاجر عاجى قال الشيخ الرئيس يمنع نزف الدم من الجراحات والقروح٭

حاجر عسلى قال الشيخ الرئيس هو حجر حكاكته مفرطة الحلاوة وهو فى قوة الشاذنج والشاذنج يذرّ على اللحم الزايد فيضمره ويدمّل قروح العين خصوصًا ببياض البيض ويحفظ صحّة العين ويقطع الدم المنبعث من القروح٭

حاجر العقاب حجر يشبه نوى التمر الهندى اذا حرك يسمع منه صوت واذا كسر لا يرى فيه شىء يوجد فى عش العقاب والعقاب يجلبه من ارض الهند واذا قصد الانسان عشّه اخذ هذا الحجر ويرميه اليه لياخذه ويرجع كانه قد عرف ان قصده اياه لاجل هذا الحجر واذا علق على من عسرت ولادتها تضع سريعًا ومن جعله تحت لسانه يغلب الخصم فى المقاولة ويبقى مقضى الحاجة عند الناس وربّما يوجد هذا الحجر فى عش النسر ايضا٭

حاجر الفار حجر يشبه الفار يوجد بارض المغرب يتركه الناس فى بيوتهم يجتمع عليه الفار بحيث يسهل اخذها والناس هناك يدفعون الفار بهذا الحجر لان تلك الارض خالية من السنانير٭

حاجر القمر ويقال له ايضا براق القمر يوجد عند زيادة القمر فى بلاد المغرب وهو حجر خفيف خاصّيته فيما يقال انه يعلق على الشجر فيثمر وهو يشفى الصرع اذا علق على المصروع كلّ ذلك عن الشيخ الرئيس وقال غيره حجر القمر حجر عسلى اللون ذو شفاف فى وسطه من داخله بياض يزداد بزيادة القمر وينقص بنقصانه ويخفى عند المحاق وبالهند حجر اذا خسف القمر يقطر منه ماء يقال له ايضا حجر القمر٭

حاجر القير قال ارسطو هذا الحجر يوجد بالمغرب عند المدينة التى بناها الاسكندر وهذا الحجر اسود اللون فى لون القير اذا لمسه لامس اصابه خشونة

واذا القى منه جزء على الف جزء من القير غلا القير كما يغلى على النار واذا القى فى عيون الماء الجارى المسرع حاد عنه الماء ❊

حاجر القىء حجر يوجد بارض مصر اذا اخذه الانسان بيده غلب عليه الغثيان وتقيا جميع ما فى معدته بحيث لو لم يلقه يخاف عليه التلف ❊

حاجر الكلب اذا رميت الكلب بحجر يعضه فان القيت ذلك الحجر فى النبيذ فكل من شربه يعربد ❊

حاجر لبنى اذا حك بالماء خرج منه شىء كاللبن وهو حجر رمادى اللون حلو الطعم ينفع من ابتداء الاورام ويكتحل بحكاكته مع الماء يمنع من نزول الماء وينفع سيلان الفضول من العين وقروحها ❊

حاجر المطر يجلب من بلاد الترك وهو انواع بالوان مختلفة اذا وضع شىء منها فى الماء يتغيم الهواء ويمطر مطراً ضعيفاً وربما يقع الثلج والبرد وببلاد الترك عقبة مشهورة كل من مر بها يلف اللبد على حوافر الدواب لئلا يسمع صوت احجارها فان تلك الاحجار لو وقع بعضها على البعض بحيث يسمع منها ادنى صوت يتغيم الهواء ويمطر السحاب مطراً كثيراً الى حد تهلكة الناس ❊ ولقد حكى من شاهد هذا قال كنا فى مجلس عماد الملك السلوى وزير السلطان جرى ذكر هذا الحجر فانكر بعض الحاضرين فقال الوزير اطلبوا فلاناً فحضر رجل تركى فقال له بلغة الترك اعمل لنابت فدعا طاساً جعل فيه الماء والقى فيه حجراً فما كان الا يسيراً حتى رابنا غيماً متقطعا ينزل منه المطر ❊

حاجر الناقة يوجد هذا الحاجر فى موضع تمرغ عليه الناقة يوضع هذا الحاجر على الخوان كل من اكل عليه لا يجد طعم الماكول ما دام ذلك الحاجر على الخوان ويعلق على العاشق الهايم يسلو فى الحال ويزول عنه الهيمان والعته ❊

الحجر الهندى قال ارسطو هو حجر متخلخل الجسم مثقب كله منه اصفر وابيض خفيف الجسم اذا وضع على بطن المستسقى بالماء الاصفر نزع منه ذلك الماء وجذبه ونشفه واذا وزن الحاجر يوجد فيه ذلك المقدار من الماء ومن سحق منه وطلى به الموضع الذى لا شعر عليه ينبت نباتاً حسناً ❊

حاجر يتولد فى الانسان قال ارسطو اذا سحق مع الكحل قلع البياض من العين اذا اكتحل به ❊

حاجر يتولد فى الماء الراكد قال ارسطو اذا سحق وسعط به نفع من الصرع والجنون نفعاً بيناً ❊

الحجر اليهودى قال الشيخ الرئيس هو حجر كالجوز الصغير الى طول يسير تقطعها خطوط تاتى من طرفه وخطوط اخرى معارضة لها متوازية فيتقاطع وربّما يكون مدورًا مفرطحًا زيتونى الشكل ينفع من حصا الكلا والمثانة شربًا وينفع من عسر البول وضعف المعدة ويسقط الشهوة، وقال غيره يوجد على طرف بحر مرباط حجر فى معدنه يتحرّك جميع الايام غير يوم السبت فلذلك سمى الحجر اليهودى ومن خاصّية هذا الحجر ان يلقى فى الماء ويشرب الماء يفتّت احجار المثانة ولو تركته عددًا كثيرًا فى موضع زمانًا ثم رجعت اليها بعد الاربعين يومًا تجدها قد زاد عددها،

حجر يقوم على الماء قال ارسطو هذا الحجر خفيف الجسم يقوم على الماء واذا كان الليل خرج اكثر جسمه حتى لا يبقى فى الماء الّا قليل فاذا كان وقت طلوع الشمس اخذ فى الغوص قليلاً قليلاً حتى صار بحيث لا يبلغه اثر الشمس ثم يقف فاذا اخذت الشمس تغيب ترتفع قليلاً قليلاً حتى اذا غابت استوى على وجه الماء فمن اخذ هذا الحجر وعلقه على الخيل لم تصهل وان علق على شىء من الحيوان لم تصح حتى ينزع منها وكان الاسكندر اذا اراد ان يوقع بعدوّه بياتًا علق من هذا الحجر على خيل عسكره فلم يسمع منها صهيل حتى وافاهم، واما ضدّه قال ارسطو هذا الحجر والحجر السابق فى موضع واحد وهذا خلاف الاول لانه اذا بدت الشمس تغيب بدا ينزل حتى وقف واذا بدت الشمس تطلع بدا يخرج قليلاً قليلاً حتى يقف على وجه الماء وفى ايّام الغيم الّتى تظهر فيها الشمس مرة وتغيب اخرى لا يزال هذا الحجر ينزل ويطفو وخاصيته ايضا ضدّ خاصية الحجر الاول اذا علق على الخيل لم تسكن من صهيلها ليلاً ولا نهارًا،

حرص قال ارسطو انه حجر اصفر اللون مشوب ببياض وخضرة وهو خفيف لين الجس معدنه بناحية المغرب وخاصّيته انه ينفع من لسع الهوامّ وجميع ذوات السمّ باذن الله تعالى،

حوساى هو خبث الحديد قال ارسطو ان الحديد اذا خلص بالنار حدث منه حجر يسمّى خبث الحديد له خاصية عجيبة فى تجفيف الجراحات وابراء البواسير وادمالها ويجعل فى بعض الجوارشات لمن فى معدته استرخاء وضعف فيشدّ اعصاب المعدة ويصلبها ويذهب برياح البواسير واللون المتغيّر من قبل البواسير،

خبث الطين قال ارسطو ان عمل منه انية او قواليب للبناء ثم ادخل النار

انسكب منه شبيه العسل ثم يتحجّر وهو يستعمل فى الاصباغ والصبّاغون يسوّدون به الثياب بعد ما ينقعونه فى الخلّ وهو نافع لدبر الدوابّ اذا سحق ونثر عليها ٥

خرسوليبنون قال ارسطو هذا الحجر قد يكون اصفر واحمر واخضر واسود واجوده ما كان فيه هذه الالوان الاربعة فالاصفر يوجد فى معدن الذهب والفضة والاحمر يكون بلون الياقوت ولكن ليس له شفاف الياقوت ويوجد فى معدن الذهب وحده والاخضر يوجد فى معدن النحاس والاسود فى معدن الفضّة وافضل هذه الانواع ما يكون فيه ذهب وفضّة ونحاس فيكون متولّداً من بخار هذه الاجساد فاذا سحق منه سبع شعيرات وتسقى بمرارة ديك افرق ولطخ به ايضا موضع العظم المعوج ردّه الى الاستواء واذا طرح عليه وزن سبع شعيرات من الزيبق مكلساً ويلقى على النحاس بيّضه ويذهب برايحته ويصير فضّة باذن الله تعالى ٥

خصية ابليس هو حجر يوجد بارض الصين من استصحبه لا يدور اللصّ حوله ولا حول متاع فيه تلك الحجر ويزيد حامله وقاراً فى اعين الناس ٥

الدر قال ارسطو ان البحر المسمى اوقيانوس هو البحر المحيط بالدنيا ويتصل به البحر المسلوك يضطرب فى اوقات فصل الربيع من هبوب الرياح فيهيج هيجاناً شديداً فيطلبه اسطوروس وهو الصدف فى هذا الوقت ولا يطلب اسطوروسُ اوقيانوسَ الّا فى ريح عطوس وهى لله تلقح الشجر فاذا صفقت ريح عطوس ارتفع الصدف من قعر البحر الذى يسلكه الناس وهاجت الريح الامواج من اوقيانوس فيقع فى البحر المسلوك منه رشاشات فيلقمها الصدف كما تلقم الرحم النطفة ثم يرجع الصدف الى اسفل البحر فتصير تلك النطفة مركبة من الماء واللحم فى جوف الصدف فربّما وقع فى فمه قطرة كبيرة فتنعقد درّاً كبيراً وربّما تقع رشاشات فتنعقد اجزاء صغاراً كما ترى فى اكثر الاصداف ثم ان الصدف اذا وقعت فى فمه القطرة خرج من قعر الماء الى ظاهره عند هبوب الشمال وطلوع الشمس وغروبها ولا يخرج فى وسط النهار فان شدّة الحرّ ووهج البحر يفسد الدرّ واذا خرج الصدف يفتح فاه ليقع الشمال على الدرّ فينعقد من اثر الشمال وحرارة الشمس كما ينعقد الجنين فى الرحم من حرارتها ثم ان جوف الصدف ان خلا من الماء المرّ يكون الدرّ فى غاية الصفاء والجلاء وحسن الهيئة وان خالط جوف الصدف شىء من الماء المرّ يكون الدرّ اصفر اللون او كدراً غير مهندم وكذلك اذا استقبل الصدف الهواء فى غير هذين

الوقتين كانت الدرّة كَدِرة واذا كانت فيها دودة او كانت مجوّفة غير مصمتة كان سببها استقبال الصدف فى الهواء الردى وهو الليل وانصاف النهار ثم ان الصدف اذا تجسّدت الدرّة فى جوفه تجسّداً مستوياً هبط الى قعر البحر حتى يترسّخ فى عمق البحر وتتشعّب منه العروق ويصير نباتاً بعد ان كان حيواناً ذا نفس بفعل الله تعالى خالقه وخالق الاشياء ثم ان الدرّة اذا تركت حتى يطول بها المكث تغيّرت وفسدت مثل الثمرة اذا لم تقطف من الشجرة وقت بلوغها فانه يذهب حسن لونها وطيب طعمها، وقال غيره ان فى بحر اوقيانوس ماء شبيهًا بالزيبق لزج مثل الغرا والقطرة الّتى يتولّد منها الدرّ من رشاشات ذلك الماء ثم ان الدرّ اذا تمّ وبلغ فى جوف الصدف " ينتقل الى موضع صلب ينبت فيه واذا انتقل الصدف من موضعه الى ارض البحرين ينتهنّا الناس بعضهم بعضاً بوصول قفل الصدف والغوّاص اذا نزل لاخراجه يقلعه من الارض فما اخرج فى وقته يبقى طريًّا صقيلاً وما اخرج قبل وقته او بعده لا يبقى على لونه بل يتغيّر، قال ارسطو من خاصّية الدرّ انه ينفع من الخفقان والخوف والفزع الذى يكون من المرة السوداء ويصفى دم القلب جيداً وانّما تخلطه الاطبّاء بالادوية لهذا المعنى ويستعملونه ايضا فى الاكحال لتشديد اعصاب العين ومن وقف على جعل الدرّ واللالى ماء رجراجاً فانه اذا طلى به البياض الذى فى الجسد من البرص اذهبه فى اول مرّة وردّ موضعه الى لون باقى البدن باذن الله تعالى،

دهنج قال ارسطو انه حجر اخضر فى لون الزبرجد لين المجسّة يتولّد كما قال هرمس فى معدن النحاس وذلك ان النحاس فى معدنه اذا طبخته بخارات الارض ارتفع منه بخار من كبريت الارض الّتى يتولّد فيها فيرتفع ذلك البخار وتضمّه الارض فيتكاثف بضمّ بعضه الى بعض فاذا ضربه الهواء وعقده وصيّره حجرًا يكون دهنجاً وهو اجناس كثيرة الاخضر والشديد الخضرة والموشى وعلى لون ريش الطاوس والكمد وربما توجد هذه الالوان كلّها فى حجر واحد فيخرطه الخرّاط فيخرج منه الوان كثيرة ونسبة الدهنج الى النحاس كنسبة الزبرجد الى الذهب فانهما يتولّدان من بخار معدنهما وهو حجر يصفو مع صفاء الجوّ ويتكدّر بكدورته ويصفو ايضا بالغدوات والعشيات، ومن عجيب خاصّية الدهنج انه اذا سقى انسان من محكّه او نحالته يسدّ مسالك

---

٩) f يموت الصدف ويثبت فى الارض وتنبت فيها عروقه عند حصول القطرة فى جوفه

الامعاء ويلهب البدن ويفعل فعل السمّ وان سقى منه شارب السمّ نفعه ومن امسكه فى فيه ومصّه مصًّا يكون ايضــًا رديًّا جدًّا فى بدنه وجوفه وان مسح على لدغ العقرب سكن وجعه وان اخذ من الذباب الذى يتولّد فى الباقلى خمسة او سبعة وشدخت بحجر الدهنج ووضعت على لسع الزنبور يبـرا من وقته وساعته وان سحق منه شىء بالخلّ ويطلى به مواضع القوابى تذهب باذن الله تعالى وينفع من السعفة فى الراس وفى جميع الجسد واذا القى سحيقه على الذهب ينكسر عند طرق المطـارق واذا خلط مع الطلق المحلول والقى فى القلعى ذهب بصريره ورايحته ٭ وقال غيره الدهنج عدوّ الزبرجد ويشبهـه فى المنظر فان جمع بينهما زمانًا كدر لون الزبرجد وذهب بنظارته وامّا خاصّيته فينفع من خفقان القلب ويدخل فى ادوية العين ينفعها ويشدّ اعصابها وان طلى بحكاكته بياض البرص ازاله وان علق على انسان تغلبه قوّة البـاه او يزيد على ما كان عليه ٭

دهباطى قال ارسطو انه حجر اسود جدًّا مثل السخـام يصاد فى البحـار اذا حرق وسحق مع الزيبق عقده واذا طرح على الطلق وعرض على النار صيّره ماء رجراجًا قلت انه حجر مبارك رزقنا الله تعالى ببركته ٭

رخام حجر ابيض مشهور قالوا اذا اردت ان لا تحبل المراة فاسقهـا وزن درهم رخامًا مسحوقًا وقال بليناس فى كتاب الخواصّ قد يوجد فى وسط الرخـام دودة فان اخذ منها اثنان او ثلاثة ويشدّ فى خرقة تعلق على عضد المراة لم تحبل البتة ٭

زفتى قال ارسطو هو حجر اسود مثل الزفت اذا كسرته ينكسر مثل الزجاج يوجد بناحية المغرب خاصّيته انه اذا سحق واسعط به مع الدهن ذهـب بالجذام والماء الاصفر ويفتح الجراحات ٭

زنوس[b] قال ارسطو هذا الحجر يوجد بقرب البحر الاخضر ومن خـواصّـه ان الانسان اذا تختّم به يزول عنه الحزن والغمّ ٭

زاجات تولّد جميع اصناف الزاجـات من اجزاء مائيّة واجزاء ارضية محرقة اذا اختلط بعضهـا بالبعض اختلاطـًا شديدًا وبسبب الحرارة الزايدة التى وجدت فى دخانيتها اذا اختلطت بالاجزاء المائيّة تحدث فيها دهنية فتصير قابلة للذوبان ولهذا وجد فى الزاج ملحية وكبريتية وحجرية فمن حيث انه وجد فيه الاجزاء المائية والاجزاء الارضية المحرقة وجدت فيه ملحيـة ومن

b) *a.b* رفوس, *e* ردوس, *f* زوقوس

حيث ان الحرارة نضجتها حتى حدثت فيه دهنية وجدت فيه كبريتية ومن حيث ان المـاء والتراب انعقد بحرارة الشمس وجدت فيه حجرية واما اختلاف الوان الزاجـات بحسب اختلاف المعـادن فـما كان فى معدنه قوة الحديد اغلب فالحمرة والصفرة غلبتـا عليه وان كان فى معدنه قوة النحـاس فالغالب عليه الخضرة ٭ ومنهم من قال تولّد الزاج من الزيبق الميت والكبريـت الاخضر والوانهـا الاحمر والاخضر والاصفر والاسود والابيض امّا الاحمر فيسمى السورى وهو اعزّ الانواع يجلب من نواحى قبرس والاخضر يسمّى القلقطـار والقلقند وهو حلو الطعم والاصفر زاج الحبر وهو اذا كسر يكون وسطه كالصمغ وهذا اجود الانواع وزاج الصبّـاغين والاساكفة وهو الذى يظهر فيه عيون واحسن الانواع الابيض الشبّ الذى يجلب من بلاد جرجان وطبرستـان وارض اليمن ٭ والزاج ينفع من الجرب والسعفة والناصور والرعاف وياكل الاسنان واذا دخن بالزاج هرب من رايحته الفار والذباب وسياتى انواعه فى مواضعها ان شاء الله تعالى ٭

زبد البحر قال الشيخ الرئيس زبد البحر انواع منه قطرى يستـعـمـل فى حلق الشعر وينفع من البهق ومنه اسفنجى شديد الجلاء للاسنـان ومنـه وردى نافع للنقرس والطحـال والاستسقـاء وقال غيره ينفع من داء الثعلب مع الخلّ ومن عجيب خواصّه انه ينبت الشعر وهو يحلقه وينفع من الـبـهـق والكلف والاثار ويجلو الاسنان وينفع من الخنازير والاستسقـاء وعسر البول وزعم بعضهم ان زبد البحر اذا علق على فخذ من ضربها الطلق سهلت ولادتـهـا وان القى منه درهم فى عشرة ارطال من الماء المالح بعد ما يغلى غلياناً شديداً يصيره عذباً ٭

زجاج قال ارسطو الزجـاج انواع كثيرة منه متحجّر ومنه رمل يوقد تحته ويلقى عليه حجر المغنيسيا فيجمع جسده بالرصاصية التى فيه وقد يتّخذ من الحصـا والقلى المطحونين يسبك فى قبّة مصنوعة لذلك ويوقد عليه كثيراً حتى يختلط ويجرى والزجـاج اذا اصابته النـار ثم اخرج الى الهواء من غير ان يدخن ينكسّر ولم ينتفع به وهو يتلوّن بالوان كثيرة لانه من الين الاحجار ويعدّ فى الاحجار كالمايق من النـاس لانه يميل الى كلّ صبغ يصبغ به وهو يخرج اللحم ٭ وقال الشيخ الرئيس يجلو الاسنـان وينبت الشعر اذا طلى بدهن الزيبق ويجلو العين ويذهب ببياضها ٭ قال بليناس فى كتـاب الخواصّ اذا سحقت الزجاج والفينة فى قنّينة فيها ماء وخمر فان المـاء ينفصل فيهـا عن

الحمر وهو عجيب جدًّا سهل التجربة فمن شاء فليجرب ٥
زرنيخ حجر معروف قال ارسطو له الوان كثيرة فمنه احمر ومنه اصفر ومنه اغبر فامّا الاحمر والاصفر فهمـــا دهنية المنظر اذا جمع مع الكلس حلق الشعر وهو سمّ قاتل ومن كلس الزرنيخ حتى يبيض وسبك النحاس والقى عليه شيئًا من البورق معه بيّضه وذهب برايحته المنتنة واذا احرق بالنار ودلك به الاسنان نفعها وذهب بحفرها وقال غيره الزرنيخ يجعل على الجراحـات والجرب السعفة الرطبة ينفعها ومع شىء من الزيت يقتل القمل ومع دهن الورد ينفع للبواسير واذا طلى الانسان به جسده لازالة الشعر يحدث به كلفا فليطل بعده بالارز والعصفر ليدفع غايلته والزرنيخ الاصفر يقتل الذباب برايحته فان جعـــل فى دبس او نحوه ليأكل الذباب منه نقتلهـــا قتلاً وحيًّـــا فاذا القيت الزرنيخ مع الملح فى النبيذ افسده ٥
زمرد يقال له ايضا زبرجد قال ارسطو هو حجر يتكوّن فى معـــادن الذهب اخضر اللون شديد الخضرة شفـــاف واشدّه خضرة اجمده واصفـــاه جوهرًا اجود من كمده فى العلاج والخاصّية وخاصّيته انه ينفع من السمّ القاتـــل اذا شرب ومن نهش الهوامّ ذوات السموم بالعضّ واللدغ اذا شرب منه ثـــلاث شعيرات قبل ان يعمل السمّ فيه ويتخلّص منه ان لم يبهر اللحميـــة ولم ينتشّج جلده باذن الله تعالى ومن ادمن النظر اليه ذهب عن بصره الكلال ومن تقلّد منه او تختّم به دفع عنه الصرع قبل حدوث الداء الذى يكـون منه ويهرب منه الشياطين ولذلك يامر الملوك بتعلّق الزبرجد على اطفالهم عند ولادتها لدفع الصرع ٥ وقال ابن ماسويه انه ينفع من نفث الدم واسهاله اذا علق على من به ذلك وهو مجرب وقال محمد بن زكرياء الرازى الزمرّد الفايق اذا وقعت عليه عين الافعى سالت عن راسها ٥
زنجار قال ارسطو هذا حجر يستخرج من النحاس او الصفر بالخلّ وهو يدخل فى كثير من ادوية العين كالسلاق والجرب ويرفع الاجفـــان عند استرخـــاء عضلهـــا وفيه قوّة السمّ اذا شرب وهو يبرى النواصير اذا حشيت به ويأكل اللحم الميت من الجرح ٥ وقال غيره هو معدنى ومعمول فالمعدنى يتولّد فى معادن النحـــاس وهو ينفع مع القير وطى من الجرب والبرص والبهق واذا نفخ فى الانف نفع نتنهـــا ولكن بعد ان يملا الفم ماء لئلّا يصل الى الحلق وينفـــع البيـــاض فى العين مع ادويته وينفع ايضـــا فى ادوية البواسير ٥ وقال الشيخ الرئيس هو تكرّج النحاس بان تكبّ انية نحاس على اخرى فيها خلّ ينفع

من البواسير بان يتخذ منه ومن الاشق فتايل وتحشى به البواسير ؎

زنجفر قال ارسطو ان الزيبق اذا طبخ فى الزجاج على النار واستوثق راس الانية كيلا يطير الزيبق حدث منه الزنجفر واستحال بياضه الى الحمرة حتى يصير كالحم شىء فان انشقت هذه الانية واصاب بدن صانعه شىء من الزيبق او من دخانه صار مرضاً صعباً وربما يقتله ؎ وقال غيره ان من الزنجفر معدنى ومصنوع فالمعدنى يتولد من اسالة شىء من الكبريت الى معدن الزيبق فيستحيل زنجفرًا والمصنوع ما وصف ارسطو وهو يدمل الجراحات وينبت اللحم فى القروح وينفع من حرق النار وياكل الاسنان وهو من السموم القتالة ؎

سبج قال ارسطو هو حجر يوتى به من بلاد الهند اسود شديد البرق شديد الرخاوة ينكسر سريعًا من الاحجار واذا اصاب الانسان ضعف فى بصره من الكبر ينفعه ذلك واذا ابدا الماء وعلامته عسر النظر او روية شىء كالغمام والذباب او كذباب يطير قدام العين فيديم النظر فى السبج يدفع عنه ذلك باذن الله ومن لبس منه امن غايلة العين السوء باذن الله ؎ وقال غيره اذا ادمن النظر اليه احدّ البصر واذا سحق واكتحل به جلا البصر واذا علق على الراس نفع من الصداع ؎

سلسيس[a] قال ارسطو هذا حجر خفيف متخلخل اذا جسسته ظننت ان الريح تخرج منه يعنى ان الريح تخرق جسمه واذا عصفت الريح على اهل البحر واقبلت الامواج ومرّ ماء البحر منصرفاً مع الريح اقبل هذا الحجر مع الريح والماء ومن استصحب شيئًا من هذا الحجر ولو زنة قيراط او اقلّ لم يظفر به عدوه ابدًا او لا يغلبه ؎

سنباذج قال ارسطو معدنه جزاير بحر الصين كانه الرمل الخشن ومنه احجار مجسدة صغار وكبار ان احرق وسحق والقى على القروح الله طال مكثها ابراها باذن الله وهو قوى الجلاء يجلو الاسنان من الاوساخ جلاء عجيباً ؎

شاذنج يقال له شاذنة ويسمّى ايضاً حجر الدم ويسمى ايضا شجرة النحاس منه معدنى ومنه مصنوع يتلطّف فى احراق المغناطيس فيخرج شاذنجًا فى افعاله منه ذكر ومنه انثا نافعة للبصر تحدّه وتقويه وتذرّ على اللحم الزايد فتضمره وتدمل قروح العين خصوصاً مع بياض البيض وهو ايضًا نافع من خشونة الاجفان ويمنع ايضا زيادة اللحم من القروح ويقطع الدم المنبعث منها ويحفظ صحّة العين ويسقى بالشراب لعسر البول وسيلان الطمث وخروج المنى ؎

a) *b* سلسلس, *f* سلسليس

شب قال ديسقوريدس اصناف الشبّ كثيرة واشهرها اليمانى وهو ابيض وفيه صفرة فى طعمه حموضة وذكر ان الشبّ اليمانى يقطر من جبل باليمن وهو ماء فاذا صار الى الارض استحال شبًّا ينفع من كلّ [d]نفث دم وقدفه وهو مع دردى الخلّ يجفّف القروح العسرة المتآكلة وطبيخه اذا تمضمض به ينفع من وجع الاسنان والجيات العتيقة خصوصًا فى الصبيان ، وقال ارسطو هذا الحجر حجر ابيض مشوب بعضه بشىء من الحمرة واذا اراد الصبّاغون صبغ ثوب غمسوه فى الشبّ قبل ان يغمسوه فى الصبغ فان الصبغ لا يفارقه ابدًا وايضا يدخل فى عمل اهل الصنعة [e]لانه ينقى الجسد ويصبغه ويدخل فى الطبّ فى كثير من العلاجات ، وقال الشيخ الرئيس انه مع الزفت نافع للتجراد والقمل والحكر والصئبان ومع مثله ملحًا للاكلة وحرق النار وطبيخه نافع لوجع الاسنان اذا تمضمض به وقال غيره الشبّ فى انية الرصاص امان من القولنج ،

شبيه الدهنج قال ارسطو هذا الحجر يوجد فى بعض الجزاير وهو حجر اخضر يشبه الدهنج وليس هو من جنسه لين الجسّ خاصّيته اذا سحق وزن ثلاث شعيرات وشرب بماء بارد على الريق انكى القلب واحدّ الفواد وفعله اكثر من فعل البلاذر فى تصفية الحواسّ وحدّة الذهن ،

صدف حجر معروف منه ما يتكوّن فى الماء العذب ومنه ما يتكون فى الماء المالح من خاصّيته انه يجذب السلى والعظام ويسكن وجع النقرس والمفاصل اذا ضمد به واذا سحق بالخلّ قطع الرعاف ولحمه ينفع من عضّة الكلب الكلب ومحرقه يجلو الاسنان اذا استيك به ويقع فى الاكحال وينفع من قروح العين واذا طلى به موضع الشعر الزايد فى الجفن بعد نتفه مع نبته ثانية وينفع من حرق النار ويجفّف القروح والجراحات واذا اخذ منه قطعة صافية وتشدّ فى خرقة ثم تعلق على صبى تنبت اسنانه بلا وجع ،

طارد النوم قال ارسطو هذا حجر ابيض الى السواد ثقيل الجسم جدًّا كانه فى وزن الرصاص وفى مسّه خشونة وربّما يكون فى لون الطحال ومن اخذ منه زنة عشر حبّات او اقلّ وعلّقه على انسان لا ينام ليلاً ولا نهارًا ويبقى شاخص العين لا ينطبق اجفانه ولا يحس بتعب السهر بخلاف من سهر ليلاً فانه يصيبه بسبب ذلك تعب وكلال واذا نزع هذا الحجر من انسان يبقى ايضًا بعد نزع الحاجر منه اياماً قليل النوم واذا سعط المجذوم بزنة ثمان عشيرات من هذا الحجر يبرا باذن الله ،

---

d) *a.b.c* نزف e) *e* لا تنفى الجسد بصبغه

طاليقون هو نحاس طرح عليه الادوية حتى صار صلبــًا ويسمى بالعجمية هفنجوش قالوا ان اتّخذ منه شئ من النصول وجرح به حيوان اضرّ به جدًّا قال ارسطو هو من جنس النحــاس غير انهم القوا عليه الادوية لجــانبة حتى حدثت فيه سمية فهو ان جرح به حيوان او خالط دمه اضرّ به ويتّخذ منه صنانير لصيد السمك العظيم فلا يتخلّص السمك منهــا واذا تشبّثت بــه وان عظم خلق الحوت وصغرت الصنانير لمــا فى الطاليقون من شدّة وجع يناله من سمّه ومن اصابه اللقوة ادخل بيتاً لا يرى فيه الضوء ويديم النظر فى مراة الطاليقون امن فساد اللقوة ومن حمى الطاليقون ثم غمسه فى مايع لم يقرب ذلك المــايع شئ من الذباب واذا لطخ الطــاليقون بعسل ثم ترك فى الشمس لم يقربه ذبابة ومن اتّخذ من الطاليقون منقاشاً ثم نتف به الشعر فى اى موضع كان مرّة بعد مرّة لم ينبت ذلك الشعر فى ذلك الموضع بعده ابداً٥

طلق قال ارسطو هو نوعان ابيض غليظ القشر صــافى البيــاض واحمر دقيق القشر لين المجسّ وهو حجر شريف يلقى على الرصــاص والنحـــاس والحديــد يصيرهـــا فضّة باذن الله قال الاسكندر انا لمّا علمنا ان الذهب يحتــاج الى لون له بريق فلوّنّاه بالطلق وهو يدخل ايضــا فى كثير من العلاجــات الطبّيــة والطلسم والنيرنج وقال غيره الطلق يسمّى كوكب الارض اجوده ارقّه وهو ممّــا لا تحرقه النار الا بحيل وهو جلا محبس للدم ومن اراد حلّه فليشدّه فى خرقة ويجعل فيها حصا ويضرب بالمــاء حتى ينحلّ بعد ما غمس فى المـــاء ويستعمل بماء الصمغ ٥

طوسوطوس[1] قال ارسطو هذا الحجر تولّده فى معدن الفضّة والنحاس جميعا وهو حجر اخضر وفيه طبع الدهنج والتوتيا لما ذكرنا ان التوتيــا لا تكون الّا فى معدن الفضّة والدهنج لا يكون الّا فى معدن النحـــاس وخاصّيته انه اذا نقع فى ماء وشرب يقتل وقد وقع ذلك بقوم من عسكر الاسكندر فماتوا لانه ثقب مثانتهم وهو يفعل فعل الدهنج وان القى فى الكحل ذهب بالبـيـــاض العتيق وان لم يكن البياض عتيقاً اضرّ بالعين ٥

عقيق قال ارسطو اصنافه كثيرة واجودها ما يجلب من اليمن وقد يوجد على ساحل البحر بالاردنّ واحسنه ما اشتدّ حمرته وصفــا صفرته فمن لبس من احسنه سكنت حدّته عند الخصوم وعند الضحك ايضــاً ومن لبس من المشرّق منه قطع عنه نزف الدم من اى موضع كان ويقطع الطــمــث ومن

[1]) طرسوطوش c, طوسوس f

اخذ من نحاتته واستاك بها ذهب عنه صدى الاسنان وبيضها ويذهب ايضا بالرايحة الكريهة من الفم وينفع من خروج الدم من حواليها، وعن النبى صلعم من تختّم بعقيق لم يزل فى بركة وسرور وعن انس بن مالك رضه عن النبى صلعم تختّموا بالعقيق فانه ينفى الفقر وقد قيل ايضاً ان محرقه يقوى العين والقلب وينفع من الخفقان،

عنبرى قال ارسطو هو حجر يضرب لونه الى الغبرة والخضرة التى ليست بالمشرقة وفيه نقط سود وصفر وبيض يشمّ منه رايحة العنبر وان ملوكنا استحسنوه واتّخذوا منه اواني كثيرة واشتهوا طيبها اوّل من استخرج هذا الحجر ابليس عليه اللعنة فمن ادمن الشرب منه اورثه علل المرّة السوداء فيحتاج الى علاج شديد وتعب كما اصاب هولاء الملوك حتى نهيناهم عن الشرب منها وعالجناهم من الامراض التى اصابتهم،

عطاس قال ارسطو هو حجر يطفى النار اذا وقع فيها واذا القى فى النار لم تشتعل البتّة واذا جعل تحت اللسان وشرب عليه الشراب لم يرتفع بخاره الي الراس ولم يسكر شاربه،

فاذزهر قالوا معناه حجر السمّ وهو اسم لكلّ حجر حفظ على الروح قوته ودفع ضرر السمّ قالوا ان السمّ على نوعين حارّ وبارد وامّا الحارّ فيذوب الدم ويفنى الرطوبة التى بها قوام الحيوان ويدب فى البدن دبيب لون الزعفران اذا وقع فى الماء وامّا البارد فيجمد الدم والرطوبات اللطيفة كالانفحة اذا وقعت فى اللبن الحليب فانها تجمده فى اقرب مدّة وامّا فعل الفاذزهر فمثل فعل الجوهرات اذا وقعت على لون الزعفران فانها غسلته من ساعته والفاعل لهذه الافاعيل قوّة موجودة فى هذه الاشياء خلقها الله تعالى فيها وهى المسمّاة بالطبيعة وهى كالالة والادات للفاعل المختار يفعل بها افعالاً مختلفة واعمالاً متفنّنة تعالى الله عمّا يقول الظالمون علوًّا كبيراً، قال ارسطو اصناف الفاذزهر كثيرة منها الاصفر والاغبر والمشوب بشىء من الخضرة والمشوب بشىء من البياض ثم الجيّد منها الاصفر الصافى والاغبر معادنه فى بلاد الصين والهند وخراسان فمن شرب منه زنة قيراط مسحوقًا او مبرودًا بالمبرد يخلص من السمّ بالعرق والرشح وان وضعه على لسع العقرب والهوامّ ينفع به نفعًا بيّنًا وان سحق ونثر على موضع النهش حين يلسع احدث البرء وان عفر الموضع قبل ان يتدارك بدوائه فنثر عليه سحاقة هذا الحجر نفعه باذن الله،

فرسلوس قال ارسطو هو حجر يوجد فى الظلمات اخرجه الاسكندر وكان فى

خزانته وهو حجر اسود ثقيل الجسم اذا وقع فى النار تلاشى واضمحل واذا طرح على الزيبق وعرض على النـــار عقد الزيبق وضبط بعضه بعضـاً فيصيـران جسداً واحداً فضّة لينة تصبر على النـــار وطرق المطـــارق واذا علق عـلى انسان لا يزال يتكلّم بالحكمة ما دام عليه ولا ينسى ذكر الله ليلاً ونهاراً واذا نكح وهو عليه رزقه ولداً ميموناً حكيماً وايضـاً ينفع من العين السوء واذا سحق مع لبن البقر ويطلا به موضع البرص يبرا باذن الله ء

فرطاسيا قال ارسطو هذا حجر يوجد فى اسافل الجبال الشواهق اذا كان الليل اسرج مثل النار واذا سحق بماء الكرفس صـار سمّـا قاتلاً لجميع الحيوانات نعوذ بالله منه ء

فرفوس قال ارسطو هذا حجر احمر على لون النـــار وخاصّيته انه سحق وجعل على الجرح الذى لا يلتحم لحمه وابراه باذن الله ء

فيروزج قال ارسطو هو حجر اخضر مشوب بزرقة حسن المنظر معـادنه بارض خراسان وهو يصفو لونه من صفاء الهواء فاذا تكدّر الجوّ تكـدّر ينفع العيون اذا سحق مع الاكحـال واكتحل به وليس هو من لبس الملوك لانه ينقص من هيبتهم وعن جعفر بن محمد رضى الله عنهما ما افتقرت يد تختّمت بفيروزج ء

فيلقوس قال ارسطو تفسيره المتلوّن بالوان كثيرة وان هذا الحجر الوانه تتغيّر فى كلّ يوم مراراً مرّة احمر ومرة اصفر ومرة اخضر فلا يزال متلوّناً بالاصبـاغ فاذا كان الليل لمع بضوء كالمراة والاسكندر لمّـا ظفر بهذا الحجر فى معدنه امر اعوانه بحمل شىء كثير منه ففعلوا فلمّا كان الليل اخذهم الرجم من كلّ ناحية ولا يرون من يفعل ذلك فتوهّموا ان هذه الاحجار قد تغلب عليهـا الشيـاطين وفيها خاصّية لا يحبّون ان تعرفها الانس فامر الاسكندر بامساكها فما مرّ بها بموضع الّا وهرب الجنّ منه وما كان يقربها سبع ولا شىء من الهوامّ فجعلهـا فى خزانته ء

فيهار قال ارسطو هو حجر يوجد بناحية المشرق فى معدن الذهب لونه لون اليـاقوت الاحمر يشفّ مثل اليـاقوت خاصّيته انه يدفع غايلة السحر اذا استصحبه انسـان واذا سقى منه زنة شعيرتين ازال الخبل والجنون باذن الله ء

فرياطيسون قال ارسطو هو حجر يوجد بارض الهند خاصّيته انه ينفـع من سيلان الدم وان مسك فى الفم ووضع على الاخذ عين المحاجم وشرط لم يخرج من الدم شىء اصلاً ء

فروم قل ارسطو هذا حجر يخرج من بحر يدعى القروم يخرجه الغواصون وهو

حجر ملوّن بالبياض والحمرة والصفرة والدكنة وخاصّيته انه اذا علق على انسان تكلّم بالصواب والصدق وهربت منه الشياطين واذا شرب منه وزن شعيرة مسحوقاً بشيء من العود ينفع من اوجاع كثيرة خاصّية وجع المفاصل والعظام والعروق٠

قلقديس صنف من الزاج فى غاية الحرارة وهو اقوى اصناف الزاج وخواصه اقوى من الصنفين المذكورين بعد وقريب منهما٠

قلقطار هو ضرب من الزاج قال جالينوس انه هو القلقديس يستحيل قلقطاراً بان يقلّ حرارته وهو ينفع من الاورام الساعية ويحرق اللحم الزايد وينفع من الرعاف واورام اللثة وينفع من النزف ويقع فى الاكحال للجلاء٠

قلقند هو ضرب من الزاج محرق جدّا أكّال يجفّف اللحم تجفيفاً قويّاً ينفع من نواصير الانف والرعاف ويقتل دود الاذن والبطن ويلقى فى الماء ويرشّ به البيت يموت ما فيه من البقّ والبرغوث من رايحته فاذا ضمّ اليه الكبريت والشونيز كان اقوى فعلاً وايضاً يدفع الفار ويدلك به مسنّ الحجامين ويحدّد به الموسى فانه يفيده قوة عجيبة فى ازالة الشعر واذا ادرك به منخر الانسان لا ينام البتّة حتى يلطخ انفه بدهن الزيت فانه حينئذ ينام٠

قلى حجر يتّخذ من الاشنان بان يحرق حتى يصير رماداً وهو جلاء اكال اقوى من الملح ينفع من البهق والجرب واللحم الزايد يدقّ مع الثوم ويعجن بالنفط الابيض ويطلا به لدغ العقرب فان وجعه يسكن فى الحال باذن الله٠

قيسور قال ارسطو حجر القيسور حجر متخلخل خفيف يقوم على الماء ولا يغوص وله معادن كثيرة فى بلاد صقلية وبلاد ارمينية ويسمى ايضا حجر الدفاتر لان المكتوب فى الدفاتر اذا حكّ به محاه ومن خاصّيته تنقية الاسنان من الوسخ وتبييضها اذا سحق واستنّ به وينفع من بياض العين اذا سحق ناعماً واكتحل به مع ساير الادوية وامّا مفرداً فلا وقال ابن ماسرجويه خاصّيته انه يجذب الفضّة واذا امرّ على الراس والبدن حلق الشعر وينبت اللحم فى القروح٠

قيراطيس قال ارسطو هو حجر مدوّر مثل الحصا يخرج من البحر شبيه بالبنادق خاصّيته انه اذا سحق وسقى من به الحصا فى المثانة اخرجها قطعاً من الاحليل كالرمل٠

كدامى قال ارسطو هو حجر يوجد على سواحل البحار اخضر يشوبه سواد وهو خشن اللمس خفيف اذا سحق او برد بالمبرد وطرح على الرصاص والقلعى

المنقى اذهب صريره ونتن رايحته ويجعله صابراً على النار؟
⁸كرسباد قال ارسطو هو حجر يوجد على سواحل البحر يجتمع عليه الحيتان لونه اسود مثل المداد وهو خفيف خشن المجسّ صلد لا تفعل فيه المبارد واذا كلس تكلس فى سبع مرار ويصير كلسه ابيض اذا خلط مع هذا الكلس شئ من نوشادر والقى منهما جزؤ على سبعة اجزاء زيبق عقده وصيّره حجرًا يصبر على المطارق؟
كرسيان قال ارسطو هو حجر يوجد بارض الهند اخضر اللون شفاف صاف ثقيل الجسم فى ثقل الرصاص اذا اخذ الحجر وكلّس حتى يبيض وحمر حتى يحمر ويصير فى كيزان الزنجفر فاذا حلّ القى عليه مثله مغنيسيا واذيب البلور فى النار والقى من هذا الكرسيان المدبر عشر شعيرات على عشرة اساتير صبغه وجعله فى لون الياقوت واذا علق هذا الحجر على انسان ولو كان وزن قيراط امن الحّيات وغايلتها؟
كرك قال ارسطو هو حجر ابيض اذا خرج من الخرط يشبه العاج يوتى به من ساحل بحر السند ينفع محكه العين اكتحالاً واهل الهند والسند يختّمون به لدفع العين والسحر والشياطين وكانت الفلاسفة يضعونه عندهم لسئلا يقربهم الارواح الرديئة؟
كرمانى قال ارسطو هو حجر اسود يشوبه كمودة يصاب فى الاجسام والدحل وقد يكون على لون الطحال واذا سحق بالشبّ واللبن واسعط المجذومين براوا من جذامهم باذن الله تعالى؟
كهربا هو حجر اصفر مايل الى البياض وربّما كان الى الحمرة ومعنى اسمه جاذب التبن لانه يجذب التبن والهشيم الى نفسه وهو صمغ شجر الجوز الرومى اذا علق على انسان نفعه عن الاورام والخفقان ويحبس القئ ويمنع نزف الدم واذا علق على الحامل يحفظ جنينها واذا علق على صاحب اليرقان نفعه من اليرقان وازال صفرته والكهربا شديد الشبه بالسندروس الّا انه اصفا لوناً واميل الى البياض؟
لازورد قال ارسطو هو حجر مشهور له رخاوة تختّم به نبل فى اعين الناس وان اكتحل به فى الاكحال ينفع العين وقال الشيخ الرئيس انه يسقط الثاليل ويحسن الاشفار ويكبرها وقال غيره اللازورد ينفع من السهر وينفع اصحاب المالنخوليا؟

---

8) كرشباد *f* ,كرسباد *b*

لاقط الذهب قال ارسطو هذا حجر يختلس الذهب معدنه فى المغرب فى بعض جباله وهو حجر اصفر مشوب بغبرة قليلة املس لين المجسّ من نظر اليه ظنه تبراً وخاصّيته ان الذهب اذا بُرد بالمبرد واختلطت برادته بالتراب ثم امرّ عليه هذا الحجر لقطها واخرجها من التراب حتى لا يبقى فى التراب منها شىءٌ٠

لاقط الرصاص قال ارسطو هو حجر سمج اللون منتن الرايحة مشوب بشىء من البياض والرصاص مع ثقل جسمه هذا الحجر يختلسه واذا وقع فى موضع يشمّ منه رايحة الحلتيت وان احرق بالنار حتى يصير كالفحم ثم القى على الزيبق صبر على السبك والطرق بالمطارق يكون منه فضة جيّدة٠

لاقط الشعر قال ارسطو هذا الحجر يلتقط الشعر وهو حجر متخلخل الجسم وليس فى جميع الاحجار اخفّ جسماً منه ولا اقلّ وزناً منه اذا امرّ على جسم الحيوان يحلق الشعر منه مثل اللس والنورة وان امرّ على شعر مطروح على الارض لقطه وان سحق وطلى به الموضع الذى حلق منه الشعر من البدن يبقى موضعه املس مثل عضو صاحب داء الحية والثعلب وان اصاب رايحة هذا الحجر الذهب المسبوك افسدها وتفتّت عند الطرق كما يتفتّت الزجاج ولم يكن بعد ذلك لها حيلة فى اصلاحها٠

لاقط الصوف قال ارسطو هذا الحجر اخضر يشوبه عروق خضر وصفر وهو خفيف الجسم مايل الى البياض مدور صغار وكبار اذا ادنى منه الصوف التفّ عليه حتى يغوص فى الصوف ومسحوقه يذهب البياض من العين اكتحالاً واذا كلس وعقد مع زبد البحر عقد الزيبق عقداً شديداً٠

لاقط الظفر قال ارسطو هذا الحجر ابيض مشوب بغبرة املس لين جدّاً لا يصاب فيه نقطة ولا شقّ ولا ثقب ان امرّ على ظفر سلخه وذهب به وان امرّ على الاظفار التى قد قصّت والقيت على الارض جمعها واذا امرّ على الماس هشم منه هشماً يسيراً وان نضج على هذا الحجر دم الحايض فتّته حتى يصير مثل الرمل وان شرب شارب من مائه معط لحمه ونقب مثانته وكبده٠

لاقط العظم قال ارسطو هو حجر اصفر خشن المجسّ يجلب من بلاد بلخ اذا ادنى من العظام لقطها٠

لاقط الفضة قال ارسطو هو حجر ابيض مشوب بغبرة اذا غمز عليه الانسان صرّ كما يصرّ الرصاص والقلعى وان اخذ من هذا الحجر قدر اوقية ووضع من الفضة على مقدار خمسة اذرع اجتذبت اليه وان كانت مسمرة اقتلع المسمار

من موضعه وليس شىء من المغناطيسات اقوى من هذا ،

لاقط القطن قال ارسطو هذا الحجر يوجد على سواحل البحر وهو حجر ابيض اذا ادنى من القطن والخرق اختلسهما ومن خواصّه انه اذا ادخل فى الزبل والقى على النحاس بيّضه وصيّره مثل الفضّة ولو كان مع انسان برئ من الماء ،

لاقط [h]المسن قال ارسطو هذا حجر يلقط [i]المسنّ والصفو وفى لونه يسير غبرة اذا اخذ منه زنة دانق والقى عليه عشرة دراهم فضّة محلّلة بعد سبكها قبل ان تجمد احدث فيها صفرة ذهبية فان اعيدت الى السبك لم تنزع عنها زمانًا كثيرًا الّا انها لا تكون ذهبًا وصاحب الصرع يسعط منه بزنة [k]شعيرتين مسحوقًا مذابًا فى الماء العذب نفعه ذلك وبرا باذن الله ،

[l]الجاعبطوس حجر اسود اللون يشمّ منه رايحة [m]القثاء قوّته شديدة اليبس يلحم الجراحات الشديدة الغور وينفع اصحاب الصرع ويطرد الهوامّ ،

لوفقرديس قال الشيخ الرئيس انه حجر مصرىّ يستعمله القصّارون فى تبييض الثياب وهو حجر رخو ينماع فى الماء سريعًا جيّد لنفث الدم ،

الماس قال ارسطو هذا حجر يقرب لونه من لون النوشادر الصافى لا يلصق بشىء من الاحجار الّا هشمه وكسره الّا الاسرب فانه اذا ضرب بالاسرب كسره ولو جعلته الف قطعة كان جميع قطاعه مثلثًا وكلّما كان حجمه اكبر كان اقوى فعلًا والصنّاع يجعلون قطاعه فى طرف المثقب ويثقبون بها الاحجار الصلبة قال الحكيم ارسطو ان الاسكندر كان معجبًا بالاحجار وخواصّها وسببه انه اتى بانسان كان فى مثانته ومجرى بوله حجر فاخذت حبّة من الماس والصقها بقليل مصطكى وادخلها فى اخليله فجذبه وفتته باذن الله والموضع الذى فيه الحجر لم يصل اليه احد من الناس الّا الاسكندر وهو وادٍ متّصل بارض الهند لا يلحق البصر اسفله وفيه من صنوف الافاعى ما لم يرى احد مثلها وهذه الافاعى ما رآها احد الّا مات وانّما يفعل فعلها ما دامت فيه حال حياتها فاذا ماتت بطلت خاصيتها ولها مصيف ستّة اشهر ومشتى مثلها فامر الاسكندر باتّخاذ مراى الحديد ووضعها فى طرف الحيّات فلمّا اقبلت الحيّات وقع نظرها على صورتها فى المراة ماتت فاراد الاسكندر ان تخرج الماس من ذلك الوادى فلم يقدم احد على النزول فيه فراجع الفلاسفة فى ذلك فامروه بالقاء قطع

---

h) c.e المس i) c.e النحاس k) c.e شعيرة l) a لحاغيطوس, b.e لحاعيطوس
m) a.b القار, f الفار

اللحم فى الوادى ففعل فالتصق بها الماس فجاءت الطير من الجوّ فاخذت من ذلك اللحم واخرجته من الوادى فامر الاسكندر اصحابه باتباع الطير والتقاط ما تناثر من اللحم وقال الحكيم ارسطو ينبغى ان لا يدخل شئ من الماس افواه الحيوانات لامرين احدهما انه يكسر الاسنان بالخاصّية والثانى ربّما وقع عليه من افواه الحيّات التى فى ذلك الوادى ، وقال الشيخ الرئيس هذا كلام من يجازف مجازفة كثيرة ولا يعرف ان سمّ الافاعى اذا كان مخروجاً الى خارج لا يفعل هذا الفعل خصوصاً قد اتى عليه مدّة وقال غيره من عجايب الماس انه اذا ضرب المطرقة على السندان غاص اما فى المطرقة او السندان واذا ضربته بالاسرب انكسر فى الحال وان القى فى دم التيس وادنى من النار يذوب وهو نافع من المغص وفساد المعدة ومعدنه بجبال سرنديب فى وادٍ بعيد القعر فيه حيات قتالة فاذا ارادوا اخراج الماس منه القوا فيه من اللحم فتنزل عليه النسور وترفعه الى اعلا الوادى فيوجد من الماس ما التصق باللحم مقدار العدسة والحمصة واكبر ما يوجد يقدر نصف الباقلاة فيتخذ منه الملوك الفصوص وتثقب به الجواهر وذكر ان فى الوادى قطعًا كبارًا الّا انها لا يوصل اليها من خوف الحيّات ولا خلاف فى انه يكسر الاسنان اذا اخذ فى الفم وهو سمّ قاتل جدًّا ،

مانطس قال ارسطو هذا حجر هندى لا يخاف الحديد اذا ضرب به واذا وضع فى موضع يبطل عمل السحر والشياطين فيه ومن علق عليه آمن من الجنّ والاسكندر لمّا ظفر بهذا الحجر امر عسكره باخذه معهم لدفع السحرة ويبطل كيد الشياطين فما اصابهم ضرر منهم ،

ماورن قال ارسطو هذا الحجر اذا خلط بالاثمد المشوى اذهب بياض العين ،

ماهانى قال ارسطو هو حجر اصفر ابيض يوجد بارض خراسان ينفع من السكتة وان احرق بالنار وجعل على البواسير ابراها ومن تختّم به آمن من الروع والغمّ والجزع ،

مراد حجر عجيب قال ارسطو انه يوجد بناحية الجنوب ان اخذ من معدنه والشمس بناحية الجنوب كان طبعه حارًّا يابسًا واذا كانت بناحية الشمال كان طبعه باردًا رطبًا وهو احمر اللون اذا كانت الشمس جنوبية واخضر اذا كانت شمالية ويسمى باليونانية سروطاطيس وتفسيره الحجر الطيّار وذلك ان هذا الحجر يتولّد فى الهواء من لطيف البخار الذى يصعد من الارض فتتلقفه الرياح وتدفعه من جهة الى اخرى وهو يدور فى الهواء ولونه للخضرة والسواد فى الهواء

مثل لون النيل الذى يصبغ به الصباغون واذا كثرت رياح الجوّ كثرت الحركات لتلك الحجارة واذا غربت الشمس سكنت فيسقط بعض تلك الحجارة الى الارض فيصاب وهو ابدًا مصعد ومنحدر اذا اخذ هذا الحجر آخذ تبعته الشياطين واعلمته ما كان يريد ان يتعلّم منهم٠

مرجان قال ارسطو هو حجر ينبت فى البحر احمر اللون اذا ادخل فى الزبل والعفونة يدخل فى كثير من الصنعة وافضل شىء منه رماده وهو اذا كلس عقد الزيبق وصبغه بلون الذهب وهو يدخل فى علاج العين وتصليب الحدقة٠ وقال غيره انه يستخرج من موضع يسمّى مرسى الخرز وهو بقرب ساحل افريقية يجتمع التجار بها ويستاجرون اهل تلك النواحى لاستخراج المرجان من قعر البحر وليس فى ذلك الموضع على مستخرجه ضريبة ولا للسلطان فيه حصّة فمن اراد ذلك يتّخذ صليبًا من خشب طوله قدر ذراع ويشدّ فيه حجرًا ويركب ركوة يبعد عن الساحل نصف فرسخ فعند ذلك منبت المرجان فيرسل الصليب الى ان ينتهى الى القعر ثمّ يمرّ بالركوة يمينًا وشمالاً ليعلق المرجان بذوايب الصليب ثمّ يقتلعه بقوّة ويرقيه اليه وقد علق بالصليب جسم مشجر اغبر القشرة واذا حكّ خرج احمر اللون وزعم بعض الناس انه يوجد ايضًا فى قعر بحر الاندلس والغوّاصون ينزلون اليه ويقطعونه ويشدّونه فى الحبل ويخرجونه٠ امّا خواصّه ومنافعه فقد ذكر فى البسد وهو اصله فلا نعيدها٠

مرداسنج قال ارسطو هذا حجر يتّخذ من الرصاص وهو ينفع الجراحات يجففها اذا اتّخذ منه المراهم ويذهب بعفنها ويبرى القروح ويلحم الجروح ويذهب برايحة الزفر من الناس٠ وقال الشيخ الرئيس انه يطيب رايحة البدن والابط ويجلو الكلف والاثار السود والدم الميت واثار الجدرى ويمنع العرق ويجلو العين وهو سمّ قاتل يحبس البول٠ وقال غيره من خواصّه انه اذا طرح على الخلّ جلا واذا طرح على النورة وطلى به شىء من البدن اسود والنساء بارض خراسان يسقين الصبيان المرداسنج للحلقة وقروح الامعاء ويطرحونه فى كيزان الماء وفى ذلك خطر عظيم واذا طلى به الابط يزيل رايحته لكن يردّ الفضلات الى القلب فينبغى ان يخلط بدهن الورد لتامن غايلته٠

مرقشيثا قال ارسطو انه اصناف منها ذهبية ومنها فضّية ومنها نحاسية وجميع هذه الاصناف يخالطها الكبريت فاذا احرقت وكلّست حتى صارت كالدقيق دخلت فى كثير من الصنعة ومن القى منها على ذهب مسبوك خلص جسم الذهب وان القى مكلسًا على النحاس او الرصاص قلبهما الى

البياض حتى يقارب الفضّة فى اللون وان طرح على النحاس الذايب بيّسه وبيّضه حتى يصير كالفضّة وينفع العين من جميع العلل الحارّة اكتحالاً باذن الله، وقال الشيخ هو ذهبىّ وفضّى ونحاسى وحديدى كلّ صنف يشبه الجوهر الذى ينسب اليه فى لونه والفرس يسمّونه حجر الروشناى اى حجر النور لمنفعته البصر ينفع البهق والبرص والنمش طلاء ويرفق الشعر ويجعده ويجلو العين ويقويها واذا علق على الصبى لم يفزع وقال غيره اذا علق على انسان اصاب خيراً وكرامة من الناس،

مسن قال ارسطو المسنّ الاخضر يسنّ الحديد اذا حددته بالادهان وهو نافع للبياض اذا سحق واكتحل به قبل ان يصيبه الدهن وحجر آخر يسنّ الحديد وهو شبيه بالسنباذج وليس من جنسه ويوتى به من ساحل الهند وهو اللابستان، قال الشيخ حكاك المسنّ يطلى على الثدى والخصية لئلّا تعظما،

مسهل الولادة قال ارسطو هذا حجر هندى اذا حركته سمعت فى جوفه صوت حجر اخر ومعدنه بارض الهند فى جبل بين مدينة قُمار والبحر وانما عرف خاصّيته فى تسهيل الولادة من النسر فان النسر اذا حان وقت تبييضها تبلغ به حدّ الموت من غاية العسر وربّما ماتت من الوجع فعند ذلك يذهب النسر الذكر الى ذلك الجبل وياخذ من هذا الحجر ويجعله تحتها فعرفت اهل الهند ذلك من النسر فاذا وضعت تحت امراة من هذا الحجر وقد ضربها الطلق سهلت ولادتها وكذلك تحت كلّ حيوان،

مغناطيس قال ارسطو هو الحجر الذى يخلس الحديد واجود اصنافه ما كان اسود مشوباً بشىء من الحمرة ومعدنه ساحل بحر الهند قريب من بلادها والسفن الّتى تعبر فى البحر اذا قربت من جبل المغناطيس وكان فيها شىء من الحديد طارت كالطير ولصقت بالمغناطيس ولذلك سفن البحر لا تسمر بالحديد ومن عجيب شان هذا الحجر انه اذا اصابه رايحة الثوم او البصل بطل فعله ولا يجذب الحديد حتى ينقع فى الخلّ او دم التيس طرياً وان سقى انسان نحالة الحديد سقي من هذا الحجر مسحوقاً باللبن فانه ينزعه ويستصحبه حتى لا يترك شيئًا منه وكذلك اذا سقى من جرح بحديد مسموم فانه يبطل السمّ وكذلك اذا نثر على الجراحة الّتى هى من حديد مسموم ابراها والحديد طايع لهذا الحجر لسبب القوّة الّتى خلقها الله تعالى فيه فلا يزال ينجذب اليه كالعاشق الى المعشوق، وقال غيره اذا علق المغناطيس على انسان نفعه من وجع المفاصل وان امسكته المراة الّتى عسرت

ولادتها وضعت فى الحال واذا طلى بالزيت هرب منه الحديد واذا انقع اياماً فى دمر التيس الطرى عاد الى حاله وينفع من النقرس فى اليدين والرجلين واذا اخذ باليد نفع من الكزاز، وقال ابن سلمون ان علقته المراة لله ضربها الطلق على ثديها اليسرى ولدت سريعاً ومن علقه على عنقه زاد فى ذهنه ولم يكد ينسا شيئاً،

ملح يتولّد من ماء مختلط باجزاء ارضية محروقة يابسة مرّ الطعم اختلاطاً غير شديد فان كان قوياً يصير مرّاً ولذلك ترى فى الملح ما يمرّ طعمه قالوا انه يظهر فى الخريف عقيب المطر لان اللطيف من الموادّ ينحلّ فى الصيف ويبقى الغليظ فينعقد بتاثير الشمس وهو صنفان مائىّ وجبلىّ ومن خواصّه انه يمنع من العفونات كلّها قال الشاعر

بالملح يدرك ما يخشى تعفّنه فكيف بالملح ان حلت به العفن

وعن النبى صلعم يا على ابدا بالملح واختم به فان فيه شفاء من سبعين داء والملح المحرق ينقى الاسنان من الحفر ويزيل كهبة البدن حيث طلى واستعماله بالعسل يحسن اللون وياكل اللحم الزايد والثوتة وينفع من القوابى والجرب ويضمّد مع بزر الكتان للدغ العقرب ومع العسل والخلّ لنهش ذى الاربعة والاربعين والزنابير وينفع من الجرب والحكّة البلغمية والنقرس والاندرانى منه وهو الذى يشبه البلور يحدّ الذهن ويشدّ اللثة المسترخية، وقال ارسطو الملح اصناف كثيرة منها المتحجّر كانه المها اى البلور ومنها ما يكون كالثلج وتحجّره كتحجر ساير الاحجار ومنها ما يكون سورجاً فى الارض السبخة جعله الله تعالى قواماً لمصالح الدنيا فيصاب فى الاشجار والمياه والاحجار ويصلح لكلّ شىء يخالطه حتى الذهب فانه يحسن لونه ويزيد فى صفرته ويحسن لون الفضّة ايضاً ويزيد فى بياضها،

نطرون قال ارسطو النطرون وان كان من جنس البورق لكن فعله غير فعل البورق يغسل الاجسام من الوسخ ويقيم اودها وينوّر وجوهها ويحسّنها وهو نافع لارحام اللواتى فى ارحامهن رطوبة ينشفها ويقويها وفيه فوايد حسنة فى امر الصنعة وقال غيره هو البورق الارمنى ينفع من القولنج الشديد المبرح ويقلع بياض القرينة واذا القيته فى العجين طيب الخبز وبيّضه ويبّسه وان طرحته فى القدر هرى اللحم ونضّجه،

نوشى قال ارسطو انه حجر شريف لين المجسّ ومعنى النوشى النافى للسم وهو ينفع من ساير السموم الّا انه يصعد الى الكبد والقلب ويذوبهما والى العروق فيفسد

كيفية ما فيها من الدم وقد يسدّ مجارى الروح الحيوانى فيغشى على الانسان الّا انه يدفع غايلة السمّ فان بادر الادوية القتالة قبل نفثها فى البدن نفعه نفعًا بيّناً وان بطا ذلك ضرّه٫

نورة من الاجسام الحجرية المحترقة تقطع نزف الدم اذا جعلت على الموضع وتنفع من حرق النار جدًّا واذا طلى بها فى الحمام لاجل ازالة الشعر ابرزت ما تحت الجلد فينبغى ان يدهن بعدها بدهن بنفسج وماورد وقد قيل ان استعمال النورة لازالة الشعر ممّا علم من الجنّ وذلك ان سليمان بن داود عم لمّا تزوّج بلقيس ملكة اليمن وجد ساقها زبّاء فسال الجن هل فى ازالة ذلك حيلة فذكروا له استعمال النورة واذا فرشت فى موضع لم تقربه البراغيث البتّة٫

نوشادر قيل ان تولّده كتولّد الملح الّا ان الاجزاء النارية فيه اكثر من الارضية ولهذا اذا ارادوا تصعيده يتصعّد كلّه وقيل انه من اجزاء مائيّة واجزاء دخانية لطيفة كثيرة الحرارة وربّما يتخذ من سخام الحمامات قال ارسطو له معادن كثيرة ومنه الوان كثيرة فمنه مركبة بسواد وغبرة وبياض ومنه الاغبر ومنه الابيض الصافى الشبيه بالبلور ينفع من بياض العيون ومن الخوانيق البلغمية اذا طبخ ونفخ فى الحلق مع ادوية اخر وقال الشيخ اذا رشّ البيت بالماء الذى فيه النوشادر تهرب عنه الهوامّ٫

هادى قال ارسطو هذا الحجر يوجد بناحية الجنوب والشمال جميعاً ولونه لون الطحال واذا علق على انسان لم تنبح عليه الكلاب واذا كلّس والقى عليه زاج منقى عقد الزيبق ولم يدعه ان يفرّ من النار٫

ياقوت حجر صلب شديد اليبس رزين صاف شفاف مختلف الالوان احمر واصفر واخضر وازرق واصل ذلك كلّها ماء عذب وقف فى معادنها بين الحجارة الصلدة زماناً طويلاً فغلظ وصفا وثقل وانضجته حرارة المعدن بطول وقوفه فيصير صلبًا لا تذوبه النار لقلّة دهنيته ولا يتفتّت لغلظ رطوبته بل يزداد حسن لونه ولا تعمل فيه المبارد لصلابته ويبسه الّا الماس والسنباذج ومعدنه البلدان الجنوبية عند خطّ الاستوآء وهو قليل الوجود عزيز٫ وقال ارسطو الياقوت فى الاصل ثلاثة اصناف الاحمر والاخضر والاصفر امّا الاحمر فاشرفها وانفسها وهو حجر اذا نفخ عليه النار ازداد حسناً وحمرة واذا كانت فيه نقط شديدة الحمرة ونفخ عليه فى النار انبسط فى الحجر فيشبعه من تلك الحمرة واذا كانت فيه نقطة سوداء كذلك وهما حجران يزدادان حسناً بنفخ النار عليهما ولا تعمل فيهما المبارد وامّا الاصفر فانه اصبر على النار من الاحمر وامّا الاخضر

فلا صبر له على النار البتّة وما عدا هذه الاصناف قالوا انهــا كثيرة الّا انه ليس لها بقاء هذه الالوان الشريفة ولا خاصّيتها فن تقلّد او تختّم بشيء من هذه الاصناف الثلاثة الّتى وصفنــاهــا وكان فى بلده طاعون لم يتعلّق فى بدنه ويسلم منه ونبل فى اعين الناس وسهل عليه امور المعاش وقال غيره انه يمنع الماء من الجمود والله اعلم٭

يشب حجر ابيض مشهور قيل انه شفاء لامراض المعدة وهو حجر الغلبة من استصحبه لم يغلب فى الحرب ولا فى الحجّة ولذلك تجعله الملوك فى مناطقهم المرصّعة مع الجواهر واذا وضعه العطشان فى فمه يسكن عطشه٭

يقظان قال ارسطو هو حجر يتحرّك ولا يهدأ حتى يلمسه انسـان فيسكن وهو يصلح لخفقان الفواد والارتعاش واسترخاء الاعضاء واذا علق على انسان لم ينس شيئًا والفلاسفة قد رمزوا اليه وستروه عن العامّة والله الموفق للصواب٭

القسم الثالث فى الاجسام الدهنية زعموا ان الرطوبات المحتقنة تحت الارض تسخن فى الشتاء وتبرد فى الصيف بسبب ان الحرارة والبرودة ضدّان فلا يجتمعان فى مكان واحد فاذا جاء الشتاء وبرد الجوّ فرّت الحرارة واسخنت باطن الارض وكهوف الجبال ففيها مواضع دهنية فاكتسبت الرطوبات المنصبّة الى تلك المواضع بواسطة الحرارة منها دهنية فاذا اصابهــا نسيم الهواء وبرودة الجوّ غلظت وربّما تعقّدت وربّما بقيت على ميعانها فتصير كبريتا او زيبقـًا او قيرًا او نفطًا او ما شــاء كلّ ذلك بحسب اختلاف البقــاع وتغيّرات الاهوية والله المستعــان٭ وزعموا ان اوّل فعل هذه القوى اعنى الحرارة و لبرودة والرطوبــة واليبوسة فى تكوين المعادن صنعة الزيبق وذلك ان الرطوبات المحتقنة فى باطن الاجسام الارضية والبخارات المحتبسة فيهــا اذا تعاقب عليهــا حرّ الصيف وحرارة المعــادن لطفت وخفّت وتصــاعدت الى سقوف الاهوية والمـغــارات وتعلّقت هناك زمانًا فاذا تعاقب عليها برد الشتاء غلظت وجمدت وتقاطرت راجعة الى اسفل تلك الاهوية والمغارات واختلطت بتربة تلك البقاع ومكثت هناك زمانًا وحرارة المعدن تعمل دايمًا فى انضاجها وطبخها وتصفيتهــا فتصير تلك الرطوبة المائية بما يختلط بها من الاجزاء الترابية وما يكتسبه من ثقلها وغلظها بطول الوقوف وانضاج الحرارة لها زيبقًا رطبًا ثقيلاً وتصير تلك الاجزاء الترابية الّتى فى اسفل المعادن بما يمازجها من الرطوبة الدهنية وانضاج الحرارة لها كبريتًا محرقًا فاذا اختلط الكبريت والزيبق مرّة ثانية وتمازجا والتدبير بحاله تركب من مزاجهما الجواهر المعدنية بانواعها كما ذكرناه قبل فلا نعيده

ونذكر تولّد كلّ واحد منها مع بعض خواصّها والله المستعان،
امّا الزيبق فانه يتولّد من اجزاء مائيّة اختلطت باجزاء ارضية لطيفة كبريتية اختلاطاً شديداً بحيث لا يتميّز احدها عن الاخر وعليه غشاء ترابية فاذا اتّصلت احدى القطعتين بالاخرى تفتح الغشاء وصارت القطعتان واحدة والغشاء محيط بها كقطرة الماء اذا وقعت على التراب فانها قد تبقى مدورة تحيط بها الاجزاء الترابية وربّما اصابت تلك القطرة قطرة اخرى وانشق ذلك الغلاف وصارت القطرتان واحدة ويحيط بهما الغلاف الترابي وامّا بياضه فبسبب صفاء ذلك الماء ونقاء التراب الكبريتي الذى ذكرناه، قال ارسطو الزيبق جنس من الفضّة الّا ان الافات دخلت عليه فى معدنه وافات الزيبق ذكرناها فى الرصاص ومن طلا بدنه بالزيبق قتل عنه كلّ شىء من القمل والصيبان والقمقام والقردان وتراب الزيبق يقتل الفار اذا عجن لها فى شىء من الطعام وكلّ من دنا من الزيبق اذا مسّته النار افلجه ودخانه يحدث اسقاماً ردية مثل الرعدة والفالج وذهاب السمع والغشى وصفرة اللون والرعشة فى الاعضاء والبخر فى الفم ويبس الدماغ وكلّ موضع يرتفع فيه دخان الزيبق تهرب منه الحيّات والعقارب والهوامّ ومن اقام منها مات، قال الشيخ الرئيس الزيبق منه مستقى من معدنه ومنه مستخرج من حجارة معدنه بالنار استخراج الذهب والفضّة والمقتول منه دافع للقمل والصيبان والجرب والقروح الردية وبخاره يحدث الفالج والرعشة ودخانه يذهب البصر ولهذا ترى صاحب الكيميا عمش العيون ويذهب السمع ايضاً ويبخر الفم والمصعد منه قتال وتهرب من دخانه الهوامّ والحيات، وقال غيره ان طرح شىء من الزيبق فى تنور الخبّاز سقط جميع خبزه فى النار وهو مجرب والمقتول منه يقتل القمل والمسافر اذا تقلد بقلادة صوف ملطخة بالزيبق المقتول لم يتولّد القمل فى ثيوبه واذا صبّ فى الاذن خبل العقل واحسّ بثقل عظيم فى جانبه وربّما ادى الى الصرع او السكتة ويستخرج بان يحجل على فرد رجل ويجعل راسه على الشقّ الذى فيه الزيبق،
وامّا الكبريت فانه يتولّد من اجزاء مائية وهوائية وارضية اذا اشتدّ اختلاط بعضها بالبعض بسبب حرارة قوية ونضج تامّ حتى يصير مثل الدهن ثم ينعقد بسبب برودة ضربته، قال ارسطو الكبريت له الوان فمنه الاحمر الجيّد الجوهر وليس هو بصافى اللون ومنه الابيض الذى هو كالغبار ومنه الاصفر فامّا الاحمر فمعدنه فى مغرب الشمس لا ناس فى موضعه ويقرب بحر

اوقيانوس هلى فراسخ منه واذا اخذ من معدنه لم تزل الخاصية فى الحال وهو نافع من داء الصرع والسكتات والشقيقة ويدخل فى اعمال الذهب كثيراً واما الابيض فيسود الاجسام البيض وقد تكون كامنًا فى العيون التى يجرى منها الماء الجارى مشوبًا به ويوجد لتلك المياه رايحة نتنة فمن اغتمس فى هذه العيون فى ايام معتدلة الهواء ابراه من الجراحات كلّها والاورام والجرب والسلع التى تكون من المرة السوداء وينفع من رياح الارحام، وقال الشيخ الرئيس ان الكبريت من ادوية البرص ما لم تمسّه النار واذا خلط بصمغ البطم قلع الاثار التى تكون على الاظفار وبالخلّ على البهق ويجلو القوباء خصوصاً مع علك البطم وهو طلا على النقرس مع النطرون والماء ويحبس الزكام بخوراً، وقال غيره اذا سحق الكبريت الاصفر ونثر على موضع اللسعة نفعه وهو يبيض الشعر بخوراً وتهرب من رايحته البراغيث وكذلك الحيّات والعقارب سيما مع شىء من الدهن او حافر الحمار واذا دخن تحت شجرة الاترج ينزل الاترج كلّها،

واما القير فمنه ما ينبع فى بعض الجبال ومنه ما ينبع مع الماء فى بعض منابع المياه فيغور مع الماء الحارّ من العين فما دام فى الماء يكون لينًا فاذا فارق الماء برد وجفّ فيغرف من الماء بالفراش ويطرح على الارض ثم يطرح على القدر ويوقد تحته ويحل له الرمل ويطرح عليه مقدار معلوم ليختلط به ويحركونه تحريكًا متداركاً فاذا بلغ حدّ استحكامه صبّ على وجه الارض قطعاً فيجمد ويصلب وتقير به السفن والحمامات، قال الشيخ الرئيس انه يذوب الدم الجامد فى البطن اذا شرب وينفع من بياض الاظفار وينضج الخنازير ويطلى على القوباء وهو ضماد للنقرس ويشرب لعرق النسا وينفع من السعال والخناق ويلطخ على القوابى،

واما النفط فيطفو الماء فى منابع المياه منه اسود ومنه ابيض وقد يصاعد الاسود بالقرع والانبيق فيخرج ابيض ينفع من اوجاع المفاصل واللقوة والفالج وبياض العين والماء النازل فيها واذا شرب منه نصف مثقال نفع من المغص والرياح ويخرج الاجنة الموتى والبشيمة المحتبسة ويقتل الدود وحبّ القرع وينفع من اللسوع طلاء وفيه قوّة تسلب بها النار فانه ربّما يتوقّد من غير نار بل بحركة،

واما الموميا فهو شبيه بالزفت او القير الّا انه عزيز جدًّا كثير المنافع ومعدنه بارض الموصل وارض فارس بارّجان فيما احسب ينفع من الخلع والكسر والضربة والسقطة والفالج واللقوة شرباً وتمريخاً ومن الشقيقة والصداع البارد والصرع

والدوار سعوطًا بماء المرزنجوش وقيراط منه يشرب لثقل اللسان وينفع من الخناق والخفقان ويجعل بالسمن على موضع اللسع فينتفع به جدًّا ،

واما **العنبر** فقد اختلف الناس فى معدنه فنهم من زعم انه ينبع من عين فى البحر كالقير ومنهم من زعم انه طلّ منعقد يقع على بعض الاشجار فى البحر ثم يترشح من خللها وينعقد هناك وانها فى بقاع مخصوصة فى زمان معلوم كما ان الترنجبين طلّ يقع على نوع من الشوك بخراسان فى وقت معلوم ومنهم من قال انه روث حيوان ولا خلاف فى ان تولّده فى البحر يقذفه الى الساحل وذكر انه قد يقذفه بحر الزنج فى بعض الاوقات قطعة عظيمة شبه تلّ واكثر ما يرى على قدر جماجم اكثرها الف مثقال وكثيراً ما يوجد فى جوف السمك البحرى والذى ياكله يموت وتكون فى هذا النوع سهوكة ولا رائحة له وهو يقوى الدماغ والحواس والقلب بقوّة عجيبة ويزيد فى جوهر الروح وينفع المشايخ جدًّا بلطف تسخينه وقدر ما يشرب منه الى دانق وما فوقه مضرّ ،

والله الموفق للصواب هذا آخر الكلام فى المعدنيات ☼

النظر الثانى فى **النبات** ، النبات متوسّط بين المعادن والحيوان بمعنى انه خارج عن نقصان الجمادية الصرفة التى للمعادن وغير واصل الى كمال الحسّ والحركة اللتين اختصّ بهما الحيوان لكنه يشارك الحيوان فى بعض الامور لان البارى تعالى يخلق لكلّ شىء من الالات ما يحتاج اليها فى بقاء ذاته ونوعه وما زاد عليها يكون ثقلاً وكلًّا عليه لا يخلقه ولا حاجة للنبات الى الحسّ والحركة بخلاف الحيوان ، ومن عجيب صنع الله تعالى ان الحبّ والنوى اذا حصلا فى تربة ندية واصابهما حرّ الشمس انشقّا وجذبا بقوة خلقها الله تعالى فيهما الاجزاء اللطيفة الارضية من الارض والمائيّة من الماء ثم ان تلك الاجزاء يتراكم بعضها على بعض بواسطة قوى خلقها الله تعالى فيها حتى يصير الحبّ نجماً بالغًا ذا عرق وقضبان واوراق وازهار وحبّ النوى شجرًا عظيماً ذا عروق وساق واغصان واوراق وثمرة ، وهذه القوى خلقها الله تعالى نوعين خادمة ومخدومة امّا الخادمة فاربع منها الجاذبة فهى القوّة التى تجذب الماء من اسفل الشجرة فان الماء ليس من طبعه الصعود لكن هذه القوة تجذبه ومنها الماسكة وهى القوة التى تمسك هذه النداوة حتى يعمل فيها غيرها ووجود هذه القوة فى الحيوان اظهر فان الانسان اذا شرب الماء ثم نكّسته لا يخرج الماء من جوفه لان الماسكة تمسكه بخلاف الماء فى الجرّة فانك اذا نكّستها يخرج الماء عنها اذ لا ماسكة للجرّة ومنها الهاضمة وهى التى تجعل تلك النداوة صالحة لان تصير

جزء النجم او الشجرة ومنها الدافعة وهى التى تدفع من تلك الرطوبة ما لا يصلح ان يصير جزءا منه وهذه القوة ايضاً فى الحيوان اظهر وهى القوة التى تدفع البول والروث من الحيوان ، واما المخدومة فهى ايضا اربع فنها قوة تقوم بدل ما يتحلل من النبات وتلصقه به وتجعله شبيهاً بجوهر النبات يقال لهـا الغاذية ومنها قوة تزيد فى اقطار النبات بايصال الغذاء اليه بحيث تصير الزيادة داخلة فى اخر المزيد عليه على نسبة واحدة حتى تبلغ تمام النشو يقال لها النامية ومنها قوة تولد المادة التى تصلح ان تصير ثمرة وتلك المادة هى خلاصة رطوبات الشجرة وتذر كغيرها كالمنى فى الحيوان يقال لها المولدة ومنها قوة يصدر عنها التخطيط والتشكيل والملامسة والخشونة والاوضاع واشباه ذلك يقال لها المصورة ولهذه القوة تصرف عجيب من اظهار اشكال الاوراق والازهار والانوار واشكال الثمار وللغاذية ايضا تصرف عجيب فربما تصرف جميع الغذاء الى اللب ولا يترك للشحم شيئاً كما ترى فى اللوز والجوز والبندق والفستق وتتخذ له صندوقاً حصيناً ليبقى فيه زماناً طويلاً لئلا يلحقه الفساد فيصلح للادخار وربما يصرف جميع الغذاء الى الشحم ولا يترك للب الا يسيراً يحصل منه البدر كما ترى فى التفاح والكمثرى والسفرجل لئلا يتعب آكله بالكسر والنقية بل يجده معداً للاكل وربما يوزع الغذاء على الشحم واللب كما ترى فى المشمش والخوخ ونحوهما ، فهذه القوى آلات جعلها الله تعالى سبباً لبقاء ذات النبات ونوعه باخراج النجم والشجر من الحب والنوى والحب والنوى من النجم والشجر قال الله تعالى ان الله فالق الحب والنوى يخرج الحى من الميت ومخرج الميت من الحى ذلكم الله فانى توفكون قال اهل التفسير المراد اخراج الحيوان من النطفة والنطفة من الحيوان ولا بعيد ان يكون اخراج النبات الحى من الحب الميت واخراج الحب الميت من النبات الحى ايضا فسبحانه ما اعظم شانه واوضح برهانه ، ثم ان النبات ينقسم الى قسمين شجر ونجم ،

القسم الاول **الشجر** وهو كل ما له ساق والاشجار العظام بمثابة الحيوانات العظام والنجوم بمثابة الحيوانات الصغار والاشجار العظام لا ثمرة لها كما ترى فى الساج والدلب والعرعر لان المادة كلها صرفت فى نفس الشجرة ولا كذلك الاشجار المثمرة فان مادتها تصرف الى الشجرة والثمرة وتشبه حالها بحال الذكور والاناث من الحيوان فان الذكران اعظم بدناً من الاناث لان بعض مواد الاناث تصرف فى الاجنة ومما يشارك فيه النباتُ الحيوان امر التغذية

فان الغذاء كمـا يسرى فى بدن الحيوان حتى لا تبقى شعرة الّا واخذت منها قسطها فكذلك المـاء الذى صبّ فى اسفل الشجرة فانه يعلو الى الاغصان فى داخل تجاويف الاشجار شيئًا فشيئًا حتى ينشر فى جميع اوراق الاشجـار وفى جميع اطراف الاوراق ويغذى كلّ جزء من كلّ ورقة ويجرى من تجاويف عروق شعرته صغار ترى فى اصل الورق وكان العرق الكبير نهر ومـا يتشعّب عنها جداول فى جميع عرض الورق فيصل الماء الى ساير اجزاء الورقة وكذلك الى ساير اجزاء الفواكه، ومن عجيب صنع البارى تعالى خلق الاوراق على الاشجار زينةً لها ووقايةً لثمارها من نكاية الشمس والهواء ثم انه تعـالى خلقها مرتفعة عن الثمار متفرّقة بعض التفرّق لا متكاثفة عليها ولا بعيدة عنها لتاخذ الثمار من النسيم تارة ومن الشمس اخرى فلو تكاثفت عليها حتى منعتها اصابة النسيم وشعاع الشمس لبقيت على فجاجتها غليظة الجلد قليلة المائية واذا سقط عنها بعض الورق اصابتها الشمس واحرقتها كمـا ترى فى الرمّانة التى احترق منها احد الجوانب، ثم اذا فرغت الثمرة تناثرت الاوراق لئلّا تجذب مائية الشجر فتضعف قوتها كمـا ترى فى الحيوان فان الامّ تضعف من ارضاع اولادها، واعجب شىء منها ما ذكره الله تعالى فى كتابه حيث قال نسقى بماء واحد ونفضّل بعضهـا على بعض فى الاكل ان فى ذلك لايات لقوم يعقلون، ولنذكر ما يتعلّق بكل واحد من الاشجار مرتبة على حروف المعجم ان شاء الله تعالى،

آس شجرة معروفة قال صاحب الفلاحة اذا اردت غرس الاس فاجعـل فى حفرتها شيئًا من الرمل وازرع الشعير حولهـا فان الشعير يقوى اصل الآس، قال الشيخ الرئيس ورق الاس يطيب رايحة البدن بدل التوتيا ويقوى اصول الشعر ويطيله ويسوده ويمنع التسـاقط ورماده بدل التوتيـا وينقى الكلف ويجلو البهق وينفع من عضّ الرتيلاء ثمرتهـا اذا شربت بشراب نفعـت من لدغ العقرب بذر الاس يتمضمض به يقتل الدود المتولّد فى الاسنان،

ابنوس شجرة كقطعة حجر على راسها نبت اخضر وخشبهـا صلب جدًّا تغلب عليه الارضية لا تكـاد تطفو على وجه المـاء بل ترسب فيه وهو اشبه خشب بالحجر، قال الشيخ الرئيس اذا وضع على الجمر فاحت منه رايحة طيبة ويجلو الغشاوة والبياض من العين اذا حلّ بمـاء واكتحل به واذا احرقت نشارته على طابق ثم غسلت نفعت الرمد اليابس وجرب العين، وقال غيره ينفع من حرق النار ويحلّ نفخ البطن،

أترج هذا النوع من الاشجار لله لا تنبت الّا فى بلاد الحرّ قال صاحب الفلاحة اذا جعل رماد ورق اليقطين تحت شجرة الاترج يكثر ثمرتها ولا يسقط منها شئ وايضا اذا كانت شجرتها ضعيفة تستر بورق اليقطين يدفع عنها اذى البرد وقال ايضا من اراد ان يكبر جرم الاترج ولا يسقط شئ منها ويكثر فلياخذ شيئًا من طين شجرة اليقطين ويخلطه بالدم ويجعله تحت شجرة الاترج ومن اراد ان تبقى الاترجة على شجرتها ولا تسقط فليطلها بالجصّ فانها تبقى طول السنة غضّة وتربو ومن اراد ان يحمر لونها فليصل به شجرة الفرصاد او الرمان ومن دفنها فى الشعير تبقى زمانًا لا تعفن، ورقه يمضغ يطيب النكهة ويقطع رايحة الثوم والبصل، قال بليناس فى كتاب الخواصّ من اخذ ورق الاترج فسحقه ونخله وعجنه بزيت او لوز واطعمه لمن شاء احبّه، ثمرته من الثمرات العجيبة كما قال الشاعر

جسم لجين قميصه ذهب ركب فيه بديع تركيب
فيه لمن شمّه وابصره لون محبّ وريح محبوب،

قال ابن الفقيه ان بعض ملوك الفرس حبس جمعًا من الحكماء وقال لا يدخل عليهم الّا الخبز وادام واحد فاختاروا الاترج فقيل لهم كيف اخترتموه دون غيره قالوا لان قشره الظاهر مشموم وشحمه فاكهة وحماضه ادام وحبّه دهن، قشره يطيب النكهة امساكًا فى الفم وينفع من الفالج وعصارة قشره تنفع من لسع الافاعى شربًا وقشره ايضا ضمادًا حراقة قشره جيّد للبرص والقوباء طلاء، قال الشيخ الرئيس اذا جعل قشر الاترج فى الثياب منع التسوّس ورايحته تصلح فساد الهواء والوباء، شحمه يورث القولنج حماضه يجلو العين ويذهب بالكلف ويسكن غلمة النساء، حبّه يسحق ويوضع على لدغ العقرب يسكن وجعه وينفع السليم ايضا شربًا فى الجلاب وضمادًا او يجعل منها فى صرّة وتشدّها المراة على عضدها اليسرى لم تحبل ما دام معها، عصارة حماضه تزيل الكتابة ان كان الحبر،

أجاص قال صاحب الفلاحة اذا سقيت شجرة الاجاص بدردى الاجاص يطيب طعم ثمرتها فوق ما كانت واذا طليت شجرة الاجاص بمرارة البقر لا يتولّد الدود فى ثمرتها ورقها يطبخ بشراب ويتمضمض به يمنع سيلان المواد من اللثة، ثمرتها تسكن العطش وحرارة القلب فاذا اردت ان يبقى الاجاص فاجعله فى ظرف وصبّ عليه عصيرًا حتى يغمره ثم طيّن راسه فانه يبقى ويخرج غضًّا طريًّا،

ازاددرخت شجرة كبيرة معروفة تسمّى بطبرستان طاخك لها ثمرة تشبه النبق ورقها يقتل البهايم وعصارة ورقها يقتل القمل ويطيل الشعر عن الشيخ الرئيس، وقال غيره عصارته تنفع من السمّ اذا شرب بالعسل وكذلك تنفع من القولنج، ثمرتها قال الشيخ الرئيس ربّما قتلت وتحدث كرباً عظيماً اذا اكلت،

ام غيلان شجرة من عضاه البادية كثيرة الشوك قال الشيخ الرئيس اصوله يسمّى بنك اذا بخر به يطيب رايحة البدن ويقلع رايحة النورة،

بان شجرة معروفة لها ثمرة حبّها اكبر من الحمص مايل الى البياض طيب الرايحة وله لبّ دهنى قال الشيخ الرئيس انه ينفع من البرص والكلف والبهق وآثار القروح وينفع من الثاليل ايضا فى المراهم وطبيخه ينفع من وجع الاسنان مضمضة وقال غيره ينفع من الجرب ويقطع الرعاف،

بطم شجرة جبلية معروفة ثمرتها الحبّة الخضراء قال الشيخ الرئيس ثمرتها تجلو الجرب والقوابى وقال غيره تنفع من الباه سيما رطبها وقال الشيخ دهنها ينفع من الفالج واللقوة وانه يذهب شهوة الطعام وصمغها وثمرتها تنفع بالشراب لنهش الرتيلاء،

بلسان شجرة توجد بمصر دون غيرها من البلاد ولا فى جميع بلاد مصر بل فى موضع يقال له عين شمس فقط وهى شبيهة الرايحة والورق بالسذاب لكنها تضرب الى البياض قال الشيخ الرئيس حبّها وعودها ينفعان من وجع الرية والجنبين ومن عرق النساء والصرع والدوار وقال غيره ينشفان رطوبة الارحام بخوراً وينفعان من العقم ويقاومان السموم ونهش الافاعى، دهنها يوخذ بان يشرط بحديد بعد طلوع الشعرى ويجمع ما يرشح بقطنة ولا يجاوز فى السنة ارطالاً ثم يدفع الى شخص نصرانى يعرف طبخها ولا يعلم غيره الّا ولده وهو اعزّ دهن فى الدنيا، قال الشيخ الرئيس يجلو الغشاوة ويخرج الجنين والمشيمة وهو نافع من عسر البول ويذهب بالنافض وهو نافع من سموم الهوامّ خاصّة العقرب وقد وسطنا القول فى عجايب هذه الشجرة فى مقالة البلدان فى قرية تسمّى المطرية وفى زماننا هذا اشجار البلسان بها فمن اراد فليقراها منها،

بلوط شجرة معروفة من اشجار الجبال قالوا انها سنة تثمر بلوطاً وسنة عفصاً فان صحّ هذا فهو شبيه بما ذكر فى الحيوان من امر الارنب والضبع والحداة فذكر انها سنة تكون ذكوراً وسنة اناثاً والله اعلم بصحة ذلك وسقمه، ورقها ذكر انه ان القى على الحية لم تستطع ان تسعى وقال الشيخ ورق البلوط

البلوط يلصق الجراحات اذا سحق ونثر عليهاء ثمرتها قال الشيخ تنفع من سمّ السهام وسموم الهوامّ ونزف الدم وقال غيره اذا نثرت رماد البلوط عند حجرة الجرذان اصابتها الجرب ويقتل بعضها بعضاًء

تفاح قال صاحب الفلاحة اذا غرس ودى التفاح ويزرع حوله العنصل لا يقع الدود فى ثمرته واذا حفر مغرسه ويترك فيه رجيع الانسان والخنزير يحمر لون ثمرته وايضا اذا غرس تحته الورد الاحمر تحمر ثمرتها واذا سقيت بدردى الخمر العتيق وسمدت ببعر المعز لا يتبدد شئ من نورها بل يصلح كلّها ويطيب طعم ثمرتهاء وقال ايضا قد تصيب شجرة التفاح آفة كالمرض فتذبل اوراقها ويصفر لونها فعند ذلك يوخذ زبل الحمار ويجعل فى الماء ويسقى به ستة ايام يزول عنهاء ورقها قال الشيخ الرئيس عصارة ورق التفاح نافع من السموم زهرها يقوى الدماغ تقوية عجيبةء ثمرتها قال امير المومنين المامون اجتمع فى التفاح الصفرة الدرية والحمرة الذهبية والبياض الفضى يلتذّ بها من الحواسّ العين بحسنها والشمّ بعرفها والذوق بطعمها وقال الشاعر

قال جالينوس فى حكمته   لك فى التفاح فكر وعجب
فى الروح الروح من جوهرها   ولها شوق اليه وطرب
وذو القلب ينقى ضعفه   ويجلى الحزن عنه والكربء

وقال الشيخ الرئيس ادمان اكل التفاح يحدث اوجاع الاعصاب وخصوصاً الربيعى وهو نافع من السموم وقال غيره يطلا عصيرها على رجل المنقرس يسكن المها وهو يقوى القلب والفجّ منه نافع من سمّ العقرب ومن كلّ سم حارّ واذا الفغت التفاح فى ورق التين ودفنته فى الارض او فى وسط الطين يبقى طويلاً وان الفغت فى ورق الرمان يبقى طويلاً ويزداد حسناً وطيباً وكذلك ورق الجوز ان لففته وتركته فى الشمس حتى ييبس وان الففته فى ورق القصب وتركته فى مرقة باردة لا يصيبها دخان وريح منتنة يبقى ايضا طويلاًء

تنوب شجرة عظيمة جدًّا منابتها جبال دروب الروم يوخذ منها اجود القطران قال الشيخ الرئيس اذا استعمل على الجراحات الطرية منع فسادها وخشبها بالخلّ نافع لوجع الاسنان وحبّه وهو قضيم قريش معين على النفث من الصدر وصمغه عظيم النفع للسعال المزمن والزفت البرى سايل من شجرته يقلع بياض الاظفار ويطلى على شقاق القدم وينبت الشعر فى داء الثعلب ضماداً ودخان الزفت يحسن هدب العين وينبت الاسفار ويقوى البصر كلّ ذلك عن الشيخ الرئيسء

توت من اعز الاشجار لان دود القز ياكل منه وهو التوث الحلو الذى يقال له الفرصاد والحامض يقال له الشامى قال صاحب الفلاحة يزرع تحت شجرة التوث العنصل ليقوى ويكثر نماوه ورقه قال الشيخ ورق التوث الحامض ينفع من الذبحة والخوانيق وعصارة ورقه تنفع من لدغ الرتيلاء وقال الشيخ التمضمض بعصارة ورق الحامض جيّد لوجع السنّ ثمرة التوث الاسود توضع على لسع العقرب يسكن وجعه واذا تخضب اليد من التوث الاسود وتغسل بالتوث الابيض يزول عنها لونه قشر التوث يوكل مع الترنجبين ينقى البدن عن حبّ القرع وقال الشيخ قشر شجرة التوث ترياق للشوكران

تين قال صاحب الفلاحة اذا اردت غرسه فالقه فى ماء الملح يوماً ثم اجعله تحت خثى البقر يوماً ثم اغرسه بعد ذلك فان طعم ثمرته يطيب جدًّا ولو دفن تحت الشجرة بيضة تكبر حبّاتها ولو دفن تحتها سرطان مع شىء من الملح والسوسن الاسمانجونى تحفظ ثمرتها ولا يسقط شىء منها ويحلو تينها غاية الحلاوة وكذلك اذا سقيت بماء الزيتون وكذلك اذا زرع تحتها العنصل لا يتساقط شىء من ثمرتها اذا غسلت شجرة التين بالماء الحارّ تهلك سريعًا خشبها ينفع من لسع الرتيلاء سقياً ومسحاً عن الشيخ الرئيس ودخان خشبها اذا اصاب الآدر لا يملك نفسه من وجع المثانة والخصية ولين عيدانه ان قطر على اللسعة لم يسر سمّها فى الجسد وقضبانها تهرى اللحم اذا طبخ معها وعصارتها قبل ان تورق تنفع اذا جعلت فى السنّ المتآكل ورماد خشبها اذا نثر فى البساتين يهلك ديدانها عن صاحب الفلاحة ورقها قال الشيخ الرئيس يجعل الورق الطرى من شجر التين مع الفجّ من ثمرتها على عضّة الكلب الكلب ينفع ويضمد بها مع الكرسنة على عضة ابن عرس وعصارة ورقها تدفع عفونات الجلد وتقلع آثار الوسم وقال غيره اذا القيت ورق التين طريًّا على اللبن ينعقد جبناً ثمرتها قال ابن عبّاس رضه هذه الثمرة اقسم الله تعالى بها فى القران لانها تشبه ثمار الجنّة لكونها على قدر اللقمة وخلوها عن العجم والنوى قال النبى صلعم وقد احضر عنده التين لو قلت ان ثمرة انزلت من الجنّة لقلت هذه كلوها فانها تقطع البواسير وتنفع من النقرس قال الشيخ الفجّ منه يضمد به الخيلان والثاليل والبهق يقلعها والمداومة على اكله يصلح اللون الفاسد وهو يسمن سمناً سريع التحلّل ومقمل جدًّا وينفع اكل رطبه ويابسه من الصرع ولبنها اذا جعل فى الحليب يجمده ويفعل فعل الانفحة ويطلى به الدمل وينضجه سريعاً ويقطر على

الثولول يقلعها وعلى الجراحة لـلله عليهـا لحم فاسد ينقيهـا من ذلك ولبن التين مع العسل ينفع من الغشاوة اكتحالاً ويقطع شهوة الطعام اكلاً ويصبر على حبس البول وينفع من لسعة العقرب وقال محمد بن زكرياء دخان التين يهرب عنه البقّ والجرجس،

جميز شجرة عظيمة شبيهة بشجرة التين ورقهـا كورق التوث تثمر فى السنة ثلاث مرّات او اربعاً وثمرتها ليست تخرج من فروع الاغصان كسائر الاشجار بل تخرج من ساقها ورقها يقلع آثار الوسم اذا طلى الموضع بعصارته مراراً وتضمد به الخنازير يحللها ثمرتهـا تلزق الجراحات وتحلل الاورام الصلبة وتنفع من النهوش اكلاً وطلاءً،

جوز من الاشجار لـلله لا تقوى الّا فى البلاد البـاردة قال صاحب الفلاحة اذا اردت ان يتفتّت قشر الجوز باليد فخذْ جوزة واتركهـا فى بول الصبى الذى لا يكون مدركاً خمسة ايام ثم ازرعها وانثر عليها الرماد فانهـا تنبت وقشر ثمرتها يتفتّت باليد وايضا خذ جوزة وقشرها بحيث لا يصيب اللبّ خدش البتة ثم خُذْها فى خرقة او قرطاس او ورق دلب او ورق كرم ثم ازرعها فان شجرتها تثمر جوزاً قشرها كالقرطاس ولو بُدّد على الجوز حالة زرعه شئ من الورد تاتى شجرته بثمرة كثيرة وقال ايضا اذا وصلت الجوز بشىء من الاشجار لا يعلق الّا بالفستق فانه يعلق ويثمر جوزاً عجيباً جدًّا ثمرتهـا اذا بقيت جوزها والقيتها فى القدر لـلله نتنت من الدخان انقطعت النتن منهـا ولو القيت تلك الجوزة فى الزيت لم تتغيّر ولو بقيت سنة واذا ضمدت بها عضّة الكلب الكلب ينفع، قال الشيخ الرئيس الجوز الرطب ضمـاد الاثار الضربـة فيزيلهـا ولبّه مصدع يثقل اللسـان والاكثار من اكل الجوز يسهل الديدان وحبّ القرع قشره اذا احرق جفّف القروح تجفيفًا من غير لذع واذا احرق الجوز بقشره يسوّد الشعر،

خسرودار شجرة عظيمة جدًّا خشبها يسمّى خولنجان قال الشيخ الرئيس ينفع من القولنج ويزيد فى الباه ويطيب النكهة،

خروع يسمّى بالفارسية بيدانجير اذا جفّ حبّه فى اكمـامه تصدّعت عنه ويجذف به الغصن وربّما وقع الحبّ على اكثر من قامة الرمح الطويل حبّهـا ينفع من القولنج والفالج واللقوة ومقدار ما يوكل منه عشر حبّـات مقشورة دهن الخروع اذا مسحت به راس الديك لا يصيح البتّة اورده بليـنـاس فى كتاب الخواصّ،

خلاف شجرة الصفصاف ويقال لها بالفارسية بيد خشبها خفيف جدًّا ولذلك يتّخذ منه الصوالج ورقها على شكل الخنجر يقوى الدماغ ويجعل فى فراش من ضربته السمايم ينفعه جدًّا قال الشيخ الرئيس اذا تصمد به رطبًا حبس نزف الدم ورماد ورقه مع الخلّ يقلع الثاليل والنملة فقاحها طيب الرايحة جدًّا يقوى الدماغ وماءه يسكن الصداع ؛

خوخ قال صاحب الفلاحة اذا اردت ان تكون ثمرة الخوخ فى غاية الحمرة فخذ النواة التى تنشقّ بنفسها بنصفين واجعل فى مقعرها شيئًا من الزنجفر وضع اللبّ فيها ولا تنقيها عن اللحم بل اترك معها شيئًا من اللحم على جميع جوانبها وقال ايضا اذا نقشت فى باطن النواة على العظم نقشًا بالسكين او صورة او كتابة يظهر ذلك النقش فى جميع افراد ثمرتها وقال ايضا اذا سمدت شجرة الخوخ برجيع الانسان وزبل الخنزير يحمر ايضا وقال اذا اخذت الودى واخرجت ما فى جوفه من الاصل الذى يشرب به بحيث لا يفسد شىء من عيونه وغرست فاذا ادرك لا يكون لنوى ثمرتها عظم ورقها يقطع رايحة النورة اذا طلى به وتصمد به السرة فيقتل ديدان البطن ثمرتها تزيد فى الباه لاصحاب الابدان الحارّة عصارة الخوخ اذا لطخ بها الثوب يموت القمل الذى فيه ؛

دارشيشغان شجرة كبيرة ذات شوك كثير قالوا اذا رميت فى الماء الذى فيه التمساح شيئًا من الدارشيشغان يجتمع عليه التماسيح فى ذلك الموضع قال الشيخ الرئيس هو جيّد لنتن الانف اذا اتّخذ منه فتيلة ويتمضمض بطبيخه لحفظ الاسنان فينفع جدًّا وينفع ايضا من عسر البول ويحتمل

دردار شجرة البقّ وهى شجرة كبيرة عالية تخرج منها اقماع منتفخة كالرمانات فيها رطوبة تصير بقًّا فاذا انفقات خرج من كلّ واحدة من البقّ شىء كثير ولقد كسرت قمعًا من اقماعها على الشجرة وكان مجوّفًا ذا شحم وعلى شحمها شبه بزر الريحان ما لا يعدّ ولا يحصى فمنها ما خلق الله فيه الروح كانت تتحرّك ومنها ما لم يخلق بعد ومنها ما ينبت جناحها ومنها ما لم ينبت بعد ؛ ورقها يوكل كالبقول وطريه يلتصق الجراحات ويقوى العظام الواهية اذا ضمدت به ؛ قال الشيخ الرئيس ورقها يبطل به العظام المكسورة يصلحها اقماعها قال الشيخ الرئيس تجلو الوجه اذا طلى بها قشرها بالخلّ اذا كان رطبًا يجلو البرص ويصلح الجراحات وقال غيره يلفّ على الجراحات فيدملها وكذلك ما يتناثر منه ؛

دلب يسمّى بالفارسية چنار وهي من اعظم الاشجار واعلاها وابقاها فاذا طالت مدتها يتفتّت جوفها ويبقى ساقها مجوّفًا ورقهـا شبه الاصابع الخمس تهرب منه الخفافيش ولذلك يجعله بعض الطيور في اوكارها مخافة الخفافيش ودخانه اقوى من ذلك قال الشيخ الرئيس الخفافيش تموت من ورقها واذا غسل وطبخ وضمد به حبس النوازل عن العين قشرها مطبوخاً بالخلّ ينفع من حرق النار ووجع الاسنان ثمرتها يقال لها جوز السرو مع الشحم ضمـاداً نافع لنهش الهوامّ ،

دهمست هو شجر الغار ورقه كورق الآس الّا انه اكبر وثمرته حمراء وينبت في المواضع الجبلية وله حبّ على شكل البندق الصغـار عليه قشور سود قال صاحب الفلاحة اذا طرحت في ارض غصناً من اغصان الدهمست اصابته كلّ آفة تتوجّه نحو تلك الارض وسلم ما سواه من الافات ورقه ينفع من الفـالج واللقوة والقولنج واذا نثرت ورق الدهمست على الشعير وخلطته به يبقى زماناً طويلاً لا يفسد حبّه يطلى على البهق بالشراب يزيله وان طحن ومرخ بـه البدن لم يقربه الذباب ويسقى بالشراب للدغ العقرب والطرى منه ضمـاد جيّد للسع النحل والزنابير وهو ترياق للسموم كلّهـا دهنه يحلّل الصـداع والطنين ،

رمان شجرة الرمان من الاشجار التى لا تزكو الّا في البلاد الحارّة قال صاحب الفلاحة اذا اردت غرس الرمان فاغرس حوله الآس لتتكثر ثمرته وتقوى واذا قلبت في مغرسه وقت الغرس شيئـا من العسل تحلو ثمرته وان قلبت من الخلّ تحمض وقال ايضـا اذا اردت ان لا يقع شئ من ثمرته ويصلح الكلّ خُذْ الحجر الذى يسمى المرقشيثـاء البحرى وضعه على غصن من اغصـانه فانه لا يسقط شئ من ثمرتها ويصلح كلّها ولو اخذت مسماراً من الارزيز ودققته في اسفل ساقه يفعل هذا الفعل ولو اتّخذت صورة عقرب من الاسرب ووضعتها على شئ من اغصانه يفعل هذا الفعل ولا ينشقّ رمانها وقال ايضا اذا دفنت نوى الثمر مع الملح تحت شجرة الرمان يفسد وقال ايضا اذا اردت ان لا يكون في الرمان عجم شقّ عن اسافل قضبانه عند الغرس ونق اجوافها عن مخّهـا واضمم بعضها الى بعض واربطها بشئ من الحشيش واغرسها فانها اذا تنبت لا يكون فيها شئ من العجم ، وقال ايضا اذا اردت ان تحمر لون حبّها فاخلط رماد الحمام بالماء وصبه في اصل شجرتها فانه يشتدّ حمرة حبّهـا باذن الله وقال ايضا اذا اردت ان يحلو الرمان الحامض فنح التراب من اصل شجرتها واطـل

عروقها بجعور الخنازير وانضحها بابوال الناس ثم اعد التراب عليها كما كان ، وقال ايضا توخذ رمانة من شجرة وتعدّ حبّاتها فيكون جميع حبّات رمان تلك الشجرة بذلك العدد وتعدّ شرافات تج الرمان فان كانت زوجًا فعدد حبّاتها زوج وان كانت فردًا فكذلك ، خشبها يهرب منه اكثر الحشرات ولذلك ياخذ بعض الطير منه ويتركه فى عشه لئلّا تقرب عشه الهوامّ ، وقال الشيخ الرئيس قضبان الرمان عجيبة لطرد الهوامّ وكذلك دخان خشبه وقال محمّد بن زكرياء الرازى دخان خشب الرمان يطرد الحيّات واكثر الهوامّ وقال غيره من ضرب بخشب الرمان واصابه من الضرب جراحة فلا يصلح الّا بان يوضع عليه لحم الفرس الاشهب ، زهرها يقال له الجلنار قد يكون احمر وقد يكون ابيض قال الشيخ الرئيس جيد للثة الدامية ويقوى الاسنان المتحرّكة ومانع لنفث الدم ، ثمرتها عن ابن عبّاس رضه مسا لقحت رمانة قط الّا بقطرة من ماء الجنّة وعن علىّ عم انه قال اذا اكلتم الرمانة فكلوها بشحمها فانه دباغ للمعدة وما من حبّة منها تقوم فى جوف رجل الّا انارت قلبه واخرست شيطان الوسوسة اربعين يوماً ، وقال صاحب الفلاحة من اراد ان يبقى الرمان غضًّـا طريًّا فليلقطه باليد من غير ان تصيبه جراحة ويغمس طرفيه فى زفت مسخن ويعلقه فى بيت بارد فانه يبقى زمانًا طويلاً غضًّا طريًّا ولو تركها على الشجرة ولفّها فى حشيش يابس وجصّصها بحيث لا تدخل اليها ريح يبقى طويلاً ، قشرها تهرب منه الهوامّ ايضا كما تهرب من خشبهـا ويترك قشر الرمان فى مناثر الغلّات لئلّا يتولّد الحيوان فى الطعام ،

زيتون شجرة مباركة كثيرة النفع عن ابن عبّـاس رضه هذه الشجرة او الثمرة اقسم الله تعالى بها فى القرآن وذلك لعموم نفعهـا وعن حذيفة بن اليمان عن النبى صلعم ان آدم عم وجد ضربانًا فى جسمه فاشتكا الى الله تعالى فنزل جبريل عم بشجرة الزيتون فامره ان يغرسها وياخذ ثمرتها فيعصرهـا فقال ان فى دهنها شفـاء من كلّ شىء الّا السـام ، ومن عجيب خواصّ هذه الشجرة انها تصبر عن الماء طويلاً ولا دخان لخشبهـا ودهنهـا ولا تنبت شجرتها من النواة وان نبتت لا ينفع الله بهـا ، قال صاحب الفلاحة ينبغى ان يكثر تحت شجرة الزيتون من المدر فان الغبـار اذا سطع على الزيتون زاده دسمًا ونضجًا وقـال ايضا اذا اردت ان تقوى الشجرة فخُذْ من شجرة البلوط عدّة أوتاد ودقّها فى الارض حول شجرة الزيتون فانهـا تقوى وتكثر ثمرتها وقال ايضا اذا اردت ان لا تتساقط ثمرتها فخُذْ من الباقلى المتـاكلـة

واشدد عروقه بالشمع واحفر من عروق شجرة الزيتون والق عليهـا من ذلك الباقلى وادفنها بالتراب كما كانت فانها لا تتساقط وقال ايضا اذا اخذ رجل اسود بيده اليمنى من الزيتون ملاء كفّه واخذ فاساً نصابه حديد وصفر ويضرب بذلك الفاس فى اصل شجرة الزيتون الّا نقصت ثمرتها او تغيّرت عن حالها وكان ذلك يوم السبت ويحفر حتى تظهر عروق شجر الزيتون ويلقى عليها الزيتون الّا كانت فى يده ثم يردّ عليها ترابهـا ويصبّ عليهـا ليلة الاحد من الماء ما يكفيه ويكرّر ذلك ليلتين متوليتين ثم يتركها احد وعشرين يوماً بين تلك الشجرة انشا يخالف ساير اشجار الزيتون منها ان ورقها يكبر ويحسن ويشبك عليها ومنها ان ثمرتها تكثر وتنمى حتى تصير اضعاف ما كانت واذا بلغ لم يسو غيره ، قال بلبناس فى كتاب الخواصّ اذا علق شئ من عروق شاجرة الزيتون على من لسعته العقرب بُرى من وقته ، ورقهـا قال الشيخ الرئيس ورق الزيتون الاخضر اذا طبخته بالماء ورششت به البيت هرب منه الذباب وورق الزيتون البرّى يمنع العرق تمسّحـاً به ورماده بـدل التوتيا للعين وقال غيره ورق الزيتون اذا طبخ بخلّ نفع من وجع الاسنـان واذا طبخ بماء الحصرم حتى صار كالعسل وجعل على الاسنان المتاكلة قلعهـا صمغها ينفع من البواسير اذا ضمد به وتطلى به الجراحات تلتئم سيما صمغ الزيتون البرّى واذا نقع فى الماء وبلّل الخبز بمائه وترك لياكل الفار منه فاذا اكل يموت ، قال الشيخ الرئيس هو نافع للعشاوة والبيـاض والنوازل وصمغ الزيتون البرى ينفع من الجرب والقوباء ولوجع الاسنـان المتـاكلة اذا حشيت به وهـو يعدّ من الادوية القتالة كلّ ذلك عن الشيخ الرئيس ، ثمرتها روى الاحوص ابن حكيم عن ابيه عن النبى صلعم انه قال نعم الادام الخلّ والزيت وعنه صلعم عليكم بالزيت فانه يكشف المرّة ويذهب البلغم ويشدّ العصب ويذهب بالاعياء ويحسن الخلق ويطيب النفس ويذهب بالهمّ ، وقال الشيخ الرئيس يكتحل بالزيت لظلمة العين وزيت الزيتون البرى ينفع من الصـداع واللثة الدامية تمضمضاً به ويشدّ الاسنـان المتحرّكة وقال غيره العتيق منه يطلى على النقرس ويكتحل به لظلمة العين وزيت الزيتون البرى نافع من الحمرة والشرى والجرب والقوباء والصداع نواه يبخر به لاوجاع الضرس وامراض الرية ، سرو شجر حسن الهيئة قويم الساق يضرب المثل به فى استقامة القدّ وانه فى الصيف والشتـاء اخضر ولغاية حرارته لا يتاثر من برد الشتـاء يدخن باغصـانه لطرد البقّ يوخذ من نشـارته بنـادق ويترك فى وسط الطحين

الدرمك يبقى زماناً طويلاً لا يفسد ورقه يشرب مع الشراب فينفع من عسر البول ويغلى مع غصن الورد بالخلّ ويتمضمض به يسكن وجع الاسنان ويقوى العمور ويطيب النكهة وورقه وحده يذهب البقّ واذا دقّ رطباً ووضع على جراحة لجهسا ورماده ينفع من حرق النسار ذروراً وكذلك من ساير القروح الرطبة، جوزه قال الشيخ الرئيس يطرد البقّ اذا دخن به وطبيخه بالخلّ يسكن وجع الاسنان،

سفرجل هى الشجرة المشهورة خشبها اذا احرق يفعل رماده فعل التوتيا ورقها يفعل فعل خشبها زهرها عجيب الاثر فى تقوية الدماغ والقلب ثمرتها كثيرة الفوايد، روى يحيى بن طلحة بن عبد الله عن ابيه انه قال دخلت على رسول الله صلعم وفى يده سفرجلة فالقاها الىّ وقال دونكها يا ابا محمّد فانها تجم الفواد اى تنقيه وروى ان رسول الله صلعم كسر سفرجلة وناول منها جعفر ابن ابى طالب رضه وقال له كُلْ فانه يصفى اللون ويحسن الولد، ومن عجيب شان السفرجل انه اذا قطع بالسكين تذهب مائيته ويبقى ايبس ما يكون وان كسر كان الامر بخلاف ذلك قال الشيخ الرئيس السفرجل يسكن العطش ويقوى المعدة والتنقّل به على الشراب يمنع الخمار وقال غيره اذا داومت المراة على اكل السفرجل والرمان يكون ولدها ذكيًّا شاطراً حسن الخلق فاذا انعقد اللبن فى ثدى المراة يطبخ السفرجل بالعسل ويوضع على ثديها يسكن المها ويزيل ورمها فاذا وضعت السفرجل فى موضع فيه العنب يفسد العنب، قال صاحب الفلاحة اذا اردت ان يبقى غضًّا طريًّا زماناً فضعه على نشارة الخشب او التين ولا تدع السفرجل فى بيت فيه شىء من الاثمسار غير السفرجل فانه يفسد ما سواه ويهلكه واذا اردت ان يبقى زماناً طويلاً لفّ كلّ سفرجلة فى ورق التين فاذا يبس الورق عليه طيّنه بطين ابيض مخلوط الشعر ويبّسه فى الشمس فانه يبقى طريًّا فاذا احتجت اليه تكسر الطين وتخرج السفرجل منه غضًّا طريًّا،

سماق شجرة معروفة جبلية تنبت بنفسها من غير غرس وسقى من النساس صمغها اذا وضع على الاضراس سكن وجعها ثمرتها قال الشيخ الرئيس تقوى المعدة وتجلب الصفراء من الاحشاء وتضمد بها الضربة فتمنع الورم والخضرة وتنفع من الداحس ويحقن بها للبواسير،

سمرة شجرة من اشجار البادية ذكرها كثير فى اشعار العرب يسيل منها شىء كالدم فاذا سال منها ذلك تقول العرب حاضت السمرة، لم يحضرنى شىء من

خواصّها ،

سندروس شجرة بارض الروم صمغها كالكهربا فى جذب التين وما شاكله لخشبها دهن يقال له دهن الصوانى وخاصيته حبس الدم يستعمله المصارعون ليحققوا ويقووا ولا ينهروا قال الشيخ الرئيس يحقّف النواصير اذا دخن به ودخانه يمنع النوازل وينفع من البواسير ومنفعته فى تسكين وجع الاسنان عظيمة ويصلح للباه وينفع من الخفقان ،

"شاب شجرة يشبه ورقها السمك الصغار فى طول اصبع ثمرتها مثل البنادق الكبار ثلث ثلث فى كل ثمرة ثلث حبّات سود يقال لحبّها ماهودانه ويقال له ايضا حبّ الملوك ، قال الشيخ الرئيس هو نافع باسهاله من اوجاع المفاصل والنقرس وعرق النسا والاستسقاء ورقها يطبخ فى مرق الديك الهرم ينفع من القولنج عن الشيخ الرئيس ايضا ،

شاهبلوط شجرة توجد فى الشام وباران ايضا ثمرتها اعذب من البلوط ليس لها يبوسة البلوط وعفوصته وشكلها كنصف جوزة سوداء يقارب طعمها طعم الفندق الرطب قال الشيخ الرئيس انه جيّد للسموم ويمنع نزف الدم ،

صندل شجرة معروفة هندية وهى نوعان احمر وابيض امّا الاحمر فخشبها صلب يطلى به الحمرة وينفع من الصداع ايضا طلاء وامّا الابيض فخشبها رخو ورايحتها طيبة قال الشيخ الرئيس ينفع من الصداع والخفقان العارض فى الحمّيات شربًا وطلاء ،

صنوبر شجرة مشهورة اكثرها بارض الروم خشبها دهن جدًّا حتى يشتعل رطبه كالشمع ويوخذ القطران منه وذلك بان يقشر ويعرض على النار فتسيل منه مائية وهى القطران قال الشيخ الرئيس التبخير بخشب الصنوبر وافتراش رماده يطرد الهوامّ خصوصًا مع القنة وقال ايضا اذا جعل حول المجلس مندل من رماد خشب الصنوبر يامن غايلة الهوامّ وقال يدخن بنشارته لطرد البعوض والبقّ ولو اضفت اليها القلقديس من الشونيز كان اجود ، لحاؤها نافع من حرق الماء الحارّ وقال الشيخ الرئيس لحاؤها بالخلّ يتمضمض به لوجع الاسنان ورقها يلصق للجراحات جوزها قال الشيخ الرئيس ضماد للفتق حبّها هو الجلوز ينفع من اوجاع العصب والاسترخاء ويهيج الباه وينفع من لدغ العقرب خصوصًا مع التين والجوز والتمر وقال الشيخ الرئيس ينفع من السعال المزمن العتيق وهذا عجيب جدًّا لان فيه حدّة وحرافة ،

---

a) e.e.f شباب

ضرو شجرة عظيمة كشجرة البلوط تنبت بجبال اليمن تثمر عناقيد كعناقيد البطم ورقها يضرب الى الحمرة يطبخ حتى ينضج ويصفى ثم يرد على النار ويرفع فيكون دواء عجيباً من السعال واوجاع الفم وخشونة الصدر يزيلها على المكان صمغها يجلب الى مكة فهو كاللاذن فى القوة طيب الرائحة يدخل فى طيب النساء ٭

طرفاء شجرة معروفة يقال لها بالفارسية كز قال الشيخ الرئيس قضبانها تنفع مهرّات فى الخلّ للطحال وطبيخ ورقها بالشراب ينفع من وجع الاسنان مصمصة ويستعمل تطولاً على القمل فيقتلها وقال غيره ورقها ضماد للاورام لرخوة ودخانه يجفف القروح الرطبة والجدرى ورماده يذرّ على حرق النار والقروح الرطبة ثمرتها تنفع من امراض العين ونهش الرتيلاء ورماد ثمرتها يجفف القروح عن الشيخ الرئيس وقال غيره يقوى اللثة المسترخية ٭

عرعر شجرة كبيرة كثيرة الشوك ورقها يشبه ورق السرو وقالوا هو السرو الجبلى قال الشيخ الرئيس التدخين بايّ جزء كان من اجزائه يطرد الهوامّ ثمرته قال الشيخ الرئيس تشبه الزعرور الّا انها اشدّ سواداً جاد الرائحة طيبها تسمّى الابهل قالوا اذا اغلى جوز الابهل بالسيرج فى مغرفة حديد حتى يسود الجوز وقطر الدهن فى الاذن نفع من الصمم جدًّا وقال ايضا اذا شرب الابهل بال الدم واسقط الجنين واذا احتمل او تدخن به فعل ذلك ايضا ٭

عشر شجرة اعرابية يمانية كانت العرب فى الجاهلية اذا اراد احدهم سفراً وخاف خيانة خليلته ذهب الى هذه الشجرة وشدّ غصناً منها الى الاخر بخيط وتركهما وسافر ثم ذهب اليها بعد قفوله فان وجد الغصنين بحالهما استدلّ بها على ان خليلته ما خانته فى مدّة سفره وان وجدهما بخلاف ذلك استدلّ على خيانتها ٭ قيل انها سمّ قاتل وحكى ان من العشر ضرباً يقتل الجلوس فى ظلّه خشبها ينفع من القوباء والسعفة طلاء ٭

عفص شجرة جبلية قالوا ان شجرة البلوط سنة تثمر عفصاً وسنة بلوطاً ونقل الجاحظ عن الفضل بن اسحق انه قال رايت العفص والبلوط على غصن واحد فان كان صحيحاً فهى شبيهة فى النبات بما نذكر فى الحيوان من امر الارانب انها تكون سنة ذكوراً وسنة اناثاً والله عليها راى البلوط والعفص كالخنثى ٭ ثمرتها قال الشيخ الرئيس تطلى على القوابى فتذهب بها وتمنع الرطوبات الفاسدة من اللثة وتنفع من اكال الاسنان وقال غيره تنثر على اللحم الزايد والقروح الرطبة وماؤها يسود الشعر واذا حرق وطلى بخلّ على نزف

الدم قطعه،
عناب هي الشجرة المشهورة منها شيء كثير ومنها تحمل الى البلاد ورقها ينفع من وجع العين اذا كان من الحرارة ضماداً ثمرتها تسكن الدم وتنشفه فيما زعموا حتى ان مسّها ايضا يفعل ذلك واذا ارادوا حملها من بلد الى بلد حملت كلّ يوم على دابّة اخرى لئلّا تنشف دمها بالكلية وقال جالينوس انه لا ينشف الدم بالكلية لكن يغلظه وهو طلاء جيّد لتصفية اللون واذا طلى به الوجه يفيد طراوة وحسنًا وصفاء بحرارته ولينه،
عود شجرة تنبت فى جزاير بحر الهند عروقها تقلع وتدفن فى الارض حتى تتعفن منها الخشبة فيبقى العود الخالص قال الشيخ الرئيس مضغه يطيب النكهة وينفع الدماغ جدًّا ويقوى الحواسّ والقلب ويفرحه وتدخينه بالسكر طيب جدًّا والسكر يقوى رايحته وشراب العود طارد للرياح المولمة،
غبيراء شجرة مشهورة خشبها اصبر خشب على الماء يبقى فيه زمانا طويلا لا يتعفن ولذلك تتخذ ابواب بيوت الحمامات منها واذا تركت غصناً منها فى موضع اجتمع الذباب كلّها عليه، زهرها اذا شمّت المراة رايحة زهر الغبيراء هاجت بها شهوة الوقاع حتى ترمى الحياء والصيانة وراء ظهرها ثمرتها قال الشيخ الرئيس اذا تنقل بها ابطا السكر ويحبس القيء وينفع من اكثار البول ويحبس الاسهال،
غرب شجرة كبيرة يقال لها بالفارسية سپيددار خشبها قال الشيخ الرئيس يحرق ويعجن بالخلّ يجفف الثاليل لحاء شجرها يدخل فى خضاب الشعر يفيد فايدة جيدة ورقها قال الشيخ الرئيس يجعل على الجراحات الطرية ينفعها مسحوقًا يصلحها وقال غيره ينشر على الجراحات الطرية يلحمها من غير ان يفتح وينفع ايضا من شرب العلق اذا تشبث بالحلق يزيلها وزهرها ينفع من ظلمة العين صمغها يخرج بالشرط ويتولّد عليه بورق جيّد وهو من اجود اصناف البوارق للاكل وينفع من ظلمة البصر كلّ ذلك عن الشيخ الرئيس،
فاوانيا هي شجرة عود الصليب منه رومى ومنه هندى خشبها قال الشيخ الرئيس يجلو الاثار السود من البشرة وينفع من النقرس والصرع حتى تعليقا وقد جرب تعليقه فوجد مانعًا للصرع بحيث ابانته يعود معها الصرع ثمرتها تنفع المجانين والمصروعين اذا دخن بها وتنفع من الكابوس اذا شرب خمسة عشر حبّ منها بالشراب،

فستق هى الشجرة المشهورة زعموا انها من تركيب اللوز على حبة الخضراء خشبها يشتعل فى النار وان كان نديًّا لفرط دهنيته بخلاف غيره من الاخشاب ثمرتها قال الشيخ الرئيس تنفع من نهش الهوامّ وقال غيره تزيد فى الباه وتنفع من السعال البلغمى دهنها قال الشيخ يكتحل به يزيل الزرقة من العين اذا داوم عليه وقال غيره التدخين بقشر الفستق يقتل الحيوان والهوامّ المتولّدة فى الثوب ٭

فلفل شجرة تنبت بالهند بناحية منها تسمّى مليبار وهى شجرة عالية لا يزول الماء من تحتها فاذا هبّت الريح تساقط حملها على الماء فلذلك تشنّجه وانّما يجمع من فوق الماء وهى شجرة حرّة لا مالك لها وحملها عليها ابدًا شتاء وصيفًا وهو عناقيد فاذا حميت الشمس عليها انطبقت على كلّ عنقود منها عدّة اوراق لئلّا يحترق بالشمس فاذا زالت الشمس زالت الاوراق عنها لتنال من النسيم وذكر من رآه ان شجرته تشبه شجرة الرمان سواء وبين الورقتين منها شمراخان منظومان بالفلفل وشمراخها فى طول الاصبع ٭ قال جالينوس اول ما تطلع ثمرتها تكون دار فلفل ثمّ تنفصل عن حبّ يكون هو الفلفل ثمرتها امّا الدارفلفل فينفع من نهش الهوام اكلاً وطلاء بالدهن ويزيد فى الباه وينفع من الغشى مع كبد المعز مشوياً وامّا الفلفل قال الشيخ الرئيس هو بالنطرون جلاء للبهق وبالزفت ضماد للخنازير يحلّلها وهو يجفّف المنى ونبيذه وقال غيره هو يدرّ البول وينفع من ظلمة البصر فان احتملته المراة بعد الجماع منع الحبل ٭

فندق هى الشجرة المعروفة قالوا لو خُطّ بخشب الفندق دايرة حول العقرب لا يقدر على الخروج منها كلّما قرب من محيط الدايرة يرجع الى المركز ثمرتها قال بقراط تزيد فى الدماغ وقال الشيخ الرئيس زعم قوم ان دهن الفندق يطلى به يافوخ الصبى الازرق العين فتذهب الزرقة وقال ايضا انه ينفع من النهوش سيما مع السذاب والتين وقال غيره من استصحب فندقة يامن لسع العقرب ويشوى ويسحق ويطلى به داء الثعلب ينبت الشعر واذا اكل مدقوقًا محلولاً بالعسل يذهب السعال العتيق ومن تنقّل به لا يغلبه السكر والمداومة على اكله يشحذ الخاطر قشره يحرق ويسحق ويجعل بالزيت يزيل زرقة عيون الاطفال اكتحالاً ويسودها ٭

فيلزهرج هى شجرة الحضض لها ثمرة كالفلفل يتّخذ منها الحضض قال الشيخ الرييس خشبها يقوى الشعر طلاء وتطبخ فروعها بالخلّ ويشرب للطحال

ثمرتها تطبخ ويوخذ منهـا الحصص وهو ينفع من الكلف طلاء ويحمر الشعر ويبرى قروح اللثة وينفع من الرمد ويزيل غشاوتها وينفع ايضـا من جرب العين والبواسير والهندى يسقى لعضة الكلب الكلب كلّ ذلك عن الشيخ،

قرنفل شجرة تنبت فى بعض جزاير الهند ثمرتها كالياسمين الّا انها اشدّ سواداً وذكر ان اهل تلك الجزيرة لا يخرجونها الّا مطبوخـاً لئلّا تنبت فى غيرها من البلاد، قال الشيخ الرئيس ثمرتهـا تطيب النكهة وتحدّ البصر وتنفع من الغشاوة وقال غيره القرنفل يدفع الغثيـان ورايحته تقوى الدماغ البارد الذى غلبت عليه السوداء ويقوى القلب ويفرحه،

قصب هى الشجرة المعروفة وانواعها كثيرة منها قصب السكر وهو انفعها والاحسن منهـا ما يوجد بارض مصر ينفع من السعـال ووجع الصدر ويدرّ البول ويجلو الصدر عن الرطوبات ومنها القصب النبطى ومن عجيب خواصّه ما ذكر انه اذا ضربت حيّة بقصبة ضربة واحدة لم تستطع ان تريم او تنقلب وتبقى على مكانهـا حتى تتلف وان ثنيت الضرب او اكثرت سلمت واستمرّت، ورقها واصلهـا مع البصل يجذب السلى ويدرّ الطمث والبول واذا دققت القصب الرطب وجعلته فى القدر لحم كثر ملحها يزيل ملوحتهـا، اصل القصب فيه قوّة جاذبة اذا دُقّ وضمد به العضو الذى دخـل فيـه الحديد جذبه، قال الشيخ الرئيس الماخوذ من القصب كالصمغ يجلو العين وقشوره واصله نافع من داء الثعلب والخروع الذى هو زهره اذا وقـع فى الاذن احدث الصمم ونجح ولم يخرج والقصب ينفع من لدغ العقرب، ومنها قصب الذريرة يجلب من ارض نهاوند ذكروا ان ما جلب منهـا ولم يوت به على ثنية الركاب لا يفيد فايدة قصب الذريرة بل يكون كساير القصب وما اتى به على ثنية الركاب وهى ثنية بنهاوند يفيد وهذا من الخواص العجيبـة، قال الشيخ الرئيس انه ينفع من كمودة الدم الميت ويجلو البصر ويبخر بـه فى نفع فى الحلق ينفع من السعال ومع العسل وبزر الكرفس نافع من الاستسقـاء، ومنها قصب القنا ينبت بارض الهند يتّخذ منه الرمـاح يقـال انه يحترق لاحتكاك اطرافه عند عصوف الرياح بها فيتّخذ من رماده الطباشير وهو ينفع من الخفقان واورام العين الحادة ويقوى القلب وينفع من الحمّيات،

كافور شجرة كبيرة هندية تظلّ خلقاً كثيراً تالفها النسور فلا يصل اليها الناس الا فى وقت معلوم من السنة وهى سفحية بحرية خشبها خشبة بيضاء هشّة خفيفة جدًّا ربّما احتبس فى خللها شئ من الكافور صمغها كافور الّا انه

يسيل من اسفل ساق الشجرة، قال محمد بن زكريا الكافور صمغ هذه الشجرة الّا انه فى داخلها وينقب اعلا الشجرة فيسيل منها ماء الكافور عدة جرار ثم ينقب اسفل من ذلك وسط الشجرة فينساب منها قطع الكافور، وقال الشيخ الرئيس استعمال الكافور يسرع الشيب وينفع من الصداع الحارّ ويسهر ويقوى الحواسّ ويقطع الباه،

كرم هى اكثر الاشجار نفعًا واعمّها وجودًا قال صاحب الفلاحة من عجايبها انك اذا اخذت وديها الذى كان فيه قوّة الثمرة وغرسته ياتى فى السنة الاولى بالعناقيد الكبيرة وقال ايضا اذا اردت ان تكون الكرم كثيرة النفع قوية الاصل سريعة النما فخُذْ وديها من شجرة لا تكون قديمة العهد واغرسه فى النصف الاول من الشهر ولطخ راس الودى بخثا البقر فان لها خاصّية عجيبة فى ذلك ويدد فى المغرس شيئًا من البلوط والنانخواه لتقوية اصله وشيئًا من الباقلى لينمو سريعًا فاذا اتى بهذه الشرايط تكون شجرتها عجيبة جدًّا مخالفة لساير الكروم، وقال ايضا اذا شققت وديها وتركت فى شقّه شيئًا من السقمونيا يطلق عنبه اطلاقًا قويًّا وقال ايضا لو اخذت وديًّا من العنب الابيض واخر من الاسود واخر من الاحمر وشققتها بحيث لا يقطع منها قشرها ويلصق بعضها بالبعض وتغرسها يثمر العنب الابيض والاسود والاحمر فيكون على شجرة واحدة ثلاثة الوان من العنب وقال ايضا اذا اردت ان يسود العنب الابيض فاحفر ما حول الكرمة واقلب فيها شيئًا من النفط فان عنبها يسود باذن الله تعالى وقال ايضا اذا اردت ان لا يصيب الكرم دود فاقطع وديها بمنجل ملطخ بدم الدبّ او الضفدع فانه لا يقع فيها الدود ولا فى غصن قطع بذلك المنجل وقال ايضا اذا اردت ان لا يصيبها آفة البرد دخّن الكرم بالزبل بحيث يصل الدخان الى جميع اجزاء الاشجار ثم انثر عليها ثمرة الطرفاء فانها تسلم من البرد باذن الله تعالى، دمعة الكرم وهى الماء الذى يقطر من قضبانها بعد ما قطعت تجمع ويسقى منها الانسان الذى له شعف بشرب الخمر من غير ان يعلم بعد شرب الشراب فانه يبغضها وان كان لا يصبر عنها ساعة قال الشيخ الرئيس دمعة الكرم جيّدة للجرب والقوابى ورقها مضغه يقوى اللثة المسترخية يدقّ ناعمًا ويضمد به ينفع من الصداع الحارّ ويسكنه فى الحال وقال الشيخ الرئيس ورقها وخيوطها ضماد للصداع الحارّ وورقها مع سويق الشعير ضماد على العين يمنع النوازل اليها، ثمرتها اصناف كثيرة عجيبة واعجبها عيون البقر وهو عنب اسود ليس بحالك عظيم الحبّ كلّ حبّة منه كجوزة واصابع العذارى

وهو عنب احمر طويل الحبّ تشبه حبّاتها باصابع العذارى المخضبة وربما يكون عنقوده نحو الذراع والدوالى وهو عنب اسود غير حالك عناقيده عظيمة جدًّا كانها رؤوس معلقة وحبّاته تنكسر فى الفم، قال الشيخ الرئيس العنب المقطوف فى الوقت يحرك البطن وينفخ وقال غيره يسمن ويقوى شهوة الباه ويولد مادّة المنى تجبيرها ينفع لنهش الافاعى محرقة وهو مع الخلّ طلاء دواء جيّد للبواسير والتوثه، امّا الاحمر فقد ذكر فى حدوثها ان جمشيد الملك كان فى بعض متصيّداته فيفرق عنه اصحابه فى طلب الصيد فراى طايفة منهم فى بعض الجبال كرمة عليها عناقيد تعجّبوا منها وقطعوها وحملوها الى الملك فتعجّب الملك ايضا منها وقال انا سمعنا ان الجبال ينبت فيها السموم لعلّها منها ثم امر بحفظها حتى تجربها فيمن يستحقّ القتل فتركوها فى شىء من دحلهم فتكسّرت حبّاتها فعصروها وجعلوا ماءها فى ظرف حتى عاد الملك الى مستقره فامر باحضار رجل يجب عليه القتل واحضر العصير وقد احتدّت وصارت مرّة فاسقى الرجل منها فشربها بمشقّة شديدة فجزموا بكونها سمًّا وزادوا فى سقيه فقام الرجل يرقص ويصفق بيديه فقالوا انها فرجة الوداع وزادوا فى سقيه فنام الرجل نومة ثقيلة ولم يشكّوا فى انه يجود بنفسه فلمّا انتبه قال اسقونى منها مرّة اخرى فسقوه مرارًا فما كان الّا الخير فشرب غيره وذكر ما فيها من اللذّة والطرب وشرب الملك ايضا وامر بغرس تلك الشجرة فى البلاد لتكثر ثمرتها ففعلوا، وقد ذهب بعض الفقهاء الى انه يجوز شربها للتداوى فعلى هذا القول تنفع من الشهوة الكلبية والغشى وتسقى السموم وتنفع من سوء الهضم وتسرّ النفس وتزيد فى قوة الباه وتنقى الباطن من الاخلاط الفاسدة سيما المفاصل لكن الافراط منها يضرّ العقل ويحدث النسيان والرعشة والبخر ويبطل قوة الباه ويضعف البصر وربّما احدثت السكتة والصرع والموت فجاءة، وامّا الخلّ فهو نعم الادام كما قاله صلعم ويصب على نزف الدم يقطعه وينفع من الجرب والقوابى وحرقة النار ووضعه على الراس ينفع من الصداع الحارّ فى الحال والمضمضة به تنفع للاسنان المتحرّكة وتنحشّى للعلق الذى يتشبّث بالحلق وتفتق شهوة الاكل وتحلل الاستسقاء وتصبّ على النهوش فتنفع نفعًا جيدًا، وامّا الزبيب فمن خواصّه ما رواه زياد بن ابى هند عن النبى صلعم انه قال لمّا اهدى اليه شىء من الزبيب بسم الله نعم الطعام الزبيب يشدّ العصب ويذهب الوصب ويطفى الغضب ويرضى الربّ ويطيب النكهة ويذهب البلغم ويصفى اللون وقالت الاطبّاء انه يقوى المعدة

ويحبس الطبع بالعجم وبغير العجم يطلق ٭
كمثرى قال صاحب الفلاحة اذا اردت ان لا يسقط شئ من ثمرتها خذ ظرفا واجعل فيه شيئًا من الملح وضع كلّ واحدة من الكمثريات على ذلك الملح فانها تبقى على الشجرة طويلًا لا يفسد منها شئ زهرها يقوى الدماغ وله تاثير عجيب فى ذلك ثمرتها قال الشيخ الرئيس تقطع العطش وتسكن الصفراء وتحدث القولنج وقال صاحب الفلاحة اذا اردت ان تبقى الكمثرى مدّة طويلة فاطل راس كلّ كمثرى بشىء من الزفت وعلّقها انها تبقى طويلًا واجعلها فى فخّارة خزف بعد ما طليت راسها بالزفت واجعل رؤوسها الى الجانب الذى يلى الارض كما يكون على الشجرة ٭
لاعية شجرة تعدّ من السموم تنبت فى سفوح الجبال ورقها من اليتوعات اذا دقّ وشرب اسهل اسهالًا كثيرًا نورها طيب الرائحة جدًّا ترعى النحل منه والعسل الذى يعمل منه يكون مضرًّا جدًّا واذا القيت شيئًا منه فى غدير السمك اطفاها على وجه الماء كالموتى ويتمكّن الانسان من امساكها باليد سهلًا ٭
لبان شجرة ذات شوك لا تسمو اكثر من ذراعين تنبت فى الجبال بشحر عمان ورقها كورق الآس صمغها هو الكندر يوخذ منها بان تعقر مواضع بالفوس وتترك فيظهر منها الكندر ويقال له ايضا اللبان من ادام مضغه ذكا قلبه واعانه على حفظ الاشياء الله نسيها وهو يدمل الجراحات الطرية ويمنع الخبيثة من الانتشار ويجعل على القوابى بشحم البطّ يزيلها ويقوى الذهن ويقطع الرعاف ٭
لوز قال صاحب الفلاحة تجعل اللوز فى العسل اذا اريد زرعه فان شجرته تكون حسنة الثمار وثمرته طيبة الطعم واذا اردت ان ينفرك قشر اللوز على اليد فليعمل باللوز ما ذكرناه فى الجوز قبل وقال ايضا اذا اردت ان لا يتساقط شئ من حمل اللوز علّق فى وسط فروعها راس حمار وقال ايضا اذا انقعت اللوز فى بول جارية عذراء او غلام غير محتلم خمسة ايام ثم زرعته يرقّ قشره ويفرك باليد وقال ايضا اذا قطعت الحايض اللوز من الشجرة يبقى لبّه مرًّا وهذا فيه نظر امّا ثمرتها فالحلو يسمّن وينفع من السعال وينقى الصدر سيما مع التين وينفع من عضّة الكلب وامّا المرّ فقال الشيخ الرئيس انه يسمّن ويقوى البصر وينفع من القولنج واصله اذا طبخ وجعل على الكلف كان دواء نافعًا ويفتح القولنج وقال غيره اذا خلط اللوز المرّ بالعسل ينفع من النملة وعضّة الكلب الكلب واذا اكل سكن القولنج ويجلب النوم ومن اراد ان لا ينمل فلياكل على الريق سبع لوزات مرّة وخمسًا قبل ان يشرب فان قوة

الشراب لا تعمل فيه لخاصّية لها وينفع من الجرب والحكّة،
ليمون هذا النوع من اشجار بلاد الحرّ وخواصّ شجرة الليمون وثمرتها وحماضتها وقشرها شبيهة بالاترج وقد مرّ ذكرها قبل فلا نعيدها ولماء الليمون خاصّية عجيبة فى دفع ضرر سمّ الحيّات والافاعى ومن عجيب حكاياته ما ذكره ابو جعفر بن عبد الله الضبى من تُنّاء البصرة قال كانت لى ضيعة على نهر الدير وكنت متوطّنًا بها وكان بجنب دارى بستان لى كثير الاشجار فظهرت فيه افعى كانها جراب طولاً وسعة وانتفاخًا وكثرت جناياتها فطلبت حوّاء يصيدها وبذلت على ذلك مالاً فجاءنا حواء وبخر بدخنة فخرجت عليه الافعى فحين رآها هاله امرها فنهشته فتلف فى الحال فانتشر خبرها وامتنع الحوّاؤون عن صيدها وتركت البستان والدار حتى جاءنى رجل يومًا وقال بلغنى امر الحيات التى عندكم فجئت لتدلّنى عليها فقلت ما احبّ اعرضك عليها فقد قتلت حواء عن قريب فقال كان ذلك الحواء اخى وانا جئت لآخذ بثاره فاريته البستان فاخرج دهنًا وطلى به جميع بدنه وجلست انا فوق السطح انظر اليه فاخرج دخنة بخر بها فما كان باسرع من ان ظهرت الافعى كانها ذنّت فحين قربت من الحواء هربت منه فتبعها الحواء فلحقها وقبض عليها فالتفتت وعضّت يده وقلبت فحملنا الرجل فمات فى ليلته وترك الناس الضيعة وانتشرت بحديث الافعى ومضى على هذا مدّة من الزمان فاذا فى بعض الايّام جاءنى رجل وسالنى ما سال السايل قبله وكان يشبهه صورة فنعته فقال الرجلان كانا اخوى ولا بُدّ لى من الاخذ بثارهما او اللحوق بهما فعيّنت له البستان وصعدت السطح فاخرج الدهن وطلى به بدنه مرّة بعد مرّة حتى صار الدهن ينقط من بدنه ثم بخر فخرجت الافعى فطلبها الحواء فاخذت تحاوبه فتمكّنت يد الحواء من قفاها فانثنت عليه وعضّت ابهامه فبادر الحواء وخزم فاها وجعلها فى سلة واخرج سكينًا كانت معه وقطع ابهام نفسه واغلا زيتًا وكواها به فحملناه الى الضيعة فراى ليمونة بيد صبى يلعب بها فقال اهذا موجود عندكم فقلت نعم فقال اغثنى بكلّ ما تقدر عليه فان هذا فى بلدنا يقوم مقام الترياق فقلت ايما هى بلدكم فقال عُمان فاتيته بشىء كثير من الليمون فاخذ يقطعه ويسرع فى اكله وعصر ماءه وطلى به الموضع حتى تجاوز عن وقت موت اخويه واصبح من غد سالمًا وقال ما خلصنى الله تعالى الّا بالليمون واظنّ ان اخوى لو اتّفق لهما لما تلفا ثم استخرج الافعى وقطع راسها وذنبها واغلاها فى طنجير واستخرج دهنها وجعله فى قوارير وانصرف،

مشمش شجرة عجيبة شحم لبّها وثمرتها ماكولان توصف بالطيب بخلاف غيرهما من الاشجار فان الماكول امّا شحمها او لبّهـا روى علىّ رضه عن النبى صلعم ان نبيًّا من الانبيـاء بعثه الله الى قومه فلم يومنوا به وكان لهم عيد يجتمعون فيه فى كلّ سنة فاتاهم النبى فى ذلك اليوم ودعاهم الى الله فقالـوا ان كنت صادقًا فادع الله يخرج لنا من هذا الخشب اليابس ثمرة على لون ثيابنـا وكانت ثيابهم صفراء فدعا النبى عم فاخضر واورق واتى بالمشمش فى ساعته فمن اكل منه على عزم انه يومن خرج نواه حلوًا ومن اكل منه على عزم انه لا يومن خرج نواه مرًّا ورقها يزيل الضرس وهو ذهاب قوة الاسنـان من اكل الحموضة اذا مضغ منه ثمرتها قال الشيخ الرئيس رطبة تولد الحميات بسرعة عفونته ونقيع مقدودها ينفع من الحميات الحـادّة وحكى ان طبيبـاً مرّ برجل يغرس شجرة المشمش فقال له ما تصنع فقال اعمل لى ولك فقـال كيف لى فقـال انتفع انا بغلّته وانت بعلّته يعنى ياكله الناس فيمرضون فيحتاجون الى الطبيب دهـن نواه ينفع من البواسير ودهن المرّ منه ولبّه لدفع الرياح،

موز شجرة تنبت بالجروم واكثر ما توجد فى الجزاير ورقها طويل عريض يكون ثلاثة اذرع فى ذراعين ليست بمخرطة كنبات السعفة لكنها مربعة الشكـل ويكـون ارتفاعها قامة باسطة ولا تزال تنبت فراخها حولها فاذا ادرك موزهـا تقطع الامّ ويوخذ قنوها وتطلع فراخها كانت قد لحقت بها فتصير امّا ولا يثمر كلّ امّ الّا مرّة واحدة ثمرتها تشبه العنب الّا انهـا مع الحلاوة دسمة قال الشيخ الرئيس الموز يدرّ البول ويزيد فى الباه لكن الاكثار منه يورث السدد وقال غيره يلين الطبع وينفع حرقة الصدر والحلق،

نارنج قال صاحب الفلاحة لو زرع النرجس تحت شجرة النارنج تتبـدّل حموضتها بالحلاوة ورقهـا اذا مضغ يطيب النكهة ويقطع رايحة الثوم والبصل نورها طيب الرايحة جدًّا بخلاف نور الاترج ينفع الدماغ ويقوى القلب ثمرتها شبيهة فى الخواصّ بثمرة الاترج وقد مرّ فلا نعيده حبّها يطيب النكهة ويجفف ويدخن بها لدفع النمل،

نارجيل هو الجوز الهندى زعم اهل الحجاز ان شجرة النارجيل هى المقل بعينها لكنها اثمرت نارجيلاً لطباع التربة والاهوية على ثمرتها ليف يتّخذ منه الحبال تشدّ بهـا سفن البحر فلا تتعفّن بل تصبر على ماء البحر طويلاً لبنهـا حلو لذيذ ان كان رطبًا وان كان يابسًا عتيقًا ينقى البدن عن حبّ القرع واكله يزيد فى مادّة المنى ومع السكر يعين على الباه، وقال بليناس فى كتـاب

الخواصّ اذا اخذت نحاتة النارجيل مكان الفتيلة فى السراج ووضعت بين يدى قوم ناموا بسرعة وقال الشيخ الرئيس النارجيل يزيد فى قوة الباه ودهنه نافع للبواسير خصوصاً اذا كان عتيقاً ،

نبق هو الشجرة المعروفة قال صاحب الفلاحة اذا نقعت نواة النبق فى عصارة الورد اياماً ثم زرعت تشمّ رايحة الورد من ثمرتها وورقها واذا نقعت فى عسل ولبن ثم تجفّف وتزرع احلولى ورقها وطابت ثمرتها والسدر الذى يستعمل فى غسل الراس والبدن يقوى الشعر ويمنع انتشاره ويطوله صمغها يذهب الحزاز ويحمر الشعر اغتسالاً به ثمرتها قد تكون حلوة وقد تكون حامضة واليابس منها يمنع النزف والاسهال الكاين من ضعف المعدة اذا قلى ودقّ مع نواة ،

نخل شجرة مباركة من عجايبها انها لا توجد فى غير بلاد الاسلام وهذا من جملة ما كرم الله به الاسلام مع ان بلاد الحبشة والنوبة والهند بلاد حارّة خليقة لوجود النخل بها لكن لا يوجد من النخل بها شئ البتة قال صلعم اكرموا عمّتكم النخل وانّما سماها عمّتنا لانها خلقت من فضلة طين آدم عم وهى تشبه الانسان من حيث استقامة القدّ وطوله وعدم الالتواء والعقد فى اصلها واغصانها وامتياز ذكرها عن انثاها وانه لو قطع راسها هلكت واختصاصها باللقاح من بين ساير الاشجار وتشمّ من طلعها رايحة المنى وان غلاف الثمر كالمشيمة لما يخرج منها الولد والجمار الذى على راسها لو اصابته آفة يفضى الى هلاك النخل كما لو اصابت مخّ الانسان آفة واذا قطع منها غصن لا يرجع مثله كما لو قطع عضو الانسان وعليها ليف كشعر الانسان ، قال صاحب الفلاحة اذا لم يثمر شئ من النخل ياخذ رجل فاساً ويقرب منها ويقول لغيره انى اريد قطع هذه الشجرة لانها لا تثمر شيئاً فقال الاخر لا تفعل فانها تثمر فى هذه السنة فيقول الرجل لا تفعل شيئاً ويضرب عليها ضربتين او ثلاثة فيمسكه الاخر بيده ويقول لا تفعل فانها شجرة حسنة واصبر عليها هذه السنة فان لم تثمر فاصنع ما شئت قال فاذا فعل ذلك فان الشجرة تثمر ثمرة كثيرة وكذلك غير النخل من الاشجار اذا فعل بها هذا تثمر ، وقال ايضا اذا قاربت بين ذكران النخيل واناثها يكثر حملها لانها تستانس بالمجاورة ولربّما قطع الفها من الذكران فلا تحمل شيئاً لفراقها واذا غرست الذكران وسط الاناث فهبّت الريح فخالطت الاناث رايحة طلع الذكران حملت من تلك الرايحة كلّ انثى حوله وان وضع من طلع الذكر على راس الانثى اطفى حرارة شهوتها

وارتاحت وكثر حملها، وحكى الاصمعى عن بعض اهل اليمامة انه قال كانت عندنا حديقة نخل لا تكاد تخلف فاخلفت عامين فدعونا لها رجلاً بصيراً بالنخل فصعدها وقال لا ارى بها علّة وجعل ينظر يميناً وشمالاً فاذا فحل بالقرب منها فقال هى عاشقة لذلك الفحل فلقحت منه فعاد حملها، وذكروا ان بين النخل والعرعر عداوة قالوا اذا اقبلنا من السراة نريد تبالة او غيرها فتشونا قبل ان نصل الى النخيل فان وجدوا معنا شيئاً من خشب العرعر ولو عصاً اخذوها منّا ومنعونا ان ندخل بها عليهم لما بين النخيل والعرعر من العداوة والاضرار به وقالوا من عجايب النخل انه لو بنى تحتها حايط صدّت بوجهها اليه وان لم يمسّها الحايط، وقال صاحب الفلاحة اصول النخل تعبر على الصخرة الصمّاء لكنها ان اصابت موضعاً عمل بالنورة لا تقدر على النفوذ فيه وان كانت ارضه رخوة جدًّا وقال ايضا اذا اخذت شيئاً من الكراث البرّى مدقوقاً معجوناً بلبن النساء وطليت به النخل يطيب طعم ثمرتها وقال ايضا ان علقت على الشجرة اى شجرة كانت سرطاناً نهريًّا تكثر ثمرتها وكذلك اذا اخذت لها منطقة من الاسرب وكذلك لو اتّخذت اوتاداً من خشب البلوط ودفنتها فى الارض حول الشجرة فان هذه كلّها مّما تكثر به ثمرة الشجرة ولا يسقط شىء منها، خشبها اذا احرق لا يبقى له فحم كلحم الانسان واذا وضع السقف على جذعه ينكسر الجذع واذا شقّ نصفين ووضع ظهر احد الشقّين على الاخر لا ينكسر ويبقى زماناً طويلاً خوصها يقطع رايحة الثوم اذا مضغته بعد اكله ثمرتها الذّ الفواكه طيباً وحلاوة وعن ابى هريرة عن النبى صلعم العجوة من الجنّة وهى شفاء من السمّ وقال بعضهم من النخل نوع يسمّى العجوة نخلته لا تثمر الّا بعد اربعين سنة فلذلك ترك اهل المدينة غرسها وامّا البسر فقال الشيخ الرئيس انه مصدع لكنه والبلح جيدان للعمور واللثة واستعمال البسر كثيراً يوقع فى النافض والقشعريرة، وامّا الرطب فقد قال الربيع بن خُثَيْم ليس للنفساء عندى دواء انفع من الرطب وكانت الاكاسرة امروا فى زمان الرطب برفع الحلاوى عن سماطهم وفى زمن الورد برفع الطيب وفى زمن البطيخ برفع الاشنان وهو يزيد فى مادة المنى ويلين الطبع ومع القثاء او الخيار او الخسّ انفع،

ورد هى الشجرة المعروفة قال صاحب الفلاحة اذا اردت ان تخرج ثمرها من اكمامها سريعاً فاسقها بالماء الحارّ وقال ايضا اذا اردت ان تزداد الورد طيباً فاسقه ماء مذوباً بزعفران خشبها تهرب منه الحيّات وان لدغت حيّة انساناً

بقرب شجرة الورد لم يضرّه لدغها ولم يهلك ثمرتها زهرها وهو احسن الازهار شكلاً ولوناً ورايحة

كانها من يواقيت يطيف بها   زبرجد وسطه شذر من الذهب

زعموا ان الوردة التى تخرج من الكمام اولاً توخذ بثلث اصابع من اليد اليسرى وتوضع على العين وتدلك بها لتأمن من الرمد فى تلك السنة وقال بعضهم الطلّ الذى يقع على الورد يجمع فى زجاجة ويكتحل به ينفع من الرمد ويزيد فى البصر والورد الجبلى تهرب الحيات منه وقال الشيخ الرئيس الورد يصلح لنتن العرق اذا استعمل فى الحمام ولذلك تجعله النساء مخانق علاجاً لزفر العرق وقال قوم انه يقطع الثاليل اذا استعمل مسحوقاً ويخرج السلى والشوك مسحوقاً ويسكن الصداع رطباً ويضرّ بالمزكوم والنوم على المفروش منه يقطع الشهوة والجعل يموت من رايحته وكذلك كلّ حيوان يتولّد من العفونة تضرّه رايحة الورد عصارته تنفع من الرمد ونفث الدم وماء الورد ينفع من الغشى اذا تجرع به او رشّ على وجه المغشى عليه اقماعه جيّدة لنفث الدم دهنه يدهن به منخر السنّور يمرض ولعلّه يفضى الى هلاكه

ياسمين شجرة معروفة ثمرتها زهرها هو ابيض واصفر وارجوانى قال الشيخ الرئيس رطبه ويابسه يذهب الكلف وكثرة شمّه تورث الصفار ورايحته مصدعة لكنها تحلل الصداع البلغمى وقال غيره ينفع اصحاب اللقوة والفالج وعرق النساء دهنه يرعف المحرور كما يشمّه واذا مرخ به القضيب فتح الماء ويذهب عسر البول ✿

القسم الثانى من النبات فى النجوم والنجم كلّ نبت ليس له ساق صلب مرتفع كالزروع والبقول والرياحين والحشايش والبرية فنقول ان الله تعالى اجرى عادته فى كلّ سنة انه يحيى الارض بعد موتها فيجرى يابس انهارها وينشر رفات نباتها حتى ترى من الاوراق مخضرة ومن الازهار محمرة ومصفرة ليستدلّ به ذو الطبع السليم والفهم المستقيم على احياء الاموات واعادة العظام الرفات والى هذا اشار حيث قال عزّ من قايل فانظر الى آثار رحمة الله كيف يحيى الارض بعد موتها ان ذلك لمحيى الموتى وهو على كلّ شىء قدير ومن الامور العجيبة القوّة التى خلقها الله تعالى فى نفس الحبّ فانها اذا وقعت فى بطن الارض جذبت بواسطة تلك القوة الرطوبة التى تصلح ان تكون لها غذاء من نفس الارض ممّا حواليها كشعلة نار السراج فانها تجذب الرطوبة التى فى السراج بواسطة قوة خلقها الله تعالى فيها ثم ان تلك الرطوبة اذا حصلت فى نفس

الحبّ صارت غذاء لها وتعمل فيها القوى الطبيعية بارادة الله تعالى حتى تبلغ كمالها كما قدره الله تعالى ثم يغنيها فان النجوم في جنس النبات كالحيوانات الصغار في جنس الحيوان والاشجار كالحيوانات الكبار فكما ان عند شدّة البرد لا يبقى من الحيوانات التى لا عظم لها شىء كذلك لا يبقى من النبات شىء ليس له خشب صلب وامّا الحيوانات الكبار فانها تصبر على البرد وكذلك الاشجار ثم ان عقول العقلاء متحيّرة في امر الحشايش وعجايبها وافهام الاذكياء قاصرة عن ضبط خواصّها وفوايدها وكيف لا مع ما يشاهد من تنوّع صور قضبانها واختلاف اشكال اوراقها وعجيب الوان ازهارها وتنوّع كلّ لون منها كالحمرة مثلاً فانها قد تكون ارجوانية كما ترى في السوسن وقد تكون مشبعة جدًّا كما ترى في شقايق النعمان وقد تكون نارية كالاذريون وقد تكون خفيفة كالورد هكذا حال كلّ لون منها ثم عجايب روايحها ومخالفة بعضها بعضًا مع اشتراك الكلّ في الطيب ثم عجايب اشكال حبوبها فان لكلّ حبّ وورق وزهر وعرق شكلاً ولونًا وطعمًا ورايحة وخاصّية بل خاصّيات لا يعرفها الّا الله والذى عرفها الانسان بالنسبة الى ما لم يعرفه قطرة من بحر ولنذكر شيئًا من خواصّ بعضها مرتبًا على حروف المعجم ان شاء الله تعالى٠

اذان الفار حشيشة صغيرة الورق دقيقة القضبان تنبسط على وجه الارض ترعاها الخطاطيف منها ما هو زهره اصفر ومنها اسمانجونى ومنها لازوردى اذا وضعت على الشوك او النصل ابرزته وتلزق الجراحات وتسعط للقوة وتشرب للصرع وتنفع من نهش الافاعى اذا شربت مع الشراب وتمنع انتشار القروح٠

الاذريون ويقال لها بالفارسية خجسته زهرها في غاية الحمرة في وسطه سواد يشبه نصف بلوطة اذا قطعت عرضًا وحمرته من الشمس فان كان وقوع الشمس عليه قليلاً تضعف حمرته ويصغر سواده قال الشيخ الرئيس ينفع من داء الثعلب مسحوقًا بخلّ ورماده ينفع من عرق النساء وينفع من السموم كلّها خصوصًا اللدوغ وقال ديسقوريدس ان الحبلى منه اذا مشت او احتملت اسقطت من ساعتها واذا احتملته المراة ثم باشرها زوجها حبلت وان احتملته وهى حامل اسقطت وقال بعضهم اذا دخلت الحبلى بيتًا فيه الاذريون اسقطت جنينها٠

اذخر نبت طيب الرايحة مشهور ينفع من الحكّة ويقوى المعدة ويدر البول والحيض ويفتّت الحصا وينفع من وجع الاسنان اذا كان من برد٠

ارز ذكروا ان المداومة على اكل الارز يزيد من نضارة الوجه ويخصب البدن ويرى احلامًا طيبة قشره قال الشيخ الرئيس من سقى من قشره اعتراه فى الوقت وجع فى الفم واللسان وعدّه من السموم ؞

اسفاناخ هو البقل المشهور ينفع من السعال وخشونة الصدر واوجاع الظهر الدموية لكنه يسيء الهضم بزره ينفع من الحمى واوجاع القلب والمقدار الذى يوخذ منه درهم ؞

اسقيل هو بصل الفار ويقال له بالفارسية مرك موش اى قاتل الفار قال الشيخ الرئيس انه يقطع الثاليل طلاء وينفع من الصرع والماليخوليا وعرق النساء والفالج ويشدّ اللثة ويثبت الاسنان المتحرّكة ويزيل البخر واكله يحدّ البصر وخلّه يحسن اللون وان علق على صاحب الطحال احد واربعين يومًا ذاب طحاله وينفع من الاستسقاء واليرقان ايضا واذا علق على الابواب فيما يقال دفع الهوامّ عنها وهو ترياق الهوامّ وينفع من لسعة الافعى اذا ضمد به مطبوخًا مع الخل كلّ ذلك عن الشيخ ؞

اشترغاز نبت طويل الشوك ترعاه الابل ينفع من حمى الربع وخلّه جيّد للمعدة يفتق شهوتها ويعين على هضم الطعام لكنه يغثى ويضرّ بالدماغ ؞

اشراس النبت المشهور الذى اصله لصاق ذكروا ان اصله نافع لداء الثعلب طلاء ويضمد به لريح الفتق يكون نافعًا لها نفعًا بيّنًا ؞

اشنان هو الحرض الذى يغسل به وهو انواع الطفها الابيض الذى يسمى خرء العصافير ثم الاخضر وكلاهما جلاء منق قدر درهم منه يدرّ الحيض والبول وثلاثة دراهم تسهل مائية الاستسقاء وهو يجلو الاسنان ويزيل رائحة الزفر وخمسة دراهم منه تسقط الاجنّة وعشرة دراهم منه قتال ودخان الاخضر تنفرّ منه الهوامّ كلّه عن الشيخ ؞

افسنتين حشيشة يشبه ورقها الصعتر قال الشيخ الرئيس انه يمنع الثياب من التسوّس والمداد من التغيّر والكاغد من القوض ويحسن اللون وينفع من داء الثعلب وداء الحية ويزيل الآثار البنفسجية عن الجلد وينفع من فساد الهوامّ والله اعلم ؞

اقحوان نبت يقال له بالفارسية كوپل وهو قضبان دقيقة عليها زهر ابيض وقد يكون احمر قال الشيخ ينفع من النواصير واذا اديم شمّه احدث السبات وهو ودهنه يفتح البواسير وينفع من القولنج ووجع المثانة كلّه عن الشيخ ؞

اكشوث حشيشة تلتف على الشوك والشجر لا ورق لها مرّة الطعم

جدا فربما تلتف على الكرمة فتجعل عناقيدها كلّها مرّة لها نور صغار بيض اذا شرب بالخلّ سكّن الفواق وماؤه عجيب لليرقان ويدرّ الحيض والبول وينفع الحميات العتيقة والمغص ايضًا،

بابونج حشيشة معروفة منها اصفر الزهر ومنها ابيضه قال الشيخ الرئيس انها نافعة من الصداع البارد ويدرّ الطمث شربًا جلوسًا فى مائها وتخرج الجنين والمشيمة وتنفع من ايلاوس وهو القولنج الزبلى نعوذ بالله منه وهى انفع ادوية للاعياء كلّه عن الشيخ،

باداورد هى شوكة بيضاء تشبه الحسكة الّا انها اشدّ بياضًا واطول شوكًا بزرها ينفع من الاورام البلغمية وضعف المعدة ووجع الاسنان ولسع الهوامّ،

باذرنجبويه ويقال لها ايضا باذرنك بويه قال الشيخ الرئيس يقتل العقرب ويطيب النكهة ويزيل البخر وينفع من الجرب السوداوى ويفرح القلب ويذهب الخفقان وينفع من الفواق وقال غيره يصفى الذهن وينفع من جميع العلل البلغمية والسوداوية،

باذروج هو الحوك ينفع من لسع العقرب واستنشاقه يحدث عطاسا كثيرا والاكثار من اكله يورث ظلمة العين ويحذر قوم من اكله لانه يولد الدود فى البطن وزعموا انه اذا مضغ ووضع فى الشمس تولّد فيه الدود قال الشيخ الرئيس عصارته نافعة للرعاف سيما بخلّ خمر وكافور فتيلةً وتذهب الضرس وتنفع من ضربان العين ضمادًا وتحدث ظلمة البصر ماكولًا وتقوى البصر كحلًا بزره ينفع من عسر البول ويوضع على لسع الزنابير والعقارب،

باذنجان اكله يورث اخلاطًا ردية وخيالات فاسدة قال معمر بن المثنى قطعت فى ثلاثة مجالس ولم اجد لذلك سببًا الّا انى اكثرت من اكل الباذنجان فى احدها وفى الاخر من الزيتون وفى الثالث من الباقلى قالوا يشقّ الباذنجان ويجفّف فى الظلّ ثم يسحق مع شحم البقر ويطلا به ثدى البنات قبل ان تكعب فانها لا تندلّى ويبقى على الصدر كالحقاق وقال الشيخ الرئيس انه يولد السدد والسوداء ويفسد اللون ويسود البشرة ويصفر الوجه ويولد الجذام والسرطانات والصداع والسدر والبواسير وقال غيره يحدث وجع الخواصر واذا اردت ان يبقى الباذنجان زمانًا فاغمسه فى الشحم المذاب وعلّقه فانه يبقى زمانًا وهكذا لو تركته فى وسط الطين،

باقلى قال صاحب الفلاحة اذا نقعت الباقلى قبل ان تحرثه فى ماء ونطرون رومى اسرع نباته ويتقدّم على جميع انواعه بزمان طويل ورقه ان اكل عاد

صحيحـــًا اذا تمّ القمر بدرًا زهره النظر اليه يورث الهمّ والحزن واذا سحق فى هاون رصاص ووضع فى الشمس صـــار خضابًا جيّدًا ثمرته تورث ظلمة البصر والاحلام الفاسدة قال الجاحظ الاكثار من الباقلى ممّا يسرع الفساد الى العقل واكله مع الثوم او بعده يقطع رايحة الثوم ٥ قال الشيخ الرئيس اذا قـشـــر الباقلى وقطع على نصفين ووضع على نزف الدم قطعه ومن خواصّه انه يقطع بيض الدجاج اذا علفت منه ويحدث الحكّة سيما طرية قشره اذا ضمد به عانة الصبى منع نبات الشعر عليه وكذلك على الموضع المحلوق اذا كرر والباقلى بقشره يجلو البهق والكلف والنمش عن الوجه ويحسّن اللون ٥

برسياوشان ويقال له دم الاخوين حشيشة دقيقة منبتها حياض الميـــاه والشطوط والانهار لها قضبان حمر الى السواد بلا ســـاق ولا زهر ورقهـــا يشبه ورق الكرفس زعموا ان افراسياب ملك الترك لمّا قتل سياوش ابن ملك الفرس ظلمًا تنبت هذه الحشيشة من دمه قال الشيخ الرئيس اذا خلطتهـــا بعلف الديوك السمان قواها على النقار ورقها قال الشيخ الرئيس ينفع من النواصير ويفتّت الحصيـــات ويدرّ البول والطمث ويخرج المشيمة وقال غيره ينفـــع من اليرقان وعضّة الكلب والحيّات وغيرها ٥

برنجاسف نبت له ورق صغـــار دقاق بيض وصفر يشبه الافسنتين يظهر فى الصيف ينفع من الصداع البـــارد ضمـــادًا ومسلوقه ينفع من الزكام ويسقط المشيمة والجنين وينفع من السدد والدوار ويفتّت حصى الكلى واذا نثر عـــلى القروح جففها ٥

بصل قال صاحب الفلاحة اذا اردت زرع البصل قشر بزره لتـكـون ثمـرتـــه حسنة وكلّ ما كان نزوله فى الارض اكثر كان اقوى وينبغى ان لا تكون الارض ندية عند الزرع وليترصّد لوقت الزرع غروب الثريا وكذلك عند حصـــاده ليكون حلوًا طيب الطعم قالوا الاكتحال بماء البصل مشوبًا بالعسل ممّا يحدّ البصر ويزيل ضعفه وان طبخ ماء البصل بالعسل وتناول الانســـان منه سبعة ايّام على الريق زاد فى مادّة منيه زيادة مفرطة وزعم الجاحظ الاكثار منه ممّا يسرع الى العقل الفســـاد وروى عن معاوية انه قدم عليه انـــاس وقد قرب اليهم طعام فدحا بالبصل وقال كلوا من هذا الفحا فانه قلّ ما اكل قوم منه فجاء ارضًا فضرّهم ماؤها وامّا دفعه لغايلة السموم فامر لا يشكّ فيه ومن العجب من اراد تقشير البصل وتقطيعه يغرز سكينه فى بصلة ويتركها على راس السكين ثم يقطعها ويقشرها لا يتاذّى من رايحتهـــا ٥ قال الشيخ الرئيس البصل يحمر

اللون بجذبه الدم الى خارج وله خاصّية عجيبة فى دفع ضرر المياه وجميع انواع البصل مهيج للباه وينفع من عضّة الكلب اذا نطل عليهــا واكله يدفع ضرر الريح السموم وماؤه مع العسل ينفع من الخناق وعصارته تنفع من الماء النازل فى العين وتذهب البهق وتجلو البصر بزره قال الشيخ الرئيس يكتحل بــه لبيــاض العين ويذهب البهق ويدلك به الموضع لداء الثعلب فينفع جدًّا وهو بالملح يقلع الثاليل وقال غيره البصل المطبوخ اذا وضع على الناصور مــع الشيرج برا باذن الله واذا قطر ماؤه فى الاذن نفع من الطنين ويوضع عــلــى القوباء والبهق والظفر الغليظ يزيلها والاكثار منه يحدث السبات ويفتح افوه البواسير،

بطيخ قال صاحب الفلاحة ينقع بزر البطيخ فى العسل واللبــن ثم يــزرع تكون ثمرته على غاية الحلاوة وربّما يشقّ قضبان الحاج والاشترغاز ويترك الحبّ فى شقّها فياتى بثمرة شديدة الحلاوة كمــا يفعله اهل خوارزم ورايحة البطيخ فى غاية الحدّة تغلب اكثر الروايح حتى تزيل قوة الادوية واذا كان فى بيت بطيخ لا يختمر فيه العجين لقوّة رايحة البطيخ وهذا امر مجرب وقال ايضا اذا عبرت المراة الحايض بارض زرع البطيخ فيها تغيّرت طعوم جميعها وبزر البطيخ والقثاء والقند اذا اصابته رايحة الدهن تصير ثمرته مرّة وذلك بان كان بعض الزرّاع جعل البزر فى ظرف كان فيه الدهن او شدّه فى خــرقــة اصابها الدهن وقال ايضا اذا اخذت بزر البطيخ وتركته فى وسط الورد ثم زرعته تشمّ من بطيخه رايحة الورد وقال ايضا اذا وضعت راس حمار فى وسط مبطخة دفع عنها كثيراً من الافات واسرع نباتها وحملها وقال ايضا ان وقــع الدود فى المباطخ يطبخ شئ من تلك الديدان ويرشّ ماؤهــا على مبطخة اخرى لم يصبهــا شئ من الديدان ثمرته عن ابى هريرة رضه انــه قال كان احبّ الثمــار الى النبى عم البطيخ والرطب وعن علىّ رضه انه صلعم قال تفكّهوا بالبطيخ وعضوا منه فان ماءه رحمة وحلاوته من حلاوة الجنّة ومــن اكل لقمة منه كتب الله له الف حسنة ومحا عنه الف سيّئة ورفع له الف درجة فانه اخرج من الجنّة، وعن وهب بن منبّه قال وجدت فى بعض الـكـتــب ان البطيخ طعام وشراب وفاكهة وخلال وآسان وريحان ينقى المعدة ويشتهى الطعام ويصفى اللون ويزيد فى ماء الصلب، قال الشيخ الرئيس ينقى الجلد بزره ينفع من البهق والكلف والحزاز قشره يلصق بالجبهة يمنع الــنــوازل الى العين وقال غيره ينفع اكل لحمه من حصى الكلى والمثانة،

بلبوس بصل صغار يشبه بصل النرجس ورقه يشبه ورق الكراث ووردة يشبه البنفسج قال الشيخ الرئيس يطلى على الكلف والنمش ينفع جدًّا وكذلك ينفع من آثار القروح ويطلى مع صفرة البيض على الثولول واكله يهيج الباه،
بنفسج هو النبت المشهور ينبت فى مواضع ظليلة حسنة زهره اذا شرب بالماء نفع من الخناق وام الصبيان قال الشيخ الرئيس انه يسكن الصداع الدموى شربًا وطلاء وينفع الرمد الحارّ ودهنه طلاء جيّد للجرب وقال غيره شمّه مضرّ لصاحب الزكام،
[°]بوداييس قال الشيخ الرئيس حشيشة تنبت مع البيش واى بيش جاورها لم تنمو شجرته وهو اعظم ترياق للبيش وله جميع المنافع الّتى للبيش من دفع البرص والجذام وهو ترياق لكلّ سمّ سيما سمّ الافاعى،
بهار هو الذى يقال له بالفارسية كاو چشم اى عين البقر ورده اصفر وورقه احمر الوسط شمّه ينفع الدماغ ويحلل الغليظة الّتى فى الراس،
بيش نبت ينبت بارض الهند قدر نصف درهم منه سمّ قاتل يعرض لمن يسقى منه جحوظ العينين وورم الشفتين واللسان والدوار والغشى، ذكروا ان ملوك الهند اذا ارادوا الغدر بملوك تعاديهم ربّوا جارية بالبيش من ايام طفوليتها وذلك بان يفرشوا البيش تحت مهدها مدّة ثم تحت فراشها مدّة ثم تحت ثيابها مدّة وهكذا على التدريج الى ان اكلت الجارية منه ولم يضرّها فحينئذ تمّت التربية ثم بعثوا بها مع الهدايا الى ملك ارادوا الغدر به فانه اذا واقعها مات، والسمانى يعلف منه ولا يضرّه شيئًا وكذلك فار البيش وهو حيوان يسكن فى اصله وياكل منه قال الشيخ الرئيس انه يذهب البرص طلاء وشربًا وكذلك ينفع من الجذام وهو سمّ قاتل يقتل منه اقلّ من نصف درهم وترياقه فارة البيش،
ترمس يقال له الباقلى المصرى قال صاحب الفلاحة ان اظهر الفلّاح انه يريد عمارة ارضه تساقطت حبوبه وانتثرت وان تعامش عنه كان احسن له واذا اردت ان يزكو نبت الترمس فازرعه عند استواء الليل والنهار ولا تتربّص به المطر واذا نبت خلّ فيه البقر قبل ان يتورّد ويبدا حمله لترعى ما فيه من غريبه فان البقر لا ترعى الترمس فى ذلك الزمان لمرارته فانه حينئذ يزكو نباته جدًّا وقال ايضا ان نبت الترمس يدور مع الشمس كيف ما دارت وقال ايضا من خاصيته انك اذا زرعته بارض لا يزكو بها شىء من النبات ثلاث

°) بودانش a ,بودانيش e

سنين حبه مفرطح الشكل مرّ الطعم منقور الوسط قال الشيخ الرئيس انه يرقق الشعر ويجلو الكلف والبهق والاثار والكهبة ويجلو الوجه سيما اذا طبخ بماء المطر حتى يتهرأ وينفع استعمال طبيخه من البرص وينفع من الجرب ويتخذ ضماداً على عرق النساء ويدرّ الطمث ويخرج الاجنّة مع السذاب وقال غيره اذا رششت البيت بنقيع الترمس هرب الذباب عنه ،

ثوم قال صاحب الفلاحة اذا زرعت الثوم فى الايام التى يكون القمر فيها تحت الارض لم توجد له رائحة وليترصّد غروب الثريا لوقت الزرع ورقه يمضغ ويوضع على العين الرمدة يكون انفع لها من كلّ ذرور وان مضغ مع العسل ووضع على اللدغة نفع فى الحال اصله يطلى به البدن ينفع من داء الثعلب وان دقّ مع العسل وطلى به الوجه ذهب بشقاقه وكلفه وان طلى به الراس منع الشعر من التمرّط ومن اكله على الريق لم يضرّه سمّ ولا لدغ باذن الله ، قال الشيخ الرئيس انه ينفع من تغيّر المياه ويشرب بطبيخ الفوتنج فيقتل القمل والصيبان ورماده اذا طلى بالعسل على البهق وكهنة العضو ينفع ومشويه يسكن اوجاع الاسنان ويصفى الحلق مطبوخًا وينفع السعال المزمن ويخرج العلق اذا تشبّث به وهو نافع من لسع الهوامّ ونهش الحيّات اذا سقى بالشراب قال الشيخ قد جربنا ذلك فيه وفى عضّة الكلب الكلب ، وقال غيره من خواصّه العجيبة دفع الحكاك عن المقعدة واذا اخذت شيئًا منه وشققته نصفين وجعلته على موضع لسع الحيّة لا يضرّ سمّها واذا اردت ان تعرف هل المراة بكر ام ثيب فاعمد على الثوم المدقوق واخلطه بالعسل ومُرْها لتتحمل به واصبر على ذلك ساعتين فان شممت رائحة الثوم من فيها فانها بكر والّا فثيب وهكذا تفعل اذا اردت ان تعرف اىّ ولود ام عقيم لكن تشمّ فمها فى اليوم الثانى ومن خواصّه ازالة البخر الذى لا يقبل المعالجة اذا داوم على اكله قشره يحرق ويمزج بدهن الزيت ويطلى به الراس فانه ينبت الشعر ويجعده ويدفع الصلع ،

جاورس هو الدخن قال صاحب الفلاحة الجاورس يفسد الارض التى زرع فيها ويضعفها ولا ترجع الى صلاحها الّا بعد مدة طويلة حبّه يبقى طويلاً من الدهر لا يفسد ولذلك تدخره الناس لخوف الجدب قال الشيخ الرئيس هو كماد جيّد لتسكين الاوجاع وقال غيره يمسك الطبع ويسقط الاجنّة ،

جرجير هو الأيّهقان قال صاحب الفلاحة اذا زرعته وسط البقول نفعها ويزكو نبتها واندفع عنها كثير من الافات كالدود ونحوه وعن علىّ رضه من

كل جرجيراً ثم نام بات الجذام يتردّد فى جوفه وقال صاحب الفلاحة من اراد ان يصير الرمان الحامض حلوًا ياخذ الجرجير ويدقّه ويحفر اصل شجرة الرمان ويدع ذلك على عروقها فانه يصير حلواً باذن الله تعالى واذا اخذت مدقوق الجرجير ودلكت به الكلف يذهب به ومن اكل منه وطلى به الابط يزول صنانه؟ قال الشيخ الرئيس يخلط الجرجير بمرارة البقر ويطلى به يزيل آثار القروح واكله ينفع من نهش ابن عرس لكنه يصدع بزره وقال بزر الجرجير بعسل يزيل النمش ويحرك الباه ويزيد فى الانعاظ وقال غيره ان خلطت بزر الجرجير بمرارة البقر فهو انفع دواء للقروح والجراحات ومن عجيب خواصّه ان الغراب اذا اكل من هذا البزر انتشر ريشه وذكر بليناس فى كتاب الخواصّ ان بزر الجرجير مع السكر ودهن اللوز اذا اعطيت انسانًا يحبّك حبًّا شديدًا؟

جزر يطبخ بالعسل ويوكل منه كلّ يوم خمسة دراهم يزيد فى الباه زيادة عظيمة ويقوى الكلية ويلين الطبع البارد اليابس وهو نعم المعين للمشايخ بزره يغلى على النار ثم يدخن تحت المراة فان الجنين الميت يسقط؟

حاج ضرب من الشوك طويل الابر تقع عليه الترنجبين طلاء واكثره يوجد بارض خراسان وما وراء النهر ورمال خوارزم ممتلية منه يشقّون قضبانه ويدعون فيه بزر البطيخ ياتى بثمرة فى غاية الحلاوة وفى الامثال الحاجة فى الصدر حاجة طلّه ينفع من السعال ويلين الصدر ويسكن العطش ويزيل الصداع ويطلق البطن؟

حاشا حشيشة لها زهر الى الحمرة مستدير واوراق صغار دقاق كثيرة قال ديسقوريدس اكثر ما تنبت على الصخر قال الشيخ الرئيس يحلل الثاليل ويخلط بالطعام فيحفظ قوّة البصر ويزيل ضعفه؟

حرف هو الرشاد ويقال له السپندان ايضا اكله يزيد فى الذهن والذكاء ويهيج الباه وعصارته تحفظ الشعر قال الشيخ الرئيس ينفع من الجرب المتقرح وعرق النساء والقوباء شربًا وضمادًا ويمسك الشعر المتساقط شرباً وطلاء وينفع من نهش الهوامّ شربًا وضمادًا مع العسل واذا دخن به طرد الهوام والحبلى اذا داومت على اكله سقط جنينها؟

حرشف ذو شوك يقال له بالفارسية كنكر قال الشيخ الرئيس انه ينفع من داء الثعلب طلاء وماؤه يقتل القمل اذا غسل الراس به ويذهب الحزاز وهو يزيل نتن الابط بخاصّية فيه اذا اكل وبادراره البول المنتن ويزيد فى الباه؟

حرمل نبت معروف يقال له بالفارسية سپند له رايحة كريهة جدًّا قال

الشيخ الرئيس انه جيّد لاوجاع المفاصل وفيه قوّة مسكرة كاسكار الخمر وينفع من القولنج شربـاً وطلاء وقال ديسقوريدس يسحق بالعسل والشراب ومرارة القبج او الدجاج وماء الرازيانج لتقوية البصر وادرار الطمث بزره ينقع فى خلّ ويرش به البيت الذى اردت ان لا يدخله ذباب ،

حسك عشب يضرب الى الصفرة له شوك مدحرج ينفع من قروح اللثة العفنة ويزيد فى الباه ويفتّت الحصا وينفع من عسر البول والقولنج ويسقى بشراب للسموم القتالة ويرش طبيخه فى البيت فيقتل البراغيث وقال بعضهم ان رشّ بطبيخه جحر الحيّات هربت وكذلك ان رشّ شوكه فيه ،

حلبة نبت مشهور قال صاحب الفلاحة اذا خلطت بزر الحلبة بالبـذر ثم زرع يسلم من الدود بزره ينقى الخزاز غسلاً ويصفى الصوت مكبوخـاً ويسهل الولادة اذا اطعمت ذات الطلق قال الشيخ الرئيس يتّخذ دهنه مع الآس فينفع للشعر ولآثار القروح وهو من ادوية الكلف وتحسين الوجه وتغيير النكهة الّا انه ينتن رايحة البدن والبول والعرق ،

حمص هو النبت المشهور زعموا ان اكل حبّة نيـّـا يورث البخر وقال الشيخ الرييس اكله يحسن اللون وكذا طلاء يجلو النمش دهنه قال الشيخ الرييس ينفع من القوباء ودقيقه ينفع من القروح الخبيثة والحكّة ونقيعه ينفع من وجع الضرس ويصفى الصوت وطبيخه يخرج الجنين ويزيد فى البـاه جدًّا وينعظ بقوّة اذا شرب على الريق ولذلك يعلف الدوابّ والجمال من الحمص الرطب وقال بعضهم اذا القيت الحمص فى جحر الحيّة خرجت منه ولم تقم فيه ،

حندقوق نبت يقال له بالفارسية ديواسعست من خواصّه انه ينفع من نهش الحيات اذا طلى به وعصارته تنفع من ظلمة البصر شرباً واكتحالاً قال الشيخ الرئيس انه ينفع من الصرع ووجع الحلق والخوانيق ورقه وبزره يهيجان الباه وقال الشيخ فيمـا يقال ان صاحب الغبّ يسقى من ورقه ثلاث ورقات او من بزره ثلاث حبّات فتنشوّش على الحمى ادوارها وللربع اربع من ايهمـا شيّت وقال غيره بزر الحندقوق يورث الجرب لكنه ينفع من لسع الهوامّ ،

حنظل نبت معروف فى غاية المرارة تحبّ الظباء اكلها والسبـاع تهرب من شجرة الحنظل ولا تقرب الموضع الذى فيه الحنظل والشجرة التى ليست عليها الّا حنظلة واحدة فهى ردية جدًّا قتالة وثمرتها ايضا ورقهـا الغضّ يقطع نزف الدم وينفع من المالنخوليا والصرع ثمرتها قال الشيخ الرئيس ان نقعتها فى ماء ورششت به البيت ماتت براغيثه وقال القاضى ابو على التنوخى عن

بعض بنى عقيل انه قال كانت عندنا بالبادية جارية زمنة ومن عادتنا ان اردنا تنقية الباطن بالاسهال ان نقور حنظلة ونجعل فيها شيئًا من اللبن ونردّ راسها الى مكانها وندفنها فى الرماد الحارّ حتى يغلى فاذا غلى حساه من اراد الاسهال فيصلح بدنه قال فاتخذنا ثلاث حناظل لثلاث انفس فرات الجارية الزمنة فذهبت اليها وحست جميع الثلاث فحدث بها من الاسهال حتى ايسنا من حياتها وباعدناها من الاخبية لئلّا نشمّ روايحها فلمّا كان الليل انقطع اسهالها وقامت مشت برجليها وعادت الى البيوت معافاة وعاشت بعد ذلك سنين ، وان طليت السرير بالحنظل والزفت لم يقرب منه نحل ولا جرجس الا هلك والحنظل يدلك به لجذام وداء الفيل ينفعهما وكذلك ينفع من عرق النساء والنقرس اصلها نافع لنهش الافاعى وهو انفع ادوية للدغ العقرب سقيــاً وطلاء وهو التریاق وقد حکی انه سقى واحد لدغته العقرب فى اربعة مواضع درهمًا فبرا فى الحال ،

حنطة قال كعب الاحبار لمّا اهبط آدم عم من الجنّة جاءه ميكائيل عم بشىء من حبّ الحنطة فقال ما هذه فقال هذا رزقك ورزق اولادك قم فاحرث الارض وابذر البذر وقال لم يزل الحبّ زاكيًا من عصر آدم الى اول زمان ادريس عم كبيض النعامة فلمّا كفر الناس انتقص الى قدر بيض الدجاج ثم الى قدر بيض الحمام ثم الى قدر البندقة وكان فى زمن عزير عم على مقدار الحمصة ، قال صاحب الفلاحة الحبّة لله وقعت على قرن الثور عند بثّ البذر لا تنبــت اصلاً وقال الجاحظ الكلاب اذا كان فى جوفهــا دود اكلت سنابل الحنطة يقتل الدود فى بطنها حبّها ينقى الوجه وكذلك دقيقها واذا دقّت ووضعت على عضّة الكلب الكلب نفعها نفعًا بيّنًا واذا وضعت على حديدة محماة وسحقت بها حتى تظهر منها رطوبة وتطلى بتلك الرطوبة القوابى ازالتها ، وقال الشيخ الرئيس الحنطة تنقى الوجه وكذلك النشا خاصة بالزعفران وقال بعضهم اكل الحنطة نيئًا ممّا يولد الدود فى البطن والرياح ونخالتها اذا طبخت بخلّ ثقيف ويضمد بها قلع الجرب المتقرح خميرها اذا خلط بالملح وضمد به الدماميل انضجها خبزها اللين اذا بلّ بماء وملح ويضمد به ابرا من القوابى ،

حى العالم حشيشة معروفة لها خاصية عجيبة فى دفع غايلة نهش الرتيلاء ،

خانق النمر حشيشة تخنق النمر والفهد والذيب والكلب والخنزير وغيرها لا تستعمل خارجًا ولا داخلًا لانها سمّ قيل انها اذا قربت من العقرب اخذتها ذل بعضهم انها نافعة للبواسير والثاليل العفنة وهى مرّة كريهة الرايحة جدًّا ،

خبازى حشيشة مشهورة ينضمّ ورقها بالليل وينفتح بالنهار ورقها اذا طلى به الجرب والحكّة والقمل ازالها ويسكن لسع الزنبور ضماداً خصوصاً مع الزيت واذا مضغ مع ملح وجعل على النواصير ينفعها بزرها يشربه المسموم يتقيّأ مرّة بعد مرّة يدفع غايلة السمّ وينفع من لسع الرتيلاء ٭

خربق نبت ورقه كورق الدلب وساقه قصير وشكله كشكل العناقيد قال صاحب الفلاحة ان غرست فى البساتين قضبان الخربق مات ما فيها من البراغيث وقال اذا زرعته مع بذر اى بذر كان لا تقربها الطيور وان دخنت البيت بالخربق تهرب الهوامّ عنه ولا يبقى فيه شئ من البرغوث والبقّ والذباب ونحوها وان جعلته فى العجين وتركته للفار واذا اكلت ماتت واذا دفعت الخربق مع الكبريت ونثرت فى حجر النمل هربت وان طليت لحماً بخربق اسود ووضعته للسباع لم يبق منها شئ الّا اصطيد واذا سقى الانسان منه درهمين يحدث به اسهال وخنق ثم يتشنّج ويرتعش ويموت ومن خاصية الخربق قتل الكلاب والخنازير واكثر السباع ٭ وقال محمّد بن زكرياء الرازى ان زرع الخربق عند اصل كرمة صار شرابها مسهلاً ويطلى على البهق والثاليل يزيلهما وينفع الاستفراغ به من البرص واذا طبخ فى الخلّ وقطر فى الاذن يسكن الدوى ويقوى قوّة السمع واذا تمضمض به مع الخلّ سكن وجع السنّ ومن خواصّه ما ذكره الاطبّاء ان جميع ما يرد على البدن اما غذاء او دواء او سمّ والامور الثلاثة حاصلة فى الخربق فانه غذاء للسمان دواء للانسان سمّ للسباع ٭

خردل هو النبت المعروف بزره اذا القى فى العصير العنبى منعه ان يغلى ويبقى على حاله مدّة قال محمّد بن زكرياء الرازى ان جعلت الخردل فى كوى الحيّات يقتلها قال الشيخ الرئيس تهرب من دخانه الهوامّ وهو ينقى الوجه ويزيل الكلف واثر الدم الميت والبرّى منه ينفع من حمى الربع ضماداً ومن داء الثعلب والجرب والقوباء ووجع المفاصل وعرق النساء عصارته قطور لوجع الاذن والضرس وان شربت على الريق ذكى الفهم وينفع من اختناق الرحم ويشهى الطعام ٭

خس هو النبت المشهور ويقال له بالفارسية كاهو قال صاحب الفلاحة اذا تركت بزره قبل ان يزرع فى وسط الناخواه ليأخذ رايحتها لا يتولّد فيه شئ من الافات نحو الدود وغيره واذا اخذت ماء الزيتون وبول الحمار ورماد المشمش ورششته على بزر الخسّ يامن نبته من البرد ولا يتولّد فيه الدود وقال ايضاً اذا

اخذت بعر الجمل وثقبتها وتركت فيها حبّ الخسّ والجرجير والرشاد ثم تحفر وتدعها فى الحفرة وتسترها بالتراب وتسقيها على العادة ينبت ساق عليها هذه الانواع الثلاثة وقال ايضا اذا قطعت اوراقه السفلانية يطيب طعم الفوقانية والخسّ يدفع العطش ببرودته ويقطع شهوة الباه ولذلك ياكله الخصيان والاقوياء على النساء وتاكله النساء اللاتى غاب عنهن ازواجهن بالخلّ ليقطع عنهن شهوة الوقاع ويجلب النوم بترطيب الدماغ ولذلك يستعمله المشايخ الذين غلب عليهم السهر بما يتدارك تبريده كالتمر ونحوه، قال الشيخ الرئيس الادمان على اكله يورث ظلمة البصر ويزيد فى اللبن وقال غيره الاكثار منه يطلق البطن والاقلال منه يحبس فان اكل منه شارب النبيذ لم يسكر ولم ينزف عقله بزره ان استف منع كثرة الاحلام وهلان المنى وان دق واقيح نفع من سموم العقارب، قال صاحب كتاب الخواصّ وهو بليناس اذا اخذت بزر الخسّ وانقعته فى الماء ساعة ثم اطرحته فوق صحن الارز المطبوخ يمتدّ ويتحرك كانه دود لا ياكل منه احد،

خشخاش يقال له بالفارسية كوكنار ومعناه رمان الخسّ وانّما سمّى بذلك لانه يورث النعاس كالخسّ وهو ابيض واسود وامّا الابيض فنوم نافع من السعال ونوازل الصدر ومع العسل يزيد فى المنى وامّا الاسود فنوم جدًّا وصاحب السهر اذا ضمد به جبهته ينفع به زهره يجلو آثار القروح وعصارة للخشخاش المصرى تسمّى افيونا وهو مخدر مسكن لكلّ وجع شرباً وطلاء والشربة منه مقدار عدسة واذا طلى به الراس سكن وجعه فى الحال لكنه يبطل الفهم والذهن وايضا اذا طلى به النقرس سكن وجعه،

خصى الثعلب حشيشة حلوة الطعام تسمّى ثمرتها خصى الثعلب تنفع من التشنج والفالج وتعين على قوّة الباه ويقوم مقام سقنقور فى قوة الباه سيما اذا استعمله مع الشراب،

خصى الكلب حشيشة كخصى الكلب وثمرتها زوجان احدهما تحت والاخر فوق واحد الزوجين رخو والاخر ممتلى يحلّل الاورام البلغمية وينقى القروح ويفتح البواسير قالوا ان الرطب منه يزيد فى الباه واليابس يقطعه وحكى الشيخ الرئيس انه شاهد ذلك بارض شروان فاخبره بعض سكّان تلك البلاد ان الزوج الذى هو الرخو الذابل يزيد فى الباه والرطب الممتلى يقطعه فقال الشيخ اظن ان الامر بالعكس،

خطمى هو النبت المشهور له نور احمر وقد يكون ابيض قال الشيخ الرئيس

يطلى على البهق بالخلّ ويجلس فى الشمس ينفع نفعًا بيّنًا وينفع من الخنازير طلاءً سيما بالكرنب وقال غيره يدقّ ويضمد به الجرب ينفعه نفعًا ويطبخ ويشرب من مائه ينفع من عسر البول وعسر الولادة وورق الخطمى الرومى يدقّ مع الكراث والشحم ويوضع على لدغ العقرب والحيّة ينفع جدًّا وايضًا ينفع من سمّ كلّ هامّة واذا غسل به الشعر نعمه واذا شرب مثقال ينفع من القولنج،

خنانحم ويقال ايضا خمانحم بالخاء حشيشة معروفة تكبس حتى تتعفن وتسود فيكون عند ذلك خضاباً حسناً للشعر،

خيار قال صاحب الفلاحة اذا اردت ان لا يكون فى القثاء والخيار والقرع حب فادفن ما طلع منها كما تدفن قضبان الكرم ودع شيئًا من اعلاه فان ارتفع فافعل به مثل ذلك ثلاث مرات ثم اقطع قضبانه فانه لا يبقى بعد ذلك فى ثمرته حبٌّ وان اردت استعجال باكورته فاعمد الى فخارة فى دى ماه وازرع فيها بزر الخيار وكلّما سخنت الشمس اخرجها اليها وكذلك الى المطر ايضا واذا غابت الشمس ردّها الى مكان دفئ وتعاهد سقيها نضحًا ورشًّا فاذا انسلخ الشتاء فانقل ما فى الفخّارة الى الارض الّا هيّات له فاذا نبت فاقطع شيئًا من اعلا ورقه فانه يسرع بثمرته على جميع اصنافه بايام كثيرة وقال ايضا اذا اردت ان لا يضرّ به الدود فاخلط ببزره اذا زرعته شيئًا من الناخواه ثمرته تنفع من الحمّيات المحرقة وتدرّ البول وتحدث لآكله عطشًا فى الحال لاستحالته الى الصفراء بزره يدرّ البول واذا دقّ وطلى به الوجه حسن لونه،

خيرى ويسمّى المنثور وقال صاحب الفلاحة اذا اخذت من الاحمر والاصفر والابيض من كلّ واحد قضيباً وضفرتها مثل الضفيرة ثم غرستها فاذا نبتت تجد فى وردة واحدة اوراقاً مختلفة الالوان شمّه ينفع الدماغ البارد الرطب ويحلل الرياح الغليظة واذا شرب ادرّ الحيض واسقط المشيمة،

دفلى حشيشة تسمّى بالفارسية خَرْزَهْرَه اى مرارة الحمار منه برّىّ ومنه نهرى فالبرى ورقه كورق البقلة الحمقاء بل ادقّ وقضبانه طوال منبسطة على الارض ينبت فى الخرابات والنهرى ينبت فى شطوط الانهار وتنهض قضبانه عن الارض وشوكه خفىٌّ وورقه كورق الخلاف واعلى ساقه اغلظ من اسفله وفُقّاحه كالورد الاحمر وعليه شئ مجتمع كالشعر وثمرته صلبة محشوة بشئ كالصوف ورقه قال الشيخ الرئيس تهرب عنه البراغيث ويقتل الناس والدوابّ وساير الحيوان قال بليناس فى كتاب الخواصّ علم بعض الملوك بعدوّ قصده فى عسكر لا طاقة له به فاخذ شعيراً طبخه بورق الدفلى وقضبانه وتركه حتى

جفّ ثم خرج لانتقاء العدوّ واخذ الشعير معه فلمّا قرب من عسكر العدوّ تنحّى ونثر الشعير والميرة وشيئًا من الاثقال فورد عسكر العدوّ واطلقوا دوابّهم فى الشعير فهلكت كلّها فكرّ عليهم واسرهم، وقال الشيخ الرئيس يرشّ البيت بطبيخ الدفلى فيقتل البراغيث والارضة ونحوها وقال ايضا الماء الذى ينبت فيه الدفلى ردى جدًّا وقال غيره اذا دلكت مسنًّا بالدفلى وحددت عليه السيف او السكين يحدّ جدًّا ولا يكلّ حدّه زمانًا وان حفرت حفرة فى وسط البيت ولقيت فيها شيئًا من ورق الدفلى وقضبانه اجتمعت براغيث البيت فيها وان حشوت حجر الجرذان به فاذا جاءت الجرذان عليه هلكت والخفاش ايضا يهرب من ورق الدفلى ولا يقربه البتّة،

رازيانج هو النبت المشهور منه برّى ومنه بستانى رطبه يغزر اللبن ويدر الطمث والبول ويفتح السدد ويمنع من نزول الماء والبرّى يفتّت الحصا وينفع من الحمّيات العتيقة ويفتح الرياح وينفع بالشراب من نهش الهوامّ ويطلى به على عضّة الكلب الكلب ويحدّد البصر وقال ديمقراطيس ان الهوامّ ترعى الرازيانج الطرى ليقوى بصرها والحيّات تحكّ اعينها عليه اذا خرجت من مكانها بعد الشتاء لاستضاءة العين فسبحان من الهمها هذا وارشدها اليه،

ريباس نبت معروف جبلى لا ينبت الّا على الصخرة قيل انه من تاثير الرعد وذكر هذا القول عند كسرى وكانوا يشكّون من قلّة الريباس فقال رشّوا الماء واضربوا بالطبول استخفافاً بكلامهم قال الشيخ الرئيس انه ينفع من الطاعون ويحدّ البصر اكتحالاً بعصارته وينفع من الحصبة والجدرى ويقطع السكر ويسكن الغثيان،

ريحان يقال له بالفارسية شاهسفرم زعمت الفرس ان الشاهسفرم لم يكن قبل كسرى انوشروان بايرانشهر وانه وجد فى زمانه وسببه انه كان ذات يوم جالسًا للمظالم اذ اقبلت حيّة عظيمة تنساب تحت سريره فاهوى الاساورة اليها فقال الملك كفّوا فان لها شاناً اتبعوها فانى اظنّها مظلومة فمرّت تجرى حتى استدارت تحت فوهة بير فنزلت فيها ثم اقبلت تطلع فواقف الاساورة عليها فاذا فى قعر البير على قدر رمح حيّة مقتولة وعلى منتها عقرب اسود عظيم فادلى بعض الاساورة رمحه الى العقرب ونخسها به واتى الملك واخبره بحال الحية فقال الملك اما قلت انى اظنّ انها مظلومة فلمّا كان من العام القابل اقبلت الحية فى اليوم الذى كان كسرى قاعداً فيه للمظالم تنساب حتى وقفت ثم نفضت من فيها بذرًا اسود فامر الملك بزراعته فنبت منه الشاهسفرم

وكان الملك كثير الشكاية من الزكام واجتماع الفضول فى الدماغ فاستعمل من هذا النبت وكان نافعًا جدًّا قال الشيخ الرئيس الريحـان ينفع من البواسير بزره يجعل فى دم الجل ويطلى به الابط يدفع الصنان القوى الذى لا علاج له وينفع من الدوار والرعاف ؞

زعفران نبت معروف له اصل يشبه البصل ونوره هو الزعفران بصله يدق ويعصر ويكون عصيره كالحليب وربّما يجفّف ويتّخذ منه الدقيق ويوكل نوره يحسّن اللون ويجلو البصر من الغشـاوة وقال الشيخ الرئيس الزعفران ينـوم ويحسن اللون ويجلو البصر ويمنع النوازل اليه ويكتحل به للزرقة العارضة فى الامراض ويهيج الباه ويدرّ البول وزعم قوم انه ان سقى للطلق المتطاول يولد من ساعته وقال غيره يقوى القلب ويفرحه وينوّم صاحب السهر ومن اكل منه يغلب عليه الضحك والزايد على الدرهم سمّ فيما زعموا ولا يدبّ سام ابرص فى بيت فيه الزعفران قال الحكيم بليناس فى كتاب الخواصّ اذا عسرت الولادة على المراة او عسر عليها سقوط المشيمة تاخذ بيدهـا عشرة دراهم زعفران لا زايدًا ولا ناقصًا يسهل عليها الامر وهذه خاصّية عجيبة ؞

سادج نبت هندى له اوراق وقضبان كالشاهسفرم وله نور ينبت ببلاد الهند فى المياه المستنقعة فيقوم على وجه الماء من غير تعلق باصل قالوا ان الماء اذا جفّ اوان الصيف فى المستنقعـات احرقوا فيهـا الحطب لينبت فى ذلك الموضع السـادج فان لم يفعلوا لا ينبت شىء منه قال الشيخ الرئيس اذا نثر فى الثياب يحفظها من السوس ويطيب النكهة اذا اخذ تحت اللسان وقال غيره ينفع من وجع القلب ويذهب نتن الابط ويذرّ على الداحس فينفع ؞

سذاب هو النبت المشهور وله فوايد كثيرة عجيبة قالوا اذا ترك فى برج الحمام لا يقربها السنور وان ترك فى البيوت تهرب الحيات منه ولا تقيم فى مكان فيه شىء منه قال الشاعر

فما ريح السذاب اشدّ بغضًا   الى الحيّات منك الى الغوانى

واكله يزيل شهوة الباه اذا شربت المراة منه عصارة للحبلى منه اسقطت ولدها واذا دخن تحت ذيل الحبلى يموت ولدها فى بطنها ويوضع على عضّة الكلب الكلب ينفع نفعاً بيّناً ورايحته تنفع المصروع والصداع الشديد فى الحال سيما اذا كان رطبـاً حتى قالوا ان وضعت طاقات من السذاب على اذن من بـه الصداع ممّـا يلى الشقّ المصدع سكن وجعه والاكتحال بعصارته مع لبن النسـاء يزيل ظلمة العين وان نقع فى ماء ورشّ به البيت ماتت براغيثه واذا

لطلخت راس السنور بماء السذاب. يجئ قال الشيخ الرئيس السذاب يطلى مع النطرون على البهق والثاليل والتوثه يزيلها ويذهب رائحة الثوم والبصل وينفع من داء الثعلب ويحلّل الخنازير وينفع من الفالج وعرق النساء واوجاع المفاصل شربًا وضمادًا بالعسل ويقاوم السموم كلّها ٭ وقال غيره يوخذ السذاب المدقوق بالزبيب ويجعل تحت السنّ الوجع يسكن الم ٭

سلق قالوا اذا القى السلق فى النبيذ يصيرهـا خلًّا بعد يوم وليلـة قال صاحب الفلاحة تسمد ارضه بزبل البقر يقوى اصله ويطيب طعمه ورقـه قال الشيخ الرئيس ينفع من داء الثعلب والكلف بعد غسل الموضع بنطرون وقال غيره يلطخ به الشعر فانه يسوده ويجعده عصارته قال الشيخ الرئيس تقطع الثاليل وتقتل القمل وتسعط مع مرارة الكركى تزيل اللقوة ويغسل بها الراس فتذهب النخالة وانتثار الشعر ٭

سمسم ويقال له الجلجلان قال الشيخ الرئيس ورقه وعصارة شجره يطول الشعر وقال غيره اذا غسل الراس بورق السمسم طول الشعر وليّنه واذهب اليبس العارض له بزره قال الشيخ الرئيس يذهب خضرة الضربة والدم الجامد وهـو نافع للشقاق شربًا وطلاء وهو مسمن خصوصـًا المقشر منه وتقيعه شديد فى ادرار الحيض حتى قيل انه يسقط الجنين واذا ضممت الى مقلوه بزر الخشخاش وبزر الكتان يزيد فى المنى والباه ٭

سنبل نبت طيب الرائحة جدًّا له سنبلة صغيرة تجفّف اللسـان وتطيب النكهة اذا امسك فى الفم ومن خواصّه منع النوازل وتقوية الدماغ وانبـات الاشفار اذا جعل فى الكحل وينقى الصدر وينفع للخفقـان ويحبس النزف من الرحم ٭

سوسن نبت له ساق وزهر مختلف الالوان من بيـاض وصفرة واسمـانجونية ينفع من نهش الهوامّ ورائحته تجلب النوم ويلطخ به الكلف يزيله ويضمد به الراس مع الخلّ ينفع من الصداع ومطبوخه صالح لحرق النـار ومع الخلّ طلاء جيّد للجرب واذا سحق وخلط بالعسل يجلو البهق والجرب ايضا واذا غسل به الوجه جلاه وانقاه واذهب تشنّجه ومن اراد ان لا تشمّ منه رائحة الشراب فليمضغ شيئًا من اصل السوسن الجبلى ٭ وقال الشيخ الرئيس دهن الآيرسا وهى السوسن الاسمـانجونى يخرج الجنين وينفع من المغص ويفتح افواه البواسـيـر وكذلك اصل كلّ سوسن كان قال صاحب الفلاحة اذا جعلت السوسن فى وعاء حديد واستوثقت راسها بقى غضًّا طريًّا طول السنة فاذا اخرجت شيئًا منه

ووضعته فى الشمس تنفتح عيونه وتنتشر لفايفه اصل الاسمانجونى وهو آيرسا ومعناه قوس قزح قالوا ينبت اللحم على العظام ويزيل الكلف والنمش طلاء ويدرّ البول والحيض وينفع من نهش الحيات ضماداً وهو ينوّم ويزيل الصداع ودهنه يذهب نتن المنخرين ويزيل المغص ؞

سيسنبر نبت طيب الرايحة يقال له النمام لان رايحته ذكية تدل على نفسه ورقه يسكن الصداع اذا ضمد به الجبهة والصدغين وينفع ايضا من لسع الزنابير ضماداً قال الشيخ الرئيس اذا فرش السيسنبر يفرّ منه اكثر الهوامّ ويقتل القمل وينفع من النسيان اذا طلى به الراس مطبوخاً بالخلّ مع دهن الورد وكذلك ينفع من اختلاط العقل ويزيل الفواق شرباً ويخرج الجنين الميت والديدان وحبّ القرع شرباً بزره يسكن الفواق والمغص شرباً ويدرّ الحيض ويسهل الولادة ؞

شاهترج حشيشة معروفة فى غاية المرادة قال الشيخ الرئيس تشرب للحكة والجرب وتشدّ اللثة وتقوى المعدة وتدرّ البول ؞

شبث نبت مشهور قال صاحب الفلاحة اذا نثرت الارض وسقيت ولم تزرع مضت على هذا سنة نبت فيها الشبث من غير بثّ حبّ اكله يورث ظلمة البصر قال الشيخ الرئيس انه منوّم جدًّا واذا سحق وعجن وضمد به البواسير قلعها وابراها قال بلنياس فى كتاب الخواصّ اذا مضغت الشبث الابيض ولحست الحديد الحارّ لا يضرك واذا نقعته يعنى الشبث الابيض فى الخلّ الثقيف وطليت به حدّ السكين لا يقطع شيئًا اصلاً واذا وضعت الشبث تحت وسادة الانسان ذهب عنه الفزع والغطيط فى النوم بزره يدرّ اللبن وينفع من الفواق الامتلاى والمغص ويقطع مادّة المنى ويقلع البواسير ؞

شبرم نبت ينبت فى البساتين له قضيب دقيق مستو وورقه كورق الطرخون قل الشيخ الرئيس هو مضرٌّ بالباه ومادّة المنى ولبنه يعين على قلع الاسنان ويولد الحمّيات ويقتل منه درهمان ؞

شاجرة مريم هو بخور مريم شوك اصله العرطنيثا قال الشيخ الرئيس ينفع من الزكام البارد ونزول الماء الى العين اصله يدفع الفواق ويسقط الاجنّة ؞

شعير عن امير المومنين علىّ رضه قال قال رسول الله صلعم ان الله تعالى خلق الشعير من الحنطة وذاك انه لمّا اتى جبريل آدمَ عم بحفنة من الحنطة وقال هو الذى اخترته على جنّة ربّ العالمين هو لك رزق ولولدك فعمد آدم الى قبضة منها وعمدت حوا الى قبضة فقال آدم لحوا لا تزرعى فخالفته فجاء الذى زرعته

حوا شعيرًا، وخاصّية الشعير ان يحفظ الاشياء عن التعفّن والتغيّر قال صاحب الفلاحة اذا دفنت عناقيد العنب فى الشعير لم تتغيّر واكلت فى كلّ يوم طرية كانها قطفت من الكرمة، وقال الشيخ الرئيس الشعير يستعمل على الكلف طلاء ويطبخ بالخلّ الثقيف ويضمد به الجرب المتقرّح ابراه وينفع من النقرس ايضا مع الخلّ ضمادًا وماءه بالرازيانج غزر اللبن،

شقايق النعمان يقال له بالفارسية لاله قالوا كان ظهر الكوفة ينبت الشقايق وكانت العرب تسمّيه خدّ العذراء فمرّ النعمان بن المنذر به وقال من نزع منه شيئًا انزعوا كتفه فنسب الى النعمان فقال الشاعر

بوجهك اظهر البشر اللواتى دعين شقايقًا لابن الشقيقة

والشقيقة اسم امّ النعمان بن المنذر وشقايق النعمان يدور مع الشمس ينفتح ورقه بالنهار وبالليل ينضمّ والاكتحال به ينقى ظلمة البصر قال الشيخ الرئيس انه مع قشر الجوز يسود الشعر وهو نافع للجرب والقروح واذا طبخ بقضبانه يدرّ اللبن وقال غيره عصارته تدرّ الحيض اذا احتملت بصوفه وتنفع سعوطًا لظلمة البصر وبياض العين وتنقية الراس وصنف منه ابيض يطلى به البهق الابيض يزيله واذا اخذت عرق شقايق النعمان بالتخير ومزجت بماء الورد منه شيئًا فاذا رششته على الثياب البيض تحمر احمرارًا بيّنًا فاذا نشفت لا يبقى عليها اثر منه،

شلجم قال صاحب الفلاحة بزر الشلجم وبزر الكرنب اذا اتى عليهما ثلاث سنين ينبت من بزر الشلجم الكرنب ومن بزر الكرنب الشلجم وهذا امر ظاهر تعرفه الزارعون وقالوا ايضا اذا اتّخذت قدرًا وجعلت فيها التين الى نصفها وتركت فيها بزر الشلجم وسمدت ما فوقه ودفنتها تحت الارض ينبت منها شلجم على قدر القدر وقال ايضا اذا نقعت بزر الشلجم فى بول البقر وماء الزيتون ورماد البلوط لا يتولّد فيه الدود وان نقعته فى عصير الزبيب او العسل ينبت حلوًا طيب الطعم جدًّا والمطبوخ منه يحرك الشهوة اكلًا طبيخه يصبّ على النقرس والشقاق العارض من البرد وايضا يضمد به العضو الخصر ينفعه نفعًا بيّنًا واذا طرح الشلجم تحت حوافر الدوابّ كان شفاء لها من الرهصة ومن ضروب من العلل العارضة لها بزره يعلّق على الرجل ينفعه من الابنة والعياذ بالله منها،

شنجار هو خسّ الحمار حشيشة كثيرة الورق الى السواد واوراقه لاصقة بالاصل كورق الخسّ الدقيق واصله فى غلظ اصبع احمر اللون اصبغ اليد اذا مسّ فى

الصيف قال الشيخ الرئيس اذا طلى بالخلّ ابرا البهق واذا احتملت المراة اصلها اسقطت وينفع من الاورام الصلبة حيث كانت ويضمد به النقرس وعرق النساء مع خلّ ومنه صنف اصفر الورق احمر اللون اذا مضغت ثمرته ونقلت على الهامة قتلتها ؎

شوكران قال ديسقوريدس ساق هذا النبات كساق الرازيانج وورقه كورق القثاء وله زهر ابيض بزره كالانيسون واكثر نباته بالعراق فيما بين الشوك قال الشيخ الرئيس يطلى به موضع النتف منع نبات الشعر ثانياً ويمنع نزف الدم بتجميده ويضمد به ثدى النساء فلا يعظم وينفع للنقرس طلاء وتمرخ به اعضاء المنى فيمنع الاحتلام وهو سمّ قاتل ؎

شونيز هو النبت المشهور قال محمد بن زكرياء الرازى ان رشّ البيت بطبيخ الشونيز قتل البراغيث كلّها واذا سحقت الشونيز مع الصابون وطليت به الوجه يزيل الكلف وقال بليناس فى كتاب الخواصّ ان بخرت البيت بالشونيز والقلقند لم يدخله البقّ البتّة وقال الشيخ الرئيس انه يقطع الثاليل المنكوسة والخيلان والبهق والبرص وينفع من الزكام طلاء وطبيخه ينفع من وجع الاسنان مضمضة سيما مع خشب الصنوبر واذا سعط مسحوقه بدهن آيرسا منع ابتداء الماء والهوامّ تهرب من دخانه زعم قوم ان الاكثار منه قاتل ؎

شبح نبت اجوف العود ورقه كورق السرو قال الشيخ الرئيس يقتل الديدان فى البطن وحبّ القرع ويخرجها رماده بالزيت نافع من داء الثعلب ودهنه ينبت اللحم المتباطى وينفع من برد النافض وينفع من لدغ العقارب والرتيلاء ومن السموم كلّها ؎

شيلم هو الزوان يدقّ ويسحق ويوضع على عضو دخل فيه شوك او سلى جذبه واخرجه ويطلى مع الكبريت على البهق ينفع ومع بزر الكتان يحلّل الاورام والخنازير ومع وسخ الحمام يفجرها ومع الحنطة على القروح والقوباء ذروراً والبخور به يعين على الحبل وهو يسكن ويسدر ؎

صعتر ويسمّى كيلدارو نبات معروف يمضغ فيسكن وجع السن ويقتل الديدان وحبّ القرع والبرىّ منه ينفع من لسع الحيّات ذكر ان القنفد وابن عرس اذا ناهشا الافاعى والحيات الكبار عالجا باكل الصعتر البرّىّ ؎

طرخون هو النبت المعروف اذا مضغ ازال حسّ الذوق حتى لا يحس الانسان بعد مضغها بالمرارة ولذلك يستعمله الانسان قبل شرب الادوية المرّة والحرّيفة قال الشيخ الرئيس انه يحدث وجع الحلق ويقطع شهوة الباه واصل

الطرخون الجبلي هو العاقرقرحا وهو نافع من وجع السنّ اذا طبخ بالخلّ وامسك في الفم ويشدّ الاسنان المتحرّكة ويدلك البدن به قبل نوبة الناقض ينفع منه واذا مضغ وجعل على موضع اللسعة ينفع منها ؎

عبيثران يقال له بالفارسية كافورسپرم قال الشيخ الرئيس انه نافع من الزكام الحادث من البرودة وماءه يحدّ البصر ؎

عدس قال صاحب الفلاحة اذا خلطت العدس باىّ بزر كان وافقه واذا اردت ان تتعجّل ادراكه فاخلطه باخثاء البقر ثم ازرعه وزعم ان اكله ازداد ارتياحاً وجذلاً قال الشيخ الرئيس انه مع السويق ضماد جيّد للنقرس والاكثار منه يورث الجذام وظلمة البصر وقال غيره مطبوخه بالخلّ ينفع من الشقوق العارضة من البرد واكله يرى احلام ردية وماءه ينفع من الخوانيق ؎

عظلم حشيشة يتّخذ من عصارتها النيل يجلو الكلف والبهق وينفع من داء الثعلب وينفع من الجراحات الردية والقروح العفنة ويخرج الشوك وينفع مع السكر من سعال الصبيان الشديد وكذلك عصارته ؎

عنب الثعلب ذكروا انه انواع فمنه مخدر منوّم كالافيون ومنه قاتل ومنه نوع يستعمل ضماداً وهو الاخضر الورق الاصفر الثمرة ان شرب من المخدر فوق اثنتى عشرة حبّة احدث الجنون وكمودة اللون والفواق وان اخذ من النوع القاتل اربعة دراهم احدث الجنون ايضا واذا شرب من لحاء اصله وزن مثقال بالشراب جلب النوم وعصارة جميع اصنافه اذا اكتحل بها قوى البصر ؎

فجل قال صاحب الفلاحة اذا اردت ان يكبر الفجل فاغرز في الارض خشبة مقدار ما تريد من الفجل ثم اخرجها واجعل مكانها كالقالب واجعل فيه التبن مع بزر الفجل وفوقه شيئًا من السماد فان الفجل ينبت مقدار الخشبة وقال ايضا اذا نقعت بزر الفجل بالعسل ثم زرعته ياتى فجله حلوًا ؎ اكل الفجل يحدث جشاً منتناً قال ابو الفرج الطبيب سببه ان الفجل لا يلتمس الّا الفضلات الردية فاذا ورد المعدة قطعها واثارها فيكون النتن من الفضلات لا من الفجل كما ترى من الحماة فانها ما دامت لم تزعج فلا رايحة لها فاذا انتثرت تظهر منها رايحة منتنة ولو كان من نفس الفجل لوجب ان يتجشّى كلّ من اكل وليس الامر كذلك ؎ اكل الفجل بعد الثوم يزيل رايحة الثوم واذا اكلت النفساء من الفجل اكثر لبنها وان اكله رجل زاد في باهه لكنه يفسد الصوت والمداومة على اكله ينقى المعدة وان وضعت شدخة منه على العقرب ماتت وان لدغت العقرب من اكل فجلاً لم يضرّه وهو ينبت الشعر في داء

الثعلب وداء الحيّة لمن يكثر القمل فى الجسد ويغثى ويضرّ بالراس والاسنان والعين والضماد به مع العسل يقلع الاثار العارضة لك تحت العين من الكمودة وغيرها ويفسد الشراب اذا صُبّ عليه عصارته تقطر على العقرب تموت ويطلى بها الكلف ازاله ويغسل بها راس من به حزاز يدفع حزازه وينفع ايضا من تمرّط الشعر ان كان من داء الثعلب واذا طليت سلّة الحواء بعصير الفجل والنوشادر ماتت الحيّات والثعابين فيها وان شرب صاحب اليرقان عصارة الفجل خمسة ايام ذهبت عنه الصفرة وان دلك الراس واللحية بها انبت الشعر المتمرّط ويجلو البصر ان اكتحل بها وينفع من بياضها قشره يكتحل به مجفّفا مسحوقا يحدّ البصر وان ترك فى البيت تهرب منه العقارب وان جفّف وسحق وطلى به الوجه ازال كلفه بزره اذا اكل هيّج الباه وذهب بالشنج وينفع من النمش وساير الالوان والكلف وينفع من السموم ورقه قال ابن ماسويه يحدّ البصر ويزيد فى اللبن وينفع من نهش الافاعى ؛

فرفخ البقلة الحمقاء سُمّيت بذلك لانها تنبت فى ممرّ المياه قالوا من ترك الفرفخ فى فراشه ونام عليها لا يرى شيئا فى المنام اصلا ولا توضع على شىء من قروح الجسد الّا نفعته وتنفع من الباه نفعا بيّنا ؛ ويسحق ببورق ثم يعجن بعسل ويطلى به الاحليل والسرّة والعانة فانه ينعظ انعاظا شديدا مضجرا قال الشيخ الرئيس تحكّ بها الثاليل تقلعها لخاصّية فيها وتنفع من الرمد والاكثار منها يحدث الغشاوة وتسكن الصداع الحارّ الضربانى وتنفع من الرمد والبواسير ورقها ينفع لمن اصابه ضرس من اكل الحموضة واذا اصابت النخيل آفة من البرد تدلك بورق الفرفخ وعصارتها فانه يصلحها بزرها ان شرب الانسان منه مداقا بالخلّ يصبر على العطش طويلا ولذلك يستصحبه المسافرون فى اسفارهم عند توقع فقد الماء وكذلك ينفع من الحميات الحارّة اذا مرس بالماء وشرب مع الجلاب والافراط منه يقطع شهوة الجماع ؛

فنجنكشت نبات لعظمه يكاد ان يكون شجرا ينبت فى المواضع القريبة من الماء ورقه كورق الزيتون وله زهر وثمرة والمستعمل منه زهره وامّا ورقه وقضبانه وثمرته فلا تستعمل قال الشيخ الرئيس انه ينقى اللون واذا ضمد به يذهب الاعياء والصداع ويسبت شربا ويكثر اللبن مع تقليله المنى واذا فرش تحت الظهر شىء من قضبانه منع الاحتلام والانعاظ ويدخن للنساء عند شدّة الشهوة وينفع من لسع الحيّات شربا ومن عضّ الكلاب والسباع ضمادا ورقه يدخن لطرد الهوامّ ؛

فوتنج نبت معروف طيب الرائحة صغير الاوراق منه نهرى ومنه جبلى فالنهرى يفيق المغشى عليه اذا شمّه ويمنع الاحتلام والضماد به ينفع من نهش الهوامّ والتدخين بورقه يطرد الهوامّ ومضغه يزيل روايح الثوم وهو يقطع الباه لمضرّته الكلى واما الجبلى فيضمد به لازالة الآثار السود من البدن مطبوخًا بالشراب ويستحمّ بطبيخه للجرب والحكّة وينفع من الجذام وقروح الفم وينفع من الفواق ولاصحاب اليرقان والاستسقاء وهو جيد للدغ العقارب،

قاتل الذيب حشيشة لا تستعمل البتّة وتقتل الذياب قتلاً وحيًا،

قاتل الكلب حشيشة تحدث الرعاف وتقتل الكلاب بسرعة،

قتاد شوكة معروفة يتّخذها الناس وقودًا وتقول العرب للامور الصعبة دونها خرط القتاد لان ابرها حادة طويلة جدًّا صمغها ينفع من السعال وقرحة الرية ويصفى الصوت،

قت علف الدوابّ دهنه انفع شىء للرعشة،

قثاء قال صاحب الفلاحة اذا اردت ان تكون القثاء على صور الحيوانات من الانس والبهايم والوحش والطير فاتّخذ قالبًا للصورة التى اردت واجعلها فيها وهى صغيرة واستوثق منها ربطًا بحيث لا تدخل القالب ريح ولا غبار فانها اذا عظمت فيها كانت على صورة القالب التى جعلتها فيها وقال ايضا طوامث النساء اذا عبرن فى المقثاة يفسد نبتها ويذبل وتصير ثمرتها مرّة وهكذا اذا اصابت بزرها رايحة الدهن بان كان فى ظرف دهن او خرقة اصابها الدهن،
وقال ايضا اذا اردت ان تطول القثاء جدًّا فاملا ظرفًا واسع الراس من الماء وضعه بقرب القثاء بحيث يكون بين الظرف والقثاء اربعة اصابع فاذا وصلت اليه جنّبه عنها فانها تطول جدًّا وقال ايضا اذا وضعت حبّها معكوسًا تكثر اوراقها وتكبر ثمرتها ولو نقع بزرها فى اللبن والعسل ثم زرع تكون ثمرتها حلوة طيبة جدًّا، ورقها قال الشيخ الرئيس انه ينفع من عضّة الكلب الكلب اكلاً ثمرتها تسكن العطش وتوافق المثانة وشمها ينعش المغشى عليه من حرارته بزرها يدرّ البول ويحسن اللون طلاءً ويطفى الحرارة الصفراوية،

قرطم نبات يسمّى بالفارسية كازيره والعصفر زهره بزره قال الشيخ ينقى الصدر ويصفى الصوت وينفع من القولنج واذا خلط تين او عسل ينفع من الباه ومنه نوع برى قال الشيخ الرئيس ورقه او ثمرته او مجموعهما ينفع من لدغ العقرب مع الشراب ويدعى بعض الناس الملدوغ ان امسك فى يده النوع البرىّ او ثمرته لم يجد وجعًا وان اماره عن نفسه عاد الوجع زهره وهو العصفر قال

الشيخ الرئيس يبقى الكلف والبهق ويطلى بالخلّ على القوباء ء

قطن هو النبت المعروف زعموا ان ورقه يعصر ويسقى الصبيان الذين بهم اسهال ينفعهم جدًّا ثمرته ان كانت ناعمة فثيابها تنعم البدن وان كانت خشنة فثيابها تهزل وينفع لبسها المشايخ وغيرهم من المبرودين قشر جوزه يحرق ورماده يجعل فى قروح اللثة وتعفنها فانه يصلحها وهو مجرب ء

قنابرى نبت يقال له بالفارسية برغشت يجلو البهق والكلف وهو انفع شىء من البرص اكلا وضماداً يذهبه فى ايام يسيرة ورقه تضمد به قروح الثدى الخبيثة وهو ضماد جيد للسع الهوامّ كلّها ء

قنب نبت منه برىّ ومنه بستانى قال حنين البرى شجرة توجد بالقفار على طول ذراع يغلب على ورقها البياض وله ثمرة كالفلفل وهو حبّ يتعصّر منه الدهن وطبيخ اصول البرى ضماد للاورام الحارّة وعصارته لوجع الاذن والبستانى هو الشهدانج ورقه كالبنج يخدر ويقطع النزف ويسكن بتخديره الاوجاع الضربانية حتى وجع النقرس طلاء وشرباً واذا اكل منه شىء يخلط العقل ويبطل الذكر وانه لحرارته ربّما احدث خناقاً او جنوناً بزره او عصارته يسكن اوجاع العين قال الشيخ الرئيس انه يصدع ويظلم البصر واستكثاره يجفّف المنى وقال غيره انه يطرد الرياح ودهنه دواء جيد لوجع الاذن المزمن من البرودة ء

قنبيط هو الكرنب قال صاحب الفلاحة اذا زرع فى الارض السبخة يكبر جرمه ويطيب طعمه ولا يتدوّد وان زرع وسط الكروم يضعف قوّة الكروم ويزيل قوة خمرها ورقه يدقّ مع قضبانه ويوضع على جبهة الحزين المغموم يفرج عنه ء من اكل القنبيط ونام عليه يرى منامات هايلة ولذلك لا يعبر منام من اكل القنبيط طبيخه مع ماء الافاوية اذا شربت المراة لله لم تعرك عركت وينفع ايضا من السعال القديم وان اعتاد اكله الصبيان اسرع نباتهم ويصفى صوت من فى صوته بحوحة ولذلك يديم اكله اصحاب الغناء واكله نيئًا يدفع الوسواس وحديث النفس والسهر وفساد الهمّ ء قل الشيخ الرئيس القنبيط يسكن الاوجاع وينفع من الرعشة والخزاز وهو منوّم ومظلم للبصر بزره يدخن به المباجس والبساتين يهلك دودها واذا احتملته المراة بعد الجماع افسد المنى وهو مع ورقه بشىء من الخلّ نافع من عضة الكلب الكلب بزره وحده ينفع من الخزاز ويزيد فى مادّة المنى ء

قصيوم نبت طيب الرايحة جدًّا يقال له بالفارسية بوى ماران لان الحيات

تهرب من رايحته فان زرع حوالى القرية لم تبق فيهـا حيّة الّا هلكت او خرجت منها قال الشيخ الرئيس ينفع من انبات اللحية البطية النبات اذا طبخ ببعض الادهان ويدرّ الطمث ويخرج الجنين وينفع من عسر البول وينفع من النافض اذا مزج بالدهن واذا افترش به طرد الهوامّ واذا شرب بشـراب نفع من السموم؛

كاوزبان حشيشة معروفة معناه لسان الثور قال الشيخ الرئيس من خاصّيتها التفريح وازالة الهمّ والغمّ؛

كتان هو النبات المبارك الذى تتّخذ منه الثياب اللطيفة ذكروا ان ثيابه تنعم البدن وتخصبه سيما فى الصيف لاصحاب الامزجة الحارّة ودخان الكتـان ينفع من الزكام بزره يسكن الاوجاع ومع النطرون والتين ينفع من الكلف ومع الشمع ينفع من برص الاظفار واذا ينوّل مع العسل والفلفل حرّك الباه؛

كراث منه شامى ومنه نبطى قال صاحب الفلاحة من اراد زرعه فلينثر بزره ثم يسقيه بعد ثلاثة ايّام وليكون نبته قويّاً واذا اردت ان يقوى اصله فاجعل فى كلّ بعرة من الغنم ثلاث حبّات والقها فى الارض فان الكراث ينبت اقوى ما يكون والكراث يدقّ ويوضع على لسع العقرب والزنبور يسكن وجعه فى الحـال وادامة اكل الكراث يورث ظلمة العين؛ قال الشيخ الرئيس الكراث الشامـى يذهب بالثاليل والشرى ويقطع الرعاف واكله مصدع يخيل احلاماً ردية وهـو ممّا يفسد اللثة والاسنان ويضرّ البصر والنبطى ينفع البواسير مسلوقاً وماكولاً وضمادا ويحرك الباه؛ وقال غيره يمضغ الكراث ويوضع على الجراحات التى يسيل الدم منها فان الدم ينقطع ويوخذ من عصارته اوقية وتجعل فى ضعفها من العسل تاكل المراة التى حبس حيضها فانه يسيل حيضها وزعموا ان الكـراث يستعمله اصحـاب الالحـان لتصفية اصواتهم وذاك لان البحوحة فى الحلق من الرطوبات التى تنزل من الدماغ فى الات الصوت ويبوسة الكراث تنشف تلك الرطوبات مع ان يبوسة ممزوجة بلزوجة يسيرة؛

كرسنه قال ديسقوريدس هو حشيشة صغيرة دقيقة الورق بزره فى اقماع وقال بعضهم حبّه فى حجم العدس غير مفرطح بل مضلع ولونه ما بين الغبرة والصفرة وطعمه بين الماش والعدس قال الشيخ الرئيس هو طلاء جيد للبهق والكلف والبرش يحسن اللون ويتّخذ منه سويق ويعطى المهازيل منه كالجوزة يزيـل هزالهم ويضمد بالشراب على نهش الافاعى وعضّة الكلب الكلـب والاسـنان الصايمة؛

كرفس نبت معروف منه برى ومنه بستانى الاكل منه يطيب النكهة ولذلك يداوم على اكله اصحاب السحر ومن يشاور الملوك والولاة سرًّا ويهيج شهوة الرجال والنساء واذا وضع على العضو المرتعش برى وصحّ قال الشيخ الرئيس البرى لداء الثعلب والثاليل والبستانى لتطييب النكهة وينفع من الجرب والقوباء وقال بعضهم الكرفس يهيج الباه جدًّا حتى قال يجب ان تمنع المرضعة من تناوله لئلّا يفسد لبنها بهيجان شهوة الباه واذا لسعت آكله العقرب اشتدّ الامر به وربما افضى الى هلاكه ولذلك ينبغى ان تجتنب من اكله فى الوقت الذى لا تومن فيه العقارب، عصارته اذا اكتحل بها تنقى العين من الظلمة اصله ان علق فى الرقبة ينفع من وجع السنّ بزره ينفع من الاستسقاء وعسر البول ويخرج المشيمة واذا بخر به عند قوم سدروا وناموا وهو ينفع من الفواق الذى يكون من الامتلاء،

كراويا نبت معروف قال الشيخ الرئيس انه يطرد الرياح وينفع لخفقان وهو جيد للديدان يقتلها ويدرّ البول وينفع من المغص الشديد،

كزبرة هى النبات المعروف قال بليناس اذا قلعت الكزبرة باصولها قلعًا رفيقًا وعلقتها على فخذ المراة التى عسرت ولادتها ولدت من ساعتها قال الشيخ الرئيس رطبه ينوّم ويولد ظلمة البصر ورطبه ويابسه كسر قوّة الباه والانعاظ ويجفّف المنى وقال ايضا عصارته مع اللبن تسكن كلّ ضربان شديد والا تثار منه رطبًا ويابسًا يخلط الذهن واذا اكل منه نصف رطل يحدث دوارًا شديدًا واختلاط العقل وسباتًا وحالًا كالسكر بزره ينفع من لسعة الزنبور اذا تناول منه ثلاث راحات يسكن الوجع فى الحال وقال بليناس فى كتاب الخواصّ اذا بخرت البيت بحبّ الكزبرة مع القنّة هربت منه العقارب والحيّات وهو يزيل روايح البصل والثوم،

ككواسه حشيشة اذا القى منها شىء فى الفراش حدرت البراغيث من رايحتها ولا تقدر على الطمور ولا على الاذى ويوخذن بسهولة،

كمون هو نبت معروف قالوا ان الحمام تحبّه فاذا اردت ان تألف لمسكنك فاطرح فيه شيئًا من الكمون قبل ان تخرج لتطلب العلف فانها تزداد حبًّا لمسكنها والنمل تهرب من رايحته قال الشيخ الرئيس اذا غسل الوجه بمائه صفاه وان استكثر من اكله يورث صفرة الوجه واذا سحق بالخلّ واشتمّ منه قطع الرعاف وكذلك اذا ادخلت منه فتيلة فى الانف وعصارته تجلو البصر واذا اخذت الكمون ومثله ملحاً وعجنتها واتخذتها اقراصًا وييبستها ثم وضعتها

فى وسط العجين فانها تبقى زمانًا طويلًا لا تفسد ،
كوزكندم ويقال له ايضا خروّ الحمام ومن خواصّه انه اذا اخذت من كيلجة ومن العسل عشرة ارطال ومن الماء ثلاثون رطلًا وضرب ضربًا جيدًا وغطا راس انائه ادرك شرابًا من ساعته وهو يسمن ويزيد فى المنى زيادة مفرطة ،
كماة نبات يتولّد تحت الارض من تاثير ضوء القمر لم تخلق من بزر ولا لها عرق تمصّ به لكنها من قوى تجتمع بطريق الاستحالات كما تنطبخ الجواهر فى اعماق الارض جاء فى الحديث ان الكماة كالمنّ وماءها شفاء للعين وانّما شبهه صلعم بالمن لانها تنبت فى الارض بلا تعب كما ان المن يقع من الهوآء من غير تعب والعرب تزعم ان الكماة تبقى فى الارض فيمطر مطرة ضعيفة فتستحيل افاعى ومنه نوع يتولّد فى ظل شجرة الزيتون يقال له الفطر وهو حتف قاض وسمّ قاتل وكلّ ما كان ينبت فى ظلال الاشجار فهى ردية وارداها ما ينبت فى ظلّ شجرة الزيتون قالوا لا يقع الذباب فى قدر فيها كماة وقال الشيخ الرئيس الكماة يخاف منها الفالج والسكتة وماءها يجلو العين كما هو مروى عن النبى صم واعترف به المسيح الطبيب وقال غيره الكماة تورث القولنج وعسر البول ومنها ما يقتل فى الوقت وهى التى تنبت بقرب مسكن بعض الهوامّ او فى ظلّ بعض الاشجار ،
لبلاب ويقال له ايضا حبل المساكين يلتف على الشجر وترتقى منه خيوط دقاق وله ورق طوال ينفع من الصداع المزمن وورقه بالخلّ ينفع من الطحال قال الشيخ الرئيس لبن اللبلاب العظيم يحلق الشعر ويقتل القمل ،
لسان الحمل نبات يشبه لسان الحمل فى شكله وهو صنفان صغير وكبير قال ديسقوريدس انه يسمى كثير الاضلاع وذو سبعة اضلاع وقال الشيخ الرئيس اصله يعلق على عنق صاحب الخنازير نفعه وطبيخ اصوله ينفع من وجع السنّ مضمضة والعدسية التى يكون فيها لسان الحمل بدل السلق تنفع من الصرع وقيل انه نافع من حمى الربع وقيل انه يشرب للغبّ ثلاثة من اصولها فى اربع اواق نصف شرابًا وللربع اربعة اصول منه ويوضع مع الملح على عضّة الكلب الكلب ،
لسان العصافير نبات يشبه لسان العصافير ورقه يدمل القروح ويلحمها قال الشيخ الرئيس ينفع من الخفقان ويزيد فى الباه ،
لصف نبت يقال له بالفارسية كبر وانه لا ينبت الّا فى ارض خراب قال صاحب الفلاحة ان اظهر الفلاح انه يريد ان يعمر ارضه تغيّر وفسد اللصف

له ثمرة تربى بالملح ولاصله ثمرة اخرى تشبه القثاء وهى حريفة حادة تجعل
فى العصير فتحفظه من الغليان قشور اصله نافع من عرق النساء ومن الفالج
والخدر وقد يعض على قشور اصله بالسن لوجعه فينتفع سيما اذا كان رطبا
ورقه ينفع من البواسير ويزيد فى الباه وهو ترياق للسموم ويقطر ماءه فى الاذن
الله فيها دبيب يقتله ويطلى به البهق فيزيله ؎

لفاح يسمى بالفارسية سايبرك منه نوع ابيض الورق لا ساق له يقال هو
الذكر شمه كثيرا يورث السكتة ورقه يدلك به البرص اسبوعا فيذهبه من
غير تقريح وشمه ينفع من الصداع لكنه يبلد الحواس وينوم بزره اذا خلط
بكبريت لم تمسه النار وان احتملته المراة قطع نزف الدم وهو ينفع من
اللسوع اذا وضع عليها مع العسل واصل اللفاح البرى اليبروح وهو شبيه
بصورة الانسان الذكر بالذكر والانثى بالانثى يجعل على الاورام الصلبة
والخنازير والدبيلات ويجعل ايضا ضمادا لاوجاع المفاصل ابراها واذا سقى فى
شراب اسكر سكرا شديدا ومن احتمله شيافا يسبته ويتخذ ذلك لرفع السهر
قال الشيخ الرئيس من احتاج الى قطع عضو والعياذ بالله منه يسقى منه
ثلاث اوبولوسات فى شراب فيسبته ولا يكون له حس عند القطع وان طبخ
به العاج ست ساعات لينه وسلس قياده ؎

لوبيا نبت معروف على صورة الكلية قال الشيخ الرئيس اكله يرى احلاما
ردية وقال غيره يخصب البدن ويخرج المشيمة والجنين الميت ويدر الطمث
وينقى من دم النفاس ؎

لوف يقال له بالفارسية فيلكوش ورقه جيد للجراحات الطرية وينفع من الربو
العتيق واصله يجلو الكلف والبهق والنمش مع عسل ويحرك الباه واذا دلك
البدن به لم يقربه شىء من الافاعى البتة ؎

لينوفر نبات طيب الرائحة ينبت فى الاجام والمياه القائمة فيه ففاح فتغيب
النهار كله وتظهر بالليل قال الحكيم بليناس فى كتاب الخواص ان اللينوفر اذا
جفف فى الظل وطرح على النار لا يحترق وقال الشيخ الرئيس انه منوم
مسكن للصداع الحار لكنه يكسر شهوة الباه ويجمد المنى لخاصية فيه وينقص
الاحتلام بزره يذهب البهق طلاء بالماء ويخلط بالزفت ويجعل على داء
الثعلب ابراه واكله يضعف الباه ؎

ماش هو النبت المعروف قال الشيخ الرئيس بزره مضر بالباه وقال غيره تضمد
به الاعضاء يسكن وجعها ويضعف الاسنان ؎

مازريون حشيشة معروفة من اليتّوعات منها صغير ومنها كبير فالكبير شبيه بورق الزيتون والاسود منها قتال جدًّا وجميع اصنافها يستعمل للبهق والبرص والنمش طلاء ويخلط بها الكبريت ليكون ابلغ قال الشيخ الرئيس يسقى بالشراب لنهش الهوامّ اذا خلط بالسويق وجمع بماء او زيت قتل الفار والكلاب والخنازير والقاتل للناس درهمان وقال غيره يقتل السمك فى الماء الراكد ويخرج الحيّات وحبّ القرع واكثر ما يسقى الى دانقين وينفع من الاستسقاء اذا دفع الى العليل منه درهم فانه يسهله اسهالاً يزيل الاستسقاء لكن العلاج به خطر جدًّا وذكر القاضى ابو على التنوخى ان بعض من ابتلى بالاستسقاء عجز الاطبّاء عن علاجه فقال وقد ايس من الحياة دعونى لاتزوّد من الدنيا ما اشتهى فخلّوا بينه وبين شهوته وكان يجلس على باب داره فاذا راى شيئًا اعجبه ممّا يجتاز به اشتراه واكله حتى مرّ به رجل يبيع جرادًا مقليًّا فاشترى منه شيئًا كثيرًا واكل جميعه فلما كان بعد ساعة انحلّ طبعه وتواتر اسهالاً حتى قعد فى ثلاثة ايّام اكثر من ثلاثماية مجلس ثم انقطع الاطلاق وعاد بطنه الى حاله وعادت اليه قوّته وعوفى ممّا كان به فساله بعض الاطبّاء فذكر له اكل الجراد فقال احبّ ان تدلّنى على بايعك الجراد فدلّه عليه فقال له الطبيب من اين لك هذا الجراد فقال اخذته من الموضع الفلانى فقال له الطبيب امض بى الى ذلك الموضع فخرج معه حتى وصل الى محلّ اكثر نبتها المازريون فعلم الطبيب ان الجراد كانت قد اكلت منها فضعف فعل المازريون فى بطنها فلمّا طبخ ضعف من فعله شىء اخر واراد الله شفاء هذا الرجل لمّا اعيا من مرضه الاطباء وايس هو من حياته فقضى ان يتناولها بالاتّفاق وقد اعتدلت حتى صارت قوتها مقدارًا يدفع طبعه دفعًا ينقطع بانقطاعه العلّة انه على كلّ شىء قدير واليه المرجع والمصير؞

ماهودانة يقال له حبّ الملوك ورقه يشبه السمك الصغار فى طول اصبع وثمرته ثلث ثلث مثل البندق وفى كل ثمرة ثلث حبّات سود ينفع من الاستسقاء ووجع المفاصل وعرق النساء والقولنج والنقرس ويطبخ ورقه فى مرق ديك هرم مع ستّ حبّات او سبع اسهل بلغمًا ومرّة؞

ماهيزهرج نبات له قضيب دقيق مستوٍ وورقه كورق الطرخون شديد الشبهة بالشبرم الّا انه اطول فى لونه غبرة الى الصفرة يعدّه الناس من اليتّوعات اذا طرح منه فى الغدير اسكر السمك واطفاها وهو نافع من النقرس ووجع المفاصل وعرق النساء والظهر؞

مرزنجوش نبت معروف طيب الرائحة قال الشيخ الرئيس نافع من الشقيقة والصداع طبيخه ينفع من الاستسقاء وعسر البول والمغص ومع الخلّ ضماداً للسع العقارب عصارته تجعل فى المحجمة ويطلى به العضو بعد الفراغ من الحجامة فانه يمنع من الابيضاض الذى يحدث عند المشاريط بعد الحجامة بزره يشفى من لسعة الزنبور وزن درهم يسكن وجعه فى الحال دهنه ضماداً للفالج يابسه يطلا بالعسل على كهبة الدم واخضراره خصوصاً تحت العين ٥

ناردين هو السنبل الرومى ورقه كورق العصفر واغصانه صفر ملس ولا ساق له ولا زهر ولا ثمرة ينبت هدب العين اذا جعل فى الاكحال وشربه يدرّ البول والحيض درهم منه ينفع من الفالج واللقوة ٥

نانخواه نبت معروف قال صاحب الفلاحة انه ينبت ثمانية اشهر ويهيج اربعة اشهر من ادمن اكله كثر دمه وان علفت الغنم منه فى الشتاء كثرت نطف ذكرانها وولدت اناثها توأماً وازدادت اصوافها والبانها ولم يتعرّض لها القراد وكذلك نحل العسل اذا جرست منه وهى تستطيبه جدًّا ولا تتباعد عنه وهو ينفع من كلّ لدغ ولسع وقال بليناس فى كتاب الخواصّ من ادام النظر اليه اصفر لونه بزره قال الشيخ الرئيس شربه والطلاء به يحيل اللون فى الصفرة وهو من ادوية البهق والبرص ويعجن بالعسل فيضمد به كهوبة الدم طبيخه يصبّ على لدغ العقرب فيسكن وجعه ويشرب لنهش الهوامّ ٥

نرجس روى عن النبى عم انه قال شمّوا النرجس فما منكم الّا وله بين الصدر والفؤاد شعبة من برص او جنون او جذام لا يذهبها الّا شمّ النرجس شمّوه ولو فى العام مرّة وكان جالينوس يقول من كان له رغيفان فليجعل احدهما فى ثمن النرجس ان الخبز غذاء البدن والنرجس غذاء الروح وقد احسن ابو نواس فى وصفه فقال

تأمّل فى نبات الارض وانظر الى آثار ما صنع المليك
عيون من لجين فاترات كانّ حداقها ذهب سبيك
على قصب الزبرجد شاهدات بان الله ليس له شريك

قال صاحب الفلاحة اذا قطعت بصل النرجس قطعاً صليبيًّا وعبرت فيه شوكتين عبوراً صليبيًّا ثم زرعته ينبت منه النرجس المضاعف وزعموا ان من وقع بصره على النرجس عند المجامعة تنعقّد شهوة جماعه بحيث لا تنحلّ بصله قالوا اذا شددت بصله فى خرقة مع عين الضفدع ووضعته على قلب امراة نائمة تبوح بسرّها واذا وضعت هذا البصل على الجراحة يلتئم شفاهها

ويبيت عليهـا اللحم ويطلى به الراس ينفع من داء الثعلب وقال الشيخ الرئيس انه يخرج الشوك والسلى خصوصاً مع دقيق الشيلم والعسل وزهره يجلو البهق وينفع من الصداع واكله يهيج القىء واذا شرب منه اربعة دراهم مع ماء العسل اسقط الاجنّة الاحياء والموتى ،

نسرين نبت معروف يقال له بالفارسية نسترن منه برّىّ ومنه بستانى قال الشيخ الرئيس البستانى يقتل الديدان فى الاذن وينفع من الطنين والدوى واوجاع الاسنان والبرىّ يطلى به الجبهة فيسكن الصداع وينفع من الفواق شربًا والقىء ايضاً ،

نعنع هو البقل المعروف قال الشيخ الرئيس يقوى المعدة ويسكن الفواق ويعين على الباه ويسد اوعية المنى ويقتل الديدان فى البطن والمراة اذا احتملته قبل الجماع منع الحبل ويضمد به الجبهة يمنع الصداع وينفع من عضّة الكلب الكلب عصارته بالخلّ يقطع سيلان الدم من الباطن واذا شرب منها مع حبّ الرمان سكن الهيضة وقال غيره اذا شربت بالخلّ تحركت شهوة الجماع ويقوى المعدة ويسكن الفواق والامتلاى ،

هليون حشيشة لها ورق وبزر يظهر عليه لبن يتوىء منه صخرى ينبت فى الجبال ومنه سهلى قال الشيخ الرئيس ورقه يطبخ ويشرب ينفع من وجع الظهر وعرق النساء والاغلب يقولون انه نافع من القولنج الريحى اصله يطبخ ويشرب ينفع من عسر البول وعسر الحبل ويزيد فى المنى والباه ويقتل الكلاب فيما يقال واذا طبخ بالشراب ينفع من نهشة الرتيلاء بزرها جيد لوجع الضرس واذا احتمل ادرّ الطمث وهو يضرّ بالمعدة ، ومن الحكايات العجيبة ما حكى لى بعض اصدقاءى انه كان ينبت ببعض جبال مدينة اربل من الهليون شىء كثير وكان العامل بتلك الناحية يتّخذ كلّ سنة منه ويعمل شرابًا يبعثه الى صاحب اربل ابن على الصغير مع غيره من الهدايا على يد بعض من يعتمد عليه فقطع على الحمل فى بعض السنين طايفة من الاكراد ونفروا القوم الذين كانوا معه واخذوا الهدايا كلّها فلمّا فتحوا رووس البساتيق التى فيها شراب الهليون ظنّوه عسلاً اكلوا منه شيئًا كثيرًا فغلبهم الاسهال واشتدّ بهم حتى ضعفوا وعجزوا عن الحركة فرّ بهم بعض المارّين راهم على تلك الحال ورد المدينة واخبر بحالهم فبعث الملك مظفر الدين كوكبورى اليهم من حملهم الى اربل فجاءوا بهم مطروحين على الدوابّ والناس حولهم يضحكون ويقولون هم سكارى الهليون فحملوا الى المارستان فمات بعضهم وسلم اخرون فخلا سبيلهم

وقل هذا القدر يكفيهم من الزجر ؛

هندبا نبت يقال له بالفارسية كاسنى منه برى ومنه بستانى وهو صنفان عريض الورق ودقيقه ومر جدًّا قال امير المومنين على عم فى كل ورقة من الهندبا وزن حبّة من ماء الجنّة قال الشيخ الرئيس اذا ضمد به النقرس نفعه وينفع من الرمد الحارّ ولبن الهندبا البرى يجلو بياض العين اصله مع ورقه ضماد للسع العقرب والحيّة والزنبور وسام ابرص وينفع من حمى الربع وزعموا ان من به وجع السنّ ياخذ شطية من الهندبا ويستقبل القمر فى الشهر الذى اوّله ليلة الاحد ورأى الهلال فيهما ويحلف انه لا ياكل فى ذلك الشهر الهندبا مع لحم الفرس فان وجع سنّه يزول ولا يعود ابداً ؛

ورس نبت يزرع باليمن يشبه السمسم فاذا جفّ عند ادراكه تفتّت خريطته فانفض منها الورس ويزرع سنة يبقى عشر سنين ينفع من الكلف والنمش طلاء واذا شرب نفع الوضح وفتت الحصا وقال جالينوس هو نافع بالخاصّية من عضّة الكلب الكلب قد ابرا جماعة ؛

يقطين هو القرع قال صاحب الفلاحة اذا اردت ان يعظم القرع فضع عند الزرع حبّه على الارض معكوساً كما قلناه فى القثاء وان نقعت بزره فى العسل واللبن تحلو ثمرته كما قلت فى البطيخ وقال امير المومنين على عم اذا طبختم فاكثروا القرع فيه فانه يسكن قلب الحزين ومن خواصّه ان الذباب لا يقع على شجرته ولذلك لمّا اخرج الله تعالى يونس عم من بطن الحوت انبت عليه شجرة اليقطين لدفع الذباب عنه حتى صلبت بشرته ✿

النظر الثالث فى الحيوان امّا الحيوان ففى المرتبة الثالثة من الكاينات وابعد المولدات عن الامهات لان المرتبة الاولى للمعادن وهى باقية على الجمادية لقربها من البسايط والمرتبة الثانية للنبات فانها متوسّطة بين المعادن والحيوان لحصول النشو والنمو وفوات الحسّ والحركة والمرتبة الثالثة للحيوان وهو قد جمع بين النشو والنمو والحسّ والحركة وهذه قوى موجودة فى جميع افراد الحيوان حتى فى الذباب والبعوض والديدان امّا الحسّ فلان الله تعالى لمّا قضى لكل حيوان امداً معلوماً وابدان الحيوانات متعرّضة للآفات المفسدة لها والمهلكة اياها فاقتضت الحكمة الالهية لها القوة الحساسة لتشعر بواسطتها بالمنافى فتدفعه عن نفسها اذا احسّت بالمه فيبقى البدن الى ان يبلغ الكتاب اجله فلو لا هذه القوة لما احسّ الحيوان بالجوع الى ان مات بغتة فجاة من عدم الغذاء وكان اذا نام واستغرق فى نومه فاصاب يده او رجله نار لم يكن يحسّ به حتى

ينتبه من نومه فاذا هو بلا يد ولا رجل فاذن اقتضى حكم الله تعالى للحيوان الاحساس بالالام والاوجاع من الاشياء المهلكة كيما يدعوه الى حفظ بدنه من التلف وامّا الحركة فلان الحيوان لما كان محتاجاً الى الغذاء ولم يكن متّصلاً بالغذاء كالشجر والمغروس فى الارض ولا كان غذاؤه بجنبه فى جميع الاوقات وكان مع ذلك متعرّضاً للافات فاقتضت الحكمة الالهية له الالات لحركة يتحرّك بها الى الغذاء ولو لا هذه القوة لاحتاج الحيوان الى الغذاء وكان لم يقدر على المشى اليها فمات جوعاً كنبات لا يجد الماء حتى يجفّ ولكان اذا صادفه افة من حرق او غرق بقى على مكانه حتى ادركه الهلاك فخلق له الات الحركة لصيانة بدنه فسبحانه ما اعظم شانه واوضح برهانه ٭ ولما كانت الحيوانات بعضها عدوّا لبعض اقتضت الحكمة الالهية لكلّ حيوان الة يحفظ بها نفسه من عدوّه فنها ما يدفع العدوّ عن نفسه بالقوة والمقاومة كالفيل والاسد والجاموس ومنها ما يسلم من عدوّه بالفرار فاعطى الة الفرار كالظباء والارانب والطير ومنها ما يحفظ نفسه بسلاحه كالقنفذ والشيهم والسلحفاة ومنها ما يتحصّن بحصن كالفار والحيات والهوامّ ومن مقتضى الحكمة الالهية ان خلق لكلّ حيوان من الاعضاء والقوى ما يتوقّف عليه بقاء ذاته ونوعه لا زايداً ولا ناقصاً فلذلك اختلفت اشكالها واعضاءها وتنوّعت انواعاً كثيراً ٭ روى عن عمر بن الخطّاب رضه عن النبى صلعم انه قال ان الله تعالى خلق فى الارض الف امة ستماية منها فى البحر واربعماية فى البرّ وقال بعض المفسّرين من اراد ان يعرف معنى قوله تعالى ويخلق ما لا تعلمون فليوقد ناراً فى وسط غيضة بالليل ثم لينظر الى ما يغشى تلك النار من اصناف الحيوان من الحشرات والهمج فانه يرى صوراً عجيبة واشكالاً غريبة لم يكن يظنّ ان الله تعالى خلق شيئا من ذلك فى العالم اعلى ان الذى يغشى تلك النار يختلف باختلاف المواضع من الغياض والبحار والجبال والصحارى فان كلّ بقعة من هذه البقاع ليست من نوع سكّان غيرها وما يعلم جنود ربّك الّا هو ٭ ولنذكر بعض انواع الحيوان وما يتعلّق بها من عجايبها وخواصها والله المستعان وعليه التكلان ٭

النوع الاول الانسان والنظر فيه فى امور الاول فى حقيقة الانسان ٭ اعلم ان الانسان اشرف الحيوانات وخلاصة المخلوقات ركّبه الله تعالى تركيباً عجيباً فى احسن صورة من الاشياء المتفاوتة والامزجة المختلفة وقسم جوهره روحاً وبدناً وخصّصه بالفهم والعقل سرّاً وعلناً وزيّن ظاهره بالحواسّ وكلّ حاسّته بحظ اوفى واختار لباطنه من القوى ما هو اشرف واقوى وهيّا للنفس الناطقة الدماغ

واسكنه اعلا محلّ واوفق رتبة وزيّنه بالفكر والذكر والحفظ وسلّط عليه الجواهر العقلية لتكون النفس اميرًا والعقل وزيره والقوى جنوده والحسّ المشترك بريده والبدن محلّ مملكته والاعضاء خدمه والحواسّ يسافرون بالاوقات فى عالمهم ويلتقطون الاخبار الموافقة والمخالفة ويعرضونها على الحسّ المشترك الذى هو واسطة بين النفس والحواسّ على باب المدينة وهو يعرضها على القوّة العقلية لتختار ما يوافق وتطرح ما يخالف فمن هذا الوجه قالوا الانسان عالم صغير ومن حيث انه يتغذّى وينمو قالوا نبات ومن حيث انه يتحرّك ويحسّ قالوا حيوان ومن حيث انه يعلم حقايق الاشياء قالوا ملك وصار مجمعًا لهذه المعانى فاذا صرف همّته الى خمسة من هذه الجهات يلتحق بها فان كان صرف همّته الى الجهة الطبيعية يكون راضيًا من دنياه باصلاح البدن والتغذّى وتنقيته من الفضول وان كان الى الحيوانية فيكون امّا غضوبًا كسبع او شبقًا كتيس او اكولًا كبقر او شرهًا كخنزير او ضرعًا ككلب او حقودًا كجمل او متكبّرًا كنمر او ذا روغان كثعلب او يجمع ذلك كلّه فيكون شيطانًا مريدًا وان كان صرف همّته الى الجهة الملكية فيكون متوجّهًا الى العالم الاعلى ولا يرضى بالمنزل الاسفل والمربع الادنى ويكون مرادًا من قوله تعالى وفضّلناهم على كثير ممّن خلقنا تفضيلًا ؞

النظر الثانى فى النفس الناطقة ؞ ان الانسان حال ما يكون شديد الاهتمام بالشىء يقول قلت كذا او فعلت كذا وهو فى هذه الحالة عالم بذاته وغافل عن جميع اعضائه الظاهرة والباطنة فالمعلوم فى هذه الحالة هو النفس وانه عالم بجميع المدركات بجميع انواع الادراكات وفاعل بجميع انواع الافعال ولا مطمع فى معرفة حقيقته فانها خارجة عن فهم اكثر الانسان ولذلك قال تعالى قل الروح من امر ربّى والمراد منه النفس وانه متقلّد بعهدة التكليف متعرّض لخطر الثواب والعقاب باقٍ بعد الموت اما فى نعيم وسعادة كما قال تعالى ولا تحسبنّ الذين قتلوا فى سبيل الله امواتًا بل احياء عند ربّهم يرزقون فرحين بما آتاهم الله من فضله واما فى جحيم فشقاوة كما قال تعالى النار يعرضون عليها غدوًّا وعشيًّا ويوم تقوم الساعة ادخلوا آل فرعون اشدّ العذاب ؞ وروى ان النبى عم كان ينادى صناديد قريش لما قتلوا يوم بدر والقوا فى قليب بدر ويقول يا عتبة يا شيبة قد وجدنا ما وعدنا ربّنا حقًّا فهل وجدتم ما وعد ربّكم حقًّا فقيل يا رسول الله تناديهم وهم اموات فقال والذى نفسى بيده ما انتم باسمع منهم كلامى ولكنهم لا يقدرون على الجواب ؞ وهذا النفس فى البدن

كالوالى فى مملكته والقوى والاعضاء خدم له وهو متصرّف فيها وانها مجبولة على طاعته لا تستطيع مخالفته فالبدن مملكة النفس ومستقرّه ومدينته والقلب وسط المملكة والاعضاء كالخدم والقوى الباطنة كصُنّاع المدينة والقوة العقلية كالوزير الناصح والمشير العاقل والشهوة طالبة ارزاق للخدم والغضب صاحب الشرطة وهو عبد مكار خبيث يتمثّل بصورة الناصح ونصحه سمّ قاتل ودَأْبُهُ ابدًا منازعة الوزير الناصح والقوة لخيالية فى مقدم الدماغ صاحب البريد ينهى اليها اخبار المحسوسات والقوة الحافظة التى مسكنها موخر الدماغ كالخازن واللسان كالترجمان والحواسّ الخمس جواسيسه قد وكل كلّ واحد منها باخبار صقع من الاصقاع فقد وكل العين بعالم الالوان والسمع بعالم الاصوات وكذلك سايرها فانها اصحاب اخبار يلتقطونها من هذه الاصقاع ويودونها الى الخيال الذى هو صاحب البريد وهو يسلمها الى الخازن والخازن يحفظها يستعمل النفس منها ما يحتاج اليه فى تدبير مملكته فسبحان من اسبغ على الانسان نعمة ظاهرة وباطنة، وهذا النفس ابدى الوجود لكنه ينتقل من حال الى حال ومن دار الى دار ونذكر امير المومنين على بن ابى طالب رضه فى بعض خطبه انّما خلقتم للابد ولكن من دار الى دار تنتقلون من الاصلاب الى الارحام ومن الارحام الى الدنيا ومن الدنيا الى البرزخ ومن البرزخ الى الجنّة والنار ثم تلا منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة اخرى، وقال الشيخ الرئيس فى كيفية تعلّق النفس بالبدن واستيناسه به ومفارقته اياه

هبطتْ اليك من المحلّ الارفع ... ورقاء ذات تعززٍ وترفّع
محجوبة عن كلّ مقلة ناظر ... وهى التى سفرت ولم تتبرقع
وصلت على كره اليك وربّما ... كرهت فراقك وهى ذات تفجّع
انفت وما سكنت فلمّا استانست ... الفت مجاورة الخراب البلقع
واظنّها نسيت عهودًا بالحمى ... ومنازلاً بفراقها لم تقنع
حتى اذا اتّصلت بهاء هبوطها ... من ميم مركزها بذات الاجرع
علقت بها ثاء الثقيل فاصبحت ... بين المعالم الطلول والخضّع
تبكى اذا ذكرت عهودًا بالحمى ... بمدامع تهمى ولمّا تقلع
اذ عاقها شرك الكثيف وصدّها ... قفصٌ عن الاوج الفسيح المربع
وتظلّ ساجعة على الدمن التى ... درست بتكرار الرياح الاربع
حتى اذا قرب المسير الى الحمى ... ودنا الرحيل الى الفضاء الاوسع
وغدت مفارقة لكلّ مخلف ... عنها حليف الترب غير مشيّع

سجعت وقد كشف الغطا فابصرت ... ما ليس يدرك بالعيون الهجّع
وغدت تغرّد فوق ذروة شاهق ... والعلم يرفع كلّ من لم يرفع
فلاىّ شىء اهبطت من شاهق ... سامر الى قعر الحضيض الاوضع
ان كان اهبطها الاله لحكمة ... طويت عن الفطر اللبيب الاروع
فهبوطها ان كان ضربة لازب ... لتكون سامعة بما لم تسمع
وتكون عالمة بكلّ حقيقة ... فى العالمين وخرقها لم يرقع
وهى الّتى قطع الزمان طريقها ... حتى لقد غربت بغير المطلع
فكانها برق تالّق بالحمى ... ثم انطوى فكانه لم يلمع ،

زعموا ان هذه النفوس فى هذا العالم الجسمانى وما قد ابتلا به من آفات هذا البدن كرجل حكيم فى بلد الغربة وقد ابتلا بعشق امراة رعناء فاجرة سيّئة الاخلاق ردية الطباع وهى فى اكثر الاوقات تطالبه بالماكولات الطيبة والمشروبات اللذيذة واللباس المفاخر والمسكن المزخرف والشهوات الموذية وان ذلك الحكيم من شدّة محنته بمحبّتها وعظم بلائه بصحبتها قد صرف كلّ همّته الى اصلاح امرها واكثر عنايته الى ترتيب شانها وقد نسى امر نفسه واصلاح شانه وبلدته الّتى خرج منها واقربائه الذى نشا معهم ونعمته الّتى كان فيها ولا راحة لهذا الحكيم الّا بمفارقة تلك المراة والتسلّى عن حبّها وعشقها لكنه ان سمع شيئا من هذا الحديث تنشق من خوف فراقها مرارته ، ثم لا يخفا ان النفوس جواهر روحانية حيّة ابداً غير محتاجة الى الاكل والشرب واللباس والنكاح وما شاكل ذلك فان كلّ هذا ممّا يحتاج اليه الجسد فى قوام وجوده ومادّة بقائه وكذلك كلّ ما يحتاج اليه الانسان من اعراض الدنيا انّما هو من اجل هذا الجسد اما لجلب منفعته او لدفع مضرّته والنفس ما دامت مع هذا الجسد تكثر همومها لاصلاح هذا الجسد وتتكلّف من اعمال الشاقة والصنايع المتعبة لاكتساب المال والمتاع والاثاث ولا راحة للنفس دون مفارقتها كما قلنا ان الحكيم المبتلى بعشق المومسة لا راحة له الّا بمفارقتها والسلو عنها والله المستعان وهو الهادى الى سواء السبيل ،

فصل فى الاخلاق ، الخلق هيئة راسخة للنفس تصدر عنها الافعال بسهولة من غير حاجة الى فكر وروية وانما تعرضوا لقيد الرسوخ لان من صدر عنه بذل المال لحاجة عارضة او على النذور لا يقال خلقه السخاء ما لم يثبت ذلك فى نفسه وانّما تعرضوا لصدور الافعال عنه بسهولة لان من تكلّف بذل المال او السكوت عند الغضب بجهد وروية لا يقال خلقه السخاء والحلم ثم ان كانت

الهيئة بحيث تصدر عنها الافعال الجميلة شرعاً وعقلاً سميت خلقاً حسناً وان كان تصدر عنها الافعال القبيحة شرعاً وعقلاً سميت خلقاً سيّئاً وكلّ قسم من الفضيلة والرذيلة قد يكون للانسان ذاتيّـا بمعنى انه حاصل له من غير سعى منه فى تحصيله وقد يكون مكتسباً بمعنى انه يكرر فعله مراراً كثيرة منه فصارت عادة له فعلى هذا يمكن للانسان اذا لم يكن له خلق ان يحصله لنفسه او صادف من نفسه خلقـاً ينتقل منه الى غيره فان فايدة الاخلاق الحسنة عظيمة فى الدنيا والاخرة روى عن النبى صلعم انه قال اثقل ما يوضع فى الميزان الخلق الحسن وقال عبد الرحمن بن سمرة كنّا عند رسول الله صلعم فقال انى رايت البارحة عجيباً رايت رجلاً من امتى جاثيـاً على ركبتيه وبينه وبين الله حجّاب فجاء حسن خلقه فادخله على الله وقال صلعم سوء الخلق ذنب لا يغفر وقال ايضا ان العبد ليبلغ من سوء خلقه اسفل درك جهنّم فمن جمع كلّ الفضايل من الاخلاق او اجلّها يستحقّ ان يكون ملكًا مطاعًا بين الناس ليقتدى به الخلق كلّهم ومن انفك عنها واتّصف باضدادها استحقّ ان يخرج من بين العباد والبلاد فانه شيطان مريد فكما ان الاول يستحقّ ان يقتدى به فالثانى يستحقّ ان يجتنب عنه والله الموفق للصواب ولقد احببت ان اذكر طرفًا من الاخلاق واربابها الموصوفين بها لما فيه من العجب وكتابنا يصدر ذلك والله ولىّ الاعانة ،

امّا الفضايل فنها العفة وهى الامساك عن شهوة النكاح والاكل والشرب وصرفها بحسب الراى الصحيح ولقد تكرّر الثناء على اهل العفة فى القران فقال تعالى والذين هم لفروجهم حافظون ، حكى ان محمد بن سيرين كان شـابًّا حسن الصورة بزّازًا فراته بعض نساء الملوك فالت اليه وطلبت منه الثياب لتشتريها فلمّا دخل دارها خلت به وراودته عن نفسه فقـال لهـا سافعل ذلك لكن مكنينى من دخول الخلاء لاقضى حاجتى اوّلاً ثم افعل ما تامرنيه فعينت له الخلاء فلمّـا دخله لوّث جميع بدنه بالنجاسة ثم خرج فلمّـا راته نفرت عنه وقالت مجنون اخرجوه فتخلّص منهـا بهذه الطريق فرزقه الله العلم والورع وتاويل الرويا وكان حاله شبيهاً بحال يوسف الصديق صلوات عليه ،

ومنها السخاء وهو ان يلين قوة النفس لبذل ما يجوزه من الاموال لله لاهل جنسه اليها حاجة وهى اصل من اصول السعادات قال النبى عم وما جبل الله تعالى وليّا الّا على السخاء وحسن الخلق وقال النبى عم السخاء شجرة من شجر الجنّة واغصانها متدلّيات الى الدنيا فمن تمسك بغصن منهـا جرّه الى الجنّة

وروى ان النبى عم اتى باسارى من بنى العنبر فامر بقتلهم وافرد منهم رجلاً فقال علىّ رضه يا رسول الله الربّ واحد والذنب واحد فما بال هذا من بينهم فقال النبى عم نزل علىّ جبريل فقال اقتل هولاء واترك هذا فان الله تعالى شكر له سخاء وروى ان الله تعالى اوحى الى موسى عم لا تقتل السامرى فانه سخى فى قومه ؏ وحكى ان عبد الله بن جعفر بن ابى طالب قال له الحسن والحسين عليهما السلام يوماً انك قد اسرفت فى بذل المال فقال بابى انتما وأمّى ان الله تعالى قد عودنى ان يتفضّل علىّ وعودته ان اتفضّل على عباده فاخاف ان اقطع العادة فتنقطع عنى المادة ؏ ومن جوادة ما ذكر ان عبد الرحمن بن ابى عمار علق بجارية تشهر بذكرها حتى مشى اليه طاوس ومجاهد وعطاء يعذلونه فكان جوابه

يلومنى فيك اقوام اجالسهم   فما ابالى اطار اللوم ام وقعا

فانتهى خبره الى عبد الله بن جعفر وكان على عزم الحجّ فبعث الى مولا الجارية واشتراها منه باربعين الف درهم فلمّا قدم من الحجّ امر جواريه ان تزينها وتحليها ففعلت فبلغ الناس خبر قدومه فدخلوا عليه فقال ما لى لا ارى ابن ابى عمار زارنا فاخبر الشيخ بذلك فاتاه زايراً فلمّا اراد ان ينهض استجلسه وقال ما فعل حبّ فلانة فقال ترشح فى اللحم والعصب والمخ فقال اتعرفها ان رايتها قال لو ادخلت الجنّة لم انكرها فامر عبد الله ان تخرج اليه وقال انى انما اشتريتها لك ووالله ما دنوت منها شانك بها مباركاً لك فيها فلمّا ولّى قال يا غلام احمل معه مائة الف درهم فبعث بها معها فبكى عبد الرحمن فرحاً وقال يا اهل البيت لقد خصّكم الله بشرف ما خصّ به احداً من صلب آدم فلتهنكم هذه النعمة ؏ وحكى ان ابن ابى دارة دخل على عدى بن حاتم الطائى وقال له انى مدحتك فقال له امسك حتى اتيك بمالى ثم امدحنى على حسبه فانى اكره ان لا اعطيك ثمن مدحتك ثم اخرج الف شاة والف درهم وثلاثة اعبد وثلاث اماء فمدحه حتى وصل الى قوله

ابوك جواد لا يشقّ غبارة   وانت جواد لست تعذر بالعلل
فان فعلوا شرّا فمثلكم اتقى   وان فعلوا خيرًا فمثلكم فعل

فقال له عدى امسك مالى لا ابلغ اكثر من هذا ؏ وحكى ان حاتم الطائى مرّ بقوم فرآه اسير عندهم عرفه فاستجار به فسال منهم حاتم ان يبتعوه منه بمال فى ذمته فابوا الّا بما نقد فدخل فى القيد مكانه وخلى سبيله ثم بعث واحضر ثمنه ؏ وحكى ان عبد العزيز بن مروان كان امير مصر فمرّ بمكان فسمع

شخصًا ينادى ولده يا عبد العزيز فامر لذلك الرجل بعشرة الاف درهم لينفقها على هذا الولد فشاع الخبر بمصر وكان كلّ من ولد له سمّاه عبد العزيز فعند ذلك امر الحاجب بمصادرة الصيارفة وقال انّما قصدتم الاستخفاف باسمى، وحكى ان يزيد بن المهلب كان فى حبس الحجّاج فطالبه كلّ يوم بعشرة الاف درهم فدخل عليه الفرزدق وانشد

اصبح فى قيدك السماحة وا　لمجد P)وفكّ العناة والحسب

فقال اتمدحنى وانا فى هذه الحالة فقال الفرزدق اصبتك رخيصًا فاشتريتك فقال يا غلام سلّم اليه عشرة الاف درهم ونحن نصبر اليوم على عذاب الحجّاج وكان هشام بن حسان يقول ان السفينة كانت تجرى فى جود يزيد بن المهلب ومن جوده ما ذكر ان سليمان بن عبد الملك غضب على موسى بن نصير عامل المغرب فشفع فى حقّه يزيد بن المهلب فقال وهبت دمه منك فليغرم ديته ماية مرة فقال يزيد بن المهلب انا اغرمها يا امير المومنين فغرم عنه ذلك فقال عدى بن الرقاع

فلله عينا من راى كحماله　يحملها كبش العراق يزيد،

وحكى أن معن بن زايدة لمّا كان واليًا على العراقين اتاه شاعر وهو بالبصرة اراد الدخول عليه فلم يتمكّن وكان معن فى بستان على طرف نهر جارٍ فكتب الشاعر على خشبة

ايا جود معن ناج معنا بحاجتى　فما لى الى معن سواك مشفّع

والقى الخشبة فى الماء الذى يدخل البستان فرآها معن فامر باخذها فقراها فقال من صاحبها فدعى فامر له بعشر بدر ووضع الخشبة تحت بساطه فلمّا كان اليوم الثانى قراها ودعى الرجل وامر له بماية الف درهم فاخذها الرجل وخاف ان يستردّ منه فذهب فلما كان اليوم الثالث قراها ودعى الرجل فقيل انه سافر فقال معن حقّ علىّ ان اعطيه حتى لا يبقى لى دينار ولا درهم، وقال معن غضب علىّ المنصور فطلبنى طلبًا شديدًا فتعرّضت للشمس حتى لوّحت وجهى وخففت عارضى ولبست جبّة صوف وركبت جملاً لامضى الى البادية وخرجت من باب حرب حتى غبت عن الحرس فرآنى رجل اسود متقلّد بسيف فقبض على خطام جملى فاناخه فقلت ما لك قال انك طلبة امير المومنين قلت من انا حتى اكون طلبة امير المومنين قال انت معن بن زايدة قلت اتق الله يا هذا اين انا من معن قال دع هذا عنك انا

P) f وفيك الغنا

والله اعرف الناس بك قلت ان كان الامر كما تقول خذ هذه الجوهرة قيمتها اضعاف ما يبذله الخليفة لمن جاء بمعن فخذها ولا تسفك دمى فقال هاتها فلمّا نظر اليها قال صدقت فى قيمتها ولست قابلها حتى اسالك عن شىء فان صدقتنى اطلقتك فقلت هات فقال قد وصفك الناس بالجود فاخبرنى هل وهبت كلّ مالك قلت لا قال نصفه قلت لا قال ثلثه قلت لا قال عشره قلت اظنّ انى فعلت هذا فقال ما اراك فعلته انا والله رجل رزقى عشرون درهمًا وهذه الجوهرة قيمتها الف دينار قد وهبتها لك لتعلم ان فى الناس من هو اجود منك ثم رمى الحجر فى حجرى وخلى خطام جملى فقلت له خذها فانى عنها غنى فضحك وقال اتريد ان تكذبنى فى مقالى هذا والله لا آخذ للمعروف ثمنًا ابدًا ومضى قال معن فوالله لقد طلبته بعد ما امنت وبذلت لمن جاءنى به ما شاء فما عرفت له خبر البتّة ؞

ومنها القناعة وهى ان تضبط قوتها عن الاشتغال بما يخرج عن مقدار الكفاية ومبلغ الحاجة من المعاش والاوقات المقيمة للابدان وان لا تحرص على ما يشاهد من ذلك عند غيره جاء فى الحديث عن رسول الله صلعم القناعة كنز لا يفنى ؞ حكى ان داود الطائى رحمة الله عليه ورث من ابيه عشرين دينارًا انفقها عشرين سنة ؞ ومنها الشجاعة وهى الاقدام على ما يجب الاقدام عليه من الامور التى يحتاج الانسان ان يعرض نفسه لها لدفع المكاره والآلام الواصلة اليها كالذبّ عن الحرم ومثله وهى متوسّطة بين الجبن والتهور وسأل عمرو بن العاصى معاوية وقال انا نرى منك الاقدام حتى نظنّ انك شجاع ونرى منك الاحجام حتى نظنّ انك جبان فاخبرنا شجاع انت ام جبان فقال

شجاع اذا ما امكننى فرصة وان لم تكن لى فرصة فجبّان ؞

وحكى ان امير المومنين عليًّا عليه السلام كان يخرج كل غداة بصفّين فى سرعان الخيل ويقف بين الصفّين وينشد

اى يومىّ من الموت افرّ يوم لم يقدر ام يوم قدر
يوم لا يقدر لا ارهبه يوم قد قدر لا يغنى الحذر

ثم ينادى يا معاوية الآمَ يقتل الناس ابرز الىّ ليكون الامر لمن غلب ؞ وحكى ابن الاعرابى انه كان واقفًا بصفّين اذ مرّ به عبّاس بن ربيعة مكفرًا بالسلاح وعيناه من تحت المغفر تَقِدان كشعلتى نار وبيده صفيحة يمانية يقلبها والمنايا تلوح من شفرتها وهو على غضب اذ ناداه عزار بن ادهم من اهل الشام هلم الى البراز يا عباس فقال هلم الى النزال يا عزار فانه ابيس من الحيوة ثم نزلا ودنسف

کل واحد منهما الی صاحبه وکف الفریقان اعنّة الخیل فکافحا بسیفیهما لا یتّکا احد فی صاحبه لتمام لامته الی ان لمح العبّاس وهنًا فی درع الشامی فاهوی الیه بیده وهتکه الی شدوته ثم ضربه فاصاب جوانح صدره فخر الشامی لوجهه وکبّر الناس فانساب العبّاس فاذا قایل یقول قاتلوهم یعذبهم الله بایدیکم ویخزهم وینصرکم ویشف صدور قوم مومنین فقال علیؑ من المبارز لعدوّنا فقالوا عبّاس بن ربیعة فقال له یا عباس الم انهک وعبد الله بن العباس ان تخلا مرکزکما وتباشرا حرفًا فقال العباس افادعی الی البراز ولا اجیب فقال علیؑ عم طاعة امامک اولی من اجابة عدوّک ثم قال اللهم اشکر للعباس مقامه واغفر ذنبه وتاسّف معاویة علی عزاز بن ادهم وقال متی ینطف فحل بمثله الا رجل یطلب بدمه فطلب رجلین من صنادید اهل الشام وقال اذهبا فایّکما قتل العباس فله مایة اوقیة من التبر ومثلها من اللجین ویعددها من البرود فاتیا العبّاس ودعواه الی البراز وصاحا بین الصفّین یا عبّاس ابرز الی الداعی فاخبر العباس بهما علیًّا فقال له علیؑ ایتنی سلاحک وفرسک فوثب علی فرس العباس بسلاحه فلم یشکّا فی انه العباس وکان اشبه الناس بعلیؑ فبرز احدهما فما امهله حتی قتله ثم برز الاخر فالحقه بالاول ثم اقبل وقال فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم ثم قال یا عبّاس خذ سلاحک وان برز الیک احد فعدْ الیّ فانتهی الخبر الی معویة فقال قبح الله اللجاج ما رکبته قط الا خذلت۔

ومنها الصبر وهو ان یضبط قوة النفس ویمنعها ان یقهرها المکروه ویلزم حکم العقل فی ذلک۔ حکی ان عروة بن الزبیر رضه وقعت الاکلة فی رجله فاراد قطعها کیلا تسری فجاء الحجام لقطعها وهو یسبّح ویهلّل ولم یسمع منه انین وفی هذه الحالة وقع له ابن من السطح فمات فجاءه اصدقاءه یعزونه برجله وولده وهو یقول انا لله وانا الیه راجعون تسلیماً لحکمه ورضاء بقضائه ان ذهب عضو بقی اعضاء وان مات ولد بقی اولاد۔

ومنها الحلم وهو الامساک من المبادرة الی قضاء وطر الغضب ویسمی احتمالاً وکظم غیظ عن النبی صلعم اذا جمع الخلایق یوم القیمة نادی مناد این اولو الفضل فیقوم ناس ینطلقون سراعًا الی الجنّة فتتلقاهم الملایکة یقولون انا نراکم سراعًا الی الجنّة ما شانکم فیقولون نحن اهل الفضل فیقولون ما فضلکم فیقولون کنّا اذا ظلمنا صبرنا واذا اسی الینا غفرنا واذا جهل علینا حلمنا فیقال لهم ادخلوا الجنّة فنعم اجر العالمین۔ حکی ان عیسی عم مرّ بقوم من

انيهود فقالوا له شرًّا فقال لهم خيرًا فقيل له انهم يقولون لك شرًّا وانت تقول خيرًا فقال كل ينفق ما عنده ٭ حكى ان رجلاً سبّ ابن عبّاس فقال يا عكرمة هل للرجل حاجة نقضيها فنكس الرجل راسه واستحيى ٭ وحكى ان زين العابدين راى رجلًا يذكره بالسوء فهمّ غلمانه به فنهاهم ثم التفت اليه وقال ما لا تعرفه منّى اكثر ممّا تعرفه من السوء فان كان لك الى ذلك حاجة اظهرته لك فخجل الرجل واستحيى فخلع قميصه عليه وامر له بالف درهم فمضى الرجل وهو يقول اشهد ان هذا الشابّ ولد رسول الله صلعم ٭ وروى ان رجلاً سبّه فقال له يا انسان ان امامى عقبة ان جزتها فلا ابالى بما تقول وان لم اجزها فانا اكثر ممّا تقول ٭ حكى ان رجلاً شتم الشعبى فقال له ان كنتَ صادقًا غفر الله لى وان كنتَ كاذبًا غفر الله لك ٭ حكى ان رجلًا قال لاوقليدس لا استريح حتى ارفع راسك من بدنك فقال له بل انا لا استريح حتى اخرج هذا الغضب من قلبك ٭ حكى ان الاحنف الذى يضرب به المثل فى الحلم قال تعلّمت الحلم من قيس بن عاصم المنقرى رايته قاعدًا بفناء داره محتبيًا بحمايل سيفه يحدّث قومَهُ اذ اتى برجل مكتوف ورجل مقتول فقيل له هذا المقتول ابنك قتله ابن اخيك هذا فوالله ما حلّ حبوته ولا قطع كلامه ثم التفت الى ابن اخيه وقال يا ابن الاخ اثمتَ بربّك ورميت نفسك بسهمك وقتلت ابن عمّك ثم قال لابن آخر له قم يا بنى حلّ نباط ابن عمّك ووار اخاك وسُق الى امّكماية ناقة فانها غريبة ٭

ومنها الكرم وهو الاحسان الى من اساء اليك حكى ان امير المومنين عليًّا عم كان يخرج كلّ غداة بصفّين فى سرعان الخيل ويقف بين الصفّين ثم ينادى يا معاوية الام يقتتل الناس ابرز الىّ ليكون الامر لمن غلب فقال عمرو بن العاصى لقد انصفك الرجل والله فقال معوية اردتها يا عمرو والله لا رضيت عنك حتى تبارز عليًّا فبرز اليه متنكرًا فحمل على علىّ فردّ حملته وعشيه بالسيف فرمى عمرو نفسه عن الفرس على الارض وكشف عن سوءته فصرف علىّ عم وجه فرسه وانصرف عنه فجلس معوية يومًا ونظر الى عمرو وضحك فقال عمرو له ما الذى اضحكك فقال من حضور ذهنك يوم بارزت عليًّا اذا نفيته بعورتك فوالله لقد صادفته منانًا كريمًا فقال عمرو اما والله انى عن يمينك وقد دعاك الى البراز فاحولت عيناك وربما تتحرك فاحتملت ذلك منك فقد صادفتنى منانًا كريمًا ٭ ومنها العفو وهو تجاوز العقوبة عن مستحقّها روى عن النبى صلعم العفو لا يزيد العبد الا عزًّا فاعفوا يعزّكم الله وقال صلعم اذا وقف العبد

نادی منادٍ لیقم من اجره علی الله لیدخل الجنّة قبل من ذا اجره علی الله قال العافون عن الناس فقام کذا وکذا الفًا فدخلوا الجنّة بغیر حساب۔ حکی ان سارقًا دخل خباء عمّار بن یاسر سرق منه شیئًا فقالوا لعمّار اقطعه فانه من اعدائنا فقال بل استر علیه لعلّ الله یستر علی یوم القیمة

لما عفوت ولم احقد علی احد   ارحت نفسی من هم العداوات۔

ومنها رحب الذرع هو ان لا یدع التجلّد عند الاحداث الصعبة وان لا یدهش بل یعمل فیها ما یقتضیه العقل۔ حکی ان الحسن بن علی علیهما السلام ذهب الی عیادة یزید بن معوية فلمّا دخل علیه استوی واظهر الشطارة وانشد بیت ابی ذویب الهذلی

وتجلّدی للشامتین اریهم   انی لریب الدهر لا اتضعضع

فقال الحسن   واذا المنية انشبت اظفارها   الفیت کل تمیمة لا تنفع

فتعجّب الناس من تمثّلهما بهذین البیتین وهما من قصیدة واحدة احدهما خلف الاخر۔ ومنها اسبال الستر هو ان یضبط قوة الکلام عن اظهار ما فی ضمیره ممّا یتضرّر به احد وهو کلام المروة وتمام الفتوة قال عم لا یطلع احد علی عیب اخیه فیستره علیه الّا دخل به الجنّة۔ حکی ان یعقوب عم لمّا دنت وفاته وصی بنیه بالاخذ بسیرته وقال اعلموا یا بنی انی مدّة عمری ما رایت حسنًا الّا اظهرته ولا قبیحًا الّا سترته وما غضبت الا لله تعالی۔ ومنها الذکاء وهو الاطلاع علی حقیقة ما تورده الحواسّ علیه وفهم الغرض منها۔ حکی ان بعض الملوک ظفر بعدوّ له وقبض علیه وکان للعدوّ اخ اراد ان یقبض علیه ایضًا فامره ان یکتب الی اخیه ویدعوه الی خدمة الملک ویذکر فی الکتاب ان الملک اکرمه وانعم علیه وتجاوز عمّا مضی ففعل ما امره وکتب فی آخر کتابه انّ شاء الله تعالی وجعل علی راس النون تشدیدًا فلمّا وصل الکتاب الی اخیه وقراه رای التشدید علی راس النون قال هذا لا یکون الّا لسرّ فلم یزل یفکر فیه الی ان ظهر له ان اخاه اراد بالتشدید ان الملاء یاتمرون بک لیقتلوک۔

ومنها الصدق وهو ان یوافق اللسان الضمیر فیما اخبر به۔ ذکر ان ابا بکر الصدیق رضه قال فی خطبته ان النبی صلعم قام مقامی هذا عام الاول وقال علیکم بالصدق فانه مع البرّ وهما فی الجنّة۔ حکی ان الجنید رحمة الله علیه کان واقفًا علی باب صومعته اذ رای هاربًا یقول انا بالله وبک یا شیخ فقال ادخل صومعتی فدخل فما کان الّا یسیرًا حتی رای رجلًا بسیف مسلول یقول این

هذا الهارب يا شيخ فقال في صومعتي فغضب الرجل وقال تريد ان تشغلني عن طلبي حتى يفوتني ومرّ على وجهه فقال الهارب للجنيد كيف ذللت هذا الظالم عليّ اليس لو دخل لسفك دمي فقال الشيخ ما حقن دمك الّا صدق قولي فانه لا يزال من الله اللطف ما دام منّا الصدق، ومنها الوفاء وهو ان يعقب ما ضمنه الثبات قال الله تعالى واوفوا بالعهد ان العهد كان مسئُولاً وقال النبي عم المومنون عند شروطهم، حكى ان عبد الله بن المبارك رحمة الله عليه كان يحجّ في سنة ويغزو في اخرى قال كنت غازياً مرّة فدعاني كافر الى المبارزة فخرجت اليه وقد دخل وقت الصلاة فقلت له مكّنّي من صلاة واجبة عليّ فاذا فرغت منها اقاتلك فقال ذلك لك وتنحّى عنّي حتى فرغت من صلاتي ثم قال لي مكّنّي انت ايضاً حتى افرغ من صلاتي فمكّنته فشرع للسجود للشمس فاخذت سيفي وقصدت الفتك به فسمعت قائلاً يقول اوفوا بالعهد ان العهد كان مسئُولاً فتاخّرت عنه فقال الكافر ما ذا اردت ان تصنع قلت اردت قتلك قال لمَ تركته قلت لاني امرت ان لا افعل ذلك فاسلم في الحال وقال الذي امرك ان لا تفعل امرني ان اسلم والتحق بجند الاسلام وحسن اسلامه،

ومنها الرحمة وهي رقّة القلب على من حلّ به شيء من المكاره قال النبي صلعم من لا يرحم الناس لا يرحمه الله جاء في الحديث ان النبي صلعم مرّ بصبي معه قربة ماء وهو يبكي فقال له ما خطبك فقال هذه قربة ثقيلة لا استطيع حملها فحمل معه النبي صلعم الى بيته فلمّا دخل بيته قال له ابوه وهو رجل يهودي اين القربة فقال كانت ثقيلة ما كنت اقدر على حملها معي رجل فخرج اليهودي راى النبي صلعم فقال هذه شفقة الانبياء اشهد ان لا اله الّا الله وان محمّداً رسول الله، وحكى ابرهيم بن ادهم رحمة الله عليه انه سمع شيخاً ببيت المقدس ان رجلاً في بني اسرايل ذبح عجلاً بين يدي امّه فيبست يده وبقي زماناً ثم ان ذلك الرجل راى في بعض الايام فرخ خطاف وقع من عشّه على الارض يختلف وابواه حوله والفرخ عاجز عن الطيران فقام الرجل واخذ الفرخ وردّه الى عشه فردّ الله اليه يده، ومنها حسن البيان وهو ان تحسن العبارة عن المعاني الّتي تهجس في ضميره عند الحاجة اليها، حكى ان زياد بن ابيه طلب رجلاً فهرب فاخذ اخاه فقال له ان جيئتني باخيك والّا ضربت عنقك فقال له الرجل ان جيئت بكتاب من امير المومنين تخلي سبيلي قال نعم فقال اني اتيك بكتاب من ربّ العالمين واقيم عليه شاهدين موسى وابراهيم صلوات الله عليهما وهو قوله ام لم تنبّأ بما في صحف موسى وابراهيم الذي وفّى الّا تزر

وازرة وزر اخرى ، حكى ان الحجّاج احضر رجلاً وقال له بلغنى انك تزعم ان الحسين بن على من ذرية النبى عم فان اقمت على ذلك دليلاً والّا قتلتك فقال الرجل اصلح الله الامير ان اقمت على ذلك دليلاً من القران تقتلنى قل لا فقال قل الله تعالى ومن ذرية داود سليمان الى قوله وزكرياء ويحيى وعيسى فمن جعل عيسى من ذرية ابراهيم لا يجعل الحسين من ذرية محمد فقال الحجاج خلوا عنه فانه رجل اعطى حجّته ، ومنها عظم الهمة هو ان لا يقتصر على الامور الحقيرة ولا يرضى بالمرتبة التى هو فيها بل يطلب ما وراءها قال النبى صلعم ان الله تعالى يحبّ معالى الامور ويبغض سفسافها ، حكى ان عُمارة بن حمزة كان جالسًا فى مجلس المنصور يوم المظالم فنهض رجل وقال يا امير المومنين انا مظلوم فقال من ظلمك فقال عمارة بن حمزة اخذ ضيعتى غصباً فامره المنصور ان يجلس مع خصمه فى مكان الدعوى فقال عمارة يا امير المومنين ان كانت هذه الضياع له فما اعارضه فيها وان كانت لى فقد وهبتها له ولا حاجة لى الى خصومته ولا اتبع الموضع الذى اكرمنى به امير المومنين بهذه الضيعة فتعجب الحاضرون من علو همّته ،

ومنها حسن العهد وهو المحافظة على رعاية حال الاقارب والمعارف وعلى مصالحهم ، حكى ان امير المومنين المهدى نذر دم رجل من الكوفة كان يسعى فى فساد دولته وجعل لمن دلّه عليه ماية الف درهم وكان بين الرجل ومعن بن زايدة معرفة فاقام الرجل حينًا متواريًا ثم انه ظهر فى مدينة السلام وكان خائفًا مترقبًا فبينا هو يمشى فى بعض نواحيها اذ نظره رجل من اهل الكوفة عرفه فاهوى الى مجامع ثوبه وقال هذا بغية امير المومنين وتمكن من قياده وهو ينظر الموت امامه فبينا هو على تلك الحال اذ سمع وقع حوافر الخيل من ورائه فالتفت فاذا معن بن زايدة فقال يا ابا الوليد اجرنى اجارك الله فوقف وقال للذى تعلّق به ما شانك قال هذا بغية امير المومنين الذى اعطى لمن دلّ عليه ماية الف درهم فقال يا غلام انزل عن الدابة واحمل اخانا فصاح الرجل يا معشر الناس يحال بينى وبين طلبة امير المومنين فقال معن اذهب واخبر به انه عندى فانطلق الرجل الى باب المهدى واخبر فامر المهدى بحبس الرجل ووجه الى معن من يحضره فاتاه رسول المهدى يطلبه فدعا اهل بيته ومواليه وقال لا تخلصن هذا الرجل وفيكم عين تطرف ثم دخل على المهدى وسلّم فلم يردّ سلامه وقال يا معن اتجير علينا عدوّنا قال نعم يا امير المومنين انى قد قتلت فى طاعتكم باليمن فى يوم واحد خمسة عشر الفاً ولى ايام كثيرة قد

تقدم فيها بلاءي وحسن عناءى فما رايتمونى اهلاً ان يوهب لى رجل واحد استجار بى فاطرق المهدى طويلاً ثم رفع راسه وقال قد اجرنا من اجرت يا معن فقال ان راى ان يامر امير المومنين له بصلة فيكون قد احياه واغناه قال قد امرنا له بخمسة الاف فدعا له بافضل الدعاء ثم انصرف وقال للرجل خذ صلتك واياك ومخالفة خلفاء الله فيحبط عملك ويسفك دمك،

ومنها التواضع هو ان يستحقر الانسان نفسه بما فيه من النقصة ويرى لغيره على نفسه مزية قال النبى صلعم التواضع لا يزيد العبد الّا رفعة تواضعوا يرفعكم الله كان ابن كثير رحمة الله عليه من العلماء المشهورين وهو يقول

بُنَيَّ كثير كثير الذنوب ففى الحلّ والبلّ من كان سبّه
بنى كثير دهته اثنتان رياء وعجب يخالطن قلبه
بنى كثير اكول نَؤوم وما هكذا فعل من خاف ربّه
بنى كثير يعلّم علماً لقد اعوز الصوف من جزّ كلبه

كان الرجل فى غاية التقوى والزهد والورع والعلم والعمل ففى كل بيت من هذه الابيات اعرض عن صفة من هذه الصفات فرفعه الله فى الدنيا ولا شكّ فى رفعه فى الاخرة، فهذه اخلاق فاضلة اختصّت بها ذوو الانفس الفاضلة وما يوازيها من الاخلاق الرذيلة لا حاجة الى ذكرها وذكر اصحابها من القرون الماضية فان اهل زماننا ابلغ منهم فيها خذ ما تراه ودع شيئاً سمعت به، ولنقتصر منها على ذكر البخل وبعض المشهورين به، البخل هو الامساك عن بذل ما يجوزه الانسان من الاشياء لله لغيره اليها حاجة ويحسن المواساة بها عن النبى عم البخل شجرة من شجر النار واغصانها متدلّيات الى الدنيا فمن تمسك بغصن منها جرّه الى النار، وروى ان رسول الله صلعم كان يطوف بالبيت واذا رجل متعلّق بالكعبة وهو يقول بحرمة هذا البيت الا غفرت لى وغفرت ذنبى فقال رسول الله صلعم وما ذنبك فقال هو اعظم من ان اصفه فقال عم ويحك ذنبك اعظم ام الجبال قال بل ذنبى اعظم قال ذنبك اعظم ام البحار قال ذنبى يا رسول الله قال ذنبك اعظم ام الارضون قال ذنبى يا رسول الله قال ذنبك اعظم ام السموات قال ذنبى يا رسول الله قال ذنبك اعظم ام العرش قال ذنبى يا رسول الله قال ذنبك اعظم ام الله قال بل الله اعظم واعلا قال ويحك صف لى ذنبك قال يا رسول الله انى رجل ذو ثروة من المال وان السايل لياتينى ليسالنى فكانما يستقبلنى بشعلة من النار فقال عم اليك عنّى الّا يحرقنى الله بنارك فوالذى بعثنى لو قمت بين يدى الركن والمقام ثم صليت الفى الف

عام وبكيت حتى يجرى من دموعك الانهار ويسقى بها الاشجار ثم مت وانت لئيم لاسكنك الله النار اما علمت ان البخل كفر والكفر فى النار، وحكى انه كان فى العرب رجل يقال له مادر وهو من هلال بن عامر بن صعصعة يضرب به المثل فى البخل يقال ابخل من مادر وكان من بخله انه اذا سقى ابله وبقى فى اسفل الحوض شىء من الماء سلح فيه بخلاً من ان يشربه غيره قال الشاعر

لقد جللت خزياً هلال بن عامر   بنى عامر طرا بسلحة مادر،

وحكى ان اعرابيًّا اتى ابن الزبير يسأله جملاً وذكر ان ناقته تعبت عليه فقال انعلها بالنعال السبتية واعلفها الخبط وشرّبها الابردين فقال الاعرابى جيئتك مستوصلاً لا مستوصفًا لعن الله ناقة حملتنى اليك فقال ان وراكبها، واقبل اليه اعرابىٌّ وقال اعطنى اقاتل عنك اهل الشام فقال له اذهب وقاتل ان احسنت اعطيتك فقال الاعرابى اراك تجعل روحى نقداً ودرهمك نسيئة، وكان بعض الفرسان يقاتل عنه فانكسر رمحه فجاءه يطلب رمحًا فاعطاه فذهب الى العدوّ فقاتل حتى انكسر الرمح فجاءه وطلب رمحًا اخر فقال له مهلاً يا رجل فانه من اموال بيت المال فقال الرجل ارى اموال بيت المال احبّ اليك من روحى انىّ، وحكى ان ابا الاسود الدولى كان يقول لبنيه لا تطعموا المساكين اموالكم فانهم لا يرضون منكم حتى يرونكم مثلهم وانا لو اطعمنا اموالنا لكنّا اسوأ حالاً منهم، وكان يقول ايضا امساكك ما بيدك خير من طلبك ما بيد غيرك وينشد

يلوموننى بالبخل جهلاً وضلّة   وللبخل خير من سوال بخيل

ووقف عليه اعرابى وهو فى فسطاط وبين يديه طبق رطب ياكل منه فقال السلام عليك فقال قلت كلمة مقولة قال الاعرابى ادخل فقال وراءك اوسع لك قال الرمضاء احرقت رجلى فقال بُلْ عليهما تبردان قال اتاذن لى ان آكل معك فقال سياتيك ما قدر لك قال والله لا رايت رجلاً الأم منك فقال بل رايت الّا انك نسيت ثم اقبل ابو الاسود ياكل حتى لم يبق الّا تميرات يسيرة بيده فوقعت واحدة فى التراب فاخذها الاعرابى ومسحها بكسائه فقال ابو الاسود ان الذى تمسحها له اقذر من الذى تمسحها به فقال كرهت ان ادعها للشيطان قال لا والله ما كنت ادعها لجبرئيل ولا لميكائيل، وحكى ان اعرابيًّا سال شيخًا من بنى مروان وحوله قوم جلوس وقال اصابتنا سنة ولى بضعة عشر بنتًا فقال الشيخ امّا السنة فوددت والله لو كان بينكم وبين السماء صفيحة من حديد ويكون مثلها الى ما يلى البحر فلا تقع عليكم قطرة وامّا

البنات فليت الله اضعفهن لك اضعافاً كثيرة وجعلك مقطوع اليدين والرجلين ليس لهن كاسب غيرك فنظر اليه الاعرابي مليًّا وقال والله ما ادرى ما اقول لك لكنى اراك شيخًا قبيح المنظر سيء المخبر اعصك الله بنظر امهات هولاء الجلوس حولك، وحكى ان كان بالموصل مدرّس وكان يامر كلّ ليلة غلامه ان يشترى له طبيخاً من السوق فى غضارة عتيقة كانت للمدرس فوقعت الغضـارة يوماً من يد الغلام فانكسرت فلم ير لذلك حيلة انفع من ان يشترى مثلها ففعل واشترى فيها الطبيخ وجاء بها الى المدرس فلمّا راى المدرس الغضارة الجديدة قال للغلام اين غضارتى قال يا سيّدى انها انكسرت وهذه بدلها فقال لا تعتقد انك جبرت ما ضيّعت علىّ فانها كانت معى منذ مدّة مديدة وقد شربت من الدهن ما شـاء الله فالان كل طبيخ تطرحه فى هذه الغضـارة تشرب دهنه فليس أَسفى على فقد الغضارة كاسفى على اعتقـادك ما ضيعت، وحكى ان بعض الظرفاء قال لبخيل ما لك لا تدعونى الى طعامك فقـال لانك كثير البلع قليل المضغ اذا اكلت لقمة هَيَّأْتَ اخرى فقـال احملنى اليك فانى اشـاورك فى البلع واستاذنك فى المضغ واذا اكلت لقمة صليت ركعتين ثم هيات الثانية،

خاتمة فى النفوس الفاضلة التى لهـا تاثيرات عجيبة، ذهب اهل الحقّ الى ان النفوس مختلفة بحسب جواهرها فمنها نفوس نورانية علوانية لها شعور بعـالم الارواح فتستفيد بالفيض من عالم الارواح اموراً عجيبة ومنها نفوس كثيفة كدرة مشغوفة بالجسمانيات لا شعور لها بعالم الارواح، وذهب بعض الحكمـاء الى ان النفس الناطقة جنس تحته انواع وتحت كلّ نوع افراد لا يخالف بعضها بعضاً الّا بالعدد وكلّ نوع منهـا كالولد لروح من الارواح السمـاوية وهذا هو الذى تسميه اصحاب الطلسمات بالطباع التـامّ ويزعمون انه يتوفّى اصلاح تلك النفوس تارة بالمنـاجـات وتارة بالالهـامات وتارة بطريق النفث فى الروع، فمن النفوس الفاضلة نفوس الانبياء صلوات الله عليهم اجمعين فان الله تعالى لمّـا اراد ان يجعلهم قدوة للخلق جمع فى نفوسهم انواع الفضـايل ونفى عنهـا اصنـاف الرذايل لاقتداء الخلق بهم واظهر عليهـا الآثار العجيبة من المعجزات لانقيـاد الخلق اياهم، ومنها نفوس الاولياء فانها كانت تابعة لنفوس الانبياء متشبهة بها صدرت عنها ايضا آثار عجيبة كما ذكر فى مقامات الزهاد والعباد والعارفين من شفاء المرضى باستشفائهم وسقى الارض باستسقائهم وصرف الوباء والموتان بدعائهم وتبديل نفرة الطيور بالهدوء والوقوع وسورة السبـاع بالبصبصة والخضوع والى غير ذلك من الامور التى تحكى عنهم، ومنهـا نفوس اصحاب الفراسة وهى نفوس

تستدلّ بالاحوال الظاهرة على الامور الباطنة وانه استدلال صحيح وقد قال تعالى ان فى ذلك لايات للمتوسّمين وقال صلعم اتّقوا فراسة المومن فانه ينظر بنور الله، حكى ابو سعيد الخرّاز قال رايت فى الحرم فقيراً ليس عليه الّا ما يستر عورته فانفت نفسى منه فتفرّس فى ذلك وقال واعلموا ان الله يعلم ما فى انفسكم فاحذروه فندمت على ذلك واستغفرت فى نفسى فقال وهو الذى يقبل التوبة عن عباده ويعفو عن السيئات، وحكى ان الشافعى ومحمد بن الحسن رحمة الله عليهما رايا رجلاً فقال احدهما انه نجّار وقال الاخر بل حدّاد فسالا عنه فقال انى كنت حدّاداً قبل هذا والان اشتغلت بالنجارة، وحكى عبيد الله ابن زياد بن ظبيان وكان اميرًا من امراء العراق فتاكًا انه كان يترصّد الفتك بالحجاج مدّة قال فظفرت يوماً به وكان واقفاً على باب داره وحده فقلت فى نفسى الان وقته فتفرّس ذلك فىّ وقد بقى بينى وبينه مقدار رمح فقال لى اما اخذت كتابك من فلان قلت لا قال امض اليه فان كتابك معه فلمّا سمعت اسم الكتاب تركت عزمى وانصرفت لطلب الكتاب فادركتنى جلاوزته وقبضوا علىّ، ومنها نفوس اصحاب القيافة والقيافة على ضربين قيافة البشر وقيافة الاثر اما قيافة البشر فالاستدلال بهيئات الاعضاء على الانساب ويختصّ هذا الاستدلال بقوم من العرب يقال لهم بنو مدلج يعرض على احدهم مولود فى عشرين من النساء ليس فيهن امّه ينفيه عن جميعهن ثم يعرض عليه فى عشرين فيهن امّه يلحقه بها، حكى بعض التجار قال ورثت من ابى مملوكاً اسود شيخًا فكنت فى بعض اسفارى راكبًا على بعير والمملوك يقوده فاجتاز علينا رجل من بنى مدلج امعن فينا نظره وقال ما اشبه الراكب بالقايد فوقع فى قلبى من قوله ما وقع حتى رجعت الى امّى واخبرتها بما قال المدلجى فقالت صدق المدلجى اعلم يا بنى انه كان زوجى شيخًا ذا مال لم يولد له ولد فخشيت ان يفوت عنّا ماله بموته فكنت نفسى من هذا المملوك الاسود فحملت بك ولو لا ان هذا شىء ستعلمه فى الاخرة ما اخبرتك به فى الدنيا، واما قيافة الاثر فهى الاستدلال بآثار الاقدام والخفاف والحوافر وقد اختصّ هذا الاستدلال بقوم فى المغرب ارضهم ذات رمل فاذا هرب منهم هارب او دخل عليهم سارق اتبعوا آثار قدمه حتى ظفروا به ومن العجب ما حكى انهم يعرفون اثر قدم الشابّ من الشيخ والرجل من المراة والغريب من المتوطّن،

ومنها نفوس الكهنة وهى نفوس تتلقى الروحانيات وتكتسب منها احوال الكاينات التى تدلّ عليها المنامات وغيرها من الحادثات، حكى ان ربيعة بن

نصر اللخمى الحيرى راى رويا هايلة فبعث الى اهل مملكته فلم يترك كاهنا ولا منجما ولا عرافا الّا جمعوه اليه فلمّا حضروا قال لهم انى رايت رويا هايلة اخبرونى بها وبتاويلها قالوا اقصصها علينا فقال ان اخبرتكم بها لم اطمين الى تاويلكم اياها فمن يعرفها يعرف تاويلها فقال منهم رجل ليبعث الملك الى سطيح وشقّ فلا نجد اعلم منهما بها فبعث اليهما فقدما عليه وتقدّم سطيح فقال له الملك انى رايت رويا هالتنى فاخبرنى بها فانك ان اصبتها اصبت تاويلها فقال رايتَ حُمَمَة خرجت من ظلمة فوقعت بارض تهمة فاكلت منها كلّ ذات جمجمة فقال الملك ما اخطات منها شيئًا يا سطيح فما تاويلها فقال ليهبطن بارضكم الحبش وليملكن ما بين ابْيَن الى جُرَش فقال الملك يا سطيح ان هذا لغايظ فاخبرنى متى هو كاين فى زمانى ام بعده قال بل بعده بحين اكثر من ستّين او سبعين تمضين من السنين ثم يقتلون بها اجمعين او يخرجون منها هاربين قال الملك ومن الذى يملك قبلهم واخراجهم قال ارم ذى يزن يخرج عليهم من عدن ولا يترك احدًا منهم باليمن قال افيدوم ذلك من سلطانه ام ينقطع قال بل ينقطع قال من يقطعه قال نبىّ زكى ياتيه الوحى من قبل العلى قال ومن هذا النبى قال رجل من ولد غالب بن فهر بن مالك بن النضر يكون الملك فى قومه الى آخر الدهر قال وهل للدهر يا سطيح من آخر قال نعم يوم يجمع فيه الاولون والاخرون ويسعد فيه المحسنون ويشقى فيه المسيّون قال احقّ ما تخبر قال نعم والشفق والغسق والقمر اذا اتّسق ان ما نباتك به لحقّ • فلمّا فرغ من حديثه دعا بشقّ وخاطبه بمثل ما خاطب به سطيحا وكتمه جواب سطيح لينظر ايتّفقان ام يختلفان فقال شقّ رايت حممة خرجت من ارض ظلمة فوقعت بين روضة واكمة فاكلت منها كل نسمة فعلم الملك اتّفاقهما فى المعنى وان اختلفا فى اللفظ فقال ما اخللت بشىء منها يا شقّ فما تاويلها فقال لينزلن بارضكم السودان وليملكن ما بين ابين الى نجران فقال الملك ان هذا لغايظ فتى هو كاين فى زمانى ام بعده فقال بعده بزمان ثم يستنقذكم منهم عظيم ذو شان ويذيقهم اشدّ الهوان قال ومن هذا العظيم قال غلام من بيت ذى يزن يخرج من عدن قال فهل يدوم امر ينقطع قال بل ينقطع برسول من الرسل ياتى بالحقّ والعدل من اهل الدين والفضل يبقى الملك فى قومه الى يوم الفصل قال وما يوم الفصل قال يوم يدعى فيه من السموات دعوات تسمعها الاحياء والاموات ويجمع فيه الناس للميقات ويكون لمن اتّقى فيه الفوز والخيرات فقال احقّ ما تقول يا شقّ قال اى ورب السموات والارض وما بينهما من رفع وخفض ان ما نباتك بالحقّ ما

فيه ابطل ثم اتّفق استيلاء الحبشة على اليمن وملكوها الى ان جاء سيف بن ذى يزن الى كسرى واستنجده فامدّه بعساكره برًّا وبحرًا وقتلوا الحبشة قتلاً ذريعًا واخرجوهم من اليمن وملكها سيف بن ذى يزن فاجتمع على بابه روساء العرب ودخل عليه عبد المطّلب بن هاشم جدّ رسول الله عم مع قومه فاكرمه وخلع عليه وقال انا نجد فى كتبنا ان هذا الملك صاير الى احد من اولادك فليتنى ادركه ٭

ومنها نفوس اصحاب العرافة وهى نفوس تستدلّ ببعض الحوادث على البعض بمناسبة بينهما او بشابهة خفية ٭ حكى ان الاسكندر دخل بعض البلاد فدخل هيكلها فوجد فيه امراة تنسج ثوبها فقالت ايها الملك قد اعطيت ملكًا ذا طول وعرض فواصلها ثم دخل عليها امير بلدها الوالى فقالت له ان الاسكندر سيعزلك فغضب الوالى فقالت لا تغضب ان النفوس تعلم امورًا بعلامات فان الاسكندر لمّا دخل كنت ادبر طول الثوب وعرضه ولمّا دخلتَ كنتُ فارغة منه واردت قطعه ولهذا قلت قد انتهى ولايتك وكان الامر كما قالت ٭ وحكى ان سيف بن ذى يزن لمّا استنصر بكسرى على قتال الحبشة بعث كسرى اجلّ مقدميه فى جند عظيم وفرقهم فرقتين فرقة بطريق البرّ وفرقة بطريق البحر فلمّا وصل خبرهم الى ملك الحبشة مسروق بن ابرهة اتاهم فى ماية الف من الحبشة وغيرهم من حمير وكهلان فتصافّ القوم وكان بين عينى مسروق بن ابرهة ياقوتة حمراء معلّقة من تاجه بعلاق من الذهب تضىء كالنار وهو على فيل عظيم ثم نزل عن الفيل وركب جملاً ثم نزل عن الجمل وركب فرسًا ثم انف عن محاربتهم على الفرس استصغارًا لاصحاب السفن فدعا بحمار فركبه فتامّل سيف وهزّز ذلك وقال ذهب ملكه لانه انتقل عن كبير الى صغير احملوا على القوم فحملوا عليهم فانكشفت الحبشة واخذهم السيف وقتل مسروق بن ابرهة وخواصّه ٭ وحكى ان على بن ابى طالب رضه لمّا جلس للبيعة فاوّل من بايعه طلحة بن عبيد الله فبايعه بيده وكانت اصبعه شلّاء فتطيّر منها علىّ هم وقال ما احلقها ان تنكث وكان الامر كما قال ولم تصف له الخلافة الى ان درج الى جوار الحقّ ٭ وحكى ابرهيم بن المهدى قال بعث الىّ الامين فسرت اليه فاذا هو جالس فى طارمة خشبها عود وصندل عشرة فى عشرة مزينة بانواع الحرير والديباج الاخضر والذهب والاحمر واذا سليمان بن المنصور معه فى القبّة وبين يدى الامين قدح بلور مخروط وكان شديد الاعجاب به حتى سماه باسمه فقال انّما بعثت اليكما لما بلغنى مسير

طاهر بن الحسين الى نهروان وقد صنع فى امرنا من المكروه ما صنع فدعوتكما لافرج همّى بكما فاقبلنا نحدثه فدعا بجارية تسمّى صعب فتطيّرنا باسمها ثم امرها ان تغنى فغنت

ابكى فراقهم عينى فارقها ان التفرّق للمشتاق بكاء
ما زال يعدو عليهم ريب دهرهم حتى تغانوا وريب الدهر عداء

فزجرها وتطيّر من قولها وقال لها لعنك الله اما تعرفين من الغناء غير هذا فقالت يا سيدى ما قصدت الّا ما ظننت انك تحبّ سماعه وما هو الّا شئ جاءنى فعاد الى ما كان من الغمّ فاقبلنا نحدثه الى ان ضحك ثم اقبل عليها وقال لها هات ما عندك فغنت

هم قتلوه كى يكونوا مكانه كما فعلت يوماً بكسرى مرازبه

فزجرها ثم عاد الى الحالة الاولى فسليناه حتى عاد الى الضحك واقبل عليها فى الثالثة فقال غنى فغنت

اما وربّ السكون والحرك ان المنايا كثيرة الشرك
ما اختلف الليل والنهار وما دار نجوم السماء فى فلك
الا بنقل النعيم عن ملك قد انقضى ملكه الى ملك
وملك ذى العرش دايم ابدًا ليس بفانٍ ولا بمشترك

فقال لها قومى لعنك الله فقامت فعثرت بالقدح الذى بين يديه فكسرته وانهرق الشراب وكانت ليلة قمراء ونحن على شاطئ دجلة فقمنا ونحن متعجّبين ممّا شاهدنا متفكّرين فى امره فسمعنا قارئًا يقرا قضى الامر الذى فيه تستفتيان فكان هذا اخر الاجتماع ما قعدنا معه الى ان قتل ❊ وحكى ان السفّاح امير المومنين نظر يوماً فى المرآة وكان من اجمل الناس وجهاً فقال اللهم انى لا اقول كما قال سليمان بن عبد الملك انا الملك الشابّ ولكنى اقول اللهم عمّرنى طويلاً فى طاعتك ممتعًا بالعافية فما تمّ كلامه حتى سمع غلامًا يقول لاخر الاجل بينى وبينك شهران وخمسة ايام فتطيّر من كلامه وقال حسبى الله لا قوة الا بالله عليه توكّلت وبه استعين فما مضت الّا ايام حتى اتاه الحمى ومات بعد شهرين وخمسة ايام ❊ وحكى ان طاهر بن الحسين خرج من الرى لقتال عيسى بن ماهان وجعل فى كمّه دراهم يفرقها على الضعفاء ثم سبه وارخى كمّه فتبدّدت الدراهم فقال الشاعر

هذا تبدّد جمعهم لا غيره وذهابه منها ذهاب الهمّ
شئ يكون الهمّ نصف حروفه لا خير فى امساكه فى الكمّ

فكان الامر كما قال قتل عيسى بن ماهان ثم جاء الى بغداد وقتل الامين ايضاً . وحكى صاعد بن محمود النهاوندى انه كان ببغداد عرّاف من الطرقيين يخبر باشياء عجيبة فما يخطى فى شىء منها فجاءه رجل وقال ان لى مسالة ان اصبت فيها فلك كذا وكذا فقال سلها فقال ان اظهرتها لا اطمئن الى جوابها وان اخبرتنى بها اوّلاً اطمين الى قولك فيها فكث يسيراً ثم قال تريد ان تسالنى عن محبوس فقال اصبت والله اخبرنى عن حبسه ايدوم عليه ام يتخلّص عن قريب فقال الشرط املك اذا وفيت بالموعود اخبرتك بحاله فمضى الرجل الى بيته واخذ ما وعده به واتاه وقال اخبرنى عن حبسه فقال انه سيخرج عن قريب ويخلع فلم تمض ايام حتى كان الامر كما قال فاتى السايل العرّاف وقال اخبرنى عن كيفية معرفتك امر هذا المحبوس قال اعلم انى اذا سُئلت عن امر انظر امامى ويمينى ويسارى فان رايت شيئاً يكون بينه وبين المسئول عنه مناسبة او مشابهة اجبت على وفق تلك المناسبة او المشابهة مثاله انك لمّا سالتنى اوّلاً نظرت فرايت قربة فيها ما مع بعض السقّائين فقلت السوال عن محبوس ثم لمّا سالتنى ثانياً رايت تلك القربة بعينها قد افرغت والقاها الرجل السقّاء على منكبه فقلت انه سيخرج ويخلع عليه والله الموفق للصواب ۞

النظر الثالث فى تولد الانسان ان الغذاء اذا ورد المعدة فاول ما اثر من القوى فيها فعل الهاضمة بالحرارة الغريزية تصفيتها ثم يجذب صافيها الى الكبد وينضجها فى الكبد مرّة اخرى ثم يقسمها على الاوعية والاعضاء المعدة لقبولها فينال كلّ عضو منها ما يشابهه ليحصل منه النموّ وهو الزيادة فى جميع الاقطار طولاً وعرضاً وعمقاً وما فضل من الغذاء فى الهضم الاخير يبعث الى النخاع ومن النخاع الى الانثيين فيستحيل فيهما الى طبيعة المنى يدغدغ ويهيج اضطراب القرم فلا يسكن الّا بنقص تلك المادّة فيكون ذلك سبب اجتماع الذكر والانثى فاذا حصلت النطفة فى الرحم صار نطفة الذكر والانثى ممتزجين على شكل كرة فتنعقد عليها بحرارة الرحم قشرة رقيقة كما ترى فى العجين اذا وضع فى شىء حارّ وتتشبّث بها افواه العروق التى يرد منها دم الحيض الى الرحم ثم ان القوة المصوّرة باذن الله تجمع دهنية النطفة فتاخذ منها حصّة الى الوسط اعداداً للقلب ومن عن يمينه حصّة للكبد ومن اعلاه حصّة للدماغ ثم يتخلّق السرة متّصلة بوريد وشريان من المشيمة وهى الغشاء التى احتوت عليها فى اول الخلق كالكيس وهذا التغيير يتمّ فى ستة ايام ثم

بعد الستة ياخذ بالتخطيط والتنقيط ويتمّ فى التاسع والعاشر وفى الخامس عشر ينفذ دم الحيض فى جميع الكرة فيصير علقة وبعد ذلك يأتى عشر يوماً تصير الرطوبة لحماً متميّز الاجزاء والاعضاء تميّزا ظاهراً وتمتدّ رطوبة النخاع وهى اساس البدن وبعده بتسعة ايام ينفصل الراس ان المنكبين والاطراق من الضلوع والبطن الى اربعين يوماً واكثره الى خمسة واربعين واقلّه الى خمسة وثلاثين فان مدّة الاناث ابطا من مدّة الذكور ثم تظهر عظامها ثم تكسى العظام باللحم المتولّد من دم الحيض كما قال تعالى ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طين ثم جعلناه نطفة فى قرار مكين ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاماً فكسونا العظام لحماً ثم انشاناه خلقاً اخر فتبارك الله احسن الخالقين ❊

فصل فى احوال النطفة فى كلّ شهر من الشهور التسعة ❊ زعموا ان النطفة اذا استقرّت فى الرحم خلق الله تعالى فيه قوة تجذب النطفة اليها ثم ان دم الحيض الذى كان يندفع الى خارج البدن فى ايام الحيض اذا استقرّت النطفة فى الرحم تجذبه الى نفسها كما تجذب نار السراج الدهن الذى فى الفتيلة فيجفّ الدم حول النطفة كما يجف بياض حول المخّ ثم تنعقد النطفة اذا اثرت فيها الحرارة كما ينعقد اللبن الحليب من الانفحة فتصير علقة فتبقى ثلاثين يوماً واثنتين وسبعين ساعة علقة والمنجّمون يقولون انها فى هذه المدّة فى تربية زحل ثم يظهر الله تعالى فى تلك العلقة حرارة فيعتدل مزاجها ويعرض لها شبه اختلاج وارتعاش ولا يزال هذا حالها الى تمام شهرين والمنجمون يقولون انها فى تلك المدّة فى تربية المشترى ثم يظهر الله تعالى فيها زيادة حرارة فتصير مضغة حمراء وهذا شانها الى تمام ثلاثة اشهر والمنجمون يقولون انها فى هذه المدّة فى تربية المريخ فاذا دخلت فى الشهر الرابع تم اختلاط الاجزاء لتركيب بنيته فانتقشت الصورة واستانت الخلقة وظهر اشكال الاعضاء وركبت المفاصل وانشقت الاعصاب وامتدّت العروق فى خلل اللحم فحينئذ ينفخ الملك فيها الروح فتسرى فيها النفس الحيوانية ولا يزال هذا حالها الى تمام الشهر الرابع والمنجّمون يقولون انها فى هذه المدّة فى تربية الشمس فاذا دخلت فى الشهر الخامس استتمّت الخلقة واستكملت البنية وظهرت صورة الاعضاء واستنانّ سمّ العينين وانشقّ المنخران وانفتح الفم وانشقّت الاذنان وغيرها من المجارى ولا يزال هذا حاله الى تمام الشهر الخامس والمنجمون يقولون انه فى هذه المدّة فى تربية الزهرة فاذا دخل

فى الشهر السادس يكثر تحرّكه ويركض برجله ويمدّ يديه ويفتح فاه ويحرك شفتيه ويدير لسانه وينسام ويستيقظ ولا يزال ذلك دابه الى تمام الشهر السادس والمنجّمون يقولون انه فى هذه المدّة فى تربية عطارد فاذا دخل فى الشهر السابع يربو لحمه وتسمن جثّته وتشتدّ اعضاءه وتتصلّب مفاصله وتقوى حركته ويحسّ بضيق مكانه فيطلب الخروج فان قدر الله تعالى ذلك خرج وكان جنينًا تامًّا كاملاً وعاش عمرًا وان لم يقدر الله تعالى يبقى هناك الى ما بعد السابع والمنجّمون يقولون انه فى هذه المدّة فى تربية القمر فاذا دخل فى الشهر الثامن يستولى عليه فى هذا الشهر ثقل وتعب لكثرة اضطرابه فى الشهر السابع طلبـاً للخروج وقد ذكرنا انه ان قدر على تمزيق الاغشية خرج تامًّا كاملاً وان لم يقدر فمن كثرة الحركة وشدّة الاضطراب يعرضه سبه فى الشهر الثامن ويبقى مريضـاً اربعين يومًا فان انضمّ تعب الولادة اليه سقطت قوّته بالكلية وقلّما ما تعيش وان كان عاش يكون ثقيل الحركة قليل العمر والمنجمون يقولون انه فى الشهر الثامن فى تربية زحل وقد استانفوا الدور فاذا دخل فى الشهر التاسع اعتدل مزاجه وقوى روحه فيه وظهرت افعـال النفس الحيوانية والمنجّمون يقولون انه فى هذه المدّة فى تربية المشترى والله الموفق للصواب ء

فصل فى تكوّن الاغشية وفوايدها ء قالوا انه يحدث على سطح كتل الجنين وذلك الغشـاء هو المشيمة فاذا تجـاوزت الايام السبعة حدث داخل هذا الغشاء المشيمى عيناه آخر دقيق وتكوّنه كتكوّن الاول بقوّة الحرارة ويسمّى الغشاء اللفايفى وهو الذى يجتمع فيه بول الجنين وثقله ثم غشاء اخر يسمّى السلا وهو الذى يجتمع فيه عرق الجنين وانه يحدق بالجنين كالقميص يقبل عرقه فيبقى العرق فى السلا والبول فى اللغايفى الى وقت الولادة واللفـايفى محدق بالسلا والمشيمة محدقة باللفايفى وهى الة تتصل بالرحم ء وامّا منفعة هذه الاغشية ان الجنين لما كان يتولّد فيه فضول واحتيج ان يبرز عنه اعدله السلا ليقبل عرقه ولولاه لاختلط بوله بعرقه وكان البول ممّاسـا لجلده فليلذعه بحدقه فيوذيه ولولا اللفايفى لكانت الفضول تجتمع فى المشيمة مع انها تماسّ الاوعية الة فرد الدم منهـا الى الجنين فيفسد ذلك الدم بمخالطة الفضول ومنفعة المشيمة ان تورد الدم والروح الى الجنين واما منفعة بقاء هذه الفضول فى هذه الاوعية ليكون الجنين محمولاً فى وسطها فلا يتحرّف السلا بنقله وتكون هذه الرطوبة الة فى اللفايفى تعين الجنين حالة الخروج فنزلته وتسهل خروجه ء

فصل فى اغتذاء الجنين من دم الحيض ء ان دم الحيض يرد من جميع البدن

بادوار مدورة الى الرحم وعلّة ذلك ان الدم يثور ويغلى فى كل شهر كمياه البحار فانها تغلى احيانًا واذا تحرّك الدم وغلى مال الى الرحم فاذا ورد الرحم فان وجد افواه العروق منسدّة فتحها بغتة فعرض للنساء لانفتاحها الم واما الحوامل فلا يعرض لهن هذا الالم لان افواه عروقهن منفتحة ولا يرد فيهن بغتةً ولا شيئًا كثيرًا لعوق المنى وحرف الاغشية والحجب وافسد الحمل والعناية الالهية منعت مروره بغتةً وصيّره فى العروق بحيث لا يخرج منها الّا ما تجذبه القوة الجاذبة الى الجنين بقدر الحاجة فيخرج منها قليلاً قليلاً فى كل لحظة واذا ورد وقف حوالى المشيمة من داخل على استدارة ليكون غذاء الجنين من جميع الجهات وهذا فى الميداء لان النفس ضعيف فى الغذاء ينبغى ان يكون قليلاً ثم يقوى النفس وكلّما اردت قوتها كثر غذاءها لانها تقوى على جذب الغذاء من فوهات العروق المتّصلة بالمشيمة وانّما يرد الجنين من دم الحيض ما يكون صالحاً لان القوة الجاذبة لا تجذب الّا ما يلائم المغتذى ممّا تغيّره القوة المغيّرة وهو صفو الدم اذا تحرّك الجنين وقد تمّت صورته واعضاءه فيزيد دم الحيض على قدر حاجته فيصعد الى الثدى فاقتضت الحكمة الالهية اعداد الغذاء الذى يوافقه قبل حاجته كما يعدّ الرجل الحصيف ما يحتاج اليه فى الولائم قبل حضور الاضياف فان الجنين اذا ولد يكون ضعيف الاعضاء والقوى رطب البدن لا يمكنه ان يغتذى بالاغذية القوية لقصور قواه عن احالتها وكان فى الرحم يغتذى بدم الحيض اعدّ البارى تعالى له غذاء حقًّا مقاربًا للغذاء الذى كان يغتذى به قبل وايضا لما كان تولّد اللبن من الدم الصاعد الى الثدى اياه وصعود الدم واتّساع المجارى اقتضت الحكمة الالهية تقديم اللبن على الولادة ليكون الطعام عند وصول الضيف معدًّا حاضرًا لا يتوقّف على طبخ ولا احضار ولا شىء من امور التهيئة فسبحانه ما اعظم شانه واكثر امتنانه؞

فصل فى افعال القوى فى بدن الجنين؞ ان القوى كلّها موجودة فى نفس النطفة فاذا اخذت فى الفعل فى اول الامر امعنت امعانًا صيّرتها لحمًا ثم امعنت فتكوّنت الاغشية والاوعية الّتى فيها باحداث النفخ ثم يتحرّك جميع القوى فيها اعنى القوة الّتى تغيّر والقوة الّتى تعقد والقوة الّتى تشكل والقوة الّتى تصوّر والّتى تعمل الالات والّتى تعمل المجارى والّتى تجمع والّتى تفرق فيحرّك جميع القوى ويعمل كل واحدة فعلها الخاصّ بها وهذه القوى كلّها تفعل معًا فى زمان واحد اعنى انها تبدا كلّها فى الفعل معًا وليست تبلا واحدة منها ولا تمّت

اخرى بعدها بل كلّها يتحرّك من ميداء واحد نحو غاية واحدة وهى اتمام الصورة فان القوى الالهية ليس فعلها فى الجنين كفعل الصنّاع مثلاً بان يبدا بالاساس ثم بالحايط ثم بالسقف بل تتكوّن الاعضاء كلّها معاً وان كان لا يظهر لنا ثم جدّت فى تفصيل الاعضاء ففصلت الراس من الكتفين وتركب على العنق وفصلت اليدين من الاضلاع وفصلت احدى الرجلين من الاخرى وفرقت بين الاصابع ثم يعطى كل واحد من الاعضاء من الشكل ما ينبغى فاذا اكملت فى ثلاثين يوماً او اربعين اغتذى كل واحد من الاعضاء الغذاء العامّ الذى يرد على الجنين ثم يتحرّك فى الشهر الثالث او الرابع وذلك لان الجنين اعضاءه رطبة لينة فلو تحرّكت قبل هذا الزمان لا تقرّرت اعضاءه والتوت اعضاءه واعوجت عظامه وزالت عن اماكنها التى وضعت فيها فالقوة الالهية حرست الى زمان امنت فى هذه الامور عليه وهو زمان استداده وصلابته ثم انه فى هذا الوقت صغير الاعضاء ضعيفها شديد الاستداد للافات فيحتاج الى قوة التغذّى ليزيد فى جسمه وقوته فاقتضت الحكمة الالهية ان يتغذّى من امّه كما يتغذّى النبات من الارض الى تمامه ؎

فصل فى وضع الجنين فى الرحم ؎ قال بقراط انه جالس وراسه على ركبتيه وعضداه ملتزقان باضلاعه ويداه حاملتان لراسه وراسه نحو راس الامّ ورجلاه نحو رجليه مقبوض الاعضاء على غاية ما يمكن من الهندام ووجهه الى صلب حاملته وصلبه الى مراقها وكونه على هذا الوضع بعناية من الله وذاك ان الراس اثقل من ساير الاعضاء فاحتيج الى ما يحمله فاسند بالركبتين والركبتان ضعيفتان رطبتان فخفّف عنهما بان عاونتهما اليدان فى الحمل وايضا ليكون اليدان ملتصقتين به حتى اذا خرج او انكبّ على راسه خرجت اليدان والركبتان مع الراس فسهلت الولادة وصيّر وجهه الى جانب صلبها ليكون احفظ من المصادمات بدفع الصلب وصلبه الى جهة مراقها لان صلبه ابعد عن قبول الافات وان هذا الوضع موافق جدًّا فى سهولة الولادة لانه اذا كان راسه قريباً من رجليه وكانت رجلاه نحو فم الرحم وانحل رباطه من الرحم جاء على راسه لان راسه ثقيل فيهوى الى اسفل بسرعة وايضا فان اقرب الاشكال الى المستدير المنحنى والمستدير ابعد عن قبول الافات ولان القلب الذى ينبوع الحياة يكون محفوظاً ولان كونه على هذا الشكل ضرورى الوقوع لان الجنين فى موضع ضيق فجمع الحكمة الالهية ساير اعضائه وجعله كالكرة ليسع فى ذلك الموضع الضيق كما انا نحن اذا كنّا فى موضع ضيق جمعنا اعضاءنا فيكون

شطلنا قريبًا من شكل الجنين فى الرحم ٥
فصل فى سبب الذكورة والانوثة ٥ زعم بعضهم ان السبب لذلك زيادة حرارة خلقها الله تعالى فى المادّة التى يخلق منها الذكر ونقصانها فى المادة التى تخلق منها الانثى ولذلك تبرز اعضاء التناسل من هذا وتخفى من هذه ثم اذا كانت الحرارة الغريزية فى اصل الخلقة كاملة خرج الذكر تامّ الاعضاء قوى التذكير وان نقصت نقصت قوة تذكيره فتشبه افعاله وطباعه افعال النساء وطباعهن وللتانيث ايضا مراتب لان من الاناث ما يشابه فعلها فعل الذكور ومنهـا ما يكون شديد التانيث فاذا انحطّت هذه المراتب فى كلّ واحد من الطرفين امكنك ان تلاحظ بينهما حالة غريبة بعيدة الاتّفاق فيصير المولود لا ذكر ولا انثى بل خنثى وتتصوّر هذه الحال من انطباق الرحم فى التشريح وسياتى ذكرها ان شاء الله ٥ ومنهم من زعم ان الاغلب فى خلقة الذكور حصولها فى الجانب الايمن من الرحم وفى خلقة الانثى حصولها فى الجانب الايسر وربّما يعين على الايناث البلد الحارّ والفصل الحارّ والريح الجنوب وسنّ الكهول كما ان اضداد هذه الامور يعين على الاذكار وقال بعض الفضلاء ان سبب الاذكار هو غزارة منى الرجل وحرارته ووقوع الجماع فى وقت طهرها وورود المنى بين اليمنى فانه اسخن وانحن ووقوعه فى يمين الرحم وربما يعين على ذلك البلد البارد والفصل البارد والريح الشمالية وسنّ الشباب وزعم قوم ان منى الرجل ان جرى من يمينه الى يمينها اذكر ومن يساره الى يسارها آنث وان جرى من يمينه الى يسارها كان ذكرًا مونثًا كما ترى من الرجال من افعاله افعال النساء وكذا اخلاقه وان جرى من يساره الى يمينها كانت انثى مذكورة كما ترى فى النساء من افعالها افعال الرجال وكذا اخلاقها ٥
فصل فى وضع الحمل ٥ ان القوة الالهية اذا كملت المولود حتى صار بحيث يمكن ان يصافحه الهواء الخارج ابرزته بتحريك القوى الموجودة فى الرحم لقذفه اذ لو بقى فى الرحم بعد كماله لاحتاج الى غذاء كثير فلا يفى غذاء الامّ بكفايته ولا الوعاء بحمله ويكبر حجمه فيعسر عليه الخروج فيفضى الى هلاكه وهلاك امّه فاذا حان وقت الولادة كفت القوة الماسكة عن الامساك وتحرّكت القوة الدافعة للدفع ويتحرّك هو ايضـا بنفسه لانه لم يف به الغذاء الوارد من حاملته كما قلنا فيضطرب لذلك ويتحرّك حركة قوية ويتمدّد فلقوة حركته بيديه ورجليه ينشقّ السلا وهو الغشاء المطيف به وهو ارقّ الاغشية فاذا انشقّ هذان الغشاءان اللذان بعده فانشق منهما اوّلاً الغشاء اللفايفى

لانه اضعف من المشيمة ولانه يلقى حركة الجنين قبل المشيمة فاذا انشق هذا انقطع اتّصاله الذى كان بالرحم واذا انقطع هذا الاتّصال ضعف اتّصال المشيمة المتّصلة بافواه العروق واذا ضعف هذا الاتّصال انشقّت المشيمة وانحلّ رباط الجنين فيقع كالشيء الواقع من علو الى اسفل وينقبض قعر الرحم وينفتح عنقه بعد ان ينتدى بالرطوبات التى كانت بالاغشية قبل ورود الجنين ليتزلق المجرى فيسهل الخروج ثم الخروج اذا كان طبيعيًّا يبتدى بالراس لان اعاليه اثقل من اسافله فان من السرة الى الراس اثقل ممّا هو من السرة الى القدم فينزل الثقيل اوّلاً ثم يتبعه الخفيف بقدرة العزيز العليم ٭

النظر الرابع فى **تشريح اعضاء الانسان** ان فى تشريح الاعضاء من العجايب ما تحير فيها عقول الاولين والاخرين وقصر عن ادراكها فهم الخلق اجمعين ولكثرة ما فيها من العجايب قال عزّ من قايل وفى انفسكم افلا تبصرون وقال صلعم من عرف نفسه فقد عرف ربّه قالوا معناه ان من عرف ما فى هذه البنية العجيبة بين الاشياء المتضادّة والهيئة البديعة من اتقان صنعتها مع صغر حجمها والجمع بين الاشياء المتضادة كالنارية والهوائيّة والمائيّة والارضية والجمع بين روح سماوى وبدن عنصرى وتاليف بين حارّ وبارد ورطب ويابس علم ان لها خالقًا قادرًا عليها حكيمًا وتنبّه على ما فى ذاته من آثار قدرة الله تعالى ولطايف حكمته فيعرف انعامه عليه ويدعو ذلك الى الشكر له والبنا عليه لعلمه بمواقع عنايته فى كل جزء من اجزائه فيحقّق له انه المستحقّ للالوهية لا شريك له فى ذلك تعالى عمّا يقول الظالمون والجاحدون علوًّا كبيرًا ٭ ولنذكر شيئًا من عجايب اعضاء الانسان والاسرار المودعة فيها فنقول الاعضاء اجسام متولّدة من اول مزاج الاخلاط وهى على قسمين مفردة ومركبة القسم الاول **المفردة** وهى المتشابهة الاجزاء التى يكون حدّ بعضها حدّ كلّها وهى انواع النوع الاول **العظام** وهى اجسام صلبة جعلت قوامًا للبدن ودعامة له تنشا منها الرباطات تمتد من بعض الاعضاء الى بعض فتشدّها وتقويها ويكون لها بها الاعتماد فى الحركات ولما كان البدن محتاجًا الى قوام ودعامة فى الحركات ولم يتمّ ذلك بشيء من الاعضاء الرخوة كاللحم وغيره اقتضى تدبير البارى تعالى خلق العظام لتحصيل ما ذكرنا من المنافع فمنها ما يكون للبدن كالاساس مثل فقار الصلب فانه اساس البدن والبدن يبنى عليه كما تبنى السفينة على الخشبة التى تنصب فيها ومنها ما قياسه قياس المجنّ كعظم اليافوخ فانه وقاية للمخّ ومنها ما قياسه قياس السلاح الذى يدفع به الموذى كالعظام التى

تدعى السناسن وهى على فقار الظهر ومنهـا ما هى لسدّ الفرج بين المفاصل كالعظام السمسمانية الّتى بين السلاميات ومنها ما هو متعلّق للاجسام المحتاجة الى علاقة كالعظم الشبيه باللام لعصل الحنجرة واللسان ثمّ ما كان من هذه العظام للدعامة والوقاية خلق مصمتًا لزيادة الحاجة الى صلابته وما كان لاجل الحركة جعل مجوّفًا وخلق له تجويف واحد فى الوسط وفايدة التجويف ان كان جرمه خفيفًا وفايدة التجويف فى وسطه ان يكون جرمه غير محتاج الى مواقف الغذاء المتفرّقة وجمع غذاؤه فى حشوه وهو المخّ فيغذوه فيصير رخوًا ويرطبه فلا يتفتّت، ثمّ ان العظام يتّصل بعضها ببعض على ضربين احدهما اتّصال تتمّ به حركة وهذا هو المفصل والاخر اتّصال لا تتمّ به حركة ويسمى اللجام والمفصل ما يكون بينًا كحركات اليد والرجل واللجام ما لا يكون كذلك كشؤن الراس والذى حركته بينة ثلاثة انواع الاول ان يكون فى طرف احد العظمين نقرة غايرة وفى طرف العظم الاخر راس مستدير داخل فى تلك النقرة تدور فيها والثانى ان يكون النقرة لا غور لها والراس لا اشراف له والثالث ان يكون فى كلّ واحد من العظمين شىء داخل فى الاخر مثل تاليف الفقار والذى حركته غير بينة ثلاثة انواع الاول الشان وهو تركيب على نحو مداخلة اسنان منشارين احدهما داخل فى الاخر والثانى ما كان تاليفه على خطّ مستقيم كقبايل الراس فوق الاذن والثالث ما كان احد العظمين مغروزًا فى الاخر كتركيب الاسنان فى الدردر، وجميع هذه العظام اذا عدّت تكون ماءتين وثمانية واربعين عظمًا سوى السمسمانيات والعظم الشبيه باللام الذى هو لعصل الحنجرة والحكمة فى ان كلّ عضو خلق من عظام متعدّدة لا من عظم واحد ان الافات اذا اصابت بعضها يسلم الاخر بخلاف ما اذا كان عظمًا واحدًا فان الافة اذا اصابت بعض اطرافه صار الكلّ ماوفًا وايضا عند الحاجة الى حركة بعضها لا يفتقر الى حركة الكلّ وغير ذلك من الفوايد والله الموفق، النوع الثانى **الغضروف** وهو جسم متوسّط بين اللحم والعظم فى الصلابة واللين ينبت على اطراف العظام احتيج اليها فى المواضع الّتى تجب ان تكون فى طباع العظم الدعومة ولين اللحم لئلّا يوذى ما يجاورها من الاعضاء اللينة وجعل فى اطراف العظام حتى لا ينثلم كاليابس لرطوبتها ولا ينفسخ كاللحم ليبوستها ويتوسّط بين العظمين المتجاورين المتحاكّين فى المفاصل فانها الات للحركة والحركة يتبعها الاحتكاك والاحتكاك يكسر اليابس ويفسخ الرطب فاحتاج الى شىء متوسّط بينهما لا ينفسخ للينه ولا ينكسر

لزلوبته وهو الغضروف والله الموفق، النوع الثالث العصب وهو جسم لين لدن ينشا من الدماغ والنخاع كنهر ياخذ من عين فالعين الدماغ والنهر النخاع وفايدته للحسّ والحركة لساير الاعضاء وتشديد اللحم وتقويته ولما كان الدماغ غير محتمل لاعصاب تنشا منها وتصل الى اقاصى البدن اجرى الله تعالى منه نهراً فى النخاع لتتشعّب منه الجداول وتصل الى جميع اجزاء البدن فالاعصاب المنبعثة من الدماغ تفيد الحسّ والحركة لاعضاء الراس والوجه ومنها تنهد الى الاعضاء الباطنة وامّا ساير الاعضاء الظاهرة فانها تستفيد الحسّ والحركة من اعصاب النخاع لان النخاع وان كان اقرب الى الاعضاء الباطنة لكن لا يمكن ان ينشا منها عصب لين موافق للاعضاء الباطنة والله الموفق، النوع الرابع الرباط وهو جسم كالعصب فى الشكل والقوام الا انه اصلب منه ينشا من العظام وينتهى من بعضها الى بعض فيربطها ويشدّها ويخالط الاعصاب مخالطة يستفيد منها الاعتماد فى الحركات ولما كانت الحركة الارادية انّما تتمّ الاعضاء بقوة تفيض اليها من الدماغ بواسطة العصب والعصب لا يحسن اتّصالها بالعظام اذ العظام صلبة والعصب لطيف بلطف البارى تعالى بانبات جسم من العظام شبيه بالعصب اصلب منه والين من العظام وهو الرباط وجمعه مع العصب وسبكه كشىء واحد مع العظام كذلك فحسن اتّصال العصب بالعظم بواسطته، النوع الخامس اللحم وهو جسم حارّ رطب باعتدال من منافعه معاونة الاعصاب والشرايين والاوردة فانها باردة يابسة فلولا حرارة اللحم لاتاها الهواء من خارج وافسدها ولما كانت هى حوامل الروح والغذاء واحتاجت الى الهضم وذلك لا يتمّ بنفسها خلق لها معين من اللحم محيط بها ليتمّ الهضم الجيد ومن منافعه حشو خلل العظام فيستوى شكل الاعضاء كما يستوى البناء بالطين فيفيدها حسناً وزينةً والله الموفق، النوع السادس الشحم وهو جسم حارّ لطيف هواءى خلق على اطراف العضل ومواضع العصب فانهما آلة الحسّ والحركة فافتقرت الى موافاة فى الفعل والانفعال وذلك انّما يتمّ بالحارّ الرطب ولما كان العصب بارداً يابساً لحف بالشحم ليسخنه ويعينه على هضم الغذاء وانضاجه ولم يلحف باللحم كالعروق لان الغرض من اللحم هضم ما فى داخل العروق فحسب والغرض من الشحم تسخين العصب على وجه لا يمنعه من سرعة الحركة فلو لحف بجسم غليظ كاللحم تعسّرت حركته وتبلّد حسّه وكما قلنا ان مثال اللحم كطين البناء فكذلك مثال الشحم كجصّه مع كونه غذاء معدًّا للاعضاء فيمتاز

منه عند حاجتها وبحفظها من اذية الحرّ والبرد وهو كالثياب لظاهر البدن ٭ النوع السابع **الشرايين** وهى جداول مضعّفة وعاء الروح خلقت ذات صفاقين الّا واحدة منها تنشا من القلب تحمل منه الروح الحيوانى مع الدم اللطيف الذى هو مادّة غذائه كالزيت للمصباح الى ساير البدن وانّما خلقت ذات صفاقين صيانة للروح الذى فيها واحتياطاً لحفظه فحين تطلع منه تتشعّب شعبتان احداهما تاتى الرية وتنقسم فيها لاستنشاق الهواء وهذا الشريان ذو طبقة واحدة ليكون الين واطوع واسلس للانبساط والانقباض عند استنشاق الهواء والشعبة الثانية تنقسم قسمين احدهما يمضى صاعداً الى فوق وهو الاصغر لان الاعضاء التى فوق القلب اقلّ عدداً من الاعضاء التى تحته والاخر الى اسفل البدن وتتشعب منه الجداول وتتصل الى اجزاء جميع البدن ٭ النوع الثامن **الاوردة** وهى جداول تشبه الشرايين الا انها ذات طبقة واحدة لان ما تحويه من الدم اغلظ ممّا تحويه الشرايين وتنشا من الكبد وتحمل الغذاء الى ساير الاعضاء وزعموا ان اول ما ينبت من الكبد عرقان احدهما من الجانب المقعر واكثر منفعته جذب الغذاء الى الكبد ويسمى الباب والاخر من الجانب المحدب ومنفعته ايصال الغذاء الى ساير الاعضاء ويسمى الاجوف والوريد اقلّ جرماً من الشريان وارقّ صفاقاً لان المحصور فى الاوردة دم غليظ فلو لم يكن جرمها رقيقاً لما ترشّح منه الدم بسهولة ٭ النوع التاسع **الثرب** وهو جسم شحمى خصّ بالحاف المعدة من قدام والات الجوف لتفيدها حرارة مع سهولة الانبساط اذا امتلات المعدة من الغذاء ٭ النوع العاشر **الغشاء** وهو جسم منتسج من ليف عصبانى كنسج الثياب ينبسط على سطوح الاعضاء التى لا حسّ لها ويحويها كاللفايف فيصير لها حافظاً بحفظ جواهرها واشكالها على هيئتها وحارس منتها لها على الموذى اذا طرى عليها ٭ النوع الحادى عشر **الجلد** وهو جسم مركب من الشظايا العصبية والرباطية والاجزاء الشعرية من العروق ينسج بعضها مع بعض كما ينسج الغشاء فيجلّل البدن باسره وفيه صلابة مع لين ليبقى ما يحويه من الاعضاء مصوناً ويشعر بسبب حسّه بالموافق فيطلبه وبالموذى فيهرب عنه وهو مغيض فضول الاعضاء الظاهرة لانها تدفع الفضول كالوسخ والعرق وغيرهما الى الجلد ومسامّه ٭ النوع الثانى عشر **المخ** وهو جسم مناسب لطبيعة العظم خلق فى تجاويف العظام لغذائها والعظم لما كان مباينًا لطبيعة الدم جعل غذاءه من الدم لكن بعد استحالات حتى صار مناسباً لغذاء العظم وذاك ان حرارة الدم ورطوبته

اعتدلتا ببرودة ويبوسة فصار غذاء صالحاً للعظم والله الموفق للصواب ،
القسم الثانى الاعضاء المركبة وهى على ضربين ظاهرة وباطنة اما الظاهرة فانواع الاول الراس ولما كان الراس محلّ السمع والبصر وهما محتاجان الى مكان عالٍ لان مكان الديدبان لا يصلح الّا عالياً ليطلع على الاخبار من البعد ويخبر بها اقتضت الحكمة الالهية ان يكون الراس فى اعلاء الاماكن من البدن ليكون اطلاع الحاسّتين المذكورتين على محسوساتها اكثر واسهل وخلق مستديراً لان الشكل المستدير اعظم مساحة من غيره من الاشكال وقد احتيج الى زيادة المساحة لكثرة ما فى ضمنها ولان الشكل المستدير لا ينفعل من المصادمات انفعال ذوى الزوايا ولان الشكل الكرى احسن الاشكال وخلق الى الطول مع استدارته لان منابت الاعصاب الدماغية موضوعة فى الطول وخلق الجمجمة صلبة حاوية للدماغ لتمنعه من الافات بمنزلة البيضة التى يتوقّى بها الراس ولو لا صلابتها لاسرع الفساد بادنى صدمة يلحقها الى الدماغ وانه منشا للحسّ والحركة بجميع البدن وهى مركبة من عظام ليبقى بعضها سليماً اذا اصاب البعض الاخر آفة وفيها الشؤون شبيهة بلسان المنشار دخل بعضها فى بعض واحد الشؤون يوجد فى مقدم الراس عند الجبهة ويسمى الاكليلى لانه فى موضع الاكليل من الراس والاخر عند نقرة القفا وهو شبيه بالدال فى الخطّ العربى والثالث فى وسط الراس من الدال الى الاكليلى ويسمى المستقيم فتكون صورته هكذا والله الموفق ،
فصل فى العين لما كانت الحاجة الى حاسّة العين ماسّة واقتضى التدبير الالهى ان تكون فى غاية الرقّة واللين وقاها بضروب كثيرة من الوقاية فوضعها فى جوفة من العظم وجعل حواليها عظاماً صلبة وغطاها بالاجفان وصانها بالاهداب وجعلها اثنتين حتى لو اصابت احداهما آفة بقيت الاخرى سليمة لم يكن صاحبها مسلوب البصر بالكلية ثم جعلها فى الراس لان العصبة التى فيها الروح الباصر واردة اليها من الدماغ وهى لينة رقيقة لا تحمل مسافة بعيدة ولان حاسّة البصر بمنزلة الديدبان فى البدن فكلّما كان اعلا مكاناً كانت مسافة مبصراته اكثر ووضعت امام البدن لتكون حارسة للاعضاء الشريفة التى غطاؤها ضعيف كالبطن وغيرها ولان عمل الاعضاء الخارجة كاليدين والرجلين من قدام فتكون العين مشاهدة لاعمالها وهى سبع طبقات وتركيبها انه ينشا من الدماغ من تحت القحف عصبة مجوّفة تنتهى الى قعر العين وعليها غشاءان احدهما غليظ والاخر رقيق فاذا صارت الى عظم

العين فارقها الغشاء الغليظ وكان لباسًا وغشاء لعظم العين لا على كلّه وتسمّى الطبقة الصلبة ويفارقها ايضا الغشاء الرقيق ويصير لباساً وغشاء دون الطبقة الصلبة وتسمّى الطبقة المشيمية لشبهها بالمشيمة وتعرض العصبة نفسها ان تصير غشاء يعين الغشائيّن المذكورين ويسمى الغشاء الشبكى ثم يتكوّن فى وسط هذا جسم لين رطب فى لون الزجاج تسمى الرطوبة الزجاجية ويتكون فى وسط هذا الجسم جسم آخر مستدير الا ان فيه ادنى تفرطح شبيه بالجليد فى صفائه وتسمى الرطوبة الجليدية وتحيط الزجاجية بالجليدية بمقدار النصف ويعلو النصف الاخر جسم شبيه بنسج العنكبوت شديد الصفاء والصقال وتسمى الطبقة العنكبوتية ثم يعلو هذا الجسم جسم سايل فى لون بياض البيض تسمى الرطوبة البيضية ثم يعلو الرطوبة البيضية جسم رقيق املس الخارج ويختلف لونه فى الناس فربما كان شديد السواد وربّما كان دون ذلك وفى وسطه حيث يحاذى الجليدية ثقب يتّسع ويضيق فى حال دون حال بمقدار حاجة الجليدية الى الضوء فيضيق عند الضوء الشديد ويتّسع فى الظلمة وهذا الثقب هو الحدقة ويسمى هذا الغشاء الطبقة العينية ويعلوها ويغشيها جسم كثيف صاف شبيه بصفيحة رقيقة من قرن ابيض وتسمى الطبقة القرنية غير انها تتلوّن بلون الطبقة التى تحتها المسماة بالعينية ويعلوها ويغشيها الى موضع سواد العين وحوله جسم ابيض اللون صلب يسمى الملتحم وهو بياض العين وثباته من الجلد الذى على خارج القحف وثبات القرنية من الطبقة الصلبة وثبات العينية من الطبقة المشيمية وثبات العنكبوتية من الطبقة الشبكية ، واما الروح الباصر فانه فى جوف عصبتين تبتديان من غور البطنين المقدمين من الدماغ بتيامن الثابت منهما يساراً وبتياسر الثابت منهما يميناً ثم تلتقيان على تقاطع صلبى ثم ينفذ الثابت يميناً الى الحدقة اليمنى والثابت بيسار الى الحدقة اليسرى وتتّسع فوهاتهما حتى تشتمل على الرطوبة التى تسمى الزجاجية ولوقوع هذا التقاطع منافع منها ان الروح السايل الى احدى الحدقتين لا يكون محجوباً عن الاخرى اذا عرضت لاحداهما آفة ولذلك ترى كل واحدة من الحدقتين اقوى ابصاراً اذا غمضت الاخرى وذلك لقوة اندفاع الروح الباصر اليها والله الموفق ،

واما منافع الطبقات والرطوبات التى ذكرناها فنقول ان العصبة المجوّفة التى تخرج من الدماغ وعليها الغشاءان اللذان احدهما رقيق والاخر غليظ اذا دخلت

محجمة العين يفرش الغشاء الغليظ فيها ثم ينفرش فوقها الغشاء الرقيق وذلك لانها حاوية لهذه الشعبة ومغطية اياها الحياة والغذاء بالاوراد والشرايين التى فيها فهى للعين كالمشيمة للجنين ثم تنفرش العصبة لا بان تنبسط بل بان تنقسم الى شعب دقاق فوق المشيمة على هيئة الشبكة ثم جعل فى قعر هذه الشبكة جسماً شفافاً غير ذى لون صلب القوام مستدير الشكل الى انفرطح ما هو كانه قطعة من الجد وجعل فيما بينه وبين الشبكة رطوبة مشفة غير ذات لون وكذلك امامه الى الجهة الخارجة الا ان هذه الرطوبة ارق من الاولى لان هذه فى قوام البيض والاولى فى قوام الزجاج الذايب وهذه الثلاثة الاجسام جوهر واحد فى الصفاء والشفاف وعدم اللون اما الجدى فانما جعله مشفًا غير ذى لون ليقبل المبصرات فتدركها شعبة الدماغ التى على هيئة الشبكة من ورائه وجعله صلب القوام ليكون متماسكاً فلا يحدث فيه تزحزح ولو كان على غير هذه الصفة لم يكن يستقر الصور المنطبعة فيه بل يتموج فلا يحصل ادراكها وخلق مدوراً لتقابل محدبته جهات كثيرة وجعل مفرطحاً ليلاقى من المبصر شيئاً كثيراً ، واما الجسم الزجاجى وراءه والبيضى امامه ليكونا غذاء له فلا ينال من الدم الغذاء بغير توسط فانها لا تصلح له وليتقوى باشفافهما واستضاءتهما فانهما من جنسه فكانهما هو دايباً وكانه هما جامدين وليكون دايم الرطوبة بهما فلا يجف ولتكون الاجسام الصلبة التى حواليه غير واصلة اليه فتنكى فيه وانما خلق شعبة الدماغ شبكة ليتخللها الزجاجى فيكون ضابطًا له فلا يكون سايلاً وليكون المسمى طريقاً الى ان يمده ويصب فيه لانه الحامل لغذائه وخلق البيضى ارق قواماً واصفى من الزجاجية لانه امام الجدى وكلما كان ارق واصفى كان اعون فى تادية المبصرات اليه وقلة الممانعة اياها وخلق النصف المحيط بالبيضى من الشبكة ارق خيوطًا حتى انه مثل نسج العنكبوت لانه ليس هاهنا للادراك بل لضبط البيضى فقط ، وينفع ذلك القدر وان لم يكن صادق الاشفاف ثم انشا من المشيمى جسماً يحيط به من قدام وجعل مثل قشر العنبة كمداً او اسود او ازرق او احمر ليحصن الاجسام المشفة من ورائه فلا ينشر ما حصل فيها من الضوء والصور المنطبعة ليكون الادراك ابلغ واقوى لان المضئ اذا اجتمع مع الكمد او الاسود كان اصفى واظهر نوراً وخلق مثقوب الوسط حيث يقابل وسط الجد لئلا يمنع بكمودته وصول الضوء الى الجدية لان كل موضوع امام الجدى ينبغى ان يكون اما مشفًا او مثقوباً وخلق هذا الثقب بحيث يجتمع

فيتضايق وينبسط فيتّسع بحسب كثرة الضوء الخارج وقلّته فان الضوء متى كان قويًّا شديدًا من خارج كان مفرّقًا للروح الباصر محلّلاً اياه فيضيق ثقب العنبى فيحصر الضوء وبسبب ضيق الثقب العنبى يقاوم شدّة الضوء من خارج ومتى كان الضوء معتدلاً اعتدل حال الثقب ومتى كان يسيرًا اتّسع ليصل من الضوء الخارج مقدار كثير الى داخل وانشا من الغشاء الصلب امام العنبى جسم صلب قوى مشفّ فى لون القرن المشقّ يتلوّن بلون العنبى اما انشاؤه من الغشاء الصلب فليترقّب العنبى واما صلابته فليكون وقاية بجميع العين واما شفافه لئلّا يستر الثقب العنبى ثم لما كانت هذه الجلة من العين موضوعة فى محجرها غير متّصلة بشىء من خارج ربطها بالجلد الذى هو على خارج القحف وغشاء الراس وذلك بان اخرج منه الى العين من جميع الجهات التى من خارج الى قرب الوسط ثم انه لما لم يكن شفافًا لم يمتدّ على العين والا لكان يمنع الابصار فاستعمل منه مقدار ما يكفى فى احكام رباط العين وترك موضع الابصار مكشوفًا منه ورتب فيه آلات الابصار من الطبقات والرطوبات؞ وامّا الجفن فنشاه من الجلد الذى هو على خارج القحف والراس وفيه ثلث عضلات تاتى اثنتان من جهة المؤقين تجذبان الجفن الى اسفل جذبًا متشابهًا وامّا فتح الجفن فتكفيه عضلة واحدة تاتى من وسط الجفن فيبسط طرف وترها على حرف الجفن فاذا تشنّجت فتحت العين وامّا الجفن الاسفل فانه لا عضلة فيه وجعل الاسفل اصغر من الاعلا لان الاعلا يستر الحدقة مرة ويكشفها اخرى بتحرّكه واما الاسفل فانه غير متحرّك فلو زيد على هذا القدر لستر شيئًا من الحدقة دائمًا ولكان الفضول من المرض والدمع يجتمع فيه ولا يسيل وامّا منفعته فليمنع نكاية ما يلاقى الحدقة من خارج ويمنع عند انطباقها وصول الغبار والدخان والشعاع ويصقل الحدقة دائمًا ويبعد منها ما اصابها من الهباء والقذى وامّا الاهداب فانها بمنزلة السياج حول الشقّ تمنع من الحدقة بعض الاشياء التى يمنعها الجفن مع انفتاح العين كما ترى عند هبوب الريح التى تاتى بالقذى فيفتح ادنى فتح ويتّصل الاهداب الفوقانية بالسفلانية فيحصل منهما شبه شباك ينظر من ورائهما فتحصل الروية مع اندفاع القذى؞

فصل فى الاذن ولما كانت القوة السامعة لا تفيد السمع الّا بواسطة قرع الصوت الهواء ووصول ذلك الهواء الى الدماغ اقتضت الحكمة الالهية مجرى السمع فى عظم صلب له عطفات وتعاريج كثيرة الى ان ينتهى الى عصبتين

ناشئتين من الدماغ وذلك العصب لو كان بارزًا لا ضربه الهواء البارد فيخرج عن حدّ الاعتدال بملاقاة ادنى برودة لان طبعه بارد فجعلت كامنة فى الدماغ لهذا المعنى وقد خلق مجراه مفتوحًا ابداً ليصل اليه الهواء المقروع فيسمع ما يشاء وما لم يشاء بخلاف حاسّة العين فانها فى الاغلب لا تبصر الّا ما تشاء ولما كان فى فتحه سعة كان متعرّضًا للآفات من البرد والغبـــار ومصادمة الهواء المتحرّك بعنف كالرعد والصياح العظيم جعل مجراه ذا عطفات وتعـــاريج على هيئة اللولب لئلّا يصل الهواء الى السمع دفعة واحدة بل يبقى فى العطفـــات ويرد على السمع شيئًا فشيئًا فتسكن شدّته فى التعاريج فيفهم بالثانى ثم جعلت على مجراه صدفة ناشرة ليرد الصوت الى الثقبة وتمنعه من الانتشار وخلقت من الغضروف لان الغضروف موافق لقبول الصوت ؞

فصل فى الانف خلق الانف بارزًا عن الوجه لما فيه من الجمال ولتكون ارنبته آلة لاستنشاق الهواء وخلق مجراه مفتوحًا لان الحاجة الى استنشـــاق الهواء للتنفّس ضرورى ابدًا وانمـا جعل مجريين احتياطـــًا لمصلحة النفس حتى لو اصـاب احدى المجريين آفة يحصل بالاخرى مصلحة النفس وخلقت قصبته صلبة لتكون وقاية للوجه من المصادمات وارنبته لينة ليحصل بانقبـــاضهـــا وانبساطها جذب الهواء كما ترى من كير الحدّادين ومجراه اذا علا ينقسم قسمين احدهما يفضى الى فضاء الفم ويمرّ الاخر صاعداً حتى ينتهى الى العظم الشبيه بالمصفاة الموضوع فى وجه محلّ الاحساس فيحصل باحد القسمين الشمّ وبالاخر التنفّس وانّما جعل فى منتهى ثقبتى الانف عظم مثقوب شبيه بالمصفاة لتصل الروايح بثقبها الى موضع الاحساس ويستفرغ منها الفضول المخاطيـــة ولم تجعل هذه المنافذ مستقيمة بل معوجّة اذ لو كانت مستقيمة لكان الهواء المستنشق يصل الى الدماغ بسرعة فيفسده فجعلت معوجة ليبقى الهواء فى تلك التعاريج مدّة فينكسر بعض برودته فاذا وصل الى الدماغ فيكون معتدلاً وجعل منفذ المنخرين الى الحنك حيث يوازى الحلقوم ليكون التنفّس اسهل ولو لم يكن كذلك لما امكن اطباق الفم ساعة ولو كان التنفس بالفم لكان الفم جافًا بدخول الهواء وخروجه فلم يحصل ادراك الطعم ولا حركة اللسان ولا مضغ الطعام ولا بلعه ولا التكلّم وكان التنفس متعذراً عند الاكل ؞

فصل فى الشفة خلقت الشفتان امام الفم غطاء للحوم الاسنان ومعينًا لتناول الغذاء وآلة للامتصاص ولمجّ ما لا يحتاج اليه من الفم وللكلام وخلقتا من طبيعة اللحم ممتزجة بطبيعة الجلد واتّصلت بهمـا عضلات الوجنتين من

فوق وعضلات الذقن من تحت وعضلات الفكّ من الجانبين وانما خلقتا من طبيعة اللحم للحركة والحسّ والانبساط والانقباض والالتواء بواسطة الاوتار والاعصاب التى خالطتها واما من طبيعة الجلد فليكون لها ادنى صلابة مع اللين فينقاد للعضلات المتّصلة بها فيتشكّل بالاشكال المختلفة بحسب الحاجة٠

فصل فى **الفم** ولما كان الانسان محتاجًا الى غذاء يدخل فيه من خارج خلق له مدخل وهو الفم ولما كانت الحاجة الى الغذاء وقتًا بعد وقت خلق الفم بحيث ينطبق مرة وينفتح اخرى بخلاف المنخرين فانهما خلقا مفتوحين دايمًا لدوام حاجة الاستنشاق ثم لم يخلق مجرى الفم مستقيم التجويف كقصبة الرية مثلاً بحيث لا يصلح الّا لمرور الغذاء فيه بل جعل فيه فضاء يجتمع الطعام فيها حتى يصير مستعدًّا للبلع ولتختبره آلة الذوق فان كان صالحًا طحنته آلات الطحن والا مجّته وجعل عليه الشفتان تطبقانه لئلّا تجفّ رطوبته بالهواء الواصل اليه من خارج كما فى ساير الاعضاء لان هذه الرطوبة معينة على بلع الطعام وتحريك اللسان للكلام ومن منافعه كونه مدخلاً للهواء الى قصبة الرية ولما كان بقاء الانسان لا يمكن الّا بالتنفّس اقتضت عناية البارى تعالى للتنفس طريقين احدهما بالخياشيم والاخر بالفم حتى لو تعطّل احد الطريقين لآفة او مرض يحصل التنفس بالطريق الاخر٠ واما اللسان فهو مولف من لحم رخو وتحته فوهتان يخرج منهما اللعاب تفيضان الى العدد الموضوعة عند اصله يتعرّف به الطعوم وينتفع به فى الكلام وادارة الاطعمة عند المضغ وجعل مقداره بحيث يصل الى جميع اطراف الفم وجعل اصله اعظم لجودة الثبات وطرفه ادقّ لتسهل حركته فى الكلام وادارة الطعام وتنقية جوانب الفم واصول الاسنان من بقية الغذاء٠ واما الاسنان فانها خلقت من جوهر اخر مغاير لجوهر ساير العظام وقياس جوهرها بالنسبة الى جوهر ساير العظام قياس جوهر الذكر المسقى الى الانيث وجعلت مقاديمها عراضًا حادة للقطع والعضّ والانياب غليظة حادة الرووس للكسر والطواحن عريضة الرووس خشنة للطحن ولو كانت ملس الرووس لما طحنت كالحال فى حجر الرحى اذا تملّس ولو لم تكن عريضة الرووس لما استقرّ عليها الطعام وجعل اصول الاضراس العليا اكثر عددًا من اصول الاضراس السفلى لان العليا معلّقة من فوق فاحتيج فى ثباتها الى معاليق اكثر ولا كذلك السفلى فانها موضوعة على القرار فيكفيها ادنى وثاق٠

فصل فى **الفك** ولما وجب ان يكون الفم متحرّكًا للمضغ والكلام ومفتوحًا

لاستنشاق الهواء فى بعض الاحوال اقتضى التدبير الالهى تحريك الفك الاسفل لان تحريكه اسهل وانفع من الفكّ الاعلى اما سهولته فلانه اصغر حجمًا واطوع حركة واما نفعه فلان الفك الاعلى متّصل بالراس ومواضع الحواسّ فكان يتحرّك بحركته الحواس والدماغ دائمًا وفى ذلك من الفساد ما لا يخفى فخلق الفك الاعلى ثابتًا والاسفل متحرّكًا وجعل فى عظم الراس عند الصدغين ثقبتين واسعتين وعلّق منهما الفك الاسفل تعليقًا سلسًا ليسهل انطباقه وانفتاحه ٭

فصل فى **الشعر** قالوا ان الفضلة الباقية من الغذاء اذا فعلت فيهما الحرارة بخرتها واخرجتها من الجلد فما كان منها لطيفًا تحلّل تحلُّلاً خفيًّا عن الحسّ وما كان غليظًا يلحج فى المسامّ وتكاثف فيحدث منه الشعر فمنه ما خلق للزينة والوقاية كشعر الراس فانه غطاء ولباس لدفع الحرّ والبرد وزينة ولا حيوان كثير شعر الراس غير الانسان وذلك لوقود دماغه وانتصاب قامته فيصعد اليه البخار وكشعر الحاجب فانه يمنع ما يتحدر من الراس الى العين وهو بمنزلة السور للعين وفيه من الزينة وفى عدمه من السماجة ما لا يخفى وكشعر الاهداب فانه يحوط العين كالسياج ويصير عليها كالشبّاك حتى تنظر من ورائها عند هبوب الرياح ونثرها القذى فيمنع سقوط شيء من العين وفيه من الزينة ما لا يخفى ومنه ما خلق للزينة كاللحية والشارب فانهما يفيدان الجمال والبهاء ومن لا لحية له لا بهاء له ومن لا يحلّل الشعر عارضيه لا يوبه به ولا يعظم ومنه ما لا يفيد شيئًا من الامور التى ذكرناها وهو ما ينبت فى المواضع الحارّة الرطبة كالابط والعانة وهو كالعشب الذى ينبت فى القراح ذات الندى وان لم يقصد الزارع نباته فان هذا القسم من الشعر فضلة فى الانسان لانه لا يستعمل الشعر كسوة بخلاف ساير الحيوانات فان شعورها كسوتها وزينتها ٭

النوع الثانى **العنق** ولما كان الراس معدن الحواسّ وكان بعض الحواسّ كالسمع والبصر محتاجا الى ان يكون فى اعلى الاماكن اقتضى التدبير الالهى تركيب الراس على عضو طالع من البدن وهو العنق ثم جعل هذا العضو متحركًا الى جهات مختلفة بعضلات تحرّكه الى فوق واسفل وامام وخلف ويمين ويسار تحركه ايضا موربًا ومستديرًا لتعمّ منفعة الحواسّ فتكون فى جهة ما وكانها فى جميع الجهات وجعلت قصبة الرية والمرى فيهما وهو سبع فقرات ولما كانت الفقرات العنقية محمولة على ما تحتها يجب ان تكون اصغر من الحامل ولما كان مخرج اول شعب النخاع اقتضى ان يكون ثقبها اعظم من ثقب فقرات الصلب وجرمها دقيق لا يحتمل الثقب اقتضى التدبير الالهى باخراجها

من ملتقى كل فقرتين ليكون فى كلّ فقرة منها نصف الثقب ويكون فى طرفه لا فى وسطه لان النخاع وما احاط به من الاغشية والعظام محتاجة الى الغذاء فادخل فى كل فقرة منها زوجاً من الثقب الذى يخرج عنه العصب شريان ووريد حتى يدخل فى كل ثقبة من الثقب ويخرج عصب فيكون قد استعمل كل ثقب فى ثلاث منافع وخلق مقادير هذه الشرايين والاوردة بحسب مقادير الثقب فى الفقرات لئلّا يقصر على الكفاية فيكون اخلالاً او يزيد فيكون فضلاً وفى جوف العنق المرى لازدراد الطعام والشراب وقصبة الرية لتنفيذ الهواء الى الرية وجعل لقصبة الرية غطاء ينطبق عليها وقت ازدراد الطعام لئلّا يقع فى مخرج التنفس شئ ويقوم منتصباً عند التنفس وخلق هذا الغطاء غضروفيًّا ليقوم بنفسه منتصباً ويسقط عند ما يصادمه الغذاء النافذ الى المرى ومن فوايد هذا الغطاء كسر برودة الهواء اذا وصل اليه وتليين كيفيته وجعله صالحاً لترويح القلب وان يلتصق به الغبار المختلط بالهواء ويمنع النوازل من الراس ان تصل الى قصبة الرية لئلّا يحدث منها السعال وقروح الرية وهى آلة الصوت ايضا والحنجرة فيها مولفة من ثلاثة غضاريف مختلفة الاشكال والمقادير يتمّ بها الانفتاح والانطباق والانبساط والانقباض وفيها عضلات كثيرة معينة على هذه الحركات وتحدث فنون الاصوات بفنون تشكلاتها والله الموفق ؁

النوع الثالث **الصدر** ولما كان الصدر وقاية للقلب خلق صلبًا من احدى عشرة فقرة ذات سناسن واجنحة متّصلة بالاضلاع لتحوى اعضاء التنفس وبقى للقلب وقاية بالغة فى الفقرات السبع العالية خلقت سناسنها كباراً واجنحتها عراضًا تلونها وقاية القلب نفسه وانّما لم يخلق عظماً واحداً لمثل ما عرف فى ساير المواضع من المنفعة وليكون اسلس فى مساعدة ما يطيف بها من اعضاء التنفس فى الانقباض والانبساط ولذلك خلقت هشّة موصولة بغضاريف وقد احتيج فى تجويف الصدر ان يكون مفتوحاً غير منطبق ليتمكن فيه القلب والرية من غير ضغط وليمكنها الانقباض والانبساط فان هذين لا يتمّان الّا بالفضاء وخلق من عظام ليكون متماسكًا ومحصلاً للفضاء ويبقى على شكله لا ينطبق ويكون جُنّة للقلب من الآفات الصادمة من خارج ومانعاً من تحلّل الروح والحرارة الغريزية والله الموفق ؁

النوع الرابع **اليد** ولما كانت الحكمة الالهية اقتضت ان تدرك النفس الانسانية بالحواسّ الظاهرة الاشياء السانحة من خارج ويؤدّيها اليه لتميز ما

ينتفع به فى قوام البدن مما يستضر فينتفع بالنافع ويجتنب عن المضر وجب ان تكون للبدن آلة موضوعة على خارجه لتناول ما ينتفع به وإماطت ما يستضر به وهى اليد خلقت من ثلاثة اجزاء كبار العضد والذراع والكف اما العضد فقد خلق من عظم واحد قوى متصل بالكتف بمفصل واحد على نحو يمكنه التحرك الى جميع الجهات وذلك بان جعل راس العظم مستديرًا وركب على راس الكتف فى حق غير غابر لتكون حركته سلسة الى جميع الجهات ثم تمم ما اعوز ذلك من الوثاقة بان ربط احد العظمين بالاخر برباط قوى ولما كانت اليد آلة لاعمال كثيرة مختلفة جعل الكتفان موضوعين على جانبى البدن غير متلاقيين بالاضلاع لتنبسط اليدان فى جانبى اليمين والشمال على استقامة وتلقيان من قدام وخلف فيمكنهما الوصول الى جميع الجهات بسهولة وخلق الساعد مولفًا من عظمين متلاصقين طولاً يسميان الزندين والفوقانى الذى يلى الابهام منهما ادق ويسمى الزند الاعلى والسفلانى الذى يلى الخنصر منهما اغلظ لانه حامل ومنفعة الزند الاعلى ان يكون به حركة الساعد الى الالتواء والانبطاح ومنفعة الزند الاسفل ان يكون به حركة الساعد الى الانقباض والانبساط ودقق الوسط لكل واحد منهما لاستغنائه بما لحقه من العضد وغلظ طرفاها لحاجتهما الى كثرة نبات الروابط عنهما لكثرة ما يلحقهما من المصاكات والمصادمات عند حركات المفاصل ويعريهما عن اللحم والزند الاعلى معوج كانه ياخذ من الجهة الانسية وينحرف يسيرًا الى الوحشية ملتويًا والمنفعة فى ذلك حسن الاستعداد بحركة الالتواء والزند الاسفل مستقيم اذ كان ذلك اصلح للانبساط والانقباض وخلق مشط الكف مركبًا من اربعة عظام متباعدة لتكون الاصابع الاربعة مركبة عليها وخلق عظم الرسغ صلبًا قويًا لان تركيب المشط والاصابع عليه فهو كالعمدة لها عليها اعتماد اليد وخلق وضع الاصابع الاربعة على صف واحد ووضع الابهام مقابلاً لها ليدعمها كلها واحدة واحدة وجعلها غليظة قوية لتكون مساوية قوة لباقى الاصابع وخلق الاصابع مختلفة المقادير لتتصل اناملها كلها معًا عند تقعير الراحة وعند انقبض ولتمكن قبض الاصابع على نحو يكون داخلها مجوفًا وخارجها مسدودًا فيبقى داخل الاصابع سعة فيتمكن من قبض الشىء على نحو يشتمل عليه ويستر كله كالصندوق ويبقى الابهام عليه كالقفل ومتى كان جميع هذه الافعال يتم والاصابع بهذا العدد والمقدار ثم من البين لو كانت اريد عددًا او مقدارًا كان ذلك فضلاً يعوقها عن كثير من الافعال ولو كانت انقص عددًا

او مقداراً يقع العجز بسبب ذلك فسبحان من احسن كلّ شيء خلقه، وخلق الاصابع من عظام تسمى السلاميات وهي مصمتة لتدعمها وتعينها في القبض على الاشياء ولم تخلق لحمية خالية عن العظام لئلّا تكون افعالها واهية ولم تخلق من عظم واحد والّا لما تشكل بالاشكال المختلفة ولم تزد على عظام ثلاثة والّا لاورث ضعفاً ولو خلقت من اقلّ من ثلاثة لكانت الوثاقة ازيد لكن الحركات تنقص عن الكفاية وكانت الحاجة الى الحركات المتفنّنة امس منها الى الوثاقة وخلق من عظام قواعدها اعرض وروؤسها ادقّ لتحسن نسبة الحامل الى المحمول وخلق عظاماً مستديرة لتكون ابعد من الافات وصلبت واعدمت التجويف والمخ لتكون اقوى على الثبات في الحركات وخلقت مقعّرة الباطن محدّبة الظاهر ليجود ضبطها لما تقبض عليه وخلق باطنها لحمياً ليتبطا من تحت الملاقيات بالقبض ولم يجعل كذلك من خارج ليكون الجميع سلاحاً موجعاً والله ولى الاعانة،

فصل في الكتف انه خلق لمنفعتين احداهما ان يعلق منه العضد فلا يكون ملصقاً بالصدر بل يوسع له جهات الحركات والثانية ليكون وقاية للاعضاء المحصورة في الصدر فيقوم مكان سناسن الفقرات واجنحتها حيث لا فقرات لمقاومة المصادمات ولا حاسّة تحرسها والكتف يستدق من الجانب الوحشى ويغلظ فيحدث على طرفه الوحشى نقرة غايرة يدخل فيها طرف العضد المدور ولها زايدتان احداهما الى فوق وخلف ويسمى منقار الغراب وبها رباط الكتف مع الترقوة وهي الة تمنع من انخلاع العضد الى فوق والاخرى من داخل والى اسفل وتمنع ايضا راس العضد من الانخلاع وعلى ظهره زايدة كالمثلث قاعدته الى الجانب الوحشى وزاويته الى الانسى حتى لا تحيل بسطيح الظهر وهذه الزيادة بمنزلة السنسن للفقرات وتسمى عير الكتف وفي نهاية استعراضه غضروف يتّصل بها مستدير الطرف لما ذكرنا من حسن الاتّصال بين الاعضاء الصلبة واللينة،

فصل في الثدى وهي مركبة من شرايين وعروق وعصب كثيرة وعروقها تنقسم الى اقسام دقاق تحتوى عليها لفايف كثيرة ويحشوها لحم غددى ابيض من شانه ان يغير الدم الذى في تلك العروق الى طبيعة اللبن وجعل بين الرحم والثدى عروق متّصلة يرتقى فيها الدم الذى كان الجنين يتغذّا به في الرحم فان المولود لا يقدر على تناول اغذية غليظة واللبن اقرب شيء الى ما كان يغتذى به في الرحم وهو دم الامّ فاقتضى التدبير الالهى عند

استحال الجنين ارتقاء ذلك الدم الى الثدى شيئًا فشيئًا لتغيّره الثدى الى طبيعة اللبن فيكون غذاء معدًّا للمولود عند ولادته ثم بعد الولادة يرتقى جميعه الى الثدى وهذا الدم الذى يستفرغ فى ايام الحيض ومن عجايب حكمته تعالى وتقدس جعل الفضلة التى دفعتها الطبيعة الى خارج البدن يسقى منها ويبقى غذاء للجنين ولبنًا للمولود فسبحانه ما اعظم شانه ثم جعل الثدى اثنتين عدد بطن الرحم اعنى الايمن والايسر لتنفع احداهما بالمنفعة ان اصابت الاخرى آفة وليمكن الارتضاع بحسب اوضاعهما المختلفة من القيام والقعود والاضطجاع لا يسهل الّا اذا كانت الثدى على الصدر ولو عرضت فى موضع اخر من البدن وقع مشقّة فى الارتضاع والارضاع بحسب الاوضاع المختلفة،

فصل فى الظفر خلق الله الظفر للانسان بدل المخلب للحيوانات التى هى سلاحها وبدل الظلف والحافر فى البهايم التى هى وقاية قوايمها وجعل معينًا للاصابع فى الامساك اذ به تقدم وثاقتها والّا لكانت عند قبضها على الشىء تنقلب الى ورائها وايضا لو لا الظفر لما امكنه التقاط الاشياء الصغيرة الدقيقة ثم هو الة لاعمال كثيرة كالحكّ والجرد والنتف وما اشبهها وجعلت صلابته ممتزجة بشىء من اللين لتفيد الصلابة مع السلامة عن آفات الصلب اليابس من الانكسار والتفتّت وجعل مبسوطًا على ظهر الاصبع بمقدار عرضها واحاط اللحم بجميع جوانبها لئلّا تتسارع اليه الآفات فلو كان جميع جهات الاصبع ظفرًا او لحمًا وكان اللحم من خارج والظفر من داخل لم يتمّ هذه الافعال البتّة وبسبب انه يرقّ وينشعّب بالاستعمال خلقت دايمة النمو ليقوم النمو بدل ما ينشعب،

النوع الخامس البطن وهو غشاء مستدير من الصدر الى الارنبتين يستبطن آلات الجوف التى هى تحت الحجاب وليكون وقاية جامعة لجميعها مع الوقاية الخاصّة بكلّ واحد منها وانما اقتصر فى خلق هذه الوقاية على غشاء ولم يخلق من العظم كساير الوقايات لامرين احدهما انه بين يدى الحاسّة فتحرسه من الافات بخلاف الظهر والدماغ والثانى ليمتدّ عند امتلاء المعدة انبساطًا ويرجع الى حاله عند خلوها انقباضًا ولا يزال يحفظ ما وراءه من المعدة والامعاء على اوضاعها ولم يخلق لينًا رقيقًا جدًّا بل مشوبًا بادنى صلابة لئلّا تنفتح المعدة والامعاء بسهولة بل يكون لها كالحاجز يمنعها من شدّة تمددها وانبساطها فتعين القوة الماسكة فى المعدة عند اشتمالها على الطعام خاصّة

ان كان طعاماً نفاخاً ،

النوع السادس **الظهر** ولما كان الظهر غايباً عن الحاسّة اقتضى التدبير الالهى احكامه وتوثيقه بعظام صلبة ذات سناسن واجنحة جُنّة ووقاية للالات الشريفة التى وراءه كالات التنفّس والقلب والات الغذاء وخلق فقاره كالقاعدة لساير العظام وقياسها الى ساير العظام قياس الخشبة التى تهيّى فى نجر السفينة اوّلاً ويربط بها ساير الخشب ثانياً فان الاضلاع وعظام القصّ والراس واليدين والرجلين كلّها مركّبة عليها ويقوى بها البدن على الانتصاب وخلقت عظاماً وخرزات للانحناء ولو كانت قطعاً صغاراً لكان البدن اطوع للانثناء ولكن كان النخاع فى وسطها غير مصون والحاجة الى حفظ النخاع امسّ من الحاجة الى زيادة الانثناء وجعل مقادير الفقار بحيث يجتمع من حركتها الانحناء ثم انها لما كانت اصل قوام البدن اقتضت القوة الالهية من صرف العناية الى صيانتها من كلّ فقرة شوكة ثابتة الى الناحية الوحشية وجناحين من يمينها ويسارها وغشاها بالجوهر الغضروفى ثم ربط هذه الشوكات بعضها ببعض برباطات عصبية عراض مثبتة اما انشاؤه هذه الشوكات ويقال لها السناسن ايضا فلتكون جنّة بارزة تلقاها الافات الهاجمة من خارج فتصيبها النكاية دون الفقار وامّا تغشيتها بالغضروف فلئلّا تنكسر بسهولة عند مصادمتها للاشياء الصلبة واما الرباطات فليرتبط بعضها ببعض فتصير كانها قطعة واحدة وامّا الاجنحة فلتكون مدخلاً لرؤوس الاضلاع ولتكون وقاية للفقرات من جوانبها كما ان السناسن وقاية من ورائها وانّما جعلت خرزات متعدّدة لئلّا تتادى الآفة الى بقيتها ان اصابت احداها ولمّا كان انحناء البدن الى قدام اكثر من انحنائه الى خلف والى غيره من الجهات جعلت المفاصل والرباطات من خلف ليكون من جانبها الاخر اسلس للحركة فصار جملة الصلب كشيء واحد مخصوص بافضل الاشكال وهو المستدير لانه ابعد الاشكال عن قبول الافات وتعقفت رؤوس الخرزات العالية الى اسفل والسافلة الى اعلى واجتمعت فى الوسط العاشرة وهى واسطة الخرزات فى العدد ولما كان الصلب احتاج الى الانحناء وذلك بان تميل الواسطة الى ضدّ الجهة وما فوقها وما تحتها الى الجهة كان طرفى الصلب يميلان الى الالتقاء كانحناء القوس عند المدّ فالواسطة تميل الى خلاف ميل الطرفين كمقبض القوس ولم يخلق فى الواسطة لقم بل فقر وجعلت اللقم الفوقانية والسفلانية متّجهة اليها وامّا الفوقانيات فنازلات واما السفلانيات فصاعدات فتحدث الفوقانية الى اسفل

والسفلانية الى فوق ولمّـا كان من الواجب ان يعمّ لحسّ ظاهر البدن كلّه وجب ان يصل اليها شعب العصب ولم يكن اتّصال عصب الدماغ اليهـا لبعد ما بين هذه الاعضاء والدماغ ودقّة اعصابه فان حجم الدماغ لا يحتمل اعصاباً قوية تصل الى اطراف الاعضاء اقتضى التدبير الالهى اخراج شعبـة غليظة من موخر الدماغ فى طول البدن وهو النخاع واحاط به عظام الفقرات تحفظ النخاع بصلابتها وتواتى لحركة بمفاصلها واخرج من النخاع فى كل موضع يحتاج الى التحريك والاحساس عصبـاً يتّصل به وفى الصلب الى العصعص تسعة وعشرون زوجاً عند كل خرزة زوجان ياخذ احدهما يمنة والاخر يسرة وخلق فى القطن خمس فقرات ذات سناسن واجنحة عراض والقطـن مـع العجز كالقاعدة للصلب وهو دعامه وحامل لعظم العانة ومنبت لاعصاب الرجل،

النوع السابع الجنب وهو مركب من الاضلاع وقد سدّت خللها بلحم دقيق وقاية لما يحيط به من آلات التنفس واعالى آلات الغذاء ولم يجعل عظماً واحداً لئلّا يثقل ولا تعمّ آفته وليحصل الانبساط اذا امتلات الاحشـاء من الغذاء وكلّ واحد من الاضلاع عظم مقوس يدخل منه زايدتان فى نقرتين غايرتين فى كل جناح من اجنحة الفقرات فالصلب كالجايزة والاضلاع كالجذوع واللحوم فى خللها كالعوارض ولما كان محيطاً بالرية والقلب وجب الاحتياط فى وقايته فخلقت الاضلاع السبعة العلى مشتملة على ما فيها محيطة عليهـا من جميع الجوانب ملتقية عند القصّ وجناح الفقرات واما ما يلى ذلك كالمشتمل على آلات الغذاء فخلقت من خلف محرزة حيث لا تحرسه الحـاسّة ولم تتّصل من قدام بل درجت يسيراً يسيراً فى الانقطاع فكان اعلاها اقرب مسافة ما بين اشرافها البارزة واسفلها ابعد مسافة وذلك لتصير وقاية للكبد والطحال وغير ذلك ويتوسّع لمكان المعدة فلا تنضغط عند امتلائها فالخمسة المتقاصـرة خلقت رؤسها متّصلة بغضاريف لتامن من الانكسار عند المصادمات ولئلّا تلاقى الاعضاء اللينة والحجاب بصلابتها بل تلاقيها بجرم متوسّط فى الصلابة واللينة،

النوع الثامن الرجل ولما كان المقصود من الرجل القيام والمشى وحمل البدن واقفاً وماشيا على نحو تكون القامة منتصبة مع امكان القعود والتشكّل باشكال مختلفة جعل اجزاء الرجل على ما يوافق اتمام هذه المقاصد فى الجوهر والشكل والمقدار والعدد والوضع والتاليف وخلقت مشاركة لليد بالاصابع والمشط والرسغ ليتشابه بعض افعالها افعال اليد وخلق تركيب عظم الفخذ

على الورك على استقامة وعظم الساق على عظم الفخذ على نحو ينقبض الى خلف ليتمّ الانتصاب ماشيًا وواقفًا والقعود والانثناء والحركة والسكون على انحاء كثيرة وخلق المشط والرسغ وطول القدم لفايدة الثبات والاستقرار واذا امكن القدم الاستقرار امكنه المشى وخلق مقادير اصابع الرجل على نحو آخر مخالف لاصابع اليد فان اصابع الرجل كلها فى سطر واحد ليتمّ بها الاستقرار على الاشياء المختلفة كالمحدّب والمقعّر والصعود بالمراقى والدرج وخلق العقب من عظم صلب مثلث نات الى خلف يسيراً اما صلابته فلكونه حاملاً للبدن واما نتوّه الى خلف لئلّا يسقط البدن الى ورائه ثم غشاه بجلد صلب اقوى ممّا على موضع آخر وذلك ليحتمل شدّة الاعتماد وخلق امام العقب العظم الزورقى ليكون للقدم الخماص ليستقرّ على المواضع المحدبة ويلاقى الارض بجوانبه لا بكليته فيكون اشدّ ثباتاً واستقراراً على الارض وخلق الكعب فيما بين الساق والعقب ليعين القدم على الانقباض والانبساط فى المشى وغيره من الحركات والله اعلم ء

الضرب الثانى من الاعضاء المركبة **الاعضاء الباطنة** وهى انواع النوع الاول **الدماغ** وهو جسم لدن مخّىّ محوى فى غشايين منبع للروح النفسانى ومنه ينبعث فى الاعصاب الى ساير البدن ولما كان جوهر الدماغ شديد اللين حتى انه قريب من السيلان اقتضى التدبير الالهى ان يكون فى غشاء فجعله فى الامّ الرقيقة لتحصره وتضبطه وتكون حرزاً ووقايةً له ثم خلق بين الدماغ والقحف غشاء غليظ يلاقى القحف من داخل ويكون كالبطانة حتى اذا انتهى الدماغ فى انبساطه الى عظم القحف صادم هذا الغشاء ولم يصادم القحف فيكون هذا الغشاء وقاية للدماغ من الاشياء الغريبة ويسمّى الامّ الحاوية ثم لما كان جوهر الدماغ على ما هو عليه من اللين وسرعة الانفعال عن ادنى سبب خلق له حصن صلب من العظم وهو القحف وجعل بعيداً منه ليدفع الافات عنه ولا يضرّه بنفسه لانه لو كان ملاقيًا له وهو صلب يصادمه دائمًا فيضغط عنه وكان دايم النكاية منه فجعل الامّ الرقيقة الحاوية للدماغ معلقة فى القحف وجعلت الرباطات الواصلة للدماغ بالقحف ناشية من فوق بطونه حتى ترفع الاجزاء التى تعلو البطون ولا تقع للينها على ما دونها فيبقى محفوظ التجويف ء وطول الدماغ ثلث بطون وان كان كل بطن منه فى عرضه ذا جزءين فالجزء المقدم محسوس الانفصال الى جزءين عظيمين يمنة ويسرة وهذا الجزء يعين على الاستنشاق وعلى نقص الفضل بالعطاس وتوزيع

الروح لحساس وعلى افعال القوة المصورة واما البطن المؤخر فهو ايضا عظيم لانه يملا تجويف عضو عظيم ولانه مبدا النخاع ومنه يتوزع اكثر الروح لمحرك وهناك افعال القوة لحافظة لكنه اصغر من البطن المقدم ومن كل واحد بطنى لجزء المقدم ومع ذلك فانه يتصغر تصغرًا مدرجًا الى النخاع ويتكاثف تكاثفًا الى الصلابة واما البطن الاوسط فانه كمنفذ من لجزء المقدم الى لجزء المؤخر وكدهليز مضروب بينهما وقد عظم لذلك وطال لانه مؤدّ من عظيم الى عظيم وبه يتّصل الروح المقدم بالروح الموخر ويتادى ايضا الاشباح المتذكرة وبتشقق مبدا هذا البطن الاوسط تشققًا كرى الباطن كالازج ويسمّى به ليكون منفذًا ومع ذلك مبعدًا بتدويره من الافات وهذا المنفذ نفسه بطن ولما كان يودّى من التصور الى لحفظ كان احسن موضع للتفكّر والتخيّل ولحكمة الالهية اقتضت ان يكون مقدم الدماغ فى غاية اللين لان ظاهره منشا شعب لحواس وباطنه محلّ التخيّل والاحساس ولين الموضع مناسب لهما للانطباع وسرعة القبول وان يكون موخر الدماغ اصلب من المقدم لانه ظاهره منشا الشعبة العظيمة التى هى النخاع وباطنه موضع لحفظ والصلابة مناسبة لهما فسبحان من اتقن كل شىء خلقه،

النوع الثانى الرية وهى جسم متخلخل رخو كانه زبد منعقد وذلك لكونه آلة الترويح عن القلب ولزيادة الحاجة الى الانبساط والانقباض جعلت من لحم رخو لان الرخاوة تعين على ذلك ومعنى الترويح جذب هواء صاف يقع على القلب ويروح عنه ويخرج هواء متحرقًا احراقه احراق القلب ومدخل الهواء قصبة الرية وهى آلة الصوت ايضا وخلقت مجرى واسعا مولفًا من خلق غضروفية مربوطًا بعضها ببعض برباط غشاءى وانما خلق واسعًا لينفذ فيه من الهواء شىء كثير فى زمان يسير مقدار الكفاية وانما خلق من خلق غضروفية ليكون مفتوحًا دائمًا فلا يفتقر الى آلة تفتحه لان لحاجة الى التنفس دائمًا ماسّة وانما خلقت قصبة الرية محتاجة الى ان تتّسع فى حال وتضيق فى حال لاختلاف لحاجة اليها عند شدّة الصوت وضعفه ولم يخلق خلقاتها تامّة والّا لم تتمدّد فى العرض المذكور فخلق ثلاثة ارباعها غضروفية وتمم باقيه بالغشاء وجعل جانبها الغشاءى الى نحو المرى ليتطاوع عند الازدراد وجانبها الغضروفى الى لخارج لانه اصلب فيكون اصبر على المصادم لخارجى ثم ان قصبة الرية اذا جاوزت الترقوة وانصت الى فضاء الصدر انقسمت قسمين يمينًا ويسارًا ثم ينقسم كل قسم منها الى اقسام مختلفة على حسب انقسام الاوردة

والشرايين التى منافذها الى هذه القصبات ليدخل الهواء فى الشرايين من الرية عند انبساط القلب ويندفع منها الدخان عند انقباضها ولما كان الهواء الذى يجذبه العضو لم يكن صالحًا لترويح القلب حتى يصير معتدلاً موافقًا له خلقت القصبات التى هى خزانة الهواء لحفظ جوهر الهواء المحصور فيها وانضاجه واعداده موافقًا للقلب وصلاحيته لان يتكوّن منه الروح كما ان جوهر الكيلوس المحصور فى الكبد ينضجه الكبد ويجعله دمًا صالحًا لان يتكوّن منه بدل ما يتحلّل من الاعضاء واما نفس الرية فتكتنف القلب وهى منقسمة بقسمين احدهما فى تجويف الصدر الايمن والاخر فى تجويف الصدر الايسر ليحصل منفعة ريتين ما دامت الرية سليمة ومتى وقعت فى احد الجانبين آفة تمنعه من تادية فعله قام الجانب الاخر بتادية الفعل وهو فايدة الترويح ولا يودى الى فساد البطن ؞

النوع الثالث **القلب** وهو جسم صنوبرى الشكل لحمى الجوهر له تجويف يحوى الدم والروح الحيوانى ومنه ينصبّان الى ساير البدن فى الشرايين ولحمه قوى لئلا ينفعل بالموذيات واعلاه غليظ لانه منبت الشرايين واسفله مستدق كراس الاترجة ليبعد عن عظام الصدر من جهاته وله غلاف خصف يوقيه ويسمّى الشغاف لانه منبع الروح الحيوانى ولهذا المعنى وقع فى وسط البدن لان الوسط ابعد المواضع من الخارج وفى احصن المكان بين حرزين فى فضاء كالتنور المبنى حواليه وحوالى الرية التى هى حرزه الاول وهذا التنور مبنى من عظام الصدر والاضلاع وفقار الظهر وجعل هذا الحصن متجافيًا عنه بينه وبين القلب فضاء ليفيد الوقاية من غير مماسّة وملاقاة فان الحصن صلب والقلب والرية لينان متحرّكان حركة انقباض وانبساط فحفظ الحصن اياهما من الآفات من بعد افضل فيبقى مصونًا عن المصادمات والحرّ والبرد فيبقى الحرارة الغريزية محفوظة ولما كان البدن محتاجًا الى الدم الذى انضجه القلب ورقّقه ولطّفه واسخنه بالحرارة الغريزية ليفيد قوة الحياة جعل فى القلب تجويفًا يرد اليه الدم من الكبد ويستقرّ فيه حتى يغتذى منه هو ويغذى من الباقى بعد ما صيّره على النحو المذكور وجعل هذا التجويف فى الجانب الايمن لمحاذاة الكبد ليصل اليه الدم من العروق الطالعة اليه بسهولة ولما كان البدن محتاجًا ايضا الى ان تصل اليه من القلب قوة الحياة والحرارة الغريزية دائمًا وذلك بتوسّط الروح جعل فيه بطن فى الجانب الايسر ينشا منه الروح دائمًا وجعل هذا البطن اعظم من البطن الايمن لان حاجة البدن الى الروح الحيوانى

اكثر من حاجته الى الدم الحيوانى من جهة ان قبول الروح قوة الحياة اكثر فايدة وخلق بين البطنين منفذ فى الحاجز بينهما لينفذ فيه الدم من الايمن الى الايسر والروح من الايسر الى الايمن ثم انشا من الجانب الايسر الشرايين ليشرى فيهـا الروح الحيوانى والدم الحيوانى الى ساير البدن ولم يجعل لكل واحد منهما منفذاً يجرى فيه لامرين احدهما ان المقصود كلّما كان الالات اقلّ كان اولى والثانى ليكون الروح الحيوانى والدم الحيوانى معاً فيقوى احدهما بالاخر فيكون الروح كالمنفس بالدم ويكون بخار الدم زايداً فى الروح ويبقى كل واحد منهما محفوظاً بالاخر لاشتراكهما فى الحرارة الغريزية والقوة الحيوانية ولما كان القلب محتاجاً الى الغذاء كساير الاعضاء بل اكثر لانه ادوم حركة منها واسخن وجب ان يرد اليه الغذاء من الكبد فخرج من حدبة الكبد عرق عظيم ودخل فى تجويف القلب الايمن ليملاه دماً ويغتذى منه القلب والباقى يصير دماً حيوانيّـاً ثم يسرى بواسطة الشرايين فى جميع البدن ولمـا كان القلب محتاجاً الى الاحساس بالموذى خلق له شعبة دقيقة متّصلة بالغشـاء الذى على القلب منشاها من الدماغ لفايدتين احداهما الاحسـاس بالموذى بواسطة الغشـاء الذى عليه وخلق طرف هذه العصبة متّصلاً به ليشعـر بحضور الموذى فيهتاج قوة الدافعة لدفعه والفايدة الاخرى ان القلب لما كان معدنًا للقوة الحيوانية وهذه القوة هى التى تنفعل بالافعال النفسـانية كالغضب والخوف والسرور والحزن وغير ذلك وهذه الافعال حادثة من اشياء سانحـة من خارج البدن يوثر فيها والحواسّ هى التى تدرك هذه السوانح فيعرف كلّ واحد منها انه مّما يغضب عليه او يشاق اليه او يحزن له او يسر به ثم توصل هذه الاخبار الى القلب فتنفعل الانفعالات التى تنبغى فوجب ان يكون بين الدماغ الذى هو مبدا الاحساس والقلب الذى هو مبدا الانفعالات اتّصال فجعلت الشعبة الواصلة من الدماغ مبثوثة فى جميع جرم القلب ليحصل الفوايد التى ذكرناها وانّمـا وضع القلب فى الصدر مايلاً الى اليسار ليبعد عن الكبد فيتّسع مكان الكبد ولا يجتمع الحارّان فى شقّ واحد بل يعتدل الامر بوضع الكبد فى اليمين ووضع القلب مائلاً الى اليسار فان الطحال وان كان فى اليسار لكنه غير حار بنفسه ؎

النوع الرابع الكبد وهو جسم لحمى الين من القلب وارطب يحوى روحـاً طبيعيّـا ودما غاذيا ينفذ منه فى العروق الى ساير الاعضـاء وهو موضـوع فى الجانب الايمن تحت الضلوع العالية من ضلوع الخلف وشكله هلالى تقعيـره فى

الجانب الذى يلى المعدة وحدبته يلى الحجاب وهو مربوط برباطات تتصل بالغشاء الذى عليه وتنبت من مقعره قناة صورتها صورة العرق لكنها لا تحوى دماً وتنقسم الى اقسام ثم ينقسم كل قسم منها الى اقسام كثيرة جدًّا فتاتى منها اقسام الى قعر المعدة والى المعا الاثنى عشر اصبعاً والى المعا الصايم ثم الى ساير الامعاء حتى تبلغ المعا المستقيم وفى هذه الفوهات يجذب الغذاء الى الكبد وكلما انجذب صار الى الاضيق من الاوسع حتى يجتمع فى القناة المذكورة ثم ان هذه القناة تنقسم فى داخل الكبد الى اقسام كثيرة دقيقة ويتفرق فيه فاذا انجذب الغذاء اليه يصير فيه دماً ثم يلتقى هذه العروق عرق فى حدبة الكبد يطلع منها ثم يتفرق فى جميع البدن ويحمل الدم الى البدن كله فى الاوردة وخلق جرم الكبد شبيهاً بالدم المجمود الذى انعقد حتى اذا احال جوهر الكيلوس الى شبيه جوهره صار دماً مجموداً ،

النوع الخامس المرارة وهى وعاء المرة الصفراء موضوعة فى مقعر الجانب الاعلى من الكبد ولها مجريان احدهما يتصل بتقعير الكبد والاخر يتشعب فيتصل بالامعاء العليا وباسفل المعدة فالمرارة تجذب من مقعر الكبد المرة الصفراء باحد مجرييها وتقذفها بالمجرى الاخر الى الامعاء اما الجذب فلتصفية الدم من الخلط الردى واما الصب الى الامعاء فلتنقيتها من الفضول وينصب منها الى عضلة المخرج وينبه على الحاجة ولما كانت المعدة والامعاء محتاجة الى تنقية لما يبقى فيها من الغذاء فضلة لزجة تتلطخ بها جعل للمرارة مجرى ضيقاً الى المعدة فتنصب اليها المرة فى بعض الاوقات فيجلوها ويغسلها من الخلط البلغمى الذى ينشا فيها دائماً وتلك الاوقات هى عند خلاء المعدة واشتداد الجوع لئلا يعظم ضررها فانها لو كان انصبابها عند امتلاء المعدة لاختلطت المرة بالغذاء وافسدته وجعل لها مجرى اخر الى الامعاء لتنصب اليها فيجلوها بجذبه من الفضلات ويغسلها من لطخات الاثقال ،

النوع السادس الطحال وهو جسم لحمى طويل الشكل يحوى دماً سوداوياً موضوع فى الجانب الايسر مربوط بربط يتصل بالغشاء الذى عليه ينبت منه قناتان احداهما تتصل بالكبد عند تقعيره والاخرى بفم المعدة وهو يجذب باحد مجرييه الخلط السوداوى من الكبد لئلا ينفذ الكبد الدم مع السوداء بل ينفذه صافياً عن الخلط الردى ويدفع بالمجرى الاخر السوداء الى فم المعدة ليثير شهوة المعدة وينبه على ذلك بلذعه ودغدغته لشدة الحموضة والطحال يقابل المرارة حتى فى الوضع والمزاج والانفعال فان المرارة فى اليمين من

البدن والطحال فى اليسار وايضا جعل مجرى المرارة فى الجانب الاعلى من مقعر الكبد ومجرى الطحال فى الجانب الاسفل لان السوداء اغلظ من الصفراء وجميع الاخلاط فتميل الى ناحية السفل وكما ان الصفراء تغسل الامعاء وتنبه على خروج الفضلة فالسوداء تنصب الى فم المعدة وتنبه على شهوة الغذاء انظر الى حكمة الصانع جلّت قدرته كيف اقتضى تدبيره تصفية الدم من الصفراء والسوداء ليصلح ان يكون غذاء صالحاً سليماً من الفضول ثم استعملها لغايدتين عظيمتين احداهما التنبّه على شهوة الغذاء والاخرى التنبّه على خروج الفضلة،

النوع السابع المعدة وهى جسم شبيه بقرعة طويلة العنق مركبة من ثلاث طبقات مولفة من شظايا دقاق شبيهة بشظايا العصب تسمى الليف يحيط بها لحم وليف احدى الطبقات بالطول والاخرى بالعرض والاخرى بالوراب فبالليف الطولانى يجذب الغذاء وبالمعرض يدفعه وبالمورب يمسكه ريثما تؤثر فيه الحرارة وينضجه وجعل موضع المعدة تحت آلات التنفّس لئلّا تزحمها عند امتلائها وانّما وضعت تحت القلب وفيما بين الكبد من جهة اليمين والطحال من جهة اليسار ولحم الصلب لتنال من حرارة هذه الاعضاء فينهضم فيها الغذاء وجعل امامها الى صفاق البطن ليتمدّد اذا امتلات من الغذاء وخلقت مستديرة الشكل لتسع غذاء كثيراً ولتكون ابعد من قبول الآفات وقعرها اوسع من اعلاها لان قامة الانسان منتصبة وما يناوله من الطعام والشراب ثقيل فحركة الجميع الى جهة قعر المعدة اقتضت ان تكون اوسع وفم المعدة مفتوح ابداً لان وضعه فوق المعدة فلا يخرج منه ما فى المعدة وخلق مجراها الى المعا بحيث ينفتح فى وقت وينغلق فى وقت لان وضعه اسفل ويحتاج الغذاء ان يثبت فيها مدة لينهضم فلو كان مفتوحاً لنزل الغذاء فيه من غير لبث فخلق هذا المجرى بحيث تغلقه القوة الماسكة من لدن حصل الغذاء فى المعدة الى ان ينهضم فعند ذلك تكفّ الماسكة من فعلها فيفتح هذا المجرى الى الامعاء واخذ الدافعة فى دفع الثقل الى الامعاء وخلق من خارج المعدة عليها غشاء وثرب امّا الغشاء فليكون وقاية لها وليربطها بالاعضاء التى حولها وامّا الثرب فلتسخين المعدة بجوهرها الحارّ الدسم وجعل الثرب من قدام اكثر لان يوقع وصول البرد من هذا الجانب اكثر وخلق فم المعدة اكثر عصباً ليكون قوى الاحساس فى حاجة البدن الى الغذاء كالمخبر للقوة الارادية بالجوع وخلق قعرها اكثر لحماً لينضج الغذاء بحرارة اللحم،

النوع الثامن المعا وهو جسم من جوهر المعدة مجوف ليس بواسع التجويف له شظايا بالطول والعرض والوراب ينزل فيه ما ينهضم فى المعدة من الغذاء وهذا الجسم ينعطف ويلتفّ وفى مروره عطفات كثيرة واليه من الكبد جداول كثيرة ضيقة وانما خلق من جوهر المعدة ليتمّ فيه هضم ما قصرت المعدة عن هضمه وانما لم يخلق واسع التجويف ليكون اشتماله على ما ينفذ فيه زماناً طويلاً فيتمكّن من تغيير الغذاء وهضمه ويتمكّن الجداول من مصّ ما فيه من الغذاء وامّا طوله فليمصّ الثالث ما فات الثانى وهكذا الى اخرها فلا يبقى مع الفضول شئ من الغذاء وامّا الشظايا فالموضوعة بالطول لجذب الغذاء والموضوعة بالعرض لدفعه والموضوعة بالوراب لامساكه والامعاء جميعها ستة ثلاثة دقاق وهى العليا وثلاثة غلاظ وهى السفلى فاول الدقاق المعا المتّصل باول المعدة ويسمى الاثنى عشر اصبعاً لانه بهذا المقدار ويتلوه المعا الصايم لانه فى اكثر الاوقات خالٍ ويتلوهما معا يسمى الدقيق وهذا المعا ملتفّ بنلافيف كثيرة واما السفلى فاولها الاعور وهو واسع ليس له منفذ فى الجانب الاخر بل هو مثل كيس يدخل فيه ما يدخل فى وقت ويخرج فى وقت آخر من ذلك المنفذ بعينه وهو موضوع فى الجانب الايمن ويتلوه القولون وابتداؤه من الجانب الايمن ويأخذ فى عرض البطن الى الجانب الايسر ويتلوهما المعا المستقيم وهذا المعا له تجويف واسع يجتمع فيه الثقل كما يجتمع البول فى المثانة وعلى طرف هذا المعا العضلة المانعة من خروج الثقل حتى تطلقه الارادة ؞

النوع التاسع الكلية وهى جسم صلب لحمى من شانه تصفية الدم بجذب مائيته وارسال تلك المايية الى المثانة على وجه لا يمكن رجوعها وهما اثنتان على جنبى خرز الصلب بالقرب من الكبد والكلية اليمنى ارفع قليلاً ولكلّ واحدة منهما عنقان احدهما يتّصل بالعرق العظيم الطالع من حدبة الكبد والاخر يمرّ مستقلّا حتى يتّصل بالمثانة ولما كان الغذاء لا ينطبخ الّا بتوسّط الجوهر المائى ولا ينفذ فى الجداول الضيقة الى الكبد الّا اذا كان رقيقًا جدًّا ولا فى الاوردة الضيقة المبثوثة فى الاعضاء الّا بمائيتها فبعض تلك المائية ينصرف الى الغذاء والبعض الاخر ينتفع فى طبخ الغذاء فاذا تمّ الطبخ استغنى عنها فيحتاج الى الاستفراغ فخلق الكليتان لجذب هذه المائية الزايدة على الحاجة ودفعها الى المثانة على وجه لا يمكن رجوعها الى ورائها لانه كلّما كثرت المائية تمدّدت المثانة وانغلق المجرى اشدّ انغلاقًا ولما كانت الفضلة المائية كثيرة خلقت كليتان اذ لو كانت واحدة لاقتضت كبر الجرم فان كان وضعهما فى

احد الجانبين مال البدن الى ذلك الجانب وان كان فى الوسط ينفعل عن فقار الظهر فجعل وضعهما فى الجانبين ليعتدل ثقلهما وامالتهما ه

النوع العاشر المثانة وهى جسم مجوف عصبانى مولف من طبقتين مغيض للبول على فمه عضل يضمه ويمنع خروج البول من غير ارادة والبول يأتيهما من الكليتين وانما خلقت عصبانية لتحس بالامتلاء وتتمدد وجعل داخلها من ثلاث لفايف احداها بالطول ليتم بها الجذب من الكليتين والثانية بالعرض ليتم بها الدفع الى خارج والثالثة بالوراب ليتم بها الامساك الى ان يجتمع شیء كثير ثم يدفعه مرة واحدة ولما كانت الفضلة المائية كثيرة لم يجعل استفراغها طبيعيًا والّا كان يسيل دمًا بل جعل وقت استفراغها الى القوة الاختيارية وجعل المثانة محلّها ليجتمع فيها شيئًا فشيئًا ثم جعل على طرفها عضلة تفتحها وتغلقها بالاختيار ه

النوع الحادى عشر الات التوليد وهى متساوية فى الذكور والاناث الّا ان القوة المدبرة ابرزت الة الذكور لفرط حرارتهم وتركت الة الاناث داخلة لنقصان الحرارة كما تجد مثال ذلك فى عين الخلد وهو نوع من اليرابيع اكمه فان الطبيعة اجتذبت له عينًا تامّة الّا انها لما قصرت عن ان تشق عنها الجلد الحاصر لها بقيت ناقصة غير بارزة ه فاذا فرضت آلة الذكور داخلاً فيكون الصفن وهو الكيس الذى فيه الانثيان موضع الرحم والاحليل موضع عنق الرحم الا ان الخصى فى الذكور داخل الصفن وفى الاناث خارج الرحم بجنبها ليتّسع مكان الجنين وآلات التوليد كثيرة فمنها عروق ملتفة يحتوى عليها لحم غددى تنصبّ اليها فضلة غذاء الصلب فتعدّها لان تكون منيًّا وتسمى اوعية المنى ومنها ما يعطى هذه المادّة قوة التكوّن كالانثيين من الرجل والمراة فانهما من لحم صلب غددى وهما فى الذكور مودوعان فى الصفاقين شبه كيس يسمى الصفن وفى الاناث خارج الرحم وخصى الاناث اصغر من خصى الذكور واشدّ تفرطحًا ينصبّ منهما المنى من الاناث الى تجويف الرحم ومن الذكور الى الاحليل ومنها القضيب وهو جسم عصبى نابت من عظم العانة كثير التجاويف تحته شريانان وعروق كثيرة ينفذ منه مجريان الى الانثيين ينصبّ فيهما المنى من الانثيين الى الاحليل وهو بمنزلة رقبة الرحم فى الاناث ولما وجب ان يكون القضيب متوترًا متمدّدًا فى وقت ومسترخيًا متقلّصًا فى وقت اما تمدّده ففى اوقات التوليد ليصل الى فم الرحم فيلقى المنى اليها من غير ان يغشاه هواء او جسم غريب يبطل قوّته ولينفتح مجرى المنى فيه فيتّسع

فيمكن للقوة الدافعة زرقه ودفعه بقوة وبسرعة من اوعية الى قعر الرحم واما استرخاءه ففى اوقات لا يقصد فيها الايلاد لئلّا يمنع البدن او ساير اعضائه عن شئ من فعلها فاقتضت القوة المدبرة خلقه من جوهر صلب له تجويف حتى اذا امتلا تجويفه من الريح توتّر وانتصب واذا خلا من الريح يسترخى ولم يخلق من جوهر العظم والّا لكان غير مسترخ بل خلق متوسّطًا من جوهر الرباط والعصب امّا العصب فلقبول التمدّد واما الرباط فلنشوة من العظم ونبته عليه وانما انشى من عظم العانة ليكون منبته صلبًا عظيمًا فيكون اوفق لجودة فعله فلا ينثنى اذا انتصب ووخز ولا يميل الى احدى الجهات وانشى من اعلى القحقح ولم ينش من اسفله ليبعد عن المخرج فلا يتلوث ولم يركز فى موضع اعلا من هذا الموضع كما جعله ارفع من عظم العانة فان هذا الموضع ليس فيه عظم يركز فيه ولم يجعله فى جانب من البدن لان العضو الذى يوجد فى جانب يحتاج ان يكون فى الجانب المقابل مثله والاعضاء المفردة توجد فى الوسط كما ترى من الانف واللسان والقلب والمعدة وغيرها ومنها الرحم وهى من جوهر عصبى لتكون صادقة الحسّ فتكون صادقة الالتذاذ وليمكنها ان تتمدّد وتتّسع عند نشو الجنين وتنقبض وتتقلّص عند خلوها وهى موضوعة بين المثانة والمعا المستقيم لان ذلك اوفق المواضع لتكوّن الجنين ونموّه وولادته امّا تكوّنه فلانها وسط الاحشاء فتكون اسخن المواضع وارطبها واما نموه فلان هذا الموضع يمكن تمدّده بحسب تمدّد الجنين وامّا ولادته فلثقله وميله الى اسفل والمعونة عضلات البطن فى اخراجه وخلق للرحم بطنان من اليمين واليسار وجعل البطن الايمن اسخن مزاجا واقوى قوة وذلك بالدم والروح الواردين اليه من القلب والكبد ليكون موافقًا لتكوين الذكر والبطن الايسر بخلاف ذلك ليكون موافقًا لتكوين الانثى وجعل لها زايدتان تمتدّان متصايقتين حتى تتّصلا بالانثيين الموضوعتين خارج الرحم والزايدتان تسميان قرنى الرحم لتجتذب الرحم بهما المنى الذى ينصبّ من انثى المراة ولها عنق ينتهى الى القبل وهو بمثابة الاحليل من الذكر وفم الرحم من البكر منضمّ متغضّن قد انتسجت فيما بين تلك الغضون عروق دقاق تنقطع عند الافتضاض واذا علقت المراة انضمّ فم الرحم حتى لا يدخلها الميل واذا حضر وقت الولادة او حدث بالجنين آفة اتّسع حتى تنفذ منه جثّة الجنين والرحم تجتذب منى الرجل بواسطة عنقها وتجتذب منى المراة بواسطة قرنيها وجعل لها رباطات سلسة يربطها بفقار

الظهر وباعصاء اخر محيطة بها اما ربطها فلتبقى على مكانها واما كونها سلسة فليمكنها التمدّد حالة الحبل والتقلّص حالة الخلو، هذا مما صح عند ارباب التشريح والله اعلم بكيفية مصنوعاته وهو الهادى الى سواء السبيل ،

خاتمة فى تشبيه بدن الانسان المدينة، قال بعض الحكماء ان الله تعالى لما خلق بدن الانسان وسوّاه ونفخ فيه من روحه كان مثل اساس بنية وتركيب اجزائه وتاليف اعضائه بمثال مدينة بنيت من اشياء مختلفة كالحجارة واللبن والجص والاجر والطين والنورة والرماد والخشب والحديد وما شاكلها فاحكم بنيتها ويشدّ بنيانها وحصن سورها وخطّ شوارعها وقسم محالّها وزيّن منازلها وملا خزاينها واجرى انهارها وفتح سواقيها واشغل ضياعها واقعد تجارها ودبر ملكها وخدم ملكها فخلق تسعة جواهر مختلفة اشكالها وهى ملاك بنيانها ثم الفها وركب بعضها فوق بعض عشر طبقات متصلات بهندامها ثم اسندها بمائتين وثمانية واربعين عمودًا ثم انه سمرها ومدّ حبالها وشدّ اوصالها بسبعماية وعشرين رباطًا ممدودات ملتفات عليها ثم قدر ثبوتها وقسم حوانيتها واودعها احدى عشرة خزانة مملوة جواهر مختلفة الوانها وخط شوارعها وانفذ طرقاتها وفتح ابوابها ثلاثماية وثلاثين مسلكاً لسكانها واستخرج منها عيوناً وشق فيها انهارا ثلاثماية وستّين جدولاً مختلفات بجريانها وفتح على سورها اثنى عشر بابًا من درجات مسالك لجيرانها واحكم بناء هذه المدينة على ايدى ثمانية صنّاع متعاونين هم خدامها ووكل لحفظها خمسة حراس على حفظ اركانها ثم رفع هذه المدينة فى الهواء على عمودين وحركها الى ستّ جهات بجناحين ثم اسكن فيها ثلاث قبايل من الجن والانس والملايكة هى سكانها ثم راس عليهم ملكًا واحدًا وامره بحفظها واوصاه بسياستها ، تفسير ذلك اما الجواهر التسعة هى العظام والمخ والعصب والعروق والدم واللحم والجلد والظفر والشعر والطبقات العشر هى الراس والرقبة والصدر والبطن والجوف والحقوان والوركان والفخذان والساقان والقدمان والاعمدة هى العظام والرباطات هى الاعصاب والاحدى عشرة خزانة هى الدماغ والنخاع والرية والقلب والكبد والطحال والمرارة والمعدة والمعا والكليتان والانثيان والشوارع والطرقات هى العروق الضوارب والانهار الاوردة والابواب الاثنا عشر العينان والاذنان والمنخران والثديان والسبيلان والفم والسرة والصناع الثمانية هى القوة الجاذبة والماسكة والهاضمة والدافعة والغاذية والنامية والمولدة والمصورة والحرّاس هم الحواسّ الخمس السمع والبصر والشم

والذوق واللمس والعمودان الرجلان والجناحان اليدان والجهات الست معروفة والقبايل الثلاث النفوس الثلاث فالنفس الشهوانية كالجنّ والنفس الحيوانية كالانس والنفس الناطقة كالملايكة والرئيس الواحد العقل ء

النظر الخامس في **القوى** القوى صنف من الملايكة خلقها الله تعالى لتدبير هذه الابدان وقوام منافع اعضائها من الافعال والادراكات فتشبه افعالها فيها افعال صنّاع البلاد وسكّانها فان حال البدن مع الروح وهذه القوى تشبه مدينة عامرة بآلاتها مانوسة بسكّانها مفتوحة الاسواق مسلوكة الطرقات مشتغلة الصنّاع وحاله عند النوم وهدوّ الحواسّ وسكون الحركات تشبه حال المدينة بالليل اذا غلقت ابوابها وتعطّلت صنّاعها ونام اهلها ء وقيل ايضا ان البدن كبيت منقّش بنقوش غريبة وصور عجيبة والوان مختلفة فالقوى كتلك النقوش والصور والنفس كالسراج الذى يدار فى اطراف البيت وبسبب وصول ضوءه الى اجزاء البيت يرى فى سقفه وفرشه وحيطانه عجايب ينبهر العقل فيها بل فى كلّ زاوية من زواياه مثل الحسّ والفهم والعقل والعلم والقوى الظاهرة والباطنة والجمال وغيرها فاذا فارق النفس بطلت هذه المعانى كلّها كما ان البيت اظلم عند انطفاء السراج فلا يرى لتلك الصور والنقوش اثر ء وعجايب صنع الله تعالى فى القوى خارجة عن فهم الانسان لكن احببت ان اذكر بعض ما ادركه اذكياء النفوس من الحكماء من العجايب المتودّعة فى الانواع الاربعة من القوى فاقول

النوع الاول **القوى الظاهرة** وهى الحواسّ الخمس اوّلها حاسّة اللمس فانها اول حسّ خلق للحيوان حتى اذا مسّته نار او حديد جارح يحسّ به فيهرب منه ولا يتصوّر حيوان الّا ويكون له هذا الحسّ حتى السدودة التى فى الطين فانها اذا غرزت فيها ابرة انقبضت لتهرب لا كالنبات فانه يقطع ولا يحسّ بالقطع الا ان الحيوان لو لم يخلق له الّا هذا الحسّ لكان ناقصًا لا يقدر على طلب الغذاء اذا كان بعيدًا عنه فافتقر الى حسّ آخر يدرك به ما يبعد عنه فاقتضت حكمة البارى تعالى خلق الشم الّا انه يدرك به الرايحة ولا يدرى انها من اى ناحية جاءت فيحتاج ان يطرف كثيرًا من الجوانب فربما يعثر على الغذاء الذى شمّ ريحه وربّما لا يعثر فيكون فى غاية النقصان فاقتضت حكمة البارى تعالى خلق البصر ليدرك ما بعد عنه ويدرك جهته فيقصد تلك الجهة بعينها الّا انه لو لم يخلق له الّا هذا لكان ناقصًا لان البصر لا يدرك به ما وراء الجدران ولا يدرك بالبصر الا شيئًا حاضرًا واما الغايب فلا

تمكنه معرفته الا بكلام منظم من حروف واصوات يدرك بالسمع فاستدّ اليه حاجته فخلق له ذلك وميّز الانسان بالفهم عن ساير الحيوانات وكل ذلك لا يغنى لو لم يكن حسّ الذوق اذ يصل الغذاء اليه فلا يدرى اموافق او مخالف فياكل فربما يكون شيئًا مضرًا يهلكه كالشجرة يصبّ فى اسفلها كلّ مايع فتجتذب فربما يكون ذلك سبب جفافها ٭

فصل فى فوايد هذه القوى ٭ اما اللمس فهو قوة منبثّة فى جميع جلد البدن يدرك ما يلاقيه ويوثر فيه بالمضادة فيدرك الحارّ والبارد والرطب واليابس والصلب واللين والخشن والاملس والثقيل والخفيف ولها الشعور تتفرق الاتّصال وعوده ٭ واما الشمّ فهو قوة فى مقدم الدماغ يدرك الروايح التى يودى اليها الهواء المتكيف بكيفية ذى الرايحة او البخار المتحلّل من الجسم الذى له تلك الرايحة ٭ واما البصر فهو قوة مرتبة فى عصبة مجوفة فى العين تدرك صور الاشياء ذوات الاضواء والالوان فان الضوء اذا سرى فى الاجسام الشفّافة وحمل معه الوان الاجسام واتّصل بحدقة الحيوان وسرى فيها كسريانه فى ساير الاجسام الشفافة انصبغت الحدقة بتلك الالوان كما ينصبغ الهواء فى الضياء فعند ذلك تحسّ به القوة الباصرة ٭ واما السمع فانه قوة مرتبة فى عصب داخل الصماخ تدرك الصوت الذى يودى اليه الهواء المتموّج بقرع عنيف وحاله شبيه بتموّج الماء فان الهواء اشدّ منه لطافة وخفّة جوهر وسرعة حركات فاذا صدم جسم جسمًا انسلّ الهواء من بينهما بتدافع وتموّج كما اذا وقع شئ فى الماء فيحدث من حركته شكل كرى فكلّما اتّسع ذلك الشكل ضعفت حركته وتموّجه الى ان يضمحلّ فمن حصل من الحيوان السامع فى ذلك الموج دخل اذنيه فتحسّ به القوة السامعة ٭ واما الذوق فهو قوة منبثّة فى جرم اللسان يدرك بها ما يماسّه من المطعوم بواسطة الرطوبة العذبة التى تحت اللسان فان تلك الرطوبة تخالط الجسم الذى فيه كيفية الطعم فتتكيّف بتلك الكيفية او يخالطها بعض اجزاء ذلك الجسم ويودى الى قوة الذوق فيحصل الاحساس بالطعم ٭

النوع الثانى القوى الباطنة وهى اصناف الصنف الاول القوى الخادمة وهى اربع الجاذبة والماسكة والهاضمة والدافعة اما الجاذبة فهى التى تجذب النافع من الغذاء وهى موجودة فى ساير الاعضاء امّا فى المعدة فظاهرة لان الانسان لو عكس حتى يكون راسه على الارض ورجلاه فى الهواء امكنه ان يزدرد واما ساير الاعضاء فان كل عضو يجذب ما يوافقه من الغذاء مع ان غذاء احدها

يخالف غذاء الآخر واما الماسكة فهى الة تمسك ما تجذبه الجاذبة ريثما تتصرّف فيه القوة المغيرة وذلك بان يجعل العضو محتوياً على الغذاء احتواء تامًّا يمسّه من الجانب بحيث لا يترك فيها فرجة واما الهاضمة فهى الة تحيل ما جذبته الجاذبة وامسكته الماسكة الى مزاج صالح للاستحالة الى الغذاء حتى يصير بعضها جزء من المغتذى وبعضها فضلاً واما الدافعة فهى الة تدفع الفضل الذى لا يصلح للاغتذاء او يفضل على القدر الكافى ؏ الصنف الثانى القوى المخدومة وهى اربع ايضا الغاذية والنامية والمولدة والمصوّرة اما الغاذية فهى الة تحيل الغذاء الى مشابهة المغتذى لتخلف بدل ما يتحلّل واما النامية فهى الة تزيد فى اقطار الجسم على التناسب الطبيعى ليبلغ به تمام النشو والفرق بينها وبين الغاذية ان الغاذية تورد الغذاء تارة متساوياً وتارة زايداً وتارة ناقصاً والنامية لا تورد الا ازيد من المتحلّل واما المولدة فهى الة تولد ما يصلح ان يكون مبدء لشخص آخر كالنطفة فى الحيوان والحبّ والنوى فى النبات واما المصورة فهى الة يصدر عنها التخطيط والتشكيل والملاسة والخشونة واشباه ذلك ؏

فصل فى الفوايد العجيبة لهذه القوى فى امر التغذية وذلك ان يصير جزء النبات اجزاء الحيوان فيقوم مقام جزء تلف من البدن وذلك بان تصيره فى المعدة مثل ماء الكشك الثخين ثم تجذبه الى الكبد فيصير دماً ثم الكبد يقسمه على البدن بواسطة الاوردة فيصل الى كلّ عضو حصّة فيصير لحماً وعظماً باطوار وتصرفات كثيرة فيه كما ان البُرّ يجعل طحيناً ثم عجيناً ثم خبزاً بتصرف صنّاع البلد فصناع الباطن هى القوى كما ان صناع الظاهر اهل البلد فقد اسبغ الله عليك نعمة ظاهرة وباطنة فاقول لا بُدّ من قوة تجذب الغذاء الى جوار اللحم والعظم فان الغذاء لا يتحرّك بنفسه ولا بدّ من قوة اخرى تمسك الغذاء فى جواره ولا بدّ من ثالثة تخلع عنه صورة الدم ولا بدّ من رابعة تدفع عنه الفضل والزايد على الحاجة ولا بدّ من خامسة تلصق ما اكتسب صفة العظم بالعظم وما اكتسب صفة اللحم باللحم حتى يصير جزء منهما ولا بدّ من سادسة تراعى المقادير فى الالصاق فيلحق بالمستدير ما لا يبطل استدارته وبالعريض ما لا يزيل عرضه وبالمجوّف ما لا يبطل تجويفه ويحفظ على كل واحد قدر حاجته فانه لو جمع مثلاً من الغذاء على الانف مقدار ما يجمع على الفخذ لكبر الانف وبطل تجويفه وتشوّهت صورة الانسان بل ينبغى ان يسوق الى الاجفان مع دقّتها والى الحدقة مع صفائها والى الفخذ

مع غلظه والى العظام مع صلابتها ما يليق بكلّ واحد منها من حيث القدر والشكل والّا بطلت الصورة ولا بدّ من سابعة تتصرف فى امر التناسل بان يفصل من الغذاء جوهر النطفة لبقاء النوع فان كل فرد من الافراد ضرورى الفناء ولا بد من ثامنة تصدر عنها تمريجات مختلفة بحسب عضو عضو حتى يحصل من النطفة المتشابهة الاجزاء اعضاء مختلفة طويل وعريض ومستدير وذو زاوية ومجوّف ومصمت ودقيق وغليظ وصلب ورخو وهى نقاش تنقش فى ظلمة الاحشاء هذه الاشكال البديعة واعجب منها نقش الحدقة والاجفان والجبهة والخدّ والانف والشفة فالنقش يظهر شيئًا فشيئًا على التدريج ولا يرى ذلك النقاش لا داخلاً ولا خارجًا ولا خبر به للامّ ولا للاب فسبحان من فتح بصاير اوليائه حتى شاهدوه فى جميع ذرات العالم واعمى قلوب اعدائه واحتجب عنهم بعزه وعلائه،

الصنف الثالث القوى المدركة التى فى الباطن وهى خمس الحسّ المشترك والخيال والمتفكّرة والوهم والحافظة اما الحسّ المشترك فهو قوة فى مقدم الدماغ تدرك صور المحسوسات على سبيل المشاهدة وهو غير البصر لانا نرى القطرة النازلة خطًا مستقيما والنقطة الدايرة بسرعة خطًا مستديرًا وليس ذلك فى البصر لان البصر لا يدرك الّا المقابل والمقابل ليس الّا النقطة والقطرة فالذى شاهد الخطّ والدايرة قوى اخرى غير البصر فالصورة الواردة على هذه القوة تارة تكون من خارج بواسطة الحواسّ الخمس وتارة تكون من داخل فان القوة المتخيلة ربما ركبت صورة واوردتها على الحسّ المشترك فتصير مشاهدة كالصور التى تراها المرضى واصحاب الخوف، واما الخيال فهو قوة فى مقدم الدماغ بعد الحسّ المشترك يتحفّظ فيها الصور التى يدركها الحسّ المشترك وهى خزانة له، واما الوهم فهو قوة فى وسط الدماغ تدرك المعانى الجزئيّة المتعلقة بالمحسوسات كصداقة زيد وعداوة عمرو وهى التى تحكم فى الشاة ان الولد معطوف عليه والذيب مهروب عنه واما الحافظة فهى قوة فى موخر الدماغ تحفظ المعانى التى يودى اليها الوهم كانها خزانته وامّا المتفكّرة فهى قوة فى وسط الدماغ ايضا تتصرّف الصور الموجودة فى الخيال والمعانى الحاصلة فى الحافظة بالتفصيل والتركيب فان كانت فى طاعة العقل تسمى متفكرة وان لم تكن فى طاعة العقل تسمى متخيّلة وهى التى تتخيّل انسانًا عديم الراس او انسانًا ذا راسين،

النوع الثالث القوى المحركة وهى صنفان الصنف الاول الباعثة وهى ضربان الضرب الاول القوة الشهوانية وهى القوة التى تدعو الى طلب النافع ومن جملتها

شهوة الماكول فانها كالمادّة للقوى كلّها والمقوية اياها ولو خلق للحيوان القوى الظاهرة والباطنة والمدركة والحركة ولم يخلق ميل فى الطبع وشهوة تستحثه على طلب الغذاء لكانت الحواسّ كلّها معطّلة والقوى ساقطة فكم من مريض يرى الطعام وهو انفع الاشياء له وقد سقطت شهوته فالقوى كلّها فى حقّه معطّلة فاقتضى حكم البارى تعالى شهوة الغذاء فى الحيوان ووكلها به كالمتقاضى ليضطرّه الى التناول فيغتذى فيبقى بالغذاء سليم القوى والاعضاء ، ومنها شهوة الوقاع لبقاء النوع فلو لم يخلق للحيوان هذه الشهوة لادى الى انقطاع نسله سيما نوع الانسان فان له قوة الفكر والحفظ وكان يمتنع عن المباشرة لما فيها من تعب الوضع والحمل والتربية فاقتضت حكمة البارى شهوة الوقاع فى الحيوان ووكلها به كالمتقاضى لتدعوه الى الوقاع فيبقى نسله ، الضرب الثانى القوة الغضبية وهى التى تدعو الى الغلبة ولو لم يخلق للحيوان هذه القوة وهو كثير الاعداء لبقى عرضة للآفات لان كل احد يقصد اما نفسه ليجعله طعمة او يقصد ما عنده من الغذاء الذى يحتاج اليه ونوع الانسان احوج الى هذه القوة لكثرة من يزاحمه فى النفس والمال والحياة والحرم وغيرها فلا بدّ للحيوان من قوة تدفع من يخالفه بها ويغلبه بالدفع ، الصنف الثانى القوة الفاعلة وهى التى يصدر عنها تحريك الاعضاء بمباشرة الافعال طاعة للقوة الشوقية وذلك بان تشنّج الاوتار وترخيها فتحرك بها الاعضاء والمفاصل وتبسطها وتثبتها فلو لا هذه القوة لكان جميع بدن الانسان كاليد الشلّاء وكان الانتقال والقبض والبسط غير ممكن وكان جميع ما ذكرنا من القوى قاصرة وان الحسّ لا يفيد الّا الادراك والارادة لا تفيد الّا الميل ولا كفاية بها لو لم يكن للحيوان آلة الطلب والهرب فكم من زمن مشتاق الى شىء بعيد عنه يدركه لكنه لا يمكنه ان يمشى اليه لفقد الآلة فاقتضى حكم البارى تعالى آلات الحركة لتكون حركتها بمقتضى الشهوة طلبًا وبمقتضى الكراهة هربًا ،

النوع الرابع **القوى العقلية** وهى اربعة اقسام الاول القوة التى بها تفارق الانسان البهايم وهى التى بها استعدّ لقبول العلوم النظرية وتدبير الصناعات الفكرية فيقال انها القوة الغريزية بها يستعدّ الانسان لادراك العلوم النظرية فكما ان الحياة هى للجسم للحركات الاختيارية والادراكات الحسية فكذلك هذه القوة الغريزية تهيئة الانسان للعلوم النظرية والصناعات الفكرية والحكماء يقولون لها العقل الهيّولانى وهى مجرد الاستعداد الذى موجود فى الطفل وغير موجود فى ولد البهيمة ، الثانى القوة التى تخرج الى الوجود فى ذات الطفل المميز

وجواز الجايزات واستحالة المستحيلات كالعلم بان الاثنين اكثر من الواحد والشخص الواحد لا يكون فى مكانين فيقال له التصورات والتصديقات الحاصلة للنفس بالفطرة والحكماء يسمونها العقل بالملكة، والثالث قوة تحصل بها العلوم المستفادة من التجارب بمجارى الاحوال فمن اتّصف بها يقال انه عاقل فى العادة ومن لم يتّصف بها يقال انه غبى غمر فيقال لها معانى مجتمعة فى الذهن من مقدمات تستنبط بها المصالح فى الاعراض، والرابع قوة بها تعرف حقايق الامور وعواقبها فتقمع الشهوة الداعية الى اللذّة العاجلة وتحتمل المكروه العاجل لسلامة الاجل فاذا حصلت هذه القوة يسمى صاحبها عاقلاً من حيث ان اقدامه واحجامه بحسب ما يقتضيه النظر فى العواقب لا بحكم الشهوة العاجلة والاوّلان بالطبع والاخيران بالاكتساب ولذلك قال امير المومنين على عليه السلام

رايت العقل عقلين   فمطبوع ومسموع
فلا ينفع مسموع   اذا لم يك مطبوع
كما لا تنفع الشمس   وضوء العين ممنوع،

فصل فى تفاوت الناس فى العقل، اختلف الناس فيه والحقّ ان التفاوت يتطرّق فى القسم الاول والثالث والرابع امّا القسم الثانى فهو العلم بوجوب الضروريات وجواز الجايزات واستحالة المستحيلات فانه غير قابل للتفاوت، امّا القسم الاول وهو الغريزة فالتفاوت فيه لا سبيل الى جحده فانه مثل نور يشرق على النفس ومبادى اشراقه عند سنّ التمييز ثم لا يزال ينمو ويزداد نمواً الى ان يتكامل بقرب الاربعين وكيف ينكر تفاوت الغريزة وقد شاهدنا اختلاف الناس فى فهم العلوم وانقسامهم الى بليد لا يفهم بالتفهيم الّا بعد تعب طويل والى ذكى يفهم بادنى رمز والى مغفل كثير الخطايا قليل الصواب والى فطن كثير الصواب قليل الخطا والذى يصحّح تفاوت الناس فى العقل ما روى ان ابن سلام سال رسول الله صلعم فى حديث طويل فى آخره وصف عظم العرش وان الملايكة قالوا يا ربّ هل خلقت شيئاً اعظم من العرش قال نعم العقل قالوا وما بلغ من قدره قال هيهات لا يحاط به علما هل لكم علم بعدد الرمل قالوا لا قال فانى خلقت العقل اصنافاً شتى كعدد الرمل فمن الناس من اعطى حبّة ومنهم من اعطى حبّتين ومنهم الثلاث والاربع ومنهم من اعطى فرقاً ومنهم من اعطى وسقاً ومنهم من اعطى اكثر من ذلك، ويدلّ على ذلك ايضا حكايات عجيبة منها ما حكى ان بعض الاطبّاء دخل على مريض وجسّ نبضه وشاهد بقربه

شيئًا من الفواكه فقال له لعلّك اكلت شيئًا من الفواكه قال نعم قال له لا تدل منها فانهـا تضرّك ثم دخل عليه فى اليوم الثانى وفعل مثل ما فعل فى اليوم الاول وقال له لعلّك اكلت الفروج قال نعم فقـال اما قلت لا يصلح الفروج لك فتعجب الناس من حذقه وكان لذلك الطبيب ابن قال يا ابت كيف عرفت تناوله الفـاكهة والفروج فقـال يا بنى ما عرفت ذلك بمجرد الطبّ بل به والفراسة فساله عن معرفته ذلك بالفراسة فقـال انى لمـا دخلت دار المريض رايت سقاطات الفاكهة فى صحن الدار ثم رايت فى وجه المريض انتفاخًا لم يكن قبل ذلك وفى النبض لينـًا وفى التفسرة غلظـاً وفجاجة وعلمت ان الفاكهة اذا حضرت عند المريض لم يصبر عنها بل تناول منهـا فظهر لى من هذه الشواهد كلّها انه يناول شيئًا من الفاكهة ومع هذه الشواهد ما جزمت به بل قلت لعلك فعلت هذا وفى اليوم الاخر رايت ريش الفروج عـلى باب دار المريض وفى النبض امتلاء وفى رسوب المـاء غلظـاً ثم علمت ان الفروج لا ياكله غير المريض فظهر لى بهذه الشواهد انه اكل الفروج فقلت ما قلت فسمع منه ابنه هذا الكلام واحبّ ان يسلك مسلك ابيه فدخل على مريض وجسّ نبضه وشاهد تفسرته فقال لعلك تناولت لحم حمار فقال المريض حاشا وكلّا بان يوكل لحم الحمار ايهـا الطبيب فخجل وخرج من عنده فانتهى الخبر الى ابيه فاحضره وقال كيف عرفت انه اكل لحم الحمار فقال لانى رايت فى دارهم بردعة واكافًا فعلمت انهما لا يكونا الا لحمار ثم قلت لو كان الحمار حيًّا لمـا كانت بردعته هاهنا بل كانت على ظهره واذا لم يكن حيًّـا لم يبق الّا انهم ذبحوه واكلوه فقـال ابوه لو كان شىء من هذه المقدمات صحيحـًا لرجوت النجابة فيك ولكن المقدمات كلّها فاسدة وطمع النجابة منك محال ونعم ما قل

فلا ينفع مسموع   اذا لم يك مطبوع ،

وحكى ان شخصًا ذا هيئة ولحية دخل يومًا على ابى حنيفة رحمة الله عليه وهو يدرس فلمّا راه من بعيد قل لاصحابه تثبتوا كيلا ياخذ عليكم هذا الرجل شيئًا فلما جلس ابو حنيفة يذكر اوقات الصلوات ويقول اما الصبح فيدخل وقته بطلوع الفجر الثانى ويبقى الى طلوع الشمس فاذا طلعت الشمس زال وقته فتمال الرجل وان طلعت الشمس قبل الفجر كيف حكمها فالتفت ابو حنيفة الى اصحابه وقال كونوا كما شيتم فان الامر على خلاف ما حسبنا ،

وحكى ان معوية بن مروان ضاع له بازى فقال اغلقوا باب المدينة كيلا يخرج ، ووقف على باب طاحونة فراى حمـارًا يدور بالرحى وفى عنقه جلاجل فـقـال

للطحّان لِمَ جعلت الجلجل فى عنقه فقال اعزّ الله الامير ربّما ادركنى نعسة فاذا لم اسمع صوت الجلجل اعلم انه واقف صحت به فانبعث قال ارايت ان وقف وحرك راسه بالجلجل هكذا وحرك راس نفسه فقال الطحّان ان وقع لى حمار بعقل الامير فبرته غير هذا التدبير، وحكى ان الامير ذا السعادات اخطا الفرس تحته فامر بقطع قصيمه تادّباً له فقيل له فى ذلك فقال اعطوه ولكن لا تعلّموه انى علمت ذلك، وحكى ان امراة ابى الهذيل ضربها الطلق فذهب هو الى القابلة وقال لها امضى الى بيتنا لتقبلين امراتى واجهدى ان يكون غلاماً فانى اعطيك ديناراً، وحكى ان دجلة قد مدّت فى عهد المامون فقال المنصور بن النعمان قد مدّت دجلة فاشر علينا فقال نكترى مائة سقّاء يستقون الماء ويرشّون فى الطين فضحك المامون،

وامّا القسم الثالث وهو علم التجارب والرسوم والعادات فتفاوت الناس فيه ظاهر وتدلّ عليه حكايات عجيبة منها ما حكى ان ابا النجم العجلى دخل على هشام بن عبد الملك وانشده ارجوزته الله اولها ، الحمد لله الوهاب المجزل، وهى من اجود شعره فاستحسنها هشام واصغا اليه الى ان انتهى الى قوله ، والشمس فى الجوّ كعين الاحول، فغضب هشام وكان احول وامر بصفعه واخراجه، وحكى ان رجلاً قال لشريح القاضى ما تقول فى رجل توفى وترك ابيه واخيه فقال له قُلْ اباه واخاه فقال كم لاباه واخاه فقال قل كم لابيه واخيه فقال اما علّمتنى فقال علّمك الله فان تعليمى لا ينفعك شيئاً، وحكى ان بعض الملوك قال لصاحب خيله قدّم الفرس الابيض فقال له وزيره ايها الملك لا تقل الفرس الابيض فانه عيب يخلّ هيبة الملوك ولكن قل الفرس الاشهب فلما احضر السماط قال لصاحب السماط قدم الصحن الاشهب فقال الوزير قل ما شئت فما لى فى تقويلك حيلة، وحكى ان بعض النوكى دخل على مريض لعيادته فقال له ما شكواك قال وجع الركبتين فقال لجرير بيت فى وجع الركبتين نسيت صدره وحفظت عجزه وهو قوله ، وليس لداء الركبتين طبيب، فقال المريض ليتك نسيت عجزه ايضا مع عيادتك المرضى، وحكى ان عتّاب بن ورقاء دخل على عمرو بن هدّاب وقد كفّ بصره والناس عنده يعزّونه فقال يا سيّدى لا يسوءك فقدهما فانك لو رايت ثوابهما لتمنّيت ان الله قطع يديك ورجليك ودقّ عنقك، وحكى ان اسحاق بن ابراهيم الموصلى دخل على المعتصم لما فرغ من بناء قصره والشعراء يدخلون وينشدون اشعارهم فانشد اسحاق قصيدة حسنة فى صفة القصر ومجلس المعتصم الّا ان

اوّلپ يا دار غيرك البلاء وحدك يا ليت شعرى ما الذى ابلاك .
فنظر المعتصم وتعجّب من اسحاق مع فهمه وذكائه فقاموا وخرب القصر وما اجتمع بعد ذلك فيه انسان ،
وامّا القسم الرابع فهو انتهاء القوة الغريزية الى حدّ يعرف عواقب الامور ويقمع الشهوة الداعية الى اللذّة العاجلة لاجل سلامة العاقبة ولا يخفى اختلاف الناس فيه فان اقدام الشُّبان على المعاصى اكثر من اقدام المشايخ وكذلك اقدام العلماء اقلّ من اقدام العوامّ لقوّة علمهم بضرر المعاصى كما ان الطبيب اقدم على الاحتماء من الاطعمة المضرّة من غير الطبيب لعلمه بمضرّتها ويدلّ على هذا التفاوت حكايات عجيبة منها ما حكى ان بعض الملوك كان يتخذ فى كل سنة وزيرًا فاذا تمّت السنة يعزله ويجلسه فى جزيرة ويستوزر غيره الى ان استوزر رجلًا عاقلًا فلمّا ولى الرجل بعث الى تلك الجزيرة وبنا بها دارًا لنفسه ونقل اليها ما كان له من الاموال ولم يزل يحصل ما يحتاج الانسان اليه فى معايشه ويبعثه الى تلك الجزيرة فلمّا انتهت السنة قرّره الملك على وزارته فساله بعض ندمائه عن ذلك فقال اعلم انى كنت محتاجًا الى رجل عاقل يدبّر امر مملكتى وينظر فى مصالح العواقب فما وجدت الّا من يراعى الحال ويترك المال فكرهت ان اعجل عزله لما فيه من الركاكة فصبرت على سوء تدبير كلّ واحد سنة فلمّا عزلته كرهت اختلاطه بالناس وهو مطلع على اسرار ملكى فبعثته الى الجزيرة واما هذا الرجل فوجدته مراعيًا للعواقب فى جميع تدبيراته فلست استبدل به ما دام هذا تدبيره ، وحكى ان الرشيد كان يخطب على المنبر فقام اليه رجل وقال كبر مقتًا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون فامر به فضرب بماية سوط ، وحكى ان المامون سال الحارث بن مسكين عن مسالة فاجاب فما استحسن المامون جوابه فقال الحارث هكذا ذكر مالك ابن انس فقال المامون تيست وتيس مالك فقال الحارث امير المومنين اتيس منّا فغضب المامون ثم صبر زمانًا حتى سكن غضبه وقال له يا هذا اليس ان الله تعالى امر من هو خير منك لما بعثه الى من هو شرّ منّى ويلين القول حيث قال فقولا له قولًا لينًا لعلّه يتذكّر او يخشى قال نعم يا امير المومنين اغفر فغفر له ، وحكى ان رجلا قدم ولده الى القاضى يحيى بن اكثم وساله ان يحجر عليه فقال القاضى لم فقال لانه سفيه تارك الصلاة شارب الخمر فانكر الابن ما قاله فقال الاب اصلح الله القاضى هل تكون الصلاة بلا قراة قال لا قال قل له حتى يقرا شيئًا من القران فقال له القاضى اقرا شيئًا من القران فقال بسم الله

الرحمن الرحيم   ان دين الله حقّ   لا ارى فيه ارتيابا
علق القلب ربابا   بعد ما شبت وشابا

فقال الاب هذا تعلّمه امس ان قرا اية اخرى لا يحجر عليه فقال القاضى قوما قبحكما الله وحجر عليهما جميعًا٠

هذا آخر الكلام فى تشريح الاعضاء والقوى والله الموفق ✿

النظر السادس فى **خواص الانسان وفوايد اجزايه** اما خواصّه فكثيرة منها النطق وهى القوة التى يعرّف بها الانسان غيره ما فى ضميره وربّما يكون ذلك بواسطة رمز او اشارة والكلام من اقوى الدلالات ومنها قوة التعجّب وهى التى توجب الضحك عند روية ما يتعجّب منه او سماعه ويختصّ بها الانسان دون غيره من الحيوانات ومنها البكاء عند حزن شديد ومنها نبات الشعر على راسه بخلاف ساير الحيوانات لان الحكمة الالهية اقتضت ان يكون شعر الحيوانات كسوتها ووقايتها من الحرّ والبرد وامّا الانسان فلمّا كان كسوته من خارج جعل شعره على راسه زينة ووقاية للدماغ وخلق الانسان ازعر اذ لو كان ازبّ لبطل الجمال وحاسّة اللمس٠ ومنها الشيب فانه لا يوجد الّا فى الانسان وسببه ان الانسان اضعف حرارة واكثر رطوبة وبياض الشعر انّما يكون من بلغم متعفن ولهذا لا يوجد الّا عند تغيّر المزاج الى الرطوبة فى آخر سنّ الكهولة عند قصور الحرارة عن الاحراق وكثرة الرطوبة فيحدث بخاراً متكرّخاً متعفّنًا يتولّد منه شعر ابيض٠ ومنها انه اذا لمس العضو الوجع بالكفّ يقلّ وجعه ولذلك اذا اصابته ضربة او سقطة يبادر اليها ويمسّها بكفّه فى الحال واذا اصابته لسعة او خدشة يمسّها بيده تسكن فى الحال٠ ومنها سراية بعض امراضه فانهم زعموا ان ادامة النظر الى العين الرمدة ممّا يوجب السراية الى عين الناظر وكذلك اكل سور من به جرب او سرسام او جذام او برص او خناق يوجب السراية فيما زعموا ومنها ان الابرص اذا مشى حافياً على الارض لا ينبت النبات موضع قدمه٠ ومنها ان الانسان اذا خُصى يضعف بدنه بخلاف كثير من الحيوانات وينتن ريحه ويفتر رايه وتكثر شهوة اكله وتطول عظامه وتعوج اصابعه وتقوى شهوة جماعه ويحتلم كثيراً ويطول عمره لقلّة الوقاع فان البغال من الحيوانات يطول عمرها لعدم سفادها والعصافير من اقلّها عمراً لكثرة ذلك فيها ويقلّ شعر بدنه لكثرة الرطوبات فان المواضع الكثيرة الرطوبة لا ينبت عليها وتعوج سيقانهم لثقل البدن وضعف القوة ويلحقها اعوجاج كما يلحق القصبة اذا حمل عليها ثقيل ويصير صوتهم حادًّا لان

قصبة ريانهم تضيق من غلبة الرطوبة والصوت الخارج من الانبوبة الدقيقة وكلّ ذى نتن من الحيوانات اذا خصى نقص نتنه كالتيس وما اشبه ذلك الّا الانسان فانه يزاد نتنه ويشتدّ صنانه ويخبث عرقه ومن عجيب ما يعرض للخصيان سرعة الغضب والرضا وضيق الصدر عن كتمان السرّ وتغيير الصوت عند قطع العضو حتى يعرف كل احد انه خصى بصوته ويعرض لهم حبّ اللعب بالشطرنج ومن خصى قبل انبات الشعر لم ينبت شعره وان كان بعد الانبات تساقط كلّه الّا شعر العانة ولا يعرض لشعر الراس والحاجبين والاهداب شىء لانها تنبت مع الولادة، ومنها ان الاعمى يصير اكثر الناس نكاحاً كما ان الخصى يصير اصحّ الناس ابصاراً لانهما طرفان فما نقص من قوّة احدهما زاد فى الاخر والعميان اذا فقدوا الابصار ازدادوا قوّة اخرى كقوّة الحفظ او الفهم او قوة الجماع ونحوها وقيل لقتادة ما بال العميان تجدهم انكى من البصراء فقال لان القوة الباصرة منهم انقلبت فى باطنهم ولذلك قال ابن عبّاس

ان ياخذ الله من عينى نورهما ففى فوادى وقلبى منهما نور
قلبى ذكى وعقلى غير ذى دخل وفى فمى صارم كالسيف مشهور

ومنها ان الحايض اذا كشفت عن سوتها انقشع السحاب واذا استلقت فى ارض يخاف عليها من ضرر البرد سلمت من ضرره وزعموا ان السباع تنفرّ عنها ايضا اذا كشفت عن سوتها واذا دنت من الرواصير والانبجات فسدت، واذا مرّت فى المقثاة يصير قثاءها مرّا واذا نظرت فى المراة الصقيلة تتكدّر واذا وطيها الرجل يصير بليداً وينقص من نشاطه وطراوته وحسنه واذا مسّت لمصروع سكن صرعه واذا وطات سلخ الحية ماتت تلك الحية والحايض اذا رعت الغنم لم يقربها الذيب واذا قرب يتوجّع بطنه وخرقة حيضها اذا شدّت على موخر السفينة تامن من الرياح المخالفة، واذا لبس صاحب الحمى الربع قميصاً كان على صاحبة الطلق قبل ان يغسل تزول حمّاه،

فصل فى فوايد اجزاء الانسان، قالوا شعر المراة اذا وقع بطوله فى الماء المالح المكشوف للشمس يصير حيّة واذا نقع فى خلّ الخمر العتيق يجعل على الجراحات يفيد فايدة جيدة ويفيد ايضا الكلب الكلب ويطلى به الجرب مع بول الصبيان ولو يدخن به نفع من النسيان ويغلى شعر الانسان على النار ثم تطلى به رجل صاحب النقرس يسكن وجعه، جمجمة الانسان اذا كانت نخرة دفنت فى برج الحمام يكثر فيها ويالفها واذا وضعتها فى ارض تهرب منها النمر، دماغه اذا سقى الملسوع او وضع على الموضع قدر حبّتين اخرج السمّ

من الموضع ، دمعه اذا كان من الفرح وهو بارد يجمع ويعطى الحزين يزول حزنه وان اعطى المصروع يزول صرعه واذا كان من الحزن وهو حار يجمع ويعطى انساناً يبكى بكاءً شديداً ، ريقه سمّ للعقرب وذكر لجالينوس ان هاهنا رجلاً يرقى العقارب فتموت قال كيف يرقيها قال يرقيها ويتفل عليها فتموت فاحضره جالينوس بمحضر جماعة ثم دعا بغذاء فتغدّى معه ثم دعا بعقرب ان يرقيها فرقى وتفل عليها فلم يظهر بها شيء فعلم الجماعة ان تلك خاصّية اللعاب على الريق ، ريق الصايم اذا بلّل به المغناطيس تبطل قوة جذبه للحديد ، سنّه اوّل سنّ وقع من الصبى يحفظ لئلّا يقع على الارض ويتّخذ له عروة من الفضّة فيشدّ على المراة فانها لا تحبل وزعم بعضهم ان السن الذى قلع يوم السبت اول الشهر من الالم اذا جعل تحت راس من يغطّ فى نومه لا يسمع منه غطيط ما دام تحت راسه ، السنّ الذى سقط من غير الم يوضع مع ريش الهدهد تحت وسادة النايم لا ينتبه حتى يوخذ من تحت وسادته ، سنّ الصبى يدقّ ناعماً ويجعل على من به وجع الضرس يسكن ، عظمه عظم الميت يشدّ على صاحب الحمى الربع يزول حماه ويشدّ على رجل المنقرس ينفعه نفعاً بيّناً ويسحق وينفخ فى دماغ السكران ينطى سكره ومن غلب عليه السهر فان كان رجلاً ينفخ فى دماغه سحاقة عظم المراة الميتة دميماً فانه ينوم نوماً ثقيلاً وان كانت امراة ينفخ فى دماغها عظم الرجل الميت ، عظم الانسان محرقاً يشفى من الصرع قال جالينوس كان انسان يشفى الناس به سرّاً يزيل صرعهم وهو قد ادرك ذلك الانسان سرته المقطوعة حال ولادته يجعل شيئاً منها تحت فصّ زبرجد ويتّخذ فى خاتم فمن تختم به امن من القولنج واذا تجففها مجففة مع شيء من القنطوريون وقشر البطيخ ويسقى من به حجر المثانة يفتّته ، قلفة الصبى تجفّف وتدقّ ويخلط معها مسك ويسقى من به ابتداء الجذام فيقف ولا يزيد ، خصيته اذا علقت فى خشب ويغرز فى وسط الزرع لا يقربه الجراد وكذلك لو جعل فى بستان ولو اكل خصية الانسان الكلب او السنور اصابه الجنون ولو جففت وسحقت واكتحل بها الاجهر يزول عنه ولو اكل منها الخصى يحتلم ، ظفره زعموا ان قلامة اظافير الانسان كلّها اذا احرقت وسقيت انساناً يحبّه حبّاً شديداً بشرط ان لا يعلم قالوا انه مجرب ، دمه يخلط بالماء ويطلى به بطن اللذيع يسكن وجعه واذا رعف الانسان فكتب اسمه بدمه على خرقة ووضعها نصب عينيه ينقطع دمه ، دم الحيض اذا طلى به عضّة الكلب الكلب ابراه وكذلك من البهق والبرص

وتطلى به العين من خارج طريا يسكن وجعها ، دم حيض الجارية البكر ينفع من بياض العين اذا اكتحل به ، تلطخ ثدى الجارية بدم البكارة حال افتضاضها لا تكبر ، دم البواسير ان اعطيت كلبا يجن ، نطفة الانسان اذا طلى بها موضع البرص يزول بياضه وكذلك البهق والقوباء واذا خلط به زهر الغبيراء وترك حتى يجف واعطى امراة عشقته عشقا مبرحا ، عرقه الذى يترشح فى الحمام يطلى به الدماميل ينضجها عرق المصارعين يطلى به ثدى المراة التى انعقد اللبن فيها يزيل وجعها عرق النساء يطلى به الجرب ينفعه لبن النساء يشرب بشىء من العسل يفتت الحجر فى المثانة يوخذ لبن امراة ولدت جارية ويداف فيه شىء من الزعفران وحب السفرجل ويقطر فى العين الرمدة قليلا قليلا يسكن وجعها ، بوله يغلى ويطلى به رجل المنقرس يسكن وجعها واذا شرب منه الانسان ينفعه من نهش الافعى والادوية القتالة ، بول الصبى الذى لم يحتلم اذا طبخ فى اناء نحاس مع عسل جلا البياض العارض فى العين ويشرب صاحب اليرقان منه قدر رطل بحيث لا يدرى يزول عنه ذلك ، بول من لم يبلغ عشرين سنة اذا شربه صاحب البرص يبرى منه ويطلى به الجرب المتقرح والحكة والقوباء يمنعها من ان تتسع قال الشيخ الرئيس بول الانسان مع رماد الكرم يوضع على موضع النزف يقف وينفع من نهش الافاعى شربا وقال ايضا امر انسان مطحول فى نومه بشرب بوله كل يوم ثلاث حفنات ففعل فعوفى وجرب فى غيره فوجد عجيبا وقال غيره يوخذ بول الصبى مع كاشم مسحوقا ويداف به ويوجر الدابة فانها تبرا باذن الله ، رجيعه عقى الصبى يكتحل به يزيل بياض العين قاله بليناس وقال ايضا يداف بشىء من خل خمر ويسقى من به القولنج العسر فانه يطلق باذن الله تعالى واذا جفف واحرق وذر رماده على الجراحة التى يعفن لحمها ينبت اللحم الجيد وينحى عنها العفن ومن لسعته الرتيلاء يسقى منه ويجعل فى تنور حتى يعرق عرقا كثيرا فانه ينجو من الموت ومن القولنج ، انربلى ياخذ من رجيعه مجففا ويخلط بشىء من القوالب ويتناول فان القولنج ينفتح فى الحال ويوخذ الرجيع مع بيت الزنبور ويحرقان ويطلى بهما الجرب فى الحمام ثلاثة ايام يزول جربه وان اكتحل به اياما يزيل جرب العين واذا جفف الرجيع وسحق وعجن بالعسل ويطلى به نفع من الخوانيق وازالها وكذلك شربها ايضا ينفع لمن اصابه سهم مسموم ويسحق مجففا ناعما ويخلط بشىء من الملح الاندرانى والمسك وينفخ فى عين الدابة فيقلع البياض من عينها ، حيات بطن الانسان

تجفف وتسحق ويكتحل بها يذهب بياض العين والله الموفق ۞

النوع الثاني من الحيوان الجن زعموا ان الجنّ حيوان هوائي مشف للجرم من شانه انه يتشكل باشكال مختلفة اختلف الناس في وجود الجنّ فنهم من ذهب الى ان الجن والشياطين مردة الانس وهم قوم من المعتزلة ومنهم من ذهب الى ان الله تعالى خلق الملايكة من نور النار وخلق الجن من لهبها والشياطين من دخانها وان هذه الانواع لا يراها الناظر وانها تتشكل بما شاءت من الاشكال واذا تكاثفت صورتها يراها الناظر ، وجاء في الاخبار ان نوع الجن في قديم الزمان قبل خلق آدم كانوا سُكّان الارض وكانوا قد طبقوا الارض برًّا وبحرًا وسهلاً وجبلاً وكثرت نعم الله عليهم وكان فيهم الملك والنبوة والدين والشريعة فطغت وبغت وتركت وصاية انبيائهم واكثرت في الارض الفساد فارسل الله تعالى اليهم جنداً من الملايكة سكنت الارض وطردت الجن الى اطراف الجزاير واسرت منهم كثيراً وكان ممّن اسر عزرائل وجرى بينهم قتال وعزرايل اذ ذاك صبي نشا مع الملايكة وتعلّم من علمهم واخذ سوسهم وطالت ايّامه حتى صار رئيساً فيهم وبقي الامر على ذلك زماناً طويلاً حتى جرى بينه وبين آدم ما جرى كما قال تعالى فسجد الملايكة كلّهم اجمعون الّا ابليس كان من الجن ، قال مجاهد لابليس خمسة من الاولاد وقد جعل كلّ واحد منهم على شيء من امره فذكر ان اسماءهم ثَبْر والأَعْوَر ومبسوط وداسم وزلنبور امّا ثبر فصاحب المصايب يامر بالثبور وشقّ الجيوب واما الاعور فانه صاحب الزناء يامر به ويزينه في اعينهم واما مبسوط فصاحب الكذب واما داسم فيدخل بين الزوجين ويوقع بينهما البغضاء واما زلنبور فهو صاحب السوق وبسببه لا يزال اهل السوق متخاصمين ، وعن ابي امامة عن رسول الله صلعم ان ابليس لما نزل الى الارض قال يا ربّ انزلتني وجعلتني رجيماً فاجعل لي بيتاً قال الحمام قال فاجعل لي مجلساً قال الاسواق ومجامع الطرق قال فاجعل لي طعاماً قال ما لم يذكر اسم الله عليه قال فاجعل لي شرابًا قال كل مسكر قال فاجعل لي موذنًا قال المزامير قال فاجعل لي قرانًا قال الشعر قال فاجعل لي خطًّا قال الوسم قال فاجعل لي حديثاً قال الكذب قال فاجعل لي مصايد قال النساء ،

فصل في تجيب مكايد الشيطان ، روى عن رسول الله صلعم انه كان راهب في بني اسرائيل اسمه برصيصا فاخذ الشيطان جارية فخنقها والقى في قلوب اهلها ان دواءها عند الراهب فحملوها اليه فابى ان يقبلها فما زالوا به حتى قبلها وكانت عنده ليعالجها فاتاه الشيطان فوسوس اليه وزيّن له مقاربتها فلم

يزل به حتى وقع عليها فحملت منه فوسوس اليه وقال الان يأتيها اهلها فتفتضح فاقتلها وقل لهم ماتت فقتلها ودفنها فاتى الشيطان اهلها واخبرهم انه احبلها وقتلها ودفنها فاتاه اهلها وارادوا قتله فاتاه الشيطان وقال له انا الذى اخذتها وانا الذى القيت فى قلوب اهلها فاطعنى تنجح وتنجو اسجد لى سجدتين ففعل فقتل على الكفر قال الله تعالى كمثل الشيطان اذ قال للانسان اكفر فلمّا كفر قال انى برئ منك انى اخاف الله ربّ العالمين، ومنها ما روى عن عيسى عم انه لمّا رُفع كان له تلامذة يدعون الناس الى التوحيد واكبرهم اربعة نفر منهم مرقس وهو اصغرهم سنًّا ويحنس وهو اعبدهم ومتيوس وهو اوسطهم ولوقاس وهو اسنّهم فبنى كلّ واحد منهم صومعة يعبد الله تعالى فيها فجاء الشيطان الى مرقس فجساةً وبيده سراج فقال له من انت فقال انا رسول المسيح اليك والى اصحابك يقول ويلكم انتم عرفتم انى كنت ابرى الاكمه والابرص واحيى الموتى ومن كان كذلك يكون الهًا فكيف نسبتمونى الى العبودية فنزل عن صومعته ودخل على يحنس واخبره بما سمع من الشيطان فقاما الى صومعة متيوس وذكرا له ما كان من الشيطان فقال متيوس كانت نفسى تحدثنى بذلك غير انى كنت اكذبها فقاموا الى صومعة لوقاس وحدثوه بذلك فقال لهم ان عيسى ثالث ثلاثة يدعو الناس الى ذلك حتى ضلّوا واضلّوا، ومنها ما ذكر فى الاسرائيليات ان عابدًا يسمع ان قومًا يعبدون شجرة فقام واخذ الفاس لقطع الشجرة فلقيه ابليس فى صورة شيخ وقال اى شئ تريد رحمك الله تعالى قال اريد قطع هذه الشجرة فقال له ما انت وذاك تركت عبادتك وتفرّغت لهذا والقوم ان قطعتها يعبدون غيرها فقال الشيخ لا بدّ لى من قطعها فقال ابليس انا امنعك من قطعها فقاتله العابد وضربه على الارض وقعد على صدره فقال له ابليس اطلقنى حتى اكلمك فاطلقه فقال له يا هذا ان الله تعالى قد اسقط عنك هذا وله فى الارض عباد ولو شاء امرهم بقطعها فقال له العابد لا بدّ من قطعها فنابذه القتال فغلبه العابد مرّة اخرى وصرعه فقال له ابليس هل لك ان تفعل بينى وبينك امرًا هو خير لك من هذا فقال العابد ما هو فقال انت رجل فقير فلعلك تحبّ ان تتفضّل على اخوانك وجيرانك وتستغنى عن الناس قال نعم فقال ارجع عن ذلك ولك علىّ ان اجعل تحت راسك كل ليلة دينارين تاخذهما وتنفقهما على عيالك وتتصدّق منهما فيكون ذلك انفع لك وللمسلمين من قطع هذه الشجرة فتفكر العابد وقال صدق الشيخ فيما قال فعاهده على ذلك وحلف له وعاد

العابد الى متعبّده فلمّا اصبح راى دينارين تحت راسه اخذهما وكذلك فى اليوم الثانى فلمّا كان الثالث وما بعده لم ير شيئًا فغضب واخذ الفاس وذهب نحو الشجرة فاستقبله ابليس فى صورة هذا الشيخ وقال له الى اين قال اذهب فاقطع الشجرة فقال ليس لك الى ذلك سبيل فتناوله العابد ليغلبه كما غلبه قبل ذلك فقال ابليس هيهات واخذ العابد وضربه على الارض كالعصفور وقال له لئن لم تنته عن هذا الامر والّا ذبحتك فقال العابد خلّ عنّى واخبرنى كيف غلبتنى فقال لما غضبت لله تعالى سخّرنى الله لك والان غضبت لنفسك وللدنيا فصرعتك ، ومنها ما ذكر ان مردك ادعى النبوة فى زمن قباد ملك الفرس وجعل الاموال والابضاع مشتركة بين الناس فتبعه خلق لا يعدّ ولا يحصى فاحتال ابنه كسرى للخير وقتل مردك واصحابه اثنى عشر الفًا فى يوم واحد وهرب الباقون واختفوا فى البلاد فاذا مات منهم ميت دفنوه وقعدوا مترصّدين اول ليلة من دفنه فياتيهم ابليس على صورة الميت ويقول جئتكم لاودعكم اعلموا ان دين مردك حقّ حتى لو مات احدهم فجاءة وكان عنده وديعة قالوا اصبر فانه ياتينا للوداع فنستخبره عن الوديعة ،

فصل فى ذكر بعض المتشيطنة واشهرها **الغول** زعموا ان الغول حيوان شاذ مشوه لم تحكمه الطبيعة وانه لما خرج مفردًا لم يستانس وتوحش وطلب القفار وهو يناسب الانسان والبهيمة وانه يتراءى لمن يسافر وحده فى الليالى واوقات الخلوات فيتوهم انه انسان فيصدّ المسافر عن الطريق وقال بعضهم ان الشياطين اذا ارادوا استراق السمع تصيبهم الشهب فنهم من احترق ومنهم من وقع فى البحر فصار تمساحًا ومنهم من وقع فى البرّ فصار غولًا قال الجاحظ الغول كلّ شىء من الجنّ يتعرّض للسفار ويتكوّن فى ضروب الصور والثياب قال كعب بن زهير

فما تكون على حال تكون بها　　كما تكون فى اثوابها الغول ،

ومنها **السعلاة** وهى نوع من المتشيطنة متغايرة للغول قال عبيد بن ايوب

وساحرة منّى ولو ان عينها　　رات ما الاقيه من الهول خبت

ابيت وسعلاة وغول بقفرة　　اذا الليل وارى الجنّ فيه اربت

واكثر ما توجد السعلاة بالغياض اذا ظفرت بانسان ترقصه وتلعب به كما تلعب الهرّة بالفارة رايت رجلًا من بلاد اصفهبذ ذكر ان عندهم من هذا النوع كثير وذكروا ان الذيب ربّما يصطادها بالليل ياكلها فاذا افترسها ترفع

صوتها تقول اذكرني فان الذيب قد اكلني وربما تنادي من يخلصني ومعي ماية دينار ياخذها والقوم يعرفون انه كلام السعلاة فلا يخلصها احد فياكلها الذيب ٥ ومنها **الغدار** وهو نوع آخر من المتشيطنة يوجد باكناف اليمن وربّما يوجد بتهايم واعلا مصر يلحق الانسان فيدعوه الى نفسه فيقع عليه فاذا اصاب الانسان منه يقول اهل تلك النواحي امنكوح ام معذور فان كان منكوحًا ايسوا منه لان له قضيبًا كقرن الثور يقتل الانسان يغرزه فيه وان كان معذورا اسكن روعه ويخشع والانسان اذا عاين ذلك يخرّ مغشيًا عليه وربّما لم تكترث بشجاعة نفسه ٥ ومنها **الدلهاث** وهو نوع آخر من المتشيطنة يوجد في جزاير البحار وهو على صورة انسان راكب على نعامة ياكل لحوم الناس الذين يقذفهم البحر وذكر بعضهم ان الدلهاث عرض لمركب في البحر اراد اخذهم فحاربوه فصاح بهم صيحة خرّوا على وجوههم فاخذهم ٥ ومنها **الشق** وهو نوع اخر من المتشيطنة صورته كنصف ادمي زعموا ان النسناس مركب من الشق والانسان يظهر للانسان في اسفاره وذكر ان علقمة بن صفوان بن امية خرج في بعض الليالي فانتهى الى موضع يعرف بحومان فاذا قد عرض له شقّ فقال علقمة انى مقتول، وان لحمى ماكول، اضربهم بالهذلول، ضرب غلام بهلول، فقال علقمة يا شقّ قل لى ما لى ولك، اغمد عنّى منصلك، تقتل من لا يقتلك، فقال شقّ هيت لك، اصبر على ما قد حُمّ لك، فضرب كلٌّ واحد منهما صاحبه فوقعا ميتين وهو مشهور ان علقمة قتلته الجنّ والله اعلم ٥ ومنها **المذهب** ذكر بعض العباد ان لهم شيطانًا يقال له المذهب يخدمهم ويريد ان يورثهم العجب وان بعض العباد نزل به ضيف واقام عنده ايامًا لم ير في صومعة العابد احدًا وكان يرى كل ليلة عند الافطار منارة ومسرجة وخوانًا عليه طعام فتعجّب الضيف من ذلك وسال العابد عنه فاعرض عن جوابه فالحّ عليه فقال اعلم ان هذا مذ مدّة ياتيني به شيطان يريد ان احمله على كراماتى وانا اعلم انه من الشيطان من اول يوم فعند ذلك انطفى السراج وزال الطعام والله اعلم ٥

فصل في حكايات عجيبة عن الجنّ عن جابر عن رسول الله صلعم ان ابليس يضع عرشه على الماء ثم يبعث سراياه فاعظمهم فتنة ادناهم منه مجلسًا فيجىء احدهم فيقول فعلت كذا وكذا فيقول ما صنعت شيئًا ثم يجىء احدهم فيقول ما تركته حتى فرقت بينه وبين اهله فيقول نعم انت انت فيدنيه منه ٥ ومنها ما حكى ان الله تعالى لمّا سخر الجنّ لسليمان عم نادى جبريل عم ايتها

الجنّ والشيــاطين اجيبوا باذن الله لنبيّه سليمـــان بن داوود فخرجت الجنّ والشياطين من المغارات والجبال والاكام والاودية والفلوات والاحـــام وهى تقول لبيك لبيك فتسوقها الملايكة سوق الراعى غنمه حتى حُشرت لسليمـــان طايفة طايفة وهى يوميذ اربعماية وعشرون فرقة فوقفوا بين يدى سليمان فجعل ينظر الى خلقتها وعجايب صورها وهم بيض وسود وصفر وشقر وبلق على صورة الخيل والبغال والسباع ولها خراطيم واذناب وحوافر وقرون فسجد سليمان لله تعـــالى وقال اللهم البسنى من القوة والهيبة ما استطيع به النظر اليهم فاتاه جبريل عم وقال ان الله تعالى قوّاك عليهم قم من مكانك فقام والخاتم فى اصبعه فخرّت الجنّ والشياطين ساجدة ثم رفعت روسهـــا وقالت يا ابن داوود قد حُشرنا اليك وأُمرنا بالطـاعة لك فجعل سليمـــان يسالهم عن اديانهم وقبايلهم ومساكنهم وطعامهم وهم يجيبونه فقال لهم ما لكم صوركم مختلفة وابوكم الجانّ واحد فقالوا ان اختلاف صورنا لاختلاف معاصينـا واختلاطه بنا ومناكحتنا مع ذريته فنظر سليمان فراى المردة يهمّون بالفساد والملايكة يحولون بينهم وبين ذلك بالاعمدة فصفد المردة وفرقهم فى الاعمال المختلفة من عمل الحديد والنحاس وقطع الاحجار والصخور والاشجـار وابنية الحصون وامر نساءهم بغزل القزّ والابراسم والقطن ونسج البُسط والنمارق وامر بعضهم بعمل المحاريب والتماثيل وجفان كالجوابى وقدور راسيات فاتّخذوا له قدوراً من الحجارة كلّ قدر ياكل منها الف نسمة واشغل طايفة منهم بالطحن وطايفة بالخبـز واخرى بالذبح والسلخ وطايفة بالغوص فى البحـــار لاستخراج الجواهر واللالى وطايفة بحفر الابار والقنى وشقّ الانهار وطايفة لاستخراج الكنوز من تحت الارض وطايفة بالمعدنيات واستخراجهـــا من المعادن وطايفة برياضة الخيل الصعـــاب فاشتغل كلّ طايفة منهم بامر صعب ليقلّ فسادهم ويكون قوة لملكه ، وقال وهب ابن منبّه كان سليمان عم اذا شرب الماء كلحت الشياطين فى وجهه وهو لا يراهم لان الكوز كان يمنعه فكره ذلك منهم فاتّخذ له صخر الجنى الاوانى من القوارير كان يشرب منها ولا تمنعه من روية الشياطين ثم امره ان يتّخذ له مدينة من القوارير لا تحجب شقوقها وحيطانها شيئـــا فبنى مدينة على طول معسكر سليمان وعرضه وجعل لكلّ سبط من الاسبـاط فيهـــا قصراً فى طول الف ذراع وعرض مثله وفى كل قصر دور ومجالس وبيوت وغرف للرجـــال والنســـاء ثم بنى مجلسـاً فى طول الف ذراع وعرضه كذلك ليجلس فيه العلماء والقضاة ثم بنى لسليمان قصراً رفيعـــا عجيبـــا فى طول خمسة الاف ذراع وعرض مثله وزخرفه

بانواع القوارير ورصّعه بانواع الجواهر فكان سليمان اذا ركب الريح على بساطه
فى هذه المدينة يرى كلّ شىء كان على بساطه خارج المدينة لصفاء القوارير
حتى الطبّاخين والخبّازين وجميع من ركب بساطه من الجنّ والانس والخيل
والخدم والحشم فكان الكلّ بمراى من سليمان عم والريح تمشى بامره رخاً حيث
اصاب، وقال وهب ولمّا ردّ الله تعالى على سليمان ملكه امر الريح الصرصر حتى
حشر له شياطين الدنيا فرآهم سليمان على صور عجيبة منهم من كانت وجوههم
الى اقفيتهم وتخرج النار من فيهم ومنهم من كان يمشى على اربع ومنهم من كان
له راسان ومنهم من كانت روسهم روس الاسد وابدانهم ابدان الفيل فراى
سليمان عم شيطاناً نصفه صورة كلب ونصفه صورة سنور وله خرطوم طويل فقال
له من انت فقال انا مهران بن هفان بن فيلان فقال له سليمان عم ما عندك
من الاعمال فقال عندى عمل الغناء وعصر الخمر وشربه وازين الشرب والغناء
لبنى آدم فامر بتصفيده، ثم مرّ به آخر قبيح الشكل اسود له نبيح الكلاب
والدم يقطر من كلّ شعرة على بدنه وهو سمج الشكل جدّاً فقال له من انت
قال انا الهلهال بن المحلول فقال له ما عملك قال سفك الدما فامر بتصفيده فقال يا
نبىّ الله لا تقيدنى فانى احشر اليك جبابرة الارض واعطيك العهد والميثاق
ان لا افسد فى مملكتك فاخذ عليه العهد والميثاق وختم عنقه واطلقه، ومر
به آخر فى صورة قرد له اظفار كالمناجل وهو قابض على بربط فقال له من انت
فقال انا مُرّة بن الحارث فقال له ما عملك فقال انا اول من وضع هذا البربط
وحركه فلا يجد احد لذّة الملاهى الّا بى فامر بتصفيده، قال جرير بن عبد
الله البجلى وفدت الى رسول الله صلعم فامسيت بوادٍ وحدى فاذا شخص واقف
علىّ فقال لى انطلق قلت وانا آمن قال نعم فذهبت معه الى جمع شيب وشبّان
فقالوا انسىّ وقالوا انشدنا فانشدتهم ' ودع هريرة ان الركب مرتحل '
فضحكوا وقالوا شعر مساجل ادعه يا غلام فاقبل شخص كانه رمح وراسه مثل
قُلّة فقالوا هذا انسى انشدنا من شعرك قال جرير فحدثتهم الى الصبح وعلّمونى
درا آلى يعرفونه الى اليوم فلما قدمت الى رسول الله صلعم واخبرته به قال
حدث الناس به، وقد جرى ذكر الجنّ فى مجلس عمر بن الخطّاب رضه فقال
رجل من بلحرث خرجت عاشر عشرة نريد الشام فتاخرت عن اصحابى حتى
اختلط الظلام فرفعت لى نار فقصدتها فاذا انا بخيمة امامها جارية جميلة
فقلت لها ما تصنعين فى هذا المكان فقالت انا جارية من فزارة اختطفنى
عفريت وهو يغيب عنّى بالليل ويأتينى بالنهار فقلت لها امضى معى فقالت

اخاف على نفسي الهلاك فالحجت عليها فاركبتها ناقتي وجعلت امشي فسرنا حتى طلع القمر فالتفت فاذا ظليم عظيم عليه راكب فقالت هـا هو قد اتانا فما نريد نصنع فانخت الراحلة وانزلتها وخططت حولهـا وقرات ايات من القران وتعوذت بالله فتقدّم وانشا يقول

يا ذا اللذى للحين يدعوه القَدرْ

خل عن الحسناء رِسْلاً ثم سِرْ   الى امرء مالك حين فاصطبِرْ

فاجبت وقلت   يا ذا الذى للحين يدعوه الحُمُقْ

خل عن الحسناء رسلاً وانطلق   فلست فى الجنّ باولى من عشِقْ

فبرز اليّ فى صورة اسود فتصارعنا فلم يغلب احد منّا صاحبه فقال لى هل لك فى خصلة من خصال ثلاث قلت ما هى قال تجزّ ناصيتى وتعرض عن الجارية قلت ناصيتك اهون شيء عليّ قال فتاخذ مـا تشـاء من الابل قلت لا ابيع دينى بعرض من الدنيا قال فاخدمك ايام حياتك قلت ما لى الى خدمتك حاجة فانشا يقول

بلى جسدى والحبُّ يبلى جديده   ولم يبل منّى اذ بلى جسدى وجدى

عليك سلام الله يا دعد ما جرت   ريـاح الصبى فى الغور يومـاً وفى نجد

فسرت بها الى اهلها فزوجونيها ولى منهـا اولاد٭ وحكى بعض الرعاة انه نزل بوادٍ بغنمه فسلب ذيب شاة من غنمه فقام ورفع صوته ونادى يا عامر الوادى فسمع صوتا يقول يا سرحان رُدّ عليه شاته فجاء الذيب بالشاة وتركها وذهب٭ وذكر ابرهيم بن المهدى بن المنصور ان محمّدًا الامين غضب عليه فسلمه الى كوثر الخادم فحبسه فى سرداب واغلق عليه الباب وكان ابرهيم عديم المثل فى الغناء قال فمكثت فى السرداب ليلة فلما اصبحت اذا بشيخ خرج من زاوية السرداب ودفع اليّ وسطًا وقال كُلْ فاكلت ثم اخرج قنينة وقال اشرب فشربت ثم قال غنِ لى فقلت

لى مُدّة لا بدّ بلغـهـا   معلومة فاذا انقضت مُـتُّ

لو شاورتنى الاسد ضارية   لغلبتها ان لم يجى الوقتْ

فسمع كوثر صوتى فذهب الى الامين وقال له ان عمّك جُنّ هو قاعد يغـنـى بكيت وكيت فامر باحضارى فاخبرته بالقصّة فرضى عنّى وامر لى بسبعمايـة الف درهم٭

النوع الثالث من الحيوان الدواب هذا النوع احسن البهائم صورة واكثرها نفعاً ولما كان الانسان لطيف البدن بطئ المشى كثير العدوّ من جنسه

وتحت جنسه وحركاته قاصرة عن الوفاء بمقاصده من الطلب والهرب اقتضت الحكمة الالهية خلق هذا النوع من الحيوان وهداه الى تذليلها وتصريفها تحته فى انحاء مقاصده لتقوم له مقام الجناح للطاير والقوائم للبهائم والدوابّ فقال عزّ من قايل والخيل والبغال والحمير ليركبوها وزينة ، زعموا ان آذانها انما خلقت فوق راسها ذات حركات شتّى ليحاذى الثقب جهات شتّى وترد الهوى اليه فتكون فايدة السمع اكثر ولما كان الفرس اذكى حسًّا من الحمار خلقت اذنه اصغر من اذن الحمار وذنبه اطول من ذنب الحمار لان الفرس يكفيه من قرع الهواء دون ما يكفى الحمار لصفاء حسّ الفرس وكدورة حسّ الحمار وكذلك طول ذنبه لان احساسه بلدغ الهوامّ فوق احساس الحمار فجعل طاقات ذنبه طويلة ليطرد بها الهوامّ عن بدنه ولما كان المطلوب من الدوابّ السير صلبت حوافرها ليمكن المشى الكثير عليها ولتكون سلاحًا دافعًا للعدوّ فان كلّ حيوان له حافر لا قرن له لان المادّة لا تفى بهما جميعًا وكلّ حيوان له قرن لا حافر له بل له ظلف فان المادّة تفى بهما جميعًا فتتمّ له آلة المشى والسلاح فسبحان من اعطى كل شىء ما يستحقّه دون الزيادة والنقصان ، ونذكر ما يتعلّق باصناف الدوابّ والله الموفق ،

فرس هو احسن الحيوانات بعد الانسان صورة واشدّ الدوابّ عدوًا وذكاء وله خصال حميدة واخلاق مرضية من ذلك حسن صورته وتناسُب اجزائه واعضائه وصفاء لونه وسرعة عدوه وحسن طاعته لفارسه كيف صرفه انقاد له ومن الخيل ما لا يبول ولا يروث ما دام الراكب عليه ومنها ما يقال له جوكانى وهو فرس يلعب على ظهره بالكرة فلا يحتاج الراكب ان يصرفه بل عينه الى الكرة كلّما راى الكرة يعدو خلفها ، ومن الفرس ما يعرف صاحبه فلا يمكن غيره من ركوبه ومن الخيل ما يلحق الظبى حتى يضرب راكبه الظبى بالسيف ، قال محمد بن السايب الكلبى ان الصافنات الجياد المعروضة على سليمان عم كانت الف فرس ورثها من ابيه فلما عرضت عليه والهته عن صلاة العصر حتى توارت بالحجاب عرقبها الا افراسًا لم تعرض عليه فوفد عليه قوم من الازد وكانوا اصهاره فلمّا ارادوا الرجوع قالوا يا نبىّ الله ارضنا شاسعة زودنا زادًا يبلغنا اليها فاعطاهم فرسًا من تلك الخيل وقل اذا نزلتم منزلًا فاحملوا عليه غلامًا واحتطبوا فانكم لا توقدون نارًا الّا وقد اتى بطعام فساروا بالفرس وكان الامر كما قال الى ان وصلوا الى بلادهم فدعوا ذلك الفرس زاد الراكب وزعموا ان خيول العرب من نتاجه ، فصل فى خواصّ اجزائه سنّه يشدّ على الصبى

تنبت اسنانه بلا الم وينترك تحت راس من يغط فى نومه يزول عنه ذلك لحمه يطرد الرياح ومع الدارصينى يزيد فى قوة الباه، ذنبه توجد شعرة وتمدّ على باب بيت عوضاً فانه لا تدخله بعوضة واذا بخرت المراة بحافر الفرس اسقطت الجنين الميت والمشيمة المحتبسة وحافر الفرس الشموس يدفن فى الدار تهرب الفار عنهـا ذكروا ان الفراريج اذا خرجت من البيض وسقيتهـا فى حافر الدوابّ اول شربها فلنها لا يقربها باشق ولا شاهين ولا شئ من الجوارح، عرق الفرس تطلى به عانة الصبى وابطه لا ينبت الشعر عليهـا وتطلى به البواسير ينفعها نفعًا بيّنًا واذا سقى النصل به يبقى مسموماً يهلك المخروج به، زبل الفرس يدخن تحت من عسرت ولادتهـا تسهل عليهـا ويابسه يـذرّ عـلى الجراحات التى يسيل منها الدم ينقطع،

بغل هو المتولّد من الفرس والحمار ان كان الفحل حمارًا فشديد الشبه بالفرس وان كان فرساً فشديد الشبه بالحمار ومن العجب ان كل عضو فرضته منه يكون بين الفرس والحمار وكذلك اخلاقه فليس له ذكاء الفرس ولا بلادة الحمـار والبغلة من اطول الحيوانات عمرًا لقلّة سفادها كما ان العصفور اقصر الحيوانـات عمرًا لكثرة سفادها ولا شكّ فى عقمها لكن من الناس من يزعم ان الولد لا يتعلّق فى رحمها ومنهم من قال يتعلّق لكن لا يخرج لضيق منفذه فيقتل الامّ ولهذا يجعلونها مكتوبة لان الذكر اذا نزا عليها احبلها فتموت بالولادة، فصل فى خواصّ اجزائه قالوا شحمة اذنه ان سقيت امراة لا تحبل وسخ اذنه يـذاب ويسقى المراة لا تحبل ان اطعم انسان من مخّه كلّ جميع حواسّه حتى يبقى كالنايم ولو اطعم الحبلى تلد ابلّة خبيثة قلبه اذا اكلته المراة لا تحبل ابدًا يوخذ من حافر البغل خمسة دراهم وتخلط بدهن الاس ويطلى به راس الاقرع ينبت الشعر عليه وينفع من دآء الثعلب ايضا قالوا يدخن البيت بحـافـر البغل وشعر جسده وزبله تهرب عنه الفار، خصية البغل تجفف وتشدّ فى خرقة حرير وتعلق على الدابّة فانها لا تتعب من السير عرقه تحتمله المراة فى قطنة لا تحبل بوله تشربه الحبلى تسقط الجنين الميت وان شربته صاحبـة الطلق وضعت سريعًا، الزنبور الذى فى دبر البغل يجفف ويبخر به صاحب البواسير ابراه قالوا جلد جبهته يحرق فى مكان لا يتمّ فيه امر البتّة ولو شدّ فى جلد البغل شئ من الصعتر وشدّته المراة على عضدها تامن سقوط الولد،

حمار حيوان خدر الاعضاء فى غاية البرودة كدر القوى زعموا ان الكلب اذا سمع نهيقه يالم ظهره حتى ينبح من الالم وزعموا ان من لدغته العقرب يركب

حمارًا ووجهه الى ذنبه فاذا مشى الحمار انتقل الالم الى الحمار وقالوا لو شدّ فى ذنب الحمار حجر وزنه عشرون مثقالاً لا ينهق وكذلك لو سدّ اذناه قال بليناس فى كتاب الخواصّ من العجب ان الحمار اذا راى الاسد وقف على مكانه وربما عدا اليه حتى يقف بين يديه ويحسب ان ذلك ينفعه من سطوته كما ان الذيب اذا سلب الشاة فالشاة تعدو معه فتساعده فى المشى تحسب ان ذلك ينفعها من سطوته وقال بليناس اذا حملت خنزيرًا عطشانًا على ظهر حمار فاذا شرب الحمار مات الخنزير ٭

فصل فى خواصّ اجزائه مخّه يغلى بالزيت ويطلى به الراس يطول شعر الراس ومن سقى من مخّه يغلب عليه النسيان وان سقى حبلى ولدت ابلة ٭ سنّه يجعل تحت راس من يغلب عليه السهر ينام فى الحال كبده يجفّف ويسحق ويشدّ على صاحب الحمى الربع تزول حماه ٭ طحاله يجفف ويطلى به ثدى المراة تكثر البانها حافره يسحق ويسقى المصروع اياما يزول صرعه ويخلط بالزيت وتطلى به الخنازير يحللّها قل بليناس فى كتاب الخواص يسحق حافر الحمار ويطلى به البرص فانه يقلعه ولو كان عتيقًا وانه من كبار المعالجات واذا تدخّنت المراة به يسرع خروج ولدها حيًّا كان او ميّتًا واذا احرق وخلط بدهن الجوز وجعل على الناصور يصلحه يوخذ من ذنبه ثلاث شعرات حين نزى على الاتان وتشدّ على ساق الرجل ينعظ فى الحال ومن اكل من لحمه يامن آفات السموم وصاحب الجذام ينفعه نفعًا بيّنًا ومخّه مع لحمه يطبخان بالزيت العتيق وتمسح به المفاصل العليلة يبراها شحمه يذاب ويطلى به الجراحات والقروح فانه يزول ويجعل آثار القروح شبيهًا بالبدن ولونه اذا حرق عظم جنينه وسقى جماعة من رماده تقع بينهم الخصومة ولو اتّخذ من عظم يده اليسرى خاتم وعلق فى رقبة المصروع نفعه نفعًا بيّنًا دم الحمار تطلى به البواسير مرارًا تسقط ٭ لبنه يسقى الصبى الذى يبكى كثيرًا ويسوء خلقه يزول ذلك عنه ولو تمضمض بلبن الاتان مسخنًا نفع من وجع الاسنان وشربه نفع من الادوية القتالة وقروح الامعاء والرحم والسل وسعال الصبيان ٭ قالوا من استصحب شيئًا من جلد الحمار الديزج زال عنه الرعب وينفع لمن ضرب بالسياط او اصابه رضّ او فسخ او هشم ان تضمد به فى الوقت الذى سلخ وينام الماوف فيه نومه فانه اذا استيقظ زال عنه الالم ٭ جلد جبهة الحمار يعلق على المصروع ينفعه ولو القى شعرة من ذنبه فى النبيذ من شربها يعربد وذكر الجاحظ ان عصارة روث الحمار ان سقى حمارًا صاحب الحصاة يبول تلك

الحصاة وذكر انه ايضا دوآء للضرس الماكول وينشق فى انف الراعف ينقطع دمه ٭

حمار الوحش هذا النوع من الحيوان شديد الشبه بعضها بالبعض الى حد لا يقدر الانسان ان يميز بين واحد وواحد اذا راى عانة وغابت عنه ثم راها مرّة اخرى وذكر ان الفحل اذا راى جحشًا نزع خصيته بالسنّ مخافة ان يزاحمه فى اتانة اذا كبر وان الاتان اذا دنا وضعها تذهب الى موضع وعر المسلك مخافة ان ولدها يكون ذكرًا فيجيء الفحل وينزع خصيته ولا تذهب بولدها الى العانة حتى صلب حافره وقدر على العدو ومن عادتها انها لا ينقطع بعضها عن البعض ولو كانت الوفا ولذلك يسهل صيدها فان الصايد يتمكّن فى مضيق ويصبر عليها حتى يعبر بعضها ثم يخرج فلو رجعت البقية عند ذلك لسلمت عن الصايد كلها تريد اللحوق بالعانة الّتى عبرت فيرمى الصايد منهبا ما يرمى ٭ ومن حمر الوحش صنف يسمى الاخدرية منسوب الى اخدر وهو حصان كان لكسرى ازدشير اسمه اخدر توحّش ولحق بعانات وضرب فيها فالمتولّد منها يسمى الاخدرية وهذا الصنف احسنها شكلاً واشدّها عدواً ٭

فصل فى خواصّ اجزائه مخّه يسحق بدهن الزيبق ويطلى به البهق يزيله وهو جيّد لمن يبول فى الفراش مرارته تقلع التوته اذا طلى بها قال الشيخ الرئيس اذا طلى النقرس بلحمه مع دهن الورد نفع شحمه جيد للكلف طلاء خصيته تشقّق وتملح بملح وورس ويسقى من به مغص بملح وماء حارّ فانه يزيله فى الحال ٭ حافره يتّخذ منه خاتم ويعلق على اصحاب الجنون والصرع فى راس الشهر فانه يزول عنهم ذلك وحافره يحرق ويكتحل به ينفع من ظلمة العين وغشاوتها روثه يلقى فى تنور الخبّاز يفسد جميع اقراصه واذا جفف وسحق ببياض البيض وتنشق نفع من الرعاف نفعاً بيّناً ٭

النوع الرابع من الحيوان النعم هذا النوع كثير العدد عظيم الفايدة شديد الانقياد ذلول مستانس ليس له شراسة الدوابّ واستقصاءها ولا نفرة السباع وضيق حلقها ولا سلاح شديد كحوافر الدوابّ وانياب السباع وبراثنها وانياب الهوامّ وابرها وشانها الثبات والتحمّل والصبر على التعب والجوع والعطش ولما كان انتفاع الناس بهذا النوع كثيراً خلقها الله تعالى موصوفة بالصفات الّتى ذكرناها تسهيلا لتحصل منافعها قال تعالى اولم يروا انا خلقنا لهم ممّا عملت ايدينا انعاما فهم لها مالكون وذللناها لهم فمنها ركوبهم ومنها ياكلون ٭ وخلق لها القرن ليتدارك تقصير الحافر وجعل بدل الحافر ظلفاً فلذلك لا

يكون القرن الّا لذى ظلف الّا الكركدن فانه جمع بين الحافر والقرن وانما خلقت قرونها على روسها لان غير الراس اما متاخر عن الحاسّة فلا يبصر ما يليها حتى ينطحها او مشغول بشغل آخر كاليدين واما ممنوع عن ذلك كالكنفين وربما صرفت المادة من جهة اقلّ فايدة الى جهة اكثر فايدة كترك الفكّ الاعلى من البقر بلا سنّ وصرف مادّتها الى القرن لان السلاح انفع للبقر من سنّ الفكّ الاعلى فالقوّة المدبرة تويد الحيوان اما بسلاح وجُنّة او آلة الهرب ومتى فقدت مادّة دبرت مادّة اخرى حتى كمل ما يحتاج اليه فى بقاء شخصه ونوعه كما قدر الله تعالى، ثم ان نوع النعم لما كان ماكلها الحشيش اقتضت الحكمة الالهية لها افواهًا واسعة واسنانًا حدادًا واضراسًا صلابًا تطحن بها الصلب من الحبّ والقشر والنوى ولما افتقرت الى زيادة قوة لتتمكّن من الفعل المطلوب منها خلق لها كرشًا واسعًا لتحمل فيه من العلف شيئًا كثيرًا يفى بغذائها فاذا اكتفت رجعت الى اماكنها وتجعلها بالاجترار متهيّأة لنضج الحرارة الغريزية وتتمكّن من تمييز لطيفها من كثيفها ومن العجب القوة التى خلقها الله فى اضراسها فانها فى العمل بالليل والنهار لا يفتر الّا قليلاً فلو كانت من الحديد الذكر لانسحقت وتفتّتت ثم الحرارة التى خصصها الله بها فانها تجعل التبن اليابس دمًا ولحمًا فسبحانه ما اعظم شانه واوضح برهانه، ولنذكر بعض ما يتعلّق بواحد واحد من النعم،

ابل من الحيوانات العجيبة وعجبها سقط عن اعين الناس لكثرة رويتهم اياها وهو انه حيوان عظيم الجسم شديد الانقياد ينهض بالحمل الثقيل ويبرك به ويمسك بزمامه فارة تؤديه حيث شاءت ويتّخذ على ظهره شبه بيت يقعد الانسان فيه مع ماكوله ومشروبه وملبوسه بظروفها والوسادة والنمرقة واللحاف كما فى بيته ويتّخذ للبيت سقفًا كانه فى داره وهو يمشى به ولهذا قال تعالى فلا ينظرون الى الابل كيف خلقت وربما يصبر عن الماء عشرة ايّام ويصبر عن العلف ثلاثة ايّام وانما طولت رقبته لتكون مناسبة لقوائمه عند الرعى فانما ليستعين بها بعد النفس عند النهوض وليبلغ مشفره ساير جسده فيحكّها ومن انه حيوان حقود اذا ضربه الجمال يترصّد الظفر به ولو بعد حين فينتقم منه ويهيج فى شهر شباط فعند ذلك لا يعتلف الّا يسيرًا ولا خبر عنده من الحمل فيحمل حمل بعيرين او ثلاثة توخذ عصارة الفودنج وتقطر فى منخريه يذهب عنه ذلك واذا مرض ياكل من شجر البلوط يزول مرضه واذا نهشته الحيّة ياكل السرطان يدفع عنه غايلة السمّ قال ابن ماسويه ولهذا شقّ

ان السرطان نافع لدفع غايلة نهش الحيّة وزعموا ان لا مرارة له والشقشقة التى يخرجها عند هيجانه ما عرف احد اى شىء هو، وامّا خواصّ اجزائه مُخّه يختلط بماء الكراث النبطى وتمسح به المراة الحبلى تقىء ما فى بطنها قالوا ليس للبعير مرارة ولكن على كبده مكان المرارة شىء يشبهها وهى جليدة فيها لعاب يكتحل به فينفع الغشى العتيق ويطلى به الرقبة والحلق ينفع من الخناق ويوخذ منه قيراط ومن المسك مثله ويسعط به نفع من الصرع ومن داوم على اكل كبده يدفع عنه نزول الماء واكله ثلاث مرّات ينفع من ظلمة البصر شحمه لم يوضع فى موضع الّا وهربت الحيات منه يذاب سنامه ويخلط ويجعل على البواسير الظاهرة سكن وجعها والبخور به ايضا جيد للبواسير، ذكر بليناس فى كتاب الخواص فى كرش البعير عدة كانها حجر فاذا اخرجت استحجرت واذا سحقت بالخلّ ابيضت وعقدت وهى انفع شىء للسموم القتالة، عظمه يخلط بالزيت ويطلى به راس المصروع يذهب عنه صرعه، شعره يشدّ من به سلس البول على فخذه الايسر يمنع ذلك ويتّخذ منه خيط ويشدّ على فخذ الصبى الذى يبول فى الفراش على فخذه الايسر يزول عنه ذلك وكذا لو دفن فى الارض وبال الصبى عليه، وبره يذرّ محروقاً على الانف يقطع الرعاف وكذا يقطع الدم السايل عن الجراحات اذا ذرّ عليها، لبنها نافع من السمومات كلّها واذا تمضمض به نفع الاسنان الماكولة، بوله يغلى حتى ينعقد ويطلى به الناصور يصلحه وشربه ينفع من وجع الكبد ويقوى على الباه ويزيل صفرة الوجه وينفع من وجع الاذن اذا قطر فيها قال الشيخ الرئيس بعره يقطع الرعاف ويبطل آثار الجدرى اذا بقى منه شىء ويبطل الثاليل،

بقر حيوان كثير المنفعة شديد القوة خلقه الله ذلولاً منقاداً للناس وانما لم يخلق له سلاح شديد مثل السباع وغيرها لانه فى رعاية الانسان فالانسان يدفع عنه عدوّه بخلاف السباع ولان حاجة الانسان اليها ماسّة فلو كان له سلاح شديد صعب ضبطه والبقر الاجم يعلم ان سلاحه فى راسه فيستعمل محلّ القرن كما ترى من العجاجيل قبل نبات القرن تنطح بروسها وذلك لمعنى خلق لطبيعتها فيعمل ذلك بالطبع ولم يخلق للبقر الثنايا الفوقانية فيقلع الحشيش بالسفلانية ولو لم يخصّ لا ينفع كثيراً لانه كثير النزوان فيهزم سريعًا واذا اهتاج لا يندفع بضرب السيف وزعموا ان البقر اذا دهن مناخره اصابه الصرع ولو دهن قرنه لا يخور البتّة وينفع ظلفه ان اصابه الحفا وللبقر

مشية مليحة توصف بها مشية النساء واذا مرض مرضاً شديداً ركب فى قرنه شئ من العاج يزول ذلك، واما خواص اجزائه يحرق قرنه ويجعل فى طعام صاحب حمى الربع تزول حماه ويشرب فى شىء من الاشربة يزيد فى الباه ويثوى القضيب ويورث النعوظ وينفخ فى انف الراعف ينقطع دمه ويبخر به لدفع الجراد فانها تهرب او تموت ويحترق قرناه حتى يصيرا رماداً ويداف بالخل ويطلى به موضع البرص مستقبل الشمس فانه يزول، مخه يذاب بدهن طرياً ويقطر فى الاذن الوجعة يسكن وجعها، مرارة البقر مع بزر الجرجير وبزر الفجل ومائه يعرض على النار ليقوى ويطلى به الكلف ويترك زماناً فانه يزول ويخلط بورق الغبيراء مدقوقاً ويتحمل به المراة فى قطنة لم تحبل وفى مرارة البقر حجر على قدر عدسة يجعل ذلك الحجر فى ماء الشهدانج وماء الغرفج ويسعط به المصروع يزول صرعه ويطلى الشجر بمرارة البقر لا يتولد فيه الدود وتخلط مرارة البقر ببعر الفار ويحمل بها صاحب القولنج ينفتح فى الحال ومرارة البقر تجفف وتتخذ منها ومن الكبريت الاصفر والجاوشير اجزاء سواء بنادق وتدخن بها صاحبة الطلق فانها تضع فى الحال وان مات الجنين فى بطنها، مرارة الثور يحنك بها مع العسل يفتح الخناق مرارة البقرة السوداء يكتحل بها فانها تحد البصر حتى يقرا نقش الخاتم واذا اردت ان ترى عجباً فادفن جرة فى الارض الى عنقها وقد طليت باطنها بشحم البقر فان البراغيث كلها تجتمع فيها ولو علق كلية الثور على رقبة من به الخنازير تزول عنه، لحم البقر مضر جداً يورث امراضاً صعبة كالبهق والسرطان والجرب والقوباء والجذام وداء الفيل والدوالى والوسواس، خصية العجل تشرب مسحوقة فانها تهيج قوة الباه وتنعظ وتعين على الوقاع قضيبه يجفف ويسحق ويلقى على البيض النيمبرشت ويحسى فانه يزيد فى الباه حتى ترى عجباً، يحرق كعب البقر ويدلك برماده السن فانه يبيضها جداً وهو عجيب فى ذلك ذكره بليناس فى كتاب الخواص، ظلفه يحرق ويخلط بالعسل والخل والدهن ويطلى به الكلف فانه يزول وان طبخ محرقاً بالشيرج وتضمد به الخنازير يحللها، ذنب البقر ان احرق فى موضع تقع بين اهله الخصومة لبن البقرة السوداء يخلط بدقيق الشعير وتضمد به الخنازير والنواصير والبواسير فانه يسكن المها وقد قال النبى عم عليكم بالبان البقر فانها ترعى من كل شجرة، ولبن البقر ينفع من صفرة اللون والبواسير سمنها يدهن به لدغ العقرب سكن المه فى الحال والسمن العتيق نافع للجراحات والقروح، دمه يطلى به الورم يسكن وجعه قال بليناس

الحكيم بول الثور يخلط ببول الانسان ويوضع على اصابع اليدين والرجلين يزيل حمى الربع وقلّ ما يحتاج صاحبه الى ثلاث مرار وانه من العجايب ، خثى البقر يخلط بخلّ التمر وتضمد به الدماميل الصلبة فانه يردعها ويدخن البيت بخثى البقر والعفص تهرب الحشرات من دخانها يوخذ خثى البقر ودهن الحنطة وخلّ خمر ويطبخ بالنار حتى يرجع الى نصفه ثم يخلط به شيء من الخثى اليابس مسحوقًا وتضمد به الجراحة الّتى فيها النصل ثلاثة ايام فانه يجذب الحديد الى خارج باذن الله تعالى ويدخن بالزبل اليابس تحت ذيل من عسرت ولادتها فانها تضع ويحرق الخثى مع البلوط ويعجن رمادهما بدم البقر ويطلى به راس من لا شعر على راسه شهرًا متواليًا فان الشعر ينبت عليه ، بقر الوحش يقال انه ينبت كلّ سنة على قرنه شعبة وله قرن عظيم ذو شعب وزعم بعضهم ان قرنه كل سنة يسقط وينبت مكانه قرن جديد مع زيادة شعبة واذا دنا وقت سقوط قرنه يمشى الى موضع لا يصل اليه احد ولذلك يقال حيث تلقى الايايل قرونها وتجتنب عن كلّ شيء حتى ينبت قرنه لانه يعلم ان لا سلاح معه واذا اتت عليه سنتان بدا اسقاط القرون وقرنه مصمت بخلاف قرون ساير الحيوان فانها مجوّفة واذا سمع الغناء وصوت الملاهى اصغى اليه ولا يحذر من النشاب لشدّة التذاذه به واذا مرض ياكل الحيات والافاعى يزول مرضه وياكل الافعى من ذنبها فاذا وصل الى راسها يرميها واذا اكل الافعى يعطش فعند ذلك لا يشرب الماء حتى لا يسرى اذية الافعى الى ساير جسده بواسطة الماء بل يطلب السرطان واكله حتى يدفع غايلة الافعى ثم يشرب الماء عليهما والافعى اذا احسّت ببقر الوحش انسلّت فى جحرها فياتى ويتبعها بالشمّ فاذا اصاب جحرها جعل فمه على الجحر ويجذبها بنفسه ويقتلها ، وذكر ان بقرة ازعجت وتبعها فرسان وكلاب وهى هاربة منهم بعدو شديد فراءت فى طريقها حيّة فوقفت وقتلتها ثم شرعت فى العدو ، واما خواصّ اجزائه فان مخّه ان اطعم صاحب الفالج ينفعه نفعًا بيّنًا ومن استصحب من قرنه شعبة تهرب عنه السباع ولو علق على باب بيت لا تقربه السباع ولا تدخله ولو دخن البيت به تهرب عنه الحيّات وقرنه يحرق ويذرّ على السنّ الوجعة يسكن المها ويحرق ويخلط رماده بالسمن ويطلى به الشقاق الذى باطراف الدوابّ ينفعها نفعًا بيّنًا ويعلق القرن على صاحبة الطلق تضع سريعًا ، دمه ترياق للسموم كلّها لحمه ينفع من الزحير قالوا فى قلبه عظم لو شدّ على صاحب الصداع يزول صداعه ولو علق على البقرة يغزر لبنها دمه

يسقى الملدوغ مجفّفًا ينفعه جدًّا ويفتح القولنج ويفتح ايضـا بول من به اسر البول جلده يدخن به فى البيت تهرب عنه الحيات شعره يدخن به البيت يهرب عنه الفار كعبه يشدّ على العضد يامن الحشرات كلّها ظلفه يدخن به البيت تهرب عنه الحيّات خثيه يدخن به البيت تدفع الحشرات ٭

جاموس حيوان جسيم لا ينام البتّة ولعلّ فى بعض الاوقات بالليل يغمض عينه زعموا ان فى دماغه دودة تتحرك دائمًا فلا ينام ويدفع جميع السباع عن نفسه ويقتل التمساح مع عظم بدنه وهول جثّته ولذلك سرحوا على طرف النيل الجواميس ليقتلها اذا خرجت والجاموس يمشى الى الاسد رخى البـال ثابت الجنان رابط الجاش وليس فى قرنه حدّة كمـا فى قرن البقر فضلاً عن حدة اطراف مخاليب الاسد وانيابه فاذا قوى على الاسد مع فقد آلة الحـرب وصار الاسد مغلوبًا مع وجدان آلة الحرب يكون عجبًا ومن الناس من زعم ان الجاموس انمـا يغلب الاسد لانه يضرب عن نفسه ويعلم ان العدو يريد ان يجعله طعمة ولا يتضرّر فليس يمكنه ذلك والجاموس اجزع خلق الله من البق واشدّها هربًا الى الماء وزعموا انه اذا ربط بشجرة التين ذلّ واستكـان واشتدّ رجله ومن خواصّه انه لا ينزو على امّه البتّة٭ امّا خواصّ اجزائه فالدودة التى فى دماغه اذا علقت على احد حيّة لا يغلبه النوم ما دامت معه اكل لحمـه يورث توليد القمل شحمه يذاب بالملح الاندرانى ويطلى به الكلف والـبـرص والجرب فانه يزيلها ٭

زرافة حيوان يقال له بالفارسية اشتركاو پلنك راسها كراس الابل وقرنها كقرن البقر وجلدها كجلد النمر وقوائمها كما للبعير واظلافها كمـا للبقر طويلة العنق جدًّا طويلة اليدين قصيرة الرجلين وصورتها بالبعير اقرب وجلدهـا بالببر اشبه وذنبهـا كذنب الظباء قالوا الزرافة متولّدة من الناقة الحبشية والبقرة الوحشية والضبعان وذلك ان الضبعان ببلاد الحبشة يسفد الناقـة فتجىء بولد بين خلقة الناقة والضبعـان فان كان ولد تلك النـاقة ذكرًا ولحق بالمهاة اتت بالزرافة٭ وحكى طيمـاث الحكيم ان بجانب الجنوب بقرب خطّ الاستواء فى الصيف تجتمع حيوانات مختلفة الانواع على مصانع الماء من شدة العطش فربّمـا سافدت انواع غير انواعهـا فيتولّد مثل الزرافة والسمع والعسبار ونحوها بتلك الاماكن والزرافة من الخلق العجيب ما عرف منها الّا ظرافة الصورة وغرابة النتاج ٭

ضان جعل الله تعالى فى نوع الغنم بركة فتراها تلد فى كل عام بواحد ويوكل

منها ما شاء الله ويمتلى وجه الارض منها بخلاف السباع فانها تلد ستًّا او سبعًا ولا ترى منها الّا واحدة واحدة فى اطراف الارض والضان حيوان مبارك محبوب حتى اذا مدحوا انسانًا قالوا انه كبش من الكباش ومن العجايب انه اذا راى الفيل والبعير والجاموس لا يخافه واذا راى الذيب اعتراه خوف عظيم وعضو من اعضاء تلك الحيوانات اعظم من الذيب وليس ذلك من تجربة بل لمعنى خلقه الله تعالى فى طبعه فسمعت ان قطيع الغنم اذا امسّت بالذيب على طرف دجلة خاضت كلّها فى الماء حتى يتوسّطها فاذا امنت عادت الى مكانها واعجب من هذا ما ترى ان الغنم تلد فى ليلة واحدة عدد كثير ثم ان الراعى يسرح بالامهات من الغد واتى بها من آخر النهار ويخلى بين الامهات والاولاد فذهب كلّ واحدة منها الى امّها والانسان لا يعرف الامّ الّا بعد اشهر، ويجلب من الهند نوع من الضان على صدره الية وعلى كتفه اليتان وعلى فخذيه اليتان وعلى ذنبه الية، وامّا خواصّ اجزائها ذكروا ان قرن الكبش اذا دفن تحت شجرة بكرت بالحمل قبل اوانها واذا اكتحل بمرارة الضان مع العسل نفع من نزول الماء وازالت البياض الذى فى العين ازالة عجيبة قالوا المواظبة على اكل لحم الضان توجب اغفاء ويلقى على آكله النعاس واصحاب الصرع اذا اكلوا لحم الضان اشتدّ ما بهم، عظمه يحرق بخشب الطرفاء ويخلط بدهن الشمع المتّخذ من دهن الورد ويطلى به موضع الوثى والفسخ ينفعه نفعًا بيّنًا، يحرق صوفه ويخلط رماده بورق الآس ويجعل على الجراحات الفاسدة يصلحها قال بليناس فى كتاب الخواصّ اذا احتملت المراة صوف النعجة قطع الحبل ومنع منه وقالوا اذا غطيت ظرف العسل بشىء من الصوف الابيض لم يقربها النمل والله اعلم،

معز حيوان غبى احمق ولذلك اذا ارادوا ذمّ انسان قالوا تيس من التيوس يعنى انه فى غاية الغباوة والنتن والمعز يفضل على الضان بغزارة اللبن وثخن الجلد فان جلد المعز ثخين وجلد الضان رقيق وما نقص من اليته زيد فى شحمه ولذلك قالوا الية المعز فى بطنه انظر الى حكمة البارى تعالى لما خلق جلد الضان رقيقًا جعل لها صوفًا كثيفًا دافعًا للبرد ولما خلق جلد المعز ثخينًا خلق لها الشعر حتى يحصل للضان بغلظ الصوف ورقّة الجلد ما يحصل للمعز برقّة الشعر وثخن الجلد ونتن بدن التيس يضرب به المثل فان جميع بدنه نتن كالابط شتاء وصيفًا وذكروا ان الجدى اذا راى الشبل يمشى اليه يسيرًا يسيرًا فاذا شمّ رايحة الشبل غشى عليه ووقع كالميت فاذا غاب

الشبل عنه رجع الى حاله ومن العناكب نوع يقال له الرتيلاء اذا مشى على الانسان له لعاب ينال الانسان من لعابه المًا شديدًا ويفضى الى الموت غالبـًا فالجدى ياكل منه شيئًا كثيرًا ولا يضرّه بل ينفعه ويسمنه؞ وامّا خواصّ اجزاء المعز قال بليناس قرن عنز ابيض يسحق ويشدّ فى خرقة ويجعل تحت راس النائم لم ينتبه ما دام تحت راسه تخلط مرارة المعز بمرارة البقر وتلطخ بهـا فتيلة وتجعل فى الاذن ينفع من الطرش؞ تنتف الشعرة الّتى تنبت فى الجفن ويكتحل بعد النتف بمرارة التيس فانهـا لا ترجع تنبت وتقطر مرارة التيس مع ماء الكراث فى الاذن يسكّن وجعها وتنفع ايضا من الغشـاوة والغشى اكتحالاً لحية التيس تشدّ على صاحب حمى الربع تزول حمّاه كبد العنز يعرض على النـار ويكتحل بالرطوبة السايلة منه فانه ينفع من الغشى وان احتملت المراة كبد العنز تزول شهوتها حتى لا تميل الى الرجـال زمانًا طويلاً يسقى معز فى ظرف خشبى اربعين يومًا ثم يذبح وياكل المطحول شحماه فانه يبرا ولو كان الظرف من خشب الطرفاء كان اقوى تاثيرًا اكل لحم المعز يورث الهمّ والنسيان ويحرك السوداء تسقى ابرة بدم المعز وتثقب به الاذن فان ثقبتهـا لا تلتئم؞ جلد المعز يوضع على المضرب بالخشب حال السلخ فانه يدفع غايلته وينفع ايضـا من القروح الخبيثة ومن الجرب والحكّة كعب التيس يسحق ويخلط بالسكنجبين يذيب الطحال وهو وحده يهيج البـاه ظلف الماعز يحرق ويخلط بالخل ويطلى به عضو صاحب داء الثعلب ينبت الشعر لبن المعز ينفع من النوازل ويحبسها وينفع من قروح الحلق والاكثار منه يولد القمل ويجلو الاثار القبيحة عن الجلد ويحسن اللون خصوصًا بالسكر سيمـا للنساء؞ انفحة الجدى والخرفان تجذب النصول الى الظاهر من اعماق البدن؞ بوله يغلى حتى يغلظ ويخلط بمثله من العسل ويطلى به العضو لمحرق ينفعه وكذلك يطلى به صاحب الجرب فى الحمام ثلاث مرّات ينفعه؞ بعره يتّخذ منه اعداد وتجعل تحت راس صبى يكثر بكاءه يزول عنه ذلك قال الشيخ الرئيس بعر الماعز تحلّل الخنازير بقوّة فيها واذا احتملتهـا المراة بصوفة منعت سيلان الدم من رحمها وفيها قوّة جاذبة تجذب سم الزنابير والبعر البالى ينثر على الموضع لمخترق ينفع جدًّا وهو مجرب؞

ظبى حيوان شديد النفرة والعرب اذا رآته اول يومهم يتيمّنـون بـه ومن كيـاسته انه اذا اراد دخول وجـاره يدخل مستديرًا لخوفه على نفسـه وخشفانه فان راى ان احدًا رآه لا يدخل ومن عجايبه انه ياكل الحنـظـل

الرطب وماءه يسكب من شدقيه ويستلذ به وكذلك يشرب ماء البحر المرّ الذعاف ، وأمّا ظباء المسك فانها مثل ظبائنا الّا ان لها نابين معقفين كما للفيل خارجين من الفكّين قدر شبر ومرعاهـا بلاد الصين والتُبّت والجرجير وانهـا هناك ترعى السنبل والبهمنين والحشايش الريحة ، امّا خواصّ اجزائه قرنه يحت ويدخن به لطرد الهوامّ ، لسانه يجفّف فى الظلّ ويطعم المراة السليطة فتزول سلاطتها وسُرّته يتولّد فيهـا دم هو المسك فان اصطيد ولم ينضج الدم فى سرّته لا يكون جيّدًا وسبيله سبيل الثمار اذا قطفت قبل النضج واجود المسك ما القاه الغزال وذلك ان الطبيعة تدفع موادّ الدم الى سرّته فاذا نضج الدم فيها يجد الغزال منه حكّة فيفزع حينئذ الى صخرة حادّة يحكّ بها ملتذًّا بذلك فحينئذ ينفجر الدم من السرّة انفجار الدم من الخرّاج والدماميل والناس يتبعون مراعيها فى الجبال فيجدون ذلك الدم وقد جف على الصخور فياخذونه ويدعونه فى النوافج فذلك افضل المسك ، شعره يعطى لمن به اسر البول ينفج مسكه يقوى الدماغ وينشف الرطوبات منه ويجلو بياض العين ويقوى القلب وينفع من الخفقان وهو ترياق السموم الّا انه يصفر الوجه ومن استعمله فى الطعام يورثه البخر ،

ايل هو المعز الجبلى اكثر احواله شبيه ببقر الوحش من القاه القرن كل سنة واكل الافاعى وانه اذا تبعه الصيّاد يرمى بنفسه من قلال الجبال ولو كانت الفى ذراع ويقف على قرنه ويسلم وزعموا ان فى قرنه ثقبتين يتنفّس منهما ولو سدّتا لاختنق وعدد سنى عمره كعقد قرونه واذا لدغته حيّة اكل من السرانين ويصبر عن شرب الماء فى الصيف القيظ ثلاثة ايّام بلياليهـا واذا مشت الاروى خلف الذيب اسقطت ولدها ، امّا خواصّ اجزائهـا قالوا اذا شرب المصروع من برادة قرنه وزن مثقال مع سكر فى ماء قراح على الريق نفعه نفعًا بيّنًا ويسحق ويطلى على البرص والبهق يزيلهما واذا بخر به مع شىء من الكبريت هربت الحيّات ، قرن الايل اذا علق على صاحبة الطلق وضعت بسهولة قال الشيخ الرئيس قرن الايل والمعز محروقين يجلو الاسنان بقوة ويشدّ اللثة ويسكن وجعها ومرارته ان اكتحل بها نفع من الغشى قال الشيخ الرئيس مرارة التيوس الجبلية ترياق لجميع السموم التى تكون من النهش كبده يشوى ويسحق ويتخذ منه برود ينفع من غشاوة العين وظلمة البصر لحمه يحدث حمى الربع شحمه تدلك به لدغة العقرب والزنبور يزول المهـا والعقرب تموت من رائحة شحم الايل قضيبه يسحق ويشرب نفع من لسعة الافعى

ويهيج الباه واذا جفّف نيئًا واصاب انسانًا عسر البول او رياح القولنج غسل وسقى العليل غسالته اطلق الاسر وفتح القولنج خصيته اذا جفّفت وشربت هيجت انعاظًا شديدًا حتى لا يكاد يسكن جلده يتّخذ منه سفرة لا تدور حولها الحيّة ولا الفار ولا شيء من الهوامّ ٭ وذكروا ان بين الايل والسمك مصادقة فالايل يمشي الى طرف البحر ليرى السمك والسمك يقرب من الساحل ليرى الايل والصيّادون يعرفون ذلك يلبسون جلد الايل حتى ياتيهم السمك فيصطادونه يحرق قرنه وذنبه ويخلط رمادهما بالدهن ويطلى به اسفل القدم فانه لا يتعب من السير ويزيده المشي نشاطًا شعره يحرق يهرب من رايحته جميع الهوامّ شعر ذنبه سمّ قاتل يعرض لمن شربه كرب وغشي ٭ بوله يخلط بالعسل ويلعقه صاحب القولنج ينفتح في الحال قال الشيخ الرئيس بعر الاروى يذرّ على كلّ سيلان دم يحبسه واذا وقع بعر الاروى في ماء وشرب المعز من ذلك الماء اخذه داء يقال له الاباء يقتله وانّما يضرّ بالمعز دون الضان ٭

النوع الرابع من الحيوان **السباع** هذا النوع من الحيوان شديد الشبه بالشياطين لما فيها من الكبر والغضب وضيق الخلق وكثرة الفساد وقلّة الاستيناس والجرآة على الهلاك وهي مخالفة لنوع النعم في الاخلاق والافعال ولما لم يكن عناية الانسان مصروفة الى تربيتها كما في نوع النعم خلق الله تعالى لها تحصيل الطعمة بالات كالعدو الشديد والانياب والبراثن والقوة والجرآة والهيئة الهايلة وسعة الفم وغلظ الرقبة وعرض الصدر ودقّة الخصر وخفّة الاسفل ولو لا ذلك لعجزت عن تحصيل طعمتها ثم انها لما كانت كثيرة الفساد اقتضت الحكمة الالهية تقليل عددها فتراها تلد في بطن واحد ستًّا او سبعًا في السنة مرّة او مرتين ولا يبقى منها الّا قليل في اطراف الارض ولو لا ذلك لامتلا وجه الارض من السباع ولو كان عدد جميع السباع كنوع الغنم لادى ذلك الى فساد عظيم فسبحان من اقتضت حكمته تقليل الضارّ وتكثير النافع لطفًا بعباده وشفقة على انه على ما يشاء قدير وبعباده لطيف خبير ٭ ولنذكر بعض ما يتعلّق بافراد السباع مرتبًا على حروف المعجم والله الموفق للصواب ٭

ابن اوى حيوان يفسد الكروم والثمار ياكل بعضها ويفسد بعضها يقال له بالفارسية شغال اذا وقع نظر الدجاج عليه ياتيه ولو على سطح عالٍ ويرمي نفسه بين يديه حتى ياكله كما ذكرنا في الحمار والاسد والذيب والشاة والعجب ان الدجاج لو كان على شجرة ومرّ بها كلّ كلب وثعلب وسنور لا يتحرك البتة

فاذا مرّ بها ابن اوى ارمت بنفسها اليه حتى لو كانت مايتة اتت اليه حتى ياكلها واذا اراد ابن اوى صيد طير الماء جمع حزمة من الحشيش ويرميها فى الماء ويتركها حتى يستانس الطير بها ويقع عليها فاذا راى استيناس الطير بها جعل يمشي خلفها ويصطاد من الطير ما قدر عليه، وامّا خواصّ اجزائه لسانه يترك فى بيت قوم يقع بينهم الخصومة مرارته يسقى منها نصف درهم بالماء الحارّ ثلاثة ايام تنفع من الطحال لحمه ينفع من الجنون والصرع الذى يكون مع الاهلة كبده ينفع لصاحب الصرع ان اكل منه مثقالاً مخ عظمه يخلط بالبورق ويضمد به البرص يزيله باذن الله تعالى،

ابن عرس حيوان طويل دقيق يقال له بالفارسية راسو عدوّ الفار يدخل جحرها ويخرجها يحبّ الحلى والجواهر يلعب بها وهو يعادى التمساح ذكروا ان التمساح لا يزال مفتوح الفم فاذا رآه ابن عرس دخل فاه ونزل الى جوفه ويمزق احشاءه واكل منها فاذا مات التمساح يخرج ويمشي ويعادى الحيّة ايضا واذا اراد قتال الحيّة اكل السذاب لان السذاب سمّ الحيات فاذا شمّت رايحته ضعفت فغلبها ابن عرس وذكر ان فارة هربت من ابن عرس وصعدت شجرة فتبعها ابن عرس ولم يزل يتبعها حتى انتهت الى راس الغصن ولم يبق مهرب فنزلت على ورقة وعضّت طرفها وعلقت نفسها منها فعجز ابن عرس عنها فلم يزل يصيح حتى جاءه زوجه فقطع حينيذ ابن عرس الورقة التى عضّت عليها الفارة فسقطت فصادها الاخر، وامّا خواصّ اجزائه دماغه يكتحل به ينفع من ظلمة العين قال الشيخ الرئيس لحم ابن عرس ضماد لوجع المفاصل وبالشراب يستعمل للصرع شحمه ان اصاب اصل السنّ سقطت وصاحب الرقى ياخذ قضيبيًا ويطليه بشحم ابن عرس ويجعله على السنّ المتالمّة فانها تسقط فيظهر انها سقطت برقيته ولو دلك اسناخ السنّ بشحم ابن عرس تنبت رتلاً مفلحًا كعبه تستصحبه المراة عند المباضعة لا تحبل وخصيته ايضا تعمل عمل كعبه ولو استصحبتهما جميعاً كان التاثير اقوى تطلى الخنازير بدم ابن عرس يحلّلها بعره يجعل على الجراحة يطقع دمها،

ارنب حيوان كثير التوالد يقال له بالفارسية خركوش قيل انه سنة ذكر وسنة انثى ويحيض كما تحيض النساء يداه اقصر من رجليه واذا نام تشخص عيناه واذا مرض ياكل القصب الاخضر يزول مرضه ومن كيسه التوبير وهو ان لا تطا على زمعانها ارضاً تعرف اللبب والصيّاد الغايق آثار قوائمها بل تخفيها حتى تشتبه عليهم طريقها، امّا خواصّ اجزائه ذكر ان راسه يحرق

ورماده يدلك به السنّ الّتى اصفرت واسودت فانه يجلوهـا ويبيضهـا دماغـه ذكروا ان المراة اذا اكلت منه واحتملت منه ثمّ يباشرهـا الزوج تحبل واذا دلك به عمور الصبيان سهل نبـات سنّهم من غير وجع قالوا اذا وضعت سنّ الارنب على السنّ المتالّمة من الانسان مثلها الاعلى على الاعلى والاسفل على الاسفل واليمين على اليمين واليسار على اليسار فانهـا يسكن المها باذن الله تعالى٭ مرارته ان سقى منها انسان يغلب النوم عليه ولا يزال كذلك حتى يسقى الخلّ٭ ضحاله ياكله صاحب الشرقة مع النبات زالت شرقته دمـه اذا شربته المراة لم تحبل ابداً ذكره بليناس الحكيم فى كتاب الخواصّ واذا تطلى به يزيل الكلف والبهق الاسود٭ قال الشيخ الرئيس لحم الارنب يطبخ ويقعد فى مرقه صاحب اوجاع المفاصل وصاحب النقرس نفعه نفعاً بيّنـاً قالوا تحرق عظام الارنب كلّها ويخلط رمادها بدهن الشمع وتطلى به الاعضـاء المتشنّجة فانه بذلك انفحتها تداف فى ماء ولبن يشربها صاحب القولنج يزول وجعه من ساعته وقال بليـنـاس الحكيم كلّ انفحة تنفع القولنج لكن انفحة الارنب اقوى من كلّها واذا شربت بخلّ نفعت من الصرع وانفحة الارنب بالخلّ ترياق للسموم رجله تشدّ على مثلهـا من رجل صاحب وجع المفـاصل اليمنى على اليمنى واليسرى على اليسرى يزول وجعه فرجها تاكلهـا المراة مطبوخة فاذا باضعها زوجها بعد ذلك تحبل بمرّة واحدة تزعم العرب ان كعب الارنب اذا علق على انسان لم يضرّه العين والسحر ولذلك قال امرؤ القيس

ايا هند لا تنكحى بوهة   عليه عقيقته احسبـا
مرسّعة وسط ارسـاغـه   به عسم يبتغى ارنبـا
ليجعل فى رجله كعبهـا   حذار المنية ان يعطبا٭

شعره اذا بخر به ينفع من وجع الرية ويخرج الرطوبات منها والمراة الّتى لا ينقطع دم طمثها تحمل فرزة من شعر الارنب ينقطع دمها والمراة ان ارادت ان تحبل تستصحب زبل الارنب والله الموفق٭

اسد هو اشدّ السباع قوّة واكثرها جرأة واعظمها هيبة واهولها منظراً خصّه الله تعالى بكبر الراس وتدوير الوجه وسعة الشدقين وحدّة الانيـاب والبراثن وسعة الصدر وعبالة الذراعين وخفّة المؤخّر وجهارة الصوت لا يهاب احداً ولا يقوم لشدّة بطشه شىء من الحيوان وزعموا انه لا ياكل من صيد غيره البتـة وانه سخىّ اذا صـاد شيئـا اكل قلبه وترك باقيه لغيره لا يرجع اليه ويحبّ صوت الغناء والدفّ والشبابة واذا راى فى ظلم الليل ضوء ذهب اليه وحينيذ

سكنت سورة غضبه ولانت صولته وزعموا انه لا يقصد من يتواضع له ويتذلّل واذا اكل لحم الفريسة قصد الملح وياكل منه واذا مرض اكل القرد يزول مرضه وقلّما يفارقه الحمى ولذلك يقال للحمى دآء الاسد ولهذا قال ابو تمام

فان تك قد نالتك اطراف وعكة   فلا عجب ان يوعك الاسد الورد

واذا اصابه نصل وبقى فى بدنه ياكل السعد فان النصل يخرج من بدنه وهذا خاصّة للاسد لا غير وان اصابه خدشة او قرحة يجتمع عليه الذباب ولا ينقلع عنه حتى يهلكه ويهرب من الديك الابيض ومن ضرب الطاس ويهرب من زئيره جميع الحيوانات الّا الحمار فانه لا يقدر على المشى ولا يزأر حالة جوعه حتى لا ينفر الصيد، واللبوة عند ولادتها تطلب ارضًا ندية لئلّا يهلك النمل اشبالها وكلّما تفارق اشبالها تمحو آثار براثنها لئلّا يهتدى الى اشبالها بآثار براثنها واذا خرج الليث من موضعه يعدو الشبل خلفه فلو سمع صوتًا يفزع ويهرب فالليث اخذه فى حصنه ويزار فى اذنه كالرعد فعند ذلك لا يفزع من صوت البتة، وليس فى السباع شىء اشدّ بخرًا من الاسد وعينه فى الظلمة تضىء كشعلة نار وكذا عين النمر والسنور والافعى، قالوا يهرب من الزق المنفوخ ولا يتعرّض للمراة الطامث وحكى الملاحون ان الاسد ياتى الى قلس السفينة وقد لف على صخرة او جذم شجرة ويعلم انه لا بدّ ان ياتيها احد ليخلصها ويتمدّد ويلتزق بالارض ويغمض عينه كيلا يبصر وميضها بالليل فاذا جاء من يخلص السفينة وثب عليه ويفترسه، وامّا خواصّ اجزائه دماغه يخلط بزيت عتيق ويطلى به العضو المرتعش او المختلج يزول عنه ذلك سنّه تعلق على صبى تنبت اسنانه لا يجد الالم ومن استصحبها يامن الم السنّ مرارته تسقى انسانًا يبقى جسورًا جريًّا شجاعًا مقدامًا ويزول عنه الصرع ودآء الثعلب والاكتحال بها يمنع سيلان الدم وتطلى بها الخنازير تستاصلها، شحمه تطلى به البواسير والاورام الحارّة ينفعها وتطلى به الدماميل يزيلها ومن تمسّح به لا يناله الخوف ولا يقربه شىء من السباع والشحم الذى بين عينيه يذاب بدهن الورد ويمسح الرجل وجهه به يهابه كلّ من رآه، لحمه ينفع من الفالج والاسترخاء دمه يطلى به السرطان يزيله وكذلك جميع انواع السلع واذا مزج بالحلتيت وطلى به البرص ازاله خصيته تقطع مادّة المنى اذا سحقت وشرب منها قدر درهم بماء ورد وتحدث العقر فى الرجل لا تحبل منهم النساء برثنه ياخذه الانسان معه لا يقربه شىء من السباع واذا وقع فى ماء وشرب منه الدوابّ او النعم اصابها هزال لا يسمن بعدها البتة، جلده يداوم صاحب

البواسير الجلوس عليه يزول عنه ذلك وكذلك صاحب حمى الربع اذا نام عليه يوم النوبة ويغطى بالثياب الكثيرة حتى يعرق ويفعل ذلك مراراً يزول عنه حماه ولو اتخذ من جلده رق ويشد على الدهل او الطبل فكل فرس يسمع صوته يمرض ولو شد شئ من جلد جبهته على الجبهة تحت عمامة رجل او قلنسوته يبقى صاحبه مهيباً عند الناس وعند الملوك واذا ادرج فى جلود السباع تساقط وبرهاء شعره يحرق ويخلط رماده بالدهن القيروطى ويجعله من به حب القرع يذهب عنه ذلك واذا جعلت شيئاً قليلاً من جعره فى النبيذ فمن شربها يبغضها بغضاً لا يعود الى شربها،

ببر حيوان هندى اقوى من الاسد وبينه وبين الاسد والنمر معاداة فاذا قصد الببر النمر فالاسد يعاون النمر قال الجاحظ اذا رمى الببر استحلب وعند ذلك خافه كل شئ واذا مرض الببر اصطاد كلباً ياكله يزول مرضه واذا هرم لا يتعرض للانسان بخلاف الذيب ولو كان جايعاً واذا ضربها الطلق تضع ولدها تحت شجرة الفنجنكشت وترضع ولدها كل ثلاثة ايام مرة وتربى ولدها باكل الصب، واما خواص اجزائه مرارته تضرب بالماء ويطلى به راس من به سرسام او برسام ينفعه نفعاً بيناً وان احتملته امراة لم تحبل ابداً وان كانت حاملاً القت ولدها كعبه يشد على البريد لا يتعب من السير ولو سار عشرين فرسخاً يتخذ من جلده نطع من جلس عليه يزول عنه حب القرع ويدخن تحت ذيل من به شطر الغب يزول عنه ويتولد النمل من رايحة دخان جلده بعره يدخن به يهرب منه جميع الهوام الا النمل،

ثعلب حيوان محتال عجيب الروغان ذو العطفات والمكر والالتفاتات يتخذ لوجاره بابين حتى لو جاء العدو من باب او سد عليه يخرج من الاخر ويتساقط شعره فى كل سنة ولذلك سمى سقوط شعر الانسان دآء الثعلب فعند ذلك ياكل عنب الثعلب ينبت شعره ويرمى العنصل حول بيته وينام مطمئناً من الذيب فان الذيب اذا وقعت رجله على العنصل مات واذا جاع يرمى نفسه فى الصحراء متماوتاً ويمد يديه ورجليه ويكر بطنه وينفخه حتى يظن الطير انه ميت من ايام فيجتمع عليه لياكله فيثب يصيد منها واذا نزلت الجارحة عليه وتضربه بالجناح ليدركه الكلب يستلقى ويخدش الجارحة خدشاً لا تقربه بعد ذلك ابداً، وله حيلة عجيبة فى اكل القنفد وذلك انه اذا لقى القنفد استدار واعطاه ظهره بشوكه فعند ذلك يبول عليه الثعلب فانه اذا فعل ذلك اعتراه الاسر فانبسط فياخذ الثعلب على مراق بطنه

ويأكله، واذا مرض يأكل البصل البرّى يزول مرضه واذا تولد فيه القمل وتأذّى منها يأخذ بفمه ليفة او صوفة ويقف فى الماء ثم ينزل قليلاً قليلاً حتى يجتمع جمع القمل على راسه ثم يجعل راسه فى الماء قليلاً قليلاً حتى تجتمع القمل كلّها على تلك الصوفة فيرميها ويستريح من القمل، وحكى بعضهم قال مررت على ثعلب فوجدته زكر بطنه ونفخه فظننت انه قد مات منذ ايام فتركته فلمّا دنت منه الكلاب علم ان حيلته لا تخفى على الكلاب فوثب وصار فى شجر، وامّا خواصّ اجزائه راسه لو علق على برج الحمام تهرب منه كلّها حتى لا يبقى فيه طير واحد نابه يشدّ على الصبى الذى به ريح الصبيان يذهب عنه وان كان يفزع فى نومه يزول عنه ذلك وتحسن اخلاقه نابه اليمنى تعلق على من يشكو من نابه اليمنى وكذلك اليسرى يكتحل بمرارته يمنع من نزول الماء وان ابتدا، لحمه ينفع من الجذام والفالج واللقوة اذا داوم على اكله شحمه يذاب وتطلى به رجل النقرس يزول وجعه فى الحال ويطلى به خشب الرمان ويترك فى زاوية من البيت تجتمع عليه البراغيث كليته تضمد بها الخنازير تحلّلها خصيته تشدّ على رقبة الصبى تنبت اسنانه بالسهولة قضيبه يشدّ على من به صداع او علق عليه يبرا من ذلك باذن الله تعالى، جلده من احسن الفراء قال الشيخ الرئيس هو انفع شىء للمرطوبين دمه يطلى به راس الصبى ينبت شعره جيداً ولو كان اقرع ذنبه من استصحبه لا تؤثر فيه حيلة محتال وبره يدخن به اذا تشبّث العلق بحلق الحيوان فاذا وصل الدخان الى العلق يسقط فى الحال،

جريش حيوان فى حجم الجدى ذو قوة وعدو على راسه قرن واحد كقرن الكركدن واكثر عدوه على رجليه لا يلحقه شىء لسرعة عدوه يوجد فى غياض سجستين وبلغار، امّا خواصّ اجزائه دمه يشرب صاحب الخناق مع الماء الحارّ ينفع فى الحال لحمه يطبخ بالقنطوريون ويأكله صاحب القولنج ينفع فى الحال كعبه يحرق ورماده مع شحمه يجعل على العرق المدينى يسكن المه ويتخلّص العليل منه سريعًا باذن الله تعالى،

خنزير حيوان سمج الشكل صعب له نابان كنابى الفيل يضرب بهما وراسه كراس الجاموس وله ظلف كما للبقر وله هيجان شهوة وعلامة ذلك اطراق راسه وتغيير صوته وللخنازير مخاصمة شديدة عند هيجانها على الاناث فمنها من يلطخ بدنه بالطين والاشياء اللزجة حتى يصير جلده كالجوشن لا تعمل فيه انيساب الخنازير عند الخصومة واذا دفنت سفرجلة فى ارض يثير تلك الارض

كلّها بنسابه حتى يظفر بالسفرجلة وهو انسل للحيوانات لانها تضع عشرين خنوصًا فالخنزير ياكل الحية اكلًا ذريعًا وسمّ الحية لا يعمل فى الخنزير وهو اروغ من الثعلب يهرب من الفارس حتى يطمع فيه الفارس ويعدو خلفه ويتعب ثم يكرّ عليه ويضرب الفرس او الفارس ضربة شديدة بنابه يقتله واذا جاع ثلاثة ايام ثم ياكل يسمن فى يومين وهكذا تفعل النصارى بها بارض الروم واذا مرض ياكل السرطان يزول مرضه ومن الخواصّ العجيبة ما ذكروا ان الخنزير اذا شدّ على ظهر الحمار بحيث لا يتحرك فاذا بال الحمار مات الخنزير فى الحال واذا ضرب الكلب بنابه ينتثر جميع شعر الكلب واذا قلعت احدى عينيه يموت والفيل يهرب من صوت الخنزير، امّا خواصّ اجزائه قالوا نابه ياخذها الانسان معه يبقى مكرمًا عند الناس ويامن العين السوء مرارته تجفّف وتجعل على البواسير تسقط لحمه اطيب اللحمان اذا ترك اياماً يصير دوداً وهو نافع من لسع الهوامّ شحمه يطلى به العضو المشنوج يلينه ويخلط بذرق الحمام وبزر الكتان وتضمد به الخنازير والدماميل الصلبة ينضجها وينقيها عن وسخها وتطلى البواسير بطريّه ينفعها نفعاً بيّناً واذا كسر شئ من عظم الانسان فوصل بعظمه فانه يلتيم سريعًا ويستقيم من غير اعوجاج وليس بشىء من عظام الحيوانات هذه الخاصية ولو شدّ فى خرقة كتان وعلق على صاحب حمى الربع تزول حماه بالتدريج ولو احرق وشدّ فى صرّة وترك فى مسيل ماء مزارع الارز ياتى بريع كثير ولا يقربها شئ من الخنازير ويحرق عظم الخنزير ويحشى به الناصور فانه يبرا باذن الله تعالى، جلده يترك فى بيت يهرب عنه البقّ حافره يحرق ويخلط بالسكر ويعطى لمن يبول فى الفراش يذهب عنه ذلك ولو كان حافره فى مركب لا تقربه التماسيح كعبه يحرق حتى يبيض رماده ويسحقه ويشربه صاحب القولنج نفعه نفعا بيّناً وقال الشيخ الرئيس اذا طلى به البرص نفع، بوله يسقى بالنبيذ يفتّت حصا المثانة زبله يسمد به شجر التفاح تحمر ثمرتها وتصغر وتكثر ولو احتملت المراة شيئًا منه فى صوفة يذهب عنها اذى النفاس وتسقط المشيمة وتطلى به الدبيلة يحلّلها،

دب حيوان جسيم سمين يحبّ العزلة والانزواء اذا جاء الشتاء يدخل وجاره وهو بعض المغارات ولا يظهر حتى يطيب الوقت واذا جاع يلحس يديه ورجليه ويمصّها وبذلك يدفع جوعه فاذا اتى عليه الربيع يخرج سمينـًا ويخاصم البقر فاذا قصد البقر ينطحه يستلقى وياخذ بيديه قرنيه ويعضّه عضًا شديدًا ويقهره، والدبّة اذا دنت ولادتها تطلب حجرًا اسود اصابته

الصاعقة فانه يسهل عليها ولادتها فان لم تجد تقف حذا بنات النعش الصغرى التى يقال لها الدبّ الاصغر فان الولادة تسهل عليها والدبّة اذا ولدت يكون ولدها كقطعة لحم لا تتبيّن صورتها فلا تزال تلحسها حتى تظهر فيها اشكال الاعضاء وتحول اولادها كل ساعة من موضع الى موضع من خوف النمل فان النمل خنقها فاذا صلب بدنها اقرّتها فى موضع وربما تدع اولادها وترضع ولد الضبع ولهذا تقول العرب فلان احمق من جهيز وهى انثى الدبّ ولا يغلبه من السباع غير الاسد، وحكى بعضهم ان اسدًا قصده قال فالتجات الى شجرة وصعدتها فاذا على بعض اغصانها دبّ يقطف ثمرتها فلمّا راى الاسد انى صعدت الشجرة جاء وافترش تحتها ينتظر نزولى فبقيت منحصرًا بين الاسد والدبّ فنظرت الى الدبّ فاذا هو يشير باصبعه الى فيه يعنى لا تنطق كيلا يعلم الاسد انى على الشجرة وكان معى سكين صغير فجعلت اقطع به الغصن الذى عليه الدبّ قليلاً قليلاً والدبّ ينظر الىّ ولا يدرى ما يؤول اليه الامر حتى قطعت اكثره فاحترق الباقى بثقل الدبّ ووقع على الارض فوثب الاسد عليه وتصارعان زمانًا ثم غلبه الاسد فياكله ومرّ، وامّا خواصّ اجزائه نابه تلقى فى لبن المرضعة وتسقى الصبى تنبت اسنانه من غير وجع عينه تشدّ فى خرقة كتان وتعلق على صاحب حمى الربع تزول حماه مرارته تخلط بالفلفل ويطلى به ينبت الشعر فى داء الثعلب واذا جعل منها شئ على السنّ المتاكلة المتالّمة سكن وجعها وتنفع من ظلمة العين اكتحالاً وقال الشيخ الرئيس اذا لعق منها نفع من الصرع شحمه يدقّ مع الفندق ويطلى به فى داء الثعلب ينبت الشعر ولو خلط شحم الدبّ بشحم الغراب الاسود وبدهن الشعر به مرارًا لا يتسارع اليه الشيب وينفع من الشقاق العارض فى العقب من البرد ويلين المفاصل المتشنّجة اذا طلى به ويزيل البرص دمه يخلط بقصب الذريرة ويطلى به العضو فلا ينبت الشعر عليه البتّة وتنتف الشعرة التى تنبت داخل الجفن ثم تطلى بهذا الدم فانها لا تنبت،

دلق حيوان شديد الشبه بالسنور الاسود وحشى لا يدجن البتة عدو الحمام يدخل برج الحمام ولو كان فيهماية لا يترك واحدًا وهو عدوّ الثعابين ذكروا ان الثعابين تموت من صوته وذكروا ان بارض مصر ثعابين كثيرة فلو لا وجود الدلق بها لخرجت عن صلاحية السكنى، امّا خواصّ اجزائه ذكروا ان عينه اليمنى تعلق على صاحب حمى الربع يذهب حماه بالتدريج ولو علقت عليه عينه اليسرى عاد الحمى دمه يقطر فى انف المصروع حتى ينتشق

ولو مقدار نصف دانق نفعه جدًّا شعره يدخن به البرج الذى فيه حمام كثير لا يبقى فيه واحد بل تهرب كلّها وتهرب الحية والعقرب ايضا من رايحته جلده يجلس عليه صاحب البواسير ينفعه نفعاً بيّنًا خصيته يدخن بها البيت تهرب عنه الفار الى زمان ،

ذيب حيوان كثير الخبث ذو غارات وخصومات ومكابرة وختل شديد وقلما يخطى فى وثبته وعند اجتماعها لا ينفرد احد منها اذ لا يامن على نفسه منها واذا اصاب احدها جرحة او ضربة علمت انه ضعف اجتمعت واكلته واذا نامت الذياب واجه بعضها بعضًا وينام خلفه حتى ينظر احدها الى الاخر حتى قالوا انه ينام باحدى عينيه ويفتح الاخرى قال حميد بن ثور الهلالى   ينام باحدى مقلتيه   وتبقى المنايا باخرى

فهو يقظان هاجع والانثى اكثر فساداً من الذكر لاولادها واذا عجز عن غلبة من يقاومه يعوى حتى ياتى ما يسمع عواه من الذياب يعاونه واذا مرض انفرد عن الذياب ويعلم انها ان احسّت بمرضه اكلته ولا يفزع من شىء من السلاح كالسيف والفاس الّا من العصا ومن رماه بالنشاب وغيره من النصول لا يتركه وان اصابه منه جراحات فلا يزال يكاوحه حتى يغلبه واذا مرض ياكل من حشيشة تسمى الجعدة يزول مرضه واذا دنا من الغنم يعوى حتى يسمع الكلب عواه فيقصد تلك الجهة ثم يمشى الى جهة غير تلك الجهة يكون الكلب بعيدًا عنها ويسلب شاة ياخذ بقفاها ويضربها بذنبه والشاة تعدو معه ولا يفعل ذلك الّا قبل طلوع الشمس لانه يعلم ان الكلب طول الليل يحرس ولا ينام وكذلك الراعى وفى هذا الوقت يغلبهما النوم اذا هبّ عليهما نسيم السحر ، وزعموا ان الذيب اذا كان على يسار الانسان ويسمى سانحًا فالانسان يغلبه وان كان على يمينه ويسمى بارحًا يغلب الانسانَ والفرس لا يعدو خلف الذيب فان ركضه الفارس يتعثر قالوا ان عضّ الذيب برذونًا اشتدّ خصره وان عضّ شاة طاب لحمها ، قال الجاحظ السباع القوية ذوات الرياسة كالاسد والببر لا تتعرّض للانسان الّا بعد الهرم والعجز عن صيد الوحش بخلاف الذيب فانه اشدّ السباع طلباً للانسان قال بليناس فى كتاب الخواصّ ان وقعت عين الذيب على الانسان قبل ان يراه الانسان يسترخا الانسان ويقوى الذيب وان وقعت عين الانسان على الذيب اوّلاً فيكون بالعكس ، امّا خواصّ اجزائه راسه ان علق على برج الحمام لا يقربها سنور ولا شىء مّما يوذى الحمام ولو دفن فى الزريبة تمرض غنمها وتموت وان احرق وذلك

برماده السنّ المتألّمة يسكن وجعها عينه اذا علقت على الفرس يسبق الخيل عينه اليمنى من استصحبها لا يفزع بالليل وعينه اليسرى من استصحبها لا يغلبه النوم نابه من اخذها معه يامن غايلة الذيب وتشدّ على الفرس لا يعيا وتحرق ويذرّ رمادها على السنّ المتألّمة يزول المها مرارته يسقى منها قدر دانق مع حبّة من المسك للمصروع الذى يصرع اول كلّ شهر فانه يزول عنه ولو احتملتها المراة حبلت باذن الله تعالى ولو يكتحل بها تمنع من نزول الماء والغشاوة، دمه يخلط بدهن الجوز ويقطر فى الاذن يزيل الطرش وان سقيت امراة لا تحبل قط خصيته تشوى وتوكل تهيج الباه ومن اخذها معه ياتى النساء كثيرًا كعبه يشدّه الماشى على ساقه لا يعجز عن المشى ومن اخذ معه كعبه اليمنى ويخاصم رجلاً يغلبه ومن اخذ كعبه اليسرى ويخاصم امراة يغلبها جلده يتّخذ منه نطع فاذا جلس عليه صاحب القولنج سكن المه ما دام عليه ذنبه يدفن فى قرية لا يقربها الذياب زعموا ان المراة اذا بالت على بول الذيب لا تحبل ابدًا وان سقى صاحب القولنج من جعره شيئًا انفتح فى الحال وقال بليناس الحكيم ان شدّ من هذا الزبل على فخذ صاحب القولنج ينفتح وزعم انه جربه،

سناد حيوان على صفة الفيل الّا انه اصغر جسمًا منه واعظم من الثور واذا ارادت الانثى الولادة يخرج الولد راسه من الرحم قبل ان تلقيه ويرعى فاذا القته هرب من الامّ مخافة ان تلحسه بلسانها فان لسانها شبه الشوك،

حكى ابو الريحان الخوارزمى ان بارض الهند حيوانًا يخرج راسه من حيا امّه ويرعى الحشيش ويعود الى مكانه ولا يخرج الّا بعد ان يثق بنفسه بسبق الامّ فى العدو ان عدت خلفه فحينيذ يثب ويهرب وذاك ان لسان الامّ اخشن شىء وانها ان وجدته لحسته حتى يتحاز لحمه عن عظمه،

سنجاب حيوان كالفار الّا انه اكبر جسمًا منه شعره فى غاية النعومة يتخذ من جلده الفراء يلبسها المتنعّمون صيفًا لانها تبرد بخلاف ساير الفراء لحمه يطعم للمجنون يزول جنونه وياكل منه صاحب الامراض السوداوية ينفعه نفعًا بيّنًا والله الموفق،

سنور حيوان الوف متملّق خلقه الله تعالى لدفع الفار ذكر ان اهل سفينة نوح عم تأذوا من الفار فمسح نوح عم جبهة الاسد فرمى من منخريه زوجى سنور فلذلك ترى السنور اشبه شىء بالاسد يحبّ النظافة فيمسح وجهه بلعابه واذا تلطّخ شىء من بدنه لا يلبث حتى ينظفه وعند هيجانه ينال

المــا شديداً من لدغ مادّة النطفة ايـــاه فلا يزال يصيح حتى يسمع الزوج صياحه وهي ايضا تحتاج الى نقص تلك المادّة تلتها فتستقصى حاجتهما واذا ولدت يغلب عليها جوع شديد فان لم تجد ما تاكل فاكلت اولادهـا ويدفن جعره كيلا يراه احد قيل انما يفعل ذلك لئلّا يشمّ الفار رايحته فيمعن في الهرب ولذلك اذا دفنه شمّه فان وجد رايحته زاد عليه من التراب واذا مرّ الفـار على السقف استلقى ويحرّك يديه ورجليه ليراه الفـار فيسقط من السقف فزعًا واذا صاد شيئًا من الفار يلعب بها زمانًا فربّما يخليهـا حتى تمعن في الهرب وظنّت انهـا نجت ثم يثب عليهـا وياخذهـا فلا يزال يخدعهـا بالسلامة ويورثها الحسرة والاسف ويلتذّ بتعذيبهـا ثم ياكلهـا وقد جعل الله تعالى في طبع الفيل الهرب من السنور٠ ناب السنور الاسود ان اخذه الانسان معه لا يخاف الليل مرارته يكتحل بها يرى بالليل مثل ما يرى بالنهـار ويخلط من مرارته نصف درهم بدهن الزيبق ويسعط به صاحب اللقوة ينـفـعـه ويسحق مع الكمّون بالملح ويجعل على الجراحـات العتيقة يبراهـا شحـم السنور الاسود يشدّ على المراة المستحاضة ينقطع دمهـا ولا تحيض ما دام ذلك مشدوداً عليها٠ لحمه يطبخ ويضمد به النقرس ينفعه باذن الله وذكروا ان من اكل لحم السنور الاسود لا يوثر فيه السحر دمه يسقى صاحب الجذام ينفعه نفعًا بيّنًا٠ ذكر بليناس في كتاب الخواصّ ان من شرب دم السنور الاسود تحبّه النسـاء٠ قالوا جعر السنور يداف بدهن الآس ويدهن به بدن الانسان وقت الحمى فان الحمى لا تاتيه ويداف بالماء وتطلى به رجل المنقرس فانه يزيل وجعها ويبريها٠

سنور البر على شكل السنور الاهلى الّا انه اكبر جسمًا ولكثرة اعدايه يبالغ في حفظ نفسه ونوعه حتى يحفظ بعضها بعضًا في النهار فاذا كان الليل اقاموا حارسًا لا ينام فان نام قتلوه٠ مخّه عجيب لوجع اللثى واسم البول اذا ديف بالجرجير وسخن على النار ويشرب في الحمام على الريق جعره يدخن به يخرج النطفة من الرحم٠

سيرانس قالوا انه حيوان يوجد في غياض كابل وزابلستـــان في قصبة انفه اثنتا عشرة ثقبة اذا تنفّس يسمع من تنفّسه صوت المزمار وذكروا ان المزمار اتّخذ على قصبة انف ذلك الحيوان فلا تزال الحيوانات تجتمع عليه من الطيور والوحوش وغيرها لاستماع ذلك الصوت فربّما تدهش من لذّة استماعهـا فاذا راى سيرانس غشيهم يصيد منها ما شاء وان لم يرد صيد شيء منهـا يضجر

من اجتماعهم عليه فيصيح صيحة هايلة تنفر كلّها ،

شادهوار حيوان يوجد باقصى بلاد الروم ويقال له ايضا ارس له قرن وللقرن ثنتان واربعون شعبة مجوّفة فاذا هبّت الريح يجتمع الهواء فيهسا فيسمع منه صوت فى غاية الطيب وتجتمع الحيوانات حوله لسماع ذلك الصوت فذكروا ان قرن ذلك الحيوان اهدى الى بعض الملوك فتركه عند هبوب الريح بين يديه فكان يخرج منه صوت حتى كاد يدهش سامعه من الطرب ثم وضعوه معكوسًا فكان يخرج منه صوت حزين حتى كاد من سماعه يغلب على الانسان البكاء ،

ضبع يقال له بالفارسية كفتار حيوان قبيح المنظر قليل العدد ينبش القبور وجر الجيف والعرب تزعم انه لا يأكل الّا لحم الشجعان ولهذا قال عبد الله بن الزبير

حذتنى وجر بنى جعار وابشرى بلحم امرء لم يشهد اليوم ناظر

فلا تقبروني ان قبرى محرم عليكم ولكن ابشرى امّ عامر

ام عامر كنية الضبع وجعار اسمه ، وذكروا ان للضبع آلة الذكور والاناث وهو فى سنة ذكر وفى اخرى انثى وبين الضبع والكلب عداوة قالوا لو وقع ظلّ الضبع على الكلب لا يقدر ان يمشى حتى ياتى الضبع ويأكله واذا مرض الضبع يأكل لحم الكلب فيزول مرضه وبين الضبع والذيب مصادقة والضبع اذا سفد الذيب جاءت بولد يقال له السمع ويكون شكله عجيبًا بين الذيب والضبع وان سفد الذيب الضبع جاءت ايضا بولد يقال له العسبار وزعموا ان الضبع لا يعرف شيئًا من العلل ولا يموت حتف انفه كالحيّة وانّما يموت بعارض اخترامىّ وذكروا ان الضبع اذا غلبت جاء الذيب يربى اولادها ولهذا قال الكميت

كما خامرت فى حضنها امّ عامر لدى الحبل حتى عال اوس عيالها

وفى العرب قوم يقال لهم الضبعيّون لو كان احدهم فى قفل فيه الف نفس وثمّ ضبع لا يقصد احدًا غيره وذكروا ان الضبع كما هى تطبخ فان مرقها ودهنها لجميع الرياح والامراض الباردة نافع ، امّا خواصّ اجزائه راسه يجعل فى برج حمام فيه تكثر نسانه من اخذه معه يغلب الخصم عند المحاجة ولا تبلغه عند الكلام نبه من استصحبه لم ينس شيئًا كبده يحرق ويسحق ويكحل به يزول الغشى مرارة الضبع العرجاء تمنع نزول الماء اكتحالاً وتجلو البصر من الظلمة قال بليناس فى كتاب الخواصّ مرارة الضبع تخلط بدم الخطاف ويطلى به الانسان عينيه فان الماء يقف ولا ينزل مخّه يشدّ على الانسان يغلبه النوم قلبه يعلق على العضد يبقى ذكيًّا يتعلّم بسرعة شحمه يمسح به الخواتيم يكون محبوبًا الى الناس وسيما الى النساء برثنه يعلق من

شجرة لا يقربها طير ضارّ قال هرمس قضيب الضبع اذا جفّف وسحق واستف الرجل منه دانقين تهيج به شهوة الوقاع بحيث لا يمل من النساء ولو الى عشرين امراة واذا جفّف وسحق واطعم المراة الفاجرة منه بحيث لا تدرى تزول عنها شهوة الوقاع ولا تميل بعده الى الرجال، فرجها ان شدّت على محموم زال حمّاه وفرجها وجلد سرّتها قال بليناس ان شدّا على رجل لم تنظر اليه امراة الّا احبّته وان شدّا على امراة لم ينظر اليها رجل الّا احبّها، جلده تجر على الارض لا تصيبها آفة كالبرد والجراد واشباههما ويتّخذ من جلد الضبع غربال ويغربل به البزر ثم يزرع فان زرعه يامن الجوايح كلّها قال الشيخ الرئيس من عضه الكلب الكلب فاذا فزع من الماء يسقى من اداوة من جلد الضبع او اداوة تغشى بجلد الضبع واذا شدّ جلد الضبع على رقبة الارنب هربت منه الكلاب وشعر الذى حول ققحته ينتف ويحرق ويسحق بزيت ويندهن به المخنث يزول عنه ما به جعره بدهن الآس ينبت الشعر فى الراس ويحسنه،

عناق حيوان يقال له بالفارسية سياه كوش فوق الكلب حجمًا حسن الصورة جدًّا لونه لون البعير الاحمر وانثاه سودوان يصيد كما يصيد الفهد واذا مشى اخفى اثره ويصيد الكركى ايضا واذا طار الكركى يثب نحو الهواء وثبة شديدة وياخذه برجله،

عنترة حيوان دقيق الخطم يكون بالبادية فلوا ياخذ البعير من فصل دبره ويقتله وقلّما يرى ويزعمون انه شيطان فلا يرى الّا البعير الم دول،

فلا قال الشيخ الرئيس انه حيوان اصغر من ابن عرس ولونه اميل الى الرمدة مع دقّة ولطافة وطول وسعة فم اذا راى حيوانا طفر عليه ويعلق بخصاه ومن عضة هذا الحيوان ينال المًا شديدًا صعب المعالجة،

فهد حيوان ضيق الخلق شديد الغضب ذو وثبات بعيدة كثير النوم يستانس بالناس بخلاف النمر وقال بعضهم ان الفهد متولّد من الاسد والنمر كالبغل من الفرس والحمار والسباع تحبّ رايحة الفهد والفهد يوثر الاسد على فريسته فاذا اكل الاسد وفرغ ياكل الفهد بقيته قال الجاحظ الفهد اذا سمن عرف ان حركته ثقيلة وانه مطلوب وعرف ان رايحته شهية الى الاسد والنمر فيختفى حتى يمضى زمان تسمن فيه الفهود ولا يكاد يكون على علاوة الريح كيلا تحمل الريح رايحته الى السبع واذا مرض الفهد ياكل لحم الكلب يزول مرضه ويحبّ الاصوات الحسنة يصغى اليها ويتولّد من الفهد والذئب حيوان عجيب الشكل يقال له كوشال، وامّا خواصّ اجزائه مرارته تخلى بالعسل والملح

وتجعل على الجراحة الذ تسيل دمها ينقطع لحمه من داوم على اكله يورثه حدة الذهن وقوة البدن دمه ينفع من وجع المفاصل طلاء ومن سقى منه تغلب عليه البلاغة برثته يترك فى موضع يهرب الفار منه ٭

فيل حيوان عجيب شريف نبيل من اعظم الحيوانات واضخمها ربما كان فى ذنبه ثلاثماية من وهو مع ذلك اصلبها واشرف من كل خفيف الجسم رشيق ولله تعالى فى خلقه صنع عجيب فلما كانت رقبته قصيرة خلق له خرطوماً طويلاً يقوم مقام يد الانسان يرفع الماء والعلف الى فمه ويدور على جميع بدنه كيد الانسان ويضرب به وله اذنان كل واحدة كترس متحركتان دائماً يدفع بهما الذباب والبق عن فيه لان فمه مفتوح دائماً فلو دخل من الذباب او البق فى فمه او اذنه تهلكه ٭ وله نابان عظيمان كل واحد مايتا من وربما يكون ثلاثماية وليس له من المفاصل الا الكتف والفخذ والكعب ولا يظهر فيه شهوة الضراب الا بعد خمس سنين وتضع لسبع سنين ولداً مستوى الاعضاء والاسنان ٭ والفيل يعادى الحية اذا راها فسخها تحت رجله والحية تلسع ولده تهلكه واذا مرض الفيل ياكل حية يزول مرضه واذا تعب الفيل دلكوا كتفيه بالسمن والماء والحر يزول تعبه واذا وقع على جنبه لا يقدر على القيام فتجتمع عليه الفيلة تخبر بعضهم بعضاً عن سقوطه والفيل الكبير يجعل خرطومه تحت جنبه وساير الفيلة تعينه على ذلك حتى ينتصب على قوايمه والفيل اذا اراد قلع شجرة يلف خرطومه عليها ويستاصلها من اصلها ٭ واما فيل الحرب فتراه كقلعة جارية على ظهره رجل وعليه جوشن اتخذوا له وعلى خرطومه شدوا سلسلة تعمل له العرض يضرب به الفرس والجمل يقده بنصفين ويحيط به خمسماية راجل تحفظونه من ورائه وعلى ظهره رجال يستعملونه شجعان يكون لهم الدخول والخروج قالوا اذا كان كذلك يغلب خمسة الوف فارس وربما يعيش اربعماية سنة ٭ قال الزيادى رايت فيلاً فى ايام المنصور وقالوا انه سجد لسابور ذى الاكتاف وللمنصور والموت بارض العراق سرع الى الفيل والى الذكور اسرع منه الى الاناث والفيال قاعد على ظهره بيده محجن يحك به جبهته ثم اراد منه شيئاً والفيل يعرف مراده يعمل ما يريد الفيال واول شىء يعلمه خدمة الملك ثم رائ خدم والفيل من اشد الحيوانات حقداً حكى ان فيالاً ضرب فيلاً فاوجعه فصبر الفيل حتى شده الفيال الى اصل شجرة واحكم شده وتنحى عن الفيل ونام وكان للفيال شعر كثير منبوش فاخذ الفيل بخرطومه غصناً من الشجرة ووضعه على شعر الفيال ولواه حتى تشبث بشعره ثم

جذب العود فاذا الفيال تحت قوايمه فخبطه خبطاً صار هشيماً ، امّا خواصّ اجزائه قال بليناس من سقى من وسخ اذنه لا ينام اسبوعاً برادة نابه يصمد بها الداحس ينفعه مرارته يطلى بها البرص ويترك ثلاثة ايام يزيله باذن الله شحمه اذا تبخر به يورث الجذام عظمه يعلق على رقبة الصبى يمنع منه الصرع واذا دخن بالعاج شجرة لا تكون ثمرتها حامضة ويدفع عنها الدود واذا سحق وعجن بالعسل ويطلى به الكلف يزيله ولو علق العاج فى شجرة لا تثمر تلك السنة ولو دخن به فى بيت يموت البقّ منه وحكاك العاج ينثر على الجراحة الميتة تبرا وكذلك على العضو المحترق جلده يشدّ على من به حمى نافض يزول عنه وذكروا ان صاحب التشنّج اذا نام على ظهر الفيل يزول تشنّجه وتدخن به البواسير تسقط بوله يرشّ به البيت يهرب عنه الفار زبله يدخن تحت من به حمى ينفعه ولو سقى صاحب القولنج يبرا ولا يرجع اليه ويكتحل بزبل الفيل وسلخ الحيّة للسلّ والطرفة واللحم الزايد ويسقى منه نصف درهم مع شىء من روسختج فى ماء الرازيانج لصاحب الاستسقاء يزيله قالوا من اخذ معه شيئاً من زبل الفيل امن وجع البدن واذا احتملت المراة شيئاً من زبل الفيل لا تحبل وزوانى الهند اللاتى وقفن على البدّ يفعلن ذلك استبقاء للنضارة والشباب لدفع الحبل فانهن موقوفة على جميع اصناف الرجال وهذا اسرع الى الحبل لانها لا تعدم من يوافق مزاجها مزاجه فاذا حبلت وارضعت مراراً بطل جمالها فيبطل الغرض المقصود منها ،

قرد حيوان قبيح مليح يضحك ويطرب ويفهم سريعاً ويتعلم الصناعات الدقيقة كالنسج فان الثياب العريضة لا يحوكها صانع واحد فيعلم الصانع قرداً ويرمى المحوك الى جانب القرد والقرد يرمى اليه واهدى ملك النوبة الى المتوكل قردين احدهما خيّاط والاخر صانع واهل اليمن يعلمون القرود قضاء حوايجهم حتى البقّال والقصّاب اذا غاب سلم دكانه الى القرد يحفظها اشدّ الحفظ حتى يرجع صاحبها ، والانثى تلد من واحد الى اثنى عشر وحكى عنها من الغيرة على الازواج ما لا يحكى الّا عن الانسان وحكى بعض اهل صنعاء انه مرّ بقرد فى سفح جبل نايم واضع راسه فى حجر زوجته وقد غاص فى نومه فاذا بقرد اخر جاء ووقف حذاءها فوضعت القردة راس زوجها رويداً رويداً وقامت الى ذلك القرد وضاجعها كما يضاجع الرجل المراة فلمّا انتبه القرد لم ير زوجته اتبع اثرها حتى رآها فلمّا دنا منها شمّها فعلم انها زنت فصاح صيحة شديدة فاجتمع عليه قرود كثيرة فاخبرها بفعلها فحفروا لها

حمره ورجموه حتى منتن ، امّا خواصّ اجزائه عينه لو علقت على الانسان يبرج معه ق من بلغما ومن اخذ سنّه معه لا يغلبه النوم ولا الفزع بالليل وبسحق ويكتحل به يذهب ببياض العين لحمه ياكل صاحب الجذام ينفعه نفعا بيّنا عرف ذلك من الاسد فان الجذام داء الاسد فانه ياكل القرود لهذا دمه ان سقى انسان يخرس بحيث لا يتكلّم الّا بالاشارة وقال بعضهم من شرب دم القرد يقبح في اعين الناس جلده يتّخذ منه غربال ويغربل به البذر فان نباته يامن من الآفات كالجراد وغيره،

كركدن حيوان في جثّة الفيل خلقته خلقة الثور الّا انه اعظم منه ذو حافر وهو سريع الغضب صادق الحملة يخافه ساير الحيوانات بالهند على راسه قرن واحد حادّ الراس غليظ الاسفل جدًّا فيه انحناء محدّب الى وجهه ومقعّر الى ظهره ومن العجب انه جمع بين الحافر والقرن وهو اقلّ الحيوانات عددا يعيش سبعماية سنة ويهيجان شهوته بعد خمسين سنة ومدّة حمله ثلاث سنين وزعم الهند ان الكركدن اذا كان بارض لم يدع في تلك البلاد شيئا من الحيوان واذا راى الفيل ياتيه من ورائه ويضرب بطنه بقرنه ويقوم على رجليه ويرفع الفيل حتى يتشبّث بقرنه فاذا تشبّث يريد ان يتخلّص عن الفيل لا يمكنه فيخرّ على الارض فيموت هو والفيل، وذكروا ان السلاح لا يعمل في الكركدن ولا يقوم له شيء من الحيوانات قالوا يحبّ الفاختة ويقف تحت الشجرة التي عليها عشّ الفاختة ويطيب نفسه بهديرها والفاختة تقع على قرنه فلا يحرّك راسه كيلا تنفر الفاختة، امّا خواصّ اجزائه قالوا في قرنه شعبة احدوثة تخالف لانحناء القرن ولتلك الشعبة خواصّ وعلامة صحّته ان يرى فيه شكل فارس ولا توجد تلك الشعبة الّا عند ملوك الهند ومن خواصّه انه تحلّ ق عقد فان اخذه صاحب القولنج بيده ينفتح في الحال وكذلك ان اخذته صاحبة الطلق ولو سحق منه شيء وسقى المصروع يزول صرعه وكذلك من به فالج او تشنّج ان حمله معه، وقال ابن ابي الخير الاستراباذي صاحب مرتبة نامه العلاى حاكيا عن ابيه قال كنت راجعا في قفل الى غزنين فدخل الخبر ان في الطريق لصوصا فاصاب القوم اضطراب وكان فيه رجل قال يا قوم لا تحزنوا اني اكفيكم شرّهم بشرط ان تذهبوا بي اليهم فذهب به رجل من القفل الى موضع اللصوص وكانوا نازلين في شعب بين جبلين فخرج شيئا من وسطه ودلكه بالتراب دلكا كثيرا ثم اشرف عليهم ونثر ذلك التراب على روسهم فتمّت ريح عظيمة في ذلك الشعب ومنع اللصوص

من العيسام ومن قام منالم وقع ثم رجع الى الفعل وقال امتنوا فى دعة وسلامة فعبرنا عن ذلك المقام وسلمنا قال فلمّا وصلنا الى غزنين دخلت يوماً على الشيخ الرئيس ابى على ابن سينا رايت ذلك الرجل عنده فاخبرته بصنيعه فقال كان ذلك عقدة قرن الكركدن وفيه عجايب كثيرة وهذا الرجل من خُلّص اصدقائنا جاءنا من بلاد الهند واهدى الينا هدايا ذلك العقد من جملتها، ويتّخذ من قرن الكركدن نصب السكاكين وخاصيته انه اذا دنا من طعام او شراب فيه سمّ يكسر قوّة السمّ عينه اليمنى تعلق على الانسان تزول عنه الالام كلّها ولا يقربه الجنّ والحيّات واليسرى تنفع من الحمى النافض يوخذ من جلده الجواشن لا يعمل فيها السلاح،

كلب حيوان كثير الرياضة شديد المجاهدة كثير الوفاء دايم الجوع والسهر يخدم بادنى مراعات خدمة كثيرة من الملازمة والحراسة ودفع اللصّ قال الجاحظ من ذكاء الكلب انه اذا ارسل للظباء يترك العنز ويتبع التيس وان كان التيس اشدّ عدواً وذلك لعلمه ان التيس سيعتريه البول من الفزع فلم يستطع الاراقة مع شدّة الحصر فيقلّ عدوه لاراقة فيلحقه الكلب واما المعز فانها اذا اعتراها البول من الفزع اراقت لسعة المخرج فلا يقلّ عدوها وهذا شى عرف من الكلب مراراً قال ومن عجايبه انه يخرج يوم الثلج ووجه الارض مغشى بالثلج ومعه الصياد المجرب لا يعرف موضع الصيد البتة مع عقاد وتجربته فيذهب الكلب يمينا ويساراً حتى يقف على موضع الصيد بانفاس ابدانها وبخار اجوافها واذابتها ما لاقاها من الثلج من وجارها حتى يبرق وان لم يعقبه وهذا غامض جدًّا يعرفه الكلب الصياد الماهر واذا الحّت السحايب بالثلوج لقى الكلب منها جهداً فتى ابصر غيما نبحه لانه يذكر ما لقى من متاه يقال فى المثل لا يضرّ السحاب نباح الكلب ولذلك قال الفرزدق

وقد نبح الكلب السحاب ودونها   مهامه تغشى نظرة المتأمّل

واذا نبح على انسان بالليل والحّ عليه لم ينجه منه الّا ان يقعد فانه اذا راى منه ذلك تركه كانه ظفر به واذلّه ويصيب الكلب بالصيف شبه جنون فيكلب لان مزاجه حارّ يابس ويزيده الصيف حرارة ويبوسة فيغلب عليه المرار فيحدث به هذا المرض فيصير ريقه سمّا قاتلاً صعب المداواة وعلامة ذلك دوام اللهاث وحمرة العينين واطراق الراس واعوجاج الرقبة وجعل الذنب بين فخذيه اذا مشى يمشى خايفاً متذلّلاً مايلاً كانه سكران كئيب مغموم وينعثر كلّ خطوة واذا لاح له شبح عدا اليه حاملاً عليه سواء كان حيوان او

شجرًا او حيوانًا ولا تكون حملته مع النباح بخلاف ساير الكلاب بل هو سكيت رميث واذا نبح يكون فى صوته بحوحة والكلاب عرفته تهرب عنه ومعض هذا الكلب صعب المداواة من عضّه نبح كالكلب ويرى فى بوله دشيش على صورة الكلاب وينظر فى الماء يرى صورته كصورة الكلب لا يشرب الماء حتى يهلك معطشًا، ومن العجب ما حكاه بليناس ان كلبًا عضّ بغلة فعضت راكبها فصار مكلوبًا، واذا كان فى جوف الكلب داء ياكل سنابل القمح يهدى واذا سمع صوت الحمار يتاذّى من ذلك وذكروا ان من يخصب بالحنّاء وسمع صوت الكلب الابيض او الاصفر لا يكون ذلك الخضاب جيّدًا واذا رميت كلبًا بحجر فاخذه بفيه ورماه فذلك الحجر ان تركته فى برج الحمام يمشى عنها طيرها واذا القيتها فى النبيذ من شرب منها يعربد، ومن عجيب ما حكى عن الكلب ان شخصًا قتل شخصًا باصفهان ورماه فى بئر وطمّها وكان للمقتول كلب يشاهد ذلك فكان الكلب ياتى كلّ يوم ويحفر تلك البئر واذا راى القاتل نبح عليه حتى تكرّر ذلك فنبشوا البئر فراوا فيها قتيلًا واستدلّوا بنباحه فى وجه القاتل اخذوه وعذبوه فاعترف انه قتله، وحكى ايضا ان شخصًا نزع ثيابه حتى يخوض فى ماء ومعه كلب له فالكلب عضّ رجله فالرجل اغتاظ وضربه بالسيف ورماه فى الماء فاذا تحت الماء تمساح ابتلع راسه واخذ الكلب وغاص، امّا خواصّ اجزائه قالوا عينا الكلب الاسود الميت يدفنان تحت حايط مسكن فانه يخرب نابه تشدّ على الصبى تنبت اسنانه بلا الم وتشدّ على صاحب اليرقان تنفعه وناب الكلب الاسود من استصحبها لا تنبح عليه الكلاب ناب الكلب الكلب الذى عضّ انسانًا اذا شدّت فى قطعة جلد وعلقت على عضد انسان يامن عضّ الكلب الكلب لسان الكلب الاسود يحرز فى خفّ انسان لا تنبح عليه الكلاب البتة وكذا تفعله اللصوص، مرارته تنفع من ظلمة العين اذا اكتحل بها كبده بودن مشويًا ينفع من عضّة الكلب الكلب شحم الكلب الميت تطلى به الخنازير يحلّلها وكذا يفعل هذا الفعل قال بليناس من عضّه الكلب الكلب ولم يشرب الماء فاعطه الرجل اليمنى من كلب فانه يشرب الماء باذن الله شعره تشدّ على المصروع يخفّ صرعه وشعر الكلب البهيم اقوى دبره بوله يقلع الثاليل قال الشيخ الرئيس قراد الكلب ينقع فى نبيذ ويسقى صاحب القولنج يسكن وجعه فى الحال جعره قالوا اذا كان ابيض اللون فهو دواء عجيب لصاحب الذبحة والخوانيق،

كمر حيوان ذو قوّة وفهم وسطوة صادقة ووثبات شديدة وهو اعدا عدو

للحيوانات وهو ذو وشى والوان حسنة لا يردعه سطوة احد ولا ينصرف عن العسكر الدم وخلقه فى غاية الضيق لا يستانس البتة وعنده كبر وعجب بنفسه اذا شبع نام ثلاثة ايام فاذا انتبه جايعًا خرخر شديدًا يعرف ما حوله من الحيوان انه يريد الصيد ورايحة فمه طيبة بخلاف الاسد وخرزات ظهره ضعيفة تنكسر بادنى شىء اصابها يقولون بين النمر والافعى صداقة واذا خدش النمر احدًا ينثر التراب عليه الفار يعفن الجراحة وافضى الى الهلاك واذا مرض اكل الفار يزول مرضه والنمر يتعرّض لكل حيوان رآه فى جوعه وشبعه بخلاف الاسد فانه لا يتعرّض للحيوان الّا عند جوعه، امّا خواصّ اجزائه راسه لو دفن فى موضع يجتمع عليه الفار مرارته يكتحل بها يزيد فى ضوء البصر ويمنع نزول الماء شحمه يذاب ويجعل على الجراحات العتيقة يصلحها قضيبه يطبخ ويشرب من مرقه ينفع من تقطير البول واوجاع المفاصل عظمه يعلق فى رقبة الرضيع يزول عنه الشرقة جلده يتّخذ منه المطرح فالجلوس عليه ينفع من البواسير وجميع اجزائه تفعل فعل السمّ القاتل،

يامور حيوان وحشى نفور له قرنان كالمنشارين اكثر احواله تشبه احوال البقر الوحشى ياوى الى الدحال التى التفت اشجارها واذا شرب الماء يظهر فيه نشاط يعدو ويلعب بين الاشجار وربما تشبّثت قرناه بالاشجار ولا يقدر على خلاصها فيصيح ويسمع الناس صياحه ذهبوا اليه وصادوه، امّا خواصّ اجزائه لحمه يطبخ بالنبيذ واكل منه الصبى يبقى ذكيًّا وتزول عنه البلادة جلده يتخذ منه مطرح من جلس عليه تذهب بواسيره كعبه يشدّ على انسان لا يتعب من السير ☆

النوع السادس من الحيوان **الطير** هذا النوع من الحيوان مختصّ بخفة البدن وفقد اعضاء كثيرة وجدت فى غيره والحكمة فى ذلك ان الله تعالى لمّا خلق انواع الحيوان وجعل بعضها عدوًّا للبعض اعطى لكل نوع اما قوة وسلاحا يدفع عدوّه بها كما للدوابّ والسباع او آلة الهرب كما للوحوش والطيور امّا الوحوش فبقوائمها وامّا الطيور فباجنحتها ثم ان هذه الالة اقتضت خفّة الجثّة اذ لو كانت الجثة كبيرة اقتضت كبر الجناح والجناح الكبير لا يحصل معه سرعة الطيران بل يكون طيرانه بطيًّا لا يزيد على سرعة المشى فلا يحصل الغرض المطلوب، ومن العجايب طيران الطير فى الهواء وما يسقط مع انه اثقل من الهواء كما قال تعالى الم يروا الى الطير مسخّرات فى جوّ السماء ما يمسكهن الّا الله، فنوع الطير فقد اعضاء كثيرة وجدت فى غير هذا النوع

كالاسنان والاذان والكرش والمثانة وخرزات الظهر والجلد الثخين والصوف والشعر فان نسبة مقدامه الى اسفله كنسبة يمينه الى يساره فكل طير طويل الرقبة يكون طويل الرجلين وما قصرت رقبته قصرت رجلاه ولو قطعت ذنبه يميل الى قدام كالسفينة بلا خفّت ذنبها وقال الجاحظ كل طير جيّد الطيران يكون ضعيف الرجلين كالعصفور الزرزور والخطاف واذا قطعت رجلاه لا يقدر على الطيران السريع كالانسان اذا قطعت يداه لا يقدر على العدو الشديد وما حيوان لا اذن له فهو يبيض وقال طاير بعبّ الماء فهو يزقّ فرخه ، وفي الطيور ما اعطى العجب في لونه كالطاووس والببغاء وابي براقش ومنها ما اعطى العجب في حلقه كالحمام ومنها ما اعطى العجب في حنجرته ومنها ما اعطى العجب في اعضائه كالعلو والمرعى والنعامة ومنها ما اعطى العجب في صنعته كالعصفور والخطاف والنحويت وسيأتي شرح ذلك عند ذكرها ان شاء الله تعالى ونذكر بعض ما يتعلّق بها من العجب مرتبة على حروف المعجم ،

ابو براقش طاير حسن الصورة طويل الرقبة والرجلين احمر المنقار في حجم اللقلق يتلوّن كل ساعة بلون اخر من احمر واصفر واخضر وازرق قال الشاعر كابي براقش كل لون لونه يتقلب ، وعلى لون هذا الطاير نسجت ثياب تسمى ابو قلمون جلب من الروم وعجب هذا الطاير في لونه وشكله ولم يحضرني شيء من افعاله وخواصّ اجزائه ،

ابو قارون طاير في حنجرته اصوات مليحة شجية تفوق كل مغنٍ وتروق كل نفس فلا يسكت بالليل بل يصيح الى الصباح وتجتمع عليه الطيور لاستماع صوته وربما يغشى عليه عشق يسمع صوته لا يقدر على العبور بل يقعد ويسمع صوته ويبقى الى الصباح والله الموفق للصواب ،

ابو الوز البطّ يحبّ السباحة اذا خرج فرخه من البيض يسبح والانثى اذا حملت لا تقبل الا بيضة بيضة ولا تقبل الّا تسعاً او احدى عشرة من غير ... واذا حضنت الانثى دام الذكر يحرسها لا يفارقها طرفة عين وتخرج فراخه يوم التسع عشر وان ابطأت فالى آخر الشهر والحصاة التي توجد في ... نفع من استطلاق البطن وكثرة الاختلافات اذا سقى المبطون ، ... خواصّ اجزائه دماغه يدفن ... البرازيج ويغلى ويصفى ويشرب على ... نفع ... البواسير ووجع الارحام لسانه ينفع من تقطير البول اكلاً شحمه ... يلطخ به ... ينفع من الصداع شحمه يوافق الشقاق العارض من ... الشفتين شحم الاوز يصفي اللون ولحمه يسمن

ويصفى الصوت ويزيد فى قوة الباه دمه يشرب مع الملح المرّ على الريق ينفع من وجع المثانة جناحه اليسرى تشدّ على يمين صاحب حمى الربع تذهب حماه وتنفع من وجع الاعصاء كلّها عظمه يحرق ويذرّ على جراحات النصول ينفع نفعاً بيّناً بيضته تزيد فى قوة الباه ذرقه يجفّف ويشرب ينفع من السعال اليابس ؟

بازى هو اشدّ الجوارح تكبّراً واضيقها خلقاً يوجد بارض الترك لا يكون بازى الا انثى ومن هذا النوع ما خلق الله الذكر ذكرها يكون من نوع آخر اما من الحداة او من الشاهين او من غيرهما ولهذا يكون الاختلاف فى اشكال البزاة كثيراً وذلك بحسب حال الذكر فان كان الغالب على لونه الابيض فهو احسن البزاة واملاها جسماً واجراها قلبًا واسهلها رياضة والاشهب لا يوجد الّا بارض ارمينية وارض الخزر والبازى لا يتّخذ الوكر الّا على شجرة اغصانها مشتبكة لدفع الم الحرّ والبرد واذا ارادت ان تبيض جعلت لوكرها سقفاً حتى لا يقع على فرخها المطر والثلج واذا مرض ياكل لحم العصفور يزول مرضه واذا كان فى التكسير يعطى لحم الفار ينبت ريشه سريعاً ، امّا خواصّ اجزائه من اكتحل بمرارته يمنع من نزول الماء اذا راى اثار نزول الماء دشبه ذباب يطير بين عينيه ويسعط صاحب اللقوة قدر حبّة منها ينفعه نفعاً بيّناً مرارة البازى تنفع من نزول الماء ومن بياض العين اكتحالاً ومن ظلمة البصر قال الشيخ الرئيس مرارة الجوارح كلّها تنفع من ظلمة العين اكتحالاً عظمه يعلّق على الشاجر لا يقع عليه طير ولا يصيبه من الطير ضرر ؟

باشق طاير حسن الصورة اصغر الجوارح جثّة يصطاد العصافير والفواخت والحمام والدرّاج والمطلوب منه حسن صورته يتفرّج عليها فانه مطبوع جدّاً ؟ امّا خواصّ اجزائه ذكروا ان دماغه ينفع من الخفقان العارض من السوداء اذا سقى منه نصف درهم بماء الباذرنجبويه ؟

ببغا يقال لها بالفارسية طوطى وهو طاير حسن اللون والصورة اكثرها اخضر اللون زنجارى وقد يكون احمر واصفر وابيض له منقار غليظ احمر ولسان عريض يسمع كلام الناس يعيده ولا يدرى معناه ويأتى بحروف مستقيمة وأمّا كيفية تعليمها فانهم اخذوا مرآة فى قفصها حتى ترى فيه صورة نفسها ويقف خلف المرآة انسان يتكلّم فالببغا اذا سمعت اصوات لانها تريد ان تأتى بما اتى به مثلها فتتعلّم سريعاً ومن عجائبها انها لا تشرب الماء ابداً وان شربت الماء هلكت ؟ امّا خواصّ اجزائها ذكروا ان من اكل لحمها يصير

دوى الثعلب مرارتها من شعر منها يثقل لسانه دمها يجفّف ويسحق وينثر بين صديقين تقع بينهما عداوة تفرقها يخلط بماء الحصرم ويكتحل به ينفع من الرمد وظلمة العين،

بلبل طاير معروف يقال له بالفارسية هزار دستان وهو صغير الجثة سريع الحركة فصيح اللسان كثير الالحان يسكن البساتين وله شغب ووجد فى زمان الورد يقولون انه يحبّ الورد فاذا راى من يقطفه يكثر صياحه ولا يصبر عن الماء البتة لفرط حرارته ينغمس فى الماء كل ساعة والريح تعصف به من صغره وهو يوم الريح يلازم وكره ولا يخرج قال الشاعر

وما كان يوم الريح اول طاير يروغ كروغ العندليب الى وكر،

والبلبل من عجيب خواصّه انه لا يتسافد الّا فى البساتين لحمه مع عين السرطان يشدّ فى جلد الابل على ساعد الانسان يمنع النوم ما دام معه،

بوم طاير معروف لا يبرز بالنهار لضعف باصرته يحبّ الوحدة ويسكن الخراب ويتشأم به حتى لو نزل بارض او دار فالناس يتطيّرون به والحيّات والافاعى تهرب من صوته ويصطاد الخفافيش ويعادى الغراب وكذلك البازى الاشهب وهو بالنهار ذليل ضعيف البصر واذا كان بالليل لم يقو عليه شىء من الطيور،

امّا خواصّ اجزائه دماغه يكتحل به لدفع ظلمة العين عينه تخلط بالمسك وياخذ معه فمن شمّ رايحته يحبّ حاملها وذكروا ايضا ان احدى عينيه منومة والاخرى مسهرة من اراد ان يعرف ذلك يلقيهما فى الماء فالراسبة منومة والطافية مسهرة فالمسهرة تجعل تحت خاتم من تختم به لا يغلبه النوم والمنومة تجعل تحت وسادة من اردت ان يغلب عليه النوم فانه لا ينتبه ما دامت تحت وسادته قلبه ينفع صاحب القولنج واللقوة يزيلهما مرارته تخلط برماد خشب البلوط يأدم من فى مثانته حصاة يفتّتها وتخلط برماد خشب البلوط يدهن صاحب البول فى الفراش يذهب عنه ذلك كبده سمّ قاتل يورث صاحبه لا دواء له والعياذ بالله من ذلك مخّه يجعل فى الدهن ويطلى به الراس يذهب بالعشاء وظلمة العين لحمه يورث الغثيان ذكروا ان جففّ فى ظلّ وجعل فى شعر بدنه جمع وقعت بينهم الخصومة دمه يلطخ به ثريّا وجه يعفو يذهب عنه ذلك عظمته تجفّف وتسقى انسانا يورث قولنجا صعب الاحوال عظمه يدخن بين ندمان الخمر يعربد بعضهم بعضا قالوا انها تبيض بيضتين احداهما تنبت الشعر والاخرى تزيله ومن اراد ان يعرف احداهما من الاخرى يغمسهما بشمع ثم يسلقهما ثم يقشرها فالتى تميل الى السواد

تنبت الشعر والتى تميل الى الصفرة تزيله٭
تدرج طاير يقال له بالفارسية تذرو يغرد فى البساتين بين الاشجار بالحان طيبة قالوا انه يسمن عند صفاء الهواء وهبوب الشمال ويهزل عند هبوب الجنوب ويسوء حاله واذا حان لها وقت البيض تتخذ شبه دايرة من التراب اللين وتضع البيض فيها لئلّا تتعرّض للآفات وفرخها كفرخ الدجاج كما خرج من البيض يلقط الحبّ واذا كان وقت الزلزلة ترى التدارج تجتمع وتصيح قبلها بساعة وكذا الدراريج ثمّ بعد ذلك تقع الزلزلة٭
تنوط طاير يقال له بالفارسية كيتو يتّخذ من لحا الاشجار شبه الليف ويتخذ منه قفّة ويفتل منه خيطًا ويشدّ القفّة من الخيط ويدليها من بعض اغصان الشجر ثمّ يفرخ فيها٭ امّا خواصّ اجزائه قالوا ان تذبح بسكين شبه ويسقى من دمه من يعربد فى السكر كثيرًا لا يرجع يعربد بعد ذلك مرارته يطلعم للصبى فى شىء من السكر يحسن خلقه ويعزّ عند الناس عظمه يعلق على الصبى عند زيادة ضوء القمر يبقى محبوبًا عند الناس وان كان كريه اللقاء٭
حاضنة الافعى طاير من طيور البادية كلّما باضت اكل الافعى بيضها وتركت بيضة نفسها مكان بيضتها وبيضة الافعى شبيهة ببيضتها فاذا عاد الطاير يحسبها بيضة نفسها يحضنها فاذا نقفها لا ترى الفرخ شبيهًا بها تهرب عنها والافعى لا تزال تفعل بها هذا٭
حبارى طاير يقال له بالفارسية جرز يضرب بها المثل فى البلاهة يقال كل شىء يربى ولده حتى الحبارى والمعنى ان الحبارى مع بلهها تربى ولدها ولا تضيعها ودليل بلهها انها اذا رأت بيضة طاير آخر تحضنها وتترك بيضة نفسها واذا وقع ذرق الحبارى على شىء من الطيور يعمل عمل الدبق تقول العرب سِلاحها سُلاحها وفى جوف الحبارى خزانة لرجيعها اذا احتاج اليه استعمله ويعادى الطيور كلّها وعداوتها مع الصقر اشدّ فتى الحّ عليه الصقر رماه بذرقه فيبقى كالمكتوف المقيّد فعند ذلك تجتمع عليه الحباريات تنتف ريشه وفى ذلك هلاك الصقر وقالوا الحبارى فى سلاحها كالظرابى فى فسائها والحبارى اذا انحسرت ورآت ان ريش صاحبها ينبت قبل ريشها ماتت كمدًا يقال فى المثل مات فلان كمد الحبارى قال ابو الاسود الدؤلى

وزيد ميت كمد الحبارى   اذا ظعنت هنيدة او تسلم٭

امّا خواصّ اجزائه داخل قانصته تجفّف وتسحق مع الملح الاندرانى والخبز تحرق اجزاء سواء تزيل بياض العين اكتحالاً شحمه يجفّف ويسحق مع

السنبل والفرنك اجزاء سواء ويعطى لمن به اسهال يحبس بطنه قال الشيخ الرئيس بيضه خضاب جيّد فيما يقال ذرقه نافع للقوابى ٭

حدأة طاير يقال له بالفارسية زغن وهو خسيس يغلبه اكثر الطيور قيل انه ذكر سنة وانثى اخرى والغراب يعاديه ويقهره واذا مرض ياكل شيئًا من ريشه يهدى واذا راى شيئًا احمر يحسبه لحمًا يسلبه قال صاحب الفلاحة العقاب والحداة يتبدّلان فيصير العقاب حداة والحداة عقابًا ٭ امّا خواصّ اجزائه مرارته يكتحل بها مجففًا ينفع من لدغة العقرب اذا اكتحل بها العين الّتى فى الى جانب العضو الملدوغ مخه يغلى بماء الكراث ويسقى من به بواسير واسهال ينفعه نفعًا بيّنًا دمه يشرب للسموم القتالة عظمه يحرق ويسحق وتضمد به الدماميل الصلبة ينضجها ٭

حمام هو الطير الهادى الى وكنه من البلاد البعيدة هو اشدّ الطيور ذكاء من ذكائه انه يعرف علامات برجه فى الهواء ويكون طيرانه مدورًا كمن يصعد المنارة ولا يزال يصعد حتى يرى شيئًا من علامات بلده فاذا راى ذلك يهبط اليها بادنى زمان وفى بعض الاوقات عند صعوده يتغيّم الجوّ ويصير الغيم حايلاً بينه وبين بلده فيقع ببلاد شاسعة او يصيده شئ من الجوارح وترى فى زوج الحمام من الملاعبة كما يجرى بين الناس من القبلة والمعانقة وغيرهما قال المثنى ابن زهير لم ار شيئًا من الرجل والمراة الّا رايت مثله فى الحمام رايت حمامة اتت الى ذكرها ورايت حمامة لا تمنع شيئًا من الذكران ورايت حمامة تسجد لذكرها سعة بريدها ورايت حمامة لا تسجد الّا بعد شدّة الطلب ورايت ذكرًا له انثتين يحضن مع هذه وهذه ورايت انثتين اجتمعتا كسحاقات النساء تبيتمن باربع بيضات ولا تنفقن ٭ ومن عجايب الحمام ان الذكر يحسّ بما اودع رحم الانثى من البيض فيهتمّ بنقل دقق القصب والخوص وغيرهما ويتّخذ الاحوصة على قدر بدنهما ثم اشخصا تلك الاحوصة حروفها ليظهر لهما مقعر تبقى البيضة فيه مصونة فاذا وضعت يتعاقبان عليه بالحضن ويقلبان البيض فى الساعات واكثرها على الانثى لان الحضانة بالاناث اليق فاذا صار فرخًا فاكثر الزق على الذكر لان الانفاق بالذكور اولى ٭ والحمام البرجى اذا مرض اكل الجراد يزول مرضه والمسرود الذى يقال له اليمامة ياكل اطراف القصب يزول مرضه ومن عجيب الحمام ان جوازلها اول نهوضها تفرق بين العقاب والنسر فاذا رآت النسر لا تخف شيئًا واذا رأت العقاب تفزع واذا رآت الشاهين فقد رآت الموت الاحمر كما ان الشاة لا تفزع من الجمل والفيل وتفزع من الذيب ٭ قال الجاحظ

الحمام اشدّ طيرانًا من جميع الجوارح الّا اذا رای شيئًا من الجوارح فيعتريه ما يعتری الحمار اذا رای الاسد والشاة اذا رآت الذيب والفار اذا رای السنور، امّا خواصّ اجزائه من اكل عينه يصيبه الغشاء ومن اكتحل بمرارته ينفع للغشاوة وظلمة العين ويطلی بدمه الكلف يقلعه ودم الحمام مع دم الفاختة يطلی مع الزيت والقطران يزيل البرص يغير لونه ودم الحمام يطلی به الزرقة التی تبقی من اثر ضربة او صدمة يزيله ويزيل الغشاء اكتحالاً لحمه من داوم علی اكله يورثه الذكاء ويدفع البلادة عظمه يحرق ويذرّ علی الجراحة التی لا يلتئم شقها يصلحها باذن الله تعالی ذرقه تحتمل به المراة التی حان اوان وضعها وضعت بالسهولة وذرق الحمام الاحمر يفتح اسر البول ويفتّت الحصا وفی ذرق الحمام حرارة شديدة يطرح فی جفن القولنج يفتحه،

خطاف طاير لا يزال ينتقل من الصرود الی الجروم ويتبع الربيع حيث كان فاذا عرف استقبال الصيف وطيب الهوآء ياخذ فراخه ويمشی بها الی الوكر الذی تركه فی البلد الاخر فلا يبقی منها واحد الّا رجع الی وكره القديم ويتّخذ وكره من الطين المخلوط بالشعر ليبقی بعضه علی بعض ويقوی كتلين الحكمة وانما يفعل ذلك لانه يتّخذ وكره تحت السقوف فی المواضع المسكونة فعمل بيته ملصقًا بحايط املس ومن العجب ان يعمل بعضها ويترك حتی تيبس ثم يعمل البعض الاخر فلو عملها فی يوم واحد سقطت واذا ارادت ذلك عاونتها الخطاطيف فاذا فرغت تاتی بالماء فی فيها وتسوّی به باطن وكرها وتزيل عنه الخشونة وتملسه وتضع السذاب فی وكرها لدفع الحيات والذباب والبعوض ومن المشهور ان عشّ الخطاف يحلّ فی الماء ويصفی وتشربه صاحبة الطلق تضع بسهولة، امّا خاصية اجزائه دماغه يكتحل به ينفع من الظلمة ولو خلط بدهن ورد ودهن به الراس لا يتولّد فيه القمل البتة عينه تشدّ فی خرقة وتعلق من سرير من نام عليه يسهر قلبه يجفّف ويشرب فی شیء من الانبذة يعين علی الباه معاونة عظيمة ذكره بليناس فی كتاب الخواصّ لحمه يحدّ البصر دمه يسقی المراة يذهب شهوتها بحيث لا تطلب الرجال ذرقه يضمد علی الدماميل ينضجها ويفتحها وينقيها من الوسخ،

خفاش طاير مشهور ضوء بصره ضعيف يستره شعاع الشمس لا يخرج الا بين الضياء والظلام كما بين العشائين وما بين الفجر الی الاسفار صورته مثل الفار ولا ريش له ولكن يطير بجناح كانه جليدة عريضة قالوا ان بنی اسرائيل اخترعوا علی عيسی صلوات عليه خلق الخفاش لمّا ادّعی النبوة لانه اتم الطير

خلعه لان له اذانًا واسنانًا وثديًا تلد وترضع كما اخبر الله تعالى وان تخلق من الطين كهيئة الطير باذنى فتنفخ فيها فتكون طيرًا باذنى، وتصيد الذباب والبق واشباههما وربّما تاخذ ولدها بفمها وتطير وترضع ولدها وتاكل الرمان على الشاجرة وتتركها قشرًا مجوّفًا واذا نزل فى مكانها ورق الدلب تهرب عنه قالوا اذا علق خفاش من شجرة فى قرية جوز الجراد عن تلك القرية، خاصية اجزائه راسه تعلق فى برج الحمام يالفها ولا يفارقها ولو ترك تحت راس انسان لا ينام البتة قال الشيخ الرئيس دماغه نافع من ابتداء الماء فى العين اكتحالاً ومساده يحدّ البصر قلبه لو علق على انسان هاجت به شهوة الوقاع دمه يكتحل به يزيل الغشاء وينتف شعر الابط والعانة ويطلى هذا الدم فان الشعر لا ينبت عليهما ابدًا ذرقه يكتحل به يزيل الظفرة وبياض العين ويلقى فى جحر النمل تهرب عنه ويطلى العضو الذى اريد ازالة شعره بالزرنيخ والنورة وذرق الخفاش فانه لا ينبت الّا بعد مدّة طويلة وان فعل ذلك مرارًا لا يرجع البتّة،

دراج طاير مبارك محدّب الظهر كثير التوالد صوته على وزان بالشكر تدوم النعم وهو مبشر بالربيع ويطيب نفسه من الهواء الصافى ويسمن ويسوء حاله بهبوب الجنوب ويحسن بهبوب الشمال، قال الجاحظ الدرّاج من الطيور التى لا تتسافد فى البيوت البتة وانّما تتسافد فى البساتين والضياع وحكى ابو طالب التنوخى ان بعض الناس ارسل بازيًا الى دراج فالقى الدراج نفسه فى شوك كان عنده واخذ من الشوك اصلين كبيرين فى رجليه واستلقى على قفاه ورفع رجليه واشتر بذلك عن البازى فعجز البازى عنه، لحمه قال الشيخ الرئيس يزيد فى الدماغ والفهم ويزيد ايضا فى مادّة النطفة والله اعلم،

ديك اكثر الطيور شهوة وعجبًا بنفسه وهو مبشر بطلوع الفجر ومن عجايب الديك معرفته ساعات الليل ومقادير الاوقات وتقسط اصواته على ذلك فان الليل اذا كان خمس عشرة ساعة يقسط اصواته عليها كما يقسط والليل تسع ساعات ويصنع فيما بين ذلك من القسمة واعطا الساعات على حسب كلّ وقت بواسطة الهم من الله تعالى روى عن النبى صلعم ان الله تعالى خلق ديك تحت العرش له جناحان لو نشرهما جاوزتا المشرق والمغرب فاذا كان اخر الليل نشر جناحيه وخفق بهما وصرخ بالتسبيح يقول سبحان الملك القدوس فاذا فعل ذلك سبحت ديكة الارض كلّها مجيبًا له وفعلت مثل فعله خفقت اجنحتها واخذت فى الصراخ، قالوا الديك المؤذّن صاحب اللحية الحمراء

والتتاج ذى الشرفات الغيور السخى كثير المراعاة لدجاجه زعموا ان من ايقظه الديك فقام من نومه لا يبقى معه ثقل من النوم البتة والديك الابيض يهرب منه الاسد والمهارش خير من غيره وعلامته تمرة العرف وغلظ الرقبة وضيق العين وسوادها وحدّة المخالب ورفع الصوت والديك يوثر الدجاج على نفسه ياخذ الحبّة بمقاره ويرميها الى الدجاج قالوا انّما يفعل ذلك زمان شبابه وغلبة شهوته فاذا هرم لا يفعل ذلك والديك يدفع الدجاجة اذا قصدها عدوٌّ وبالليل يجمعها فى موضع حريز ويقف على بابه يحرسها وزعموا ان الديك يبيض فى عمره بيضة واحدة تسمى بيضة العقر وهى صغيرة جدًّا وانشد البشّار

قد زرتنا مرّة فى الدهر واحدة   سى فلا تجعليها بيضة الديك

وزعموا ان من ذبح الديك الابيض الافرق يصاب فى ماله واهله وذكروا ان الشيطان لا يدخل بيتًا فيه ديك ابيض افرق ، امّا خواصّ اجزائه عرفه اذا جفّف وسحق وسقى من يبول فى الفراش يذهب عنه ذلك وعرف الديك الابيض او الاحمر يجفّف ويبخر به المجنون ينفعه نفعًا بيّنـًا مرارة الديك اذا اكتحل بها نفع من الغشاوة وظلمة البصر ذكر حكيم ان مرارة الديك تجعل فى اناء فضّة ويداوم على الاكتحال بها فانها تقلع بياض العين وذكر بليناس ان مرارة الديك تخلط بمرق صابين وتوكل على الريق فانها تذهب بالنسيان ويذكر ما كان ينسيه ، عظم جناحه يشدّ على صاحب حمى الورد تذهب عنه والفارس يشدّه على وسطه لا يتعب من السوق دمه ينفع من بياض العين اكتحالاً دمه الذى يجرى فى المهارشة يجعل فى طعام ويطعم قومًا تقع بينهم الخصومة يوخذ دم الديك مع العسل ويعرض على النار فاذا طلى به القضيب يقوى على الباه ويزيد فى اللذّة ، يوخذ من لحم الديك مجفّفـًا ويسحق مع العفص والسماق بالسوية ويتّخذ حبوبًا على قدر الحمصة ويسقى منها المبطون فانه يبرا فى الحال ، فى بطن الديك حصاة قد تكون اسمانجونة وقد تكون على لون المها فان علقت على المجنون يبرا وان علقت على انسان زادت شهوته ،

دجاج اعجب شىء منها انها اذا تشبّهت بالديكة فى الصياح والمهارشة تنبت لها شوكة كشوكة الديكة وربما باضت بلا ركوب الديك من تقلّبها فى التراب او من ريح الجنوب ولا يحصل من هذا البيض فرخ ولا يطيب طعمه واذا حصل فى ظهرها بيض كثير من هذا السبب ثم ركبها الديك ولو مرّة واحدة

فان جميعها يصلح واذا حضنت الدجاجة وسمعت صوت الرعد يفسد جميع ما تحتها من البيض وعند هبوب ريح الجنوب فسادها اقوى والدجاجة اذا هرمت لا يكون لبيضها مخ فلا يحصل من بيضها الفرخ لان الفرخ يتولد من البياض والمخ غذاؤه والدجاجة اذا سمنت لا تبيض كما ترى سمان النساء فانهن لا يحبلن، خواص اجزائها تطبخ الدجاجة البيضاء بعشر بصلات وكف سمسم مقشر حتى تتهرأ ويؤكل لحمها ويحسى مرقها فانه يزيد في قوة الباه والمداومة على اكل الدجاج والفراريج تورث البواسير والنقرس شحمها يتخذ طلاء يذهب الكلف الاحمر من الوجه وينفع من شقاق القدم العارض من البرد مرارتها تمنع نزول الماء اكتحالاً قال بليناس الحكيم قانصة الدجاج تشوى وتطعم من يبول في الفراش فانه يذهب عنه ذلك يوخذ ثلاث بيضات وتترك في الخل ثلاثة ايام ثم تترك في الشمس وتجفف ويطلى به البهق يذهبه والبيض النيمبرشت له خاصية عجيبة في تكثير مادة المنى وشهوة الباه واذا تركت البيض في الشتاء في وسط التبن وفي الصيف في وسط النخالة يبقى زماناً طويلاً لا يفسد ودهن بيضها يطلى به النقرس يسكن وجعه ذرقها ينفع من القولنج اذا شرب بخل او نبيذ وكذلك ينفع صاحب الحصاة قال بليناس الحكيم ان الصق ذرق الدجاجة السوداء على باب تقع الخصومة بين اهله،

رخمة طاير تشبه النسر في خلقته يختار لبيضه اطراف الجبال الشاهقة ومواضع الصدوع وخلال الصخور ليصعب الوصول اليها فاذا حان اوان بيضها ذهبت الى ارض الهند واتت بحجر اسمه ابو طافيون وهو حجر مدور مثل خرزة اذا حركته تقعقع في جوفه حجر آخر فتاتي بهذا الحجر وتجعله تحتها وباضت من غير وجع والرخمة لا تزال تطير خلف العساكر لطمعها في جيف القتلى وتطير خلف الحجيج لطمعها في حسرى الدواب وتتبع ايضا الغنم زمان حملها لطمعها في الجنين الجهيض وهذا يدل على الذكاء ونسبوها الى الحمق، خواص اجزائه مرارته تخلط بالزيت وتقطر في الاذن يزول طرشها وتنفع من بياض العين اكتحالاً وان علقت على من به رمد برئ منه دمه يسقى من به حمى الربع ذهبت حماه وان خلط بدهن الزيبق وطلى به الوجه عند الدخول الى السلطان يكون مقبولاً عنده، قال بليناس الحكيم اصول عظم في جناحها الايمن يحرق ويسحق ويطعم الانسان يحبه الآكل حباً شديداً وعظم جناحها الايسرى يفعل مثل ذلك في البغض ذرقها يسحق وتحتمله المراة

تلقى الجنين الذى فى بطنها ء

زاغ هو الاسود الكبير ويقال له الغداف قالوا انه يعيش اكثر من الف سنة وبينه وبين البوم معاداة الغداف يخطف بيضة البومة نهارًا والبوم يخطف بيضة الغداف ليلاً والبوم ذليل بالنهار لكن بالليل لا يقوى عليه الغداف قال الجاحظ جميع اصناف الطير تطرد فرخها اذا كبر ولا تعرفه الّا الغداف فانه لا يزال يتفقّد حاله والغداف نفسه يحرق ويسحق بالزيت ويطلى به الموضع الذى تريد ان ينبت فيه الشعر فينبت ء خاصّية اجزائه قالوا عين الغداف والبوم لو دخن بين اثنين تقع بينهما عداوة لا تقبل العلاج قلبه يجفّف ويداف بالماء ويسقى انسانًا يريد فى السفر فى الصيف فانه لا يعطش لان الغراب لا يشرب الماء فى تموز وقال بعضهم لو اخذه الانسان معه لا يعطش ولو خلطت مرارة الديك والغداف بالعسل واكتحل بها تذهب بظلمة العين ولا ترجع ابدًا وتسود الشعر ان طلى بها سوادًا عجيبًا لحمه وحوصلته يسحقان بعد الجفاف ويخلطان بالعسل ويسقى من به بهق ثلاثة ايام كل يوم ثلاثة قراريط فان البهق يزول عنه ومن يرى كانّ ذبابة بين عينيه تطير وهو بدو نزول الماء فانه يذهب عنه اذا شرب كما تقدّم قال بليناس الحكيم اذا خلطت شحم الغداف بدهن الورد وطليت به وجهك ودخلت على اىّ سلطان شئت قضى حاجتك دمه يجفّف ويذرّ على النواصير يصلحها بيضها تطلى به البواسير يذهبها ولو اطعم انسان بيضها ببعض النبيذ لا يرجع بشربها ذرقه يخلط بالخلّ ويطلى به موضع نتحال المتحول فانه ينفعه نفعًا بيّنًا ويضمد به حلق من به غيرة يذهبها ء

زرزور طاير يقال له بالفارسية سار يتبع الربيع وطيب الهواء ينتقل الى بلاد العراق من الهند ويضيع منها فى البحر شىء كثير والامواج تذهب بها الى السواحل وسكّان السواحل تجمعها وتحرقها مكان الحطب قال بقراط يوخذ فراخ الزرزور وتطلى بالزعفران وتترك فى مكانها فى الوكر فاذا رجعت الامّ حسبت انها من المرض فتاتى بحجر اصفر اللون لمعالجتها يوجد ذلك الحجر ويسقى صاحب اليرقان يبرا لحمه يوكل يزيد فى ضوء البصر ولحمه المجفّف المسحوق يعطى صاحب الخناق على الريق ينفع فى الحال رماده يذرّ على الجراحات ينفعها نفعًا بيّنًا قال الشيخ الرئيس ذرق الزرزور المعتلف بالارز نافع للقوابى ء

زمج طاير يقال له بالفارسية زمك مرارته تجعل فى الاكحال تنفع من غشاوة

العين وظلمة البصر وذكروا انه مجرب والله اعلم،
سمانى طير يقال له بالفارسية سمانه ويقال له ايضا السلوى وهو الطير الذى انزله الله تعالى على بنى اسرائيل فى التيه ومن عجيب شانه انه سكيت زميت طول الشتاء فاذا اقبل الربيع يصيح آخر الليل عند انبلاج الصباح وانه يغتذى بالبيش ولا يضره وهو سم قاتل،
سنقر طاير من جوارح الطير فى حجم الشاهين الّا ان رجليه غليظان جدًّا ذكروا انه يكون ببلاد الترك ولا يعيش الّا بالبلاد الباردة اذا ارسل الى الصيد يشرف عليه ويطير حوله على شكل دايرة فاذا رجع الى المكان الذى ابتدا منه واوصل اول الخطّ بآخره ببقى الصيد فى وسط الدايرة لا يقدر على الخروج منها ولو كان الفًا ولا تزال الطيور كلها فى الدايرة تجتنب من المحيط وتقرب من المركز فعند ذلك يقف الجارح عليها وينزل يسيرًا يسيرًا وينزل الطير بنزوله حتى يلتصق بالتراب فياخذها البازدارية ولا يفلت منها شىء،
شاهين طاير من جوارح الطير عدوّ الحمام اذا رآه يعتريه ما يعترى الحمار من الاسد والشاة من الذيب والفار من السنور والحمام اسرع طيرانًا منه الّا انه اذا رآه خاف وضعف طيرانه واذا رات السلحفاة الشاهين تنقبع وتعطيه ظهرها ومنقار الشاهين لا يعمل فيه فيحملها الشاهين ويصعد بها نحو الجوّ ويرميها على حجر صلد لتتنكسر فعند ذلك اكلها واذا مرض الشاهين اكل من الدراريح زال مرضه،
شفنين طاير معروف قال الجاحظ من عجايبه انه لا يزاوج الّا انثاه فان هلكت انثاه لا يزاوج ابدًا وكذلك الانثى ان هلك ذكرها شحمه يداف بالسيرج ويقطر فى الاذن يزيل ضرشها وكذلك يزيل الرمد وجراحات العين والعشى اكتحالًا ذرقه يسحق ويداف بدهن الورد وتحتمله المراة بصوفة ينفع من اوجاع الرحم،
شقراق طاير يقال له بالفارسية كاسكينه اخضر اللون احمر المنقار وقد يكون اصفر عدوّ النحل ياكل منها ويقتل ما لا ياكل مرارته ذكر فى كتاب الحيل ان الذهب اذا كان ناقص العيار يذاب ويفرغ فى مرارة الشقراق فانه يطلع احسن ما يكون ويزيد عياره،
صافر طاير لا ينام شيئًا من الليل اصلًا فاذا اظلم الليل يتدلّى من شجرة ويقبض على شىء من اعوادها برجليه منكّسًا ولا يزال يصيح حتى يبدو الصبح قالوا انه يخاف من وقوع السماء عليه،

صقر هو الجارح المعروف الذى يقال له بالفارسية جرخ وصيده اعجب من جميع الجوارح فاذا ارسل صقران على ظبية او بقر وحش ينزل احدهما على راسه ويضرب بجناحه عينيه ثم يقوم وينزل الاخر ويفعل مثل ذلك ويشغلانه عن المشى حتى يدركه من يبطش به ومن العجب ان الصقر مع صغر جثته يثب على الكركى مع ضخامته وذلك شجاعة خلقها الله تعالى فى الصقر يغلب بها الكركى ٭

طاير البحر لا يزال يطير فى البحر ولا يرى اليبس ابداً ولا وكر له اخبر البحريون انه لا يسقط الّا ريثما يجعل لبيضه ادحيّا من زبد البحر يبيض فيه وغير هذا الوقت يطير فى الهواء ابداً حتى يموت والذكر والانثى يسافد فى الهواء وبيضها ينفقص بنفسه عند انتهاء المدّة فاذا قدر فرخه على الطيران يكون كابويه ٭

طاووس احسن الطير جمالاً وحسنًا واروقها لوناً ولله تعالى فى خلقته حكمة عجيبة وفى اختلاف الوانه واتّساق تلوناته حكمة وعبرة فى وسط كلّ ريشة دايرة من الذهب محاطة بالزرقة والخضرة وغيرها من الالوان التى تلائم بعضها بعضًا لينشا من تركيبها زيادة حسن وتزويق فان الذهب اذا جعلته على الحمرة او الصفرة او البياض لا يحسن مثل حسنه على الزرقة والخضرة والنحلية انظر الى قدر الصانع كيف خلق فى بيضة تلك النقوش العجيبة والالوان المختلفة ثم ان الذهب تولّده فى الرمل ولا يصلح للتزويق الّا بعد تعمل عليه عمال كثيرة مختلفة الصناعات فكيف خلق الله تعالى فى تلك البيضة خطّية يتبيّن منها لون الذهب فسبحانه ما اعظم شانه واوسع قدرته واشهر برهانه ٭ قالوا عمر الطاووس خمس وعشرين سنة وفى هذه المدّة يتلوّن بالوان كثيرة وفى كل خريف يلقى ريشه واذا بدا الشجر يكتسى بورقه فالطاووس يكتسى بريشه قال الشيخ الرئيس من اراد ان يستمسك بشىء لابعاد الهوام فليمسك فى مكانه طاووساً ٭ امّا خواصّ اجزائه مخّه يداف بالسذاب والعسل ويشرب ينفع من القولنج واوجاع المعدة ومن سقى من دمه ضرباً يجنّ مرارته يشربها المبطون بالسكنجبين فى الماء الحارّ والمقدار منها دانق نافع له ويذهب ابتد ثقل اللسان لحمه وشحمه يطبخ ويحسى مرقه صاحب ثمات الجنب ولحمه يزيد فى قوة الباه وينفع من وجع الركبتين شحمه يطلى به العضو المبرود يصلحه عظمه من استصحبه يامن العين السوء مخلبه يشدّ على صاحبة الطلق تضع فى الحال وكذلك لو دخن تحت ذيلها والله تعالى اعلم بالصواب ٭

طيهوج طاير معروف يقال له بالفارسية تهو لحمه يسمن ويزيد فى الباه زيادة عجيبة ء

عصفور قالوا الطير ضربان احدهما بهايم الطير وهى التى تلقط الحبوب والثانى سباع الطير وهى التى تتغذّى باللحم والعصفور يشبههما جميعاً لانه يلقط الحبّ ويصطاد الجراد والصرصر والعصفور لا يتّخذ وكره الّا فى العمران تحت السقوف خوفاً من جوارح الطير ولا يقيم الّا فى دار آهلة ولو خلف مدينة عن اهلها ذهب العصافير ايضا عنها ولو عاد اهلها اليها عاد العصافير ايضا وبين العصفور والحيّة معاداة فاذا قصدت الحية وكر العصفور لتاكل فراخه فللعصافير صياح وشقاشق وكلّ عصفور يسمع صوتها ياتى اليها ويصيح معها وربّما وجد العصفور فرصة ينقر الحية بمنقاره فاذا جرحها يكون سبباً لهلاك الحيّة لان النمل والذباب تجتمع على جراحتها فتهلك الحية ء والعصفور يعادى الحمار ايضا لان الحمار اذا نهق فسد بيض العصفور فالعصفور ينقر الحمار بمنقاره ليجتمع عليه البق والذباب واذا مرض العصفور اكل لحم الحمار يهدى وليس شىء من الحيوانات اكثر سفاداً من العصفور فلهذا قالوا عمره قصير ء امّا خواصّ اجزائه لحمه يزيد فى قوة الباه ويكسر الرياح لفرط حرارته بيضه من يحسّه يهيج به شهوة الباه يدفن بيضه تحت الزبل ثلاثة ايام ثم يخرج ويطلى به الناصور فانه يزيله ذرقه يكتحل به يزيل الغشى ويسقى الانسان فى النبيذ يخرّ كالميت ء

عقاب من صعاب جوارح الطير يصيد الطير والسباع الصغار كالارنب والثعلب ويرد من كلّ حيوان كبده لان الكبد ينفعه من امراضه قالوا فى بعض الاوقات يطول منقاره فلا يقدر على الصيد فيكون سبباً لهلاكه قال صاحب الفلاحة العقاب والحداة يتبدّلان يصير العقاب حداة وتصير الحداة عقاباً والله اعلم بصحّته قال الجاحظ للعقاب خاصية فى تقطيع الذيب فيقع على الذيب الاملس يقد ما بين صلاه الى كاهله ولا يزال يتبع العساكر لطمعه فى لحوم القتلى وقال اصحاب القنص ان العقاب لا يراوغ الصيد ولا يعانى ذلك وانه لا يزال على مرقب عالٍ فاذا راى ان شيئاً من سباع الطير اصطاد انقض اليه فاذا راى ذلك الطير العقاب لم يكن همّه الّا ان ينجو بنفسه منه ويترك الصيد له قالوا اذا عدمت تربيتها فراخها واذا اظلم ضوء عينها من الهرم وضعفت قوّته يصعد نحو الهواء الى ان يحترق ريشه من الحرارة ثم ينزل وينغمس فى عين ماء مراراً ويخرج منها قويّاً شابّاً ذهب ضعف الهرم منه وهو

طويل العمر بعيد الشأو فربّما يتغدّى بالعراق ويتعشّى باليمن وتقول العرب فلان احزم من فرخ العقاب وذلك ان العقاب وجوارح الطير تتّخذ اوكارها فى عروض الجبل فربّما كان املس بحيث لو تحرك الفرخ من مجثمه لهوى من راس الجبل الى حضيضه فالفرخ يعرف ذلك مع صغره وقلّة تجربته ان الصواب ترك الحركة ولو وضع فرخ من فراخ الاهليات كالدجاج والحجل والقطا فى اوكار الوحشيات لماتت فى الحال وسقطت عنها واعجب من هذا ان الفرخ لا يطير حتى يستوى قصب ريشه فعند ذلك شرع فى الطيران فسبحان من الهم كلّ حيوان مصالح نفسه ومفاسده، خاصية اجزائه قالوا دماغه يذاف بماء الفجل ينفع لذات الجنب فى الحمام وهو حارّ ينفع نفعاً بيّناً مرارته تنفع من ظلمة العين اكتحالاً ويطلى بها ثدى النساء التى يغزر اللبن فى ثديهن فانها تسكن لبنها فى الحال وتفتحها وتكثر لبنها دمه يجفّف ويسحق الاهليلج الاصفر مسحوقاً ويكتحل به ينفع من جرب العين ولو طلى به من خارج العين كان ايضا نافعاً شحمه يذاب بالزيت وتطلى به رجل المنقرس يزول المها وكذلك وجع المفاصل مخّه يخلط بالعسل والصبر ويجعل على الناصور مرّتين او ثلاثة يصلحه،

عقعق طاير معروف فى نفسه الخيانة يسرق الاشياء النفيسة كالحلى والجواهر ويرميها فى موضع آخر ولا يتّخذ الوكر الّا تحت شىء مرتفع او تحت سقف وياتى بورق الدلب يتركه حول وكره لئلّا يقصد الخفاش بيضه وفراخه وكثيراً ما ينسى بيضه وفراخه وعشّه، خاصّية اجزائه قالوا دماغه يخلط بالغالية ويسعط به صاحب اللقوة والفالج فانه يعطس ويذهب ما به من الاذى دمه يجفّف فى الظلّ ويخلط بماء الورد ويسقى انساناً يبقى ثرثاراً مكثاراً وذريّه يطلى به الموضع الذى فيه شوك او عظم او نصل فانه يخرجها بالسهولة مخّه يطعم الصبى يبقى فصيحاً حافظاً ريشه يحرق ويذرّ رماده فى جحرة النمل تهرب عنها كلّها ولا يبقى واحد منها بيضها ينفع من بياض العين ان اكتحل به على الريق بعد الخروج من الحمام يفعل ذلك ثلاث مرّات يذهب ذلك بالكلية،

عنقاء اعظم الطيور جثّة واكثرها خلقة تختطف الفيل والجاموس كما تختطف الحداة الفارة ذكر انه كان فى قديم الزمان بين الناس ويتاذّى الناس من جناياتها الى ان سلبت يوماً عروساً مجليًا فدعا عليها حنظلة النبى عم فذهب الله بها الى بعض جزاير البحر المحيط تحت خطّ الاستواء لا يصل

انيها الناس وفيها حيوانات كثيرة كالفيل والكركدن والجاموس والببر وسباع الجوارح والعنقاء لا تصيد منها لانها تحت طاعتها واذا صادت شيئاً تاكل منها وتترك الباقى للحيوانات التى تحت طاعتها ولا تصيد الا فيلاً او سمكاً عظيماً او تنينا واذا فرغت من اكله تصعد الى مكانها وتخلى الباقى بين الحيوانات التى تحت طاعتها وتتفرج على اكلها، وعند طيرانها يسمع من جناحها صوت هجوم السيل وصوت الاشجار عند هبوب الريح العاصف وذكروا ان عمر العنقاء الف وسبعماية سنة ويتزاوج اذا اتى عليه خمسماية سنة فاذا حان وقت بيضها وجدت لذلك الما شديداً فياتى الذكر بماء البحر فى منقاره ويجعلها به فتخرج البيض بسهولة فيحضن الذكر البيض والانثى تمشى تصيد ويفرخ البيض ماية وخمس وعشرين سنة فاذا كبر الفرخ فان كان انثى فالعنقاء الانثى تجمع حطباً كثيراً والذكر يحك منقاره على منقار الانثى حتى تتوقد منه النار ويضرم فى ذلك الحطب والانثى تدخل تحت النار حتى تحترق والفرخ يبقى زوج الذكر وان كان الفرخ ذكراً فالعنقاء الذكر يفعل مثل ما فعل الانثى ويبقى الفرخ زوج الانثى وذكروا فى العنقاء اقوالاً كثيرة لكنها لما لم تكن مسندة الى قيل معتمد اعتمدنا على هذا القدر والله الموفق للصواب،

غراب هذا الطير المشهور الذى يقال له بالفارسية كلاغ بعيد الاسفار كثير التطواف اول طير يشرع فى الطيران بعد انبلاج الفجر يحب الجوز يجمع منها كثيراً يدفنها للذخيرة ومنقاره صلب جداً ينقر به الجوز ويجتمع على الحيوانات الدبر كالجمل والفرس وكذا على الادمى ويقصد قلع عينها ولا يمتنع بالضرب لشدة جوعه ونفعه طهر السلحفاة وياكلها والبعير اذا عقر ظهره وحدث فيه لحم فاسد ارسل الى الصحراء لتجتمع عليه الغربان وقلعت اللحم الميت من ظهره واذا مات ذكر الغراب فالانثى لم تزاوج آخر وكذلك اذا ماتت الانثى فالذكر لم يزاوج غيرها واذا تفرخ بيضها يكون الفرخ ابيض بلا ريش تفزع منه الام وتتركه فيبعث الله تعالى عليه ذباباً وبقاً كثيراً ياكل الفرخ منها حتى نبت ريشه ويسود قال مكحول من دعاء داود النبى عم يا رازق النعاب فى عشه، ثم ان الفرخ اذا اسود ترجع اليه امه وتتعهده فحينئذ يغيب عنه الذباب والبق قال خلف الاحمر رايت فرخ الغراب فلم ار صورة اقبح منه ولا اسمج ولا اقذر ولا انتن مع عظم راس وصغر بدن وطول منقار وقصر جناح امرط مسلخ الريش انتن من الهدهد مع ان الهدهد مثله فى النتن،

واذا مرض الغراب ياكل رجيع الانسان يهدى وبعض الغربان ياتى بالغلط صحيحة لا يتهيأ مثلها للببغاء، امّا خواصّ اجزائه فعيناه وعينا البوم تجفّف ويدخن بين قوم تقع بينهم عداوة وبغضاء عظيمة قلبه قال بليناس الحكيم يجفّف ويسحق ويسقى الانسان فى النبيذ يسكر بالقدح الواحد مرارته من سقى منها فى النبيذ يسكر بالقدح الاوّل فى حاله قال بليناس اذا علق على انسان يهيج به العشق وامّا الغراب الابقع يطبخ حتى يصير نضيجا ويأكل من به صداع عتيق يسكن وجعه دمه يخلط بالنورة ويسقى انسانًا فى النبيذ يبغضها ولا يرجع اليها ذرقه يلفّ فى قطعة عهن ويدفع الى صاحب السعال فاذا اخذه بيده انقطع سعاله،

غرنيق من طيور الماء قال صاحب المنطق ان الغرانيق من الطيور القواطع وانها اذا احست بتغيّر الزمان عزمت على الرجوع الى بلادها وعند ذلك تتخذ قائدًا وحارسًا وينهض معًا فاذا طارت ترفّعت فى الهواء جدّا كيلا يتعرّض لها شئ من سباع الطير وان رأت غيمًا او غشيها الليل او سقطت للطعم امسكت عن الصياح كيلا يحسّ بها العدوّ وان ارادت النوم ادخل كلّ واحد راسه فى جناحه لان الجناح احمل للصدمة من الراس فان الراس فيه العين التى هى اشرف الاعضاء والدماغ الذى هو ملاك البدن ونام كلّ واحد منها وهو قائم على احدى رجليه لانه يخاف ان مكّنهما نام نومًا ثقيلًا وامّا قايدها وحارسها فلا ينام شيئًا ولا يدخل راسه تحت جناحه ولا يزال ينظر من جميع الجوانب فان احسّ بعدوّ صاح باعلى صوته واخبر اصحابه عنه، ذرقه يسحق بالماء وتبلّ به فتيلة ويجعل فى الانف يصلح كل قرحة تكون فى ...م،

غوّاص طاير يقال له بالفارسية ماى خوار يوجد ببلاد البصرة على شطوط الانهار وكيفية صيده انه يغوص فى الماء معكوسًا بقوة شديدة ويلبث تحت الماء الى ان يرى شيئًا من السمك فياخذه ويصعد به ومن العجب لبثه تحت الماء والماء لا يغلبه مع خفّة بدنه قال بعضهم رايت غوّاصًا غاص فطلع بسمكة فغلبه غراب واخذ السمكة منه فغاص مرّة اخرى وطلع بسمكة اخرى وقرّبها الى الغراب فلما اخذ الغراب السمكة واشتغل بها وثب الغوّاص واخذ برجل الغراب وغاص به ووقف تحت الماء حتى اختنق الغراب وخرج سالمًا، قالوا دمه يجفّف ويحرق مع شعر انسان فانه لا يصبر عن هذا الطالب سعة وعظمه ايضا يفعل هذا الفعل،

فاخته طاير مشهور يتبرك الناس به زعموا ان الحيات تهرب من صوته وحتى ان الحيات استولت على الاراضي وكثرت جناياتها فراجعوا بعض الحكماء في ذلك الزمان فامرهم بنقل الفواخت اليها ففعلوا فانقطعت الحيات عنها، دمه مع دم الحمام والزفت والقطران يتخذ دخنة من شمه لا ينام البتة،

فبج طاير يقال له بالفارسية كبك حسن الصورة والوشي يسكن الجبال قالوا اذا قصده الصياد يجعل راسه تحت الثلج بحسب ان الصياد لا يراه كما ان لا يرى الصياد وذكرها شديد الغيرة على اناثه فاذا اجتمع ذكران على انثى تهارشا الى ان يغلب احدهما فاذا هرب المغلوب تبعت الانثى الغالب، ومن عجيب نباتها ان الذكر اذا صاح وحمل الهواء صوته الى الانثى يتولد البيض في ظهرها كما ان النخلة تلقح من رايحة طلع الفحال اذا كانت تحت الريح وتبيض خمس عشرة بيضة وتجعلها في موضعين احدهما يحضنه الذكر والاخر تحضنه الانثى وكلاهما يحضنان والقبج لا يتسافد في البيوت وانما يتسافد في الجبال ويحب الغناء والاصوات الطيبة وربما وقع جثما عند سماعه ذلك شوقا حتى ياتيه الصياد وياخذه، خاصية اجزائه مرارته اذا سعط بها انسان في كل هلال جاد ذهنه واحتد بصره واذا اكتحل بها نفع من ابتداء الماء ويوخذ من هذه المرارة ودرق الحجل والمرجان الغير المثقوب اجزاء سواء ويسحق ويكتحل به يذهب بياض العين كبده يشوى ويطعم الصبي يامن الصرع دمه يكتحل به ينفع من جراحات العين والغشى لحمه يسمن وينفع من الاستسقاء ويزيد في الباه بيضه يوكل بخل العنصل ينفع المغص واوجاع

،

قبرة طاير يقال له بالفارسية جلوذو الاصوات المطربة والنغمات اللذيذة على راسه قنزعة شبيهة بما للطاوس وهو شديد الاحتياط اذا وقع على شيء ينظر يمينه وشماله ووراءه ومع كثرة احتياطه كثير الوقوع في الفخ يتخذ عشا عجيبا له تاليف معجب وهو انه يعمد الى ثلاثة اعواد من شجرة الكرم او شجرة مثلها عريضة الاوراق وتكون الاعواد على شكل شفاجة معكوسة وياتي بحشيش في غاية اللطافة وينسج بين تلك الاعواد سليلة لطيفة عجيبة التاليف لا يمكن للبشر ان ياتي بمثلها ويدع البيضة فيها وتكون السليلة مستترة باوراق الشجر لا يراها شيء من جوارح الطيور، لحمه يوكل مشويا ينفع من القولنج نفعا بينا،

قطا طير معروف سمي بصوته يقال فلان اصدق من قطا قال الشاعر

لا يكذب القول ان قلت قطلا صدقت   ان كلّ ذى نسبة لا بدّ ينتحل
وتقول العرب فلان اهدى من القطا لانها تبيض فى البرارى وتدفن بيضها
وتغيب ايامًا فاذا رجعت نزلت على الموضع الذى فيه البيض وفى مليحة
المشى تشبّه بمشى القطا مشى المراة ولها افحوصة على الارض عجيبة فى وسط
الحشيش مثّل بها النبى صلعم فى وهنها واختصارها حيث قل من بنا لله
مسجدًا ولو مثل مفحص قطاة بنا الله له بيتًا فى الجنّة، امّا خواصّ اجزائه
دمه يطلى به البدن ينفع من داء الثعلب ويطلى به القضيب يقوى على قوّة
الباه لحمه ينفع من الاستسقاء وسدد الكبد وفساد المزاج عظمه يحرق ويطلى
بالزيت ويطلى به الموضع الذى يريد انبات الشعر عليه ينبت احشاؤه يطلى
بها العظم المتخلّع يرجع الى مكانه ويكتحل بها ينفع من جراحات العين
والغشاء،

قمرى طاير معروف يقتنى لاجل صوته قلوا اناث القمارى اذا مات ذكورها لا
تقارب انثى غيرها ولا تزال تنوح عليها الى ان تموت ومن العجب ان بيض
القمارى يجعل تحت الفواخت وبيض الفواخت تحت القمارى كلاهما
نفقا قارى كافورية مطوقة ذكروا ان الهوامّ تهرب من صوت القمارى،

قوقنش طاير يوجد بارض الهند قل صاحب تحفة الغرايب هذا الطاير
عند التزاوج يجمع حطبًا كثيرًا للعش ثم لا يزال الذكر يحك منقره على
منقار الانثى حتى تتاجّج النار من حكّهما فى ذلك الحطب ويشتعل ويحترقان
فيها فاذا وقع المطر على رمادهما يبقى الدود منه ثم ينبت لها جناح وتكبر
فتصير قوقنشًا كما كان اصله ثم يفعل ما فعل اصله،

كركى طاير يقال له بالفارسية كلنك له اجتماع فى الطيران لا يخالف بعضها
بعضًا البتة ولها متقدّم يتبعه الجمع وذلك بالنوبة ولها رئيس كبير والرياسة
ايضا بالنوبة فاذا انتهت النوبة يقوم غيره مكانه وجماعة الكراكى لا تثبت
الا فى موضع بعيد عن الناس والوحوش والحارس يقوم عليها ويضع احدى
رجليه ويرفع الاخرى لئلّا يغلبه النوم ولا ينام ولا يغفل حتى يستوفى نوبته
قال الجاحظ من عجايب الدنيا امر الكراكى وهو ان لا يضا الارض برجليه بل
باحداهما واذا وطى بهما لم يعتمد عليهما اعتمادًا قويًّا خوفًا من انخساف
الارض به لثقله، خاصّية اجزائه عينه تسحق ويكتحل بها انسان لا ينام
مرارته تداف بالمرزنجوش ويسعط به صاحب اللقوة فى الجانب الواحد وفى
الجانب الاخر بدهن الجوز ولا يرى الضوء سبعة ايّام وتنفع ايضا من نزول الماء

اذا حلّ بخل مع شحمه بدهن حناء ويحقن ويقطر فى اذن من به طرش ينفعه مخّه
يذاب بخلّ العنصل ويسقى من به وجع الطحال فى الحمام ينفعه قانصته
تجفف وتسحق ويسقى قدر درهمين منها لوجع الكليتين والمثانة بماء الحمص ،

كروان طاير يقال له بالفارسية جوبينه شحمه ولحمه يحرك شهوة الباه تحريكا
شديداً والله الموفق للصواب ،

لقلق طاير معروف يأكل الحيات لا يزال يتبع الربيع وله وكران احدهما ببلاد
الصرود والاخر بالجروم ويتحوّل من احدهما الى الاخر رحلة الشتاء والصيف ولا
يتخذ الوكر الا على موضع عال كمنارة او شجرة فياتى بالاعواد والحشايش
يركب بعضها فى بعض تركيباً عجيباً لو اراد الانسان تخريبها بالمعول لصعب
عليه ، قال الشيخ الرئيس من ذكاء هذا الطير انه اذا احسّ بتغيّر الهواء
عند حدوث الوباء يترك عشّه فى اوايل التغيّر ويهرب من تلك الديار وربّما
ترك بيضه ايضاً وقال ايضاً ممّا يستظهر به فى دفع الهوامّ اللقلق فان الهوامّ
تهرب منه وتتفرق واذا شهرت قملت وقال ايضاً اجمعوا على ان بيض اللقلق
حسن جيّد ،

ملك الحزين طاير طويل الرقبة والرجلين يقال له بالفارسية بوتيمار قال
الجاحظ من عجيب التدبير امر ملك الحزين فانه لا يزال يقعد بشطوط المياه من
الانهار اذا تخرّقت ويحزن عليها من ضياعها ولا يشرب منها خوفاً من ان
تفنى من الارض ويبقى على ذلك حزيناً فربّما يموت عطشاً ولم يحضرنى شىء
من خواصّه ،

مكّاء طاير من طيور البادية يتّخذ الادحية عجيبة من الالاء والشيخ ويبيض
فيه وراى بعض الاعراب مكّاء بسامرّا فحنّ الى وطنه وقال

فدى لك يا مكّاء ما لك ههنا   الاء ولا شيخ فكيف تبيض

وبينه وبين الحية معاداة لان الحية تاكل بيضها وفرخها وحدث هشام بن
سالم ان حية اكلت بيضة مكّاء فجعلت المكّاءة تشرشر على راسها وتدنو
حتى اذا فتحت فاها نبذت القت فى فيها حسكة فاخذت بحلق الحية
فقتلت ،

نسر طاير يقال له بالفارسية كركس حريص على الاكل اذا وقع بالجيفة اكل
حتى لا يقدر على الطيران ولو يعيش الف سنة واكثر واذا باضت تاتى بورق
الدلب وتتركه حول عشّها كيلا يدنو الخفاش بيضها قال جالينوس من علم
النسر انك ان اكثر الاشياء لا يعرف هذا واذا حان وقت بيضها فالنسر

الذكر يذهب الى بلاد الهند ويأتى بحجر يوجد فى بعض جبالها ويتركه تحت الانثى ليخفّ عليها الالم ولا يتّخذ العشّ الّا على مكان لا يصل اليه احد لارتفاعه وصعوبة مسلكه واذا مرض ياكل من لحم الناس واذا اظلم بصره يمسحه بمرارة الانسان ورايحة الورد والطيب يضرّ بالنسر وحياته من النتن والنسور لا تزال تتبع العساكر لطمعها فى لحوم القتلى وتتبع الحاجّ ايضا لطمعها فيما يسقط من حسرى الدوابّ وتتبع الانعام ايضا زمن حملها لطمعها فى المجهض منها ۰ خواصّ اجزائه مرارته تقطر فى الاذن يذهب الطرش العتيق ويكتحل بها سبعًا تذهب ظلمة العين والعشى وتمنع نوازل الماء مخه يخلط بالعسل ويكتحل به للرمد ينفع لحمه يطبخ بالورس والعسل والكمون والملح ينفع من لسع الهوامّ شحمه يذاب ويقطر فى الاذن ايّاماً وليالى متوالية يزيل الطرش ۰

نعامة حيوان مركب من خلقة الطير والجمل يقال لها بالفارسية اشترمرغ اخذ من البعير العنق والوظيف والمنسم ومن الطير المنقار والجناح والريش ياكل الحصاة والرمل ويذيبه حتى يجعله كالماء وذلك لخاصّية خلقها الله تعالى فيه كما ترى ان جوف الكلب يذيب العظام دون النوى وان كانت العظام اصلب من النوى وايضا ياكل الجمر ولا تضرّه وتحمى صرحة ماية دينر من الحديد حتى تحمر فلو وضعت على الحجر تنزل فيه فترمى الى النعامة تبلعها وتستمرّ بها ۰ واذا باضت تدفن بيضها تحت التراب وتبيض عشرين بيضة او اكثر تدفن ثلثها فى موضع وتترك ثلثها فى الشمس وتحضن ثلثها فاذا خرجت فراريجها كسرت ما دفنت وغذت بها فراريجها واذا قويت فراريجها كسرت الثلث الاخر وتركته ليجتمع عليه الذباب والبقّ والنمل والهوام فتاكلها فراريجها الى ان تقدر على الرعى فانظر الى هذه التربية العجيبة من غير تعليم استاذ فسبحانه ما اعظم شانه واذا عدت النعامة ارجعت جناحيها فلا يسبقها شئ من الحيوانات ومن العجب انها اذا استقبلت الريح كان عدوها اشدّ ممّا اذا استدبرتها وتفزع من ظلّ نفسها وتقول العرب فلان احمق من نعامة وذلك لانها اذا ذهبت عن بيضها ورآت بيض غيرها حضنته وتركت بيض نفسها ۰ امّا خواصّ اجزائها مرارتها تنفع من ظلمة العين اكتحالاً لحمها يزيل الرياح الكريهة اذا داوم على اكله ويدفع الحكّة والثولول شحمها تطلى به الاورام يردعها قشر بيضها يلقى فى القدر يطبخ لحمها سريعاً ۰

هدهد طاير عجيب الصورة حسن اللون نتن الرايحة وعن النبى صلعم لا

فقتلوا الهدهد فانه من دليل سليمان على قرب الماء وبعده واحبّ ان يعبد الله ولا يشرك به شيء في اقطار الارض ونقل ان الهدهد قال لسليمان عم اريد ان تكون في ضيافتي فقال انا وحدي قال بل العسكر كلّه في جزيرة كذا في يوم كذا فحضر سليمان بجنوده هناك فصاد الهدهد جرادة وخنقها ورماها في البحر وقال كلوا يا نبي الله من فاته اللحم نال من المرق فكان سليمان يضحك وجنوده من ذلك حولاً كاملاً ء الهدهد يلطخ عشّه برجيع الانسان حذار ان يكون نتنه من ذلك وتراه في فصل الربيع فاتحاً فاه والذباب يخرج من حلقه وكلّ مكان يكون الهدهد فيه لا تكون فيه الارضة واذا مرض يأكل العقارب الجبلية يزول مرضه وفراخ الهدهد حية توضع على السلعة التي يقال لها السرطان تحلّله ء خواصّ اجزائه قنزعته تعلق على من به وجع الراس يسكن وجعه عينه تجعل تحت راس من اردت ان يغلب عليه السهر فانه لا ينام ما دام تحت راسه واذا شددتها على احد يذكر جميع ما نسي وتعلق في رقبة المجذوم تنفعه نفعاً بيّناً لسانه يأخذه الانسان معه لا يظفر به عدوّه ولو علق على انسان مع عينه يدفع عنه غلبة النسيان واذا سقى انساناً زاد في علمه وفهمه وذكائه قلبه يعلق على انسان يزيد في قوة الباه ولو شوى ودقّ مع السكر وجعل فوق رغيف واكله انسانان يتحابّان بحيث لا يصبر احدهما عن الآخر مرارته يسعط بها صاحب اللقوة ثلاثة ايّام ويقعد في مكان مظلم تنفعه نفعاً بيّناً ويدلك بها المفلوج تنفعه ايضا جناحه اليمنى تجعل تحت راس النائم يثقل نومه وان اردت ان يبقى نائماً زماناً فضمّ اليه سنّاً قلعت بسبب الالم واذا دخن بجناحه برج الحمام ينفر الحمام عنه ومن وضع ريشه من ريش الهدهد على الاذن وخاصم تكون الغلبة له لحمه يقدّد في الظلّ ويسحق ويخلط الدقيق ويتخذ منه خبيصاً ويطعم من اراد فانه يحبّه حبّاً شديداً عظمه يدخن به في البيت فيموت من دخانه العقرب والنمل والارضة والبراغيث ولا يرى في ذلك الموضع شيء من الهوامّ الى مدّة مديدة اظفاره تحرق وتسحق وتسقى امراة ثيب تحبل اذا باشرها الزوج باذن الله تعالى ء

وطواط طائر يقال له بالفارسية بانوايه قال بليناس اذا اخذ وطواط وعلق في عنقه شعر انسان وارسل حتى طار لا ينام ذلك الانسان حتى يموت ذلك الوطواط او يؤخذ ذلك الشعر من عنقه ء خاصيّة اجزائه راسه يجعل في حشو مخدة ثمّ من وضع راسه عليها نام دماغه يكتحل به مع العسل يمنع من

نزول الماء ويطبخ بدهن الورد فيدهن به عرق النسا سكن وجعه ،
يراعة طاير صغير ان طار بالنهار كان كبعض الطيور وان طار بالليل فكانه شهاب ثاقب او مصباح طيّار قال الشاعر

او طاير مثل اليراعة او يرى في حندس كضياء نور منور ،

يمامة هو الحمام المسرول الذى يكون فى البيوت وهو اكثر الطير بيضاً وفرخاً ويجرى بين ذكر هذا النوع وانثاه ما يجرى بين الرجل والمراة من القبلة والمعانقة والغنج والدلال وغيرها والانثى تبيض وتحضن وتتولّى تربية الفرخ ورقّها على الذكر كعادة الناس واذا سمعت صوت الرعد تقوم عن بيضها واذا كان صوت الرعد شديداً يفسد بيضها ومن العجب انها تكسر اوّلاً البيضة التى فيها الذكر لان الذكور فى جميع الحيوانات اقوى من الاناث فيتمّ خلقها قبل خلقة الاناث فسبحان من الهمها كسر البيضة عند تمام الخلقة لا قبله ولا بعده واليمامة اذا مرضت تأكل اطراف القصب الاخضر يزول مرضها ، وامّا خاصّية اجزائها فقد مرّت فى الحمام فلا نعيدها ،

وليكن هذا آخر الكلام فى هذا النوع والله الموفق للصواب ✿

النوع السابع من الحيوان الهوام والحشرات هذا النوع لا يمكن للبشر حصر اصنافه لكثرتها كان بعض المفسرين يقول من اراد ان يعرف تحقيق قوله تعالى ويخلق ما لا تعلمون فليوقد ناراً فى وسط غيضة بالليل ثم لينظر ما ذا يغشى تلك النار من الحشرات فانه يرى صوراً عجيبة واشكالاً غريبة لم يكن يظنّ ان الله تعالى خلق شيئاً من ذلك على ان الخلق الذى يغشى ناره يختلف باختلاف مواضع الغياض والجبال والسهول والبرارى فان فى كلّ بقعة من هذه البقاع انواع من المخلوقات مخالفة لما فى البقعة الاخرى ومن الناس من يقول ما فايدة هذه الهوامّ والحشرات مع كثرة ضررها ولم يدر ان الله تعالى راعى المصالح الكلية كارسال الامطار فان فيها مصالح العباد وان كان سبباً لخراب بيوت العجوز وهكذا خلق هذه الحشرات فان الله تعالى خلقها من الموادّ الفاسدة والعفونات اللائقة لصفو الجوّ منها ولا يعرض لها الفساد الذى هو سبب للوباء وهلاك الحيوان والنبات وان كان ينضمّ لسع الهوامّ والذى يحقق ذلك انّا نرى الذباب والديدان والخنافس فى دكّان القصّاب والدبّاس ولا نرى فى دكّان البزّاز والحدّاد مثل ذلك فاقتضت الحكمة الالهية خلقها من تلك العفونات لتمصّ تلك العفونات وتتغذى بها فتصفو الهواء منها وتسلم من الوباء وجعل صغارها ماكولاً لكبارها والّا امتلا وجه الارض منها فليس فى ملكوته ذرّة الّا

البق هرب لانه عرف ان العدوّ يقصده وله الحافظة لان البق اذا سكنت عاد لانه عرف ان العدوّ ذهب وله المفكّرة لانه اذا غمس خرطومه ومصّ الدم في الحال هرب لانه عرف انه آلمَ وعند ذلك ياتيه القاصد فهرب مستعجلاً ، ثمّ انّ خرطومها ادقّ من الشعر وهو مشقوق مرارًا وانها مجوّف يمصّ بها الدم ويوصله الى باطنها وخلق الله تعالى فيه قوّة تضرب بها جلد الفيل والجاموس فتعمله فيهما والفيل والجاموس يهربان من البعوض في الماء ، فهذا الحيوان مع صغره فيه من العجائب ما اجهل من يقول اربّنا يذكر البعوض والذباب فانزل الله تعالى ان الله لا يستحيى ان يضرب مثلاً ما بعوضة فما فوقها فسبحان من لا يعرف دقائق حكمته الّا هو ، قالوا يوخذ ثلث من البعوض وشيء من الصمغ يحبّب ويجعل في قدّ حبّة بعوضة ويبلعها صاحب حمّى الربع يوم النوبة ولا يضع قدمه على الارض فان حمّاه تزول ،

ثعبان حيوان عظيم الخلقة ذو شكل هائل ومنظر مهيب قال الشيخ الرئيس صغارها خمسة اذرع وامّا الكبار فتكون من ثلاثين الى ما فوق ذلك وله عينان كبيرتان وتحت فكّه الاسفل نتوّ كالذقن وله انياب كثيرة قال قوم انه يكثر بارض النوبة والهند والهندية كبيرة جدًّا ولها وجوه صفر وسود وافواه شديدة السعة وحواجب تغطّى عيونها واعناقها مفلسة قال الشيخ الرئيس رأينا من هذا القبيل ما على رقبتها وحاجبها شعر غليظ وذكورها اخبث من اناثها تبلع ما تجد من الحيوان فتاتى جذم شجرة او حجر شاخص تنطوى عليه لتكسر عظم الحيوان الذى ابتلعه وحرارة باطنه تهضم كلّ شيء ابتلعه وربّما يعيش في الماء فيصير مائيًّا بعد ما كان بريًّا وبريًّا بعد ما كان بحريًّا ويأوى الى قلل الجبال الشاهقة ليتروّح بالهواء البارد من شدّة وهج حرّ السمّ ، اما خواصّ اجزائه قلبه من اكله يورثه الشجاعة وتتسخّر له الحيوانات واهل بلاد الهند يسوّدونه لذلك جلده يشدّ على العاشق يزول عشقه ومن استصحب منه شيئًا تتسخّر له الحيوانات راسه يدفن في موضع يحسن حال اهله ويتوجّه اليهم الخيرات ،

جراد هو صنفان احدهما يقال له الفرس وهو الذى يطير في الهواء عاليًا والصنف الاخر يقال له الراجل وهو الذى ينزو نزوانًا فاذا رعت ايام الربيع طلبت ارضًا لينة رخوة نزلت هناك وحفرت باذنابها حفرًا وطرحت فيها بيضها ودفنت وذهبت واهلكتها الطيور والبرد فاذا تمّ الحول وجاء ايّام الربيع تفقّأت ذلك البيض المدفون وظهرت مثل الدبيب الصغار على وجه الارض

قالوا كلّ جرادة تبيض شيئًا كثيرًا فاذا خرجت من بيضها اكلت ما رآت من الزروع وغيرها حتى قويت وقدرت على الطيران فنهضت وذهبت الى ارض اخرى وباضت فيها وهكذا ذاتها ذلك تدبير العزيز العليم ، قال صاحب الفلاحة اذا رايتم الجراد مقبلة نحو قرية فليتوارى عنها اهلها ولا يظهر منهم احد فانها اذا لم تر الناس بها جاوزت عنها ولم يقع بها منها شئ واذا احرقت منها شيئًا بها فانها تعدل عن القرية اذا شمّت قتارها او ماتت وسقطت ، الجراد الطوال الارجل تعلق على رقبة صاحب حمى الربع تزول حماه ويدخن بها صاحب البواسير تنفعه وكذلك صاحب عسر البول رماده ينفع من الناصور وقال الشيخ الرئيس ارجلها تقطع الثاليل فيما يقال ،

حرباء حيوان يقال له بالفارسية آفتاب پرست هو اعظم من العضاة وجهه الى الشمس كيف ما دارت حتى تغرب رمادى اللون ثم يصفر ثم اذا اثرت فيه حرارة الشمس يخضر وقيل انه يختلف باختلاف ساعات النهار كلّ ساعة له لون آخر واذا راى من يقصده كبر نفسه ويطول اكثر ممّا يكون من غير ضرر ، قالوا ربّما اذا كان الانسان ينفخ ويطاول بوعده حتى يعزع منه من لا يعرفه ، قالوا تجعل الحرباء فى وسط الطين وتترك تحت النار ثلاثة ايام بلياليها ثم توخذ وتشدّ على رقبة المصروع يزول صرعه ، خاصّية اجزائها جلدها يطاف به خارج القرية والمزرعة ثم يعلق من علو وسط القرية والمزرعة فانها تامن من آفة البرد وآفة الجراد ،

حرقوص دويبّة اكبر من البرغوث ينبت لها جناحان عند هلاكها وعضّها اشدّ من عضّ البرغوث وزعموا انها اكثر ما بعضّ احراح النساء كما ان النمل اكثر ما يعضّ المذاكير والخصى ،

حلزون دودة فى جوف انبوبة حجرية تنبت تلك الانبوبة على الصخرة الله فى سواحل البحار وشطوط الانهار وتلك الدودة تخرج بنصف بدنها من جوف تلك الانبوبة الصدفية وتمشى يمنة ويسرة تطلب مادّة تغتذى بها فاذا احسّت برطوبة ولين انبسطت اليها واذا احسّت بخشونة او صلابة انقبضت وغاصت فى جوف تلك الانبوبة حذارًا من المؤذى واذا رآه الناظر يحسبه صدفة قال الشيخ تطلى الجبهة بالحلزون يمنع انصباب المواد الى العين ،

حية انها من اعظم الحيوانات خلقة واشدّها باسًا واقلّها غذاء واطولها عمرًا قالوا ليس فى حيوانات البرّ اعظم من التنين ولا شىء يقتل نهشه اسرع من الحية ولا شىء يغتذى بالتراب غيرها والله اعلم بمخلوقاته والحية من الفواسق

الخمس اللاتى يقتلن فى الحلّ والحرم قال صلعم من قتل حية فله عشر حسنات
وعن عبد الله بن مسعود من قتل حية فكانما قتل كافرا وعن عبد الله بن
عبّاس لان اقتل حية احبّ الىّ من ان اقتل كافرا والحية لما عدمت آلة الهرب
اعدّها الله سلاحا تدفع به عن نفسها فلاجل ذلك اذا سمع الانسان
بوجودها فى بقعة هرب عنها ولا يقربها البتّة ولو لا ذلك لاتّخذها الناس حبلا
ولعب بها الصبيان، وذكروا ان شعر الانسان اذا وقع فى الماء المكشوف
للشمس يصير حية وهى من الامم التى تكثر اصنافها فى الصغر والكبر والتعرّض
للناس والهرب منهم فمنها ما لا يوذى الّا اذا وطئها واطئ ومنها ما لا يوذى الا
اذا دنى بيضها وفرخها ومنها ما لا يوذى الّا اذا آذوه الناس مرّة ومنها
الاسود الذى يحقد ويتكمّن حتى يدرك ثاره ومنها الحفّاث وانه تشبه الحية
ولكنه ليس بحيّة وله نفخ شديد ووعيد وتوثّب فمن لم يعرفه كان اشدّ هيبة
عليه من الافاعى والثعابين وهو لا يضرّ قليلا ولا كثيرا والحيات تقتله، ومنها
حية يقال لها الملك طولها شبر او اكثر على راسها خطوط بيض تشبه التاج
فاذا انسابت على الارض احرقت كلّ شىء مرّت عليه وان طار طاير فوقها
سقط عليها واذا بدت تنساب هرب من بين يديها كلّ دابّة واذا صفرت
قتلت كلّ حيوان سمع صفيرها بعد ما تنفخ ويسيل منها الصديد فان اكل
شىء من السباع من تلك الجيفة يموت قال جالينوس انها حيّة شقراء على
راسها ثلاث قنازع مثل التاج وهى قليلة الظهور للناس، قال ابو الفرج عبد الله
المتطبّب الحيات على ثلاثة اقسام القوية جدّا وسمّها مهلك بسرعة والضعيفة
وسمّها يتدارك بالتدبير والمعتدلة والتى تصلح للترياق، ومن عجايب الحية
انها اذا عرفت انها مقتولة احرزت راسها ببدنها وجعلت بدنها وقاية لراسها
ولا تزال تلتوى لئلّا تقع الضربة على راسها فان راسها ملاك الحياة والحية
تعيش الف سنة وهى كل سنة تسلخ جلدها واذا انسلخ جلدها يظهر على
بدنها نقط بعدد النقط فى بدنه عدد سنى عمرها واذا دخل بعضها الجحر
وبقى بعضها خارجا لا يمكن جذبه وان شدّ البقر فى ذنبها بل تنقطع
وبقى نصفه فى الجحر وبعضها خارجا وتبيض الحية ثلاثين بيضة على عدد
اضلاعها ويجتمع عليها النمل والبقّ والدود فيفسد اكثرها ولا يصلح الّا
شىء يسير واذا لدغتها العقرب تطلب الملح وتنام عليه لتسلم من اللدغ فان
لم تجد الملح تموت وقيل ان من الحيات حية اذا اخذ بها الانسان بالعصا
تموت الضارب وفى برية الاهواز حية حمراء دقيقة اذا رأت الانسان تثب عليه

كالطير وتلسعه يموت فى الحال، قال ابو جعفر المكفوف النحوى عندنا حية تصيد صغار الطير بحيلة عجيبة وذلك انه اذا تنصّف النهار واشتدّ الحرّ وامتنعت الارض عن الحافى والمتنعّل غرزت ذنبها فى الرمل وانتصبت كانها عودة مركوزة او نابتة فاذا راى الطاير عودًا قائمًا وقع عليه لشدّة الحرّ فتقبض الحية عليه وتاكله، امّا خواصّ اجزائها فنابها الذى نزعت فى حال حيوتها تشد على صاحب حمى الربع تزول حماه قال الشيخ الرئيس لحم الحية يقوى القوّة ويحفظ الحواس والشباب وينفع من الجذام وداء الثعلب وقال محمد بن زكرياء ذكر الاوايل ان المستسقى اذا اكل لحم حية عتيقة نيّها مشوّى سنة برأ وقال بقراط من اكل لحم الحية امن من الامراض الصعبة ويذاب شحمها مع شىء من الملح وتطلى به البواسير نفعه نفعًا بيّنًا سلخها يطبخ بالخلّ ويتمضمض به ينفع من وجع السنّ واذا احرق فى اناء نحاس وسحق نفع من اوجاع العين كلّها وسود العين الزرقاء وقد اشتهر بين الناس ان من اكل فلسًا من فلوسها لا يرمد سنة ومن اكل فلسين سنتين وكذا وان علق على صاحبة الطلق اسرع ولادتها جلدها يحرق ويكتحل برماده ينفع من السبل وتقاطر الماء من العين ويذهب الظلمة قال جالينوس مرق الحية يقوى البصر ويبيضه يسحق فى الهاوون ويطلى به البرص يزيله،

خراطين دودة طويلة حمراء تسمى شحمة الارض توجد فى المواضع النديّة تشوى وتوكل بالخبز تفتّت الحصا فى المثانة وتجفّف وتعطى صاحب اليرقان تذهب صفرته وتجفّف وتسقى باللبن التى عسرت ولادتها تضع فى الحال ورماده يخلط بدهن الورد ويطلى به راس الاقرع ينبت الشعر ويزيل القرع واذا تحنك بالخراطين مع العسل نفع من الخناق واذا اخذت من هذه الدودة وشددتها فى مقنعة امراة وهى لا تعلم اغتلمت وطلبت الجماع ويوخذ من الخراطين والعاقر قرحا والفربيون اجزاء سواء ويغلى بالزيت ويطلى به القضيب فانه يقويه ويزيد فى الباه والله الموفق للصواب،

خنفساء هى الدويبّة السوداء التى تتولّد فى الارواث ذات الرايحة المنتنة تغلى بالزيت وتطلى به البواسير تذهب به واذا كسرت خنفساء نصفين واخذت الميل وغمسته فيها واكتحلت برطوبتها ينفع من الرمد ويبرا سريعًا ويغلى بشىء من الادهان ويقطر فى الاذن يزيل الطرش والبعير اذا ابتلع الخنفساء فى وسط علفه يموت ويوجد الخنفساء فى وسط الروث فى كرشه حيًّا واذا طرحت خنفساء على غزال مات الغزال ومنها صنف يقال له الجعل يدور

الزبل اذا تركته في وسط الورد سكن حتى تحسبه ميتاً وبعد ذلك اذا نزلته في وسط الروث تحرّك وعاد الى حاله، حكى ان رجلاً راى خنفساة فقال ما ذا يريد الله من خلق هذه احسن صورتها ام طيب رائحتها فابتلاه الله بقرحة عجز عن معالجتها حذاق الاطبّاء فترك معالجتها حتى سمع يوماً صوت طبيب من الطرقيين ينادي في الدروب فامر باحضاره فقالوا له ما ذا يصنع شخص طرقيّ بقرحة عجز عنها الاطبّاء المشهورون فقال احضروه فان احضاره لا ضرر فيه فاحضره فلمّا شاهد القرحة قال عليّ بخنفساء فاحرقها وذرّ رمادها عليها فبرات فذكر الرجل القول الذي سبق منه وقال ان الله تعالى اراد ان يعرفني ان في اخسّ الاشياء اعزّ الادوية،

دود القز دويبّة اذا شبعت من الرعي طلبت مواضعها من الاشجار والشوك ومدّت من لعابها خيوطاً دقاقاً ونسجت على نفسها كبّا مثل كيس ليكون لها حرزاً من الحرّ والبرد والرياح والامطار ونامت الى وقت معلوم كلّ ذلك بالهام من الله تعالى واما كيفية اقتنائه فمن عجايب الدنيا وهي انهم اوّل الربيع عند ظهور ورق التوت اخذوا البزر وشدّوه في خرقة والمراة تجعلها تحت ثديها لتصل اليها حرارة البدن الى اسبوع ثم ينثر على شيء من ورق التوت المقصوص بالمقراض فيتحرّك البزر وياكل من ذلك الورق ثم لا ياكل بعد ذلك ثلاثة ايام ويقال انه في النومة الاولى ثم يرجع الى الاكل وياكل اسبوعاً ثم يترك الاكل ثلاثة ايام ويقال انه في النومة الثانية وهكذا مرّة اخرى ويقال انه في النومة الثالثة وبعد ذلك يطلق له من العلف كثير لياكل كثيراً ويشرع في عمل الفيلجة فيظهر عند ذلك على جسمه شيء كنسج العنكبوت فاذا وقع في هذا الوقت مطر يلين الفيلجة برطوبة النداوة فيثقبها الدود ويخرج منها وقد نبت له جناحان فيطير ولا يحصل منه شيء من الابريشم واذا فرغت الدودة من عمل الفيلجة عرضت على الشمس ليموت الدود فيها ويحصل من الفيلجة الابريشم ويترك بعض الفيلجات لتثقبها الدودة وتخرج وتبيض وتحفظ بيضها للسنة الآتية في ظرف نقي من الخزف او الزجاج والثياب الابريشمية تنفع من الحكّة والجرب ولا يتولّد فيها القمل،

ديك الجنّ دويبّة توجد في البساتين قال بليناس الحكيم ديك الجن يلقى في خمر عنبي حتى يموت ويترك في قارورة ويشدّ راسه ويدفن في وسط الدار لا يرى فيها شيء من الاجنّة اصلاً،

ذباب اصناف كثيرة تتولّد من العفونة وقيل انها تتولّد من روث الدواب ثم

يخلق لها الاجفان لصغر عينها وغيده لجفن تصقيل مراة الحدقة من الغبار
فخلق لها يدان لتقومان مقامها فلهذا ترى الذباب لا يزال يمسح حدقتيه
بيديه وله خرطوم يخرجها اذا اراد مصّ الدم ويدخلها اذا روى ومنها يعلق
ويخرج منها الصوت كما يخرج في القصبة عند النفخ ولا يقدر على المشي اذ
ليس له مفصل بخلاف النمل والفسل وروس ارجله خشنة لئلّا يتزلق اذا وقع
على الاشياء الملس والذباب يصيد البق ولاجل ذلك لا يرى البق بالنهار
ويظهر بالليل عند سكون الذباب قال الجاحظ لو لا ان الذباب ياكل البق
ويطلبها في زوايا البيوت لما كان لاهلها فيها قرار فاذا اصاب شيئاً من الحيوانات
جراحة يقع عليها الذباب في الحال ويكون سبباً لهلاكه الّا اذا كان في موضع
يصل اليه فم فينقيها باللحس وانّما يكون وقوع الذباب على الحيوان سبب
هلاكه لان الذباب اذا وقع على الجراحة ونم عليها والدود يتولّد من ونيم
الذباب وقال ان الذباب ونم على الابيض اسود وعلى الاسود ابيض لان ونيمه
ذو لونين كما للعصفور فعلى كلّ لون يبين ما يخالفه ويوخذ الذباب ويقطع
راسه عن بدنه ويدلك به لسع الزنبور يسكن المه في الحال قالوا توخذ ذبابة
ويشدّ في رجلها شعر وطرفه الاخر على صاحب الرمد ينفعه نفعاً بيّناً
وكذلك لو جعل الذباب في شيء وعلق عليه ويحرق الذباب ويسحق
ويخلط بالعسل ويطلى به داء الثعلب ينبت الشعر ويجفف الذباب ويسحق
مع الكحل ويكتحل به ينفع من وجع العين ويزيد في الضوء وينبت الاهداب
واذا اكتحلت المراة بذلك الكحل كانت عينها احسن والذباب يشوى ويوكل
يفتّت الحصاة في المثانة ويدقّ الذباب في اللبن ويطلى به لدغ العقرب
يسكن وجعه وقال النبي صلعم اذا وقع الذباب في اناء احدكم فامقلوه فان في
احدى جناحيه داءً وفي الاخرى دواءً ومن الذباب ذباب كبير يقال له ذباب
الحمير وصنف آخر يقال له ذباب الكلاب لا يجتمع الّا عليها وصنف اخر لا
يجتمع الّا على الاسد واذا رآت بالاسد دماً او خدشاً اجتمعت عليه ولا
تقلع عنه حتى تهلكه ؟

ذرحرح دويبّة متبرقشة بحمرة وسواد يقال انها سمّ من سقى منها تقرح
مثانته ويسدّ بوله ويظلم بصره ويتورّم القضيب والعانة ويعرض مع ذلك
اختلاط في العقل قال الشيخ يجد من سقى ذلك في فمه طعم القطران
والزفت والذراريح تموت من الرايحة الطيبة والله هي شديدة الحرة تشدّ على
صاحب حمى الربع ثلاث مرات يوم نوبته تزول حمّاه والله توجد منها في المقبرة

يطلى بهـــا الكلف يزول والتى توجد فى وسط الورد تلقى فى الزيت وتتـــرك حتى تتلاشى ثم تطلى بها المناجل التى تقطع بها الكروم فانها لا تصيبها دودة ولا دابّة مضرّة وقال الشيخ الرئيس الذراريح طلاء للجرب والقوابى وتقـطــع الثاليل وتزيل البهق والبرص بالخلّ ويطلى بها مع الخردل ينبت الشعر ويطلى على السرطانات بحلّلها والله الموفق ،

رتيلاء دويبّة يقال لها بالفارسية ديلمك قال الشيخ الرئيس تشبّه العنكبوت الذى يقال له الفهد وهو صيّاد الذباب واصنافها كثيرة وشرّهـا المصرية فهى ذات راس وبطن كبيرين يعرض لمن لسعته وجع شديد مبرّح وسهر وصفرة اللون وربّما يعرض له توتير القضيب والنعوظ وقذف المنى من غير ارادة وامّا المصرية فيعرض لملسوعها صداع شديد وسبات ويعقبهـا الموت الوحى وذكر الاطبّاء ان علاج لسعها ان يسقى رجيع الانسان ويترك فى تنور حـــارّ حتى يعرق ،

زنبور تشبّه النحل فى اكثر حالاتها فاذا جاء الشتـــاء تدخل بيتها ولا تخرج الى ان يعتدل الهواء وتصيد الذباب فاذا تعرّض احد لبيتهـــا تجتمع عليــه الزنابير كلّهـــا وتلسعه واذا القى فى الدهن يبقى كالميت فاذا رشّ عليه الخلّ يتحرّك قال القطـــامى لم نعرف ان الشىء الذى تتّخذ الزنابير منه بيتهـــا المسدس من اى شىء هو وانه مثل الكاغد واذا ذهبت فى الشتاء الى المواضع الدفية تنام فيها طول الشتاء كالميت ولا تدّخر القوت للشتـــاء بخلاف النحل فاذا جاء الربيع وصارت من مقاسات البرد وعدم الغذاء كالخشب اليابـــس نفخ الله تعـــالى فى تلك الخشب الحيوة فعـــاشت وخرجت وبنت البيـــوت المسدسة وبنت وحصنت والى الآن ما عرف من اى شىء هى بيوتها والذى علّم الزنبور ذلك هو الذى علّم العنكبوت النسج ودلّ النحل على الازهار اول ما يخرج فسبحان من علم كل حيوان مصالح نفسه ونسله ،

سام ابرص هو الوزغ الصغير الراس الطويل الذنب عن يحيى بن يعمر لان اقتل مئة من الوزغ احبّ الىّ من ان اعتق مائة رقبة وانّما قال ذلك لانهـا دابّة سوء زعموا انها تسقى الحيات وتمجّ فى الاناء فينال الانسان بذلك مكروهًا عظيمًا ولا يدخل بيتًا فيه الزعفران ويشتدّ على صاحب حمى الربع تزول حمّاه واذا تمكن من الملح تمرغ فيه فمن اكل منه فى الطعام يتولّد فيه البرص ويقتل سم ابرص ويلقى فى جحره للحيات تهرب كلّها منه ويشقّ سام ابرص ويجعل على مواضع الشوك والنصل تخرجهما وتضمد به الثاليل المسمارية يقلعهـــا

والمجفّف منه مع الزيت ينبت الشعر على القرع لحمه يوضع على لدغ العقرب يبرا ،
سلحفاة يقال لها بالفارسية كشف هو حيوان برّى بحرىّ قالوا اذا خيف على زرع او بستان من البرد توخذ سلحفاة وتلقى على ظهرها بحيث تبقى رجلاها شايلة للسماء فان البرد لا يضرّ ذلك الموضع وتوخذ سلحفاة كبيرة بريّة ويخرج حشوها ويجعل الصبى فى جوفها مكان الحشو يزول صرعه ، قال ارسطاطاليس فى كتاب الحيوان رايت سلحفاة جبلية فتعجّبت منها يداها كيد الكلب ورجلاها رجل الفيل وراسها راس الافعى اذا اقبلت احداها الى الماء نفعها كثير واذا شربت الواحدة منها نظرت البقية اليها ذهب عطشها ولو لا انى نظرت اليها ما صدقت بها ، واما السلاحف البرّية فنذكر خاصّيتها زعموا ان اى عضو من الانسان تالّم اذا شدّ عليه مثل ذلك العضو من السلحفاة يسكن المه اليمين على اليمين واليسار على اليسار مرارتها يسعط بها صاحب الصرع ينفعه نفعًا بيّنًا وتستعمل لطوخًا للخناق تفاحه دمها ينفع من الصرع نشوقًا وهو جيّد لنهش الهوامّ ولمن سقى شيئًا من اليتوعات بقيرتها ان جعلت غطاء لقدر لم تغل ولو اوقد تحتها ما اوقد رجلها تشدّ على صاحب النقرس يزول وجعه اليمنى على اليمنى واليسرى على اليسرى بيضها نافع لسعال الصبيان والصرع ايضا ،
صرصر هو نبت وردان قال الشيخ الرئيس انه مع قردمانا نافع من البواسير والناقص وسموم الهوامّ ويحرق ويسحق ويضاف الى الاثمد ويكتحل به يحدّ النظر ومع مرارة البقر ينفع من ظفرة العين اكتحالاً ،
صناجة حيوان لا يقبل وصف كبر بدنه من لم يره قالوا انه ليس شىء من حيوانات البرّ اكبر من الصناجة توجد بارض تبّت تتخذ لنفسها بيتًا قرب فرسخ ومن خواصّها ان كلّ حيوان يقع نظره عليها يموت فى الحال واذا وقع نظر الصناجة على شىء من الحيوان تموت هى ايضا والحيوانات تعرف ذلك فى تلك البلاد فتعرض نفسها على الصناجة غامضة اعينها ليقع نظر الصناجة عليها فتموت فتبقى طعمة للحيوانات زمانًا طويلاً ،
ضب يقال له بالفارسية سوسمار وهو حيوان كيس الّا انه كثير النسيان لا يتّخذ البيت الّا فى مكان صلب لئلّا ينهار عليه من حوافر الدوابّ وفى مكان مرتفع عن السيل ولا يتّخذ بيته الّا عند اكمة او صخرة كبيرة او شجرة ليستدلّ بها على بيته اذا غاب وتباعد عن بيته ، واذا ارادت ان تبيض

حفرت ادحيّ مثل ادحي النعام ثم ترمي فيها ثمانين بيضة وبيضها كبيض الحمام تدفنها في التراب وتدعها اربعين يوماً ثم تاتي بعد الاربعين فاذا الحسول يتعادون فتاكل منها ما قدرت قال الجاحظ اذا اراد الضبّ اكل حسوله وقف لها في اضيق موضع في جحره وسدّ جميع المنفذ ببدنه فاذا احكم ذلك شرع في الاكل فاكل منها حتى امتلا جوفه ولا يفلت منها شيئاً الّا بعد شمعه قال الشاعر

اكلت بنيك اكل الضبّ حتى تركت بنيك ليس لهم عديد

واذا لدغته العقرب ياكل حشيشاً يسمى آذان الفار يزول وجع اللدغ عنه واذا شبع يتعرّض للنسيم ويعيش به قالوا اذا خرج الضبّ من بين رجلي الانسان لا يقدر ذلك الانسان على مباشرة النساء وقال بعضهم ينتفخ ذلك الانسان وفي المثل حلّ درج الضبّ اى طريقة لئلا يخرج من بين رجليك فتنتفخ ٭ واذا اخذ ضبّ وديف بشراب وطبخ به البواسير انقطع دمها السايل ٭ اما خواصّ اجزائه من اكل قلبه يذهب عنه الحزن والخفقان ومن اكل كحاله امن وجع الكحال ابداً دمه يتخذ ضماداً مع دقيق الحمص يزيل البهق ويطلى الكلف به مع البورق يزيله ويصفى لون الوجه لحمه ينفع من الامراض المزمنة مقليًا واسمنا يصلح لمن به تشنّج او ضربة او سقطة او جراحة ويزيد في ضوء البصر ويقوى البدن ويعين على الباه ومن اكل منه لا يعطش زماناً طويلاً عظم صلبه من استصحبه يزيد شهوة وقعه خصيته قالوا من استصحبها حبّه الخدام حبًا شديداً كعبه يعلق على وجه الفرس لا يسبقه شئ من الخيل في السبق جلده يجعل على نصاب السيف يشجع ضاربه ويتخذ ظرفاً لعسل من لعق منه صلح به شهوة الوقع ويورث النعوظ بعره ينفع من البرص والكلف والخراز طلاء ومن بياض العين اكتحالاً وينفع من نزول الماء في العين الاعراب يداوون به وجع الظهر ٭

ضربان دويبة فوق الهر منتنة الريح قالوا ليس في الدنيا نتن اشدّ من نتنها لو سقطت لامل رائحتها في مضجعه تشرّدت وتفرّقت في النواحي بحيث يصعب جمعها واذا فست في ثوب لا تزول رائحته عن ذلك الثوب ولو غسل خمسين مرة واذا وقع بين اثنين شر يقال فسا بينهم الضربان وهو عدوّ الضبّ يعرف حيله فيتوغّل في جحره لشدة طلب الضربان اياه قال الجاحظ اذا اراد الضربان اكل الضبّ او اكل حسوله اقحم جحر الضبّ مستدبراً ثم التمس اضيق موضع فيه فاذا وجده وضع ذنبه بينه وبين النسيم فسا عليه فيغشى

على الضبّ ولا يجاوز ثلاث فسوات حتى يأنه وحسوله كيف شاء ،
عضاية دويبّة شديدة الشبه بالحرباء ويقال لها ايضا امّ حنين وهي خفيفة الحركة كثيرة الالتفات زعموا انها لو شدّت في خرقة وعلقت على صاحبة حمّى الورد تزول حمّاها ومنها صنف يوجد بارض تلوان كانه من الياقوت الاحمر الصافي ينظر بعينين كان الستحر ركب فيهما وخصّيته انه يوتى به على الخوان فيمرّ على ما حمل عليه من الالوان فمن صادف سمّا في طعام او انه حادث عميا بواكف ماء وهذه تحمل الى الملوك مع الهدايا ،
عقرب اخبث الحشرات تلدغ كلّ شيء تلقاه ولها ثمانية ارجل وعينيب على ظهرها وولدها يخرج من ظهرها واذا خرج الولد ماتت الامّ واذا لدغت ضربت في الحال واذا خرجت من بيتها اول الليل تلدغ كلّ شيء تلقاه من حيوان او جماد قال الجاحظ حكى لي خاقان بن صبيح انه سمع في داره نقرة وقعت على ققمة فنهض نحو الصوت فاذا بعقرب شايلة الذنب فقتلها ثم صبّ الماء في القمقمة فاذا الماء يسيل من موضع نالته ابرة العقرب والعقرب اذا رأت الحية لدغتها والحية تسعى في طلبها فان وجدتها اكلتها وبرات وان لم تجدها تموت ، وسمع بعض الاطبّاء رجلاً يقول فلان كالعقرب يضرّ ولا ينفع فقال له ما اقلّ علمك بها انها تنفع اذا شقّ بطنها ووضعت على مكان اللدغة وتجعل العقرب في فخّارة مسدودة الراس وتجعل في التنور المسجر حتى تصير رمداً ويسقى من ذلك الرماد نصف دانق لمن به حصاة المثانة بفتّتها واذا لدغت صاحب الحمى العتيقة يقلع عنه ذلك واذا لدغت المفلوج ذهب عنه الفالج واذا احرقت عقرب ودخن بها البيت لم تبق في البيت عقرب الّا هلكت او هربت واذا اخذت عقرباً كبيرة وجففتها وسحقتها وعجنتها بخلّ وطليت به البرص ازاله ورماد العقرب يداف بدهن وتطلى به المواضع تنبت الشعر ،
عنكبوت اصناف كثيرة لكلّ صنف فعل عجيب ومن اعجبها الطويلة الارجل فانها لما عجزت عن الصيد على وجه يصيده الفهد والليث وسياتي ذكرهما اتّخذت مصايد وحبايل من الخيوط الّتي تصنعها فاذا ارادت نصب الشبكة عمدت الى موضعين متقاربين بينهما فرجة مقدار ذراع فما دونها لتتمكنها اتصال الخيط بين الطرفين ثم تشرع فتلقي اللعاب الذي هو خيطه على جانب لتبيض به ثم تعدو الى الجانب الاخر وتحكم الخيط في الطرف الاخر ثم تفعل ثانياً وثالثاً وتجعل بينها تناسباً هندسيًّا حتى اذا احكمت معاقد القمط ورتب السدى تضيف اللحمة اليها وتحكم العقد وتراعي في جميع

ذلك تناسبا هندسيا فلا تجعل مناقة اطول مما ينبغي ولا اقصر ليلتئم النسج ثم تقعد في زاوية تترقب وقوع الصيد فيها فاذا وقع فيها شيء من الذباب او البق بادرت الى اخذه، ومنها صنف قصير الارجل يسمى الفهد فاذا اراد الصيد طلب زاوية من حايط ووصل بين طرفي الزاوية بالنسج فان الذباب في اخر النهار يؤول الى الزوايا فيقع في الشبكة فربما يرسل خيطا من سقف وينزل على الخيط يعلق نفسه من الخيط فاذا راى ذبابة طارت بقربه رمى نفسه اليها واخذها ولف خيطه عليها واحكم ودقها ثم جذبها الى بيته، ومنها صنف يسمى الليث وله ست عيون فاذا راى الذباب لطى بالارض وسكن اطرافه ثم وثب ولم يخطى وثوبه وهو آفة الذباب، ومنها صنف يسمى الرتيلاء وهو اردى اصنافه اذا مشى على انسان يموت الانسان من وجع اصابعه من لعابه لا من لسعه وقد جرى ذكره قبل ويسمى عقرب الثعبين لانه يقتل الثعبان، ومنها صنف ردى التدبير ينسج على وجه الارض والصخور فان وقع فيها شيء صاده، ومنها صنف دقيق الصنعة يركب مصيدته ويمشي فاذا وقع فيها ذباب يضطرب فيها فيتركه على حاله حتى دنى بوهنه وضعفه فان كان جايعا يمص رطوبته والا حمله الى حراسه واكثر ما يقع الذباب في شبكة العناكب عند غيبوبة الشمس وزعم قوم ان العناكب الاناث هي العوامل والذكر اخرق لا يعرف النسج وقال اخرون ان الانثى تاتي بالسدى والذكر باللحمة لان اللحمة اقوى من السدى وهما شريكان في النسج او كالاستاذ مع التلميذ، قالوا اذا شددت عنكبوتا في خرقة سوداء وعلقتها على صاحب الحمى تزول عنه قال بليناس الحكيم يسحق العنكبوت ويسقى في شيء من الاشربة لصاحب الحمى البلغمية تزول من ساعتها وزعم انه مجرب، نسجه يجعل على الموضع الذي يسيل منه الدم يقطعه واذا بخر بالعنكبوت طرد الاجل من البيت والاجل البق الذي يتولد من الاسرة والخشب واجتنبه ربهنه جدا،

ورحبون دنير خبيل شديد الفساد من الفواسق الخمس التي تقتل في الحل والحرم واتى امر النبي صلعم بقتلها لكثرة فسادها فربما تجذب فتيلة السراج وتحرق الدور بما فيها من الاموال والحيوان وتقرض دفاتر العلم والحساب والصكاك فيفوت على الناس حقوقهم وتقرض الثياب النفيسة تتلفها وتاكل من الساعات وترمي فيه بعرها لتفسدها على الناس وربما وقعت في البئر وماتت فيه فيحيج الانسان الى منعها واذا خدش الانسان نمر او عضه كلب كلب

فان الفار يطلبه اشدّ الطلب ويحتال بكلّ حيلة فان كان من النمر يذرّ التراب عليه وان كان من الثلب الثلب يبول عليه فان ذلك الانسان يموت وذهب بعض الناس الى ان الفار عدمت القوة الحافظة لانها تخرج من بيتها ترى السنور ترجع الى مكانها ثم تخرج عقيب ذلك ولم يبق معها ان السنور على باب جحرها ينتظر خروجها وقل بعضهم كيف يقال لا حافظة لها مع لطايف حيلها وشدّة اهتمامها بامر المعيشة وادخارها ليوم عجزها عن الكسب ولها لطايف حيل موقوف على مقدمات منها ان الدهن فى القارورة اذا كان الى نصفه ترمى فى القارورة الحصى حتى يعلو الدهن الى راسه وتاكله ومنها ان القارورة اذا كانت ضيقة الراس وفيها دهن تدخل فيها ذنبها وتلطخها بالدهن وتلحسها الى ان تستوفى جميع ما فيها ومنها انها اذا ارادت اخذ البيضة فتاخذ البيضة فى حضنها وتمسكها باربعتها وفارة اخرى تجرّها بذنبها الى البيت ومنها اذا ارادت اخذ الجوز تاتى فارة تحملها على ظهر الاخرى والله على ظهرها تلف عليها ذنبها وتحفظها على ظهرها بذنبها وتمشى الى جحرها ، والفارة تعادى العقرب فان جعلت فارة وعقرب فى قارورة يجرى بينهما قتال عجيب لان العقرب تلدغ الفارة والفارة تحتال ان تقبض على ابرتها والعقرب لا تمكنها من ذلك وتضربها فان قبضت الفارة على ابرتها غلبتها وان ضربتها العقرب كثيراً اهلكتها ومن شدّ ذنب جُرَذَين احدهما باحد طرفى الخيط والاخر بالطرف الاخر يجرى بينهما قتال لا يكون مثله بين بهيمتين ولا سبعين من العضّ والخدش ما داما مشدودين فى الخيط فان انحلّ الرباط هرب كل واحد من صاحبه ، ومن اصناف الفيران صنف يقال له القرنبى يحبّ الدراهم والدنانير تسرقها وتلعب بها وكثيراً ما تخرجها من بيتها واحداً واحداً وتلعب بها وترقص عليها ثم تردّها الى البيت واحداً واحداً قل بعضهم كان فى بيتى فارة لقيت منها التباريح فنصبت لها مصيدة وقعت فيها فانتظرت سنوراً يصيدها فاستبطا زوجها رجوعها فخرج فاذا هى فى المصيدة فطاف حولها زماناً ثم رجع الى بيته واتى بدينار وتركه عند المصيدة ثم بآخر وآخر وكلّما اتى بدينار لبث ساعة يطمع الى اخذ الدنانير فداء واخلصها فلمّا رآنى لا اخلصها ياتى بزيادة حتى اتى فى الاخيرة بخرقة فعلمت انه اخرج ما كان عنده من الدنانير فاخذت الدنانير وخلصتها ، منها صنف يقال له الخُلْد خلقه الله تعالى اعمى لا يكون الّا فى البرارى المقفرة وحاسّة سمعها شديدة تحسّ بالحركة من بعيد ترجع الى جحرها وتاكل اصول الحشايش وذكروا ان

الانثى اذا حبلت بوت ذكرها ومن اراد صيد الخلد يجعل فى جحره شيئاً من البصل فانه يخرج لرائحته فيصطاد ، ومنها صنف يقال له فارة المسك توجد بارض تبت فى موضع يقال له اذفر سرّة هذه الفارة مسك كما للغزال فالصيّاد اذا صادها يشدّ سرّتها حتى يجتمع فيها الدم وذلك خير من مسك الغزال حتى قالوا يسوى عشرة امثاله لما فيه من طيب الرائحة وحدّته ، ومنها صنف يقال له ذات النطاق وهى فارة مشهورة منقّطة ببياض اعلاها اسود شبّهوه بالمراة ذات النطاق وهى التى تلبس قميصين ملونين وتشدّ وسطها ثم ترسل الاعلى على الاسفل ، ومنها صنف يسمّى فارة البيش قال بعضهم انها دويبة تشبّه الفار وليست بفارة تسكن منابت البيش وتاكل منه وتغتذى به والبيش سمّ قاتل يقتل منه شىء يسير وهو حشيش ينبت بارض الهند ، ومنها صنف يقال له اليربوع وهو الفار البرّىّ صاحب القاصعاء والنافقاء يحفر جحرًا فيه عطفات كثيرة ويحفرها الى اسفل مستقيمة ثم تذهب يميناً وشمالاً وصعودًا ونزولًا يخفى مكانه فيها بسبب كثرة اعوجاجه وعطفاته فاذا قصده شىء من اعدائه كابن عرس او ضبّ او ثعبان لا يظفر به لانه متى احسّ بالشرّ من جهة ذهب الى خلاف تلك الجهة ولجحره ابواب ولليرابيع رئيس اذا ارادت اليرابيع الخروج من جحرها خرج الرئيس اوّلاً ونظر فان لم ير عدوًّا رفع صوته فتخرج الفار وان راى عدوًّا رجع الى جحره ومنعها من الخروج واذا خرج يصعد موضعاً عاليًا كالديدبان واليرابيع تسعى يمينًا وشمالًا لطلب القوت فما وقع بيدها من الحبّ وغيره ياتى بنصيب منها للرئيس واذا راى الرئيس عدوًّا رفع صوته حتى يرجع كلّ واحد الى بيته فان غفل الرئيس عن العدوّ حتى اتاها العدوّ بغتة واخذ من اليرابيع شيئًا هربت البقية وعادت الى اماكنها سالمة ثم اجتمعت على عزل رئيسها واهلاكه ونصبت رئيساً غير ذلك ، ومنها صنف يقال له سمندل قيل انه حيوان يشبه الفار وليس بفار يوجد ببلاد غور يدخل النار ولا يحترق ثم يخرج من النار وذهب وسخه وزاد بريق لونه وصفاء لونه ولا تتدّى شعره ولا جلده ولا لحمه من النار فسبحان من لا يعرف دقايق حكمه ولطايف صنعه الّا هو والملوك يتخذون من جلودها مناديل الغمر لانها فى غاية النعومة يمسحون بها ايديهم فاذا توسخ يرمونها فى النار ليذهب وسخها وخرج نظيفة ، وذكروا ان من اخذ جرذًا وقطع ذنبه او خصاه ثم سيّبه يطرد الجرذان والفيران اكلًا ذريعاً لا يغلبه شىء حتى الهرّة وابن عرس ويحدث فيه شجاعة وجرأة وتحدث الاذنيب والبنادر عرفوا ذلك فلا يتركوا

جرذا ولا فارة، ومن شق فارة وجعلها موضع النصل او الشوك تخرجها وتخرق الفـارة وتسحق وتداف بالدهن ويطلى به موضع الصلع ينبت الشعر، اما خواصّ اجزائه راسه يشدّ فى خرقة كتان على راس النائم يسكن وجعه وينفع من الصرع عينه تشدّ على قلنسوة انسـان يسهل عليه المشى واذا علقت على من به حمى ابراه، مرارة السمندل يسقى صاحب الجذام يزول عنه دم السمندل يطلى به القضيب يقوى على الباه تقوية عظيمة دم الفـار ينتف الشعر الذى على الاجفان ويطلى بهذا الدم لا يرجع ينبت شحمه يذاب ويخلط بدهن الورد ويطلى به اللقف يزيله لحمه اذا شوى واطعـم الصبى انقطع سيلان اللعاب من فيه خصيته تشدّ على المراة لا تحبل ما دامت معها ذنبه تشدّ على المصدوع يزول صداعه جلد الفار يحشى بالتبن ويعلق فى البيت يهرب الفـار عنه بعره يحكّ بالزيت ويطلى به الراس يذهب بداء الثعلب يتّخذ من بعر الفار والحنظل والبورق والسكر الاحمر شيـاف يحتمله صاحب القولنج ينفع فى الحال بعر الفار مع العسل يطلى على الظفرة التى فى عين الفرس تزول بالكلية ويسقى الصبى الذى فى مثانته حصاة يفتّتها ويسقى صاحب اسر البول يطلق واذا اكتحل ببعر الفار نفع من بيـاض العين سور الفار يورث النسيان كما قال رسول الله صلعم خمس تورث النسيان وعدّ منها سور الفار والله اعلم،

فراش هو الحيوان الذى يتهـافت على السراج ويحرق زعموا انه دعموص فى اول امره فاذا نبت جنـاحه صـار فراشـاً والدعموص هو العلق الصغير وقال اخرون انها دودة حمراء توجد فى البقل يقال لها اسروع تنسلخ وتصير فراشاً وسبب وقوعها على النار ما ذكر بعضهم ان بصرها ضعيف فاذا رأت السراج بالليل تظنّ انها فى بيت مظلم وان السراج كوّة من البيت المظلم الى الموضع المضىء فلا تزال تطلب الضوء وترمى نفسهـا الى الكوة فاذا جاوزتهـا ورات الظلام ظنّت انها لم تصب الكوة فتعود اليها مرّة اخرى فتفعل ذلك الى ان تحترق، حدث خفيف السمرقندى حاجب المعتضد بالله امير المومنين انه كثر الفراش على الشمع المسرج بين يدى الخليفة فى بعض الليالى فجمعنا فكانت مكوكاً ثم ميّزناها فكانت اثنين وسبعين شكلاً،

فسافس قال الشيخ الرئيس هو حيوان كالقراد يكون فى الاسرة شـديـد النتن جدا يشبه ان يكون المعروف عندنا بالانجل قال اذا شرب بالخلّ اخرج العلق المتشبّث بالحلق واذا اشمّت المراة منه نفعت من اختناق الرحم واذا

سحقت وجعلت فى ثقب الاحليل نفعت من عسر البول واذا اخذت منها سبعًا وجعلته فى باقلاة وابتلعت قبل نومه كما الربع نفعت وان ابتلعت من غير باقلاء نفع من لسع جميع الهوام والله اعلم ،

قمل يتولّد من العرق والوسخ فى بدن الانسان اذا علاه ثوب او شعر لان العرق يتعفّن من دفاء الثوب او الشعر فيتولّد منه القمل ثم القمل تبيض وبيضها الصواب فاذا باضت الصقت بيضها بالموضع الصاق لا يمكن ازالتها الّا بالشدّة ويتولّد فى الشعر الاسود قمل اسود وفى الشعر الابيض قمل ابيض وفى الشعر الاحمر قمل احمر وفى الاشمط شیٔ اسود وشیٔ ابيض واذا تولّد فى شعر راس الانسان يصفر لونه قالوا من اراد ان يعلم ان ما فى بطن الحامل غلام او جارية يحلب شيئًا من لبنها على الكفّ ويلقى فيه قملة فان لم تقدر على الخروج ففى بطنها غلام وان قدرت على الخروج ففى بطنها جارية لان لبن الغلام غليظ ولبن الجارية رقيق لا يمنع القمل من الخروج ،

قنفذ الحيوان الذى يقال له بالفارسية خارپشت سلاحه على ظهره وهو الشوك الذى عليه وينقبع بحيث لا يتبيّن من اطرافه شیٔ ويستطيب الهواء ويتّخذ لمسكنه بابين احدهما مستقبل الشمال والاخر مستقبل الجنوب ويعادى الحية فان ظفر بقفاها اكلها باسهل طريق وان ظفر بذنبها عضّ ذنبها وينقبع ويعطى الحية ظهره فالحية تضرب نفسها على شوكه حتى تهلك ويصعد الكرم ويرمى حبّات العناقيد الى الارض ثم يتمرّغ فى الحبّات ليدخل شوكه فى الحبات ويحملها الى اولاده ، ومنها صنف يقال له الدلدل هو اكبر جسمًا من القنفذ واطول شوكًا نسبته الى القنفذ كنسبة الجاموس الى البقر قالوا اذا اراد ان يرمى بشوكه حيوانًا او جمادًا او عدوًّا يرميه كرمى النشاب ولا يخطى عنه الشوكه كمرّ النشاب المسدد وتثبت فيه ، امّا خاصّية اجزائه عينه اليسرى تغلى بزيت وتوخذ بطرف الميل وتصبّ فى اذن الاطروش يزول ثم بسه مرارته ينتف الشعر ثم يطلى موضعه بها فان الشعر لا ينبت عليه ابدًا وخلطت هذه المرارة بشیء من الكبريت ويطلى به البهق يزيله طحاله يشوى ويطعم المسلول فانه على قدر ما يطعم يجفّ طحاله كليته تجفّف وتسحق ويسقى منها قدر درهم بماء بثغلين الاسود المغلى المصفى ينفع لعسر البول دمه يطلى به عضّة الكلب الكلب فانه يسكن المها ويامن صاحبه الموت ويبكى الدم شربًّا لجه قال الشيخ الرئيس المملح منه ينفع من داء الفيل والجذام وهو جيّد من بول فى الفراش من الصبيان وينفع من نهش الهوام

كلّها ومن البرص والسلّ والتشنّج والرياح كلّهــا جلده يحرق ويخلط بالزفت ينفع من دآء الثعلب خصيته ان كانت للدلدل توخذ نحيضة وتخلط بالعسل الشهد وتوكل فانه يزيد فى البـاه ويعين عليه ظفره من يده اليمنى يدخن به تحت ذيل صاحب حمى الربع تزول حمّاه ورماد القنفذ اذا احرق كمـا هـو يحشى به الناصور فانه يبرأ٬

نبر دويبّة اذا دبّت على البعير تورم جلده وانتفخ وربما يكون ذلك سبب هلاكه٬

نحل حيوان ذو هيئة شريفة وخلقة لطيفة وبنية نجيعة وسط بدنه مربـع مكعّب ومؤخّره مخروط وراسه مدوّر مبسوط وركّب فى وسط بدنه اربع ارجل ويدان متناسبة المقادير كاضلاع الشكل المسدّس فى الدايرة وقد جعل هذا النوع الملك المطاع يقـال له اليعسوب يتوارث الملك عن ابائه واجداده فان اليعاسيب لا تلد الّا اليعـاسيب ومن العجب ان اليعسوب لا يخرج من الكور لانه ان خرج خرج معه جميع النحل فيقف العمل وان هلك اليعسـوب وقفت النحل لا تبنى ولا تعسل وتهلك عاجلاً واليعسوب اكبر جثّة يكـون بقدر نحلتين وهو يامرهم بالعمل يرتب على كلّ احد ما يليق به يامر بعضهـا ببناء البيت ويأتى بعضها بعمل العسل ومن لا تحسن العمل تخرجهـا من الكور ولا تخلّيهـا فى وسط النحل وينصب بوّاباً على باب الخلية ليمنع دخول من وقع عليه شئ من القاذورات٬ وامّا اتّخـاذ بيوتهـا مسدّسة فمن اعجب الاشيـء والغرض فى المسدسـات المتسـاوية الاضلاع لخـاصّية يقصر فهم المهندس عن ادراكهـا ولا توجد تلك الخاصية فى المربّع ولا فى المخمّس ولا فى المستدير وهى ان اوسع الاشكال واجودها المستدير وما يقرب منها اما المربّع فتخرج منهـا زوايا ضايعة وشكل النحل مستدير مستطيل فترك المربع حتى لا تضيع الزوايا فتبقى فارغة ولو بناها مستديرة لبقى خارج البيوت فرج ضايعة فان الاشكال المستديرة لا تجتمع متراصّة ولا شكل من الاشكـال ذوات الزوايا يقرب فى الاحتواء من المستدير ثم يتواصل بجملة منه بحيث لا يبقى بعد اجتماعها فرجة الّا المسدس فانظر كيف الهمها الله تعالى وكيف جعل لها اتّخـاد هذه الاشكال المتساوية الاضلاع بحيث لا يزيد ضلع على ضلع ولا ينقص ويعجز عن هذا التسـاوى المهندس الحـاذق بالفرجـار والمسطرة٬ وتعمل النحل بالربيع والخريف فتـاخذ بالايدى والارجل من ورق الاشجـار وزهر الاثمـار الرطوبات الدهنية وتبنى بها بيوتها ولها مشفران حادّان تجمع بهما من ثمرة الاشجـار

رطوبات لطبيعة تجرت عقول الا دمبين عن معرفتها وخلق فى جوفها قوة طباخة تصير تلك الرطوبات عسلاً حلواً لتبقى غذاء لها ولاولادها وما فضل من ذلك جعله مخزوناً فى بعض البيوت وتغطى راسها بغطاء رقيق من الشمع حتى يكون الشمع محيطاً بها من جميع جوانبها كانها راس البرنية مسدودة بالقراطيس وتدخر ذلك لوقت الشتاء وتبيت فى بعض البيوت وتحصن وتاوى الى بعض بيوتها وتنام فيها ايام الشتاء ويوم المطر والريح والبرد وتقوت من ذلك العسل المخزون هى واولادها يوماً بيوم لا اسرافاً ولا تقتيراً الى ان تنقضى ايام الشتاء وتجى ايام الربيع وبطيب الزمان وتخرج النور والزهر تمرعى منها وتفعل كما فعلت العام الاول ولم يزل هذا دابها بالهام من الله تعالى كما قال واوحى ربك الى النحل ان اتخذى من الجبال بيوتاً ومن الشجر ومما يعرشون ثم كلى من كل الثمرات فاسلكى سبل ربك ذللاً يخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فيه شفاء للناس فسبحان من جعل فضالة غذائها شفاء للابدان وجعل وسخ غذائها ضياء فى ظلم الليالى ومن العجب ان الخلية اذا دخل عليها لاخذ العسل احست النحل بذلك وبادرت الى اكل العسل تاكله اكلاً ذريعاً اما العسل فانه رطوبة فى اعماق الانوار ولطيف الثمار ترشفها النحل تتغذى ببعضها وتدخر بعضها لايام الشتاء وقتاً لا تجد الغذاء خارجاً وقالوا ان العسل الابيض عمل شبانها والاصفر عمل كهولها والاحمر عمل شيبها وهو شفاء للناس على ما قال تعالى فالمحرور المزاج يتخذه مع غيره لدفع الحرارة كالسكنجبين والمبرود المزاج يتخذه وحده لدفع البرد ومن خواص العسل ان كل شى يسارع اليه الفساد اذا تركته فيه يبقى بحاله ولا يتعفن ولا يؤثر فيه الفساد ويؤخذ العسل ويخلط بشىء من المسك يمنع من نزول الماء اكحالاً والتلطخ به يقتل القمل والصيبان ولعقه علاج لعض الكلب والكلب العقور ومن العسل صنف حريف قالوا انه سم شمه يذهب العقل وكذلك اكله واما الشمع فانه جدران بيوت النحل التى تبيض وتفرخ فيها وحافظ خزانة العسل واما الموم فانه وسخ كور النحل من خاصيته جذب النصل والشوك وزعموا ان من استصحب الموم يورثه الغم ولا يحتلم

نمل حيوان حريص على جمع الغذاء ولغاية حرصه يحمل ما يكون اثقل منه وتعاون بعضها بعضاً فى الجر وتجمع من الغذاء ما يبقيه سنتين لو عاش من عمره لا يكون اكثر من سنة قال الشيخ الرئيس النمل جدان فازر وعقفان فالفازر النمل الاسود والعقفان هذا الحمر ومن عجيبه اتخاذه القرية تحت الارض

وفيها منازل ودهاليز وغرف وطبقات منعطفات يملاها حبوبًا وذخائر للشتاء وتجعل بعض بيوتها منخفضًا ليصب اليه الماء وبعضها مرتفعًا للحبّ ، عن انس بن مالك رضه عن رسول الله صلعم انه قال لا تقتلوا النملة فان سليمان عم خرج ذات يوم يستسقي فاذا هو بنملة رافعة على رجليها باسطة يديها وتقول اللهم انا خلق من خلقك لا غناء بنا عن فضلك اللهم لا تواخذنا بذنوب عبادك الخاطئين واسقنا مطرًا ينبت لنا به شجر وتطعمنا منه ثمرًا فقال سليمان عم لقومه ارجعوا فقد سقيتم بغيركم ، ومن عجائبه انه مع لطافة شخصه وخفّة وزنه له شمّ ليس لشيء من الحيوان مثل ذلك فاذا وقع شيء من يد الانسان في موضع لا ترى فيه شيئا من النمل فلا يلبث ان يقبل النمل كالخيط الاسود الممدود الى ذلك الشيء وايضا يشمّ رائحة الشيء الذي لو وضعته على انفك ما وجدت له رائحة كرجل جرادة في جوف جحرها فيخرج اليها وان وجدت شيئًا لا تقدر على حمله اخذت منه قدرًا ما حمله واخبرت جماعة منها ثم يجتمعن على ذلك الشيء ويجرّونه بجهد وعناء واذا علمت ان واحدة توانت في العمل وتكاسلت عن العمل تعمل على قتلها واذا جمعت من الحبّ في جحرها وفيه نداوة خافت ان ينبت ويفسد عليها تقطع كل حبّة قطعتين لتذهب منه قوة النبت والكزبرة تجعلها اربع قطع لان قوة النبت لا تفوت عن نصفه وان كان شعيرًا او عدسًا او باقلى تقشّرها ولا تكسرها فان قوة النبت تمشي عنه بالتقشير فسبحان من الهم النمل هذه المعاني الدقيقة في اصلاح غذائه ثم انه يخرجه في بعض الاوقات وتبسطها في الشمس حتى تنال الهواء وحرّ الشمس فلا تفسد بنداوة بيتها واذا احسّت بالغيم ردّتها الى مكانها خوفًا من المطر فان ابتلّ شيء منها تبسطه يوم الصحو في الشمس ، ومن عجائبه ان لا تتعرض لجرادة ولا جعل ولا صرصر ولا خنفساء ما دامت سليمة فان اصابه عقر من قطع يد او رجل وثبت عليه وهو حيّ فلا تفارقه حتى تقتله وان اصابت الحيّة جراحة او خدشة وثبت عليها وان كانت من ثعابين مصر واجهزت عليها ، واذا احرقتها ودخنت البيت بدخانها تموت النمل او تهرب واذا نبت لها جناح يكون خصب العصافير فيكون وقت هلاكها ، بيض النمل من سقى منه نصف درهم لا يملك اسفله ياتيه الضراط من غير اختياره واذا سحق بيضه وطلى به البدن لا ينبت عليه شعر واذا نثر بيت النمل عند قوم تفرّقوا شذر مذر ،

ورل هو العظيم من اشكال الوزغ وسام ابرص الطويل الذنب الصغير الراس وهو قوى سريع السير خفيف الحركة عدوّ الضبّ والحية يدخل جحر الضبّ ويأكله ويأخذ الحية يرمي براسها ويأكل بدنها وليس شيء من الحيوانات اقوى على قتل الحيات من الورل ولا يحتفر لنفسه بيتاً بل يغتصب بيت كل شيء من الاحناش لانه اى بيت دخل ساكنه يجو بنفسه بالهرب والورل يسكنه ويغتصب بيت الحية كما ان الحية تغتصب بيت الاحناش، خاصية اجزائه لحمه وشحمه يسمن طبقات النساء وفيه قوة جذب الشوك والسلى شحمه يخلط بالسكر ودقيق الشعير ويطبخ بلحم الخيل ويشرب من مائها يورث سمناً عجيباً جلده يحرق ورماده يخلط بدردى الزيت ويطلى به العضو يذهب خدره زبله ينفع من الكلف والنمش طلاء ويسحق ويكتحل به ينفع من بياض العين ويقلع الثاليل اذا طلى به،

وليكن هذا آخر الكلام فى هذا النوع والله الموفق للصواب ؛

خاتمة فى حيوانات غريبة الصور والاشكال وهى حيوانات تخالف صورها واشكالها اشكال الحيوانات المعهودة اذكرها فى ثلاثة اقسام ان شاء الله تعالى، القسم الاول امم غريبة الاشكل والصور خلقها الله تعالى فى اكناف الارض وجزاير البحر منها ياجوج وماجوج وهم امم لا يحصيهم غير الله كثرة طول احدهم نصف قامة رجل مربوع ولهم انياب كانياب السباع ومواضع الاظفار مخالب ولهم هلب عليه شعر قالوا لا يموت احدهم حتى يرى من نسله الفاً، ومنها امم يقال لها منسك وهم فى جهة المشرق بقرب ياجوج وماجوج على صورة الناس ولهم آذان كآذان الفيلة كل اذن مثل كساء اذا ناموا افترشوا احدى الاذنين والتحفوا بالاخرى، ومنها امم فى بعض الجبال بقرب سدّ الاسكندر قصار القدود طول احدهم خمسة اشبار عراض الوجوه سود الجلود وفيها نقط بيض يستوحشون من الناس وغيرهم ويتسلّقون الاشجار ولا يستانسوا بالناس، ومنها امة بجزيرة الرانج على صورة الانسان ولهم اجنحة يطيرون بها وهم بيض وسود وخضر لهم كلام يتكلّمون به ويفهمونه ولا يفهم غيرهم ويأكلون ويشربون كالانسن، ومنها امة بجزيرة الرامنى عراة طول احدهم اربعة اشبار لهم شعر زغب احمر ولهم كلام يتكلمون به شبه الصفير يفهمونه ولا يفهمه غيرهم وهم على صورة الانسن يأكلون ويشربون كالانسن، ومنها امة فى بعض جزاير الزنج طولهم قدر ذراع واكثرهم عور وعورهم من محاربة الغرانيق لان الغرانيق تقصد نقر عيونهم وتجرى بينهم قتال فبعضهم يقتلون وبعضهم تنقر

الغرانيق فى اعينهم فيصيبهم العور من ذلك وتقتل منهم ما شاء الله وتاكلهم وترجع الى بلادها ، ومنها امة فى بعض جزاير بحر الزنج روسهم كروس الكلاب وابدانهم كابدان الناس يتقوّتون بثمار تلك الجزيرة وان وجدوا شيئًا من الحيوانات اكلوه ، ومنها امة فى بعض جزاير الزنج على صورة الناس وصورتهم كاحسن ما يكون وليس لارجلهم عظم سيقانهم شبه جليدة فيزحفون زحفًا فاذا وجدوا ماشيًا يستدعونه حتى قعد عندهم فان قعد قفز احدهم على رقبته ولوى رجليه عليه فاذا علم ضرحه يخمشه فى وجهه باظفاره ويسخره كما يسخر احدنا دابّته ، ومنها امة فى بعض الجزاير لها اجنحة وخراطيم دقق ولها شعور تمشى على رجلين وتمشى على اربع ايضا وتطير ايضا من الناس من يقول انهم صنف من الناس ومنهم من يقول انهم صنف من الجن ،

القسم الثانى للحيوانات المركبة وهى التى تتولّد بين حيوانين مختلفين فى نوعهما وانما تكون مشكّلين بين هذا وذلك فاعتبر بحال البغل فانه ما من عضو منه الّا وهو داير بين الفرس والحمار فان كان الذكر فرسًا كان بالحمار اشبه وان كان الذكر حمارًا كان بالفرس اشبه ، فمنها الزرافة وهى المتولّدة من الضبعان والناقة الوحشية شكل عجيب جدًّا ثم ان هذا المتولّد اذا نزا على الهيدة تتولّد الزرافة اذًا والناقة والوحشية والبقرة الوحشية والله تعالى اعلم ، ومنه ما يتولّد من الخيل وحمر الوحش وقد رايته وكانت بغلة فى غدة خسن وكان لكسرى ازدشير حصان يقال له اخدر توحش ولحق بالعانات ضرب فيها فاتت بنوع من الحمر يقال له الاخدرية والله تعالى اعلم بالصواب ، ومنه المتولّد من الابل الفالج والغراب يسمى البختى وهو احسن اصناف الابل صورة ، ومنها امة طوال القدود زرق العيون ذوات اجنحة خفاف النعامة روسهم كروس الخيل وابدانهم كابدان الناس ، ومنه امة يقال لها النسناس لكل واحد نصف راس ويد واحدة ورجل واحدة كانه انسان شقّ نصفين دهعر على رجل واحدة قفزًا شديدًا ويعدو عدوًا منكرًا ، ومنها عوج بن عنق قال عبد الله بن عمر رضه كان طول عوج بن عنق ثلاثة وعشرين الف ذراع وثلاثماية وثلاثين ذراع بذراع الملك وعمر ثلاثة الاف وستماية سنة وكان ممّن ولد فى دار آدم وكانت امّه من بنات آدم وكان عوج ادرك زمان نوح عم وسال نوحًا ان يحمله فى السفينة فطرده وقال له يا عدوّ الله من يحملك وكان ماء الطوفان يصل الى وسطه وكان جبّارًا فى خلقته مفسدًا فى افعاله واذا غضب على اهل بلد بال عليهم فيغرقوا فى بوله فلمّا نزل نبىّ الله موسى عم وبنو

اسرائيل ارض الكنعانيين محاربة الجبابرة وملكهم بالق بن صافون ارسله الى بنى اسرائيل فنظر فى مقدار عسكر بنى اسرائيل فكان فرسخ فى عرض فرسخ فانطلق عوج الى جبل من جبال الشام فقطع منه صخرة على مقدار عسكر موسى عم ثم حمله على راسه واقبل نحوهم ليلقيه عليهم ويقتلهم جميعاً فسلط الله على تلك الصخرة وقع على راسه الهدهد وساير الطيور فجعلت تنقر تلك الصخرة حتى ثقبت ، وذكر الثعلبى رحمه الله تعالى ان الله تعالى اراد اظهار قدرته لبنى اسرائيل فارسل هدهدة وفى منقارها حجر من السماء فضربته على الصخرة لله حمله ضربة واحدة فانخرقت الصخرة ونزلت فى عنق عوج كهيئة الطوق ثم اوحى الله تعالى الى موسى عم بذلك فخرج اليه بعصاه وكان طول موسى عشرة اذرع وطول عصاه عشرة اذرع واعطاه الله من القوة اذا وثب الى نحو السماء عشرة اذرع وضربه بعصاه فلم يلحق الا كعبه فانصرع قتيلاً الى الارض فكانت فخذه ساقه زمناً طويلاً قنطرة على النيل والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب ، ومنها نوع متولد بين الانسان والدب حدثنى من رآه قال انه على صورة الانسان الا انه كان عليه شعر كما على الدب وكان ناطقاً يتكلم كالانسان ويفهم كفهمه ، ومنها المتولد بين الذيب والضبع وهو شكل عجيب جداً اذا كان الذكر ضبعاً يقال له السمع وان كان الذكر ذيباً يقال له العسبار ، ومنها المتولد بين الذيب والكلب يقال له الديسم وذلك ان الكلاب تعلو على الذياب بارض سلوقة باليمن فيتولد منها الكلاب السلاقية وهى اخبث الكلاب ، ومنها امة لها وجهان وابدانها كابدان الناس ولها اذناب طوال ، ومنها امة وجوههم كوجوه الكلاب ذوات اجنحة يطيرون من شجرة الى شجرة ، ومنها امة لهم راسين وارجل كثيرة واصواتها كاصوات الطيور لا يفهم منه شئ والله تعالى اعلم بلغتهم ، ومنها امة روسها كروس الناس وابدانها كابدان الحيات تزحف كما تزحف الحيات ، ومنها امة فى بعض جزاير الصين لا راس لهم وافواههم وعيونهم على صدورهم وسمعت من حكى ان واحداً ممن هو على هذه الصورة بعثوه رسولاً الى ملك التاتار وكان الحاكى عنده ،

القسم الثالث افراد حيوانات لله فى غريبة الصور والشكل على سبيل الندور منها ما روى عن بعضهم قال سمعت ان اهل بلغار عندهم رجلاً عظيم الخلقة فسالت الملك عنه فقال الملك هو من اهل بلادنا وذلك ان البحر طغى وفار وعلاج ونحن نتماه فاذا برجل طوله اثنا عشر ذراعاً وراسه اكبر ما يكون من القدور وانفه اطول من شبر وله عينان عظيمتان وكل اصبع قدر شبر فاقبلنا

نطمه وهو لا يزيد على النظر الينا فحملوه الينا فاقام عندنا زمانًا ، ومنهـا ما حدّثنى به بعض الفقهاء من فقهاء الموصل انه شاهد فى الاكراد المحمدية ان رجلا يسكن بعض بلاد الموصل طوله تسعة اذرع وهو ما بلغ فى العمر خمس عشرة سنة وذكروا انه ياخذ بعضد الرجل القوى ويرميه الى خلف ظهره فذكر عند صاحب الموصل فقال علىّ به حتى استخدمه فقالوا للملك ان فى عقله خبالاً فلا يصلح لخدمة الملك ، ومنها ما ذكره ابو سعيد السيرافى عن بعض الكتّاب قال دخلت على القاضى يحيى بن اكثم واذا الى جانبه طاير فى قفص على شكل الزاغ وراسه كراس الانسان وعلى ظهره سلعتان فقلت ما هذا اصلح الله القاضى فقال اسئله فهو يجيبك فقلت للطاير ما انت فنهض وانشد بلسان فصيح

انا الزاغ ابو عجوه انا ابن الليث واللبوه
احبّ الراح والريحا ن والنشوة والقهوه
فلا عربدتى تخشى ولا تحذر لى سطوه
ولى اشياء تستظر ف يوم العرس والدعوه
فمنها سلعة فى الظهـ ـر لا تسترها الفروه
واما السلعة الاخرى فلو كان بها عروه
لما شك جميع النا س فيها انها ركوه

ثم صاح زاغ زاغ وانضرح فقلت اضحكك الله اوهو عشق فقال هو على ما نرى ولا علم لى به وقد ارسله صاحب اليمن الى امير المومنين المامون وكاتب له كتاباً لم اقتصه واظنّ انه ذكر فيه شانه وحاله ، ومنها ما نقل عن الامام الشافعى رضه انه قال دخلت بلدة من بلاد اليمن فرايت بها انسانا من وسطه الى اسفل بدن امراة ومن وسطه الى فوق بدنان مفترقان باربع ايدى وراسين ووجهين وكانا فى بعض الاوقات يتقاتلان ويتلاطمان ثم يصطلحان وياكلان ويشربان ثم غبت عنهما سنين ورجعت فقيل لى احسن الله عزاك فى احد الجسدين فانه توفى وربط من اسفله بحبل وثيق وترك حتى ذبل ثم قطع فعهدى بالجسد الاخر وهو فى السوق ذاهباً وراجعاً ، ومنهـا ما ذكره ابو الريحان الخوارزمى ان والى اسبيجاب اهدى الى نوح بن منصور السامانى ثعلباً له جناحان من ريش اذا قرب منه الناس نشرهما واذا بعدوا عنه الصقهما ثم قال وليس بغريب عندنا فان الثعالب فى عهد الملوك الساسانية كانت طيّارة والله سبحانه وتعالى اعلم ٭

وقد تم كتاب عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات
تأليف العالم العلامة والعمدة الفهامة الامام
زكرياء بن محمد بن محمود القزويني
غفر الله لنا وله
ولجميع المسلمين
امين

zige Codex *f*, in welchem sie stehen, am Ende weniger correct und dann doch nicht vollständig ist.

Bei der Herausgabe schien es mir nun am passendsten, die letzte Bearbeitung zum Grunde zu legen und die darin fehlenden Abschnitte aus den früheren Ausgaben zu ergänzen; demnach folgt der gedruckte Text in der Einleitung dem Codex *e*, in dem grössten Theile von S. ١٥ bis ٣١٨ dem Codex *f*, der Abschnitt über die Dämonen ist aus *a*, *b* und *d* genommen und die Naturgeschichte der Thiere S. ٣٧٤ bis zum Schluss vorzugsweise aus *c* und *e*, und es wird aus dem oben Gesagten einleuchten, warum die Angabe der Varianten so sehr beschränkt ist.

Die astronomischen Figuren sind, als zum Verständniss unentbehrlich, nach *b* und *d* angefertigt, da sie in *c* ohne allen Werth sind; dagegen konnte nicht in meinem Plane liegen, auch die Abbildungen der Pflanzen und Thiere beizufügen, obgleich ich überzeugt bin, dass sie von dem Verf. beigezeichnet waren, und einige namentlich in *e* sehr gut ausgeführt sind.

Göttingen, den 3. Juli 1849.

F. Wüstenfeld.

ein gebraucht werden; es sind indess hiervon nur acht Namen aus den Buchstaben ا bis ج erhalten, die jetzt ohne weitere Einleitung unmittelbar hinter dem Abschnitte über die Völker folgen, nach der Anordnung des Verf. aber hinter dem Abschnitte über die Musik stehen sollten, wie wir gleich sehen werden. 2. Da dem Verf. solche ausführliche Wiederholungen doch öfter zu weitläufig scheinen mochten, so drängt er die Erzählung zuweilen zusammen und verweist dann auf die ausführlichere Beschreibung im 2. Theile, z. B. bei der eben gedachten ehernen Stadt sagt er am Schlusse وحديث هذه المدينة مشهور قد ذكرناه فى مقالة البلدان مبسوطا, woraus zugleich hervorgeht, dass die Ausarbeitung dieser Stellen später erfolgt ist, als die Abfassung des 2. Theiles. 3. Das Vorhandensein dieser Abschnitte in der persischen Übersetzung. Von dieser sind noch mehrere Manuscripte bekannt, wie das im Britischen Museum Nr. 5603, zu Paris Cod. Pers. Nr. 141 fg., welche *de Sacy* bei den Auszügen in seiner arab. Chrestomathie verglichen hat; *W. Ouseley* besass zwei Exemplare und hat in den *Oriental Collections* Vol. I. einige Stellen daraus mitgetheilt, und Hr. Baron *Hammer-Purgstall* hat in dem Verzeichnisse seiner Handschriften Nr. 155, eben wegen der bemerkten Abweichung von seinem arabischen Exemplare Nr. 151, ein vollständiges Inhaltsverzeichniss gegeben, welches mit unserm Codex *f*, so weit dieser reicht, vollkommen übereinstimmt und woraus sich ergibt, dass der Abschnitt über die Medicin sich an den über die Musik anschloss, dass hiernach noch einige andere Gegenstände der menschlichen Kunst abgehandelt waren und dann erst das Cap. über die Dämonen und die Naturgeschichte der Thiere folgte. — Ich habe diese neuen Abschnitte weggelassen, theils weil sie, wie gesagt, meistens nur Wiederholungen enthalten *), theils weil der ein-

*) Als eine Probe hiervon kann man die Nachrichten über die türkischen Horden vergleichen, welche ich früher in der *Zeitschrift für vergl. Erdkunde*, Bd. II. 1842. aus diesem Codex übersetzt habe und wovon dann nach der Vergleichung mit *Jacut's* geograph. Lexicon auch der arab. Text herausgegeben ist von *Kurd v. Schlözer*, Abu Dolef Misaris Ben Mohalhal de itinere Asiatico commentarius. Berolini 1845; man wird dies grössten Theils im 2. Theile des Cazwini bei den einzelnen Namen wiederfinden.

bern; (dann kommt eine Seite aus dem Capitel von der Medicin, die nicht hierher gehört;) und *die achte* Betrachtung, über die verschiedenen Künste: Ackerbau, Viehzucht, Jagd, Weberkunst, Baukunst, Schlosserkunst, Schreinerkunst, Handelskunde (Edelsteinkunde, Specereikunde), Rechenkunst, Schreibkunst (die Alphabete verschiedener Völker und eine Sammlung von Briefen), Poesie, Musik, und den Schluss des ganzen Buches machen einige magische Zeichen, Formeln und Sprüche خاتمة الكتاب في اسرار الاشكال, mit den oben erwähnten Unterschriften. Allein dieser Schluss auf den beiden letzten Seiten, so ähnlich auch die Schriftzüge auf den ersten Anblick denen des übrigen Codex sind, erweist sich doch bei näherer Vergleichung als von einem anderen Schreiber geschrieben und dieser ist jener Ahmed el-Takruri, dessen Unterschrift sich also nur auf den Schluss beziehen kann, wenn er nicht aus Betrug sich dadurch das ganze Werk beilegen wollte, wie es ihm von dem nachherigen Besitzer Jusuf Ben Suleimân beigelegt ist.

Man könnte nun die Vermuthung hegen, dass die Zusätze zu dieser Ausgabe nicht von el-Cazwini herrührten; indess sprechen für die Ächtheit derselben folgende Gründe: 1. Der grösste Theil dieser neuen Abschnitte besteht nur aus einer Zusammenstellung dessen, was in dem übrigen Werke über einen solchen Gegenstand zerstreut vorkommt; z. B. das Capitel über die Perser ist aus dem zusammengesetzt, was im 2. Theile in dem Artikel Persien und bei einigen persischen Städten über das Volk und die Könige der Perser gesagt ist; ebenso bei den anderen Völkern mit Ausnahme der Araber, wo manches neu ist. Auf ähnliche Weise ist in dem Abschnitte von der Baukunst zu dem hier wiederholten Vergleiche des menschlichen Körpers mit einem Hause, und der fabelhaften Beschreibung der ehernen Stadt, der Pyramiden in Ägypten und des Thurmes von Alexandrien kaum etwas neues hinzugekommen. Ebenso wird es sich mit dem Abschnitte über die Medicin verhalten haben, worin der Verf. diejenigen Thiere und Pflanzen in alphabetischer Ordnung aufzählte, welche vorzugsweise in der Medi-

sie in den oben bemerkten einzelnen Ausdrücken und Wendungen häufig zu der ersten Recension zurückkehrt. Dass nun aber die ganze Einleitung und der Index bis S. ١٥ unsrer Ausgabe, sowie auch der oben bezeichnete Abschnitt über die Dämonen und die ganze Naturgeschichte der Thiere, von S. ٣٤٨ bis zu Ende, in diesem Codex fehlt, lag gewiss nicht in der Absicht des Verfassers, sondern ist die Schuld des mangelhaften Exemplares, aus welchem derselbe copirt wurde, denn dieses bestand aus losen Blättern, die nicht einmal gehörig geordnet waren. Dies beweist zuerst die Auslassung einer grösseren Stelle, von S. ٣١٠ bis ٣١٤, wofür in der Handschrift eine Seite unbeschrieben gelassen ist; dann war ein einzelnes Blatt an einer unrechten Stelle eingelegt und wurde S. 78—81 des Codex von dem gedankenlosen Abschreiber mitten zwischen ganz fremdartige Dinge hineingesetzt, während er S. 324, wohin es gehört hätte, ebenfalls eine Seite unbeschrieben liess; endlich enthält S. 325 fg. nur einen Theil eines neu hinzugekommenen Abschnittes, welcher ganz ans Ende des Codex hätte gesetzt werden müssen, und auf diesen würde dann erst der Abschnitt über die Dämonen und die Naturgeschichte der Thiere gefolgt sein, wie wir bald sehen werden. Wenn nun hieraus hervorgeht, dass das Exemplar des Abschreibers in der Mitte und am Ende defect war, so haben wir noch einen unumstösslichen Beweis dafür, dass auch die Einleitung nicht absichtlich von dem Verfasser bei der neuen Ausgabe unterdrückt, sondern nur in jenem Exemplare verloren gegangen war, denn in dem neuen Eingange S. ١٥, womit jetzt Codex *f* beginnt, weisen die Schlussworte S. ١٩ Z. 9 ganz deutlich auf die vorangegangene Einleitung hin.

Nun ist aber diese dritte Ausgabe in dem Capitel von dem Menschen mit zwei neuen Abschnitten bereichert, nämlich nach der sechsten Betrachtung S. ٣٤٨ folgt *die siebente*, über die verschiedenen Menschenraçen: Araber, Perser, Griechen, Türken, Skythen, Baschkiren, Chazaren, Russen, Tataren, Jadschudsch und Madschudsch, Dschilanier, Inder, Äthiopier, Nubier und Ber-

dern die Erwähnung an dieser Stelle für hinreichend gehalten, da sie nichts als schmeichelhafte Redensarten enthält; sie ist übrigens im Codex *e* S. 19 u. 20 doppelt zu lesen, da der Abschreiber eine ganze Seite zweimal geschrieben hat. Der genannte Protector 'Alà ed-Din 'Atà Mulk Ben Muhammed el-Dschuweini, gest. im J. 681 (1282), war Gouverneur von 'Iràc und Verfasser einer persischen Geschichte des Dschinginz und Hulagu *). — Codex *c* und *e* haben manche sehr auffallende Übereinstimmung in Fehlern und Auslassungen, z. B. S. ٣٠٩ Z. 10 fg. fehlen in beiden die Worte von وكل bis جهنم; ebenso S. ٣٣٩ Z. 11 fehlt in beiden das Wort الاوردة u. dgl. — so dass man zu der Annahme geführt wird, es habe beiden eine gemeinschaftliche dritte Handschrift zum Grunde gelegen, denn es kann nicht die eine unmittelbar aus der anderen copirt sein, weil doch auch solche Abweichungen vorkommen, die sich nur aus einer andern Quelle ableiten lassen. Dieses zum Grunde liegende Exemplar war vermuthlich gegen das Ende hin an den unteren Ecken sehr beschädigt, denn es sind an mehreren Stellen des Cod. *c* Lücken für ein Paar fehlende Worte gelassen, und zwei solcher Lücken auf S. ٤٣٧ und ٤٤٧ konnte ich nicht ausfüllen, da die übrigen Handschriften diese Stellen gar nicht enthielten. — Es fehlt in dieser Ausgabe im dritten Capitel des zweiten Haupttheils der Abschnitt über die Dämonen, S. ٣٣٨—٣٧٤, welcher doch in dem Index S. ١٥ angeführt ist und nothwendig in das ganze System gehört, und es sind danach die Zahlen der folgenden Abschnitte immer um eins zurück. Wir werden weiterhin sehen, dass dieser fehlende Abschnitt in der neuen Bearbeitung wahrscheinlich eine andere Stelle erhalten hatte.

Wir kommen nun zur näheren Betrachtung der dritten Ausgabe in Codex *f*. Abgesehen von ganz neuen Abschnitten, von denen unten die Rede sein wird, sind die Zusätze, welche sie bekommen hat, nicht sehr zahlreich; auffallend ist aber, dass

* Vergl. *Hadschi Chalfa*, lexicon bibliogr. ed. *Flugel*. T. II. p. 638. Nr. 4353. *Makrizi*, hist. des Sultans Mamlouks, par *Quatremère*. T. II. P. 1. p. 58.

zuerst genannten ihre Texte aus denselben Handschriften von Berlin und Dresden genommen, welche ich benutzen konnte, bei Bochart ist die typographische Ausführung sehr mangelhaft und selbst Chézy's Auszüge konnten nicht überall geradezu in Rath genommen werden, weil ich einer verschiedenen Redaction des ganzen Werkes gefolgt bin, was ich nun zunächst weiter auseinandersetzen muss.

Sowie ich nämlich in der Vorrede zum zweiten Theile gezeigt habe, dass derselbe in einer zweiten vermehrten Ausgabe erschienen sei, so hat die Vergleichung der Handschriften des ersten Theiles ergeben, dass el-Cazwini von diesem drei verschiedene Ausgaben besorgt hat, und zwar enthalten die mit *abdg* bezeichneten Handschriften, so wie auch der Pariser Codex, welchen Chézy zunächst benutzte, die *erste* Ausgabe; die Handschriften *c* und *e* und ein Pariser Codex, welchen Chézy in den Anmerkungen zuweilen anführt, gehören zur *zweiten* Ausgabe, und von der *dritten* ist die Handschrift *f* bis jetzt die einzig bekannte. Es kommt hier nun darauf an, die Hauptunterschiede der beiden späteren Ausgaben von der ersten anzugeben.

Was die *zweite* Ausgabe in *c* und *e* betrifft, so ist sie nicht nur durchgehends vermehrt, sondern auch in einzelnen Wendungen und Redensarten vielfach umgearbeitet, ähnlich wie in dem Moschtarik des *Jacut*, indem sehr häufig die Ausdrücke der ersten Ausgabe in der zweiten mit synonymen vertauscht oder durch Umstellung der Worte andere Constructionen gewählt sind. Als ein besonderer Zusatz ist eine Dedication zu erwähnen, welche in der Vorrede eingeschoben ist und in unserer Ausgabe S. ۴ bei dem Absatze hätte folgen müssen; sie fängt so an:

وقد مررت على عواطف المولى الصاحب الصدر الكبير العالم العادل المؤيد
المظفر المنصور علاء الدين عمدة الاسلام نظام الملك غياث الامة شمس الدولة
الملك عطا ملك بن محمد ضاعف الله جلاله وادام في العز
والعلاء اقباله الخ

Ich habe diese Dedication nicht in den Text aufgenommen, son-

d. i. Dieses Buch kam in den Besitz des Jusuf Ben Suleimàn el-Nadschàschi el-Habeschi (welcher seine Genealogie durch 20 Ahnen bis zu el-Nadschàschi, dem Könige von Habessinien und Zeitgenossen des Propheten Muhammed hinaufführt,) — es wurde verfasst im J. 1151 und (diese Unterschrift) geschrieben im J. 909. Diese letzte Zahl ist sicher neun und neunzig auszusprechen, so dass 1100 hinzuzurechnen sind, mithin das J. 1199 (1781) gemeint ist.

Der oben erwähnte Titel stand nun auch ursprünglich auf dem Titelblatte, ist aber, wie gesagt, so verwischt, dass man nur durch Vergleichung jener Unterschrift die Züge noch erkennen kann; jetzt ist statt dessen darüber gesetzt: كتاب مراة الكائنات شرح عجايب المخلوقات d. i. Spiegel der vorhandenen Wesen, ein Commentar über die »Wunder der Schöpfung«. Wir werden unten, wo wir den Inhalt dieser Handschrift näher besprechen, hierauf zurückkommen.

g der Codex der kaiserl. Hofbibliothek zu Wien, in der Sammlung der Handschriften des Herrn Baron Hammer-Purgstall Nr. 152, konnte von mir nur an einigen Hauptstellen verglichen werden und ist desshalb in den Varianten nur einige Male erwähnt.

Als kritische Hülfsmittel bei der Herausgabe sind noch die Auszüge zu erwähnen, welche einige Gelehrte aus unserem Werke früher bekannt gemacht haben, besonders die Gestirnbeschreibung von *L. Ideler*, Untersuchungen über den Ursprung und die Bedeutung der Sternennamen. Berlin, 1809; die Stücke in *Gunther Wahl's* neuer arab. Anthologie. S. 180—207; einzelne Stellen in *Bocharti* Hierozoicon und einige grössere Abschnitte von *A. L. de Chézy* in *Silvestre de Sacy's* Chrestom. arabe. Edit. II. T. III. p. 387 - 516 *); indess hatten die beiden

* In deutscher Übersetzung ist noch erschienen der Abschnitt von den nördlichen Sternbildern von *Bagel*, in dem astronom. Jahrbuche für das J. 1809. S. 104; und einzelne Stellen in *J. v. Hammer's* Rosenol. Bd. 1. — Die im *Neuen teutschen Merkur* 1809 St. VIII. gegebenen Auszuge gehoren einem ganz verschiedenen Werke an, welchem vielleicht erst von einem späteren der Name des Cazwini und der Titel seines Buches vorgesetzt ist.

die Handschrift scheint in das 8. Jahrhundert d. H. zu gehören; allein in dem üblen Zustande, in welchem sich das Buch lange Zeit befunden haben muss, bevor es mit Hülfe des nachfolgenden Exemplars geordnet und dann neu geheftet wurde, sind manche Seiten fast ganz verwischt, und auch die Abbildungen der Pflanzen und Thiere haben oft sehr gelitten.

f der Codex Nr. 231 aus derselben Bibliothek, 372 Seiten in Folio deutlich geschrieben, hier und da etwas flüchtig und dann weniger correct; die Figuren fehlen, es ist dafür immer ein leerer Raum gelassen. Diese Handschrift ist in mehrfacher Hinsicht merkwürdig: zunächst gibt sie sich selbst gar nicht für die Kosmographie des Cazwini aus; zwar ist der ursprüngliche Titel auf der ersten Seite ganz verwischt, aber mit Hülfe der Unterschrift auf der letzten Seite noch wieder zu erkennen, und von dieser müssen wir desshalb ausgehen. Sie lautet:

وبمسك عنان القلم والتطويل تكل منه الهمم والاختصار فى ذلك ملتزم قال مصنفه احمد التكروري الشافعى وكان الفراغ من تصنيفه فى يوم السابع من شهر ربيع الاول من سنة اربع وخمسين ومائة والف ثم استخرت الله فى تسميته فسمعت هاتفا يقول يا احمد سمى هذا الكتاب تحفة الكاينات لما حوى من الفلكيات والمخبآت الخ

d. i. Wir wollen nun den Zügel der Schreibfeder anhalten, denn durch die Länge wird der Geist ermüdet und es ist hierbei nothwendig, sich kurz zu fassen. Der Verfasser des Buches, Ahmed el-Takruri *) el-Schafi'i, sagt: Die Anordnung und Abfassung desselben wurde vollendet am 7. Rebi' I. 1154 (11. Mai 1741), dann bat ich Gott um einen passenden Titel für dasselbe und hörte darauf Jemand flüstern: o Ahmed! nenne dieses Buch »Geschenk an die vorhandenen Wesen, welches umfasst die Himmelskreise und die verborgenen Dinge« u. s. w. Hieran schliesst sich folgende Nachschrift:

ملك هذا الكتاب العبد الفقير — يوسف بن سليمان النجاسى الحبشى — وحرر فى سنة اربع وخمسين ومائة والف فى سنة ١١٥٤

*) Es ist zu bemerken, dass in dem Namen die Buchstaben *kru* eine Correctur sind und ursprünglich andere standen

hin ist er im J. 1032 (1622) gestorben und um diese Zeit wird diese Handschrift geschrieben sein. Sie enthält nicht nur in dem astronomischen und geographischen Theile colorirte Bilder, sondern auch in dem naturhistorischen die Abbildungen aller genannten Pflanzen und Thiere.

d der Codex Nr. 97 der königl. Bibliothek zu Dresden, 199 Blätter in klein Quart, ist zwar ganz gut geschrieben, aber durch bedeutende, vielleicht auf Betrug berechnete, Auslassungen sehr verstümmelt, indem der Abschreiber nicht nur ganze Artikel übergangen hat, sondern öfter aus einem Artikel in den anderen, oder aus einem Satze in den anderen hinüber gesprungen ist, so dass fast ein Drittheil des Ganzen fehlen mag, ohne dass irgendwo auf den ersten Anschein eine Lücke im Texte bemerkbar ist. Als eine sehr schlechte Entschädigung dafür ist auf jedem Blatte oben über den roth eingefassten Text ein Spruch gesetzt, von denen die ersten also lauten:

اذا توكلت على الله افعل وهو يعينك ، لو صبرت في هذا الامر كان خيرا ولا
تغتم ، ان وجدت في قلبك نهوضا في هذا الامر فافعل والا فلا ، الرصد في الامر
سعد ، الدين وراحة البدن اصبر فيما انت فيه ،

Als Abschreiber nennt sich am Schlusse Muhammed Ben Jusuf Ben Razic el-Salihi, welcher seine Arbeit am 7. Ramadhân 995 (31. Juli 1587) beendigte. Einer der Inhaber der Handschrift war der Astronomie kundig und hat in dem astronomischen Theile mehrere Bemerkungen an den Rand geschrieben, öfters mit Bezeichnung der Quelle, aus der sie genommen sind, nämlich einem Buche تحفة الراغب betitelt; ich habe S. 46 eine dieser Anmerkungen abdrucken lassen, da sie zur Begründung einer Lesart diente.

e der Codex Nr. 230* der herzogl. Bibliothek zu Gotha, 216 Seiten in klein Folio, ein leider! sehr defectes Exemplar, indem kaum zwei Drittheil des Ganzen erhalten sind, da der Anfang und das Ende und auch in der Mitte einige Blätter fehlen; es beginnt erst auf S. 87 des gedruckten Textes und schliesst in dem Artikel تنوب S. 409. Die Schriftzüge sind im Allgemeinen deutlich, wiewohl viele diakritische Puncte fehlen, und

Vorrede.

Die Handschriften, welche bei der Herausgabe dieses ersten Theiles der Kosmographie el-Cazwini's benutzt wurden, sind folgende:

a der Codex Nr. 81 der königl. Bibliothek zu Berlin, welcher auf 226 Blätter in klein Folio mit grossen deutlichen Zügen geschrieben ist, nur fehlen sehr viele diakritische Puncte; hin und wieder sind einzelne Vocalzeichen beigesetzt; Abbildungen finden sich gar nicht darin, und da das letzte Blatt verloren gegangen ist, so vermisst man auch die gewöhnliche Bemerkung über die Zeit der Abschrift, welche etwa gegen das Ende des achten Jahrhunderts der Hidschra anzunehmen sein möchte.

b der Codex Nr. 130 der Stadtbibliothek zu Hamburg, 171 Blätter in Folio ziemlich deutlich geschrieben, so dass auch nur wenige diakritische Puncte fehlen, mit astronomischen und geographischen Tafeln; die Abschrift wurde durch einen gewissen Muhammed el-Matari المطرى im J. 954 d. H. in der Mitte des Wallfahrtsmonats beendigt.

c der Codex Nr. 231 der herzogl. Bibliothek zu Gotha, 455 Seiten gross Folio sehr deutlich geschrieben, ein Prachtexemplar, welches auf den ersten 16 Seiten mit dem Bilde des Chalifen Ali und seiner beiden Söhne und funfzehn türkischer Sultane geziert ist; bei jedem Bilde ist in einer Überschrift der Name, das Geburts- und Todesjahr, das Jahr des Regierungsantritts und die Regierungs- und Lebensdauer angegeben. Der späteste unter diesen Sultanen ist Mustafa-Chân Ben Muhammed-Chân, geb. im J. 993 d. H., er kam zur Regierung im J. 1026, regierte (mit Unterbrechung, da er zweimal abgesetzt wurde,) vier Jahre und erreichte ein Alter von 39 Jahren, mit-

Göttingen,
Druck der Dieterichschen Univ. Buchdruckerei.

Zakarija Ben Muhammed Ben Mahmud

el-Cazwini's

Kosmographie.

Erster Theil.

كتاب عجايب المخلوقات

Die Wunder der Schöpfung.

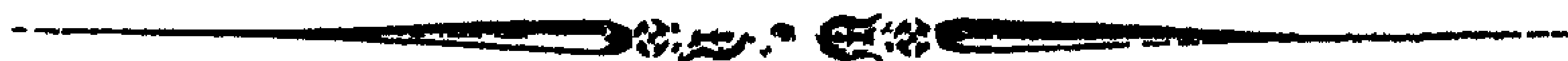
Aus den Handschriften der Bibliotheken zu Berlin, Gotha, Dresden und Hamburg

herausgegeben

von

Ferdinand Wüstenfeld.

Mit Unterstützung der Deutschen Morgenländischen Gesellschaft



Göttingen,
im Verlag der Dieterichschen Buchhandlung.
1849.

كتاب

اثار البلاد واخبار العباد

تصنيف الامام العالم

زكرياء بن محمد بن محمود

القزويني

بسم الله الرحمن الرحيم

العزّ لك والجلال لكبريائك والعظمة لشأنك والدوام لبقائك يا [a]قديم الذات [b]ومفيض الخيرات انت الأوّل لا شيء قبلك وانت الاخر لا شيء بعدك وانت الفرد لا شريك لك يا واهب العقول وجاعل النور والظلمات منك الابتداء واليك الانتهاء وبقدرتك [d]تكوّنت الاشياء وبارادتك قامت الارض والسموات افض علينا انوار معرفتك وطهّر نفوسنا عن كدورات معصيتك والهمنا موجبات رحمتك ومغفرتك ووفقنا لما تحبّ وترضى من الخيرات والسعادات وصلّ على ذوى الانفس الطاهرات والمعجزات الباهرات خصوصا على سيّد المرسلين وامام المتقين وقايد الغرّ المحجّلين محمد بن عبد الله بن عبد المطلب ابن هاشم افضل الصلوات وعلى آله واصحابه الطيّبين والطيّبات وعلى الذين اتبعوهم باحسان من اهل السنّة والجماعات

يقول العبد زكرياء بن محمد بن محمود القزوينى تولّاه الله بفضله بعد حمد الله حمدا يرضيه ويوجب مزيد فضله وايّديه انى قد جمعت فى هذا الكتاب ما وقع لى معرفته وسمعت به وشاهدته من لطايف صنع الله تعلى وعجيب حكمته المودعة فى بلاده وعباده فان الارض جرم بسيط متشابه الاجزاء وبسبب دنو الشمس فيها ونزول المطر عليها وهبوب الرياح بها ظهرت فيها آثار عجيبة وتختصّ كلّ بقعة بخاصّية لا توجد فى غيرها فمنها ما صار حجرا صلدا ومنها ما صار طينا حرًّا ومنها ما صار طينة [e]سبخة ولكلّ واحد منها خاصية عجيبة وحكمة بديعة فان الحجر الصلد يتولّد فيه الجواهر النفيسة كاليواقيت والزبرجد وغيرهما والطين الحرّ ينبت الثمر والزروع بعجيب الوانها واشكالها وطعومها وروايحها والطينة السبخة يتولّد منها الشبوب والزاجات والاملاح

---

[a] a.b قيم [b] a.b ومقبض [c] a.b لشانك [d] a.b يكون الاشاء [e] a.b سحله b durch Correctur سبخة

بعوايدها وكذلك الانسان حيوان متساوى [f]الاحاد بالحد والحقيقة لكن بواسطة [g]الالطاف الآلهية [h]تختلف امرهم فصار احدهم عالمًا محققًا والاخر عابدا ورعًا والاخر صانعًا حاذقًا فالعالم ينفع الناس بعلمه والعابد ببركته والصانع بصنعته فذكرت فى هذا الكتاب ما كان من البلاد مخصوصًا بعجيب صنع الله تعالى ومن كان من العباد مخصوصًا بمزيد لطفه وعنايته [i] فانه جليس انيس يحدثك بعجيب صنع الله تعالى ويعرفك احوال الامم الماضية وما كانوا عليه من مكارم الاخلاق ومآثر الاداب [k]ويفصح باحوال البلاد كانك تشاهدها ويعرب عن [l]اخبار الكرام كانك تجالسهم شعر

جليس انيس يؤمن الناس شره ويذكر انواع المكارم والنهى
ويامر بالاحسان والبر والتقى وينهى عن الطغيان والشر والاذى

ومن انتفع بكتابى هذا وذكرنى بالخير جعله الله من الابرار ورفع درجاته فى عقبى الدار واسأل الله تعالى العفو عما طغى به القلم او زل [m]او سهى بذلك او نه انه على كل شىء قدير وبالاجابة جدير، ونقدم على المقصود مقدمات لا بد منها [n]لحصول تمام الغرض والله الموفق للصواب واليه المرجع والمآب ❊

المقدمة الاولى

فى الحاجة الداعية الى احداث المدن والقرى، اعلم ان الله تعالى خلق الانسان على وجه لا يمكنه ان يعيش وحده كساير الحيوانات بل يضطر الى الاجتماع بغيره حتى يحصل الهيئة الاجتماعية التى يتوقف عليها المطعم والملبس فانهما موقوفان على مقدمات كثيرة لا يمكن لكل واحد القيام بجميعها وحده فان الشخص الواحد كيف يتولى الحراثة فانها موقوفة على الة والالة تحتاج الى الحداد والنجار يحتاج الى الحداد وكيف يقوم بامر الملبوس وهو موقوف على الحراثة والحلج والندف والغزل والنسج وتهيئة آلاتها فاقتضت الحكمة الالهية الهيئة الاجتماعية والهم كل واحد منهم [o]القيام بامر من تلك المقدمات حتى ينتفع بعضهم ببعض فترى الخباز يخبز للحبز والعجان يعجن والطحان يطحنه والحراث يحرثه والنجار يصلح آلات [p]الحراث والحداد يصلح آلات النجار وهكذا الصناعات بعضها موقوفة على البعض وعند حصول

f) e im Text الاجزا corrigirt in الاجساد am Rande الاحاد. g) c الطاف. h) a.b تخيف; b durch Correctur تختلف. i) c am Rande وسميته ادبر. k) b وتفصح. l) c الاخيرة. m) c وسهى. n) a.b حصول. البلاد واخبار العباد. o) e بالقيام. p) c.d حرث.

كلها يتمّ الهيئة الاجتماعية ومتى فقد شيء من ذلك فقد اختلّت الهيئة الاجتماعية كالبدن اذا فقد بعض اعضائه فيتوقّف نظام معيشة الانسان ثم عند حصول الهيئة الاجتماعية لو اجتمعوا فى صحراء لتاذّوا بالحرّ والبرد والمطر والريح ولو تستروا بالخيام والخرقاهات لم يامنوا [9]مكرَ اللصوص والعدوّ ولو اقتصروا على الحيطان والابواب كما ترى فى القرى التى لا سور لها لم يامنوا [1]صَوْلَةَ ذى البأس فالهمهم الله تعالى اتّخاذ السور والخندق والفصيل فحدثت المدن والامصار والقرى والديار ثم ان الملوك الماضية لمّا ارادوا بناء المدن اخذوا اراء الحكماء فى ذلك فالحكماء اختاروا افضل ناحية فى البلاد وافضل مكان فى الناحية واعلى منزل فى المكان من السواحل والجبال ومهبّ الشمال لانها تفيد صحّة ابدان اهلها وحسن امزجتها واحترزوا من الاجسام والجزاير واعماق الارض فانها تورث كربا وهرما واتّخذوا للمدن سورا حصينا مانعا وللسور ابوابا عدّة حتى لا يتزاحم الناس بالدخول والخروج بل يدخل ويخرج من اقرب باب اليه واتّخذوا لها قُهَنْدَزًا [1]الامكان ملك المدينة والنادى لاجتماع الناس فيه وفى البلاد الاسلامية المساجد والجوامع والاسواق والخانات والحمّامات ومراكض الخيل [1]ومعاطن الابل ومرابض الغنم وتركوا بقية مساكنها لدور السكان فاكثر ما بناها الملوك العظماء على هذه الهيئة فترى اهلها موصوفين بالامزجة الصحيحة [11]والصور الحسنة والاخلاق الطيّبة وبحسب الاراء الصالحة والعقول الوافرة واعتبر ذلك بمن مسكنه لا يكون كذلك مثل الديلم [2]والجبل والاكراد والتركمان وسكان البحر فى تشويش طباعهم وركاكة عقولهم واختلاف صورهم ثم اختصّت كل مدينة لاختلاف تربتها وهوائها بخاصّية عجيبة واوجد الحكماء فيها طلسمات غريبة ونشأ بها صنف من المعادن والنبات والحيوان لم يوجد فى غيرها واحدث بها اهلها عمارات عجيبة ونشأ بها انسٌ فاقوا امثالهم فى العلوم والاخلاق والصناعات فلنذكر ما وصل الينا من خاصّية بقعة بقعة ان شاء الله تعالى ✿

المقدمة الثانية

فى خواصّ البلاد وفيها فصلان الفصل الاول فى تأثير البلاد فى سكانها زعمت الحكماء ان الارض شرق وغرب وجنوب وشمال فما تناهى فى التشريق ويحتجب منه نور الطلع فهو مكروه لفرط حرارته وشدّة [11]احراقه فان الحيوان يحترق بيبس

[9] مكرا للصوص b [2] صونة فى b [1] مكان c [1] a.b وحاشى [11] الصورة a
الجبل d [1] والخيل a.b ,[11] الحر d

والنبات لا ينبت وما تناهى في التغريب ايضا مكروه [a] لموازاته التشريق في المعنى الذي ذكرناه وما تناهى في الشمال ايضا مكروه لما فيه من البرد الشديد الذي لا يعيش الحيوان معه وما تناهى في الجنوب ايضا كذلك لفرط الحرارة فانها ارض محترقة لدوام مسامتة الشمس اياها فالذي يصلح للسكنى من الارض قدر يسير هو اوساط الاقليم الثالث والرابع والخامس وما سوى ذلك فاهلها معذّبون بالعذاب [b] عدة ثم وقالوا ايضا المساكن الحارّة موسّعة للمسام مرخية للقوى مضعفة للحرارة الغريزيّة محلّلة للروح فيكون ابدان سكانها متخلخلة ضعيفة وقلوبهم خائفة وقواهم ضعيفة لضعف هضمهم، واما المساكن الباردة فانها مصلّبة للبدن مسدّدة للمسام مقوّية للحرارة الغريزية فتكون ابدان سكانها صلبة وفيهم الشجاعة وجودة القوى والهضم الجيّد فان استيلاء البرد على ظاهر ابدانهم يوجب احتقان الحرارة الغريزية في باطنهم، واما المساكن الرطبة فلا يسخن هواؤهم شديداً ولا يبرد شتاؤهم قويّاً وسكانها موصوفون بالسحنة الجيدة ولين الجلود وسرعة قبول الكيفيّات والاسترخاء في الرياضات وكلال القوى، واما المساكن اليابسة [c] فتنسدّ المسام وتورث القشف والنحول ويكون صيفها [d] حارًّا وشتاؤها باردًا وادمغة اهلها يابسة لكن قواهم حادّة، واما المساكن الحجريّة فهواؤها في الصيف حارّ وفي الشتاء بارد وابدان اهلها صلبة وعندهم سوء الخلق والتكبّر والاستبداد في الامور والشجاعة في الحروب، واما المساكن الاجاميّة والبحريّة فهي في حُكم المساكن الرطبة والنزل حالاً وقد جرى ذكر المساكن الرطبة ❊

الفصل الثاني في تاثير البلاد في المعادن والنبات والحيوان، اما المعادن فالذهب لا [e] يتكوّن الّا في البراري الرملة والجبال الرخوة والفضّة والنحاس والرصاص والحديد لا يتكوّن الّا في الاحجار المختلطة بالتراب اللين والكبريت لا يتكوّن الّا في الاراضي الندية والزيبق لا يتكوّن الّا في الاراضي المائيّة والاملاح لا تنعقد الّا في الاراضي السبخة والشبوب والزاجات لا تتكوّن الّا في التراب العفص والمغر والنفط لا تتكوّن الّا في الاراضي [f] الدهنة امّا تولّد الاحجار التي لها خواصّ فلا يعلم معدنها وسببها الّا الله تعالى، وامّا النبات فان النخل والموز لا ينبتان الّا بالبلاد الحارّة وكذلك الاترج والنارنج والرمان والليمون وامّا

---

a) *a.c* لموازاته, *c* am Rande u. *d* موازته. b) *c* عدتهم. c) *d* تسدد, *a.b* تنشدد; *b* hat als Correctur فقد davor gesetzt. d) *b* حرا جدا. e) *c.d* يكون. f) *c* الدهينة

الجوز واللوز والفستق لا ينبت الّا بالبلاد الباردة والقصب على شطوط الانهار وكذا الدلب والمغيلان بالاراضى الصلبة والبرارى القفار والقرنفل لا ينبت الّا بجزيرة بارض [a]الهند والنارجيل والفلفل والزنجبيل لا ينبت الّا بالهند وكذلك الساج والابنوس والورس لا ينبت الّا باليمن والزعفران بارض الجبال بروذراورد وقصب الذريرة بارض نهاوند والترنجبين يقع على شوك بخراسان ، وامّا [b]الحيوان فان الفيل لا يتولّد الّا فى جزاير البحر الجنوبيّة وعمرها بارض السند اطول من عمرها بغير ارض الهند وانيابها لا تعظم مثل ما تعظم بارضها والزرافة لا تتولّد الّا بارض الحبشة والجاموس لا يتولّد الّا بالبلاد الحارّة قرب المياه ولا يعيش بالبلاد الباردة وعير العانة ليس له سفد فى غير بلاده كما يكون ذلك فى بلاده ويحتاج ان يوخذ من حافره ولا كذلك فى بلاده والسنجاب والسمور وغزال المسك لا يتولّد الّا فى البلاد الشرقية الشمالية والصقر والبازى والعقاب لا يتفرّخ الّا على روس الجبال الشامخة والنعامة والقطا لا يفرّخان الّا فى الفلوات والبطوط وطيور الماء لا تفرّخ الّا فى شطوط الانهار والبطايح والاجام والفواخت والعصافير لا تفرّخ الّا فى العمارات والبلابل والقنابر لا تفرّخ الّا فى البساتين والحجل لا يفرّخ الّا فى الجبال هذا هو الغالب فان وقع شى‌ء على خلاف ذلك فهو نادر والله الموفق للصواب

المقدمة الثالثة

فى اقاليم الارض ، قال ابو الريحان الخوارزمى اذا فرضنا ان دايرة معدّل النهار تقطع كرة الارض بنصفين يسمّى احد النصفين جنوبيًّا والاخر شماليًّا واذا فرضنا دايرة [c]تعبر على [d]قطبى معدّل النهار وتقطع الارض صار كرة الارض اربعة ارباع ربعان جنوبيّان وربعان شماليّان فالربع الشمالى [e]المكشوف يسمّى ربعًا مسكونًا والربع المسكون مشتمل على البحار والجزاير والانهار والجبال [f]والمفوز والبلدان والقرى على ان ما بقى منها تحت قطب الشمال قطعة غير مسكونة من افراط البرد وتراكم الثلوج وهذا الربع المسكون مقسوم سبعة اقسام كل قسم يسمّى اقليمًا كانّه بساط مفروش من المشرق الى المغرب طولًا ومن الجنوب الى الشمال عرضًا وانّها مختلفة الطول والعرض فاطولها واعرضها الاقليم الاوّل فان طوله من المشرق الى المغرب نحو من ثلثة الاف فرسخ وعرضه من الجنوب الى الشمال نحو من ماية وخمسين فرسخًا واقصرها طولًا وعرضًا الاقليم السابع فان

---

[a] a.b تبد ‎ [b] e الحيوانات ‎ [c] b بغير ‎ [d] a.b قطعنى ‎ [e] a المكسوف b المكسوب ‎ [f] e am Rande المفازات

طوله من المشرق الى المغرب نحو من الف وخمسماية فرسخ وعرضه من الجنوب الى الشمال نحو من خمسين فرسخًا وامّا ساير الاقاليم فتختلف طولها وعرضها وهذه صورة [k]كرة الارض باقاليمها

وهذه القسمة ليست قسمة طبيعيّة لكنّها خطوط وهميّة وضعها الاوّلون الذين طافوا بالربع المسكون من الارض ليعلموا بها حدود الممالك والمسالك مثل افريدون النّبطى واسكندر الرومى واردشير الفارسى واذا جاوزوا الاقاليم السبعة فنعتم من سلوكها البحار الزاخرة والجبال الشامخة والاهوية المفرطة التغيّر فى الحرّ والبرد والظلمة فى ناحية الشمال تحت مدار بنات النعش فان البرد هناك مفرط جدًّا لانّ ستّة اشهر هناك شتاء وليل فيظلم الهواء ظلمة شديدة ويجمد الماء لشدّة البرد فلا حيوان هناك ولا نبات وفى مقابلتها من ناحية الجنوب تحت مدار سهيل يكون ستّة اشهر صيفًا نهارًا كلّه فيحمى الهواء

k) a.b كر

ويصير نارًا سمومًا يحرق كلّ شيء فلا نبات ولا حيوان هناك وامّا جانب المغرب فيمنع البحر المحيط السلوك فيه لتلاطم الامواج وامّا جانب المشرق فيمنع البحر والجبال الشامخة فاذا تامّلت وجدت الناس محصورين فى الاقاليم السبعة وليس لهم علم بحال بقية الارض فلنذكر ما وصل الينا بقعة بقعة فى اقليم اقليم مرتبة على حروف المعجم والله الموفق للسداد والهادى الى سواء الصراط ✿

الاقليم الاول

فجنوبيّه ما يلى بلاد الزنج والنوبة والحبشة وشماليّه الاقليم الثانى واوّله حيث يكون الظلّ نصف النهار اذا استوى الليل والنهار قدمًا واحدة ونصفًا وعشرًا وسدس عشر قدم وآخره حيث يكون ظلّ الاستواء فيه نصف النهار قدمين وثلثة اخماس قدم وقد ابيتدى[l] من اقصى المشرق من بلاد الصين ويمرّ على ما يلى الجنوب من الصين جزيرة سرنديب وعلى سواحل البحر فى جنوب الهند ويقطع البحر الى جزيرة العرب ويقطع بحر قلزم الى بلاد الحبشة ويقطع نيل مصر وارض اليمن الى بحر المغرب فوقع فى وسطه من ارض صنعاء وحضرموت ووقع طرفه الذى يلى الجنوب ارض عدن ووقع فى طرفه الذى يلى الشمال بتهامة قريبًا من مكّة ويكون اطول نهار هولاء اثنتى عشرة ساعة ونصف فى ابتدائه وفى وسطه ثلثة عشر ساعة وفى آخره ثلثة عشر ساعة وربع وطوله من المشرق الى المغرب تسعة الاف ميل [m]وسبعماية واثنان وسبعون ميلاً واحد واربعون دقيقة وعرضه اربعماية ميل واثنان واربعون ميلاً واثنان وعشرون دقيقة واربعون ثانية ومساحته مكسرًا اربعة الاف الف وثلثماية الف وعشرون الف ميل وثمانماية وسبعة وسبعون ميلاً واحدى وعشرون دقيقة ولنذكر بعض بلادها مرتبًا على حروف المعجم ✿

ارم ذات العماد بين صنعاء وحضرموت من بناء شدّاد بن عاد روى ان شداد بن عاد كان جبّارًا من الجبابرة لما سمع بالجنّة وما وعد الله فيها اولياءه من قصور الذهب والفضّة والمساكن لله تجرى من تحتها الانهار [n]والغرف لله فوقها غرف قال انى متّخذ فى الارض مدينة على صفة الجنّة فوكّل بذلك مماية رجل من وكلائه تحت يد كلّ وكيل الف من الاعوان وامرهم ان يطلبوا افضل فلاة من ارض اليمن ويختاروا اطيبها تربة ومكّنهم من الاموال ومثّل لهم كيفيّة بناءها وكتب الى عماله فى ساير البلدان ان يجمعوا جميع ما فى بلادهم من

---

l) a.b يهدى , d يبتد   m) وسبعماية fehlt in a.b.d   n) a.b عرف - - والعرف

الذهب والفضّة والجواهر فجمعوا منها صُبَراً مثل الجبال فامر باتّخاذ اللبن من الذهب والفضّة وبنا المدينة بها وامر ان يفضّض حيطانها بجواهر الدرّ والياقوت والزبرجد وجعل فيها [o]غرفاً فوقها غرف اساطينها من الزبرجد والجزع والياقوت ثم اجرى اليها نهراً ساقها اليها من اربعين فرسخاً تحت الارض فظهر فى المدينة فاجرى من ذلك النهر سواقى فى السكك والشوارع وامر بحافتى النهر والسواقى فطليت بالذهب الاحمر وجعل حصاه انواع الجواهر الاحمر والاصفر والاخضر ونصب على حافتى النهر والسواقى اشجاراً من الذهب وجعل ثمارها من الجواهر واليواقيت وجعل طول المدينة اثنى عشر فرسخاً وعرضها مثل ذلك وصيّر سورها عالياً مشرفاً وبنا فيها ثلثماية الف قصر مفضّضاً بواطنها وظواهرها باصناف الجواهر ثم بنا لنفسه على شاطى ذلك النهر قصراً منيفاً عالياً يشرف على تلك القصور كلّها وجعل بابها يشرع الى وادٍ رحيب ونصب عليه مصراعين من ذهب مفضّض بانواع اليواقيت وجعل ارتفاع البيوت والسور ثلاثماية ذراع وجعل تراب المدينة من المسك والزعفران وجعل خارج المدينة ماية الف منظرة ايضا من الذهب والفضّة لينزلها جنوده ومكث فى بنائها خمسماية عام فبعث الله تعالى اليه هوداً النبى عم فدعاه الى الله تعالى فتمادى فى الكفر والطغيان وكان اذ ذاك تمّ ملكه سبعماية سنة فانذره هود بعذاب الله تعالى وخوّفه بزوال ملكه فلم يرتدع عمّا كان عليه وعند ذلك وافاه الموكلون ببناء المدينة واخبروه بالفراغ منها فعزم على الخروج اليها فى جنوده وخرج فى ثلثماية الف رجل من اهل بيته وخلّف على ملكه مرثد بن شدّاد ابنه وكان مرثد فيما يقال مومناً بهود عم فلمّا انتهى شدّاد الى قرب المدينة بمرحلة جاءت صيحة من السماء فمات هو واصحابه وجميع من كان فى امر المدينة من القهارمة والصنّاع والفعلة وبقيت لا [p]انيس بها فاخفاها الله لم يدخلها بعد ذلك الّا رجل واحد فى ايّام معاوية يقال له عبد الله بن قِلابة فانه ذكر فى قصّة طويلة [q]ملخّصها انه خرج من صنعاء فى طلب ابل ضلّت فافضى به السير الى مدينة صفتها ما ذكرنا فاخذ منها شيئاً من المسك والكافور وشيئاً من [r]الياقوت وقصد الشام واخبر معاوية بالمدينة وعرض عليه ما اخذه من الجواهر وكانت قد تغيّرت بطول الزمان فاحضر معاوية كعب الاحبار وساله عن ذلك فقال هٰذا اِرَمُ ذَاتِ العِمَادِ الّتى ذكرها الله تعالى فى كتابه بناها شدّاد بن عاد لا سبيل الى دخولها ولا

o) a.b عرفا ـ عرف   p) a.b امين   q) c تلخيصها   r) c اليواقيت

يدخلهـا الّا رجل واحد [s]صفته كذا وكذا وكان تلك الصفة صفة عبد الله بن قلابة فقال له معاوية امّا انت يا عبد الله فاحسنت النصح ولكن لا سبيل لهـا وامر له بجايزة ، وحكى انهم عرفوا قبر شدّاد بن عاد بحضرموت [1]وذلك انهم وقعوا فى حفيرة وهى بيت فى جبل منقورة ماية ذراع فى اربعين ذراعًا وفى صدره سرير عظيم من ذهب عليه رجل عظيم الجسم وعند راسه لوح فيه مكتوب

اعتبر يا ايّها المغرور بالعمر المديد

انا شدّاد بن عاد صاحب القصر المشيد   واخو القوّة والباساء والملك الحسيد
دان اهل الارض طرًّا [2]لى من خوف [7]وعيدى   فاتى هود وكنّا فى ضلال [3]قبل هود
فدعانا لو قبلنـاه الى الامر الرشيـد   فعصينـاه وناديـنـا الاهل من محيد
فاتتنـا صيحة تهوى من الافق البعيد   فسوّينا مثل زرع وسط بيداء حصيد

والله الموفق للصواب

البابحة بلاد متّصلة باعلى [x]عيذاب فى غرب منه اهلها صنف من الحبش بها معادن الزمرذ يحمل منها الى ساير الدنيا ومعادنه فى جبال هناك وزمرذهـا احسن اصناف الزمرذ الاخضر السِلْقى الكثير المائية يُسقى المسموم منه يبرأ واذا نظر الافعى اليه سالت حَدَقَتُهـا

بكيل مخلاف باليمن قال عُمارة فى تاريخه بهذا المخلاف نوع من الشجر لاقوام معيّنين فى ارض لهم وهم يشحّون به ويحفظونه من غيرهم مثل شجر البلسان بارض مصر وليس ذلك الشجر الّا لهم ياخذون منه سمًّا يقتل به الملوك وذكر ان ملوك بنى نجاح ووزراءهم اكثرهم قتلوا بهذا السمّ

بلاد التبر هى بلاد السودان فى جنوب المغرب قال ابن الفقيه هذه البلاد حرّها شديد جدًّا اهلها بالنهار يكونون فى السراديب تحت الارض والذهب ينبت فى رمل هذه البلاد كما ينبت الجزر بارضنا واهلهـا يخرجون عند نزوع الشمس ويقطفون الذهب وطعامهم [y]الذُرَة واللوبيا ولباسهم جلود الحيوانات واكثر ملبوسهم جلد النمر والنمر عندهم كثير ومن سجلماسة الى هذه البلاد ثلاثة اشهر والتجار من سجلماسة يمشون اليها بتعب شديد وبضـايعهم الملح وخشب الصنوبر وخشب الارز وخرز الزجـاج والاسورة والخواتيم منه والحلق النحاسية وعبورهم على برارى معطشة فيها سمايم بماء فاسد لا يشبه الماء الّا فى

---

[s]) *a.b.d* وصفته   [1]) *a.b* وذاك   [2]) *a* الى   [7]) *a.d* وعيد   [3]) *a.b* بعد
[x]) *a.b* غداب, *c* عدن   [y]) *a* الدره, *b* الدرة, *d* الدرا

الميعان والسمايم تنشف المياه فى الاسقية فلا يبقى الماء معهم الّا اياماً قلايل فيحتالون بان يستصحبوا معهم جمالاً فارغة عن الاحمال ويعطشونها قبل ورودهم الماء الذى يدخلون منه فى تلك البرارى ثم اوردوها على الماء نهلاً وعللاً حتى تمتلى اجوافها ويشدّون افواهها كيلا تجترّ فتبقى الرطوبة فى اجوافها فاذا نشف ما فى اسقيتهم واحتاجوا الى الماء نحروا جملا جملا وترمّقوا بما فى بطونها واسرعوا بالسير حتى يردوا مياهاً آخر وحملوا منها فى اسقيتهم وهكذا ساروا بعناء شديد حتى قدموا الموضع الذى يحجز بينهم وبين اصحاب التبر فعند ذلك ضربوا طبولاً ليعلم القوم وصول القفل ᶻيقال انهم فى مكان واسراب من الحرّ وعراة كالبهايم لا يعرفون الستر وقيل يلبسون شيئًا من جلود الحيوان فاذا علم التجار انهم سمعوا صوت الطبل اخرجوا ما معهم من البضايع المذكورة فوضع كلّ تاجر بضاعته فى جهة منفردة عن الاخرى وذهبوا وعادوا مرحلة فياتى السودان بالتبر ووضعوا بجنب كل متاع شيئًا من التبر وانصرفوا ثم ياتى التجار بعدهم فياخذ كلّ واحد ما وجد بجنب بضاعته من التبر ويترك البضاعة وضربوا بالطبول وانصرفوا ولا يذكر احد من هولآء التجار انه راى احدًا منهم ۞

بلاد الحبشة هى ارض واسعة شمالها الخليج البربرى وجنوبها البرّ وشرقها الزنج وغربها البجة الحرُّ بها شديد جدًّا وسواد لونهم لشدّة الاحتراق واكثر اهلها نصارى يعاقبة والمسلمون بها قليل وهم من اكثر الناس عدداً واطولهم ارضاً لكن بلادهم قليلة واكثر ارضهم صحارى لعدم الماء وقلّة الامطار وطعامهم الحنطة والدخن وعندهم الموز والعنب والرمان ولباسهم الجلود والقطن، ومن الحيوانات العجيبة عندهم الفيل والزرافة ومركوبهم البقر يركبونها بالسرج واللجام مقام الخيل وعندهم من الفيلة الوحشية كثيرة وهم يصطادونها فامّا الزرافة فانها تتولّد عندهم من الناقة الحبشية والضبعان وبقر الوحش يقال له بالفارسية اشتركاويلنك راسها كراس الابل وقرنها كقرن البقر واسنانها كاسنانه وجلدها كجلد النمر وقوايمها كقوايم البعير واظلافها ᵃكاظلاف البقر وذنبها كذنب الظباء ورقبتها طويلة جدًّا ويداها طويلتان ورجلاها قصيرتان، وحكى طيماث الحكيم ان بجانب الجنوب قرب خطّ الاستوآء فى الصيف تجتمع حيوانات مختلفة الانواع على مصانع الماء من شدّة العطش والحرّ فتسافد نوع غير نوعه فتتولد حيوانات غريبة مثل الزرافة فانها من الناقة

ᶻ) *d* اليهم لانهم فى امكنة ᵃ) *a.b* كما للبقر

لحبشية والبقرة الوحشية والضبعان وذلك [a]ان الضبعان يسفد الناقة الحبشية فتاتى بولد عجيب من الضبعان والناقة فان كان ذلك الولد ذكراً ويسفد البقرة الوحشية اتت بالزرافة، ولهم ملك مطاع يقال له ابرهة بن الصبّاح ولمّا مات ذو يزن وهو آخر الاذواء ملوك اليمن استولى الحبشة على اليمن وكان عليها ابرهة من قبل النجاشى فلمّا دنى موسم الحجّ راى الناس يجهّزون للحجّ فسأل عن ذلك فقالوا هولآء يحجّون بيت الله بمكّة قال فما هو قالوا بيت من حجارة قل لابنينّ لكم بيتاً خيرًا منه فبنى بيتاً من الرخام الابيض والاحمر والاصفر والاسود وحلّاه بالذهب والفضّة ورصّعه بالجواهر وجعل ابوابه من صفايح من ذهب وجعل للبيت سدنة ودخنة بالمندلىّ وامر الناس بحجّه وسمّاه القُلّيْس وكتب الى النجاشى انى بنيت لك كنيسة ما لاحد من الملوك مثلها اريد اصرف اليه حجّ العرب فسمع بذلك رجل من بنى مالك بن كنانة انتهز الفرصة حتى وجدها خالية فقعد فيها ولطخها بالنجاسة فلمّا عرف ابرهة ذلك اغتاظ وآلى ان يمشى الى مكّة ويخرّب الكعبة غيظًا على العرب فجمع عساكره من الحبشة ومعه [c]اثنا عشر فيلًا فلمّا دنا من مكّة امر اصحابه [d]بالتأهب والغارة فاصابوا مايتى ابل لعبد المطّلب جدّ رسول الله صلعم وبعث ابرهة رسولاً الى مكّة يقول انى ما جيئت لقتالكم الّا ان تقاتلونى وانّما جيئت لخراب هذا البيت والانصراف عنكم فقال عبد المطّلب وهو رئيس مكّة اذ ذاك ما لنا قوّة قتالك وللبيت ربٌّ يحفظه هو بيت الله ومبنى خليله فذهب عبد المطّلب اليه فقيل له انه صاحب عير مكّة وسيّد قُرَيْش فادخله وكان عبد المطّلب رجلاً وسيماً جسيماً فلمّا رآه اكرمه فقال له الترجمان الملك يقول ما حاجتك فقال حاجتى مايتا بعير اصابها فقال ابرهة للترجمان قد كنت اعجبتنى حين رايتك وقد زهدت فيك لانّى جيئت لهدم بيت هو دينك ودين ابائك [e]جيئت ما تكلّمت فيه وتكلّمت فى الابل فقال عبد المطّلب انا ربُّ هذه البعير وللبيت ربٌّ سيمنعه فردّ اليه ابله فعاد عبد المطّلب واخبر القوم بالحال فهربوا وتفرّقوا فى شعاب الجبال خوفاً فاتى عبد المطّلب الكعبة واخذ بحلقة الباب وقال شعر

جرّوا جميع بلادهم والفيل كى يسبوا عيالك
عمدوا حماك بجهلهم كيدًا وما رقبوا [f]جلالك لاهمّ ان المرء يمنع رحله فامنع جلالك
لا يغلبنّ صليبهم ومحالهم عدوا محالك ان كنت تاركهم وكعبتنا فامر مابدالك

[1]) a.b لان [c]) c اثنا عشر الف [d]) a.b بالنهب [e]) a حيث [f]) c جلالك

وترك عبد المطّلب الحلقة وتوجّه مع قومه فى بعض الوجوه [g]فالحبش قاموا بفيلهم قاصدين مكّة فبعث الله من جانب البحر طيرًا ابابيل مثل الخطاف مع كلّ طاير ثلثة احجار حجران فى رجليه وحجر فى منقاره على شكل الحمص فلمّا غشين القوم ارسلنها عليهم فلم يصب احداً الّا هلك فذلك قوله تعالى وارسل عليهم طيرًا ابابيل ترميهم بحجارة من سجّيل فجعلهم كعصف ماكول، ومنها النجاشى الذى كان فى عهد رسول الله صلعم واسمه [h]أَصْحَمَة كان وليًّا من اولياء الله يبعث الى رسول الله الهدايا والنبى صلعم يقبلها وفى يوم مات اخبر جبرئيلُ عم رسولَ الله بذلك مع بعد المسافة وكان ذلك معجزة لرسول الله صلعم فى يوم موته صلّى عليه الصلوة مع اصحابه وهو ببلاد الحبشة ٭

بلاد الزنج مسيرة شهرين شمالها اليمن وجنوبها [i]الفيافى وشرقها النوبة وغربها الحبشة وجميع السودان من ولد كوش بن كنعان بن حام وبلاد الزنج شديد الحرّ جدًّا وحلكة سوادهم لاحتراقهم بالشمس وقيل ان نوحًا عم دعا على ابنه حام فاسودّ لونه وبلادهم قليلة المياه قليلة الاشجار سقوف بيوتهم من عظام الحوت، زعم الحكماء انهم شرار الناس ولهذا يقال لهم سباع الانس قال جالينوس الزنج خُصّصوا بامور عشرة سواد اللون وفلفلة الشعر وفطس [k]الانف وغلظ الشفة وتشقق اليد والكعب ونتن الرايحة وكثرة الطرب وقلّة العقل واكل بعضهم بعضاً فانهم فى حروبهم ياكلون لحم العدوّ ومن ظفر بعدوّ له اكله واكثرهم عراة لا لباس له ولا يُرى زنجىٌّ مغموماً الغمّ لا يدور حولهم والطرب يشملهم كلّهم، قال بعض الحكماء سبب ذلك اعتدال دم القلب وقال اخرون بل سببه طلوع كوكب سُهَيْل عليهم كلّ ليلة فانه يوجب [l]الفرح، وعجايب بلادهم كثيرة منها كثرة الذهب ومن دخل بلادهم يجبّ القتال وهواهم فى غاية اليبوسة لا يسلم احد من الجرب حتى يفارق تلك البلاد والزنوج اذا دخلوا بلادنا وانّقهم هذه البلاد استقامت امزجتهم وسمنوا ولهم ملك اسمه اوقليم يملك ساير بلاد الزنج فى ثلاثماية الف رجل ودوابهم البقر يحاربون عليها بالسرج واللجم تمشى مشى الدواب ولا خيل لهم ولا بغال ولا ابل وليس لهم شريعة يراجعونها بل رسوم رسمها ملوكهم وسياسات وفى بلادهم الزرافة والفيل كثيراً وحشية فى الصحارى يصطادونها الزنوج، ولهم عادات عجيبة منها ان ملوكهم اذا جاروا قتلوهم وحرموا عقبة الملك

---

g) c فالجيش اقاموا h) a.b اضمحه, d اصمحا i) a.b الغمانى k) a.b الاذن
l) c الفرج

ويقولون الملك اذا جار لا يصلح ان يكون نايب ملك السموات والارض ومنها اكل العدوّ اذا ظفر به وقيل ان عادة بعضهم ليس عادة الكلّ، ومنها اتّخاذ نبيذ من شربها طُمس عقله قيل انها ماخوذة من النارجيل يسقون منها من ارادوا الكيد به ومنها التحلّي بالحديد مع كثرة الذهب عندهم يتّخذون الحلىّ من الحديد كما يتّخذ غيرهم من الذهب والفضّة يزعمون ان الحديد ينفرّ الشيطان ويشجع لابسه ومنها قتالهم على البقر وانها تمشى كالخيل قال المسعودى رايت من هذا البقر وانها حمر العيون يُبرك كالابل بالحمل ويثور بحمله ومنها اصطيادهم الفيل وتجاراتهم على عظامها وذلك لان الفيل الوحشية ببلاد الزنج كثيرة والمستانسة ايضا كذلك والزنج لا يستعملونها فى الحرب ولا فى العمل بل ينتفعون بعظامها وجلودها ولحومها وذاك ان عندهم ورق يطرحونها فى الماء فاذا شرب الفيل من تلك الماء اسكره فلا يقدر على المشى فيخرجون اليه ويقتلونه وعظام الفيل وانيابها من ارض الزنج يجلبون واكثر انيانه خمسون منًّا الى ماية منّ وربّما يصل الى ثلاثماية منّ ✿

بلاد السودان هى بلاد كثيرة وارض واسعة ينتهى شمالها الى ارض البربر وجنوبها الى البرارى وشرقها الى الحبشة وغربها الى البحر المحيط ارضها محترقة لتاثير الشمس فيها والحرارة بها شديدة جدًّا لان الشمس لا تزال مسامتة لروسهم واهلها عراة لا يلبسون [a] من شدّة الحرّ منهم مسلمون ومنهم كفّار، ارضهم منبت الذهب وبها حيوانات عجيبة كالفيل والكركدن والزرافة وبها اشجار عظيمة لا توجد فى غيرها من البلاد، وحدّثنى الفقيه على الجخانى المغربىّ انه شاهد تلك البلاد ذكر ان اهلها اتّخذوا بيوتهم على الاشجار العظيمة من الارضة وان الارضة بها كثيرة جدًّا ولا يتركون سيئًا من الاثاث [b]والطعام على وجه الارض الّا وافسده الارضة فجميع قماشهم وطعامهم فى البيوت الّتى اتّخذها على اعالى الاشجار وذكر رحمه الله انه اوّل ما نزل بها نام فى طرف منها فما استيقظ الّا والارضة قرضت من ثيابه ما كان يلاقى وجه الارض ✿

بلاد النوبة ارض واسعة فى جنوبىّ مصر وشرقى النيل وغربيّه هى بلاد واسعة واهلها امة عظيمة نصارى بعامتهم ولهم ملك اسمه كابيل يزعمون انه من نسل حمير قال صلعم خير سبيكم النوبة وقال ايضا من لم يكن له اخ فليتّخذ اخًا نوبيًّا، ومن عاداتهم تعظيم الملك الذى اسمه كابيل وهو يوهم انه لا ياكل ويدخلون الطعام عليه سرًّا فان عرف ذلك احد من الرعيّة قتلوه لوقته

[a]) d شيئًا   [b]) a.b والعظام

ويشرب شرابا من الذُّرة مُقوّى بالعسل ولبسه الثياب الرفيعة من الصوف والخزّ والديباج وحكمه نافذ فى رعيته ويده مُطْلَقة يسترق من شاء ويتصرّف فى اموالهم وهم يعتقدون انه يحيى ويميت ويصحّ ويمرض، وجرى ذكر ملك النوبة فى مجلس المهدى امير المومنين فقال بعض الحاضرين ان له مع محمد ابن مروان قصّة عجيبة فامر المهدى باحضار محمد بن مروان وساله عمّا جرى بينه وبين ملك النوبة فقال لمّا التقينا ابا مسلم بمصر وانهزمنا وتَشَتَّتَتْ جمعُنا وقعتُ انا بارض النوبة فاحببت ان يمكننى ملكهم من المقام عنده زمانا فجاءنى زايرا وهو رجل طويل اسود اللون فخرجت اليه من قُبّتى وسالته ان يدخلها فابى ان يجلس الّا خارج القبّة على التراب فسالته عن ذلك فقال ان الله تعالى اعطانى الملك فحقّ علىَّ ان اقابله بالتواضع ثم قال لى ما بالك تشربون النبيذ وانها محرّمة فى ملّتكم قلت نحن ما نفعل ذلك وانّما يفعله بعض فساق اهل ملّتنا فقال كيف لبست الديباج ولبسه حرام فى ملّتكم قلت ان الملوك الذى كانوا قبلنا وهم الاكاسرة كانوا يلبسون الديباج فتشبّهنا بهم لئلّا تنقص هَيْبَتُنا فى غير الرعايا فقال كيف تستحلّون اخذ اموال الرعايا من غير استحقاق قلت هذا شىء لا نفعله نحن ولا نرضى به وانّما يفعله بعض عمّالنا السوء فاطرق وجعل يردّد مع نفسه يفعله بعض عمّالنا السوء ثم رفع راسه وقال ان الله تعالى فيكم نعمة ما بلغت غايتها اخرج من ارضى حتى لا يدركنى شُومك ثم قام ووكّل بى حتى [o]ارتحلت من ارضه والله الموفق ✿

تغارة بلدة فى جنوبى المغرب بقرب البحر المحيط حدّثنى الفقيه على الجاحانى انه دخلها فوجد سور المدينة من الملح وكذلك جميع حيطانها وكذلك السوارى والسقوف وكذلك الابواب فانها من صفايح [p]مليحة مغطاة بشىء من جلد الحيوان كيلا [q]ينتشعّب اطرافها وذكر ان جميع ما حول هذه المدينة من الاراضى سبخة معدن الملح والشبّ واذا مات بها شىء من الحيوان يلقى فى الصحراء فيصير ملحًا والملح بارض السودان عزيز جدًّا والتجار يجلبونه من تغارة الى ساير بلادهم يبتاع كلّ وقر بماية دينار، ومن العجب ان هذه المدينة ارضها سبخة جدًّا ومياه [r]ابارهم عذبة واهلها عبيد مسّوفة ومسوفة قبيلة عظيمة من البربر واهل تغارة فى طاعة امراة من اماء مسوفة شغلهم جمع الملح طول السنة ياتيهم القفل فى كلّ سنة مَرّةً يبيعون الملح وياخذون من ثمنه قدر نفقاتهم والباقى يودّونه الى ساداتهم من مسوفة وليس بهذه

o) c ارحلت, d رحلت · p) c ملحيّة q) c ينتشعث r) d ابارها

المدينة زرع ولا ضرع ومعاشهم على الملح كما ذكرنا ✿

تكرور مدينة فى بلاد السودان عظيمة مشهورة قال الفقيه على الجنحانى المغربى شاهدتها وهى مدينة عظيمة لا سور لها واهلها مسلمون وكفّار والملك فيها للمسلمين واهلها عراة رجالهم ونساؤهم الّا اشراف المسلمين فانهم يلبسون قميصًا طولها عشرون ذراعًا ويحمل ذيلهم معهم خدمهم للحشمة ونساء الكفّار يسترن قُبلهن [٥]بخرزات العقيق ينظمنها فى الخيوط ويعلقن عليهن ومن كانت نازلة الحال [٥]فخرزات من العظم، وذكر ايضا ان الزرافة بها كثيرة يجلبونها ويذبحونها مثل البقر والعسل والسمن والارز بها رخيص جدًّا وبها حيوان يسمّى لبطى يوخذ من جلده المجنّ يبتاع كلّ مجنّ بثلاثين دينارًا وخاصّيته ان الحديد لا يعمل فيه البتّة، وحكى انه لمّا كان بها اذ وَرَدَ قاصدٌ من بعض عمّال الملك يقول قد دَهَمَنا سواد عظيم لا نعرف ما هو فاستعدّ الملك للقتال وخرج بعساكره فاذا فيلة كثيرة جاوزت العدّ والحصر فجاءت حتى ترد الماء بقرب تكرور فقال الملك [٦]احشوها بالنبل فلم يك يعمل فيها شىءٌ من النبال وكانت تخفى خراطيمها تحت بطنها لئلا يصيبها النبل واذا اصاب شيئًا من بدنها امرّت عليها الخرطوم ورمتها فشربت الماء ورجعت والله الموفق ✿

جابرسا مدينة باقصى بلاد المشرق عن ابن عبّاس رضى الله عنه قال ان باقصى المشرق مدينة اسمها جابرس اهلها من ولد ثمود وباقصى المغرب مدينة اسمها جابلق اهلها من ولد عاد ففى كلّ واحد بقايا من الأُمّتين [١١]يقول اليهود ان اولاد موسى عليه السلام هربوا فى حرب بُخْت نَصَّر [٧]فسيّرهم الله تعالى وانزلهم بجابرس وهم سُكّان ذلك الموضع [٣]لا يصل اليهم احد ولا يحصى عددهم، وعن ابن عبّاس رضه ان النبىّ صلعم فى ليلة اسرى به قال لجبرايل عليه السلام انّى احبّ ان ارى القوم الذين قال الله تعالى فيهم ومن قوم موسى امّة يهدون بالحقّ وبه يعدلون فقال جبرايل عم بينك وبينهم مسيرة ستّ سنين [٨]ذاهبًا وستّ سنين [٧]راجعًا وبينك وبينهم نهر من رمل يجرى كجرى السهم لا يقف الّا يوم السبت لكن سل ربّك فدعا النبىّ صلعم وامّن جبرايل عم فأوحى الله الى جبرايل ان اجبه الى ما سال فركب البراق وخطات خطوات فاذا هو بين أَظْهُر القوم فسلّم عليهم فسالوه من انت فقال انا النبىّ الامىّ فقالوا نعم انت الذى بشّر بك موسى عم وان امّتك لولا

---

[٥]) a.b.c بحرزات [٦]) d احشروها [١١]) d يزعم [٧]) d فبددهم [٣]) d الذى [٨]) d ذهابا [٧]) d اياتا (für انبانا) لا يصل اليه

ذنوبها لصافحتها الملائكة قال رسول الله صلعم رايت قبورهم على باب دورهم فقلت لهم لم ذاك قالوا لنذكر الموت صباحاً ومساءً وان لم نفعل ذلك ما نذكر الّا وقتاً بعد وقت فقال صلعم ما لى ارى [z]بنيانكم مستوياً قالوا لئلّا يشرف بعضنا على بعض ولئلّا يسدّ بعضنا الهوآء عن بعض فقال صلعم ما لى لا ارى فيكم سلطاناً ولا قاضياً فقالوا [a]انصف بعضنا بعضاً واعطينا الحقّ من انفسنا فلم نحتج الى احد ينصف بيننا فقال صلعم ما لأسواقكم خالية فقالوا نزرع جميعاً ونحصد جميعاً فياخذ كلّ رجل منّا ما يكفيه ويدع الباقى لاخيه فقال صلعم ما لى ارى هولاء القوم يضحكون قالوا مات لهم ميت قال ولم يضحكون قالوا [b]سروراً بانه قُبض على التوحيد قال صلعم وما لهولاء يبكون قالوا وُلد لهم مولود وهم لا يدرون على اىّ دين يُقْبَض قال صلعم اذا ولد لكم مولود ذكر ما ذا تصنعون قالوا نصوم لله شهراً شكراً قال وان وُلدت لكم انثى قالوا نصوم لله شهرين شكراً لانّ موسى عم اخبرنا ان الصبر على الانثى اعظم اجراً من الصبر على الذكر قال صلعم افتزنون قالوا وهل يفعل ذلك احدٌ الّا حصبته السماء من فوقه وخسفت به الارض من تحته قال افتربون قالوا انما يربى من لا يومن رزق الله قال افتمرضون قالوا لا نذنب ولا نمرض وانما تمرض امّتك ليكون كفّارة لذنوبهم قال صلعم افلكم سباع وهوام قالوا نعم تمرّ بنا ونمرّ بهم فلا توذينا ، فعرض عليهم النبىّ صلعم شريعتَهُ فقالوا كيف لنا بالحجّ وبيننا وبينه مسافة بعيدة فدعا النبى صلعم قال بن عبّاس تنطوى لهم الارض حتى يحجّ من يحجّ منهم مع الناس ، قال فلمّا اصبح النبى صلعم اخبر من حضر من قومه وكان فيهم ابو بكر رضه قال ان قوم موسى بخَيْرٍ فعلم الله تعالى ما فى قلوبهم فانزل ومّن خلقنا امّة يهدون بالحقّ وبه يعدلون فصام ابو بكر شهراً واعتق عبداً اذ لم يفضل الله امة موسى على امة محمّد صلى الله عليه وسلم ✿

جاوة فى بلاد على ساحل بحر الصين ممّا يلى بلاد الهند وفى زماننا هذا لا يصل التجار من ارض الصين الّا الى هذه البلاد والوصول الى ما سواها من بلاد الصين متعذّر لبعد المسافة واختلاف الاديان والتجار يجلبون من هذه البلاد العود الجاوى والكافور والسنبل والقرنفل والبسباسة والغضاير الصينى منها يجلب الى ساير البلاد ✿

جزاير الخالدات ويقال لها ايضا جزاير السعادات وانها فى البحر

z) a.b منامكم, c منبانكم   a) c انتصف, d ينصف   b) c سروا

المحيط فى اقصى المغرب كان بها مقام جمع من الحكماء بنوا عليها ابتداء طول العمارات قال ابو الريحان الخوارزمى هى ستّ جزاير [c]واغلة فى البحر المحيط قريبات من مايتى فرسخ وانما سمّيت بجزاير السعادات لان [d]غياطها اصناف الفواكه والطيب من غير غرس وعمارة وارضها تحمل الزرع مكان العشب واصناف الرياحين العطرة بدل الشوك قالوا فى كل جزيرة صنم طوله ماية ذراع كالمنار ليهتدى بها وقيل انما عملوا ذلك ليعلم ان ليس بعد ذلك مذهب فلا يتوسّط البحر المحيط والله اعلم بذلك ۞

جزيرة الرامنى فى بحر الصين قال محمد بن زكرياء الرازى بها ناس عراة لا يفهم كلامهم لانه مثل [e]الصفير طول احدهم اربعة اشبار شعورهم زغب احمر [f]يتسلّقون على الاشجار وبها الكركدن وجواميس لا اذناب لها وبها من الجواهر والافاويه ما لا يحصى وبها شجر الكافور والخيزران والبقّم وعروق هذا البقّم دواء من سمّ الافاعى وحمله شبه الخرنوب وطعمه طعم العلقم، وقال ابن الفقيه بها ناس عراة رجال ونساء على ابدانهم شعور تغطى سواتهم وهم امّة لا يحصى عددها ماكولهم ثمار الاشجار واذا اجتاز بهم شىء من المراكب ياتونه بالسباحة مثل هبوب الريح وفى افواههم عنبر يبيعونه بالحديد ۞

جزيرة زانج انها جزيرة عظيمة فى حدود الصين ممّا يلى بلاد الهند بها اشياء عجيبة ومملكة بسيطة وملك مطاع يقال له المهراج قال محمد بن زكرياء للمهراج جباية يبلغ كلّ يوم مايتى منّ ذهبًا يتخذها لبنات ويرميها فى الماء والماء بيت ماله وقال ايضا من عجايب هذه الجزيرة شجر الكافور وانه عظيم جدًّا يظلّ ماية انسان واكثر يثقب اعلى الشجر يسيل منه ماء الكافور عدّة جرار ثم يثقب اسفل من ذلك وسط الشجرة فينساب منها قطع الكافور وهو صمغ تلك الشجرة غير انه فى داخلها فاذا اخذت ذلك منه يبست الشجرة، وحكى ماهان بن بحر السيرافى قال كنت فى بعض جزاير زانج فرايت بها وردًا كثيرًا احمر واصفر وازرق وغير ذلك فاخذت ملأة حمراء وجعلت فيها شيئًا من الورد الازرق فلمّا اردت حملها رايت نارًا فى الملاة واحترقت ما فيها من الورد ولم تحترق الملاة فسالت عنها فقالوا ان فى هذا الورد منافع كثيرة لكن لا يمكن اخراجها من هذه [g]الغيطة، وقال ابن الفقيه

---

c) c als Glosse داخلة   d) a.b غياضها, d بها   e) a.c الصغير   f) c يتصلقون
g) c الغيظة für الغيضة

بهذه الجزيرة قوم على صورة البشر الّا ان اخلاقهم بالسباع اشبه يتكلّم بكلام لا يفهم ويطفر من شجرة الى شجرة وبهـا صنف من السنـانير لهـا اجنحة كاجنحة الخفافيش من الاذن الى الذنب وبها وعول [h]كالبقر الجبلية الوانهـا حمر [i]منقطعة ببياض واذنابها كاذناب الظباء ولحومها حامضة وبهـا دابّة الزباد وهى شبيهة بالهرّ يجلب منها الزباد وبها فارة المسك، وبهـا جبل النصبـان وهو جبل فيه حيات عظام تبلع البقر والجاموس ومنهـا ما يبلع الفيل وبهـا قردة بيض كامثال الجواميس والكبـاش وبهـا صنف اخر بيض الصدر سود الظهر، وقال زكرياء بن محمد بن خاقان بجزيرة زانج ببغا بيض وصفر وحمر يتكلّم باىّ لغة يكون وبها طواويس رقط وخضر وبها طير يقال له الحوارى دون الفاختة ابيض البطن اسود الجناحَيْن احمر الرجلين اصفر المنقار وهو افصح من الببغـا والله الموفق للصواب۞

جزيرة سكسار جزيرة بعيدة عن العمران فى بحر الجنوب حكى يعقوب بن اسحـاق السّرّاج قال رايت رجلاً فى وجهه خموش فسـالته عن ذلك فقـال خرجنا فى مركب فالقتنا الريح الى جزيرة لم نقدر ان نبرح عنها فاتانا قـوم وجوههم وجوه الكلاب وساير بدنهم كبدن الناس فسبق الينا واحد ووقف الاخرون فساقنا الى منازلهم فاذا فيها جماجم الناس واسوقهم واذرعهم فادخلنـا بيتًا فاذا فيه انسان اصابه مثل ما اصابنا فجعلوا ياتوننا بالفواكه [k]والماكول فقال لنا الرجل انّما يطعمونكم لتسمنوا فمن سمن اكلوه قال فكنت اقصّر فى الاكل حتى لا اسمن فاكلوا الكلّ وتركونى وذاك الرجل لانى كنت نحيفاً والرجل كان عليلاً فقال لى الرجل قد حضر لهم عيد يخرجون اليه باجمعهم ويمكثون [l]ثلاثاً فان اردت النجاة فانج بنفسك وامّا انا فقد ذهبت رجلاى لا يمكننى الذهـاب واعلم انهم اسرع شىء طلبـا واشدّ اشتيـاقًا واعرف بالاثر الّا من دخل تحت شجرة كذا فانهم لا يطلبونه ولا يقدرون عليه قال فخرجت اسير ليلاً واكمن النهـار تحت الشجرة فلمّـا كان اليوم الثـالث رجعوا وكانوا يقصّون اثرى فدخلت تحت الشجرة فانقطعوا عنى ورجعوا فامنت، حكى الرجل المخموش وقد بينا انا اسير فى تلك الجزيرة اذ رفعت لى اشجار كثيرة فانتهيت اليهـا فاذا بها من كلّ الفواكه وتحتهـا رجال كاحسن ما يكون صورة فقعدت عندهم لا افهم كلامهم ولا يفهمون كلامى فبينا انا جالس معهم اذ وضع احدهم يده على عاتقى فاذا هو على رقبتى ولوى رجليه علىّ وانهضنى فجعلت اعالجه لاطرحـه

h) a.b كالسقر الجلبية i) a.b مقطعة k) c والماكل, d والمواكل l) d ثلاثة ايام

فخمشنى فى وجهى فجعلت ادور به على الاشجار وهو يقطف ثمرتها يأكل ويرمى الى اصحابه وهم يضحكون فبينا انا اسير به فى وسط الاشجار اذ اصاب عينيه عيدان الاشجار فعمى فعمدت الى شىء من العنب واتيت نقرة فى صخرة عصرته فيها ثم اشرت اليه ان اكرع فكرع منها فتحلّلت رجلاه فرميت به فاثر الخموش من ذلك فى وجهى ✿

جزيرة القصار حدّث يعقوب بن اسحاق السرّاج قال رايت رجلاً من اهل رومية قال خرجت فى مركب فانكسر وبقيت على لوح فالقتنى الريح الى بعض الجزاير فوصلت بها الى مدينة فيها اناس قاماتهم قدر ذراع واكثرهم عور فاجتمع علىّ جماعة وساقونى الى ملكهم فامر بحبسى فانتهوا بى الى شىء مثل قفص الطير ادخلونى فيه فقمت كسرته وصرت بينهم فآمنونى فكنت اعيش فيهم فاذا فى بعض الايام رايتهم يستعدّون للقتال فسالتهم عن ذلك فاومأوا الى عدوّ لهم ياتيهم فى هذا الوقت فلم نلبث ان طلعت عليهم عصابة من الغرانيق وكان عورهم من نقر الغرانيق اعينهم فاخذت عصاً وشددت على الغرانيق فطارت ومشت فاكرمونى بعد ذلك الى ان وجدت جذعين وشددتهما بلحاء الشجر وركبتهما فرمتنى الريح الى رومية، وقد حكى ارسطاطاليس فى كتاب الحيوان تصحيح ما ذكر وقال ان الغرانيق تنتقل من خراسان الى ما بعد مصر حيث يسيل ماء النيل وهناك [a]تقاتل رجالاً قاماتهم قدر ذراع ✿

جزيرة النساء فى بحر الصين فيها نساء لا رجل معهنّ اصلاً وانهن يلقحن من الريح ويلدن النساء مثلهن وقيل انهن يلقحن من ثمرة شجرة عندهن ياكلن منها فيلقحن ويلدن نساء، حكى بعض التجار ان الريح القته الى هذه الجزيرة قال فرايت نساء لا رجال معهن ورايت الذهب فى هذه الجزيرة مثل التراب ورايت من الذهب قضباناً كالخيزران فهممن بقتلى فحمتنى امراة منهن وحملتنى على لوح وسيّبتنى فى البحر فالقتنى الريح الى بلاد الصين فاخبرت صاحب الصين بحال الجزيرة وما فيها من الذهب فبعث من ياتيه بخبرها فذهبوا ثلاث سنين ما وقعوا بها فرجعوا ✿

جزيرة واق واق انها فى بحر الصين وتتّصل بجزاير زانج والمسير اليها بالنجوم قالوا انها الف وستماية جزيرة وانّما سُمّيت بهذا الاسم لان بها شجرة لها ثمرة على صور النساء معلّقات من الشجرة بشعورها واذا ادركت يسمع

[a]) a تقابل

منها صوت واق واق واهل تلك البلاد يفهمون من هذا الصوت شيئًا يتطيّرون به، قال محمد بن زكرياء الرازى فى بلاد كثيرة الذهب حتى ان اهلها يتّخذون سلاسل كلابهم واطواق قرودهم من الذهب ويأتون بالقمصان المنسوجة من الذهب، وحكى موسى بن المبارك السيرافى انه دخل هذه البلاد وقد ملكتها امراة وانه رآها على سرير عريانةً وعلى راسها تاج وعندها اربعة الاف وصيفة عراة ابكارًا ❊

جوف وادٍ بارض عاد كان ذا ماء وشجر وعشب وخيرات كثيرة منها حِمَارُ بن مُوَيْلِع كان له بنون خرجوا يتصيّدون فاصابتهم صاعقة فاتوا عن آخرهم فكفر حمار كفرًا عظيمًا وقال لا اعبد ربًّا فعل بى هذا ودعا قومه الى الكفر فمن عصاه قتله وكان يقتل من مرّ به من الناس فاقبلت نار من اسفل الجوف فاحرقته ومن فيه وغاض ماؤه فضربت العربُ به المثل وقالوا اكفر من حمار وقالوا ايضا اخلا من جوف حمار وقال شاعرهم

وَلِشُومِ البَغْى والغَشْم قديمًا ما خلا جوفٌ ولم يَبْقَ حمارُ ❊

حرث ارض واسعة باليمن كثيرة الرياض والمياه طيّبة الهواء عذبة الماء منها ذو حُرَثَ الحِميرى واسمه مُثَوّب قال هشام بن محمد الكلبى كان ذو حرث من اهل بيت الملك يعجبه سياحة البلاد فاوغل فى بعض اوقاته بلاد اليمن فهجم على ارض فَيْحَاء كثيرة الرياض فامر اصحابه بالنزول وقال يا قوم ان لهذه الارض شأنًا لما راى من مياهها ورياضها ولم ير بها انيسًا فاوغل فيها حتى هجم على عين عظيمة نظيف بها غاب ويكتنفها ثلاثة آكام عظام فاذا على شريعتها بيت صنم من الصخر حوله من [1]مسوك الوحش وعظامها تلال فبينا هو كذلك اذ ابصر شخصًا كالفحل المقرم قد تجلّل بشعره وذلاذله تنوش على عطفه وبيده سيف كاللجّة الخضراء فنكصت منه الخيل واصرّت باذانها ونفضت بابوالها فقلنا من انت فاقبل يلاحظنا كالقرم الصَّوُل ووثب وثبة الفهد على ادنانا فضربه ضربة فقطّ عجز فرسه وثنّى بالفارس جزله جزلتين فقال القَيْل ليلحق فارسان برجالنا ليأتينا عشرون راميًا فلم يلبث ان اقبلت الرماة ففرّقهم على الاكام الثلاث وقال احشوه بالنبل وان طلع عليكم فدهدهوا عليه الصخر وليحمل عليه الخيل من ورائه فنزّقنا الخيل للحملة وانها تشمئزّ عنه فاقبل يدنو ويختل وكلّما خالطه سهم امرّ عليه ساعده وكسره فى لحمه فضرب فارسًا آخر [2]فقطع فخذَهُ بسرجه وما تحت السرج من

[1]) a.b مسول الحس [2]) a.b قطع

فرسه فصاح به القَيْلُ ويلك من انت فقال بصوت الرعد انا حُرَثُ لا اراع ولا الاع فمن انت قال انا مُثَوّب قال انك لهو قال نعم فقهقه وقال اليوم انقضت المدّة وبلغت نهايتُهـا العدّة لك كانت هذه السرارة ممنوعة ثم جلس والقى سيفه وجعل ينزع النبل من بدنه فقُلْنا للقيل قد استسلم قال كَلّا لكنه اعترف دعوة فانه ميّت فقال عَهْدٌ عليكم لتحفرنّنى فقال القيل آكد عَهْدٍ ثم كبا لوجهه فاقبلنا اليه فاذا هو ميت فاخذنا سيفه فلم يقدر احدٌ منّا يحمله على عنقه فامر مثوّب حفر له اخدود القى فيه واتّخذ مثوّب تلك الارض منزلاً وسمّاها حُرَث وسُمّى مثوّب ذو حرث ووجد على اكمة صخرة مكتوب عليها باسمك اللهم اله من سلف ومن غبر انك الملك الْلُبّار لخالق لجبّار ملكنا هذه المدّة وحمى لنا اقطارها واصبارها واسرابها وحيطانها وعيونها وصيرانها الى انتهاء عدّة وانقضاء مدّة ثم يظهر علينا غلام ذو الباع الرحب والمضاء العَضْب فيتّخذها معرًا اعصراً ثم يجوز كما بدا وكلّ محتوم آت وكلّ مترقب قريب ولا بُدّ من فقدان الموجود وخراب المعمور

حضرموت ناحية باليمن مشتملة على مدينتين يقال لاحداهما شِبَام وللاخرى تَرِيم وهى بقرب البحر فى شرقى عدن وانها بلاد قديمة حكى رجل من حضرموت قال وجدنا بها فخارًا فيه سنبلة حنطة وامتلأ الظرفُ [p]منها وزنّاها كانت منًّا وكلّ حبّة منها كبيضة دجاجة وكان فى ذلك الوقت شيخ له خمسماية سنة وله ولد له اربعماية سنة وولد ولد له ثلاثماية سنة فذهبنا الى ابن الابن قُلْنا انه اقرب الى الفهم والعقل فوجدناه مقيّداً لا يعرف الخير والشرّ فقلنا اذا كان هذا حال ولد الولد فكيف حال الاب والجدّ فذهبنا الى صاحب الاربعماية سنة فوجدناه اقرب الى الفهم من ولده فذهبنا الى صاحب الخمسماية سنة فوجدناه سليم العقل والفهم فسالناه عن حال ولد ولده فقال انه كانت له زوجة سيّئة الخلق لا توافقه فى شىء اصلاً فاثر فيه ضيق خلقها ودوام الغمّ [q]بمقاساتها وامّا ولدى فكانت له زوجة توافقه مرّة وتخالفه اخرى فلهذا هو اقرب فهمًا منه وامّا انا فلى زوجة موافقة فى جميع الامور مساعدة فلذلك سلم فهمى وعقلى فسالناه عن السنبلة فقال هذا زرع قوم من الامم الماضية كانت ملوكهم عادلة وعلماؤهم أُمَنَاء وأَغْنِياؤهم أَسْخياء وعوامّهم منصفة منها القاضى الحضرمى رحمه الله لمّا ولى القضاء اتى عليه سنتان لم يتقدّم اليه خُصْمان فاستعفى [r]الملك وقال انى آخذ معيشة القضاء ولا خصومة لاحد

p) a.b فيها q) d من مقاساتها r) a.b عن الملك , c من الملك

فالاجرة لا تحلّ لى فاستبقاه الملك وقال لعلّ لحاجة تحدث [a]الى ان [b]تقدمه خصيمان فقال احدهما اشتريت منه ارضاً فظهر فيها كنزٌ قُلْ له حتى يقبضها وقال الاخر انى بعت الارض بما فيها والكنز له فقال القاضى هل لكما من الاولاد قالا نعم فزوج بنت البايع من ابن المشترى وجعل الكنز لولديهما وصالحا على ذلك، وبها القَصْرُ المَشِيدُ الذى ذكره الله فى القرآن بناه رجل يقال له صدّ ابن عاد وذلك انه لمّا راى ما نزل بقوم عاد من الريح العقيم بنا قصراً لا يكون للريح عليه سلطان من شدّة احكامه وانتقل اليه هو واهلُهُ وكان له من القوّة ما كان ياخذ الشجرة بيده فيقلعها بعروقها من الارض وياكل من الطعام ماكول عشرين رجلاً من قومه وكان [c]مُولَعاً من النساء تزوّج باكثر من سبعماية عذراء وولد له من كلّ واحدة ذكر وانثى فلمّا كثر اولاده طغى وبغى وكان يقعد فى اعالى قصره مع نسائه لا يمرّ به احد الّا قتله كاينـاً من كان حتى كثر قتلاه فاهلكه الله تعالى مع قومه بصيحة من السماء وبقى القصر خراباً لا يجسر احد دخوله لانه ظهر فيه شجاع عظيم وكان يسمع من داخله انينٌ كانين المرضى وقد اخبر الله تعالى عنهم وامثالهم بقوله فكايّن من قرية اهلكناها وهى ظالمة فهى خاوية على عروشها وبئر معطّلة وقصر مشيد والبير المعطّلة كانت بعدن سنذكرها ان شاء الله تعالى، وبها قبر هود النبى عليه السلام قال كعب الاحبار كنت فى مسجد رسول الله صلعم فى خلافة عثمان رضه فاذا برجل قد رمقه الناس لطوله فقال ايكم ابن عمّ محمّد قالوا اىّ ابن عمّه قال ذاك الذى آمن به صغيراً فاوموا الى على بن ابى طالب رضه قال علىٌّ ممّن الرجل فقال من اليمن من بلاد حضرموت فقال على اتعرف موضع الاراك والسدرة لحمراء التى يقطر من اوراقها ماء فى حمرة الدم فقال الرجل كانك سالتنى عن قبر هود عم فقال علىٌّ عنه سالتك فحدّثنى فقال مضيت فى ايام شبابى فى عدّة من شبّان الحىّ نريد قبره فسرنا الى جبل شامخ فيه كهوف ومعنا رجل عارف بقبره حتى دخلنا كهفاً فاذا نحن بحجرين عظيمين قد اطبق احدهما على الاخر وبينهما فرجة يدخلها رجل نحيف وكنت انا انحفهم فدخلت بين الحجرين فسرت حتى وصلت الى فضاء فاذا انا بسرير عليه ميّت وعليه اكفان كانها الهواء فمسستُ بدنه فكان [d]علباً واذا هو كبير العينين مفرون الحاجبين واسع الجبهة اسيل الخدّ طويل اللحية واذا

a) d فتقدم اليه بعد ذلك. b) يقدمه. c) d مغرما بالنساء. d) c صلبا, d سليما

راسه حجر على شكل لوح عليه مكتوب لا اله الّا الله محمد رسول الله وقضى ربّك الّا تعبدوا الّا اياه وبالوالدين احسانًا انا هود بن الخلود بن عاد رسول الله الى بنى عاد بن عوص بن سام بن نوح جئتهم بالرسالة وبقيت فيهم مدّة عمرى فكذّبونى فاخذهم الله بالريح العقيم فلم يبق منهم احد وسيجىء بعدى صالح ابن كالوة فيكذّبه قومه فتاخذهم الصيحة قال له علىّ رضه صدقت هكذا قبر هود عم، وبها بئر بَرَهُوتَ وهى لله قال النبى صلعم ان فيها ارواح الكفّار والمنافقين وهى بير عاديّة قديمة عميقة فى فلاة وواد مظلم، وعن علىّ رضه قال ابغض البقاع الى الله تعالى وادى برهوت بحضرموت فيه بير ماؤها اسود منتن ياوى اليه ارواح الكفّار، وذكر الاصمعىّ عن رجل حضرمىّ انه قال انا نجد [w]من ناحية برهوت رايحة منتنة فظيعة جدًّا فياتينا الخبر ان عظيمًا من عظماء الكفّار مات، وحكى رجل انه بات ليلة بوادى برهوت قال فكنت اسمع طول الليل يا دومه يا دومه فذكرت ذلك لبعض اهل العلم فقال ان الملك الموكّل بارواح الكفّار اسمه دومه، وبها ماء الخنوثة قال ابن الفقيه بحضرموت [x]ماء بينها وبين النّوب من [y]شربها يصير مُخَنَّثًا ✿

[z]دلان ودموران قريتان بقرب ذمار من ارض اليمن قالوا ليس بارض اليمن احسن وجهًا من نساء هاتين القريتين وقالوا الفواجر بها كثيرة يقصدهما الناس من الاماكن البعيدة للفجور قالوا ان دلان ودموران كانا ملكين اخوين وكلّ واحد بنى قرية وسمّاها باسمه وكانا مشغوفين بالنساء ويتنافسان فى الحسن والجمال والناس يجلبون من الاطراف البعيدة ذوات الجمال لهما فمن هناك اتى اهل القريتين الجمال والّا فالجمال [a]بارض اليمن كالسمك على اليبس والله الموفق ✿

[b]دنقلة مدينة عظيمة ببلاد النوبة ممتدّة على ساحل النيل طولها مسيرة ثمانين ليلة وعرضها قليل وهى منزل ملكهم كابيل واهلها نصارى [c]يعاقبة ارضهم محترقة لغاية الحرارة عندهم ومع شدة احتراقها ينبت الشعير والحنطة والذرة ولهم نخل وكرم ومقل واراك وبلادهم [d]اشبه شىء باليمن وبيوتهم اخصاص كلّها وكذلك قصور [e]ملكهم واهلها عراة [f]مُؤتزرون بالجلود والنمر عندهم كثيرة يلبسون جلودها والزرافة ايضا وهى دابّة عجيبة منحنية الى خلفها لطول يديها وقصر رجليها وعندهم صنف من الابل صغيرة الخلق قصيرة القوايم ✿

---

w) *b* بناحية x) *d* عين ماء y) *d* شرب من مايها z) Camus p. 532 ذموران وذالان a) *d* باهل b) *a.b.c* دمقلة c) *c* بعامته d) *c* اشبه شىء, *d* شبيهة e) *a.b* ملوكهم f) *c* متّزرون, *d* متزرة

ذات الشعبين مخلاف باليمن وقال محمد بن السايب حكى لنا رجل من ذى الكلاع ان سيلاً اقبل [h]باليمن فخرق موضعاً فابدى عن ازج فاذا فيه سرير عليه ميّت عليه جباب وَشْى مذهبة وبين يديه محجن من ذهب فى راسه ياقوتة حمراء واذا لوح فيه مكتوب بسم الله ربّ حِمْيَر انا حسّان بن عمرو القيل حين لا قيل الّا الله متُّ زمان خرهيد وماهيد هلك فيه اثنا عشر الف قيل وكنت آخرهم قيلاً فاتيتُ ذات الشَّعْبَيْن ليجيرنى فاجفرنى قالوا لعلّ كان ذلك وقت الطاعون فمات من مات لفساد الهواء فاتى حسّان ذاتَ الشعبين ليكون الهواء فيه اصحّ بسبب هبوبها من الشعبين فيسلم من الطاعون وما سلم ✿

ذمار مدينة ببلاد اليمن حكى ابو الربيع سليمان [i]الزنجانى انه شاهد ذَمَارِ وراى على مرحلة منها اثار عمارة قديمة قد بقى منها ستّة اعمدة من رخام وفوق اربعة منها اربعة اعمدة ودونها مياه كثيرة جارية قال ذكر لى اهل تلك البلاد ان احداً لا يقدر على خوض تلك المياه الى تلك الاعمدة وما خاض احد الّا عدم واهل تلك البلاد متّفقون على انها عرش بلقيس ✿

سبا مدينة كانت بينها وبين صَنْعَاء ثلاثة ايام بناها سبا بن يشجب بن يعرب بن قحطان كانت مدينة حصينة كثيرة الاهل طيّبة الهواء عذبة الماء كثيرة الاشجار لذيذة الثمار كثيرة انواع الحيوان وهى التى ذكرها الله تعالى لقد كان لسباء فى مسكنهم آية جنّتان عن يمين وشمال كلوا من رزق ربّكم واشكروا له بلدة طيّبة وربٌّ غفور ما كان يوجد بها ذباب ولا بعوض ولا شىء من الهوام كالحيّة والعقرب ونحوها وقد اجتمعت فى ذلك الموضع مياه كثيرة من السيول فيمشى بين جبلين ويضيع فى الصحارى وبين الجبلين مقدار فرسخين فلمّا كان زمان بلقيس الملكة بنت بين الجبلين سدًّا بالصخر والقار [k]وترك الماء العظيم خارج السدّ وجعلت فى السدّ [l]مشاعب اعلى واوسط واسفل ليأخذوا من الماء كلّ ما احتاجوا اليه فجفّت داخل السدّ ودام سقيها فعمرها الناس وبنوا وغرسوا وزرعوا فصارت احسن بلاد الله تعالى واكثرها خيراً كما قال الله تعالى جنّتان عن يمين وشمال وكان اهلها اخوة وبنو عمّ بنو حمير وبنو كهلان فبعث الله تعالى اليهم ثلاثة عشر نبيًّا فكذّبوهم فسلّط الله تعالى الجرذ على سدّهم ، منها عمران بن عامر وكان سيادة اليمن لولد حمير ولولد كهلان وكان كبيرهم عمران بن عامر وكان جواداً عاقلاً وله ولاقربائه من الحدايق

g) *a.b* بدنها h) *c* من اليمن i) *a.d* الريحانى k) *b.d* ونزل, *b* corrigirt ونزلت l) *a.b* مشاعب, *d* شاعبا

ما لم يكن لاحد من ولد قحطان وكانت عندهم كاهنة اسمها طريفة قالت لعمران والظلمة والضياء والارض والسماء ليقبلنّ اليكم الماء كالبحر اذا طما فيدع ارضكم خلاء يسفى عليها الصبا فقالوا لها فجعتنا باموالنا فبيّنى مقالتك فقالت انطلقوا الى راس الوادى لترون الجرذ العادى يجرّ كلّ صخرة صيخاد بانياب حدّاد واظفار شداد فانطلق عمران فى نفر من قومه حتى اشرفوا على السدّ فاذا هم بجرذ احمر فيقلع الحجر الذى لا يستقلّه رجال ويدفعه بمخاليب رجليه الى ما يلى البحر ليفتح السدّ فلما راى عمران ذلك علم صدق قول الكاهنة فقال لاهله اكتموا هذا القول من بنى عمّكم بنى حمير لعلّنا نبيع حدايقنا منهم ونرحل عن هذه الارض ثم قال لابن اخيه حارثة اذا كان الغد واجتمع الناس اقول لك قولاً خالفنى واذا شتمتك رُدّها علىّ واذا ضربتك فاضربنى مثله فقال يا عمّ كيف ذلك فقال عمران لا تخالف فان مصلحتنا فى هذا فلمّا كان الغد واجتمع عند عمران اشراف قومه وعظماء حمير ووجوه رعيّته امر حارثة امراً فعصاه فضربه بمخصرة كانت بيده فوثب حارثة عليه واطمه فاظهر عمران الغضب وامر بقتل ابن اخيه فوقع فى حقّه السفاعات فلمّا امسك عن قتله حلف ان لا يقيم فى ارض امتهن بها وقال وجوه قومه ولا نقيم بعدك يوماً فعرضوا ضياعهم على البيع واشتراها بنو حمير باعلى الاثمان فارتحل عن ارض اليمن فجاء السيل بعد رحيلهم بمدة يسيرة وخربت البلاد كما قال تعالى فاعرضوا فارسلنا عليهم سيل العرم وبدّلناهم بجنّتيهم جنّتين ذواتى اكل خمط واثل وشىء من سدر قليل فتفرّقوا فى البلاد ويضرب بهم المثل فيقال تفرّقوا ايادى سبا وكانوا عشرة ابطن ستّة تيامنوا وهم كندة والاشعريون والازد ومذحج وانمار وحمير واربعة تشاموا وهم عاملة وجذام ولخم وغسّان وكانت هذه الواقعة بين مبعث عيسى ونبيّنا صلى الله عليهما وسلم ✿

سجلماسة مدينة فى جنوب المغرب فى طرف بلاد السودان فى مقطع جبل درن فى وسط رمل بها نهر كبير غرسوا عليه بساتين ونخيلاً مدّ البصر حدّثنى بعض الفقهاء من المغاربة وقد شاهدها ان مزارعها اثنا عشر فرسخاً من كلّ جانب لكن لا يُزرع فى كلّ سنة الّا خمسها ومن اراد الزيادة على ذلك منعوه وذلك لان الريع اذا [m]كثر لا يبقى له قيمة فلا يشترى من [n]الطُّنَّاء بشىء وبها اصناف العنب والتمر وامّا تمرها فستّة عشر صنفاً ما بين عجوة

m) b اكثر n) a.b الشاء

ودقل، ولنسائها يد صُنّاع فى غزل الصوف ويعمل منه كلّ عجيب حسن بديع من الأُزُر لها تفوق القصب ويبلغ ثمن الازار ثلاثين دينــاراً واربعين كارفع ما يكون من القصب ويتّخذن منه عقارات يبلغ ثمنها مثل ذلك مصبوغة بانواع الالوان واهل هذه المدينة من اغنى الناس واكثرهم مالاً لانها على طريق غانــة التى هى معدن الذهب ولاهلهــا جراة على دخول تلك البرية مع ما ذكــر من صعوبة الدخول فينا وهى فى بلاد التبر يعرف منها والله الموفق☆

سرنديب جزيرة فى بحر هركند باقصى بلاد الصين قال محمد بن زكرياء هى ثمانون فرسخاً فى ثمانين فرسخاً لهــا ثلاثة ملوك كلّ واحد عاص على الاخر ومن عاداتهم ان ياخذوا من الجانى سبعة دراهم على جنايته والمديون اذا تقاعد عن اداء الدين بعث الملك اليه من يخطّ حوله خطّا اى مَكــان وجده فلا يجسر ان يخرج من الخطّ حتى يقضى الدين او يحصّل رضاء الغريم فان خرج من الخطّ بغير اذن اخذ الملك منه ثلاثة اضعاف الدين ويسلّم ثلثه الى المستحقّ وياخذ الملك ثلثيه، واذا مات الملك يُجْعل فى صــنـدوق من °العود والصندل ويحرق بالنار وتوافقه زوجته حتى يحترقا معاً، وبهــا انواع العطر والافاويه والعود والنــارجيل ودابّة المسك وانواع اليواقيت ومعــدن الذهب والفضّة ومغاص اللؤلؤ، وعن رسول الله صلعم خير بقعة ضُربت اليهــا آباط الابل مكّة ومسجدى هذا والمسجد الاقصى وجزيرة سرنديب فيهــا نزل ابونا آدم عليه السلام، بهــا جبل أُهْبط عليه آدم عم وهــو ذاهــب فى السمــاء يراه البحريّون من مسافة ايام وفيه اثر قدم آدم عم وهى قدم واحدة مغموسة فى الحجر ويرى على هذا الجبل كلّ ليلة مثل البرق من غيــر سحــاب وغيم ولا بُدّ له كلّ يوم من مطر يغسل موضع قدم آدم عم، ويقال ان الياقوت الاحمر يوجد على هذه الجبال يحدّره السيل منها الى الحضيض وقطــاع المــاس ايضا والبلّور وقالوا اكثر اهل سرنديب مجوس وبها مسلمون ايضا ودوابّهــا فى غاية الحسن لا تشبه دوابّنا الّا بالنوع وبهــا كبش له عشرة قرون، منهــا الشيخ الظريف سديد الدين السرنديبى ورد قزوين واهل قزوين تبرّكوا به وكان قاضى قزوين يدخل مع الولاة فى الامور الديوانية والعوامّ يكرهون ذلك فربّما عملوا غوغاة ونهبوا دار القاضى وخرّبوها فلمّا سكن السرنديبى قزوين وتبرّك القوم به كلّما كرهوا من القاضى شيئًا ذهبوا الى السرنديبى وقالوا قُمْ ساعدنا على القــاضى فاذا خرج السرنديبى تبعه الوف فالقــاضى لقــى من

°) العاج ✪

السرنديبى التباريح، فطلبه ذات يوم فلمّا دخل عليه تحرّك له وانبسط معه وساله عن حاله ثمّ قال انى ارى فى هذه المدينة الامر بالمعروف والنهى عن المنكر متروكًا ولست ارى من لا ياخذه فى الله لومة لائم غيرك واخرج من داره قميصًا غُسل مرارًا وعمامة عتيقة واركبه على دابّة وغلمان الاحتساب فى خدمته وكلّ من سمع بهذا استحسن وصار السرنديبى محتسبًا، فاذا فى بعض الايام جاء شخصٌ الى السرنديبى وقال فى موضع كذا جماعة يشربون فقام باصحابه وذهب اليهم اراق [p]خمورهم وكسر ملاهيهم وكان القوم صبيانًا جُهّالاً قاموا اليه وضربوه وضربوا اصحابه ضربًا وجيعًا فجاء السرنديبى الى القاضى وعرّفه ذلك فالقاضى غضب وحولق وقال ابصروا من كانوا اوليك فقالوا ما نعرف منهم احدًا، ثمّ بعد ايام قالوا للسرنديبى فى بستان كذا جماعة يشربون فذهب اليهم باصحابه واراق خمورهم وكسر ملاهيهم فقاموا وقتلوا اصحاب السرنديبى وجرحوه فعاد السرنديبى الى بيته واخذ القميص والعمامة وذهب الى القاضى وقال اخلع هذا على غيرى فانّى لستُ اهلاً لذلك فقال القاضى لا تفعل يا سديد الدين ولا تمنع الثواب فقال له دع هذا الكلام انت غرضك انى أُقتل وأُجرح على يد غيرك وانى قد عرفت المقصود ولا [q]انخدع بعد ذلك ❁

سفالة آخر مدينة تعرف بارض الزنج بها معدن الذهب والحكاية عنها كما مرّ فى بلاد التبر من ان التجار يحملون اليها الامتعة ويضعونها فى ارض قريبة منهم ويرجعون ثمّ ان اهل سُفالَةَ وهم سودان ياتون ويتركون ثمن كلّ متاع بجنبه، والذهب السفالى معروف عند تجار الزنج، وبها الحواى وهو صنف من الطير يعيد ما سمع بصوت رفيع والفاظ صحيح اصحّ من الببغا ولا يبقى اكثر من سنة وبها ببغا بيض وحمر [r]وخضر، وقال محمد بن الجهم رايت قومًا ياكلون الذباب ويزعمون انه دافع للرمد ولا يرمدون شيئًا البتّة ❁

سلوق مدينة بارض اليمن قال ابن [s]الحايك كانت مدينة عظيمة ولها آثار عظيمة باقية يوجد بها قطاع الذهب والفضّة والحلىّ وكان بها صُنّاع الدروع المحكمة النسج قال الشاعر

نقل السّلوقىّ المضاعف نسجه ويوقدون بالصفاح نار الحُباحب،

وبها الكلاب الضّوارى وذاك لان الكلاب بها يسفدها الذياب فتاتى بالكلاب السلوقية وهى [t]اخبث الكلاب قال الشاعر

---

p) a.b خمرهم   q) c تخدع   r) d وصفر   s) b الحايل, d الحامل   t) b اخبث

منهم ضوارٍ من سَلُوق كانّها   حصن تجول تُجَرِّرُ الارسانا ۞

سمهر قرية بالحبشة بها صناع الرماح السَّمْهَرِية وهى احسن الرماح قاله الصولى وقال غيره ان هذه القرية فى جوف النيل ياتيها من ارض الهند على راس الماء كثير من القنا يجمعها اهل هذه القرية يستوقدون زُداله ويثقّفون جيّده ويبيعونه وهو بارض الحبشة معروف يحمل منها الى ساير البلاد والله الموفق ۞

سنداُبل قصبة بلاد الصين ودار المملكة يشقّها نهر احد شقّيه للملك والشقّ الاخر للعامّة قال مسعر بن مهلهل دخلتها وهى مدينة عظيمة قطرها مسيرة يوم ولها ستّون شارعًا كلّ شارع ينفذ الى دار الملك ولها سور ارتفاعه تسعون ذراعًا وعلى راس السور نهر عظيم يتفرّق ستّين جزوًا كلّ جزوٍ ينزل على باب من ابوابها تلقاه رَحًى يَصُبُّ اليها ثمّ الى غيرها حتى يصبّ فى الارض ثمّ يخرج نصفه تحت السور يسقى البساتين ويدخل نصفه المدينة ويدور فى الشوارع كلّها وكلّ شارع فيه نهران داخل يسقيهم وخارج يخرج بفضلاتهم، وفيها من الزروع والبقول والفواكه والخيرات وانواع الطيب كالقرنفل والدارصينى وبها انواع الجواهر كاليواقيت ونحوها والذهب الكثير واهلها حسّان الوجوه قصار القدود عظام الروس لباسهم الحرير وحليهم عظام الفيل والكركدن وابوابهم ابنوس وفيهم عبدة الاوثان والمانويّة والمجوس ويقولون بالتناسخ، ومنها خاقان ملك الصين الموصوف بالعدل والسياسة له سلسلة من ذهب احد طرفيها خارج القصر والطرف الاخر عند مجلس الملك ليحرّكها المظلوم فيعلم الملك ومن عادته ركوب الفيل كلّ جمعة والظهور للناس ومن كان مظلومًا يلبس ثوبًا احمر فاذا وقع عليه عين الملك يحضره ويساله عن ظلامته، ومن ولد فى رعيّته او مات يكتب فى ديوان الملك لئلّا يخفى عليه احد، وبها بيت عبادة عظيم فيه اصنام وتماثيل ولاهلها يد باسطة فى الصناعات الدقيقة يعبدون الاوثان ولا يذبحون الحيوان ومن فعل انكروا عليه، ولهم اداب حسنة للرعية مع الملك وللولد مع الوالد فان الولد لا يقعد فى حضور ابيه ولا يمشى الّا خلفه ولا ياكل معه، قال ابن الفقيه اهل الصين يقولون بالتناسخ ويعملون بالنجوم ولهم كُتُبٌ يشتغلون بها والزنا عندهم مباح ولهم غلمان وقفوهم للواطة كما ان الهند وقفوا الجوارى على البدّ للزنا وذلك عند سفلتهم لا عند اهل التمييز، والملك وكّل بالصُّنّاع ليرفع الى الملك جميع المعمول فما اراد من ذلك اشتراه لخزانته والّا يباع فى السوق وما فيه عَيْبٌ يمزّقه، وحكى انه ارتفع ثوب الى الملك فاستحسنه المشايخ كلّهم الّا واحد فسُئل عن عيبه فقال ان هذا

الثوب عليه صورة الطاوس وقد تحمل قنْو موز والطاوس لا يقدر على حمل قنو الموز فلو بعث الملك هذا الثوب هدية الى بعض الملوك يقولون اهل الصين ما يعرفون ان الطاوس لا يقدر على تحمل قنو الموز ✿

الشحر ناحية بين عدن وعُمان على ساحل البحر ينسب اليها العنبر الشِحْرِىّ لانه يوجد فى سواحلها وبها غياض كثيرة يوجد بها النسناس، حكى بعض العرب قال قدمت الشحر فنزلت عند بعض روسائها سالت عن النسناس فقال انّا لنصيده وناكله وهو دابّة كنصف بدن الانسان له يد واحدة ورجل واحدة وكذلك جميع الاعضاء فقلت انا احبّ ان اراه فقال لغلمانه صيدوا لنا شيئًا منه فلما كان من الغد جاءوا بشىء له وجه كوجه الانسان الّا انه نصف الوجه وله يد واحدة فى صدره وكذلك رجل واحدة فلمّا نظر الىّ قال انا بالله وبك فقلت لهم خلّوا عنه فقالوا لا تغترّ بكلامه فانه ماكولنا فلم ازل بهم حتى اطلقوه فمرّ مسرعاً كالريح فلمّا جاء الرجل الذى كنت عنده قال لغلمانه أمَا قلت لكم صيدوا لنا شيئًا فقالوا فعلنا لكن ضيفك خلّا عنه فضحك وقال خدعك والله ثم امرهم بالغدو الى الصيد فغدوا بالكلاب وكنت معهم فصرنا الى غيضة فى آخر الليل فاذا واحد يقول يا ابا مجمر ان الصبح قد اسفر والليل قد ادبر والقيض قد حضر فعليك بالوزر فقال الاخر كُلى ولا تراعى فارسلوا الكلاب عليهم فرايت ابا مجمر وقد اعتوره كلبان وهو يقول

شعر

الويل لى مّما به دهانى	دهرى من الهموم والاحزان
قفا قليلًا ايها الكلبان	واسمعا قولى وصدّقانى
انّكما حين تحاربانى	الفيتمانى خَضلًا عنانى
لو بى شبابى ما ملكتمانى	حتى تموتا او تركتمانى

فالتقياه واخذاه فلمّا حضر الرجل على عادته اتوا بابى مجمر مشوياً وذكر خبر النسناس فى وبار ابسط من هذا ✿

شعب جبل باليمن فيه بلاد وقرى يقال لاهلها الشِعْبِيّون قتل بها الشَّنْفَرى فقال تابّط شرّا وهو خال الشنفرى

ان بالشعب من دون سلع لقتيلا دمه ما يطل،

منها ابو عمرو عامر بن شراحيل الشعبى كان عالمًا ورعاً فريد دهره ولّى القضاء من قبل عبد الملك بن مروان بعثه الى الروم رسولاً فادخلوه على الملك من باب لصّ حتى ينحنى للدخول فيقولون خدّم للملك فعرف الشعبى ذلك فدخله

من خلفه فلمّا رأى صاحب الروم كمال عقله وحسن جوابه وخطابه قال له امن بيت الخلافة انت قال لا انا رجل من العرب فكتب الى عبد الملك عجبت من قوم عندهم مثل هذا الرجل [1]وولّوا غيره امرهم فقال عبد الملك للشعبى حسدنى عليك اراد ان اقتلك فقال الشعبى انما [2]كهر امير المومنين لانه لم يرك فقال لله دَرّك ما عدا ما فى نفسى، وحكى ان الشعبى جلس يومًا للقضاء فاحتكم اليه زوجان وكانت المراة من اجمل النساء فاظهرت المراة حجّتها فقال للزوج هل لك ما تدفع هذه فانشا يقول

فتن الشعبى لمّا رفع الطرف اليها   فتنته بدلال وتخطى حاجبَيْها
قال للجوار قرّبها وقرّب شاهدَيْها   فقضى جورا على الخصم ولم يقض عليها

قال الشعبى دخلت على عبد الملك بن مروان فلمّا نظر الىّ تبسّم وقال

،فتن الشعبى لما رفع الطرف اليها،

ثم قال ما فعلت بقايل هذا قلت اوجعت ظهره ضرباً يا امير المومنين لما هتك حرمتى فقال احسنت والله واجملت، وحكى ان الشعبى دخل على قوم وهم يذكرونه [3]بالسوء فقال هنيئًا مريئًا غير داء مخامر لعزّة من اعراضنا ما استحلت وسبّهُ رجل فقال يا هذا ان كنتَ صادقاً غفر الله لى وان كنتَ كاذباً غفر الله لك، توفى سنة اربع ومائة عن اثنتين وثمانين سنة ✿

شمخ قرية بارض اليمن من عجايبها ان بها شقًّا ينفذ الى الجانب الاخر فمن لم يكن ولد رشدة لا يقدر على النفوذ فيه، حكى رجل من مُراد قال ولّيت صدقات فبينا انا اقسمها اذ قال لى رجل الا أُريك عجبا قلت نعم فادخلنى شعب جبل فاذا انا بسهم من سهام عاد كاكبر ما يكون من رماحنا مفوّقاً تشبّث بذروة الجبل وعليه مكتوب

الا هل الى ابيات شمخ بذى اللوى   لوى الرمل من قبل الممات معاد
بلاد بها كُنّا وكُنّا نحبّها   اذا الناس ناس والبلاد بلاد

ثم اخذ بيدى الى الساحل فاذا بحجر يعلوه الماء طوراً ويظهر اخرى وعليه مكتوب يا ابن آدم يا عبد ربّه اتّق الله ولا تعجل فى رزقك فانك لو تسبق رزقك ولن تُرزق ما ليس لك ومن لم تصدّق فلينطح هذا الحجر حتى ينفجر ✿

شبيلا بلدة من اواخر بلاد الصين فى غاية الطيب لا يُرى بها ذو عاهة من صحّة هواءها وعذوبة ماءها وطيب تربتها اهلها احسن الناس صورة واقلّها

[1]) ولوا *b.c* [2]) كبر *a.b.c* [3]) بسوء *c*, باشرّ *d*

امراضًا وذكر ان الماء اذا رُشّ فى بيوتها تفوح منه رايحة العنبر وهى قليلة الآفات والعلل قليلة الذباب والهوام اذا اعتلّ الناس فى غيرها ×نقل اليها زال علله، قال محمد بن زكرياء الرازى من دخلها استوطنها ولا يخرج عنها لطيبها ووفور خيراتها وكثرة ذهبها والله الموفق ✿

صنعاء قصبة بلاد اليمن احسن مُدنها بناء واصحّها هواء واعذبها ماء واطيبها تربة واقلّها امراضًا ذكر ان الماء اذا رُشّ فى بيوتها تفوح منه رايحة العنبر وهى قليلة الآفات والعلل قليلة الذباب والهوام اذا اعتلّ الانسان فى غيرها نقل اليها يبرأ واذا اعتلّت الابلُ أُرْعيت فى مروجها تصحّ واللحم يبقى بها اسبوعًا لا يفسد، بناها صَنْعَاء بن ازال بن عنير بن عابر بن شالخ شبّهت بدمشق فى كثرة بساتينها وتخرّق مياهها وصنوف فواكهها، قال محمد بن احمد ʸالهمذانى اهل صنعاء فى كلّ سنة يشتّون مرّتين ويصيّفون مرّتين فاذا نزلت الشمس ᶻنقطة الحمل صار الحرّ عندهم مفرطًا فاذا نزلت اول السرطان زالت عن سمت روسهم فيكون شتاء فاذا نزلت اول الميزان يعود الحر اليهم مرّة ثانية فيكون صيفًا واذا صارت الى الجدى شتّوا مرّة ثانية غير ان شتاءهم قريب من الصيف فى كيفية الهواء، قال عمران بن ابى الحسن ليس بارض اليمن بلد اكبر من صنعاء وهو بلد بخطّ الاستواء بها اعتدال الهواء لا يحتاج الانسان الى رحلة الشتاء والصيف ويتقارب ساعات نهارها، وكان من عجايب صنعاء غُمْدان الذى بناه التبابعة قالوا بانيه لِيشْرَخ بن يَحْصُب قال ابن الكلبى اتّخذه على اربعة اوجه وجه احمر ووجه ابيض ووجه اصفر ووجه اخضر وبنى فى داخله قصرًا على سبعة سقوف بين كلّ سقفين اربعون ذراعًا فكان ظلّه اذا طلعت الشمس يُرى على ماء بينهما ثلثة اميال وجعل فى اعلاه مجلسًا بناه بالرخام الملوّن وجعل سقفه رخامة واحدة وصيّر على كلّ ركن من اركانه تمثال اسد اذا هبّت الريح يسمع منها زئير الاسد واذا أُسْرِج المصابيح فيه ليلاً كان ساير القصر يلمع من ظاهره كما يلمع البرق وفيه قال ذو جدن الهمدانى

شعر

وغمدان الذى حدّثت عنه ... بناه مشيّدًا فى راس نيق
بمرمرة واعلاه رخام ... تحام لا يعيّب بالسعوق
مصابيح السليط يلحن فيه ... اذا امسى كتوماض البروق
فاضحى بعد ᵃجدّته رمادًا ... وغيّر حسنه لهب حريق

وقال أُمَيّة بن ابى الصلت يمدح سيف بن ذى يزن فى قصيدة آخرها

x) ثم نقل اليها زالت عنه d | y) الهمدانى c.d | z) اول نقطة d عندهم | a) جَدْيه b

فاشرب هنيئًا عليك التاج [b]مرتفقًا في راس غمدان دار منك محلالا
تلك المكارم لا قعبان من لبن شيبا بماء فصارا بعد ابوالا،

وذكر ان التبابعة اذا قعدوا على هذا القصر واشعلوا شموعهم يرى ذلك على مسيرة ايام، حكى ان عثمان بن عفّان رضه لمّا امر بهدم غمدان قالوا له ان الكهنة يقولون هادم غمدان مقتول فامر باعادته فقالوا له لو انفقت عليه خراج الارض [c]ما اعدته كما كان فتركه ولمّا خربه وجد على خشبة من اخشابها مكتوب اسلم غمدان هادمك مقتول فهدمه عثمان بن عفّان فقُتل، ووجد على حايط ايوان من مجالس تبع مكتوبًا شعر

صبرًا الدهر نال منك فهكذا مضت الدهور فرحٌ وحزنٌ بعده لا الحزن دام ولا السرور،

وبصنعاء جبل الشبّ وهو جبل على راسه ماء يجرى من كلّ جانب وينعقد حجرًا قبل ان يصل الى الارض وهو الشبّ اليمانى الابيض الذى يحمل الى الافاق، ومن عجايب صنعاء ما ذكر انه كان بها قبّة عظيمة من جمجمة رجل وبها نوع البُرّ حبّتان منه في كمام ليس فى شىء من البلاد غيرها وبها الورس وهو نبت له خريطة كالسمسم [d]زرعوا سنة يبقى عشرين سنة، وحكى ان امير اليمن لمّا آل الى الحبشة بنا ابرهة بن الصبّاح بها كنيسة لم ير الناس احسن منها وسمّاها القُلّيس وزيّنها بالذهب والفضّة والجواهر وكتب الى النجاشى انى بنيت لك كنيسة ليس لاحد مثلها من الملوك واريد اصرف اليها حجّ العرب فسمع ذلك بعض بنى مالك بن كنانة فاتاها واحدث فيها فسال ابرهة عنه فقالوا انه من اهل البيت الذى يحجّ اليه العرب فغضب وآلى ليسيرنّ الى الكعبة ويهدمنّه ثم جاء بعسكره وفيلته فارسل الله تعالى عليهم طيرًا ابابيل ترميهم بحجارة من سجّيل فجعلهم كعصف ماكول، وبها الجنّة التى اقسم اصحابُها لنصرمنّها مصبحين وهى على اربعة فراسخ من صنعاء وكانت تلك الجنّة لرجل صالح ينفق ثمراتها على عياله ويتصدق على المساكين فلمّا مات الرجل عزم اصحابه على ان لا يعطون للمساكين شيئًا فانطلقوا وهم يتخافتون ان لا يدخلنّها اليوم [e]عليهم مسكين فلمّا راوها قالوا انّا لضالّون يعنى ما هذا طريق بستاننا فلمّا راوا الجنّة محترقة قالوا بل نحن محرومون ويسمّى ذاك الوادى الضّروان وهو واد معلون حجارته تشبه انياب الكلاب لا يقدر احد ان يطأها ولا ينبت شيئًا ولا يستطيع طاير ان يطير فوقه فاذا قاربه مال عنه قالوا كانت النار تتّقد فيها ثلثماية سنة ۞

---

b) *a.b* مرتفعًا c) *d* لما d) *d* زرع e) *a.b.c* عليكم

الصين بلاد واسعة فى المشرق ممتدّة من الاقليم الاول الى الثالث عرضها اكثر من طولها قالوا نحو ثلثماية مدينة فى مسافة شهرين وانها كثيرة المياه كثيرة الاشجار كثيرة الخيرات وافرة الثمرات من احسن بلاد الله وانزهها واهلها احسن الناس صورة واحذقهم بالصناعات الدقيقة [f]قصار القدود عظام الروس لباسهم الحرير وحليهم عظام الفيل والكركدن ودينهم عبادة الاوثان وفيهم مانويّة ومجوس ويقولون بالتناسخ ولهم بيوت العبادات، من عجايب الصين الهيكل المدوّر قال المسعودى هذا الهيكل باقصى بلاد الصين وله سبعة ابواب فى داخله قبّة عظيمة البنيان عالية السمك وفى اعلى القبّة شبه جوهرة كراس عجل يضىء منها جميع اقطار الهيكل وان جمعاً من الملوك حاولوا اخذ تلك الجوهرة فما تمكنوا من ذلك فمن دنا منها قدر عشرة اذرع خرّ ميّتاً وان حاول اخذها بشىء من الالات الطوال فاذا انتهت اليها هذا المقدار انعكست وكذلك ان رمى اليها شيئًا وان تعرّض احد لهدم الهيكل مات وفى هذا الهيكل بئر واسعة الراس من اكبّ عليها وقع فى قعرها وعلى راس البير شبه طوق مكتوب عليه هذه البير مخزن الكتب التى هى تاريخ الدنيا وعلوم السماء والارض وما كان فيها وما يكون وفيها خزاين الارض لكن لا يصل اليها الاّ من وازن علمه علمنا فمن قدر عليه علمه كعلمنا ومن عجز فليعلم انه دوننا فى العلم والارض التى عليها هذا الهيكل ارض حجرية عالية كجبل شامخ لا يرام قلعه ولا يتاتى نقبه واذا راى الناظر الى تلك الهيكل والقبّة والبير وحسن بنيتها مال قلبه اليها وتاسف على فساد شىء منها، ومن عجايب الصين ما ذكر صاحب تحفة الغرايب ان بها طاحونة يدور حجرها التحتانى والفوقانى ساكن [g]ويخرج من تحت الحجر دقيق لا نخالة فيه ونخالة لا دقيق [h]فيها كلّ واحد منهما منفرداً عن الاخر، وبها قرية عندها غدير فيه ماء فى كلّ سنة اجتمع اهل القرية ويلقون فرساً فى ذلك الغدير والناس يقفون على اطرافه كلّما اراد الفرس الخروج من الماء منعوه وما دام الفرس فى الماء ياتيهم المطر فاذا امطروا قدر كفايتهم وامتلا الغدير اخرجوا الفرس وذبحوه على قلّة جبل وتركوه حتى ياكله الطير فان لم يفعلوا ذلك فى شىء من السنين لم يمطروا، وبارض الصين الذهب الكثير والجواهر واليواقيت فى جبل من جبالها وبها من الخيرات الكثيرة من الحبوب والبقول والفواكه والسكر وفى جزايرها اشجار الطيب كالقرنفل والدارصينى ونحوها قالوا القرنفل [i]تاتى بها السيول من جبال

d للنعم   g) *d* لا يتحرك   h) *a.b.e* فيه   i) *b.d* ياتى

شامخة لا وصول اليها وبها من الهوام والحشرات والحيّات والعقارب شىء كثير ولا تظهر بالصيف لانها ملتفّة باشجارها تاكل من ثمارها واوراقها وتظهر فى الشتاء ولاهل الصين يد باسطة فى الصناعات الدقيقة ولا يستحسنون شيئًا من صناعات غيرهم واىّ شىء راوا اخذوا عليه عيبًا ويقولون اهل الدنيا ما عدانا عُمْىٌ الّا اهل [k]كابل فانهم عُور وبالغوا فى تدقيق صنعة النقوش حتى انهم يصوّرون الانسان الضاحك والباكى ويفصلون بين ضحك السرور والخجالة والشماتة واذا اراد ملكهم شيئًا من المتاع يعرضه على ارباب الخبرة ولا يتركه فى خزاينه الّا اذا [l]وافقوا على جودته، وحكى ان صانعًا اتّخذ ثوبًا ديباجًا عليه صورة السنابل وقعت عليها العصافير فعرضها الملك على ارباب الخبرة واستحسنوه الّا صانع واحد قال العصافير اذا وقعت على السنابل امالتها وهذا المصوّر عملها قايمة لا ميل فيها فصدّقه الحاضرون وتعجّبوا من دقّة نظره فى الصنعة، ومن خواصّ بلاد الصين انه قلّما يرى بها ذو عاهة كالاعمى والزمن ونحوهما وان الهرّة لا تلد بها، وقال محمد بن ابى عبد الله رايت فى غياض الصين انسانًا يصيح صياح القردة وله وبر كوبر القرد ويداه ينالان ساقيه اذا بسطهما قايمًا ويكون على الاشجار يثب من شجرة الى شجرة وبينهما عشرة اذرع، وقال ابن الفقيه بالصين دابّة المسك وهى دابّة تخرج من الماء فى كلّ سنة فى وقت معلوم فيصطاد منه شىء كثير وهو شديد الشبه بالظباء فيُذبح ويوخذ الدم من سرّتها وهو المسك ولا رايحة له هناك حتى يحمل الى غيرها من الاماكن، وبها الغضاير الصينى التى لها خواصّ وهى ابيض اللون شفّاف وغير شفّاف لا يصل الى بلادنا منها شىء والتى تباع فى بلادنا على انه صينى معمول بلاد الهند بمدينة يقال لها كولم والصينى اصلب منه واصبر على النار وخزف الصين ابيض قالوا يترشّح السمّ منه وخزف كولم ادكن، وطرايف الصين كثيرة الفرند الفايق والحديد المصنوع الذى يقال له طاليقون يشترى باضعافه فضّة ومناديل الغَمَر من جلد السمندل والطواويس العجيبة والبراذين [m]الغُرّة التى لا نظير لها فى البلاد ٭

ظُفار مدينة قرب صنعاء كان بها مسكن ملوك حمير وفيها قيل من دخل ظَفَارِ حمّر اى تكلّم بالحميرية وسببه انه دخل رجل من العرب على ملك من ملوك حمير وهو على موضع عالٍ فقال له الملك ثب فوثب الرجل من العلو انكسرت رجله ومعنى ثب بالحميرية اقعد فقال الملك ليس عندنا عربية من

k) a.b.c بابل   l) b واقفوا, c وقفوا   m) a.b.c الفرة

تدخل ظفار حمّر، ينسب اليها الجزع الظفارى الجيّد وحكى انه مكتوب على سور ظفار على حجر منها بقلم الاوايل يوم شُيّدت ظفار قيل لمن انت قالت لحمير الاخيار ثم سُئلت بعد ذلك فقالت للأَحْبُش الاشرار ثم سيلت بعد ذلك فقالت للفارس الاخيار ثم سيلت بعد ذلك فقالت لقريش التجار ثم سيلت بعد ذلك فقالت لحمير سنجار وقليلاً ما يلبث القوم فيها ثم [a]ياتوا البوار من اسود يلقيهم فى البحر ويشعل النار فى [b]اعلى الديار، وبها اللبان الذى لا يوجد فى الدنيا الّا فى جبالها وانه غلّة لسلطانها وانه من شجر ينبت فى تلك المواضع مسيرة ثلثة ايّام فى ملثها فياتيها اهل ظفار ويجرحون اشجارها بالسكين فيسيل منه اللبان فيجمعونه ويحملونه الى ظفار فياخذ السلطان قسطه ويعطيهم الباقى ❊

عمان كورة على ساحل بحر اليمن فى شرقى هَجَرَ تشتمل على مدن كثيرة سُمّيت بعمان بن بغان بن ابرهيم الخليل عم والبحر الذى يليه منسوب اليه يقال بحر عُمَانَ، روى ابن عمر عن النبى صلعم انه قال انى لاعلم ارضًا من ارض العرب يقال لها عمان على شاطى البحر الحجّة منها افضل او خير من حجّتين من غيرها، وعن الحسن البصرى هو المراد من قوله تعالى ياتين من كلّ فجّ عميق يعنى من عمان وعن النبى صلعم من تعذّر عليه الرزق فعليه بعمان وامّا حرّها فمّا يضرب به المثل، بها اجتماع الخوارج الاباضية فى زمننا هذا وليس بها من غير هذا المذهب الّا غريب وهم اتباع عبد الله بن اباض الذى ظهر فى زمن مروان بن محمد آخر بنى اميّة وقد قتل وكفى شرّه، وحكى ابن الاثير فى تاريخه انه فى سنة خمس وسبعين وثلثماية خرج بعمان طاير من البحر اكبر من فيل ووقف على تلّ هناك وصاح بصوت عالٍ ولسان فصيح قد قرب قد قرب قد قرب ثم غاص فى البحر فعل ذلك ثلثة ايّام ثم غاب ولم يُرَ بعد ذلك ❊

غانة مدينة كبيرة فى جنوب بلاد المغرب متّصلة ببلاد التبر يجتمع اليها التجار ومنها يدخلون بلاد التبر ولولاه لتعذّر عليهم ذلك وهى اكثر بلاد الله ذهباً لانها بقرب معدنها ومنها يحمل الى ساير البلاد وبها من النمور شىء كثير واكثر لباس اهلها جلد النمر، وحكى الفقيه ابو الربيع الملتانى ان فى طريق غانة من سجلماسة اليها اشجار عظيمة مجوّفة يجتمع فى تجاويفها مياه الامطار فيبقى كالحياض والمطر فى الشتاء بها كثير جدًّا فتبقى المياه فى

a) a.b ياتيهم   b) a.b اعالى البلاد

تجاويف تلك الاشجار الى زمان الصيف فالسابلة يشربونها فى مرورهم الى غانة ولو لا تلك المياه لتعذّر عليهم المرور اليها ويتّخذون اقتاب البُعْران من خشب الصنوبر فان مات البعير فقتب رحله يفى بثمنه ✿

غدامس مدينة بالمغرب فى جنوبيّه ضاربة فى بلاد السودان يجلب منها الجلود الغُدَامسيّةُ وهى من اجود الدباغ لا شىء فوقها فى الجودة كانها ثياب الخزّ فى النعومة، بها عين قديمة يفيض الماء منها ويقسمها اهل البلد قسمة معلومة فان اخذ احد زايداً غاض ماؤها واهل المدينة لا يمكّنون احداً ياخذ زايداً خوفاً من النقصان واهلها بربر مسلمون صالحون ✿

قاع برية بين عُمان وحضرموت من العجايب ان التاجر يمرّ بها الى عمان بسلعته ليبيعها فيسمع فى تلك البرية فلان بن فلان معه سلعة تساوى كذا ديناراً او درهماً فيدخل عمان لم يزد على ذلك شىء اصلاً والله الموفق ✿

قلعة الشرف قلعة حصينة باليمن قرب زبيد لا يمكن استخلاصها قَهْراً لانّها بين جبال لا يوصل اليها الّا فى مضيق لا يسع الّا رجلاً واحداً مسيرة يوم وبعض يوم ودونه غياض اوى اليه على بن المهدى الحميرى المستولى على زبيد سنة خمسين وخمسماية والله الموفق ✿

كاكدم مدينة باقصى المغرب جنوبىّ البحر متاخمة لبلاد السودان منها صُنّاع اسلحة، منها الرماح والدرق اللمطية من جلد حيوان يقال له اللمط لا يوجد الّا هناك وهو شبه الظباء ابيض اللون الّا انه اعظم خلقاً يدبغ جلده فى بلادهم باللبن وقِشْر بيض النعام سنة كاملة لا يعمل فيه الحديد اصلاً ان ضرب بالسيوف نَبَتْ عنه وان اصابه خدش او بَثْر يُبلّ بالماء ويمسح باليد يزول عنه يتّخذ منه الدرق والجواشن [p]يسوى ثلثين دينار، وحكى الفقيه على الجخانى انه مرّ بقرب كاكدم بتلّ عالٍ والناس يقولون من صعد هذا التلّ [q]اختطفه الجنّ وعنده مدينة النحاس الّتى اشتهر ذكرها وسياتى ذكرها فى موضعه ان شاء الله تعالى ✿

كله بلدة بارض الهند فى منتصف الطريق بين عمان والصين موقعها فى المعمورة فى وسط خطّ الاستواء اذا كان منتصف النهار لا يبقى لشىء من الاشخاص ظلّ البتّة، بها منابت الخيزران منها يحمل الى ساير البلاد ✿

كنام قال عبد الله بن عمرو بن العاصى هى ارض بين الصين والهند من عجايب الدنيا بها بطّة من نحاس على عمود من نحاس ايضا فاذا كان يوم

---

p) *a* قيمة كل واحد ثلثماية دينار q) *c* احتطفته

عاشوراء نشرت البطّة جناحيها ومدّت رقبتها فيفيض من الماء ما يكفيهم لزروعهم ومواشيهم الى القابل ✿

كوار ناحية من بلاد السودان جنوبيّ فزان بها عين الفرس قيل ان عُقْبَة بن [٢]عامر ذهب الى كَوَار غازيًا فنزل ببعض منازلها فاصابهم عطش حتى اشرفوا على الهلاك فقام عقبة وصلّى ركعتين ودعا الله تعالى فجعل فرس عقبة يبحث فى الارض حتى كشف عن [٣]صفاة فانفجر منها الماء وجعل الفرس يمصّه فراى عقبة ذلك فنادى فى الناس ان احتفروا فحفروا وشربوا فسُمّى ذلك الماء ماء الفرس وافتتح كوار وقبض على ملكها ومنّ عليه وفرض عليه مالاً ✿

لناجوية جزيرة عظيمة بارض الزنج بها سرير ملك الزنج واليها يقصد المراكب من جميع النواحى من عجايبها كروم بها تُطْعم فى كلّ سنة ثلث مرّات كلّما انتهى احدها اخرج الاخر ✿

مارب كورة بين حضرموت وصنعاء لم يبق بها العامر الّا ثلث قرى يسمّونها الدروب كلّ قرية منسوبة الى قبيلة من اليمن وهم يزرعونها على الماء الذى جاء من ناحية السدّ يسقون ارضهم سقية واحدة ويزرعون عليه ثلث مرّات فى كلّ عام [١]فيكون بين زرع الشعير وحصاده فى ذلك الموضع نحو شهرين وكان بها سيل العرم الذى جرى ذكره فى سباء ذكروا ان مياه جبالها تجتمع هناك وسيول كثيرة ولها مخرج واحد فالاوايل قد سدّوا ذلك المخرج بسدّ محكم وجعلوا لها مثاعب ياخذون منها قدر الحاجة فاجتمعت المياه بطول الزمان وصار بحرًا عظيما خارج السدّ وداخله عمارات وبساتين ومزارع فسلّط الله تعالى الجرذ على السدّ يحفره بانيابه ويقلعه بمخاليبه حتى سدّ الوادى الذى نحو البحر وفتح ممّا يلى السد فغرق البلاد حتى لم يبق الّا ما كان على روس الجبال وذهبت الحدايق والجنان والضياع والدور والقصور وجاء السيل بالرمل فطمّها وهى على ذلك الى اليوم كما اخبر الله تعالى فجعلهم الله احاديث ومزّقهم كلّ ممزّق والعرم المسنّاة بَنَتْها ملوك اليمن بالصخر والقار حاجزًا بين السيول والضياع ففجرته فارة ليكون اظهر فى الاعجوبة قال الاعشى

ففى ذلك للمؤتسى اسْوة ومارب بقّى عليه العَرِمْ
رخام بنته بها حمير اذا ما نأى ماؤهم لم يَرِمِ
فاروى الحروث واعنابَها على ساعة ماؤهم ان قُسِم
فكانوا بذلكم حقبة فسال بهم جارف منهدم ✿

---

[١]) a.b.d ويكون [٣]) d صخرة [٢]) d عياش

مذيخرة قلعة حصينة قرب عدن على قلّة جبل لا سبيل للفكر الى استخلاصها اذ لا مصير اليهـا الّا من طريق واحد وهو صعب جدًّا وفيهـا عين عظيمة على راس الجبل تسقى عدّة قرى٬ قال الاصطخرى اعلى هذا الجبل نحـو من عشرين فرسخًا فيها مزارع ومياه كثيرة ونباتها الوَرْس تغلّب عليهـا محمد ابن الفضل القرمطى الذى خرج من اليمن وقصّته مشهورة والله الموفق ۞

مِرباط مدينة بين حضرموت وعُمان وهى فرضة ظَفار لان ظفار مرساها غيـر جيّد بها اللبان يحمل منهـا الى ساير البلدان وهو غلّة للملك اهلهـا عرب موصوفون بقلّة الغيرة وذلك ان كلّ ليلة نسـاؤهم يخرجن الى خـارج المدينة ويسامرن الرجال الاجانب ويجالسنهم ويلاعبنهم الى نصف الليل فيجوز الرجل على زوجته واخته وامّه وهى تلاعب آخر وتحـادثه فيعرض عنهـا ويمشى الى زوجة غيره يحادثهـا٬ وقال صاحب معجم البلدان رايت بجزيرة قيس رجلًا عاقلًا اديبًا من مرباط فقلت له بلغنى منكم حديث انكرته فقـال لعلّك تقول عن السمر فقلت نعم اخبرنى اصحيح ام لا فقـال انه صحيح وبالله اقسم انه لقبيح ولكن على ذلك نشانا ولو استطعنا لازلناه ولكن لا سبيل الى ازالته ۞

مسور مخلاف باليمن بها قرى كثيرة ومزارع واودية كثيرة من خواصّهـا العجيبة ان البرّ والشعير والذرة يبقى بها مدّة طويلة لا يتغيّر وذكر انهم ادّخروا حنطة فَرَأَوْها بعد ثلثين سنة ولم يتغيّر منها شىء ۞

[11]**مقدشو** مدينة فى اول بلاد الزنج فى جنوبية اليمن على ساحل البحـر واهلهـا [٢]عرباء لا سلطـان لهم ويدبّر امرهم المتقدّمون على [٣]الاصطلاح وحكى التجار انهم يرون بهـا القطب الجنوبى [٤]مقـاربًا لوسط السمـاء وسُهَيْلًا ولا يرون القطب الشمالى البتّة وانهم يرون هناك شيئـا مقدار جرم القمر شبه قطعة غيم بيضاء لا يغيب ابدًا ولا يبرح مكـانه يحمل منهـا الصندل والابنوس والعنبر والعاج الى غيرها من البلاد ۞

مقرى قرية على مرحلة من صنعـاء بهـا معدن العقيق ونيله من اجود انواع العقيق حكى معالجوه انهم يجدون قطعة نحو عشرين منًّا فيكسر ويلقى فى الشمس عند شدّة الحرّ ثم يُساجر له التنور بابعـار الابل ويجعلونه فى شىء يَكِنُّه عن [٥]ملامسة النـار فسيل منه ماء يجرى فى مجـرى وضعـوه له ثم يستخرجونه لم يبق منه الّا الجوهر وما عداه صار رمادًا ۞

---

11) c مقدشوه   ٢) c غربا, d عرب   ٣) a.b امطلاح لهم   ٤) c مقارنا   ٥) a.b ملامته

مهرة ارض باليمن قال ابن الفقيه بها [z]شجر اذا كانت اشهر الحُرُم هطل منها الماء فيمتلى منه الحياض والمصانع واذا مرّت اشهر الحرم انقطع الماء، منها النجايب المَهْرِيّة وانها كريمة جدّا ذكر ان سليمان بن عبد الملك كتب الى عامله باليمن ليشترى له نجايب مهرية فطلبوا فلم يجدوا شيئًا فقدم رجل من بجيلة على جمل عظيم الهامة [a]فساوموه فقال لا ابيعه فقالوا لا نغصبك ولا ندعك لكن نحبسك ونكاتب امير المومنين حتى ياتينا [b]امره فقال هلّا خيراً من هذا قالوا وما هو قال معكم نجايب كرام وخيل سُبّق دعونى حتى اركب جملى واتبعونى فان لحقتمونى فهو لكم بغير ثمن ثم قال دعبوا فصاح فى اذنه ثم اثاره فوثب وثبة شديدة فتبعوه فلم يدركوه ٭

وبار قال الليث هو ارض بين اليمن وجبال يبرين من محالّ عاد فلمّا اهلكوا اورث الله ارضهم الجنّ فلا يتقاربها احد من الناس، قال اهل السير هى مسمّاة بوبار بن ارم بن سام بن نوح عم وهى ما بين الشحر الى صنعاء زهاء ثلثماية فرسخ فى مثلها، قال احمد بن محمد [c]الهمذانى وبار كانت اكثر الارضين خيراً واخصبها ضياعاً واكثرها شجراً ومياهًا وثمرًا [d]تكثرت بها القبايل وعظمت [e]اموالهم وكانوا ذوى اجسام فاشروا وبطروا لم يعرفوا حقّ نعم الله تعالى عليهم فبدّل الله تعالى خلقهم وصيّرهم نَسْناسًا لاحدهم نصف راس ونصف وجه وعين واحدة ويد واحدة ورجل واحدة فخرجوا يرعون فى تلك الغياض على شاطى البحر كما ترعى البهايم وهم فيما بين وبار وارض الشحر واطراف اليمن يفسدون الزرع فيصيدهم اهل تلك الديار بالكلاب ينفرّونهم عن زروعهم وحدايقهم، حكى ابن الكيس النمرى قال كنّا فى رفقة اضللنا الطريق فوقعنا فى غيضة على ساحل البحر لا يدرك طرفاه فاذا انا بشيخ طويل كالنخلة له نصف راس ونصف بدن وعين واحدة ويد واحدة ورجل واحدة فاسرع [g]مثل حُضْر الفرس العتيق وهو يقول

فررت من خوف الشرار فردًا　　اذ لم اجد من الفرار بدًّا
قد كنت ايام شبابى جلدًا　　فها انا اليوم ضعيف جدًّا،

زعم العرب ان سكّان ارض وبار جنّ ولا يدخلها انسى اصلاً فان دخلها غالطاً او عامدا حثوا فى وجهه التراب فان ابى [f]الّا الدخول [g]خبّلوه او قتلوه او ضلّ فيها ولا يعرف له خبر ولهذا قال الفرزدق

---

z) a.b شجرة　a) a.b فسادموه　b) b امراه　c) c الهمدانى　d) c وكثرت
e) a.b اموالهم　f) a.b الى　g) a.b حبلوه

وقد ضللتَ اباك تتلب دارمـًا   كضلال ملتمس طريق وبار
لا تهتدى به ابداً ولو بعثت به   بسبيل واردة ولا آثار،

منها الابل الحوشية تزعم العرب انها لله ضربها ابل الجنّ وهي ابل لم ير احسن منها قال الشاعر

كانى على حوشية او نعامة   لها نسب فى الطير او هى طاير،

حكى ان رجلًا من اهل اليمن يومًا راى فى ابله فحلًا كانه كوكب بياضـًا وحسناً فاقرّه فيها حتى ضرب ابله فلمّا [h]لقحها لم يره حتى كان العام المقبل وقد نتجت النوق اولاداً لم ير احسن منها وهكذا فى السنة الثانية والثالثة فلمّا [h]لقحها واراد الانصراف هدر فاتبعه ساير ولده فتبعها الرجل حتى وصل الى ارض وبار فراى هناك ارضًا عظيمة وبها من الابل الحوشية والبقر والحمير والظباء ما لا يحصى كثرةً وراى نخلًا كثيرًا حاملًا وغير حامل والتمر ملقى حول النخل قديمًا وحديثًا بعضه على بعض ولم ير احد من الناس فبينا هو كذلك اذ اتاه آت من الجنّ وقال له ما وقوفك هاهنا فقصّ عليه قصّته وما كان من الابل فقال له لو كنت فعلت ذلك على معرفة لقتلتك واياك والمعاودة فان ذاك لفحل من ابلنا عمد الى اولاده فجاء بها واعطاه جملًا وقال أنْجُ بنفسك وهذا الجمل لك، قالوا ان النجايب المهرية من نسل ذلك الجمل ❁

ورور حصن منيع فى جبال صنعاء من استولى عليه يختلّ دماغه يدّعى نبوة او خلافة او سلطنة ولمّا استولى عليها عبد الله بن حمزة الزيدى ادّعى الامامة واجابه خلق من اليمن زعم انه من ولد احمد بن الحسين بن القسم بن اسمعيل بن الحسن بن الحسين بن على بن ابى طالب ورواة الانساب يقولون ان احمد لم يعقب وكان ذا لسان وبلاغة وله تصانيف فى مذهب الزيدية وله اشعار منها

لا تحسبوا ان صنعاء جُلّ ما ربنى   ولا نمار اذا اشمت حُسّادى
واذكر اذا شيت تشجينى وتطربنى   كرّ الجياد على بواب بغداد ❁

اليمن بلاد واسعة من عُمان الى نجران يسمّى الخضراء لكثرة اشجارها وزروعها تزرع فى السنة اربع مرّات [i]ويحصد كلّ زرع فى ستّين يومًا وتحمل اشجارهم فى السنة مرّتين واهلها ارق الناس نفوسًا واعرفهم للحقّ سمّاهم الله تعالى الناس حيث قال ثم افيضوا من حيث افاض الناس وقال صلعم انى لاجد نفس الرحمن من [k]صوب اليمن اراد به نصرة الاوس والخزرج وقال ايضا الايمان يمان والحكمة

h) a.b لحقها   i) c ويحصل   k) c قبل

يمانية، قال الاصمعىّ اربعة اشياء قد ملات الدنيا ولا تكون الّا باليمن الورس والكندر [l]والخِطْرُ والعقيق وبهـــا الاحقاف وهى [m]الان تلال من الرمل بين عدن وحضرموت وكانت مساكن عاد اعمر بلاد الله واكثرها عمارة وزرعًا وشجرًا فلمّا سلّط الله تعالى عليهم الريح طمّها بالرمل وهى الى الان تحت تلك الاحـقـاف جعلها الله تعالى عبرة للناظرين وخبرة للغابرين كما قال تعالى اولم يسيروا فى الارض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلهم كانوا اكثر منهم واشدّ قوّة واثاروا الارض وعمروها اكثر ممّا عمروها، وبهـا قصران من قصور عاد ولمّـا بعث معاويةُ عبدَ الرحمن بن الحكم الى اليمن واليًا بلغه ان بساحل عدن قصران من قصور عاد وان فى بحرها كنزًا فطمع فيه وذهب فى مائة فارس الى ساحـل عدن الى اقرب القصرين فراى ما حولهما من الارض سباخًا بها آثار الآبار وراى قصرًا مبنيًّا بالصخر والكلس وعلى بعض ابوابه صخرة عظيمة بيضاء مكتوب عليها

غنينـــا زمانًا فى عُراصة ذا القصر . بعيش رخىّ غير ضنـك ولا نـزر
يفيض علينـا البحر بالمدّ زاخرًا   وانهـــارنا بالمـــاء [n]مترعـــة تجـــرى
خلال نخيل باسقـات نـواضـر   تانّق بالقسب المجزع والتـمـر
ونصطاد صيد البرّ بالخيل والقنا   وطورًا نصيد النون من لجج البحر
ونرفل فى الخزّ المـرقّـم تـارة   وفى القزّ احيـانًا وفى الحُلَل الخضـر
يلينا ملوك يبعدون عن الخـنـا   شديد على اهل الخيـانة والغـدر
يقيم لنا من دين هود شرايعـًا   ويؤمن بالايات والبعث والـنـشـر
اذ ما عدوّ حلّ ارضًا يريـدنـا   برزنا جميعـًا بالمثقّـفـة السـمـر
نحامى على [o]اولادنا ونسـائـنـا   على الشهب والكمت المعانيق والشقر
[p]نقارع من يبغى علينا ويعتدى   باسيـــافـنـــا حتى يولّون بالـدبـر،

ثم مضى الى القصر الاخر وبينهما اربع فراسخ فراى حوله آثار الجنان والبساتين قال فدنونا من القصر فاذا هو من حجارة وكلس غلب عليه ماء البحر ورايـنـا على بابه صخرة عظيمة عليها مكتوب

غنينا بهذا القصر دهرًا فلم يكن   لنا همّة الّا التلذّذ [q]وانـقـصـفُ
يروح علينـا كلّ يوم هُنَـيْـدَةٌ   من الابل يعشو فى معاطنها الطرفُ
واضعاف تلك الابل شاء كانّهـا   من الحسن آرام او البقر القـصُـفُ

---
l) a.b الحنطم, d الحنطة   m) c ثلث   n) a.b مبزعة   o) c اوتادنا   p) c نقارع
q) so c am Rande; im Texte haben alle والقطف

فعشنا بهذا القصر سبعة احقب ... باطيب عيش جلّ عن ذكره الوصف
فجاءت سنون مجدبات قواحل ... اذا ما مضى عام اتى آخر يَقْفُو
فظلنا كان لم تغن فى الخير لمحة ... فماتوا ولم يبق خُفٌّ ولا ظِلفُ
كذلك من لم يشكر الله لم تزل ... معالمه من بعد ساحته تَعْفُو ،

قال فعجبنا من ذلك ثم مضينا الى الساحل الذى ذكر ان فيه كنزًا فامرنا الغوّاصين فغاصوا واخرجوا جرارًا من صفر مطبقة بصفر فلم نشكّ انه مال حتى اجتمعت جرار كثيرة ففتحنا بعضها فخرج منها شيطان وقال يا ابن آدم الى متى تحبسنا فبينا نحن نتعجّب من ذلك اذ راينا سوادًا عظيمًا اقبل من جزيرة قريبة من الساحل ففزعنا فزعاً فاقتحم الماء واقبل نحونا فاذا هى قردة قد اجتمع منها ما لا يعلم عددها الّا الله وكانت تلك الجزيرة مأواها وامامها قرد عظيم فى عنقه لوح حديد معلّق بسلسلة فاقبل الينا ورفع اللوح نحونا فاخذنا اللوح من عنقه فاذا فيه كتابة بالسريانية وكان معنا من يحسن قراتها فقراها فاذا هى بسم الله العظيم الاعظم هذا كتاب من سليمان بن داود رسول الله لمن فى هذه الجزيرة من القردة انى قد امرتهم بحفظ هولاء الشياطين المحبّسين فى هذه الناحية فى هذه الجرار الصفر وجعلت لهنّ امانًا من جميع الجنّ والانس فمن ارادهنّ او عرض لهنّ فهو برى منّى وانا برى منه فى الدنيا والاخرة ، فاردنا ان نمضى باللوح الى معاوية لينظر اليه فلمّا ولّينا وقفت القردة كلّها امامنا [2]وحاصرتنا وضجّت ضجّة فرددنا اللوح اليها فاخذته واقتحمت الماء وعادت الى الجزيرة ۞

ومن عجايب اليمن ما ذكر ابن فجويه ان بارض عاد تمثالاً على هيئة فارس ومياه تلك الارض كلّها ملحة فاذا دخلت الاشهر الحرم يفيض من ذلك التمثال ماء كثير عذب لا يزال يجرى الى انقضاء الاشهر الحرم وقد تطفّحت حياضهم من ذلك الماء فيكفيهم الى تمام السنة قال الشاعر

وبارض عاد فارسٌ يسقيهم ... بالعين عذبا كالغرات السايح
فى الاشهر الحرم العظيمة [1]قدرها ... يغنون عن شرب الزعاق المالح
فاذا انقضى الشهر الحرام تَطَفَّحَتْ ... تلك الحياض بماء عين السافح

وبها جبل الشّبّ وعلى راس هذا الجبل ماء يجرى من كلّ جانب وينعقد حجرًا قبل ان يصل الى الارض والشبّ اليمانى الابيض من ذلك وبها جبل شِبَام قل محمد بن احمد بن اسحق [3]الهمذانى انه جبل عظيم بقرب صنعاء بينها

---

[1]) b يعن   [2]) a.b وحاضرتنا   [1]) a.b حقها   [3]) c الهمدانى

وبينه يوم واحد وهو صعب المرتقى ليس اليه الّا طريق واحد وذروته واسعة فيها ضياع كثيرة ومزارع وكروم ونخيل والطريق اليها فى دار الملك وللجبل باب واحد مفتاحه عند الملك فمن اراد النزول الى السهل استاذن الملك حتى ياذن بفتح الباب له وحول تلك الضياع والكروم جبال شاهقة لا تسلك ولا يعلم احد ما وراءها الّا الله ومياه هذا الجبل تنسكب الى سدّ هناك فاذا امتلأ السدّ ماء فتح ليجرى الى صنعاء ومخاليفها، وبها جبل كوكبان انه بقرب صنعاء عليه قصران مبنيّان بالجواهر يلمعان بالليل كالكوكبين ولا طريق اليهما قيل انهما من بناء الجنّ، وبها نهر اليمن قال صاحب تحفة الغرايب بارض اليمن نهر عند طلوع الشمس يجرى من المشرق الى المغرب وعند غروبها من المغرب الى المشرق، وبها العلس وهو نوع من الحنطة حبّتان منه فى كمام لا يوجد الّا باليمن وهو طعام اهل صنعاء، وبها الوَرْس وهو نبت لها خريطة كما للسمسم ذكروا انه يزرع سنة ويبقى عشرين سنة، وبها الموز وهى ثمرة شبيهة بالعنب الّا انه حُلْو دَسِم لا تحمل شجرتها الّا مرّة واحدة، وبها نوع من الكُمَّثْرى من اكل منها واحدة يطلق عشر مرّات وان اكل اثنتين يطلق عشرين مرّة وان اكل ثلثة يطلق ثلثين ويتّخذ منه عسل يلعق منه صاحب القولنج ينفع فى الحال، ويجلب منها سيوف ليس فى شىء من البلاد مثلها ويجلب منها البرود اليمانية وقرودها اخبث القرود واسرع قبولاً للتعليم، وبها الغدار وهو نوع من المتشيطنة يوجد باكناف اليمن يلحق الانسان ويقع عليه فاذا اصيب الانسان منه يقول اهل تلك النواحى امنكوح هو ام مذعور فان قالوا منكوح ايسوا منه وان كان مذعوراً سكن روعه وشجع ومن الناس من لم يكترث به لشجاعة نفسه، وحكى عن الشافعى انه قال دخلت بلدة من بلاد اليمن فرايت فيها انساناً من وسطه الى اسفله بدن امراة ومن وسطه الى فوقه بدنان متفرّقان باربع ايد وراسَيْن ووجهين وهما يتلاطمان مرّة ويصطلحان اخرى وياكلان ويشربان ثم غبت عنهما سنين ورجعت فسالت عنهما فقيل لى احسن الله عزاك فى احد الجسدين توفّى فربط من اسفله بحبل حتى ذبل ثم قطع والجسد الاخر تراه فى السوق ذاهباً وجايباً ۞

ومنها ابو عبد الرحمن طاوس بن كَيْسن اليمانى افتخار اليمن كان من اعلم الناس بالحلال والحرام له نسل بقزوين مشايخ وعلماء الى الان وهو جدّى من قبل الأُمّ ذكر يوسف بن اسباط ان طاوساً مرّ بنهر سلطانىّ فهمّت بغلته

ان تشرب منه فنعها وذكر بشر بن عبد الله ان طاوسًا مرّ بالسوق فراى روسًا مشويّة بارزة الاسنان فلم ينعس تلك الليلة وقال ان الله تعالى يقول تلفح وجوههم النار وهم فيها كالحون، وقال منعم بن ادريس صلّى طاوس اليمانى صلوة الفجر بوضوء العتمة اربعين سنة توفى سنة ستّ ومائة بمكّة قبل يوم التروية عن بضع وتسعين سنة وكان الناس يقولون رحم الله ابا عبد الرحمن حجّ اربعين حجّة وصلّى عليه هشام بن عبد الملك وهو خليفة حجّ تلك السنة ❁ ومنها أُوَيْس بن عامر القرنى روى ابو هريرة عن رسول الله صلعم ان لله تعالى من خلقه الاصفياء الاحفياء الشعثة شعورهم المغبرة وجوههم الخمصة بطونهم الذين اذا استأذنوا على الامراء لم يوذنوا وان خطبوا المنعّمات لم ينكحوا وان غابوا لم يفتقدوا وان طلعوا لم يفرح بطلعتهم وان مرضوا لم يعودوا وان ماتوا لم يشهدوا قالوا يا رسول الله كيف لنا برجل منهم قال ذاك اويس القرنى قالوا وما اويس القرنى قال اشهلُ ذو صهوبة بعيد ما بين الكتفين معتدل القامة ادم شديد الأُدمة ضارب بذقنه الى صدره رامٍ ببصره الى موضع سجوده واضع بيمينه على شماله يتلو القران يبكى على نفسه ذو طمرين لا يُوبَهُ له متّزر بازار صوف ورداء صوف مجهول فى اهل الارض معروف فى اهل السماء لو اقسم على الله لابرّ قسمه الا وان تحت منكبه الايسر لمعة بيضاء الا وانه اذا كان يوم القيمة قيل للعباد ادخلوا الجنّة وقيل لاويس قِفْ واشفع يشفّعه الله عزّ وجلّ فى مثل عدد ربيعة ومضر يا عمر ويا على اذا انتما لقيتماه فاطلبا اليه ان يستغفر لكما، فكانا يطلبانه عشرين سنة فلمّا كان سنة هلك فيها عمر قام على ابى قُبَيْس ونادى باعلى صوته يا اهل الحجيج من اليمن افيكم اويس فقام شيخ كبير وقال انا لا ندرى ما اويس لكن لى ابن اخ يقال له اويس هو اخمل ذكرًا واقلّ مالاً واهون امرًا من ان نرفعه اليك وانه ليرعى ابلنا حقير بين اظهرنا فقال له عمر ان ابن اخيك هذا [٢]عزمنا قال نعم قال فاين يصاب قال باراك عرفات، فركب عمر وعلى سراعًا الى عرفات فاذا هو قايم يصلّى الى شجرة والابل حوله ترعى فاقبلا اليه وقالا السلام عليك ورحمة الله وبركاته فردّ عليهما جواب السلام قالا له مَن الرجل قال راعى ابل واجير قوم قالا ما اسمك قال عبد الله قالا اسمك الذى سمّتك امّك به قال يا هذان ما تريدان الىّ قالا وصف لنا رسول الله صلعم أُوَيْسًا القرنى وقد عرفنا الصهوبة والشهولة اخبرنا ان تحت منكبك الايسر لمعة بيضاء اوضحها لنا فاوضح منكبه فاذا اللمعة [٣]فابتدءا يقبّلانه

---

[٢]) c اعزمنا [٣]) b فابتدرا

وقالا نشهد انك اويس القرني فاستغفر لنا يغفر الله لك فقال *ما اخصّ باستغفاري نفسي ولا احداً من ولد آدم ولكنه [y]من في البحر والبرّ من المومنين والمومنات والمسلمين والمسلمات يا هذان قد شهر الله لكما حالي وعرّفكما امري فمن انتما قال عليّ امّا هذا فعمر امير المومنين واما انا فعليّ بن ابي طالب فاستوى اويس وقال السلام عليك يا امير المومنين ورحمة الله وبركاته وعليك يا علي بن ابي طالب فجزاكما الله عن هذه الامة خيراً قالا وانت جزاك الله عن نفسك خيراً فقال له عمر مكانك يرحمك الله حتى ادخل مكّة وآتيك بنفقة من عطاءي وفضل كسوة من ثيابي هذا المكان ميعاد بيني وبينك فقال يا امير المومنين لا ميعاد بيني وبينك لا اراك بعد اليوم تعرفني ما اصنع بالنفقة وما اصنع بالكسوة اما ترى عليّ ازار ورداء من صوف متى تراني ابليهما اما ترى اني اخذت رعاءي اربعة دراهم متى تراني آكلها يا امير المومنين ان بين يدي ويديك عقبة كؤودة لا يجاوزها الّا ضامرٌ مخفٌّ مهزول فلمّا سمع عمر ذلك ضرب بدرّته الارض ثم قال باعلى صوته يا ليت عمر لم تلده امّه يا ليتها كانت عاقرة لم تعالج حملها قال يا امير المومنين خذ انت هاهنا حتى اخذ انا هاهنا فولّي عمر نحو ناحية مكّة وساق اويس ابله فاتى القوم بابلهم وخلّى الرعايةَ واقبل على العبادة، وحكى ان اويساً اذا خرج يرميه الصبيان بالحجارة وهو يقول ان كان لا بدّ فبالصغار حتى لا [z]تدموا [a]ساقيّ فتمنعوني من الصلوة وحدّث عبد الرحمن بن ابي لَيْلى انه نادى يوم صفّين رجل من اهل الشام افيكم اويس القرني قلنا نعم ما تريد منه قال اني سمعت رسول الله صلعم يقول اويس القرني خير التابعين باحسان وعطف دابته ودخل مع اصحاب عليّ فنادى مناد في القوم اويس فوجد في قتلى عليّ كرم الله وجهه ۞

ومنها ابو عبد الله وهب بن منبّه وكان الغالب عليه قصص الانبياء واخبار القرون الماضية والوعظ قال قرات في بعض الكتب ان مناديا ينادي من السماء الرابعة كلّ صباح ابناء الاربعين زرع قد دنا حصاده ابناء الخمسين ما ذا قدّمتم وما ذا اخّرتم ابناء الستّين لا عُذر لكم ليت الخلق لم يخلقوا واذا خُلقوا علموا لما ذا خلقوا قد اتتكم الساعة فخذوا حذركم، قال منعم بن ادريس

ان وهب بن منبّه صلّى اربعين سنة صلوة الفجر بوضوء العشاء

مات سنة اربع عشرة ومائة،

هذا اخر ما عرفناه من الاقليم الاوّل ۞

---

x) b من y) b بمن z) d ترموا a) a.b ثيابي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى خلق فسوّى والذى قدر فهدى والصلوة على سيّد المرسلين محمد خير الورى وعلى آله واصحابه مصابيح الدجى ومفاتيح الهدى ✿

الاقليم الثانى

هو حيث يكون ظلّ الاستوآء فى اوّله نصف النهار اذا استوى الليل والنهار قدمين وثلثة اخماس قدم وآخره حيث يكون ظلّ الاستوآء فيه نصف النهار ثلثة اقدام ونصف وعشر سدس قدم يبتدى من المشرق فيمرّ على بلاد الصين وبلاد الهند والسند ويمرّ بملتقى البحر الاخضر ويقطع جزيرة العرب فى ارض نجد وتهامة والبحرين ثم يقطع بحر القلزم ونيل مصر الى ارض المغرب ؞ ويكون اطول نهار هولاء فى اوّل الاقليم ثلث عشرة ساعة وربع وآخره ثلث عشرة ساعة ونصف وربع واوسطه ثلث عشرة ساعة ونصف وطوله من المشرق الى المغرب تسعة الف وثلثماية واثنا عشر ميلاً واثنان واربعون دقيقة وعرضه اربعماية ميل وميلان واحد وخمسون دقيقة ومساحتها مكسراً ثلثة الاف الف وستماية الف ميل وتسعون الف ميل وثلثماية واربعون ميلاً واربع وخمسون دقيقة واما المدن الواقعة فيها فسنذكرها مرتّبة على حروف المعجم ما انتهى خبرها الينا والله المستعان ✿

الابلق حصن سَموْءل بن عاديا اليهودى الذى يضرب به مثل الوفاء والحصن يسمّى الابلق الفرد لانه كان فى بنايه بياض وحمرة وهو بين الحجاز والشام على تلّ من تراب والان بقى على التل آثار الابنية القديمة بناه ابو السموءل عاديا اليهودى يقال اوفى من السموءل ؞ وكان من قصّته ان امرء القيس بن حجر الكندى لما قُتل ابوه مرّ الى قيصر يستنجده على قتلة ابيه وكان اجتيازه على الابلق الفرد فرآها قلعة حصينة ذاهبة نحو السماء وكان معه ادراع تركها عند السموءل وديعة وذهب ؞ فبلغ هذا الخبر الحرث بن ظالم الغسّانى فسار نحو الابلق لاخذ الدروع فامتنع السموءل من تسليمها اليها فظفر بابن السموءل وكان خارج الحصن يتصيّد فجاء به الى اسفل الحصن وقال ان دفعت الدروع الىّ والّا قتلت ابنك فقال السموءل لست اخفر ذمّتى فاصنع ما شئتَ فذبحه والسموءل ينظر اليه وانصرف الملك على ياس فضرب العرب

المثل فى الوفاء وقال السموءل

وفيت بادرع الكندى اننى   اذاما خان اقوام وفيت
بنى لى عاديا حصنا حصينا   وماء كلّما شيت استقيت
رفيعا تزلق العقبان عنه   اذا ما نابنى ضيم ابيت
واوصا عاديا قدما بان لا   تهدّم يا سموءل ما بنيت

اجا وسلمى جبلان بارض الحجاز وبها مسكن طىّء وفرام موضع نزه كثير المياه والشجر قيل أَجَاء اسم رجل وسَلْمى اسم امراة كانا يالفان عند امراة اسمها معروجا فعرف زوج سلمى بحالهما فهربا منه فذهب خلفهما وقتل سلمى على جبل سلمى واجاء على جبل اجاء ومعروجا على معروجا فسميت المواضع بهم وقال الكلبى كان على اجاء انف احمر كانه تمثال انسان يسمّونه [b]فلْسا كان طىّء يعبدونه الى عهد رسول الله صلعم فلمّا جاء الاسلام بعث رسول الله صلعم علىّ بن ابى طالب فى ماية وخمسين من الانصار فكسروا [c]فلسا وهدموا بيته واسروا بنت حاتم ، ينسب اليها ابو سليمان داود بن نصير الطاءى الزاهد العابد قيل انه سمع امراة عند قبر تقول

مقيم الى ان يبعث الله خلقه   لقاءك لا يُرجى وانت قريب
تزيد بلًى فى كلّ يوم وليلة   وتبقى كما تبلى وانت حبيب ،

كان ذلك سبب توبته وقيل انه ورث من ابيه اربعماية درهم انفقها ثلثين سنة وصام اربعين سنة [d]ما علم اهله انه صايم وكان خرّازا ياخذ اول النهار غداءه معه الى الدكان ويتصدّق بها فى الطريق ويرجع آخر النهار يتعشّى فى بيته ولا يعلم اهله انه كان صايما وكان له داية قالت يابا سليمان اما تشتهى الخبز قال يا داية بين اكل الخبز وشرب القنيت اقرا خمسين آية وقال حفص بن عمر الجُعفى ان داود الطاءى مرّ بآية يذكر فيها النار فكرّرها فى ليلة مرارا فاصبح مريضا فوجدوه مات وراسه على لبنة سنة خمس وستّين وماية فى خلافة المهدى ، وينسب اليها ابو تمام حبيب بن اوس الطاءى الشاعر المفلق فاق على كلّ من كان بعده بفصاحة اللفظ وجزالة المعنى قيل انه انشد قصيدته فى مدح المعتصم

ما فى وقوفك ساعة من باس   تقضى ذِمامَ الاربُع الدُّرّاس

فلما انتهى الى المديح قال

اقدام عمرو فى سماحة حاتم   فى حلم احنف فى ذكاء اياس

---

b) a.b فليس, c قُلَيس, d قبس   c) c قُلَيْسا, d قبسا   d) b فاعلم

قال بعض الحاضرين مه من هولاء حتى تشبّه الخليفة بهم فاطرق ابو تمام هُنَيَّةً ثم رفع راسه وقال

لا تنكروا ضربى له من دونه   مثلا شروداً فى الندى والباس
فالله قد ضرب الاقلّ لنوره   مثلا من المشكاة والنبراس

فتعجّب الخليفة والحاضرون من قدرته على الكلام فولّاه الموصل، وحكى البحترى انه دخل على بعض الوُلاة ومدحه بقصيدة قراها عليه قال فلمّا تمّمتها قال رجل من الحاضرين يا هذا اما تستحى تاتى بشعرى وتنشده بحضورى قلت تعنى ان هذه القصيدة لك قال خذها وجعل اعادها الى آخرها قال فبقيت لا ارى بعينى شيئًا واسودّ وجهى فقمت حتى اخرج فلمّا شاهد منّى تلك الحالة قام وعانقنى وقال الشعر لك وانت امير الشعرآء بعدى فسالت عنه قالوا هو ابو تمام الطاهى ۞

وينسب اليها حاتم الطاهى وكان جواداً شاعراً شجاعاً اذا قاتل غلب واذا غنم نهب واذا سُئل وهب وكان اقسم بالله ان لا يقتل واحد امّه وكان يقول لعبده يسار اذا اشتدّ كلب الشتاء

اوقِدْ فانّ الليل ليل قرّ   والريح يا واقد ريح صرّ
[e]عسى يرى نارك من يمرّ   ان جاءنا ضيف فانت حرّ

وقالوا لم يكن يمسك الّا فرسه وسلاحه، وحكى انه اجتاز فى سفره على عنْزَةَ فراى فيهم اسيراً فاستغاث بحاتم فاشتراه من العنزيّين وقام مقامه فى القدّ حتى ادّى فكاكه، ومن العجب ما ذكر ان قوماً نزلوا عند قبر حاتم وباتوا بها وفيهم رجل يقال له ابو الخيبرى يقول طول ليله يا [f]حَفْرُ اقرا ضيافك فقيل له مهلاً ما تكلّم من رمّة بالية فقال ان طيّئًا يزعم انه لم ينزل به احد الّا قراه فلمّا نام راى فى نومه كان حاتمًا جاء ونحر راحلته فلمّا اصبح جعل يصيح وا راحلتاه فقال اصحابه ما شانها قال عقرها حاتم بسيفه والله وانا انظر اليها حتى عقرها فقالوا لقد قراك فظلّوا ياكلونها واردفوه فاستقبلهم فى اليوم الثانى راكب قارن جملاً فاذا هو عدىّ بن حاتم فقال ايّكم ابو الخيبرى قالوا هذا فقال ان ابى جاءنى فى النوم وذكر شَتْمَك اياه وانه قد قرا براحلتك اصحابك وقل فى ذلك ابياتاً وهى هذه   شعر

ابا الخيبرى وانت امرؤ   حسود العشيرة شامُها
لما ذا عمدت الى رمّة   بدويّة [g]صخب هامُها

e) a.b.c على نمرى بارك   f) a.b جعو   g) a.b محب

تبغى اذاها واعسارها وحولك غوث وانعامها
وانا لنطعم اضيافنا من اللوم بالسيف نعتامها

وامرني ببعير لك فدونكه فاخذه وركبه وذهب مع اصحابه، وقال ابن دارة لما مدح عديًّا شعر

ابوك ابو سفّانة الخير لم يزل لدن شبّ حتى مات فى الخير راغباً
به تضرب الامثال فى الناس ميّتاً وكان له اذ كان حيًّا مصاحباً
قرا قبره الاضياف اذ نزلوا به ولم يقر قبرٌ قبله قط راكباً ۞

ارام مدينة بارض الهند فيها هيكل فيه صنم مصطاجم يسمع منه فى بعض الاوقات صفير فيرى قايمًا فاذا فعل ذلك كان دليلاً على الرخص والخصب فى تلك السنة وان لم يفعل يدلّ على الجدب والناس يمتارون من المواضع البعيدة ذكره صاحب تحفة الغرايب ۞

البحرين ناحية بين البصرة وعُمان على ساحل البحر بها مغاص الدرّ ودرُّه احسن الانواع وينتقل اليها قفل الصدف فى كلّ سنة من مجمع البحرين يحمل الصدف بالدرّ بمجمع البحرين ويانى الى البحرين ويستوى خلقه هاهنا واذا وصل قفل الصدف يهنى الناس بعضهم بعضاً وليس لاحد من الملوك مثل هذه الغلّة ومن سكن بالبحرين يعظم طحاله وينتفخ بطنه ولهذا قال الشاعر

ومن سكن البحرين يعظم طحاله ويعظم فيها بطنه وهو جايع،

وبها نوع من البُسْر من شرب من نبيذه وعليه ثوبٌ ابيض صبغه عرقُه حتى كانه ثوب احمر، ينسب اليها القرامطة ابو سعيد وابو طاهر خالفوا ملّة الاسلام وقتلوا الحجّاج ونهبوا سلب الكعبة وخروجهم سنة خمس وسبعين ومايتين فى عهد المعتمد بن المتوكّل وقلعوا الحجر الاسود واخذوه وبعث اليهم الخليفة العبّاس بن عمرو الغنوى فى عسكر كثيف فقتلوا الجميع واسروا العبّاس ثم اطلقوه وحده حتى يخبر الناس بما جرى عليهم والحجر الاسود بقى عندهم سنين حتى اشتراه المطيع بالله باربع وعشرين الف دينار وردّه الى مكانه، حكى ان بعض القرامطة قال لبعض علماء الاسلام عجبتُ من عقولكم بَذَلْتُمْ مالاً كثيرًا فى هذا الحجر فما يومنكم انّا ما امسكنا ورددنا اليكم غيره فقال العالم لنا فى ذلك علامة وهى انه يطفو على الماء ولا يرسب فالقمه الحجر ۞

بدر موضع بين مكّة والمدينة بها الواقعة المباركة التى كانت بين رسول الله صلعم والمشركين وحضر فيها الملايكة والجنّ والانس والمسلمون كلّهم وبها بيرٌ القى فيها قتلى المشركين فدنا منها رسول الله عم وقال يا عُتْبَة يا شَيْبَة على

وجدتم ما وعد ربكم حقًّا فقيل يا رسول الله هل يسمعون كلامنا فقال رسول الله صلعم والذى نفسى بيده لستم باسمع منهم الّا انهم لا يقدرون على ردّ الجواب ✿

تبت بلاد متاخمة للصين من احدى جهاته وللهند من اخرى مقدار مسافتها مسيرة شهر بها مدن وعمارات كثيرة ولها خواصّ عجيبة فى هوائها ومائها وارضها من سهلها وجبلها ولا تُحصى عجايب انهارها وثمارها وابارها وهى بلاد تقوى بها طبيعة الدم فلهذا الغالب على اهلها الفرح والسرور فلا يزال الانسان بها ضاحكًا فرحًا لا يعرض له الغمّ والحزن ولا يكاد يرى بها شيخ حزين او عجوز كئيبة بل الطرب فى الشيوخ والكهول والشبّان عام حتى يرى ذلك فى وجه بهايمهم ايضا وفى اهلها رقّة طبع وبشاشة وأريحية تبعث على كثرة استعمال الملاهى وانواع الرقص حتى ان احدهم لو مات لا يدخل اهله كثير حزن ، وبها معدن الكبريت الاحمر الذى فى الدنيا قليل من ظفر به فقد ظفر بمراده ، وبها جبل السمّ وهو جبل من مرّ به يضيق نفسه فامّا يموت او يثقل لسانه ، وبها ظباء المسك وانها فى صورة ظباء بلادنا الّا ان لها نابان كنابات الخنازير وسرّتها مسك ولكن مسك ظباء تُبَّت احسن انواع المسك لان ظباءها ترعى السنبل واهل تبت لا يتعرّضون للمسك حتى ترميه الغزال وذلك انه يجتمع الدم فى سرّتها مثل الخُراج فاذا تمّ ذلك الخراج تاخذ الغزال شبه الحكّة فاذا رأت حجرًا حادًّا تحكّ به سرّتها والدم ينفجر منها والغزال تجد بذلك لذّة فتحكّ حتى تنصب المادّة كلّها من السرّة ووقعت على ذلك الحجر واهل تبت يتبعون مراعيها فاذا وجدوا تلك المادّة المنفجرة على الحجر اخذوها واودعوها النوافج فانها احسن انواع المسك لبلوغ نضجه وان ذلك يكون عند ملوكهم يتهادون به قلّ ما يقع منه بيد التجار ، وبها فارة المسك وهى دُوَيّبة تصاد وتشدّ سرّتها شدًّا وثيقًا فيجتمع فيها الدم ثم ذبحوها وقوّروا سرّتها ويدفنوها فى وسط الشعير ايامًا فيجمد الدم فيها فيصير مسكًا ذكيًا بعد ما كان نتن الرايحة وهى احسن انواع المسك واعزّها وايضا فى بيوتهم جرذان سود لها رايحة المسك ولا يحصل من سرّتها شىء ينتفع به ، واهل تبت ترك من نسل يافث بن نوح عليه السلام وبها قوم من حمير من نسل من حملهم اليها فى زمن التبابعة ✿

تكناباذ ناحية من اعمال قندهار فى جبالها حجر اذا القى على النار ونظر اليه شىء من الحيوان ينتفخ بدنه حتى يصير ضعف ما كان ، حكى لى الامير

حسام الدين ابو المؤيّد نعمان ان تلك لخاصّية فى المرّة الاولى كراكب البحر فانه فى المرّة الاولى يغشاه الدوار والغشيان وبعد ذلك لا يكون شىء من ذلك، وقال الامير ابو المويد حضرت عند بعض الامراء بتلك الديار فاحضر عندنا مجمرة عليها عود فرايت وجه من كان قاعداً عندى انتفخ وشخصت عيناه وتغيّر عليه الحال وتهوّع فامر امّ المثوى بازالة المجمرة متبسّماً فرجع صاحبى الى حاله قلت له ما الذى دهمك فانى رايت منك على صفة كذا فقال لى وانا ايضا رايتُ منك مثل ما رايتَ منّى فاخبرنا امّ المثوى ان هذا من خاصّية هذا الحجر وانا اردت [h]اريكم شيئاً عجيباً ✿

جاجلى مدينة بارض الهند حصينة جدّا على راس جبل مشرف نصفها على البحر ونصفها على البرّ قالوا ما امتنع على الاسكندر شىء من بلاد الهند الّا هذه المدينة، قال مسعر بن المهلهل اهل هذه المدينة كلّها من الكواكب يعظّمون قلب الاسد ولهم بيت رصد وحساب ومعرفة بعلم النجوم وعمل الوهم فى [i]طباعهم اذا ارادوا حدوث حادث صرفوا همّتهم اليه وما زالوا به حتى حدث، حكى ان بعض ملوكهم بعث الى بعض الاكاسرة هدايا فيها صندوقان مقفّلان فلمّا فتحوهما كان فى كلّ صندوق رجل قيل من انتما قالا نحن اذا اردنا شيئاً صرفنا همّتنا اليه فيكون فاستنكروا ذلك فقالا اذا كان للملك عدوٌّ لا يندفع بالسيف فنحن نصرف همّتنا اليه فيموت فقالوا لهما اصرفا همّتكما الى موتكما قالا اغلقوا علينا الباب فاغلقوا ثمّ عادوا اليهما فوجدوهما موتى فندموا على ذلك وعلموا ان قولهما صحيح، وبهذه المدينة شجرة الدارصينى وهى شجر حُرٌّ لا مالك له، واهل هذه المدينة لا يذبحون الحيوان ولا ياكلون السمك وماكولهم البرّ والبيض ✿

جزيرة [k]برطاييل جزيرة قريبة من جزاير الزانج قال ابن الفقيه سكّانها قوم وجوههم كالمجانّ المطرقة وشعورهم كاذناب البراذين وبها الركدن وبها جبال يسمع منها بالليل صوت الطبل والدفّ والصياح المزعجة والبحريّون يقولون ان الدجّال فيها ومنها يخرج، وبها القرنفل ومنها يجلب وذلك ان التجار ينزلون عليها ويضعون بضايعهم وامتعتهم على الساحل ويعودون الى مراكبهم ويلبثون فيها فاذا اصبحوا ذهبوا الى امتعتهم فيجدون الى جانب كلّ شىء من البضاعة شيئاً من القرنفل فان رضيه اخذه وترك البضاعة وان اخذوا البضاعة والقرنفل لم تقدر مراكبهم على السير حتى ردّوا احدهما الى مكانه

[h]) *a.b* اروبكم [i]) *c* طبايعهم [k]) *b* برنابيل

وان طلب احدهم الزيادة فترك البضاعة والقرنفل فيزاد له فيه، وحكى بعض التجار انه صعد هذه الجزيرة فراى فيها قوماً مرداً وجوههم كوجوه الاتراك واذانهم مخرّمة ولهم شعورهم على زىّ النساء فغابوا عن بصره ثم ان التجار بعد ذلك اقاموا يتردّدون اليها ويتركون البضايع على الساحل فلم يخرج اليهم شىء من القرنفل فعلموا ان ذلك بسبب نظرهم اليهم ثم عادوا بعد سنين الى ما كانوا عليه، ولباس هذا القوم ورق شجر يقال له اللوف ياكلون ثمرتها ويلبسون ورقها وياكلون حيواناً يشبه السرطان وهذا الحيوان اذا اخرج[1] الى البرّ صار حجراً صلداً وهو مشهور يدخل فى الاكحال وياكلون السمك والموز والنارجيل والقرنفل وهذا القرنفل من اكله رطباً لا يهرم ولا يشيب شعره ✿

جزيرة جابة جزيرة فى بحر الهند فيها قوم شقر وجوههم على صدورهم وبها جبل عليه نار عظيمة بالليل ودخان عظيم بالنهار ولا يقدر احد على الدنو منه وبها العود والنارجيل والموز وقصب السكر ✿

جزيرة سقطرى جزيرة عظيمة فيها مدن وقرى يوازى عدن يجلب منها الصبر ودم الاخوين امّا الصبر فصمغ شجرة لا توجد الّا فى هذه الجزيرة وكان ارسطاطاليس كاتب الاسكندر يوصّيه فى امر هذه الجزيرة لاجل هذا الصبر الذى فيه منافع كثيرة سيما فى الايارجات فارسل الاسكندر جمعاً من اليونانيّين الى هذه الجزيرة فغلبوا من كان فيها من الهند وسكنوها فلمّا مات الاسكندر وظهر المسيح عم تنصّروا وبقوا على التنصّر الى هذا الوقت وهم نسل الحكماء اليونانيّين وليس فى الدنيا والله اعلم قوم من نسل اليونانيين يحفظون انسابهم غير اولايك ولا يداخلون فيها غيرهم وطول هذه الجزيرة نحو ثمانين فرسخاً وفيها عشرة الاف مقاتل نصارى ✿

جزيرة السلامط جزيرة فى بحر الهند يجلب منها الصندل والسنبل والكافور وبها مدن وقرى وزروع وثمار وفى بحرها سمكة اذا ادركت ثمار اشجار هذه الجزيرة تصعد السمكة اشجارها وتمصّ ثمارها مصّا ثم تسقط كالسكران فياتى الناس ياخذونها، وحكى صاحب تحفة الغرايب ان بهذه الجزيرة عيناً فوّارة يفور الماء منها وينزل فى ثقبة بقربها فما يبقى من الرشاشات على اطرافها ينعقد حجراً صلداً فما كان من الرشاشات فى اليوم يصير حجراً ابيض وما كان فى الليل يصير حجرًا اسود ✿

---

[1]) c.d خرج

جزيرة سيلان جزيرة عظيمة بين الصين والهند دورتها ثمانماية فرسخ وسرنديب داخل فيها وبها قرى ومدن كثيرة وعدة ملوك لا يدين بعضهم لبعض والبحر عندها يسمّى [1]شلاهط ويجلب منها الاشياء العجيبة، وبها الصندل والسنبل والدارصينى والقرنفل والبقم وساير العقاقير وقد يوجد من العقاقير ما لا يوجد فى غيرها وقيل بها معادن الجواهر وانها جزيرة كثيرة الخير

جزيرة الشجاع جزيرة عامرة واسعة بها قرى ومدن وجبال واشجار ولبلدانها اسوار عالية ظهر فيها شجاع عظيم يتلف مواشيهم وكان الناس منه فى شدّة شديدة فجعلوا له كلّ يوم ثورين وضيفة ينصبونهما قريبًا من موضعه وهو يقبل كالسحاب الاسود وعيناه تقدان كالبرق الخاطف والنار تخرج من فيه فيبلغ الثورين ويرجع الى مكانه وان لم يفعلوا ذلك قصد بلادهم واتلف من الناس والمواشى والمال ما شاء الله فشكى اهل هذه الجزيرة الى الاسكندر فامر باحضار ثورين وسلخهما وحشى جلدهما زفتاً وكبريتًا وكلساً وزرنيخًا وكلاليب حديد وجعلهما مكان الثورين على العادة فجاء الشجاع وابتلعهما واضطرمت الكلس فى جوفه وتعلّقت الكلاليب باحشائه فراوه ميتاً فاتحًا فاه ففرح الناس بموته

جزيرة القصر فى بحر الهند ذكروا ان فيها قصرًا ابيض يترآيا للمراكب فاذا راوا ذلك تباشروا بالسلامة والربح قيل انه قصر شاهق لا يدرى ما فى داخله وقيل فيها اموات وعظام كثيرة وقيل ان بعض ملوك العجم سار اليها فدخل القصر باتباعه فوقع عليهم النوم وخدرت اجسامهم فبادر بعضهم الى المراكب وهلك الباقون، وحكى ان ذا القرنين راى فى بعض الجزاير امّة روسهم روس الكلاب وانيابهم خارجة من فيهم خرجوا الى مراكب ذى القرنين وحاربوهـ فراى نورًا ساطعًا فاذا هو قصر مبنىّ من البلور الصافى وهولاء يخرجون منه فاراد النزول عليه فنعه بهرام الفيلسوف الهندى وعرّفه ان من دخل هذا القصر يقع عليه النوم والغشى ولا يستطيع الخروج فيظفر به هولاء والبحر لا تُحصى عجايبه

الحجاز حاجز بين اليمن والشام وهو مسيرة شهر قعدتها مكّة حرسها الله تعالى لا يستوطنها مشرك ولا ذمىّ كانت تقام للعرب بها اسواق فى الجاهلية كلّ سنة فاجتمع بها قبايلهم يتفاخرون ويذكرون مناقب ابائهم وما كان لهم

1) c سلاط, d سلامط

من الايام ويتناشدون اشعارهم لله احدثوا وكانت العرب اذا ارادت الحج اقامت بسوق عُكاظ شهر شوال ثم تنتقل الى سوق مَجَنّة فتقيم فيه عشرين يومًا من ذى القعدة ثم تنتقل الى سوق ذى المجاز فتقيم فيه الى الحج والعرب اجتمعوا فى هذه المواسم فاذا رجعوا الى قومهم ذكروا لقومهم ما راوا وما سمعوا ٭ عن ابن عباس رضه ان وفد اياد قدموا على رسول الله صلعم فقال لهم ايُّكم يعرف قُسّ بن ساعدة قالوا كُلنا نعرفه قال ما فعل قالوا هلك فقال صلعم ما انساه بعُكاظ فى الشهر الحرام على جمل اورق وهو يخطب الناس ويقول ايها الناس اسمعوا وعُوا من عاش مات ومن مات فات وكلّ ما هو آت آت ان فى السماء لخبرًا سحايب تمور ونجوم تغور فى فلك يدور ويقسم قُسّ قسماً ان لله دينًا هو ارضى من دينكم هذا ما لى ارى الناس يذهبون فلا يرجعون ارضوا بالمقام فاقاموا ام تركوا فناموا ثم قام ايُّكم يروى شعره فقال ابو بكر انا احفظه يا رسول الله فقال هات فانشد

فى الذاهبين الاولين من القرون لنا بصاير
لما رايت موارد للموت ليس لها مصادر
ورايت قومى نحوها تمضى الاكابر والاصاغر
ايقنت انى لا محالة حيث صار القوم صاير
لا يرجع الماضى ولا يبقى من الباقين غابر ٭

قال ابن عبّاس رضه ذُكر قُسّ بين يدى النبى صلعم فقال رحم الله قُسًّا انى لارجو ان ياتى امّة واحدة ٭ حكى رجل من ثقيف انه راى بسوق عكاظ رجلاً قصير القامة على بعير فى حجم شاة وهو يقول ايها الناس هل فيكم من يسوق لنا تسعًا وتسعين ناقة ينطلق بها الى ارض وبار فيؤدّيها الى جماله صبار قال فاجتمع الناس عليه ويتعجبون منه ومن كلامه وبعيره فلمّا راى ذلك عمد بعيره وارتفع فى الهواء ونحن ننظر اليه الى ان غاب عن اعيننا ٭ ويكثر لاهل الحجاز الجذام لفرط الحرارة يحترق اخلاطهم فيغلب على مزاجهم السوداء سوى اهل مكّة فان الله كفاهم ذلك ٭

وبها اشجار عجيبة كالدوم وهو شجر المقل قيل انها شجر النارجيل فى غير الحجاز والعنم ولها ثمرة طويلة حمراء تشبه اصابع العذارى والاسحل شجر المساويك والكنهبل والبشام قالوا هو شجر البلسان بمصر والرتم والضال والسمر والسلع ٭ وبها جبل الحديد وهو فى ديار بجيلة ويسمّى جبل الحديد اما لصلابة حجره او لانه معدن الحديد ٭ اسرت بجيلة تأبّطَ شرًّا فاحتال عليهم

حيلة عجيبة وذاك ان تابّط شرّا وعمرو بن برّاق والشّنفرى خرجوا يسرون بجيلة فبدرت بهم بجيلة فابتدر ستّة عشر غلاماً من سُرعانهم وقعدوا على ماء لهم وانذر تابّط شرّا بخروج القوم لطلبة فشاور صاحبيه فرجعوا الى قلّة هذا الجبل وانه شاهق مشمخرّ واقاموا حتى يصجر القوم وينصرفوا فلمّا كان اليوم الثالث قالا لتابّط شرّا رِدْ بنا والّا هلكنا عطشاً فقال لهما البثا هذا اليوم فما للقوم بعد اليوم مقام فابيا وقالا له هلكنا فرِدْ بنا وفينا بقية قال اهبطا فلما قربوا من الماء اصغى تابّط شرّا وقال لصاحبيه انى لأُونس وجيب قلوب الرصد على الماء قالا وجيب قلبك يا تابّط قال كلّا ما وجب وما كان وجّاباً ولكن رِدْ يا عمرو واستنقص الموضع وعُدْ الينا فورد وصدر ولم ير احداً فقال ما على الماء احد فقال تابّط شرّا بلى ولكنك غير مطلوب ثم قال رد يا شنفرى واستنقص الموضع وعُدْ فورد الشنفرى وشرب وصدر وقال ما رايت على الماء احداً قال تابّط شرّا بلى ما يريد القوم غيرى فسر يا شنفرى حتى تكون من خلفهم بحيث لا يرونك وانت تراهم فانى سأَرِد فأُوخذ واكون فى ايديهم فابدلهم يا عمرو حتى [n]يطلعوا فيك فاذا اشتدّوا عليك ليأخذوك ويعدوا عنّى فابدر يا شنفرى حلّ عنّى وموعدنا قلّة جبل الحديد حيث كنّا وورد تابّط شرّا وشرب الماء فوثب عليه القوم واخذوه وشدّوا وثاقه فقال تابّط شرّا يا بجيلة انكم لكرام فهل لكم ان تمنّوا علىّ بالفداء وعمرو بن برّاق فتى فَهْم وجميلها على ان تاسرونا اسرَ الفداء وتؤمنونا من القتل ونحن نحالفكم ونكون معكم على اعدائكم وينشر هذا من كرمكم بين احياء العرب قالوا اين عمرو قال ها هو معى قد اخّره الظمأ وخلّفه الكلال فلم يلبث حتى اشرف عمرو فى الليل فصاح به تابّط شرّا يا عمرو انك لمجهود فهل لك ان تمكّن من نفسك قوماً كراماً يمنّون عليك بالفداء قال عمرو امّا دون ان أُجَرِّبَ نفسى فلا ثم عدا فلا ينبعث فقال تابّط شرّا يا بجيلة دونكم الرجل فانه لا بصر له على السعى وله ثلث لم يطعم شيئاً فعدوا فى اثره فاطمعهم عمرو عن نفسه حتى ابعدهم وخرج الشنفرى وحلّ تابّط شرّا وخرجا يعدوان ويصيحان يعاط يعاط وهى شعار تابّط شرّا فسمع عمرو انه نجا استمر عَدْوًا وفات ابصارهم واجتمعوا على قلّة الجبل ونجوا ثم عادوا الى قومهم فقال تابّط شرّا فى تلك العدوة

يا طول ليلك من همّ [o]وابراق ... ومرّ طيفٍ على الاهوال طرّاق

[p]تَسْرِى على الاين والحيّات مختفيا ... [q]احبب بذلك من سارٍ على ساقِ

[n]) a.b يطعموا [o]) a.b وايراق [p]) a.b يسرى [q]) b احبت

لتقرعنّ علىّ السنّ من ندم اذا تذكّرن منّى بعض اخلاق
نجوت فيها نجاتى من بجيلة اذ رفعت للقوم يوم الروع ارفاق
لمّا تنادوا فاغروا بى سراعهم بالعيلتين لدى عمرو بن برّاق
لا شىء اسرع منّى ليس ذا عذر ولا جناح دوين الجوّ خفّاق
او ذى حبود من الاروى بشاهقة وام خشف لدى شثّ وطبّاق
حتى نجوت ولمّا ياخذوا سلبى بوالهٍ من قنيص الشدّ غيداق
وقلّة كشباة الرمح باسقة [2]مخيانة فى شهور الصيف مخراق
بادرت قلّتها صحبى وقد لعبوا حتى نميت اليها قبل اشراق
ولا اقول اذا ما خلّة صرمت يا ويح نفسى من جهدى واشفاق
لكنّما عولى ان كنت ذا عول على ضروب بحدّ السيف سبّاق
سبّاق عادية فكّاك عانية قطّاع اودية جوّاب آفاق،

وبها جبل رَضْوَى وهو جبل منيف ذو شعاب واودية يرى من البعد اخضر وبه مياه واشجار كثيرة زعم الكَيْسانية ان محمد ابن الحنفية مقيم به وهو حىٌّ بين يدى اسد ونمر يحفظانه وعنده عينان نضّاختان يجريان بماء وعسل ويعود بعد الغيبة يملا الارض عدلاً كما مليت جوراً وهو المهدى المنتظر وانما عوقب بهذا الحبس لخروجه على عبد الملك بن مروان [4]وقلبه على يزيد بن معاوية وكان السيد الحِميرى على هذا المذهب ويقول فى ابيات

الا قل للوصىّ فدتك نفسى اطلت بذلك الجبل المقاما،

ومن جبل رضوى يُقْطع حجر المِسَنّ ويحمل الى البلاد، وبها جبل السراة قال الحازمى انها حاجزة بين تهامة واليمن وهى عظيمة الطول والعرض والامتداد ولهذا قال الشاعر

سقونى وقالوا لا تغنّ ولو سقوا جبال السراة ما سقيتُ لغنّت،

قال ابو عمرو ابن العلاء افصح الناس اهل السروات اوّلها هذيل ثم بجيلة ثم الازد ازد شَنُوءَة وانها كثيرة الاهل والعيون والانهار والاشجار وباسفلها اودية تنصبّ الى البحر وكلّ هذه الجبال تنبت القرظ وفيها الاعناب وقصب السكر والاسحل وفيه معدن البرام يحمل منه الى ساير البلاد، وبها جبل قَنَا وهو جبل عظيم شامخ سكّانه بنو مُرّة من فَزارة وحظٌّ صاحبة قنا مشهور قال الشاعر

اصبت ببرّة خيرًا كثيراً كاخت قنا به من شعر شاعر

وهو ما ذكر ان نُصَيْباً الشاعر اجتاز بقنا ووقف على باب استسقى فخرجت

[2]) c مخنانة [4]) a.b.c وقتله الى

اليه جارية بلبن او ماء وسَقَتْه وقالت له شَبِّبْ بى فقال لها ما اسمُك قالت هند فانشا يقول

أُحِبُّ قَنًا من حُبّ هند ولم اكن أُبالى أَقُرْبًا زاده اللهُ ام بُعْدَا
اروني قنا انظُرْ اليه فانّني احبُّ قنا انّى رايت به هِنْدَا

فشاع هذا الشعر وخُطبت الجارية واصابت خيراً بسبب شعر نصيب، وبها جبل يَسُوم فى بلاد هُذَيْل قرب مكّة لا يكاد احد يرتقيه ولا ينبت غير النبع والشوحط تاوى اليه قرود تفسد قصب السكر فى جبال السراة واهل جبال السراة من تلك القرود فى بلاء وشدّة عظيمة لا يمكنهم دفعها لان مساكنها لا تنال، وفى الامثال الله اعلم بمن حطّها عن راس يسوم قيل ان رجلاً نذر ذبح شاة ثمّ بيسوم فراى فيه راعياً فاشترى منه شاةً وانزلها من الجبل وامر الراعى بذبحها وتفريقها عنه وولّى فقيل له ان الراعى يذبحها لنفسه فقال الله اعلم بمن حطّها عن راس يسوم، وبها عين ضارج عين فى برية مهلكة بين اليمن والحجاز فى موضع لا مَطْمَعَ للماء فيه حدّث ابرهيم بن اسحاق الموصلى ان قوماً من اليمن اقبلوا الى النبى صلعم فضلّوا الطريق ومكثوا [1]ثلثًا لم يجدوا ماء وايسوا من الحياة اذ اقبل راكب على بعير له وكان بعضهم ينشد

ولمّا رات انّ الشريعة همّها وانّ البياض من فرايصها دامى
تيمّمت العين التى عند ضارج يفىء عليها الظلُّ عرمضها طامى

فقال الراكب من قايل هذا الشعر قالوا امرء القيس قال والله ما كذب هذا ضارج واشار اليه فجثُوا على ركبهم فاذا ماء عذب وعليه العرمض والظلّ يفىء عليه فشربوا ريّهم وحملوا ما اكتفوا فلمّا اتوا رسول الله قالوا يا رسول الله احيانا الله ببيتين من شعر امرء القيس وانشدوا فقال رسول الله صلعم ذاك رجل مذكور فى الدنيا شريف فيها مَنْسِىٌّ فى الاخرة خاملٌ فيها يجىء يوم القيامة ومعه لواء الشعراء الى النار، وبها عين [2]المُشَقَّق المشقّق اسم وادٍ بالحجاز وكان به وشل يخرج منه ماء يُروى الراكبَيْن او ثلثة فقال رسول الله صلعم فى غزوة تبوك من سبقنا الليلة اليه فلا يستقينّ منه شيئًا حتى نأتيه فسبقه نفر من المنافقين فاستقوا ما فيه فلمّا اتاه النبى عم لم يرَ فيه شيئًا فقال اولم أَنْهَكُمْ ان تستقوا منه شيئًا ثم نزل فوضع يده تحت الوشل فجعل يصب فى يده من الماء فنضحه به ومسحه بيده المباركة ودعى بما شاء ان يدعو ربّه

[1]) d ثلثة ايام [2]) a.b المسقق, d المُسْقر

فانخرق من المـاء ما سمع له حسّ كحسّ الصواعق فشرب النـاس واستقـوا حاجتهم فقال صلعم لئن بقيتم او بقى احد منكم ليسمعنّ بهذا الـوادى وهو اخضر ما بين يديه وما خلفه وكان كما قال صلعم ✿

الحجر ديار ثمود بوادى القرى بين المدينة والشام قال الاصطخرى هى قريـة من وادى القرى على يوم بين جبال بها كانت منازل ثمود الذين قال الله تعالى فيهم وتنحتون من الجبال بيوتاً فارهين قال رايتهـا بيوتاً مثل بيوتنـا فى جبـال تسمّى الاثالث وهى جبال اذا رآها الرآى من بعد ظنّها متّصلة فاذا توسّطهـا راى كلّ قطعة منها [v]منفردة بنفسها يطوف بكلّ قطعة منها الطايف وحواليها رمل لا يكـاد يُرتقى ذروتها، بها بئر ثمود الله كان شربهـا بين القوم وبين الناقة ولمّا سار رسول الله صلعم الى تبوك اتى على منازل ثمود [w]وارى اصحـابـه الفجّ الذى كانت الناقة منه ترد المـاء واراهم ملتقى الفصيل فى الجبل وقال عم لاصحابه لا [x]يدخلنّ احدكم القرية ولا يشربن من مائها ولا يتوضّأ منه وما كان من عجين فاعلفوه الابل ولا تاكلوا منه شيئًا ولا يخرج الليلة احـد الّا مـع صاحبه، ففعل النـاس ذلك الّا رجلين من بنى ساعدة خرج احدهمـا لطلب بعير له والاخر لقضاء حاجته فالذى خرج لحاجته اصابه جنون والذى خرج لطلب البعير احتملته الريح فاخبر بهما رسول الله صلعم فقال الم انهكم ان يخرج احد الّا مع صاحبه فدعا لمن اصابه جنون فشفى وامّا الذى احتملته الريح فاهدته طيّى الى رسول الله عم بعد عوده الى المدينة، فاصبح النـاس بالحِجْر ولا ماء معهم فشكوا الى رسول الله صلعم فدعا الله تعـالى [y]فارسل سحـابة فامطرت حتى روى الناس ✿

خط قرية باليمن يقـال لهـا خَطٌّ هَجَرَ تنسب اليهـا الرماح الخطّيّـة وهى احسن انواع خفّةً وصَلابَةً وتثقيفاً تحمل اليها من بلاد الهند والصنّاع بـهـا يثقفونها احسن التثقيف ✿

خيبر حصون على ثمانية برد من المدينة لمن اراد الشام ذات مزارع ونخيـل كثيرة وهى موصوفة بكثرة الحمّى ولا يفارق الحمى اهلها وكان اهلها يهود يزعموا ان من اراد دخول خَيْبَرَ على بابها يقف على اربعته وينهق نهيق الحمار عشر مرّات لا يضرّه حمّى خيبر ويسمّى ذلك تعشيراً والمعنى فيه ان الحمّـى ولـوع بالناس وانى حمار، وحكى الهَيْثَم بن عدىّ ان عروة الصعاليك واصحابه قصدوا خيبر يمتارون بها فلمّـا وصلوا الى بابهـا عشّروا خوفاً من وباء خيبر وابى عروة

v) c منفرقة   w) a.b واروى   x) a.b يدحن   y) c أرسل

الصعاليك ان يعشّر وقال شعر

وقالوا ٢اجب وانهق لا يضرّك خيبر وذلك من دين اليهود ولـــوع
لعمرى ان عشرت من خَشْيَةِ الردى نــهـــاق الحميــــر اننى لجـــزوع
فكيف وقد ذكيت واشتدّ جانبى سُلَيْمَى وعندى سامع ومطيع
لســـانٌ وسيفٌ صـــارم وحفيظـــة وراءُ كارآه الـــرجـــال صـــروع
يخوّفنى ريب المنون وقد مـــضـــى لنـــا سلف قَيْس لنـــا وربيع

وحكى ان اعرابيًّا قدم خيبر بعيال كثير فقال

قلت لحمّى خيبر استعدّى هناك عيالى فاجهدى وجدّى
وباكرى بصـــالـــب وورد اعـــانك اللهُ على ذا الجنـــد

فحمّ ومات وبقى عياله ✿

رحابطان موضع بالحجاز زعم تابّط شرًّا انه لقى الغول هنده ليلا وجرى بينه وبينها ٣محاربة وفى الاخير قتلها وحمل راسها الى الحىّ وعرضها عليهم حتى عرفوا شدّة جأشه وقوّة جنانه وهو يقول شعر

الا من مبلغ فتيـــان فـــهم بمـــا لاقيت عند رحابطـــان
فانّى قد لقيت الغول تهـــوى بسهب كالصحيفة محصحـان
فقلت لهـــا كلانا نضو دهـر اخا سفرٍ فخلّى لى مـــكـــان
فشدّت شدّة نحوى فاهـــوى لـــهـا كفّى بمصقـــول يمـــان
فـــاضربهـــا بلا دهش فخرّتْ صريعـــًا لليدين وللجـــران
فقالت عد فقلت لها رويدًا مكـــانك اننى ثبت الجنـــان
فلم انفكّ متّكيا لديهـــا لأُنظِرَ مصـــبـحـــًا ما ذا اتانى
اذا عينـــان فى راس قبـــيح كراس الهرّ مشترق اللسان
وســـاقا مخدج وسراة كلـــب وثوب من عباء او شـــنـــان ✿

زُغَر قرية بينها وبين بيت المقدس ثلثة ايـــام فى طرف البحيرة المنتنة وزُغَر اسم بنت لوط عليه السلام نزلت بهذه القرية فسميت باسمهـــا وهى فى وادٍ وخم ردىّ فى الشأم بقعة يسكنها اهلها بحبّ الوطن ويهيج بهم الوباء فى بعض الاعوام فيفنى جُلّهم؛ بها عَيْنُ زُغَرَ وهى العين الله ذكر انها تغور فى آخر الزمان وغورها من ٤اشراط الساعة جاء ذكرها فى حديث الجسّاسة قال البشّارى زغر قتّالة للغرباء من ابطى عليه ملك الموت فليرحل اليهـــا فانه يجده بهـــا قعدأ بالرصد واهلها سودان غلاظ ماؤُها حميم وهواؤُهـــا جحيم الّا انهـــا البصرة

z, a احبب, b احو ‎ ‎³) a.b.c محادثة ‎ ⁴) c اشتراط

٥الصغرى والمتجر المربح وهي من بقية مدان قوم لوط وانّما نجّت لانّ اهلها لم يكونوا آتين بالفاحشة ۞

زويلة مدينة بافريقية غير مسورة في اول حدود السودان ولاهلها خاصّية عجيبة في معرفة آثار القدم ليس لغيرهم تلك الخاصّية حتى يعرفون اثر قدم الغريب والبلدى والرجل والمراة واللصّ والعبد الآبق والامة والذى تولّى احتراس المدينة يعمد الى دابة يشدّ عليها حزمة من جرايد النخل بحيث ينال سعفه الارض ثم يدور به حول المدينة فاذا اصبح ركب ودار حول المدينة فان راى اثرًا خارجًا تبعه حتى ادركه اينما توجّه، وقد بنى عبد الله المهدى جدّ خلفاء مصر الى جانب زويلة مدينة اخرى سمّاها المهديّة بينهما غلوة سهم كان يسكن هو واهله بالمهدية واسكن العامّة في زويلة وكانت دكاكينهم واموالهم بالمهدية وبزويلة مساكنهم فكانوا يدخلون بالنهار زويلة للمعيشة ويخرجون بالليل الى اهاليهم فقيل للمهدى ان رعيتك في هذا في عناء فقال لكن انا في راحة لانى بالليل افرّق بينهم وبين اموالهم وبالنهار افرّق بينهم وبين اهاليهم فآمن غايلتهم بالليل والنهار ۞

السند ناحية بين الهند وكرمان وسجستان قالوا السند والهند كانا اخوين من ولد توقير بن يقطن بن حام بن نوح عم، بها بيت الذهب قال مسعر بن مهلهل مشيت الى بيت الذهب المشهور بها فاذا هو من ذهب في صحرآء يكون اربعة فراسخ لا يقع عليها الثلج ويثلج ما حولها وفي هذا البيت ترصد الكواكب وهو بيت تعظّمه الهند والمجوس وهذه الصحرآء تعرف بصحرآء زردشت نبيّ المجوس ويقول اهل تلك الناحية متى يخرج منه انسان يطلب دولة لم يُغْلَبْ ولا يهزم له عسكر حيث اراد، وحكى ان الاسكندر لمّا فتح تلك البلاد دخل هذا البيت العجيب كتب الى ارسطاطاليس واطنب في وصف قبّة هذا البيت فاجابه ارسطو انّى رايتك تتعجّب من قبّة عملها الادميون وتدع التعجّب من هذه القبّة المرفوعة فوقك وما زينت به من الكواكب وانوار الليل والنهار، وسال عثمان بن عفّان عَبْدَ الله بن عامر عن السند فقال ماؤها وشل وتمرها دقل ولصّها بطل ان قلّ الجيش بها ضاعوا وان كثروا جاعوا فترك عثمان غزوها، وبها نهر مِهْرَان وهو نهر عرضه كعرض دجلة او اكثر يقبل من المشرق آخذاً الى الجنوب متوجّهاً نحو المغرب ويقع في بحر فارس اسفل السند، قال الاصطخرى نهر مهران يخرج من ظهر جبل

الاولى ٥ (٢

يخرج منه بعض انهار جيحون ثم يظهر بناحية ملتان على حدّ سمندور ثم على المنصورة ثم يقع فى البحر شرقى الدّيبل وهو نهر كبير عذب جدًّا وان فيه تماسيح كما فى نيل مصر وقيل ان تماسيح نهر السند اصغر حجماً واقلّ فساداً وجرى نهر السند كجرى نهر النيل [d] يرتفع على وجه الارض ثم ينصبّ فيزرع عليه كما يزرع بارض مصر على النيل ۞

سومناة بلدة مشهورة من بلاد الهند على ساحل البحر بحيث تغلسبه امواجه كان من عجائبها هيكل فيه صنم اسمه سومناة وكان الصنم واقفًا فى وسط هذا البيت لا بقائمة من اسفله تدعمه ولا بعلاقة من اعلاه تمسكه وكان امر هذا الصنم عظيماً عند الهند من رآه واقفاً فى الهواء تعجّب مسلماً كان او كافراً وكانت الهند يحجّون اليه كلّ ليلة خسوف يجتمع عنده ما يزيد على مائة الف انسان وتزعم الهند ان الارواح اذا فارقت الاجساد اجتمعت اليه وهو ينشئها فى من شاء كما هو مذهب اهل التناسخ وان المدّ والجزر عبادة البحر له وكانوا يحملون اليه من الهدايا كلّ شىء نفيس وكان له من الوقوف ما يزيد على عشرة الاف قرية، ولهم نهر يعظّمونه بينه وبين سومناة مايتا فرسخ يحمل ماؤها الى سومناة كلّ يوم ويغسل به البيت وكانت سدنته الف رجل من البراهمة لعبادته [e] وخدمة الوفود وخمسماية امة يغنون ويرقصون على باب الصنم وكلّ هولاء كان ارزاقهم من اوقاف الصنم واما البيت فكان مبنيًّا على ستّ وخمسين سارية من الساج المصفح بالرصاص وكانت قبّة الصنم مظلمة وضوءها كان من قناديل الجوهر الفائق وعنده سلسلة ذهب وزنها مايتا منّ كلّما مضت طايفة من الليل حركت السلسلة فتصوت الاجراس فيقوم طايفة من البراهمة للعبادة، حكى ان السلطان يمين الدولة محمود بن سبكتكين لمّا غزا بلاد الهند سعى سعياً بليغًا فى فتح سومناة وتخريبها طمعًا لدخول الهند فى الاسلام فوصل اليها منتصف ذى القعدة سنة ست عشرة واربعماية فقاتل الهنود عليها اشدّ القتال وكان الهند يدخلون على سومناة ويبكون ويتضرّعون ثم يخرجون الى القتال فقوتلوا حتى استوعبهم الفناء وزاد عدد القتلى على خمسين الفًا فراى السلطان ذلك الصنم واعجبه امره وامر بنهب سلبه واخذ خزانته فوجدوا اصنامًا كثيرة من الذهب والفضّة وستوراً مرصعة بالجواهر كلّ واحد منها بعث عظيم من عظماء الهند وكان قيمة ما فى بيوت الاصنام اكثر من عشرين الف دينار ثم قال السلطان لاصحابه ما ذا

d) a.b ويقع   e) a.b وخدمت الوفود

تقولون فى امر هذا الصنم ووقوفه فى الهواء بلا عماد وعلاقة فقال بعضهم انه علق بعلاقة واخفيت العلاقة عن النظر فامر السلطان شخصاً ان يذهب اليه برمح ويدور به حول الصنم واعلاه واسفله ففعل وما منع الرمح شئ وقال بعض الحاضرين انّى اظنّ ان القبة من حجر المغناطيس والصنم من الحديد والصانع بالغ فى تدقيق صنعته وراعى تكافوء قوّة المغناطيس من الجوانب بحيث لا يزيد قوّة جانب على الجانب الاخر فوقف الصنم فى الوسط فوافقه قوم وخالفه آخرون فقال للسلطان ائذن لى برفع حجرين من راس القبّة ليظهر ذلك فاذن له فلمّا رفع حجرين اعوج الصنم ومال الى احد الجوانب فلم يزل يرفع الاحجار والصنم ينزل حتى وقع على الارض ❀

صنف موضع بالهند او الصين ينسب اليه العود الصّنْفى وهو أَرْدَأُ اصناف العود ليس بينه وبين الحطب الّا فرق يسير ❀

صيمور مدينة بارض الهند قريبة بناحية السند لاهلها حظٌّ وافر فى الجمال والملاحة لكونهم متولّدين من الترك والهند وهم مسلمون ونصارى ويهود ومجوس ويخرج اليها تجارات الترك وينسب اليها العود الصّيْمورى، بها بيت الصيمور وهو هيكل على راس عقبة عظيمة عندهم ولها سدنة وفيها اصنام من الفيروزج والبيجاذق يعظّمونها وفى المدينة مساجد وبيع وكنايس وبيت النار وكفارها لا يذبحون الحيوان ولا ياكلون اللحم ولا السمك ولا البيض وفيهم من ياكل المتردّية والنطيحة دون ما مات حتف انفه، اخبر بذلك كله مسعر بن مهلهل صاحب عجايب البلدان وانه كان سياحًا دار البلاد واخبر بعجايبها ❀

الطايف بليدة على طرف واد بينها وبين مكّة اثنا عشر فرسخًا طيبة الهواء شمالية ربّما يجمد الماء بها فى الشتاء قال الاصمعى دخلت الطّائفَ وكانّى ابشّر وقلبى [f]ينصبح بالسرور ولم اجد لذلك سببًا الّا انفساح جوّها وطيب نسيمها، بها جبل غَزْوان يسكنه قبايل هُذَيْل وليس بالحجاز موضع ابرد من هذا الجبل ولهذا اعتدال هواء الطايف ويجمد الماء به وليس فى جميع الحجاز موضع يجمد الماء به الّا جبل غزوان ويشقّ مدينة الطايف واد يجرى بينها يشقّها وفيها مياه المدابغ الّتى يدبغ فيها الاديم والطير تصرع اذا مرّت بها من نتن رايحتها واديمها يحمل الى ساير البلدان ليس فى شئ من البلاد مثله وفى اكنافها من الكروم والنخيل والموز وساير الفواكه ومن العنب العذى ما لا

f) a.b ينصح

يوجد فى شىء من البلاد وامّا زبيبها فيضرب بحسنه المثل، بها وجّ الطايف وانها وادٍ نهى النبىّ صلعم عن اخذ صيدها واختلاء حشيشها، بها حجر اللات تحت منارة مسجدها وهو صخرة كان فى قديم الزمان يجلس عليه رجل يلتّ السويق للحجيج فلمّا مات قال عمرو بن لُحَىّ انه لم يمت لكن دخل فى هذه الصخرة وامر قومه بعبادة تلك الصخرة وكان فى اللات والعُزّى شيطانان يكلمان الناس aفاتخذ ثقيف اللاتَ طاغوتاً وبَنَتْ لها بيتاً وعظّمته وطافت به وهى صخرة بيضاء مربّعة فلمّا اسلمت ثقيف بعث رسول الله صلعم ابا سُفْيان ابن حرب ومُغيرَةَ بن شعبة فهدماه والحجر اليوم تحت منارة مسجد الطايف، وبها كرم الرهط كرم كان لعمرو بن العاص معروشاً على الف الف خشبة شرى كلّ خشبة درهم فلمّا حجّ سليمان بن عبد الملك احبّ ان ينظر اليه فلمّا رآه قال ما رايت لاحد مثله لو لا ان هذه الحرّة فى وسطه قالوا ليس بحرّة بل مسطاح الزبيب وكان زبيبه جُمع فى وسطه ليجفّ فرآه من بعيد ظنّه حرّة، وبها سجن عارم وهو الحبس الذى حبس فيه عبد الله بن الزبير محمّد ابن الحنفية يزوره الناس ويتبرّكون به سيّما الشيعة سيّما الكَيْسانية قال كُثَيّر يخاطب ابن الزبير

تُخَبِّر من لاقيتَ انّك عايذ ... بل العايذ المحبوس فى سجن عارم
ومن يَلْقَ هذا الشيخَ بالخيف من منا ... من الناس يعلم انه غير ظالم
سمّى النبى المصطفى وابن عمّه ... وفكّاك اغلال وقاضى مغارم
ابى هو لا يَشْرِى هُدًى بضلالة ... ولا يتّقى فى الله لومة لايم
فما نعمةُ الدنيا بباقٍ لاهله ... ولا شدّة البلوى بضربةِ لازم،

وينسب اليها الحجّاج بن يوسفَ الثقفى من فحول الرجال كان اوّل امره معلّماً لوشاقية سليمان بن نعيم وزير عبد الملك بن مروان وكان فصيحاً شاطراً قال عبد الملك لوزيره انّى اذا ترحّلت يتخلّف منّى اقوام اريد شخصاً يمنع الناس عن التخلّف فاختار الوزير الحجّاج لذلك فرأى فى بعض الايام ان الخليفة قد رحل وتخلّف عنه قوم من اصحاب الوزير فامرهم بالرحيل فامتنعوا وشتموه فى امّه bواختنه فاخذ الحجّاج النار واضرمها فى رحل الوزير فانتهى الخبر الى عبد الملك فاحضر الحجّاج وقال لم احرقت رحل الوزير فقال لانهم خالفوا امرك فقال للحجّاج ما عليك لو فعلت ذلك بغير الحرق فقال الحجّاج وما عليك لو عوّضته من ذلك ولا يخالف احد بعد هذا امرك فاعجب الخليفة كلامه وما

a) c فاخذ b) b واخبه

زال يعلو امره حتى وُلّى اليمن واليمامة ثم استعمل على العراق سنة خمس وسبعين وكان اهل العراق كل من جاءهم واليًا استخفّوا به وضحكوا منه واذا صعد المنبر رموه [l]بالحصاة فبعث عبد الملك اليهم الحجّاج فلمّا صعد المنبر متلثمًا وكان قصير القامة ضحكوا منه فعرف الحجّاج ذلك فاقبل عليهم وقال

انا ابنُ جَلا وطَلّاعُ الثّنايا متى اضعِ العمامة تعرفونى

ان امير المومنين نثل كنانته فوجدنى اصلب [k]عَوْدًا رماكم بى وانّى ارى روسًا دنا اوان [l]احصادها وانا الذى احصدها فدخل القومَ منه [m]رُعْبٌ فما زال بهم حتى اراهم الكواكب بالنهار، ولمّا بنى واسط عدّ فى حبسه ثلثة وثلثون الف انسان حبسوا بلا دم ولا تبعة ولا دين ومات فى حبسه احد وعشرون الفًا صبرًا ومن قتله بالسيف فلا يُعدّ ولا يُحْصى وقال يومًا على المنبر فى خطبته انطلبون منّى عدلَ عمر ولستم كرعية عمر وانّما مثلى لمثلكم كثير لبيّس المولى ولبيّس العشير، وكان فى مرض موته يقول

يا ربّ قد زعم الاعداء واجتهدوا ايمانهم انّنى من ساكنى النار

ايحلفون على عمياء ويحهم ما علمهم بعظم العفو غفّار،

وحكى عمر بن عبد العزيز انه راى الحجّاج فى المنام بعد مدّة من موته قال فرايتُه على شكل رماد على وجه الارض فقلتُ له الحجّاج قال نعم قلت ما فعل الله بك قال قتلنى بكلّ من قتلتُه مَرّةً مَرّةً وبسعيد بن جُبَيْر سبعين مرّة وانا ارجو ما يرجوه الموحّدون، وينسب الى الطايف سعيد بن السايب كان من اولياء الله وعباد الله الصالحين نادر الوقت عديم النظير وكان الغالب عليه الخوف من الله تعالى لا يزال دمعه جاريًا فعاتبه رجل على كثرة بكائه فقال له انّما ينبغى ان تعاتبنى على تقصيرى وتفريطى لا على بكائى، وقال له صديق له كيف اصبحت قال اصبحت انتظر الموتَ على غير عدّة وقال سفيان الثورى جلسنا يومًا نحدّث ومعنا سعيد بن السايب وكان يبكى حتى رحمه الحاضرون فقلت له يا سعيد لم تبكى وانت تسمع حديث اهل الخير فقال يا سفيان ما ينفعنى اذا ذكرت اهل الخير وانا عنهم بمعزل ۞

طَبَرْهِنْد قلعة فى بلاد الهند منيعة على قلّة جبل ليس لها الّا مصعد واحد وعلى راس الجبل مياه ومزارع وما احتاجوا اليه غزاها يمين الدولة محمود بن سبكتكين سنة اربع عشرة واربعماية وحاصرها زمانًا وضيّق على اهلها وكان عليها خمسماية [n]فيل فطلبوا الامان فآمنهم واقرّ صاحبها فيها على خراج

i) a.b بالحصاء   k) a.b عود   l) c حصادها   m) a.b رغب   n) b قيل

فاهدى صاحب القلعة الى السلطان هدايا كثيرة منها طاير على هيئة القمرى خاصّيته اذا احضر الطعام وفيه سمّ دمعت عيناه وجرى منهمـا ماء وتحجّر فاذا تحجّر سُحِق وجعل على الجراحات الواسعة لحمها وهذا الطاير لا يوجـد الّا فى ذلك الموضع ولا يتفرّج الّا فيه ✿

عدن مدينة مشهورة على ساحل بحر الهند من ناحية اليمن سمّيت بعَدَن ابن سنان بن ابرهيم عم لا ماء بها ولا مرعى شربهم من عين بينها وبين عدن مسيرة يوم وكان عدن فضاء فى وسط جبل على ساحل البحر والفضاء يحيط به الجبل من جميع الجوانب فقطع لها باب بالحديد فى الجبل فصار طريقـاً الى البرّ وانها مرفاء مراكب الهند وبلدة التجار ومرابح الهند فلهذا يجتمع اليها الناس ويحمل اليها متاع الهند والسند والصين والحبشة وفارس والعراق وقال الاصطخرى بها مغاص اللؤلؤ بها جبل النـار وهو جبل احمر اللون جدًّا فى وسط البحر قالوا هو الجبل الذى تخرج منه النار الّتى هى من اشراط السـاعة وسُكّان عدن يزعمون انهم من نسل هارون عم وهم المربّون ؛ وبها البئر المُعَطّلَة الّتى ذكرها الله تعالى فى القران ومن حديثها ان قوم صالح عم بعد وفـاتـه تفرّقوا بفلسطين فلحقت فرقة منهم بعدن وكانوا اذا حبس عنهم المطـر عطشوا وحملوا الماء من ارض بعيدة فاعطاهم الله بئرًا فتحجّبوا بها وبنوا عليهـا اركانًا على عدد القبايل كان لكلّ قبيلة فيهـا دلو وكان لهم ملك عادل يسوسهم فلمّا مات حزنوا عليه فمثل لهم الشيطان صنمًا على صورة ذلك الملك وكلّم القوم من جوف الصنم انى البستنى ربّى ثوب الالهية والآن لا اكل ولا اشـرب واخبركم بالغيوب فاعبدونى فانى اقربكم الى ربّكم زلفى ثم كان الصنم يامرهم وينهاهم فمال الى عبادة الصنم جميعهم فبعث الله اليهم نبيًّا فكذّبوه فقال لهم نبيّهم ان لم تتركوا عبادة الصنم يغور ماء بيركم فقتلوه فاصبحوا لم يجدوا فى البير قطرة ماء فمضوا الى الصنم فلم يكلّمهم الشيطان لمّا عاين نزول ملئكة العذاب فاتتهم صيحة فاهلكوا فاخبر الله تعالى عنهم وعن امثـالهم وكايّن من قرية اهلكناها وهى ظالمة فهى خاوية على عروشهـا وبير معطّلة وقصر مشيد والقصر المشيد بحضرموت وقد مرّ ذكره ويقال ان سليمـان بن داود عم حبس المردة مصفّدين فى هذه البير وهى محبسهم ✿

فاس مدينة كبيرة مشهورة فى بلاد بربر على برّ المغرب بين ثنيتين عظيمتين والعمارة قد تصاعدت حتى بلغت مستواها وقد تفجّرت كلّهـا عيوناً تسيل الى قرارة الى نهر منبسط الى الارض ينسـاب الى مروج خضر وعليهـا داخل

المدينة ستماية رَحًى ولها قهندز فى [٥]ارفع موضع منها ويسقيها نهر يسمّى [٦]المفروش، قال ابو عبيد البكرى فاس منقسمة قسمين وهى مدينتان مسورتان يقال لاحداهما عدوة القرويين وللاخرى عدوة الاندلسيين وفى كل دار جدول ماء وعلى بابها رَحًى وبستان وهى من اكثر بلاد المغرب ثماراً وخيراً واكثر بلاد المغرب يهوداً منها يختلفون الى ساير الافاق بها تُفّاح حلو يعرف بالاطرابلسى حسن الطعم جدًّا يصلح بعدوة الاندلسيين ولا يصلح بعدوة القرويين وسميذ عدوة الاندلسيين اطيب من سميذ عدوة القروين ورجال الاندلسيين اشجع من رجال القروين ونساؤهم اجمل ورجال القروين [٩]احمد من رجال الاندلسيين قال ابرهيم [٢]الاصيلى شعر

دخلت فاساً وبى شوق الى فاس والجبن ياخذ بالعينين والراس
فلست ادخل فاسًا ما حييت ولو اعطيت فاسًا وما فيها من الناس ✿

قيصور بلاد بارض الهند يجلب منها الكافور القَيْصُورى وهو احسن انواعه وذكروا ان الكافور يكثر فى سنة فيها رعود وبروق ورجف وزلازل وان قلّ ذلك كان نقصًا فى وجوده ✿

قبا قرية على ميلين من مدينة رسول الله صلعم بها مسجد التّقوى وهو المسجد الذى ذكره الله تعالى لمسجد اسّس على التقوى من اول يوم احقّ ان تقوم فيه فيه رجال يحبّون ان يتطهّروا والله يحبّ المطّهّرين ولمّا قدم رسول الله عم قُبا مهاجراً يريد المدينة اسّس هذا المسجد ووضع بيده الكريمة اوّل حجر فى محرابه ووضع ابو بكر رضه حجراً ثم اخذ الناس فى البناء وهو عامر الى زماننا هذا وسُئل اهله ان تطهّرهم فقالوا انا نجمع بين الحجر والماء، وبها مسجد الضِرارِ ويتطوّع الناس بهدمه وبها بِئْرُ غَرْسٍ كان رسول الله صلعم يستطيب ماءها ويسق فيها وقال ان فيها عينًا من عيون الجنّة ✿

قندار ناحية بارض الهند قال ابو الحسن المتكلّم كنت مجتازاً بناحية قندار فدخلت قرية من قراه فرايتُ شيخاً خيّاطاً فى مسجد فاودعت ثيابى عنده ومضيت ثم رجعت من الغد فرايت باب المسجد مفتوحاً والرزمة يشدّها فى المحراب فقلت ما اجهل هذا الخيّاط فجلست افتحها وارى شيئًا فشيئًا اذ دخل الخياط فقلت له كيف تركت ثيابى ههنا فقال افتقدت منها شيئًا قلت لا قال فما سوالك فاقبلت اخاصمه وهو يضحك قال انتم نشأتم فى بلاد الظلم وتعوّدتم اخلاق الارازل التى توجب السرقة والخيانة وانها لا تعرف ههنا

٥) a.b اربع   ٦) c المعروش   ٩) c اجمل   ٢) a.b الاصلى

ولو بقيت ثيابك فى الخراب حتى بليت ما مسّها احد واذا وجدنا شيئًا من ذلك فى مدد متطاولة نعلم انه كان من غريب اجتاز بنا فنركب خلفه ولا يفوتنا فندركه ونقتله فسالت عن غيره سيرة اهل البلد فقال كما ذكره الخيّاط وكانوا لا يغلقون الابواب بالليل وما كان لاكثرهم ابواب بل شئ يردّ الوحش والكلاب ✿

قشمير ناحية بارض الهند متاخمة لقوم من الترك فاختلط نسل الهند بالترك فاهلها اكثر الناس ملاحةً وحسناً ويضرب بحسن نسائهم المثل لهنّ قامات تامّة وصور مستوية وملاحة كثيرة وشعور طوال غلاظ وهذه الناحية تحتوى على نحو ستّين الفاً من المدن والضياع ولا سبيل اليها الّا من جهة واحدة ويغلق على جميعها باب واحد وحواليها جبال شوامخ لا سبيل للوحش ان يتسلّق اليها فضلاً عن الانس وفيها اودية وعرة واشجار ورياض وانهار، قال مسعر بن مهلهل شاهدتها وهى فى غاية المنعة ولاهلها اعياد فى روس الاهلة وفى نزول النيرين شرفهما ولهم رصد كبير فى بيت معمول من الحديد الصينى لا يعمل فيه الزمان ويعظّمون الثريا ولا يذبحون الحيوان ولا ياكلون البيض ✿

قمار مدينة مشهورة بارض الهند قال ابن الفقيه اهلها على خلاف ساير الهنود ولا يبيحون الزنا ويحرّمون الخمر وملكها يعاقبهم على شرب الخمر فيحمى الحديدة بالنار وتوضع على بدن الشارب ولا تترك الى ان تبرد فربّما يفضى الى التلف وينسب اليها العود القُمارى وهو احسن انواع العود ✿

كلبا مدينة بارض الهند قال فى تحفة الغرايب بها عمود من النحاس وعلى راس العمود تمثال بطّة من النحاس وبين يدى العمود عين فاذا كان يوم عاشوراء فى كلّ سنة ينشر البطّ جناحيه ويدخل منقاره العين ويعبّ ماءها فيخرج من العمود ماء كثير يكفى لاهل المدينة سنتهم والفاضل يجرى الى مزارعهم ✿

كله مدينة عظيمة منيعة عالية السور فى بلاد الهند كثيرة البساتين بها اجتماع البراهمة حكماء الهند قال مسعر بن مهلهل انها اول بلاد الهند ممّا يلى الصين وانها منتهى مسير المراكب اليها ولا يتهيأ لها ان يجاوزها والّا غرقت، بها قلعة يضرب بها السيوف القلعية وهى الهندية العتيقة لا تكون فى ساير الدنيا الّا فى هذه القلعة وملكها من قبل ملك الصين واليه قبلته وبيت عبادته ورسومه رسوم صاحب الصين ويعتقدون ان طاعة ملك الصين عليهم مباركة ومخالفته شوم وبينه وبين الصين ثلثماية فرسخ ✿

كنزة وقران موضعان باليمامة بها نخل كثير ومواش قال ابو زياد الكلابى نزل بهم رجل من بنى عقيل كنيته ابو مسلم كان يصطاد الذياب قالوا له ان ههنا ذيباً لقينا منه التباريح ان انت اصطدته فلك فى كلّ غنم شاة فنصب له الشبكة وحبله وجاء به يقوده وقال هذا ذيبكم فاعطونى ما شرطتم فابوا وقالوا كُلّ ذيبك فشدّ فى عنق الذيب قطعة حبل وخلّى سبيله وقال ادركوا ذيبكم فوثبوا عليه وارادوا قتلَهُ فقال لا عليكم ان وفيتم لى رددته فخلّوه ليردّه فذهب وهو يقول شعر

علقت فى الذيب حبلاً ثم قلت له　　الحق باهلك واسلم ايّها الذيب
ان كنت من اهل قُرّان فعدّلهم　　او اهل كنزة فاذهب غير مطلوب
المخلفين لما قالوا وما وعدوا　　وكلّ ما يلفظ الانسان مكتوب
سالته فى خلاء كيف عيشته　　فقال ماضٍ على الاعداء مرهوب
لى الفصيل من البعران آكله　　وان اصادف طفلاً وهو مصقوب
والنخل افسده ما دام ذا رطب　　وان شتوت ففى شاء الاعاريب
يا ابا مسلم احسن فى اسيركم　　فاننى فى يديك اليوم مجنوب ۞

كولم مدينة عظيمة بارض الهند قال مسعر بن مهلهل دخلت كَوْلَم وما رايت بها بيت عبادة ولا صنماً واهلها يختارون ملكاً من الصين اذا مات ملكهم وليس للهند ‎*‎طبيب الّا فى هذه المدينة عماراتهم عجيبة اساطين بيوتهم من خرز اصلاب السمك ولا ياكلون السمك ولا يذبحون الحيوان وياكلون الميتة وتعمل بها غضاير تباع فى بلادنا على انه صينى وليس كذلك لان طين الصين اصلب من طين كولم واصبر على النار وغضاير كولم لونها ادكن وغضاير الصين ابيض وغيره من الالوان ۰ بها منابت الساج المفرط الطول ربّما جاوز مائة ذراع واكثر وبها البقم والخيزران والقنا بها كثير جدًّا وبها الراوند وهو قرع ينبت هناك ورقه السادنج الهندى العزيز الوجود لاجل ادوية العين ويحمل اليها اصناف العود والكافور واللبان والعود يجلب من جزاير خلف خطّ الاستواء ثم يصل الى منابته احد ولا يُدْرى كيف شجره وانّما الماء ياتى به الى جانب الشمال وبها معدن الكبريت الاصفر ومعدن النحاس ينعقد دخانه توتياء جيّدًا ۞

مدينة يثرب هى مدينة الرسول صلعم وهى فى حرّة سبخة مقدار نصف مكّة من خصايصها ان من دخلها يشمّ رايحة الطيب وللعطر فيها فضل رايحة لم

*) طبيب o

توجد فى غيرها واهلها احسن الناس صوتاً قيل لبعض المَدَنيّين ما بالكم انتم احليب الناس صوتاً فقال مثلنا كالعيدان خلت اجوافنا فطاب صوتنا، بهـا التمر الصَّيْحَانى لم يوجد فى غيرها من البلاد وبها حبُّ البان يحمل منها الى ساير البلاد وعن ابن عبّاس ان النبى عم حين عزم الهجرة قال اللهم انك قد اخرجتنى من احبّ ارضك الىّ فانزلنى احبّ ارضك اليك فانزله المدينة وراى النبى صلعم بِلال بن حَمامة وقد هاجر فاجتوى المدينة وهو يقول

الا ليت شعرى هل ابيتنّ ليلةً بفخٍّ وحولى اذخر وجَليـلُ
وهل ¹اردن يوماً مياه مَجَنَّـة وهل يَبْدُوَنْ لى شامةٌ وطَفيلُ

فقال صلعم "²خفت يا ابن السوداء لم قال اللهم حَبّب الينا المدينة كما حبّبت مكّة واشدّ وصحّحها وبارك لنا فى صاعها ومُدّها وانقل حمّاها الى خَيْبَرَ والجحفة، وعن ابى هريرة ان رسول الله صلعم قال ان ابرهيم عبد الله وخليله وانا عبد الله ورسوله وان ابرهيم حرّم مكّة وانى حرّمت المدينة ما بين لابتيها عضاهها وصيدها لا يحمل فيها سلاح لقتال ولا تقطع منها شجرة الّا لعلف البعير، وعن ابى هريرة عن النبى صلعم من صبر على لاوآء المدينة وشدّتها كنت له يوم القيمة شفيعاً او شهيداً، والمدينة مسوّرة ومسجد النبى عم فى وسطها وقبره فى شرقى المسجد وبجنبه قبر ابى بكر وبجنب قبر ابى بكر قبر عمر، وكتب الوليد بن عبد الملك الى صاحب الروم طلب منه صُنّاعاً لعمارة مسجد رسول الله صلعم فبعث اليه اربعين رجلاً من صُنّاع الروم واربعين من صُنّاع القبط ووجّه معهم اربعين الف مثقال ذهباً واحمالاً من الفُسَيْفساء فجاء الصناع وخمّروا النورة سنة للفسيفساء وجعلوا اساسها بالحجارة وجعلوا اسطوانات المسجد من حجارة مدوّرة فى وسطها اعمدة حديد وركبوها بالرصاص وجعلوا سقفها منقّشة مزوّقة بالذهب وجعلوا بلاط المحراب مذهباً وجعلوا وجه الحايط القبلى من داخله بازار رخام من اساسه الى قدر قامة وفى وسط المحراب مرآة مربعة ذكروا انها كانت لعايشة والمنبر كان للنبى قد غشى بمنبر آخر وقال عم ما بين قبرى ومنبرى روضة من رياض الجنّة، بها بئر بُضاعة روى ان النبى عم توضّأ بمائها فى دلو وردّ الدلو الى البير وشرب من مائها وبصق فيها وكان اذا مرض المريض فى ايّامه يقول اغسلوه بماء بضاعة فاذا غسل فكانّما انشط من عقال وقالت أَسْماء بنت ابى بكر كنّا نغسل المرضى من بير بضاعة ثلثة ايام فيعافون، بها بير ذَرْوانَ ويقال لها بير كملى فى البير المشهورة

¹) اردن ، ²) حبّب يوم السوداء ،

عن ابن عبّاس طُبَّ رسول الله صلعم حتى مرض مرضًا شديدًا فبينما هو بين النايم واليقظان راى ملكَيْن احدهما عند راسه والاخر عند رجليه فقال الذى عند رجليه للذى عند راسه ما وجعه فقال طُبّ قال ومن طبّه قال لبيد بن الاعصم اليهودى قال واين طبّه قال فى كربة تحت صخرة فى بير كملى وهى بير ذروان فانتبه النبى صلعم وحفظ كلام الملكين فبعث عليًّا وعمّارًا مع جمع من الصحابة الى البير فنزحوا ماءها حتى انتهوا الى الصخرة فقلبوها ووجدوا الكربة تحتها وفيها وتْرٌ فيها احدى عشرة عقدة فاحرقوا الكربة بما فيها فزال عنه عم ما كان به وكانه انشط من عقال فانزل الله تعالى عليه المعوّذتين احدى عشرة اية على عدد عُقده، بهما بير عُرْوَةَ تنسب الى عروة ابن الزُّبَيْر قال الزبير بن بكّار ماء هذه البير من مرّ بالعقيق ياخذه هدية لاهله ورايت ابى يامر به فُيغلى ثم ياخذه فى قوارير يهديه الى الرشيد وهو بالرّقة وقال السرى بن عبد الرحمن الانصارى شعر

كفّنونى ان مُتُّ فى درع اروى   واجعلوا لى من بير عروة مائى

سخنة فى الشتاء باردة الصيف   سراج فى الليلة الظلماء،

واهل المدينة الانصار عليهم الرحمة والرضوان ان الله تعالى اكثر من الثناء عليهم فى القران وقد خصّ بعضهم بخاصّية لم توجد فى غيرهم منهم حَمِيُّ الدَّبْر وهو عاصم بن الأَقْلَح رضوان الله عليه استشهد واراد المشركون ان يمثّلوا به فبعث الله الزنابير احاطوا به ومنعت المشركون الوصول اليه، ومنهم بليع الارض وهو حبيب بن ثابت رضوان الله عليه صلبه المشركون فبعث رسول الله صلعم من ياخذه ويدفنه فاخذوه وقبل دفنه فقدوه وبلعته الارض، ومنهم غسيل الملايكة وهو حنظلة بن راهب رضوان الله عليه استشهد يوم أُحُد فبعث الله تعالى فوجًا من الملايكة رفعوه من بين القتلى وغسلوه فسُمّى غسيل الملايكة، ومنهمَ ذو الشهادتَيْن وهو خزيمة بن ثابت رضوان الله عليه اشترى رسول الله صلعم فرسًا من اعرابىّ والاعرابى انكر الشرى فقال رسول الله عم انى اشتريت منك فقال الاعرابى من يشهد بذلك فقال خزيمة بن ثابت انى اشهد ان رسول الله صلعم اشترى منك فقال له رسول الله عم كيف تشهد وما كنتَ حاضرًا فقال يا رسول الله انّى أُصَدّقك فى اخبار السموات والاخبار عن الله تعالى فما اصدّقك فى شرى فرس فامر الله تعالى نبيّهُ عم ان يجعل شهادته مكان شهادتين، ومنهم من اهتزّ العرش لموته وهو سعد بن مُعاذ رضوان الله عليه سيّد الاوس قال رسول الله صلعم اهتزّ العرش لموت سعد بن معاذ ☆

المشقر حصن بين نَجْران والبحرين على تلّ عالٍ يقال انه من بناء طسم يقال له فم بنى تميم لان المُكَعْبِر عامل كسرى غدر بنى تميم فيه وسببه ان وهرز عامل كسرى على اليمن بعث اموالًا وطرفًا الى كسرى فلمّا كانت ببلاد بنى تميم وثبوا عليها واخذوها فاخبر كسرى بذلك فاراد ان يبعث اليهم جيشًا فاخبر ان بلادهم بلاد سوء قليلة الماء فاشير اليه بان يرسل الى عامله بالبحرين ان يقتلهم وكانت تميم تصير الى هجر للميرة فامر العامل ان ينادى لا تُطْلَق الميرة الّا لبنى تميم فاقبل اليه خلق كثير فامرهم بدخول المُشَقَّر واخذ الميرة والخروج من باب آخر فيدخل قوم بعد قوم فيقتلهم حتى قتلوا عن آخرهم وبعث بذراريهم فى السفن الى فارس ✿

مغمس موضع بين مكّة والطايف به قبر ابى رِغَالٍ مرّ به النبىُّ صلعم فامر برجمه فصار ذلك سنّة من مرّ به يرجمه قيل ان ابا رغال اسمه زيد بن مخلف كان ملكًا بالطايف يظلم رعيّته فمرّ بامراة ترضع يتيمًا بلبن ماعز لها فاخذ الماعز منها فبقى اليتيم بلا لبن فمات وكانت سنة مجدبة فرماه الله تعالى بقارعة اهلكته، وقيل ان ابرهة بن الصبّاح لمّا عزم هدم الكعبة مرّ بالطايف بجنوده وفيوله فاخرج اليه ابو مسعود الثقفى فى رجال ثقيف سامعين [٧]مطيعين فطلب ابرهة [٦٧]منهم دليلًا يدلّه على مكّة فبعثوا معه رجلًا يقال له ابو رغال حتى نزل المُغَمَّس فمات ابو رغال هناك فرجم العرب قبره وفيه قال جرير بن الخَطَفَى

اذا مات الفرزدق فارجموه كما ترمون قبر ابى رغال ✿

مراكش مدينة من اعظم مدن بلاد المغرب واليوم سرير ملك بنى عبد المومن وهى فى البرّ الاعظم بينها وبين البحر عشرة ايّام فى وسط بلاد البربر وانها كثيرة الجنان والبساتين ويخرق خارجها الخلجان والسواقى وياتيها الارزاق من الاقطار والبوادى مع ما فيها من جنى الاشجار والكروم لله يتحدّث بطيبها فى الافاق والمدينة ذات قصور ومبان محكمة، بها بستان عبد المومن ابن على ابى الخلفاء وهو بستان طوله ثلثة فراسخ وكان ماؤه من الابار فجلب اليها ماء من اعماق تسير تسقى بساتين لها وحكى ابو الربيع سليمان المُلْتانى ان دروة مَرَّاكش اربعون ميلًا، ينسب اليها الشيخ الصالح سنى بن عبد الله المراكشى وكان شيخًا مستجاب الدعوة ذكر ان القطر حبس عنهم فى ولاية يعقوب بن يوسف فقال ادع الله تعالى ان يسقينا فقال الشيخ ابعث الى

[٧]) a.b ضايعين [٦٧]) a.b منه

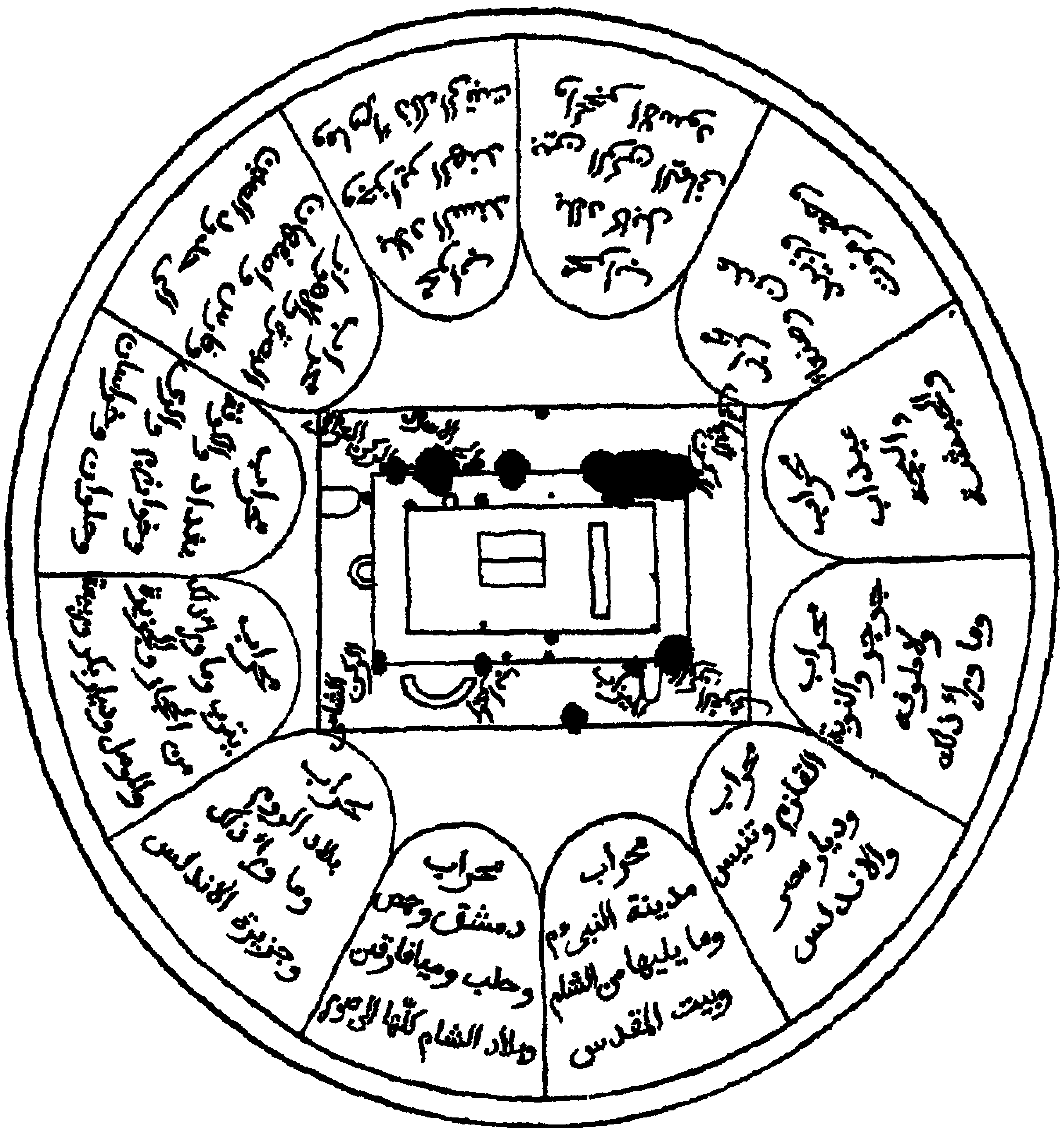
خمسين الف دينار حتى ادعو الله تعالى ان يسقيكم فى اىّ وقت شئتم فبعث اليه ذلك ففرّقها على المحاويج ودعا فجاءهم غيث مدرار اياماً فقالوا له كفينا ادع الله ان يقطعه فقال ابعث الىّ خمسين الف دينار حتى ادعو الله ان يقطعه ففعل ذلك ففرّق المال على المحاويج ودعا الله تعالى فقطعه والله الموفق ❁

مكة هى البلد الامين الذى شرّفه الله تعالى وعظّمه وخصّه بالقسم وبدعاء الخليل عم ربّ اجعل هذا بلداً آمناً وارزق اهله من الثمرات واجعله مثابةً للناس وآمناً للخايف وقبلةً للعباد ومنشأً لرسول الله صلعم وعن رسول الله عم من صبر على حرّ مكّة ساعة تباعدت عنه جهنم مسيرة عام وتقرّبت منه الجنّة مايتى عام انها لم تحلّ لاحد كان قبلى ولا تحلّ لاحد كان بعدى وما احلّت لى الّا ساعة من نهار ثم هى حرام لا يُعضد شجرها ويحتشّ [x]خلاها ولا يلتقط ضالتها الّا لمنشد، وعن ابن عبّاس ما اعلم على الارض مدينة يرفع[z] فيها حسنةٌ مايةً الّا مكّة ويكتب لمن صلّى ركعة ماية ركعة الّا مكة ويكتب لمن نظر الى بعض بنيانها عبادة الدهر الّا مكة ويكتب لمن يتصدّق بدرهم الف درهم الّا مكة، وهى مدينة فى وادٍ والجبال مشرفة عليها من جوانبها وبناؤها حجارة سود ملس وبيض ايضا وهى طبقات [y]مبيّضة نظيفة حارّة فى الصيف جدًّا الّا ان ليلها طيبٌ وعرضها سعة الوادى وماؤها من السماء ليس بها نهر ولا بير يشرب ماؤها وليس بجميع مكّة شجر مثمر فاذا جُزْتَ الحرمَ فهناك عيون وابار ومزارع ونخيل وميرتها تحمل اليها من غيرها بدعاء الخليل عم ربّنا انى اسكنت من ذرّيّتى بواد غير ذى زرع الى قوله من الثمرات، واما الحرم فله حدود مضروبة بالمنار قديمة بيّنها الخليل عم وحدّه عشرة اميال فى مسيرة يوم وما زالت قريش تعرفها فى الجاهلية والاسلام فلمّا بعث رسول الله صلعم اقرّ قريشاً على ما عرفوه فما كان دون المنار لا يحلّ صيده ولا يختلى خشيشه ولا يقطع شجره ولا ينفّر طيره ولا يترك الكافر فيه ومن عجيب خواصّ الحرم ان الذيب [z]يتبع الظبى فاذا دخل الحرم كفّ عنه، واما المسجد الحرام فاول من بناه عمر بن الخطاب فى ولايته والناس ضيّقوا على الكعبة والصقوا دورهم بها فقال عمر ان الكعبة بيت الله ولا بُدَّ لها من فناء فاشترى تلك الدور وزادها فيه واتّخذ للمسجد جداراً نحو القامة ثم زاد عثمان فيه ثم زاد عبد الله بن الزبير فى اتقانه وجعل فيها عُمُداً من الرخام

x) c خلالها y) a.b مبيطه, d مطبقة z) a.b يربع, c يرفع

وزاد فى ابوابه وحسنه ثم زاد عبد الملك بن مروان فى ارتفاع حيطانها وحمل السّوارى اليها من مصر فى الماء الى جُدّة ومن جدّة الى مكة على العَجَل وامر الحجّاج فكساها الديباج ثم الوليد بن عبد الملك زاد فى حُلى البيت لمّا فتح بلاد الاندلس فوجد بطليطلة مايدة سليمان عم كانت من ذهب ولها اطواق من الياقوت والزبرجد فضرب منها حُلى الكعبة والميزاب فالاولى المنصور وابنه المهدى زادوا فى اتقان المسجد وتحسين هيئته والآن طول المسجد الحرام ثلثماية ذراع وسبعون ذراعاً وعرضه ثلثمـاية ذراع وخمس عشرة ذراعاً وجميع اعمدة المسجد اربعماية واربع وثلثون عموداً ، واما الكعبة زادها الله شرفاً فانّها بيت الله الحرام ان اول ما خلق الله تعالى فى الارض مكـان الكعبة ثم دحى الارض من تحتها فهى سرّة الارض ووسط الدنيا وامّ القرى قال وهب لمّا اهبط آدم عم من الجنّة حزن واشتدّ بكاؤه فعزّاه الله بخيمة من خيامها وجعلها موضع الكعبة وكانت ياقوتة حمراء وقيل دُرّة مجوّفة من جواهر الجنّة ثم رفعت بموت آدم عم فجعل بنوه مكانها بيتاً من حجارة فهدم بالطوفان وبقى على ذلك الفى سنة حتى امر الله تعالى خليله ببنائه فجاءت السكينة كانها سحابة فيها راس يتكلّم فبنا الخليل واسمعيل عليهما السلام على ما ظلّلته ، وامّا صفة الكعبة فانهـا فى وسط المسجد مربع [illegible] على الارض قدر قامة عليه مصراعَن ملبّسان بصفايح الفضّة تُليت بالذهب وطول الكعبة اربعة وعشرون ذراعاً وشبر وعرضها ثلثة وعشرون ذراعاً وشبر وذرع دور الحجر خمسة وعشرون ذراعاً وارتفاع الكعبة سبعة وعشرون ذراعاً والحجر [illegible] جهة الشـام يصبّ فيه الميزاب وقد البست حيطان الحجر مع [illegible] الرخـام وارتفـاعه حقوٌ وحول البيت شاذروان مجصّص ارتفـاعه ذراع فى عرض مثله وقاية للبيت من السيل والباب فى وجهها الشرقى على قدر قامة من الارض طوله ستّة اذرع وعشر اصابع وعرضه ثلثة اذرع وثمانية عشر اصبعـاً والحجر الاسود على راس صخرتين وقد نُحِتَ من الصخر مقدار ما دخل فيه الحجر والحجر الاسود حالك على الركـن الشرقى عند الباب فى الزاوية وهو على مقدار راس انسان وذكر بعض المكّيين حديثًا رفعوا على مشايخهم انهم نظروا الى الحجر الاسود عند عمـارة ابن الزبير البيت فقدّروا طوله ثلثة اذرع وهو ناصع البياض الّا وجهه الظاهر وارتـفـاع الحجر من الارض ذراعان وثلث ذراع وما بين الحجر والبـاب الملتزم سمّى بذلك لالتزامه الدعاء كانت العرب فى الجاهلية تتحالف هناك فمن دعـا على ظـالم هناك او حلف اثمـاً عجّلت عقوبته وداخل البيت فى الحـايط الغربى الجزعة

على ستّة اذرع من قاع البيت وهى [a]سوداء مخطّطة ببياض طولها اثنا عشر فى مثل ذلك وحولها طوق من ذهب عرضه ثلث اصابع ذكر ان النبى عم جعلها على حاجبه الايمن والميزاب [b]متوسّط على جدار الكعبة بارز عنه قدر اربعة اذرع وسعته وارتفاع حيطانه كلّ واحد ثمان اصابع وباطنه صفايح الذهب والبيت مستّر بالديباج ظاهره وباطنه ويجدّد لباسه كلّ سنة عند الموسم فاذا كثرت الكسوة خفّف عنه واخذها سدنة البيت وهم بنو شيبة وهذه صفة الكعبة والمسجد الحرام حولها ومكة حول المسجد والحرم حول مكة والارض حول الحرم هكذا



روى عن النبى عم ان الله تعالى قد وعد هذا البيت ان يحجّه فى كل سنة ستمائة الف فان نقصوا كمّلهم بالملائكة وان الكعبة كالعروس المزفوفة وكلّ من

a) a.b.c. سواد مخطط   b) a.b موسطة, c متوسطة

حجّها متعلّق باستارها يسعون معها حتى تدخل الجنّة فيدخلون معها، وعن علىّ ان الله تعالى قال للملايكة انى جاعل فى الارض خليفة قالوا اتجعل فيها من يفسد فيها فغضب عليهم واعرض عنهم فطافوا بعرش الله سبعاً كما يطوف الناس بالبيت اليوم يسترضونه يقولون لبيك اللهم لبيك ربّنا معذرة اليك نستغفرك ونتوب اليك فرضى عنهم وقال ابنوا فى الارض بيتاً يطوف به عبادى من غضبت عليه أرْضَى عنه كما رضيت عنكم، واما خصايص البيت وعجايبه فان ابرهة بن الصبّاح قصده واراد هدمه فاهلكه الله تعالى بطير ابابيل وذكر ان اساف بن عمرو ونايلة بنت سهيل زنيا فى الكعبة مسخهما الله تعالى حجرين نصب احدهما على الصّفا والاخر على المرْوة ليعتبر بهما الناس فلمّا طال مكثهما وعُبِدت الاصنام عُبِدَا معها الى ان كسرهما رسول الله فيما كسر من الاصنام، ومن عجايب البيت ان لا يسقط عليه حمام الّا اذا كان عليلاً واذا حاذى الكعبة عَرَقَة من طير تفرّقت فرقتين ولم يعلها طاير منها واذا اصاب المطر احد جوانبها يكون الخصب فى تلك السنة فى ذلك الجانب فاذا عمّ المطر جميع الجوانب عمّ الخصب جميع الجوانب ومن سنّة اهل مكة ان من علا الكعبة من عبيدهم يعتقونه وفى مكة من الصلحاء من لم يدخل الكعبة تعظيماً لها، وعن يزيد بن معوية ان الكعبة كانت على بناء الخليل عم الى ان بلغ النبى صلعم خمساً وثلثين سنة فجاءها سيل عظيم هدمها فاستانفوا عمارتها وقريش ما وجدوا عندهم مالاً لعمارة الكعبة الى ان رمى البحر بسفينة الى جُدّةَ فتحطّمت فاخذوا خشبها واستعانوا بها على عمارتها فلما انتهوا الى موضع الركن اختصموا واراد كلّ قوم ان يكونوا هم الذين يضعونه فى موضعه وتفاقم الامر بينهم حتى تناصفوا على ان يجعلوا ذلك لاوّل طالع فطلع عليهم النبى صلعم فاحتكموا اليه فقال هلموا ثوباً فاتى به فوضع الركن فيه ثم قال لتاخذ كلّ قبيلة بناحية من الثوب ففعلوا ذلك حتى اذا رفعوه الى موضعه اخذ النبى عم الحجر بيده ووضع فى الركن، وعن عايشة قلت سالت رسول الله صلعم عن الحاجر امن البيت هو قال نعم قلت فما بالهم لم ^c^يدخلوه فى البيت فقال صلعم ان قومك قصرت بهم النفقة قلت فما شان بابه مرتفعاً قال فعلوا ذلك ليدخلوا من شاءوا ويمنعوا من شاءوا ولو لا ان قومك حديثوا عَهْد بالجاهلية اخاف ان تنكر قلوبهم لنظرت انى ادخل الحجر فى البيت فادخل عبد الله بن الزبير عشرة من الصحابة حتى سمعوا منها ذلك ثم هدم البيت

c) a.b ياخذوه

وبناها على ما حكت عايشة فلمّا قتل الحجّاجُ ابنَ الزبير ردّها على ما كان واخذ بقية الاحجار وسدّ بها الغربى ورصّف الباقى فى البيت فهى الآن على بناء الحجّاج ❁

وامّا الحجر الاسود فجاء فى الخبر انه ياقوتة من يواقيت الجنّة وانه يبعث يوم القيمة وله عينان ولسان يشهد لمن استلمه بحقّ وصدق، روى ان عمر ابن الخطّاب قبّله وبكى حتى علا نشيجه فالتفت فراى عليًّا فقال يا ابا الحسن ههنا تسكب العبرات واعلم انه حجر لا يضرّ ولا ينفع ولو لا انّى رايت رسول الله صلعم يُقَبّله ما قبّلتُهُ فقال علىٌّ بلى هو يضرّ وينفع يا عمر لان الله تعالى لمّا اخذ الميثاق على الذرية كتب عليهم كتابًا والقمه هذا الحجر فهو يشهد للمومن بالوفاء وعلى الكافر بالجحود وذلك قول الناس عند الاستلام اللهم ايمانًا بك وتصديقًا بكتابك ووفاء بعهدك، قال عبد الله بن عبّاس ليس فى الارض شىء من الجنّة الّا الركن الاسود والمقام فانهما جوهرتان من جواهر الجنّة ولو لا مسّهما من اهل الشرك ما مسّهما ذو عاهة الا شفاه الله تعالى ولم يزل هذا الحجر محترمًا فى الجاهلية والاسلام يقبّلونه الى ان دخلت القرامطة مكة سنة سبع عشرة وثلثماية عنوة فنهبوها وقتلوا الحجّاج واخذوا سلب البيت وقلعوا الحجر الاسود وحملوه الى الاحساء من ارض البحرين حتى توسّط فيه الشريف ابو على عمر بن يحيى العلوى بين الخليفة المطيع لله وبين القرامطة سنة خمس وثلثين فاخذوا مالًا عظيمًا وردّوه فجاءوا به الى الكوفة وعلّقوه على الاسطوانة السابعة من اساطين الجامع ثم حملوه على مكانه، وحكى ان رجلًا من القرامطة قال لبعض علماء الكوفة وقد رآه يقبّل الحجر ويتمسّح به ما يُؤَمّنكم انّا غيّبنا ذلك الحجر وجئنا بمثله فقال ان لنا فيه علامةً وهو انا اذا طرحناه فى الماء يطفو فجاءوا بماء والقى فيه فطفا ❁

وامّا المقام فانه الحجر الذى وقف عليه الخليل عم حين اذّن فى الناس [d]بالحجّ وذرع المقام [e]ذراع وهو مربع سعة اعلاه اربع عشرة اصبعًا فى مثلها ومن اسفله مثل ذلك وفى طرفيه طوق من ذهب وما بين الطرفين بارز لا ذهب عليه طوله من نواحيه كلّها تسع اصابع وعرضه عشرة اصابع وعرضه من نواحيه احد وعشرون اصبعًا والقدمان داخلتان فى الحجر سبع اصابع وبين القدمين من الحجر اصبعان ووسطه قد استدقّ من التمسّح وهو فى حوض مربّع حوله رصاص وعليه صندوق ساج فى طرفه سلسلتان يقفل عليها قفلان، قال عبد

d) الحجّ e. e) ذراعا e.

الله بن شعيب بن شيبة ذهبنا نرفع المقام فى عهد المهدى فانثلم وهو حجر رَخْوٌ فخشينا ان ينفتّت كتبنا به الى المهدى فبعث الينا الف دينار فصببناها فى اسفله واعلاه وهو الذى عليه اليوم ✿

وبها جبل ابى قُبَيْس وهو جبل مطلٌّ على مكة تزعم العوامّ ان من اكل عليه الراس المشوى يامن من وجع الراس وكثير من الناس يفعلون ذلك والله اعلم بصحّته، وبها الصَّفَا والمَرْوَةُ وهما جبلان ببطحاء مكة قيل ان الصفا اسم رجل والمروة اسم امراة زنيا فى الكعبة مسخهما الله تعالى حجراً فوضعوا كلّ واحد على الجبل المسمّى باسمه لاعتبار الناس وجاء فى الحديث ان الدابّة التى هى من اشراط الساعة تخرج من الصفا وكان عبد الله بن عبّاس يضرب عصاه على الصفا ويقول ان الدابة لتسمع قرع عصاى هذا، والواقف على الصفا يكون بحذآء الحجر الاسود والمروة تقابل الصفا، وبها جبل ثَوْر أَطْحَل وهو جبل مبارك بقرب مكة يقصده الناس لزيارة الغار الذى كان فيه النبى صلعم مع ابى بكر حين خرج من مكة مهاجراً وقد ذكر الله تعالى فى كتابه العزيز اذ اخرجه الذين كفروا الاية يزوره الناس متبرّكين به، وبها ثَبِير وهو جبل عظيم بقرب منى يقصده الناس زايرين متبرّكين به لانه اهبط عليه الكبش الذى جعله الله فدآء لاسمعيل عم وكان قرنُهُ معلّقاً على باب الكعبة الى وقت [f]الغرق قبل المبعث [g]بخمس سنين رآه كثير من الصحابة ثم ضاع بخراب الكعبة [h]بالغرق وتقول العرب اشرق ثبير كيما نغير اذا ارادوا استعجال الفجر، وبها جبل حِرآء وهو جبل مبارك على ثلثة اميال من مكة يقصده الناس زايرين وكان النبى عم قبل ان ياتيه الوحى حُبّب اليه الخلوة وكان ياتى غاراً فيه واتاه جبرئيل عم فى ذلك الغار وذكر ان النبى صلعم ارتقى ذروته ومعه نفر من اصحابه فتحرّك فقال عم اسكن حرا فما عليك الا نبىّ او صديق او شهيد فسكن، وبها قُدْقُد وهو من الجبال التى لا يوصل الى ذروتها وفيه معدن البرام يحمل الى ساير بلاد الدنيا ✿

وبها بير زَمْزَم وهى البير المشهورة المباركة بقرب الكعبة قال مجاهد ماء زمزم ان شربت منه تريد شفآء شفاك الله وان شربته لظمأ ارواك الله وان شربت لجوع اشبعك الله، قال محمد بن احمد [i]الهمذانى كان ذرع زمزم من اعلاها الى اسفلها اربعين ذراعاً وفى قعرها ثلث عيون عين حذآء الركن الاسود

---

[f]) a.b الغرق, c العرف [g]) c بخمسين سنة [h]) a.b بالغرق, c بالغرف
[i]) c.d الهمدانى

واخرى حذاء ابى قُبَيْس وقلّ ماؤها فى سنة ثلث وعشرين ومايتين فحفروا فيها تسعة اذرع فزاد ماؤها ثم جاء الله تعالى بالامطار والسيول فى سنة خمس وعشرين ومايتين فكثر ماؤها وذرعها من راسها الى الجبل المنقور فيه احد عشر ذراعاً وهو مطوىّ والباقى وهو تسعة وعشرون ذراعاً منقور فى الحاجر وذرع تدويرها احد عشر ذراعاً وسعة فمها ثلثة اذرع وثلثا ذراع وعليها ميلان ساج مربعة فيها اثنا عشر بكرة يُستقى عليها واول من عمل الرخام عليها وفرش به ارضها المنصور وعلى زمزم قبّة مبنيّة فى وسط الحرم عند باب الطواف تجاه باب الكعبة، فى الخبر ان الخليل عم ترك اسمعيل وأمّه عند الكعبة وكرّ راجعاً قالت له هاجر الى من تكلنا قال الى الله قالت حسبنا الله فاقامت عند ولدها حتى نفد ماؤها فادركتها الحنّة على ولدها فتركت اسمعيل بموضعه وارتقت[k] الى الصفا تنظر هل ترى عيناً او شخصاً فلم تر شيئاً فدعت ربّها واستسقته ثم نزلت حتى اتت المروة ففعلت مثل ذلك ثم سمعت صوت السباع فخشيت على ولدها فاسرعت نحو اسمعيل فوجدته يفحص الماء من عين قد انفجرت من تحت خدّه وقيل بل من تحت عقبه فلمّا رات هاجر الماء يسرى جعلت تحوّطه بالتراب لئلّا يسيل قيل لو لم تفعل ذلك لكان عيناً جارية قالوا وتطاول الايام على ذلك حتى عفتها السيول والامطار ولم يبق لها اثر، وعن علىّ كرم الله وجهه ان عبد المطّلب بينا هو نائم فى الحاجر اذ أُمِرَ بحفر زمزم قال وما زمزم قالوا لا تنزف ولا تهدم يسقى الحجيج الاعظم عند نُقْرَة الغراب الاعصم فغدا عبد المطّلب ومعه الحرث ابنه فوجد الغراب ينقر بين أسّاف ونائلة فحفر هناك فلمّا بدا الطىّ كبّر فاستشركه قريش وقالوا انه بير ابينا اسمعيل ولنا فيه حقّ فتحاكموا الى كاهنة بنى سعد باشراف الشام وساروا حتى اذا كانوا ببعض الطريق نفد ماؤهم وظمأوا وايقنوا[l] بالهلاك فانفجرت من تحت خفّ عبد المطّلب عين ماء فشربوا منها وعاشوا وقالوا قد والله قضى لك علينا لا نخاصمك فيها ابداً ان الذى سقاك الماء بهذه الفلاة لهو الذى سقاك زمزم فانصرفوا فحفر عبد المطلب زمزم فوجد فيها غزالَيْن من ذهب واسيافاً قلعيّة كانت جُرْهُم دفنتها فيها وقت خروجهم من مكة فضرب الغزالين بباب الكعبة واقام سقاية الحاجّ بمكة والله الموفق، وينسب الى مكة المهاجرون الذين اكثر الله تعالى عليهم من الثناء فى كتابه المجيد وخصّ بعضهم بمزيد فضيلة وهم المبشرة العشرة ذكر ان رسول الله صلعم قال انهم فى الجنّة وهم ابو بكر وعمر

k) *c* وارتفعت   l) *a.b* واقبلوا

وعثمان وعلى وطلحة والزبير وسعيد وعبد الرحمن بن عوف وابو عبيدة ابن الجرّاح رضوان الله عليهم اجمعين ❊

ملتان هى آخر مدن الهند ممّا يلى الصين مدينة عظيمة منيعة حصينة جليلة عند اهل الصين والهند وانها بيت حجّهم ودار عبادتهم كمكّة لنا واهلها مسلمون وكفّار والمدينة فى دولة المسلمين [m]وللكفّار بها القبّة العظمى والبدّ الاكبر والجامع مصاقب لهذه القبّة والاسلام بها ظاهر والامر بالمعروف والنهى عن المنكر شامل كلّ ذلك عن مسعر بن مهلهل، وقال الاصطخرى مدينة حصينة منيعة دار الملك ومجمع العسكر والملك [n]المسلم لا يدخل المدينة الّا يوم الجمعة يركب الفيل ويدخل المدينة لصلوة الجمعة، بها صنم يعظّمه الهند ويحجّ اليه من اقصى بلاد الهند ويتقرّب اليه كلّ سنة باموال عظيمة لينفق على بيت الصنم والمعتكفين منهم وبيت الصنم قصرٌ مبنىٌّ فى اعمر موضع بين سوق العاجنين وسوق الصّفّارين وفى وسط القصر قبّة فيها الصنم، قال مسعر بن مهلهل سمك القبّة فى الهواء ثلثماية ذراع وطول الصنم عشرون ذراعًا وحول القبّة بيوت يسكنها خدم الصنم والعاكفون عليه وليس فى مُلْتان عُبّاد الصنم الّا فى هذا القصر، وصورة الصنم انسان جالس مربعًا على كرسى وعيناه جوهرتان وعلى راسه اكليل ذهب مادّ ذراعيه على ركبتيه منهم من يقول من خشب ومنهم من يقول من غير خشب البس بدنه مثل جلد السختيان الاحمر الّا ان يديه لا تنكشف وجعل اصابعه من يديه كالقابض اربعة فى الحساب وملك ملتان لا يبطل ذلك الصنم لانه يحمل اليه اموال عظيمة ياخذها الملك وينفق على سدنة الصنم شيئًا معلومًا واذا قصدهم الهند محاربين اخرج المسلمون الصنم ويظهرون كسره [o]او احراقه فيرجعون عنهم، حكى ابن الفقيه ان رجلًا من الهند اتى هذا الصنم وقد اتّخذ لراسه تاجًا من القطن ملطخًا بالقطران ولاصابعه كذلك واشعل النار فيها ووقف بين يدى الصنم حتى احترق، وينسب اليها هارون بن عبد الله مولى الازد كان شجاعًا شاعرًا ولمّا حارب الهند المسلمين بالفيل لم يقف قدام الفيل شىء وقد ربطوا فى خرطومه سيفًا هذامًا طويلًا ثقيلًا يضرب به يمينًا وشمالًا لا يرفعه فوق راس الفيالين على ظهره ويضرب به فوثب هارون وثبة اعجله بها عن الضرب ولزق بصدر الفيل وتعلّق بانيابه فجال به الفيال جولة كاد يحطمه من شدة ما جال به وكان هارون شديد الخلق رابط الجاش

m) a.b والكفار   n) a.b مسلم   o) c واحراقه

فاعتمد فى تلك الحالة على نابيه واصلهما مجوّف فانقلعتا من اصلهما وادبر الفيل وبقى النابان فى يد هارون وكان ذلك سبب هزيمة الهند وغنم المسلمون فقال هارون فى ذلك

مشيت اليه رادعاً متمهّلاً وقد وصلوا خرطومه بحُسام
فقلت لنفسى انه الفيل ضارباً بابيض من ماء الحديد هُذام
فان تَنْكَأى منه فعذرك واضح لدى كلّ مخبوب الفواد عبام
ولمّا رايت السيف فى راس هضبة كما لاح برق من خلال غمام
فعافسته حتى لزقت بصدره فلمّا هوى لازمت اىّ لزام
وجذت بنابيه وادبر هارباً وذلك من عادات كلّ محامى ✿

مليبار ناحية واسعة بارض الهند تشتمل على مدن كثيرة بها شجرة الفلفل وهى شجرة عالية لا يزول الماء من تحتها وثمرتها عناقيد اذا ارتفعت الشمس واشتدّ حرّها تنضم على عناقيدها اوراقها والّا احرقتها الشمس قبل ادراكها وشجر الفلفل مباح اذا هبت الريح سقطت عناقيدها على وجه الماء فيجمعها الناس وكذلك تشتُّجها ويحمل الفلفل من اقصى المشرق الى اقصى المغرب واكثر الناس انتفاعاً به الفرنج يحملونه فى بحر الشام الى اقصى المغرب✿

منى بلدة على فرسخ من مكة طولها ميلان وهى بين جبلين مطلّين عليها بها مصانع وابار وخانات وحوانيت تعمر ايام الموسم وتخلو بقية السنة الّا ممّن يحفظها، من عجايبها ان الجار الله ترمى منذ حجّ الناس الى زماننا هذا لا يظهر بها من غير ان يكسحها السيول او ياخذها الناس ولو لا الاية الاعجوبة الله فيها لكان ذلك الموضع كالجبال الشاهقة، وبها مسجد الخَيْف ومسجد الكشرة[p] وقلّ ان يكون فى الاسلام بلد الّا ولاهله مضرب✿

مندورفين مدينة بارض الهند قال مسعر بن مهلهل بها غياض هى منابت القنا ومنها يحمل الطباشير والطباشير رماد هذا القنا وذلك انها اذا جفّت وهبّت بها الرياح احتكّ بعضها ببعض واشتدّت فيها الحرارة فانقدحت فيها نار ربّما احرقت مسافة خمسين فرسخاً فرماد هذا القنا هو الطباشير يحمل الى ساير البلاد✿

مندل مدينة بارض الهند يكثر بها العود حتى يقال للعود المندل وليس هى منبته فان منابته لا يصل اليها احد قالوا ان منابت العود جزاير وراء خط الاستواء وياتى به الماء الى جانب الشمال فما[q] انقلع رطباً فاذا اصابته ريح

p) *b* الكدرة, *c* الكسرة, am Rande الكبش   q) *c* انقطع

الشمال يبقى رطبًا وهو الذى يقال له القامرونى وما جفّ ورمته يابسـًا ¹فانه المندلى الثقيل المصمت فان رسب فى الماء فهو غاية جدًّا ليس فوقه خير منه ✿

المنصورة مدينة مشهورة بارض السند كثيرة الخير بناها المنصور ابو جعفر الثانى من خلفاء بنى العبّاس وفيها ينزل الولاة لها خليج من نهر مهران يحيط بالمدينة وهى فى وسطه كالجزيرة الّا انها شديدة الحرّ كثيرة البقّ ، بها ثمرتان لا توجدان فى مدينة غيرها احداهما الليمو على قدر التفـاح والاخرى الانبج على شبه الخوخ ، واهل المدينة موافقون على انهم لا يشترون شيـًـا من المماليك السندية وسببه ان بعض رؤسائها من آل مهلّب ربّا غلاماً سنديًا فلمّا بلغ رآه يومًا مع زوجته فجبّه ثم عالجه حتى هدا وكان لمولاه ابنان احدهما بالغ والاخر طفل فاخذ الغلام الصبيّين وصعد بهما الى اعالى سور الدار ثم قال لمولاه والله لئن لم تجبّ نفسك الان لارمينّ بهما فقال الرجل الله الله فىّ وفى ولـدىّ فقال دَعْ عنك هذا والله ما هى الّا نفسى وانّى لاسمح بها من شربة ماء واهـوى ليرمى بهما فاسرع الرجل واخذ مُدْيَةً وجبّ نفسه فلمّـا راى الغلام ذلك رمى بالصبيّين وقال فعلتُ بك ما فعلتَ بى وزيادة قتل الولدين فقتل الغلام باقطع العذاب واخرج من المدينة جميع المماليك السندية فكانوا يتداولون فى البلاد ولا يرغب احد بالثمن اليسير فى شرآئهم ، بها نهر مِهْرَان عرضه كعرض دجلة او اكثر يقبل من المشرق آخذاً جهة الجنوب متوجّهـًا الـى المغرب حتى يقع فى بحر فارس اسفل السند ، قال الاصطخرى مُخرجه من ظهر جبل يخرج منه بعض انهار جَيْحون ويظهر بمُلْتان على حدّ سمندور ثم على المنصورة ثم يقع فى البحر وهو نهر كبير عذب جدًّا يقال فيه تماسيح كما فى النيل وجريه مثل جريه يرتفع على الارض ثم ينصب ويزرع عليه مثـل مـا يزرع على النيل بارض مصر ، وقال الجاحظ ان تماسيح نهر مهران اصغر حجمـًا من تماسيح النيل واقلّ ضرراً وذكر انه يوجد فى هذا النهر سبايك الذهب والله الموفق ✿

مهيعة قرية بين مكة والمدينة على ميل من الأَبْوآء بها ماء مهيعة وهو مـاء ساكن لا يجرى اذا شربه الابل ياخذها الهيام وهو حمّى الابل لا تعيش الابل بها والقرية موبأة لفساد مائها ✿

نجران من مُخاليف اليمن من ناحية مكة بناها نَجْرَان بن زيدان بن سبـا ابن يشجب قال صلعم القرى المحفوظة اربع مكة والمدينة وايليا ونجران ومـا

¹) فهو

من ليلة الّا وينزل على نجران سبعون الف ملك يسلّمون على اصحاب الاخدود ثم لا يعودون اليها ابداً، كان بها كعبة نجران بناها عبد المدان ابن الريان الحرثى مضاهاة للكعبة وعظّموها وسمّوها كعبة نجران وكان بها اساقفة مقيمون وهم الذين جاءوا رسول الله صلعم للمباهلة، قال هشام ابن الكلبى انها كانت قبة من ادم من ثلثماية جلد اذا جاءها الخايف امن او طالب حاجة قضيت حاجته او مسترفد ارفد وكانت القبة على نهر يستغلّ عشرة الاف دينار تستغرق القبة جميعها، ينسب اليها عبد الله بن النامر سيّد شهداء نجران قال محمد ابن القُرَظى كان اهل نجران اهل الشرك وكان عندهم ساحر يعلّم صبيانهم السحر فنزل بهم رجل صالح وابتنى خيمة بجنب قرية الساحر فجعل اهل نجران يبعثون اولادهم الى الساحر لتعلّم السحر وفيهم غلام اسمه عبد الله وكان ممّره على خيمة الرجل الصالح فاعجبه عبادة الرجل فجعل يجلس اليه ويسمع منه امور الدين حتى اسلم وتعلّم منه الشريعة والاسم الاعظم فقال له الرجل الصالح عرفت الاسم الاعظم فاحفظ على نفسك وما اظنّ ان تفعل فجعل عبد الله اذا راى احداً من اصحاب العاهات يقول له ان دخلت فى دينى فانى ادعو الله ليعافيك فيقول نعم فيدخل فيشفى حتى لم يبق بنجران احد ذو ضربة فرفع امره الى الملك فاحضره وقال افسدت على اهل نجران وخالفت دينى ودين ابائى لامثلنّ بك فقال عبد الله انت لا تقدر على ذلك فجعل يلقيه من شاهق فيقوم سليماً ويرميه فى ماء مغرق فيخرج سليماً فقال له عبد الله لا تقدر على قتلى حتى تؤمن بمن آمنت به فوحّد الله ودخل فى دينه ثم ضربه بعصىً كانت فى يده فشجّه شجّة يسيرة فمات عليها فلمّا راى اهل نجران ذلك قالوا آمنّا بربّ عبد الله فحفر الملك اخدوداً وملاها حطباً واضرم فيه النار واحضر القوم فمن رجع عن دينه تركه ومن لم يرجع القاه فى النار فذلك قوله تعالى قتل اصحاب الاخدود وذكر ان عبد الله بن النامر اخرج فى زمن عمر بن الخطّاب واصبعه على شجّته كما وضعها عليها حين قتل ۞

الندهة ارض واسعة بالسند بها خلق كثير الا انهم كالزطّ وبها خير كثير واكثر زروعهم الرزّ وبها الموز والعسل والنارجيل وبها الجمل الفالج ذو السنامين وهذا الصنف من الابل لا يوجد الّا هناك يجلب منها الى خراسان وفارس ويجعل فحلاً للنوق العربية فتولد منهما البخاتى ۞

الهند هى بلاد واسعة كثيرة العجايب تكون مسافتها ثلثة اشهر فى الطول

وشهرين فى العرض وهى اكثر ارض الله جبالاً وانهاراً وقد اختصّت بكريم النبات وعجيب الحيوان ويحمل منها كلّ طرفة الى ساير البلاد مع ان التجار لا يصلون الّا الى اوايلها وامّا اقصاها فقلّ ما يصل اليها اهل بلادنا لانهم كفار يستبيحون النفس والمال، والهند والسند كانا اخوين من ولد توقير بن يقطن بن حام بن نوح عم وهم اهل ملل مختلفة منهم من يقول بالخالق دون النبى وهم البراهمة ومنهم من لا يقول بهما ومنهم من يعبد الصنم ومنهم من يعبد القمر ومنهم من يعبد النار ومنهم من يبيح الزناء بها من المعدنيات جواهر نفيسة ومن النبات اشياء غريبة ومن الحيوانات حيوانات عجيبة ومن العمارة رفيعة قال ابو الضلع السندى يذكر بلاد الهند وما يجلب منها

لقد انكر اصحابى وما ذلك بالامثل
اذا ما مُدِحَ الهند وسهم الهند فى المَقْتَل
لعمرى انها ارض اذا القطر بها ينزل
يصير الدر والياقوت والدرّ لمن يعطل
فنها المسك والكافور والعنبر والمندل
واصناف من الطيب ليستعمل من يتفل
وانواع الافاويه وجوز الطيب والسنبل
ومنها العاج والساج ومنها العود والصندل
وان التوتيا فيها كمثل الجبل الاطول
ومنها الببر والنمر ومنها الفيل والدغفل
ومنها الكرك والببغاء والطاوس والجوزل
ومنها شجر الرانج والساسم والفلفل
سيوف ما لها مثل قد استغنت عن الصيقل
وارماح اذا ما هُزّت اهتز بها الجحفل
فهل ينكر هذا الفضل الّا الرجل الاخطل،

ومن عجايب الهند حجر موسى فانه يوجد بالليل ولا يوجد بالنهار يكسر كلّ حجر ولا يكسره حجر، ومن عجايبها شجرة كسيوس فانها شجرة حلوة الثمرة تقع الحمام عليها وتاكل من ثمرتها فيغشى على الحمام فتاتى الحيّة لقصد الحمام فان كان على غصن الشجرة او ظلّها لا تقدر الحية ان تقربها، ومن عجايبها البيش وهو نبت لا يوجد الا بالهند سم قتل اى حيوان ياكل منه يموت ويتولد تحته حيوان يقال له فارة البيش ياكل منه ولا يضرّه وممّا ذكر ان ملوك

الهند اذا ارادوا الغدر باحد عمدوا الى الجوارى اذا ولدن وفرشوا من هذا النبت تحت مهودهن زمانًا ثم تحت فراشهن زمانًا ثم تحت ثيابهن زمانًا ثم يطعمونهن منه فى اللبن حتى تصير الجارية اذا كبرت تتناول منه ولا يضرّها ثم بعثوا بها مع الهدايا الى من ارادوا الغدر به من الملوك فانه اذا غشيها مات، وبها غنم لها ستّ الايا احداها على المكان المعهود والثانية على الصدر والثالثة والرابعة على الكتفين والخامسة والسادسة على الفخذين رايت واحدة منها حُملت الى بلادنا، وبها حيّات اذا لسعت انسانًا يبقى كالميت فيشدّونه على لوح ويلقونه فى الماء والماء يذهب به الى موضع فيه مارستان وعلى الماء من يترصّد الملسوعين فياخذهم ويعالجونهم فيرجع بعد مدّة الى اهله سالمًا، وبها طير عظيم الجثّة جدًّا قالوا انه فى بعض جزايرها اذا مات نصف منقاره يتّخذ مركبًا يركب الناس فيه فى البحر وعظم ريشه يتّخذ آزون الطعام يسع واحدة احمالاً كثيرة، ومن عجايبها مدينة اذا دخلها غريب لم يقدر على المجامعة اصلاً ولو اقام بها ما اقام فاذا خرج عنها زال عنه المانع ورجع الى حاله، قال صاحب تحفة الغرايب بارض الهند بحيرة مقدار عشرة فراسخ فى مثلها ماؤها ينبع من اسفلها لا ياتيها شئ من الانهار وفى تلك البحيرة حيوانات على صورة الانسان اذا كان الليل يخرج منها عدد كثير يلعبون على ساحل البحر ويرقصون ويصفّقون باليدين وفيهم جوارٍ حسناوات ويخرج منها ايضا حيوانات على غير صورة الانسان عجيبة الاشكال والناس فى الليلة القمراء يقعدون من البعد وينظرون اليهم وكلما كان النظار اكثر كان الخارجون اكثر وربّما جاءوا بالفواكه الكثيرة اكلوها وتركوا ما فضل منهم على الساحل وان مات منهم احد اخرجوه من البحيرة وستروا سواته بالطين والناس يدفنونه وما دام يبقى على الساحل لا يخرج من الماء احد البتة، قال صاحب عجايب الاخبار باقصى بلاد الهند ارض رملها مخلوط بالذهب وبها نوع من النمل عظام وهى اسرع عدواً من الكلب وتلك الارض شديدة الحرارة جدًّا فاذا ارتفعت الشمس واشتدّت الحرارة تهرب النمل الى اسراب تحت الارض وتختفى فيها الى ان انكسر ^(a)^سورة الحرّ فتاتى الهند بالدواب عند اختفاء النمل ويحمل من ذلك الرمل ويسرع فى المشى مخافة ان يلحقهم النمل فياكلهم، قال المسعودى بارض الهند هيكل عظيم عندهم يقال له بلاذرى ليس لهم هيكل اعظم منه له بلد قد وقف عليه وحوله الف

a) شوكة c

مقصورة فيها جوار موقوفة على الصنم لمن جاءه زايرًا ومن جاء سجد له واقام في ضيافته ثلاثًا وبات عند جارية من جواريه ثمّ رجع ، بها جبل قال صاحب تحفة الغرايب على هذا الجبل صورة اسدين يخرج من فمهما ماء كثير يصير ساقيتين عليهما شرب قريتين على كلّ ساقية قرية فوقعت بين القريتين خصومة كسروا فم احدهما فانقطع ماؤه [1]فاصلح المكسور ليرجع الى حاله فما افاد شيئًا ، وبها نهر كَنْك وهو نهر عظيم وللهند فيه اعتقاد عظيم من مات من عظمائهم يلقون عظامه في هذا النهر ويقولون انها تساق الى الجنّة وبين هذا النهر وسومناة مايتا فرسخ يحمل كلّ يوم من مائه الى سومناة ليغسلوا به بيوت الاصنام وغيرها يتبرّكون به ، وبها عين العُقاب قال صاحب تحفة الغرايب بارض الهند جبل فيه عين ماء اذا هرم العقاب ياتي بها افراخها هذه العين ويغسلها فيها ثمّ يضعها في الشمس فان ريشها يتساقط عنها وينبت لها ريش جديد ويزول عنها الضعف وترجع الى القوّة والشباب ، حكى انه ذكر في مجلس كسرى انوشروان ان بارض الهند [2]جبل فيه شجر ثمرتها تحيي الموتى فبعث رجلًا الى بلاد الهند لياتيه بصحّة هذا [3]الكلام فذهب الى بلاد الهند يسال عن الجبل حتى اجتمع ببعض البراهمة فقال له هذا الكلام مرموز من كلام الحكماء ارادوا بالجبل الرجل العالم وبالشجرة علمه وبثمرتها فايدة علمه وبالحيوة حيوة الاخرة فقال كسرى صدق علم الهند الامر كما ذكر ه

يثرب قرية من قرى اليمامة كثيرة النخل قال ابن الكلبي كان بها رجل من العمالقة يقال له عُرقوب فاتاه اخ له مستميحًا فقال له عرقوب اذا اطلعت نخلي فلك طلعها فلمّا اطّلعت قال دعها حتى تصير بلحًا فلمّا ابلحت قال دعها حتى تصير زهوًا ثمّ حتى تصير بسرًا ثمّ حتى تصير رطبًا ثمّ تمرًا فلمّا اتمرت عمد اليها ليلًا فجدّها فصار مثلًا في [4]الخلف قال الاصمعي

وعدتَ وكان [4]الخلف منك سجيّة ... مواعيد عرقوب اخاه بيَتْرَب ه

اليمامة ناحية بين الحجاز واليمن احسن بلاد الله واكثرها خيرًا ونخلًا وشجرًا كانت في قديم الزمان منازل طسم وجديس وهما من ولد لاوَذ بن ارم ابن لاوَذ بن سام بن نوح عم اقاموا باليمامة فكثروا بها وملك عليهم رجل من طسم يقال له عمليق بن [5]حبّس وكان جبّارًا ظلومًا يحكم بينهم بما شاء حكى انه احتكم اليه رجل وامراة في مولود بينهما فقال الزوج واسمه قابس ايها

1) a.b فاصلحوا 2) a.b جبلًا 3) a.b كلام 4) c.d الخلف 5) a.b حباش

الملك اعطيتها المهر كاملًا ولم أُصب منها طائلًا الّا ولدًا ʸجاهلًا فافعلْ ما كنتَ فاعلًا فقالت الزوجة واسمها هزيلة ايها الملك هذا ولدى حملته تسعًا ووضعته دفعًا وارضعته ᶻشبعًا ولم انل منه نفعًا حتى اذا تمّت فصاله واشتدّت اوصاله اراد زوجي اخذه كرهًا وتركى وَلْهَى فقال الزوج انى حملته قبل ان تحمله وكفلت أُمّهُ قبل ان تكفله فقالت الزوجة انه ايها الملك حمله خفًّا وانا حملته ثقلًا ووضعه شَهْوَةً وانا وضعته كرهًا فلمّا راى عمليق ᵃمتانة حجّتها تحيّر وراى ان يجعل الغلام فى جملة غلمانه حتى يتبيّن له الراى فيه فقالت له هزيلة

اتينا اخا طسم ليحكم بيننا　　فاظهر حكماً فى هزيلة ظالمـاً

ندمت وكم اندم وانّى بعثرتى　　واصبح بعلى فى الحكومة نادماً

فلمّا سمع عمليق ذلك غضب على نساء جديس وامر ان لا تزوج بكر من نساء جديس حتى تدخل عليه فيكون هو مفترعها فلقوا من ذلك ذلًّا حتى تزوّجت غُفَيْرة بنت غِفار اخت الاسود بن غفار سيّد جديس فلمّا كانت ليلة الزفاف اخرجت لتحمل الى الملك والقينات حولها يضربن بمَعَازفهن ويقلن

ابدى بعمليق وقومى واركبى　　وبادرى الصبح بامر معجب

فَسَوْفَ تلقين الذى لم تطلبى　　وما لبكر دونه من مهرب

فادخلت على عمليق فامتنعت عليه وكانت ايّدة فافترعها بحديدة وادماها فخرجت ودمها يسيل على قَدَمَيْها فرّت باكية الى اخيها وهو فى جمع عظيم وهى تقول　　لا احدٌ اذلَّ من جديس　　اهكذا يُفعل بالعروس

فقال اخوها ما شانك فانشأت تقول

أيُجمل ان يوتى الى فتياتكم　　وانتم رجـال فيكم عدد الرمل

ايجمل تمشى فى الدماء فتاتكم　　صبيحة زُفّت فى العشاء الى بعل

فلو اننا كنّا رجالًا وكنتم　　نساءً لكنّا لا نُقرّ على الذل

فدبّوا اليهم بالصوارم والقنـا　　وكلّ حسام محدث الامر بالصقل

ولا تجزعوا للحرب قومى فانما　　يقوم رجـال للرجال على رجـل

فلمّا سمعت جديس ذلك امتلات غيظـًا قال الاسود لجديس يا قوم اتبعونى ᵇفانّى عُبْرُ الدهر فقال القوم انّا لك مطيعون لكن عرفت ان القوم اكثر منّا عَدَدًا وعُدَدًا فقال الاسود انى ارى انْ اتّخذ للملك طعامًا فاذا حضروا انا اقوم الى الملك وكلّ واحد منكم الى رئيس من روسائهم ونقتلهم فصنع الاسود طعامـًا

ʸ) *a.b.c* خاملا　ᶻ) *a.b.c* شفعا　ᵃ) *a* منابة حجتهما , *b* مىانة　ᵇ) *a* فانه عمر , *b* فانه غبير

وامر ان يدفن كلُّ واحد سيفه تحت الرمل مكان جلوسه فلمّا جاءهم الملك وقومه وجلسوا للاكل قتل الاسودُ الملك وقتل كلُّ واحد منهم شريفاً من اشراف طسم فلمّا فرغوا منهم شرعوا في بقايا طسم فهرب واحد منهم اسمه رياح بن مرّة حتى لحق بحسّان بن تُبّع الحِميرى وقال له عبيدك ورعيّتك قد اعتدى علينا جديس فقال له ما شانك فرفع عقيرته ينشد

اجبنى الى قوم دعونا لغدرهم الى قتلهم فيها لك الاجر
فانك لن تسمع بيوم ولن ترى كيوم اباد الحى طسماً به المكر
اتيناهم في أُزْرنا ونعالنا علينا الملاء الحمر والحلل الخضر
بصرنا طعوماً بالعراء وطعمة ينازع فينا الطير والذيب والنمر
فدونك قوماً ليس لله فيهم ولا لهم منه حجاب ولا ستر

فاجابه حسّان الى سواله ووعده بنصره ثم سار في جيوشه اليهم فصبحهم واصطلمهم فهرب الاسود بن غفار باخته في نفر منهم وقتل البقيّة وسباهم وينسب اليها زرقاء اليمامة وانها كانت ترى الشخص من مسيرة يوم وليلة ولمّا سار حسّان نحو جديس قال له رياح بن مرّة ايها الملك ان لى اختاً مزوّجة في جديس واسمها الزرقاء وانها زرقاء ترى الشخص من مسيرة يوم وليلة اخاف ان ترّنا فتنذر القوم بنا فَمُرْ اصحابك نيقطعوا اغصان الاشجار وتستّروا بها لتشبّهوا على اليمامة وساروا بالليل فقال الملك اوفى الليل ايضا فقال نعم ان بصرها بالليل انفذ فامر الملك اصحابه ان يفعلوا ذلك فلمّا دنوا من اليمامة ليلاً نظرت الزرقاء وقلت يا آل جديس سارت اليكم الشجراء وجاءتكم اوايل خيل حمير فكذّبوها فانشات تقول

خذوا خذوا حذركم يا قوم ينفعكم فليس ما قد ارى مِلْ امر يحتقرُ
انى ارى شجرًا من خلفها بشرٌ لامرٍ اجتمع الاقوام والشجرُ

فلمّا دهمهم حسّان قال لها ما ذا رايت قالت الشجر خلفها بشر فامر بقلع عينيها وصلبها على باب جَوّ وكانت المدينة قبل هذا تسمّى جوًّا فسمّاها تُبّع اليمامة وقال

وسمّيتُ جوًّا باليمامة بعد ما تركتُ عيوناً باليمامة هُمّلا
نزعتُ بها عينى فتاة بصيرة رغامًا ولم احفل بذلك محفلا
تركت جديسًا كالحصيد مطرّحًا وسقتُ نساء القوم سوقًا معجّلا
ادنتُ جديسًا دينَ طسم بفعلها ولم اكُ لولا فعلها ذاك افعلا
وقلت خذيها يا جديس باختها وانت لعمرى كنت فى الظلم اوّلا

فلا تدع جوًّا ما بقيت باسمهـا   ولكنها تُدْعَى اليمـامة مقبلا ﻫ

وينسب اليها مُسَيْلمة الكذّاب الذى يقال له رحمن اليمامة ادّعى النبوة فى عهد رسول الله صلعم فطلبوا منه المعجزة فاخرج قارورة ضيّقة الراس فيها بيضة فآمن به بعضهم وهم بنو حنيفة اقلُّ الناس عقلاً فاستخفّ قومه فاطاعوه وبنو حنيفة اتّخذوا فى الجاهلية صنماً من العسل والسمن يعبدونه فاصابتهم فى بعض السنين مجاعة فاكلوه فضحك على عقولهم الناسُ وقالوا فيهم

اكلت حنيفة ربّها زمن التقحّم والمجاعة
لم يحذروا من ربّهم سوء العواقب والتباعة

والبيضةُ اذا تُركت فى الخلّ زماناً لانت فادخلها فى القارورة ثم صبّ الماء عليها فعادت الى حالها وكان ظهوره فى السنة العاشرة من الهجرة وحكى انه كتب الى رسول الله صلعم من مسيلمة رسول الله الى محمّد رسول الله سلام عليك امّا بعد فانى أُشركت فى الامر معك وان لنا نصف الارض ولقريش نصفها لكن قُرَيْشًا يعتدون وانفذه مع رسولين فكتب اليه رسول الله صلعم من محمد رسول الله الى مسيلمة الكذاب السلام على من اتبع الهدى امّا بعد فان الارض لله يورثها من يشاء من عباده والعاقبة للمتّقين قتل مسيلمة خالد بن وليد فى زمن ابى بكر ﻫ

وحكى انه راى حمامة مقصوصة الجناح فقال لم تعذبون خلق الله لو اراد الله من الطير غير الطيران ما خلق لها جناحاً وانّى حرّمتُ عليكم قصّ جناح الطاير فقال بعضهم سل الله الذى اعطاك اية البيض ان ينبت له جناحا فقال ان سالت فانبت له جناحاً فطار تؤمنون بى قالوا نعم فقال انى اريد اناجى ربّى فادخلوه معى هذا البيت حتى اخرجه وانى الجناح حتى يطير فلمّا خلى بالطاير اخرج ريشاً كان معه وادخل فى قصبة كلّ ريشة مقطوعة ريشة ممّا كان معه فاخرجه وارسله فطار فآمن به جمع كثير ﻫ

وحكى انه قال فى ليلة منكرة الرياح مظلمة ان الملك ينزل الىّ الليلة ولاجنحة الملايكة صلصلة وخشخشة فلا يخرجن احدكم فان من تاملّهم اختطفت بصره ثم اتخذ صورة من الكاغد لها جناحان وذنب وشدّ فيها الجلاجل والخيوط الطوال فارسل تلك الصورة وحملتها الريح والناس بالليل يرون الصورة ويسمعون صوت الجلاجل ولا يرون الخيط فلمّا راوا ذلك دخلوا منازلهم خوفاً من ان تختطف ابصارهم فصاح بهم صايح من دخل منزله فهو آمن فاصبحوا مطبقين على تصديقه قال الهذلى

ببيضة قارور وراية شادن وتوصيل مقصوص من الطير جازف

فلمّا سمع سورة والذاريات قال وقد انزلت عليّ مثلها وهي والزارعات زرعا فالحاصدات حصدا فالطاحنات طحنا فالخابزات خبزا فالاكلات اكلاً فقال بعض اهل المجون قُلْ والخاريات خريًا، ولمّا سمع سورة الفيل قال قد انزلت عليّ مثلها وهي الفيل وما ادريك ما الفيل له ذنب طويل ومشفر وثيل وان ذلك من خلق ربّنا النبيل، ولمّا سمع سورة الكوثر قال قد انزلت عليّ مثلها وهي انا اعطيناك الجواهر فصلّ لربّك وهاجر ان شانيك هو الكافر، فسبحان من اظهر اعجاز القران فلو كان من عند غير الله لكان مثل هذا ۞

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب الارباب ومسبب الاسباب والصلوة والسلام على سيّد المرسلين محمّد الشفيع المشفع يوم الحساب وعلى آله واصحابه الطيّبين الطاهرين خير آل واصحاب ❁

الاقليم الثالث

اوّله حيث يكون الظلّ نصف النهار اذا استوى الليل والنهار ثلثة اقدام ونصف وعشر وسدس عشر قدم وآخره حيث يكون ظلّ الاستواء فيه نصف النهار اربعة اقدام ونصفاً وعُشْرَيْن وثلثة عشر قدم وهو يبتدى من المشرق فيمرّ على شمال بلاد الصين ثم الهند ثم السند ثم كابل وكرمان وسجستان وفارس والاهواز والعراقين والشام ومصر والاسكندرية وبرقة وافريقية وينتهى الى حدّ البحر المحيط واطول نهار هولاء فى اوّل الاقليم ثلث عشرة ساعة ونصف وربع وفى وسطه اربع عشرة ساعة وفى آخره اربع عشرة ساعة وربع وطوله من المشرق الى المغرب ثمانماية الف وسبعماية واربعة وسبعون ميلاً وخمس واربعون دقيقة وتكسيره مساحة ثلثماية الف الف وستة الف واربعماية وثمانية وخمسون ميلاً وتسع وعشرون دقيقة ولنذكر بعض بلاده مرتباً على حروف المعجم ❁

أبرقوه بلدة مشهورة بارض فارس هم يسمّونها دركوه يعنى قرب الجبل لان بها تلّ عظيم حكى فى اخبار الفرس ان سُعْدَى بنت تُبّع كانت زوجة كيكاوس ملك الفرس عشقت ابن زوجها سياوش وراودته عن نفسه فامتنع عليها فاخبرت اباه انه راودها كذباً عليه فغضب الملك على ابنه فاجّج سياوش ناراً عظيمة بأبَرْقُوه ليدخلها فان كان بريا لا تعمل فيه النار وان كان خائناً يحترق وكان هذا بينهم فدخلها سياوش وخرج منها سالماً فانتفت منه التهمة فتاذّى من ابيه وفارقه وذهب الى افراسياب ملك الترك فاكرمه وزوّجه بينته ثم قيل لافراسياب انه يريد الغدر بك فاخذه وقتله فوقعت الخصومة بين الفرس والترك الى هذا الوقت فذكر ان التلّ العظيم بابرقوه رماد نار سياوش ❊ ومن عجايب ابرقوه ان المطر لا يقع فى داخلها الّا قليلاً وانّما يقع فى حواليها

دون السور ويزعمون ان ذلك بدعا لخليل عم وزعموا ان لخليل عم منعهم عن استعمال البقر فى الزرع وهم لا يستعملونها مع كثرتها بها ۞

أبسوج قرية بمصر فى غربى النيل بها بيعة خاصّيتها دفع الفار وذاك على بابها صورة فارة فى حجر والناس ياخذون طين النيل ويطبعونه على صورة الفارة التى فى الحجر ويحملونه الى بيوتهم وتهرب الفار عن بيوتهم وذكر اهل القرية ان مركباً كان فيه شعير وقف تحت هذه القرية فقصد صبىّ من المركب واخذ شيئًا من طين النيل وطبع به الفارة ونزل المركب بالطين المطبوع فتبادر فار المركب ترمى نفسها فى الماء فتعجّب الناس من ذلك وجربوه فى البيوت ايضا وكان اى طابع حصل فى دار لم تبق فيها فارة الّا خرجت فتقتل او تفلت الى موضع لا طابع فيه فاخذ الناس اكثرهم الطابع وتركوه فى بيتهم ۞

أبيار مدينة بقرب الاسكندرية بها معدن النطرون من عجايبه ان كلّ شىء يقع فيه يصير نطروناً حتى لو وقع فيه ثور يصير نطروناً بجميع اجزائه ونطرون نوع من البورق يستعمل فى الادوية ۞

أجر قرية فافريقية بقرب القيروان لها حصن وقنطرة عجيبة فى موضع زعر كثير الحجارة من عجايبها ان الريح العاصف دايمة الهبوب بها وارضها ماسدة الأُسود بها كثيرة فلا تخلو من الريح العاصف والاسد القاصف ۞

أخميم بلدة صغيرة عامرة بالنخيل والزروع على النيل الشرقى من عجايبها الجبل الذى فى غربيها من اصغى اليه سمع صوتَ كخرير الماء ولغطًا شبيهاً بكلام ولم يعرف حقيقة ذلك ، وبها البرابى التى هى من عجايب مصر والبربا عبارة عن بيت عمل فيه شاجر او طلسم وبربا اخْميم بيت فيها صور ثابتة فى الحجارة بادية الى الان موجود ذكر فى كتاب اخبار مصر انه لمّا اغرق الله تعالى فرعون وجنوده فى البحر خلت مصر عن الرجال الاجناد وكانت امراة من بيت الفراعنة يقال لها دلوكة ارادت ان يبقى عليها اخميم لا يطمع فيها الملوك لعدم الاجناد وكان فى زمانها ساحرة يُقدّمها سحرة مصر فى علم السحر يقال لها تَدورة فقال لها دلوكة احتجنا اليك فى شىء تصنعيه يكون حرزاً لبلادنا ممّن يرومه من الملوك اذ بقينا بغير رجال فاجابتها الى ما ارادت وصنعت لها بربا وهو بيت له اربعة ابواب الى اربع جهات وصوّرت فيها السفن والرجال والخيل والبغال والحمير وقالت قد عملت لك شيئًا يغنيك عن الرجال والسلاح والحصن فان من اتاكم من البرّ يكون على الخيل والبغال والحمير وان من اتاكم من البحر يكون فى السفن فعند ذلك تحرّكت الصور التى هى مثلهم

وتشاكلهم بما فعلتم بالصور اصابهم مثل ذلك فى انفسهم فكان بعد ذلك اذا اتاهم عدوّ تحرّكت الصور فقطعوا سوق الدواب وفقؤا عيون الرجال وبقروا بطونهم فيصيبهم مثل ذلك وهذه الحكاية وان كانت شبه الخرافات لكنها فى جميع كتب اخبار مصر مكتوب والبيت باقٍ الى الان ٭ وينسب اليها ابو الفيض ذو النون المصرى بن ابرهيم الاخميمى انه كان اوحد وقته علمـاً وورعاً وادباً وله حالات عجيبة اعجب من البرابى حكى سالم بن عبد الله المغربى قال سالت ذا النون عن سبب توبته فقال انه عجيب لا تطيقه[a] فقلت وحق معبودك الّا اخبرتنى فقال خرجت من مصر اريد بعض القرى فنمت فى بعض الطريق ففتحت عينى فاذا انا بقنبرة عمياء سقطت من وكرها على الارض فانشقت الارض فخرجت منها سُكُرّجتان احداهما ذهب والاخرى فضّة وفى احداهما سمسم وفى الاخرى ماء فجعلَتْ تاكل من هذا وتشرب من هذا فقلت حسبى لزمت الباب حتى قبلنى توفى سنة خمس واربعين ومايتين ٭ وحكى يوسف بن الحسين قال بلغنى ان ذا النون يعرف اسم الله الاعظم فقصدت مصر وخدمته سنة ثم قلت له ايّها الاستاذ اثبتُّ عليك حق الخدمة اريد ان تعرفنى اسم الله الاعظم ولا تجد له موضعاً مثلى فسكت حتى انى على هذا ستّة اشهر ثم اخرج لى يوماً طبقاً ومكبّة مشدوداً فى منديل وكان ذو النون بالجيزة قال لى اتعرف صديقنا فلاناً بالفسطاط قلت نعم قال اريد ان تؤدّى اليه هذا قال فاخذت الطبق وامشى طول الطريق واتفكّر فى ذلك فلم اصبر حتى حللت المنديل ورفعت المكبّة فاذا فارة على الطبق فلتت ومرّت فاغتظت من ذلك وقلت له انه يسخر بى فرجعت اليه مغتاظاً فلما رآنى عرف ما فى وجهى قال يا احمق ائتمنتك على فارة خنتنى افأئتمنك على اسم الله الاعظم مُرّ عنّى لا اراك ٭

ارجان مدينة مشهورة بارض فارس بناها قباذ بن فيروز والد انوشروان العادل قال ابن الفقيه من عجايبها كهف فى جبل ينبع منه ماء شبيه بعرق يترشح من حجارته يكون منه الموميا الجيّد الابيض وعلى هذا الكهف باب حديد وحفظة يغلق ويختم السلطان الى يوم من السنة يفتح ويحضر القاضى ومشايخ البلد ويدخل الكهف رجل عريان فيجمع ما قد اجتمع فيه من الموميا ويجعله فى قارورة فيكون مقدار ماية مثقال او دونها ثم يُغلق الباب ويختم الى القابل وخاصّيّته ان الانسان اذا سقى منه مقدار عدسة وقد

[a] تطفيه a.b

انكسر من اعضائه شئ او انهشم ينزل كما يشربه الى الكسر والهشم ويصلحه، وبها قنطرة عجيبة على نهر طاب وهى قوس واحدة سعة ما بين القائمتين ثمانون خطوة وارتفاعها مقدار ما يخرج منها راكب الجمل وبيده اطول الاعلام، وبها بير صاهك ذكر اهل ارجان انهم امتحنوا قعرها بالمثقلات والارسان فلم يقفوا منها على قرار يفور الدهر كله منها ماء رحى يسقى تلك القرية، واليها ينسب الفضل بن علان من اعيان ارجان كان به حمّى الربع قيل له ان النعمان بن عبد الله يقدم غدا والوجه ان تتلقاه فقال كيف ذلك وغدا نوبة الحمى للى يا غلام هات اللحاف حتى احمّ اليوم وغدا اتلقى الرجل ❁

الاردن ناحية بارض الشام فى غربى الغوطة وشماليها وقصبتها طبريّة بينها وبين بيت المقدس ثلثة ايام بها البحيرة المنتنة التى يقال لها بحيرة طبرية ودورة البحيرة ثلثة ايام والجبال [d]تكتنفها فلا ينتفع بهذه البحيرة ولا يتولد فيها حيوان وقد يهيج فى بعض الاعوام فيهلك اهل القرى الذين هم حولها كلهم حتى تبقى خالية مدة ثم ياتى يسكنها من لا رغبة له فى الحيوة وان وقع فى هذه البحيرة شئ لا يبقى [e]منتفعا به حتى الحطب اذا وقع فيها لا تعمل النار فيه البتة وذكر ابن الفقيه ان الغريق فيها لا يغوص بل يبقى طافيا الى ان يموت ويخرج من هذه البحيرة حجر على شكل البطيخ يقال له الحجر اليهودى ذكره الفلاسفة واستعمله الاطباء لحصاة المثانة وهو نوعان ذكر وانثى فالذكر للرجال والانثى للنساء، وبها منزل يعقوب النبى عم وبها جبّ يوسف الصديق والى الان باق والناس يزورونه ويتبركون بها، وينسب اليها الحواريّون القصّارون قال لهم عيسى عم من انصارى الى الله قال الحواريّون نحن انصار الله ❁

اريحا مدينة بقرب بيت المقدس من اعمال الاردن بالغور ذات نخل وموز وسكر كثير وهى قرية الجبّارين التى امر الله موسى عم بدخولها فقال موسى لبنى اسرائيل يا قوم ادخلوا الارض المقدسة التى كتب الله لكم يعنى ارض الشام فخرج موسى من مصر بستماية الف مقاتل عازما للشام فلمّا وصلوا الى البرية التى بين مصر والشام بعث موسى اثنى عشر نقيبا من كلّ سبط واحدا رسولا الى الجبّارين ليعرفوا حالهم فلمّا قربوا من اريحا تلقّاهم رجل من العمالقة سالهم عن حالهم فقالوا انا رسل موسى رسول الله اليكم فجعلهم فى كمّه كما يجعل احدنا فى كمّه العصافير وذهب بهم الى ملك العمالقة ونفضهم بين يديه وقال

d) c يكشفها, d تكنفها   e) a.b مسفعا

هولاء الذين يريدون قتالنا اتاذن لى ان أطأهم بقدمى أفسخهم فقال الملك لا اتركهم حتى يرجعوا الى قومهم يعرّفونهم حالنا وقوّتنا وضعفهم فرجع النقباء ذكروا للقوم ما شاهدوا امتنع القوم عن دخول الشام وقالوا ان فيها قوماً جبّارين وكان من النقباء يوشع بن نون ابن عمّ موسى وكالب بن يوفنّا زوج اخت موسى قالا يا قوم ادخلوا عليهم الباب فاذا دخلتموه فانكم غالبون وجدّ موسى وهارون جدًّا عظيماً فقالوا انا لن ندخلها ابدًا ما داموا فينا فاذهب انت وربّك فقاتلا انا هاهنا قاعدون فحبسهم الله تعالى فى التيه اربعين سنة فماتوا كلُّهم سوى يوشع وكالب واوحى الله تعالى الى يوشع فدخل الشام باولاد الممتنعين وفتحها فامرهم الله تعالى ان يدخلوا مدينة اريحا سُجَّداً لله تعالى شُكراً قايلين حطّة اى سوالنا حطّ ذنوبنا وكانوا يدخلونها على استاههم قايلين حنطة فسخط الله عليهم ورماهم بالطاغين فهلك منهم الاف مؤلّفة وذلك قوله تعالى فبدل الذين ظلموا قولاً غير الذى قيل لهم فانزلنا على الذين ظلموا رجزاً من السماء بما كانوا يفسقون ۞

الاسكندرية وهى المدينة المشهورة بمصر على ساحل البحر اختلف اهل السير فى بانيها فمنهم من ذهب الى ان بانيها الاسكندر الاول وهو ذو القرنين اشك بن سلوكوس الرومى الذى جال الارض وبلغ الظلمات ومغرب الشمس ومطلعها وسدّ على ياجوج وماجوج كما اخبر الله تعالى عنه وكان اذا بلغ موضعاً لا ينفذ اتّخذ هناك تمثالاً من النحاس مادًّا يده اليمنى مكتوباً عليها ليس وراءى مذهب، ومنهم من قال بناها الاسكندر بن دارا ابن بنت الفيلفوس الرومى شبّهوه بالاسكندر الاول لانه ذهب الى الصين والمغرب ومات وهو ابن اثنتين وثلثين سنة والاول كان مومناً والثانى كان على مذهب استاذه ارسطاطاليس وبين الاول والثانى دهر طويل، قيل ان الاسكندر لمّا همّ ببناء الاسكندرية وكانت قديماً مدينة من بناء شدّاد بن عاد كان بها اثار العمارة والاسطوانات الحجرية ذبح ذبايح كثيرة للقرابين ودخل هيكلاً كان لليونانيّين وسال ربّه ان يبين له امر هذه المدينة هل يتمّ ام لا فراى فى منامه قائلاً يقول له انك تبنى هذه المدينة ويذهب صيتها فى الافاق ويسكنها من الناس ما لا يحصى عددهم وتختلط الرياح الطيّبة بهوائها ويصرف عنها السموم ويطوى عنها شدّة الحرّ والزمهرير ويكعم عنها الشرور حتى لا يصيبها من الشياطين خبل وان جلبت الملوك اليها جنودهم لا يدخلها ضرر، فاتى الاسكندر موضعها وشاهد طيب هوائها واثار العمارة القديمة وعمداً كثيرة من الرخام

فامر بحشر الصُنّاع من البلاد وجمع الالة واختيار الوقت لبنائها فاختاروا وقتًا وعلّقوا جرسًا حتى اذا حرّك الجرس الصنّاع يضعون البناء من جميع اطرافها في وقت واحد فاذا هم مترقّبون طار طير وقع على الجرس حرّكة فوضعوا البناء [f]قيل ذلك للاسكندر قال اردت طول بقائها واراد الله سرعة خرابها ولا يكون الّا ما اراد الله فلا تنقضوها فلمّا ثبت اساسها وجنّ الليل خرجت من البحر دابّة وخربت ما بنوا فلم يزل يحكمها كلّ يوم ويوكّل بها من يحفظها فاصبحوا وقد خربت فامر الاسكندر باتّخاذ عمد عليها طلسم لدفع الجنّ فاندفع عنها اذيّتهم، قال المسعودى الاعمدة التي للطلسم عليها صور واشكال وكتابة باقية الى زماننا كلّ عمود طوله ثمانون ذراعًا عليها صور واشكال وكتابة فبناها الاسكندر طبقات تحتها قناطر بحيث يسير الفارس تحتها مع الرمح وكان عليها سبعة اسوار وهى الان مدينة كثيرة الخيرات قال المفسّرون كانت هى المراد من قوله تعالى واوحينا الى موسى واخيه ان تَبَوّءا لقومكما بمصر بيوتاً، وكان بها يوم الزينة واحتجاج موسى والسحرة وكان موسى قبل الاسكندر باكثر من الف سنة، بها مجلس سليمان عم قال الغرناطى انه خارج الاسكندرية بَنَتْه الجنّ منحوتاً من الصخر باعمدة الرخام لا مثل لها كلّ عمود على قاعدة من الرخام وعلى راسه مثل ذلك والرخام ابيض منقط بحمرة وسواد مثل الجزع اليمانى طول كلّ عمود ثلثون ذراعاً ودورته ثمانية اذرع وله باب من الرخام وعتبته وعضادتاه ايضا من الرخام الاحمر الذى احسن من الجزع وفى هذا المجلس اكثر من ثلثماية عمود كلّها من جنس واحد وقدّ واحد وفى وسط هذا المجلس عمود من الرخام على قاعدة رخامية طوله ماية واحد عشر ذراعًا ودوره خمسة واربعون شبرًا انى شبرتها بشبرى، ومن عجايبها عمود يعرف اليوم بعمود السوارى قريب من باب الشجرة من ابواب الاسكندرية فانه عظيم جدًّا كانه منارة عظيمة وهو قطعة واحدة منتصب على قاعدة من حجر عظيم مربع وعلى راسه حجر آخر مثل القاعدة كانه بيت فان تحت ذلك من مقطعه وانتصابه ورفع الحجر الفوقانى على راسه يدلّ على ان فاعليه كانوا فى قوّة شديدة وكانوا بخلاف اهل زماننا، ومن عجايبها ما ذكر ابو الريحان فى الآثار الباقية ان بالاسكندرية اسطوانة متحرّكة والناس يقولون انها تتحرّك بحركة الشمس وانّما قالوا ذلك لانها اذا تمالت يوضع تحتها شىء فاذا استوت لا يمكن اخذها وان كان خزفًا او زجاجًا يسمع [g]تقريعه وكانت الاسكندرية مجمع الحكماء وبها

[f]) *a* قبل الوقت فبلغ الاسكندر ذلك فقال [g]) *a.b* تقرقعه

كان معاريجهم مثل الدرج يجلس عليها الحكماء على طبقاتهم فكان اوضعهم علماً الذى يعمل الكيميا فان موضعه كان على الدرجة السفلى، ومن عجايبها المنارة اسفلها مربع من الصخر المنحوت وفوق ذلك منارة مثمّنة وفوق المثمّنة منارة لطيفة مدوّرة طول الاولى تسعون ذراعاً والمثمّنة مثل ذلك وطول اللطيفة المدوّرة ثلثون ذراعاً وعلى اعلى المنارة مرآة وعليها موكّل ينظر اليها كلّ لحظة فاذا خرج العدوّ من بلاد الروم وركب البحر يراه الناظر فى المراة ويخبر القوم بالعدو فاستعدّوا لدفعه وكانت المراة باقية الى زمن الوليد بن عبد الملك بن مروان فانفذ ملك الروم شخصاً من خواصه ذا دهاء فجاء الى بعض الثغور واظهر انه هارب من ملك الروم ورغب فى الاسلام واسلم على يد الوليد بن عبد الملك واستخرج له دفاين من ارض الشام فلمّا صارت تلك الاموال الى الوليد شرهت نفسه فقال له يا امير المومنين ان ههنا اموالاً ودفاين للملوك الماضية فساله الوليد عن مكانه فقال تحت منارة الاسكندرية فان الاسكندر احتوى على اموال شدّاد بن عاد وملوك مصر والشام فتركها فى آزاج وبنى عليها المنارة فبعث الوليد معه قوماً لاستخراجها فهم نقضوا نصف المنارة وازيلت المرآة فضجّت الناس من اهل الاسكندرية فلمّا راى العلج ذلك وعلم ان المرآة ابطلت هرب بالليل فى مركب نحو الروم وتمّت حيلته،

والمنارة فى زماننا حصن عالٍ على نيق جبل مشرف على البحر فى طرف جزيرة بينها وبين البرّ نحو شوط فرس ولا طريق اليها الّا فى البحر المالح وهى مربعة ولها درج واسعة يصعدها الفارس بفرسه وقد سُقفت الدرج بحجارة طوال مركبة على الحايطين المكتنفتين للدرجة فترتقى الى طبقة عالية مشرفة على البحر بشرفات محيطة وفى وسطه حصن آخر يرتقى اليه بدرجة اخرى فيصعد الى طبقة اخرى له شرفات وفى وسطها قبّة لطيفة كانها موضع الديدبان،


هذه صورة المنارة الباقية الآن

وحكى ان عبد العزيز بن مروان لمّا ولّى مصر جمع مشايخها وقال انى اريد ان اعيد بناء الاسكندرية الى ما كانت فقالوا انظرنا حتى نتفكّر فقال اعينونى بالرجال وانا اعينكم بالمال فذهبوا الى ناوس كلّة راس حملوها على عجلة وزنوا سنًّا من اسنانه فوجدوها عشرين رطلاً على ما بها من النخر والقدم فقالوا جئنا بمثل هولاء الرجال حتى نعيدها الى ما كانت فسكت، بها عين مشهورة بعين الاسكندرية فيها نوع من الصدف يوجد فى كلّ وقت لا يخلو منه فى شىء من الاوقات يطبخ ويشرب مرقته تبرى من الجذام والله الموفق ✿

اسيوط مدينة فى غربى النيل من نواحى الصعيد فى مستوى كثيرة الخيرات عجيبة المتنزّهات وعجايب عماراتها وصورها ممّا يُرى لا ممّا يذكر ولمّا صُوّرت الدنيا للرشيد لم يستحسن غير كورة اسيوط لكثرة ما بها من الخيرات والمتنزّهات فيها سبع وخمسون كنيسة للنصارى، ومن عجايبها ان بها ثلثون الف فدّان ينشر ماؤها فى جميعها وان كان قليلاً لاستواء سطح ارضها ويصل الماء الى جميع اقطارها، وبها الافيون المصرى الذى يحمل الى ساير البلاد وهو عصارة ورق الخشخاش الاسود والخس وبها ساير انواع السكر ومنها يحمل الى جميع الدنيا مناسج الديبقى والثياب اللطيفة الّتى لا يوجد مثلها فى شىء من البلاد ✿

اصطخر مدينة بارض فارس قديمة لا يدرى من بناها كان سليمان عم يتغدى بارض الشام ببعلبك ويتعشّى باصطخر، بها بيت نار عظيم للمجوس ويقولون انه كان مسجد سليمان عم قال المسعودى انه خارج المدينة دخلته فرايت بنيانًا عجيبًا واساطين صخر عجيبة على اعلاها صور من الصخر عظيمة الاشكال ذكر اهل الموضع انها صور الانبياء وهو فى سفح جبل وهو هيكل عظيم من عجايبه ان الريح لا تفارق ذلك الهيكل لا ليلاً ولا نهاراً ولا تفتر عن الهبوب ساعة يقولون ان سليمان عم حبس الريح فيه، وذكر ابن الاثير الجزرى فى تاريخه ان السلطان الب ارسلان لمّا فتح قلعة اصطخر وجد بها قدح فيروزج اسم جمشيد الملك مكتوب عليه، ومن عجايبه تفّاح بعضه حلو وبعضه حامض قال الاصطخرى حدّث بذلك الامير مرداس بن عمرو فانكر الحاضرون فاحضر حتى راوه وزال انكارهم، وينسب اليها الاصطخرى صاحب كتاب الاقاليم فانه ذكر فى كتابه النواحى المعمورة وذكر بلادها وقراها والمسافات بينها وخواصّ موضع ان كان له خاصيّة وما قصّر فى جميع ذلك الكتاب ✿

افريقية مدينة كبيرة كثيرة الخيرات طيّبة التربة وافرة المزارع والاشجار والنخل والزيتون وكانت افريقية قديما بلاداً كثيرة والان صحارى مسافة اربعين يوماً بارض المغرب بها برابر وهم مزاتة ولواتة وهوّارة وغيرهم وماء اكثر بلادها من الصهاريج، وبها معادن الفضّة والحديد والنحاس والرصاص والكحل والرخام ومن عجايبها بحيرة بنزرت حدّثنى الفقيه ابو الربيع سليمان الملتانى انه يظهر فى كلّ شهر من السنة فيها نوع من السمك يخالف النوع الذى كان قبله فاذا انتهت السنة يستانف الدور فيرجع النوع الاول وهكذا كلّ سنة وكذلك نهر شَلَف فانه فى كلّ سنة فى زمان الورد يظهر فيه صنف من السمك يسمّى الشهبوق وهو سمك طوله ذراع ولحمه طيّب الّا انه كثير الشوك ويبقى شهرَيْن ويكثر صيدها فى هذا الوقت ويرخص ثمنها ثم ينقطع الى القابل فلا يوجد فى النهر شىء منها الى السنة القابلة اوان الورد، وذكر ابو الحسن على الجزرى فى تاريخه انه نشات بافريقية فى شهر ربيع الاخر سنة احدى عشرة واربعماية سحابة شديدة الرعد والبرق فامطرت حجارة كثيرة واهلكت كلّ من اصابته ✿

افيق قرية من قرى مصر ذكر بعض الصالحين انه راى فى نومه ملكاً نزل من السماء وقال له اتريد ان تُغْفَر ذنوبك قال الرجل مُنْيَتى ذلك فقال قل مثل ما يقوله موذّن افيق قال فذهبت الى افيق رايت الموذّن لمّا فرغ من الاذان قال لا اله الّا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو حىّ لا يموت بيده الخير وهو على كلّ شىء قدير بها اشهد مع الشاهدين واحملها مع الجاحدين وأُعدّها ليوم الدين واشهد ان الرسول كما ارسل والكتاب كما انزل والقضاء كما قُدّر وان الساعة آتية لا ريب فيها وان الله يبعث من فى القبور على ذلك احيا واموت وابعث ان شاء الله تعالى ✿

انصنا مدينة قديمة على شرقى النيل بارض مصر قال ابن الفقيه اهل هذه المدينة مُسخوا حجرا فيها رجال ونساء مسخوا حجراً على اعمالهم فالرجل نايم مع زوجته والقصاب يقطع لحمه والمراة تخمّر عجينها والصبى فى المهد والرغفان فى التنور كلّها انقلبت حجراً صلداً، وبانصنا شجر اللبخ وهو عود ينشر لالواح السفينة ربّما ارعف ناشره يكون له قيمة واذا شُدّ لوح بلوح وتُرك فى الماء سنة صار لوحًا واحدًا فاذا اتّخذ منها سفينة وبقى فى الماء مدّة صار كانّ السفينة قطعة واحدة فلعلّ عزّتها من هذه الجهة ولشجرته ثمرة تشبه البلح فى لونه وشكله وطعمه ✿

انطاكية مدينة عظيمة من اعيان المدن على طرف بحر الروم بالشام

موصوفة بالنزاهة والحسن وطيب الهوآء وعذوبة الماء وفى داخلها مزارع وبساتين وانها بنتها انطاكية بنت الروم بن اليقن بن سام بن نوح عم ذات سور وفصيل ولسورها ثلثماية وستّون برجاً يطوف عليها اربعة الف حارس من عند صاحب القسطنطينية يضمنون حراستها سنةً ويستبدل بهم فى السنة الثانية وسورها مبنىّ على السهل والجبل من عجايب الدنيا دورتها اثنا عشر ميلاً وكلّ برج من ابراجها منزل بطريق فسكنه بخدمه وخَوَله وجعل كلّ برج طبقات اسفله مرابط للخيل واوسطه منزل الرجال واعلاه موضع البطريق وكلّ برج كحصن عليه ابواب حديد وفيها [h]ما لا سبيل الى قطعه من [i]الخارج والمدينة دايرة نصفها سهلىّ ونصفها جبلىّ وقطر الدايرة فاصلة بين السهلىّ والجبلىّ ولها قلعة عالية جدًّا تتبيّن من بُعد بعيد تستّر الشمس عن المدينة فلا تطلع عليها الّا فى الساعة الثانية، وبها بيعة القسيان وهو الملك الذى احيا ولده رئيس للحواريّين فطرس كما جاء فى القصّة فى قوله تعالى واضرب لهم مثلاً اصحاب القرية اذ جاءها المرسلون، وعلى باب بيعة القسيان [k]فنجان لساعات الليل والنهار يعمل كلّ واحد اثنتى عشرة ساعة وفى بيعة القسيان من الخدم والمسترزقة ما لا يحصى ولها ديوان فيه بضعة عشر كاتباً والمدينة خمس طبقات على الطبقة الخامسة الحمامات والبساتين ومناظر حسنة وسبب ذلك ان الماء ينزل من الجبل المطلّ عليها وقد عملوا على الماء الحمامات والبساتين وفيها من الكنايس ما لا يعدّ كلّها معمولة بالفصّ المذهّب والزجاج الملوّن والبلاط المجزّع وحماماتها اطيب الحمامات لان ماءها العذب السيح ووقودها الآس، قال المسعودى رايت فيها من الماء ما يستحجر فى مجاريها المعمولة من الخزف وحكى انه كان بانطاكية اذا اخرج الانسان يده الى خارج السور وقع عليه البقّ واذا جذبها الى داخل لا يبقى عليه شىء من البقّ الى ان كسروا عموداً من رخام فوجدوا فى اعلاه حقّة من النحاس فيها بقٌّ من نحاس مقدار كفّ فبطلت تلك الخاصّية من ذلك الوقت فالآن يعمّ البقّ جميع المدينة، وبها نوع من الفار يعجز السنور عنه، وبها مسجد حبيب النجّار صاحب يونس رحمة الله عليه الذى قال يا ليت قومى يعلمون بما غفر لى ربّى وجعلنى من المكرمين فلمّا قتلوه اهلكهم الله تعالى بصيحة وكان بانطاكية مومنون وكفّار فالصيحة ما ايقظت المومنين عن نومهم واهلكت الكفّار كما قال تعالى ان كانت الا صيحة واحدة فاذا هم خامدون ومسجد حبيب فى وسط سوق

h) a.b ماء   i) c خارج   k) a.b.c فنجان

انطاكية فيه قبره يزوره الناس وبها قبر يحيى بن زكرياء عليه السلام ۞
انطرطوس حصن على بحر الروم لاهل حمص وهو ثغر به مصحف عثمان ابن عفان يذهب الناس اليه تبرّكًا به ۞
اورم الجوز قرية من نواحى حلب بها بنية كانها كانت فى القديم معبدًا يرى المجاورون لها من اهل القرى بالليل منها ضوء نار ساطع فاذا جاءوها لم يروا شيئًا البتّة وفى هذه البنية ثلثة الواح من حجارة عليها مكتوب بلفظ القديم ما استخرج وفُسّر وكان ما على اللوح القبلى الآله واحد كُملت هذه البنية فى تاريخ ثلثماية وعشرين لظهور المسيح عم وعلى اللوح الذى على وجه الباب سلام على من كمل هذه البنية واللوح الشمالى هذا الضوء المشرق الموهوب من الله لنا فى ايام البربرة فى الدور الغالب المتجدّد فى ايام الملك اناوس واناس الحرين المنقولين وقلاسس وحنا وقاسوس وبلانيا فى شهر ايلول فى ثانى عشر من التاريخ المتقدّم والسلام على شعوب العالم والوقت الصالح ۞
الاهواز ناحية بين البصرة وفارس ويقال لها خوزستان بها عمارات ومياه واودية كثيرة وانواع الثمار والسكر والرزّ الكثير لكنها فى صيفها لا يفارق الجحيم ومن محنها شدّة الحرّ وكثرة الهوام الطيارة والحشرات القتالة قالوا ذبابها كالزنبور وطنينها كصوت الطنبور لا ترى بها شيئًا من العلوم والاداب ولا من الصناعات الشريفة واهلها اَلْأَمُّ الناس لا ترى بها وجنة حمراء وهواءها قتالة خصوصًا للغرباء لا ينقطع حُمّاها ولا ينكشف وباءها البتّة واهلها فى عذاب اليم وحكى مشايخ الاهواز انهم سمعوا القوابل ان المولود ربّما يلد فتجده محمومًا تلك الساعة ومن تمام محنهم ان ماكول اهلها الرزّ وهم يخبزونه كلّ يوم لانه لا يطيب الّا مسخّنًا فيسجّر كلّ يوم فى ذلك الحرّ الشديد خمسون الف تنور فيجتمع حرّ الهواء وحرّ النيران ودخانها والبخار المتصاعد من سباخها ومناقعها ومسايل كُنُفها ومياه امطارها فاذا طلعت الشمس ارتفعت بخاراتها واختلطت بهوائها الله وصفناها فيفسد الهواء اىّ فساد ويفسد بفسادها كلّ ما اشتمل عليه وتكثر الافاعى فى اراضيها والجرّارات من العقارب الله لا ترفع ذنبها كساير العقارب بل تجرّها ولو كان فى العالم شىء شرّا من الافاعى والجرّارات لما قصرت قصبة الاهواز عن توليده واذا حمل الى الاهواز الطيب تذهب رايحته ولا يبقى منتفعًا به، ينسب اليها ابو الحسن الاهوازى المنشى صاحب الكلام المرصّع له رسالة حسنة فى ذلك الاسلوب وهو متفرّد به ۞

أيلة مدينة على ساحل بحر القلزم ممّا يلى الشام كانت مدينة جليلة فى زمن داود عم والان يجتمع بها حجيج الشام ومصر من جاء بطريق البحر وهى القرية التى ذكرها الله تعالى حاضرة البحر كانت اهلها يهوداً حرّم الله تعالى عليهم يوم السبت صيد السمك وكانت الحيتان تاتيهم يوم السبت شرّعاً بيضاً سماناً كانها الماخض حتى لا يرى وجه الماء لكثرتها ويوم لا يسبتون لا تاتيهم فكانوا على ذلك برهة من الدهر ثم ان الشيطان وسوس اليهم وقل انّما نهيتم عن صيدها يوم السبت فاتّخذوا حياضاً حول البحر وسوقوا اليها الحيتان يوم السبت فتبقى فيها محصورة واصطادوا يوم الاحد وفى غير يوم السبت لا ياتيهم حوت واحد ففعلوا ما امرهم الشيطان خايفين فلمّا راوا ان العذاب لا يعاجلهم اخذوا واكلوا وملحوا وباعوا وكان اهل القرية نحواً من سبعين الفاً فصاروا اثلاثاً ثلث ينهون القوم عن الذنب وثلث قالوا لم تعظون قوماً الله مهلكهم او معذّبهم وثلث يباشرون الخطيئة فلمّا تنبّهوا قال الناهون نحن لا نساكنكم فقسموا القرية للناهين باب وللمتعدّين باب ولعنهم داود عم فاصبح الناهون ذات يوم فى مجالسهم لم يروا من المتعدّين احداً فقالوا ان للقوم شاناً لعلّ الخمر غلبتهم فعلوا الجدار ونظروا فاذا هم قردة فدخلوا عليهم والقردة تعرف انسابها والانساب لا يعرفونها فجعلت القردة تاتى نسيبها من الانس فتشمّ ثيابه وتذرف دمعه فيقول نسيبها الم انهك عن السوء فتشير القردة براسها يعنى نعم ثم ماتت بعد ثلثة ايام ۞

باميان ناحية بين خراسان وارض الغور ذات مدن وقرى وجبال وانهار كثيرة من بلاد غزنة بها بيت ذاهب فى الهواء واساطين نقش عليها صور الطير وفيه صنمان عظيمان من الحجر يسمّى احدهما سرخ بت والاخر خنك بت وما عرف خاصّية البيت ولا خاصّية الصنم، قل صاحب تحفة الغرايب بارض باميان ضيعة غير مسكونة من نام فيها يزبنه اخذ برجله فاذا انتبه لا يرى احداً فان نام يفعل به ذلك مرّة اخرى حتى يخرج منها، بها معادن الزيبق ذكره يعقوب البغدادى، قل فى تحفة الغرايب بارض باميان عين ينبع منها ماء كثير ولها صوت وغلبة ويشمّ من ذلك الماء رايحة الكبريت من اغتسل به يزول جربه واذا رفع من ذلك الماء شئ فى ظرف ويشدّ راسه شدّاً وثيقاً وترك يوماً يبقى الماء فى الظرف خاثراً مثل الخمير واذا عرضت عليه شعلة النار يشتعل، ينسب اليها الحكيم افضل الباميانى كان حكيماً فاضلاً عارفاً انواع الحكمة طلبه صاحب فارس اتابك سعد بن زنكى واكرمه واحسن

اليه وقال له اريد ان تحكم على مولودى فقال افضل الاحكام النجومية لا يوثق بها قد تصيب وتخطى لكنى افعل ذلك لسنة او سنتين من الماضى فان وافق عملت للمستقبل فلمّا فعل ذلك قال الملك ما اخطات شيئًا منها وكان عنده حتى مات

بدا قرية بتهامة على ساحل البحر ممّا يلى الشام وهى قرية يعقوب النبى عم كان بها مسكنه فى ايام فراق يوسف عم ويقال لهذه القرية بيت الاحزان لان يعقوب كان بها حزينًا مدّة طويلة ومنها سار الى مصر الى يوسف عم فجاءت الفرنج فى زمن الملك صلاح الدين يوسف بن ايوب وقد عمروها وجعلوا لها حصنًا حصينًا قال بعض الشعراء

هلاك فرنج اتى عاجلًا   وقد آن تكسير صلبانها
ولو لم يكن حينها قد اتى   لما عمرت بيت احزانها

وكان الامر كما قال قال الشاعر قصدها الملك صلاح الدين وفتحها وخرّبها وكسر صلبانها

براق قرية من قرى حلب حدّث غير واحد من اهل حلب ان بها معبدًا يقصده المرضى والزمنى يبيتون فيه فيرى المريض من يقول له شفاوك كذا وكذا وربّما يرى شخصًا يمسحه بيده فيزول منه الآفة وهذا شىء مستفاض فى اهل حلب

البشمور كورة بمصر بها قرى وريف وغياض بها كباش ليس فى جميع البلاد مثلها عظمًا وحسنًا وكبرًا لالايا حتى لا يستطيع حملها فيتّخذ لاليته عجلة يحمل عليها اليته ويشدّ العجلة بحبل الى عنقه فيظلّ يرعى ويجرّ العجلة التى عليها اليته فاذا نزعت العجلة سقطت الالية على الارض وربض الكبش ولم يمكنه القيام ولا يوجد مثل هذا الصنف فى شىء من البلاد

بعلبك مدينة مشهورة بقرب دمشق وهى قديمة كثيرة الاشجار والمياه والخيرات والثمرات ينقل منها الميرة الى جميع بلاد الشام وبها ابنية واثار عجيبة وقصور على اساطين الرخام لا نظير لها قيل انها كانت مهر بلقيس وبها قصر سليمان بن داود عم وقلعتها مقام الخليل عم وبها دير الياس النبى عم قالوا ان ذلك الموضع يسمّى بك فى قديم الزمان حتى عبد بنو اسرائيل بها صنمًا اسمه بعل فاضافوا الصنم الى ذلك الموضع ثم صار المجموع اسمًا للمدينة واهلها على عبادة هذا الصنم فبعث الله اليهم الياس النبى عم فكذّبوه فحبس عنهم القطر ثلث سنين فقال لهم نبىّ الله استسقوا اصنامكم فان

سقيتم فانتم على الحقّ والّا فانّى ادعو الله تعالى ليسقيكم فان سقيتم فآمنوا بالله وحده فاخرجوا اصنامهم واستسقوا وتضرّعوا فما افادهم شيـًٔا فرجعوا الى نبىّ الله فخرج ودعا فظهر من جانب البحر سحابة شبه ترس واقبلت اليهم فلمّا دنا منهم طبّق الافاق واغاثهم غيثًا مريعًا اخصب البلاد واحيا العباد فما ازدادوا الّا شركًا فسال الله تعالى ان يريحهم عنه فاوحى الله تعالى اليه ان اخرج الى مكان كذا فخرج ومعه اليسع فراى فرسًا من نار فوثب عليه وسار الفرس به ولم يُعرف بعد ذلك خبره ۞

بلقاء كورة بين الشام ووادى القُرى بها قرية الجبّارين ومدينة الشراة وبها الكهف والرقيم فيما زعم بعضهم وحديث الرقيم ما روى عبد الله بن عمر انه قال سمعت رسول الله صلعم يقول انطلق ثلثة نفر ممّن كان قبلكم حتى اواهم المبيت الى غار فدخلوا فانحدرت صخرة من الجبل وسدّت عليهم الغار فقالوا لا يُنجيكم من هذه الصخرة الّا ان تدعوا الله تعالى بصالح اعمالكم قال رجل منهم اللهم ان كان لى ابوان شيخان كبيران فكنت لا اغبق قبلهما اهلاً ولا ولدًا [1] فنأى بى طلب الشجر يومًا فلم ابرح عليهما حتى ناما فحلبت لهما غبوقهما فوجدتهما نائمين فكرهت ان اغبق قبلهما اهلاً ولا ولدًا فلبثت والقدح فى يدى انتظر استيقاظهما حتى طلع الفجر والصبية يتضاغون فاستيقظا وشربا غبوقهما اللهم ان كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك ففرّج عنّا ما نحن فيه من هذه الصخرة فانفرجت شيـًٔا لا يستطيعون الخروج منه، وقال الاخر اللهم ان كانت لى ابنة عمّ كانت من احبّ الناس الىّ فراودتها عن نفسها فامتنعت منّى حتى الّمت بنا سنة من السنين فجاءتنى فاعطيتها مائة وعشرين دينارًا على ان تخلى بينى وبين نفسها ففعلت حتى اذ قدرت عليها قالت لا يحلّ لك ان تفضّ الخاتم الّا بحقّه فتحرّجت من الوقوع عليها وانصرفت عنها وهى احبّ الناس الىّ وتركت الذهب الذى اعطيتها اللهم ان كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك ففرّج عنّا ما نحن فيه فانفرجت الصخرة غير انهم لا يستطيعون الخروج منها، وقال الثالث اللهم انك تعلم انّى استاجرت اجرا فاعطيتهم اجرهم غير رجل واحد ترك الذى له وذهب فنمت اجرته حتى كثرت منه الاموال فجاءنى بعد حين وقال يا عبد الله هات اجرتى فقلت له كلّ ما ترى من الابل والبقر والغنم والرقيق من اجرتك فقال يا عبد الله لا تستهزئ بى فقلت لا استهزئ فاستاق كلّه ولم يترك منه شيـًٔا اللهم ان كنت فعلت ذلك ابتغاء

[1] *a.b.c* طلب الشجر (بى *c*) فنأى فى

وجهك ففرّج عنّا ما نحن فيه فانفرجت الصخرة فخرجوا يمشون ❊
بلبنا مدينة بصعيد مصر على شاطى النيل قالوا ان بها طلسماً لا يمرّ بهـا تمسـاح الّا ينقلب على ظهره والتمسـاح اذا انقلب على ظهره لا يقدر على الانقلاب الى بطنه فيبقى كذلك حتى يموت او يصطاد ❊
بلرم مدينة بجزيرة صقلية فى بحر المغرب قال ابن حوقل الموصلى بها هيكل عظيم سمعت ان ارسطاطاليس فيه فى شىء من الخشب معلّق والنصـارى تعظّم قبره وتستسقى به لاعتقاد اليونانيّين فيه قال ورايت فيها من المساجد اكثر ما رايت فى شىء من البلاد حتى رايت على مقدار غلوة سهم اكثر من عشر مساجد ورايت بعضها تجـاه بعض فسـالت عن ذلك فقـالوا القوم لانتفاخ ادمغتهم لا يرضى احدهم ان يصلّى فى مسجد غيره ويكـون له مسجد لا يصلّى فيه غيره ❊
بنارق قرية بين بغداد والنعمانية مقابل دير قبى على دجلة والان خـراب ذكر ابو بكر النحوى البنارقى ان عساكر السلجوقية كثرت بطرقهم على قريتنا والقرية لا سور لها كلّمـا جاءوا دخلوا وثقلوا علينـا فاجمعنـا على مفارقتها والعسكر قريب منّا وتهيّانا لذلك الى الليل لنعبر دجلة [m] ونلتحـق بدَيْر قبى فانهـا كانت ذات سور فاستصحبنـا من امتعتنـا ما خف على الاكتاف والدواب فاذا نيران عظيمة ملات البرية فظننّاها نار العسكر وندمنا على الخروج وقلنـا الان ياخذون جميع ما معنـا ونحن فى هذا الحديـث والنيران قد دهمتنا فاذا هى سايرة بنفسها ولا حامل لها وسمعنا من خلالهـا اصواتاً حزينة كالنياحة يقول بعضهم

فلا ثبقهم ينسدّ ولا ماؤهم يجرى وخلّوا منازلهم وساروا مع الفجر

فعلمنـا انهم للجنّ وكان الامر كمـا قالوا فان الانهـار فسدت وما يفرغ الملوك لاصلاحها وبقيت القرى الى الان خراباً وذلك فى سنة خمس واربعين وخمسماية ❊
بنزرت مدينة بافريقية على ساحل البحر يشقّها نهر كبير كثير السمك لهـا قلاع حصينة تاوى اليهـا اهل النواحى اذا خرج الروم غزاة وبهـا رباطـات للصـالحين وانفردت بنزرت بجيرة تخرج من البحر الكبير الى مستقرّ تجاههـا يخرج منها فى كلّ شهر صنف من السمك لا شبه الصنف الذى كان فى الشهر الماضى الى تمام السنة ثمّ يعود الدور الى الاول والسلطـان ضمنه باثنى عشر الف دينار ❊

m) *b.c.d* ونلتجى

بيت لحم قرية على فرسخين من بيت المقدس كان بها مولد عيسى عم وبها كنيسة فيها قطعة من النخل زعموا انها النخلة التى اكلت مريم لمّا قيل لها وهُزّى اليك بجذع النخلة، بها الماء الذى يقال له المعبودية وهو ماء ينبدى من حجر وانه عظيم القدر عند النصارى

بيت المقدس هى المدينة المشهورة التى كانت محلّ الانبياء وقبلة الشرايط ومهبط الوحى بناها داود وفرغ منها سليمان عم وعن ابى بن كعب ان الله تعالى اوحى الى داود ابن لى بيتاً فقال يا ربّ اين قال حيث ترى الملك شاهراً سيفه فراى داود ملكاً على الصخرة بيده سيف فبنى هناك ولمّا فرغ سليمان من بنائها اوحى الله تعالى اليه سلنى اعطيك فقال يا ربّ اسالك ان تغفر لى ذنبى فقال لك ذلك قال واسالك ان تغفر لمن جاء هذا البيت يريد الصلوة فيه وان تخرجه من ذنوبه كيوم ولد فقال لك ذلك قال واسالك لمن جاءه فقيرًا ان تغنه قال ولك ذلك قال واسالك ان جاءه سقيماً ان تشفيه قال ولك ذلك، وعن ابن عبّاس البيت المقدس بنت الانبياء وسكنته الانبياء وما فيه موضع شبر الّا وصلّى فيه نبىٌّ او قام فيه ملك، واتّخذ سليمان فيها اشياء عجيبة منها قبّة وهى قبّة كانت فيها سلسلة معلّقة ينالها المحقّ ولا ينالها المبطل حتى اضمحلّت بالحيلة المعروفة ومنها انه بنى فيها بيتاً واحكمه وصقله فاذا دخله الورع والفاجر كان خيال الورع فى الحايط ابيض وخيال الفاجر اسود، ومنها انه نصب فى زاوية عصى ابنوس من زعم انه من اولاد الانبياء ومسّها لم يضره وان لم يكن من اولاد الانبياء اذا مسّها احترقت يده، ثم ضرب الدهر ضربانه واستولت عليها الجبابرة وخربوها فاجتاز بها عزير عم فراها خاوية على عروشها فقال انّى يحيى هذه الله بعد موتها فاماته الله ماية عام ثم بعثه وقد عمرها ملك من ملوك الفرس اسمه كوشك فصارت اعمر ممّا كانت واكثر اهلًا والتى عليها الان ارضها وضياعها جبال شاهقة وليس بقربها ارض وطئة وزروعها على اطراف الجبال بالفُؤُس لان الدوابّ لا عمل لها هناك، وامّا نفس المدينة ففى فضاء فى وسط ذلك وارضها كلّها حجر وفيها عمارات كثيرة حسنة وشرب اهلها من ماء المطر ليس فيها دار الّا وفيها صهريج مياهها تجتمع من الدروب ودروبها حجرية ليست كثيرة الدنس لكن مياهها ردية وفيها ثلث برك بركة بنى اسرائيل وبركة سليمان وبركة عياض، قال محمد ابن احمد البشّارى المقدسى وله كتاب فى اخبار بلدان الاسلام انها متوسّطة الحرّ والبرد وقلّ ما يقع بها ثلج ولا ترى احسن من بنيانها ولا انظف ولا انزه

من مساجدها قد جمع الله فيها فواكه الغور والسهل والجبل والاشياء المتضادّة كالاترج واللوز والرطب والجوز والتين والموز الّا ان بها عيوبًا منها ما ذكر فى التورية انها طست ذهب مملوء عقارب ثمّ لا يرى اقذر من حمّاماتها ولا اثقل مونة منها وهى مع ذلك قليلة العلماء كثيرة النصارى وفيهم جفاء على الرحبة والفنادق والضرايب ثقال على ما يباع فيها وليس لمظلوم ناصر وليس بها امكن من الماء والاذان، بها المسجد الاقصى الذى شرّفه الله تعالى وعظّمه وقال الى المسجد الاقصى الذى باركنا حوله وقال صلعم لا تشدّ الرحال الّا الى ثلثة مساجد المسجد الحرام والمسجد الاقصى ومسجدى هذا وهو فى طرف الشرق من المدينة اساسه من عمل داود عم طول كلّ حجر عشرة اذرع وفى قبلته حجر ابيض عليه مكتوب محمّد رسول الله خلقةً لم يكتبه احد وصحن المسجد طويل عريض طوله اكثر من عرضه وهو فى غاية الحسن والاحكام مبنىّ على اعمدة الرخام الملوّنة والفسيفساء الذى ليس فى شىء من البلاد احسن منه، وفى صحن المسجد مصطبة كبيرة فى ارتفاع خمسة اذرع يصعد اليه من عدّة مواضع بالدرج وفى وسط هذه المصطبة قبّة عظيمة مثمّنة على اعمدة رخام مسقفة برصاص منمّقة من داخل وخارج بالفسيفساء مطبقة بالرخام الملوّن وفى وسطها الصخرة التى تزار وعلى طرفها اثر قدم النبى عم وتحتها مغارة ينزل اليها بعدّة درج يصلّى فيها ولهذه القبّة اربعة ابواب وفى شرقيها خارج القبّة قبّة اخرى على اعمدة حسنة يقولون انها قبّة السلسلة وقبّة المعراج ايضا على المصطبة وكذلك قبّة النبى عم كلّ ذلك على اعمدة مطبقة اعلاها بالرصاص وذكر ان طول قبّة الصخرة كان اثنى عشر ميلاً فى السماء وكان على راسها ياقوتة حمراء كان فى ضوءها تغزل نساء اهل بلقاء، وبها مربط البُراق الذى ركبه النبى عم تحت ركن المسجد، وبها محراب مريم عم الذى كانت الملايكة تاتيها فيه بفاكهة الشتاء فى الصيف وبفاكهة الصيف فى الشتاء وبها محراب زكرياء عم الذى بشرته الملايكة بيحيى عم وهو قايم يصلّى فى المحراب وبها كرسى سليمان الذى كان يدعو الله عليه، وعن رسول الله صلعم ان الله تعالى ارسل ملك الموت الى موسى عم فصكّه فرجع الى ربّه وقال ارسلتنى الى عبد لا يريد الموت فقال ارجع اليه وقُلْ له حتى يضع يده على متن ثور فله بما غطّت يده بكلّ شعر سنة قال اى ربّ ثمّ ما ذا قال ثمّ الموت فسال الله تعالى ان [n]يقبره من الارض المقدسة رمية حجر فلو كنت ثمّه لاريتكم قبره الى جنب

n) *a.b* ويرقبه, *d* يقربه, *c* يرميه

الطريق تحت الكثيب الاحمر، امّا المسجد فطوله سبعماية ذراع واربعة وثمانون ذراعاً وعرضه اربعماية وخمسة وخمسون ذراعاً وعدّة ما فيه من العمد ستماية واربعة وثمانون وداخل الصخرة ثلثون عموداً وقبّة الصخرة ملبّسة بصفايح الرصاص عليها ثلثة الاف صفيحة واثنان وتسعون ومن فوق ذلك [o]الصفايح النحاس مطلّية بالذهب وفى سقوف المسجد اربعة الاف خشبة وعلى السقوف خمسة واربعون الف [p]صفيحة رصاص، حجر الصخرة ثلثة وثلثون ذراعاً فى سبعة وعشرين والمغارة التى تحت الصخرة تسع تسعاً وستين نفساً ويسرج فى المسجد الف وخمسماية قنديل ويسرج فى الصخرة اربعماية واربع وستون قنديلاً وكانت وظيفته كلّ شهر ماية قسط زيتاً وفى كلّ سنة ثمانماية الف ذراع حصيراً وكان له من الخدم مايتان وثلثون مملوكاً اقامهم عبد الملك بن مروان من خمس الاسارى ولذلك يسمّون الاخماس كان رزقهم من بيت المال، وبها قمامة وهى كنيسة عظيمة للنصارى فى وسط البلد لا ينضبط صفتها حسناً وعمارة وتنميقاً وكثرة مال فى موضع منها قنديل يزعمون ان نوراً من السماء ينزل فى يوم معلوم ويشعله وهذا امر مشهور عندهم حكى ان بعض اصحاب السلطان ذهب اليها ذلك اليوم وقال انى اريد ان اشاهد نزول هذا النور فقال له القسّ ان مثل هذه الامور لا تخفى على امثالك لا تبطل ناموسنا فانا نشبه على اصحابنا لتمشية امرنا فتجاوز عنه، وبها عين سلوان يتبرّك بها الناس قال ابن البشّار سلوان محلّة فى ربض بيت المقدس تحتها عين غزيرة تسقى جناناً كثيرة وقفها عثمان بن عفّان على ضعفاء بيت المقدس قالوا ان ماءها يفيد السلوّ اذا شربه الحزين ولهذا قال روبة لو اشرب السلوان ما سليتُ ❊

بلاد بربر بلاد واسعة من برقة الى آخر بلاد المغرب والبحر المحيط سُكّانها امّة عظيمة يقال انهم من بقية قوم جالوت لمّا قتل هرب قومه الى المغرب فحصلوا فى جبالها وهم احفى خلق الله واكثرهم طيشاً واسرعهم الى الفتنة واطوعهم لداعية الضلالة ولهم احوال عجيبة واصطلاحات غريبة سوّل لهم الشيطان الغوايات وزيّن لهم انواع الضلالات، عن انس بن مالك قال جيئتُ الى رسول الله عم ومعى وصيف فقال صلعم يا انس ما جنس هذا الغلام قلت بربرىّ يا رسول الله فقال بعه ولو بدينار قلت ولم يا رسول الله قال انهم امّة بعث الله اليهم رسولاً فذبحوه وطبخوه واكلوا لحمه وبعثوا مرقه الى نسائهم قال الله تعالى لا اتّخذت منكم نبيًّا ولا بعثت اليكم رسولاً، وعن رسول الله صلعم ولئن

o) a.b الصحايف, a الصهاريج   p) a.b صحيفة

اتصدّق بعلاقة سوطى فى سبيل الله احبّ الىّ من ان اعتق رقبة بربرية، ولكثرة ما يخالف حالاتهم وعاداتهم ساير الناس قال بعض المغاربة

رايت آدم فى نومى فقلت له   ابا البرية ان الناس قد حكموا
ان البرابر نسل منك قال انا   حوّاء طالقة ان صحّ ما زعموا

ومن عاداتهم العجيبة ما حكى ابن حوقل الموصلى التاجر وهو طاف بلادهم ان اكثر البربر يضيّفون المارة ويكرمون الضيف ويطعمون الطعام ولا يمنعون اولادهم الذكور من طالب [q]التبديل لو طلب هذا المعنى ممّن هو [r]اكبرهم قدراً واكثرهم حميّة وشجاعة لم يمتنع عليه وقد شاهدهم ابو عبد الله [s]الشعبى على ذلك حتى بلغ بهم اشدّ مبلغ فما تركوه ومن العجب انهم يرون ذلك كرماً والامتناع عنه لؤماً ونقصاً ونسال الله السلامة، وحكى ايضا ان احدهم اذا احبّ امراة واراد التزوّج بها ولم يكن كفوًا لها عمد الى بقرة حامل من بقر ابيها ويقطع من ذنبها شيئًا من الشعر ويهرب فاذا اخبر الراعى اهل المراة بذلك خرجوا فى طلبه فان وجدوه قتلوه وان لم يظفروا به يمضى هو على وجهه فان وجد احداً قطع ذكره واتى القوم به قبل ان تلد البقرة ظفر بالجارية وزوّجوها منه ولا يمكنهم الامتناع البتة وان ولدت البقرة ولم يات بالذكر المقطوع بطل عمله ولم يمكنه الرجوع اليهم وان رجع قتلوه وترى فى تلك البلاد كثيراً من المجبوبين يكون جبّهم بهذا السبب فاذا [t]حصلوا فى بلاد المغرب [u]التمسوا القران والزهد✿

البيضاء مدينة كبيرة بارض فارس بنا العفاريت من الحجر الابيض لسليمان عم فيما يقال وبها قهندز يرى من بعد بعيد لشدّة بياضه وهى مدينة طيّبة كثيرة الخيرات وافرة الغلّات صحيحة الهواء عذبة الماء طيبة التربة لا تدخلها الحيّات والعقارب ولا شىء من الحيوانات الموذية، من عجايبها ما ذكر انه فى رستاقها عنب كلّ حبّة منها عشرة مثاقيل وتفاح دورتها شبران، ينسب اليها الحسين بن منصور الحلّاج صاحب الايات والعجايب فمن المشهور انه كان يركب الاسد ويتّخذ الحيّة سوطاً وكان ياتى بفاكهة الشتاء فى الصيف وفاكهة الصيف فى الشتاء ويمدّ يده الى الهواء ويعيدها مملوءة دراهم احدية قل هو الله احد مكتوب عليها ويخبر الناس بما فى ضمايرهم وبما فعلوا وحكى انه خرج يوماً من الحمام فلقيه بعض من ينكره صفعه فى قفاه صفعةً قويةً فقال له يا هذا لم صفعتنى قال للحقّ امرنى بذلك فقال بحقّ للحقّ اردفْها باخرى فلمّا رفع يده

u) c التمس   t) c حصل   s) b.c الشعى a الشعبى   r) c اعلاه   q) a.b.c البتة بل

للصفع ييبست فلمّا ظهر قوله انا الحقّ انكره الناس وتكلّموا فيه وقالوا قل انا على الحقّ فقال ما اقول الّا انا الحقّ وسمع منه اشعار مثل قوله

انا من اهوى ومن اهوى انا   نحن روحان حللنا بدنا

ومثل قوله

عجبت منك ومنّى افنيتنى بك عنى   ادنيتنى منك حتى ظننتُ انك انى

فلمّا سمعوا امثال هذه بعض الناس اساءوا الظنّ فيه حكى ابو القسم ابن كجّ ان جمعاً من الصوفية ذهبوا الى الحسين بن منصور وهو بتستر وطلبوا منه [7]شيئاً فذهب بهم الى بيت نار المجوس فقال الديرانى ان الباب مغلق ومفتاحه عند الهربد فجهد الحسين فلم يجبه فنفض الحسين كمّه نحو القفل فانفتحت فدخلوا البيت فراوا قنديلاً مشتعلاً لا ينطفى ليلاً ولا نهاراً فقال انها من النار الّتى فيها الخليل عم نحن نتبرّك بها وتحمل المجوس منها الى جميع بلادهم فقال له من يقدر على اطفائها قال قرانا من كتابنا انه لا يقدر على اطفائها الّا عيسى بن مريم عم فاشار الحسين اليها بكمّه فانطفت فقامت على الديرانى القيمة وقال الله الله قد انطفت فى هذه الساعة جميع نيران المجوس شرقاً وغرباً فقال له من يقدر على ردّها فقال قرانا فى كتابنا ان يقدر على ردّها من يقدر على اطفائها فلم يزل يتضرّع الى الحسين ويبكى فقال له هل عندك شىء تدفع الى هذه المشايخ واردّها وكان عنده صندوق من دخل البيت من المجوس طرح فيه ديناراً ففتح وسلّم ما فيه الى المشايخ وقال ما هاهنا غير هذا فاشار الحسين بكمّه اليها فاشتعلت وقال

دُنْيَا تُخاد عنّى كانّى لست اعرف حالها
حظر المليك حرامها فانا اجتنبيت حلالها
مدّت الىّ يمينها فرددتها وشمالها
فتى طلبت زواجها حتى اردت وصالها
ورايتها محتاجة فوهبت جملتها لها

ومن ظريف ما نقل عنه انه قال له بعض منكريه ان كنت صادقاً فيما تدعيه فامسخنى قرداً فقال لو هممتُ بذلك لكان نصف العمل مفروغاً عنه فلمّا تكلّم الناس فى حقّه بقوله انا الحقّ قال

سقونى وقالوا لا تُغَنّ ولو سقوا   جبال سراة ما سقيتُ لغنّت
تمنّتْ سليمى ان اموت بحبّها   واسهلُ شىء عندنا ما تمنّت

---

[7]) In *a.b.c* fehlt شيئاً, *a* am Rande بعض نفقة

وحكى ابو عبد الله محمد بن خفيف قال دخلت على الحسين بن منصور وهو فى الحبس مقيّداً فلمّا حضر وقت الصلوة رايته نهض فتطايرت منه القيود وتوضّأ وهو على طرف الحبس وفى صدر ذلك الحبس منديل وكان بينه وبين المنديل مسافة فوالله ما ادرى ان المنديل قدّم اليه او هو الى المنديل فتعجّبت من ذلك وهو يبكى بكاء فقلت له لم لا تخلّص نفسك فقال ما انا محبوس اين تريد يا ابن خفيف قلت نيسابور فقال غمّض عينيك فغمّضتها ثم قال افتحها ففتحت فاذا انا بنيسابور فى محلّة اردتها فقلت ردّنى فردّنى وقال

والله لو حلف العشّاق انهم   موتى من الحبّ او قتلى لما حنثوا
قوم اذا هجروا من بعد ما وصلوا   ماتوا وان عاد وصل بعده بعثوا
ترى المحبّين صرعى فى ديارهم   كفتية الكهف لا يدرون كم لبثوا

ثم قال يا ابن خفيف لا يكون الحزن الّا لفقد محبوب او فوت مطلوب والحقّ واضح والهوى فاضح والخلق كلّهم طلّاب وطلبهم على قدر هممهم وهممهم على قدر احوالهم واحوالهم مطبوع على علم الغيب وعلم الغيب غايب عنهم والخلق كلّهم حيارى وانشأ يقول

انين المريد لشوق يزيد   انين المريض لفقد الطبيب
قد اشتدّ حال المريدين فيه   لفقد الوصال وبعد الحبيب

ثم قال يا ابن خفيف حججت الى زيارة القديم فلم اجد لقوم موضعاً من كثرة الزايرين فوقفت وقوف البهيت فنظر الىّ نظرة فاذا انا متّصل به ثم قال من عرفنى ثم اعرض عنّى فانّى اعذّبه عذاباً لا اعذّبه احد من العالمين وجعل يقول

عذابه فيك عذب   وبعده منك قرب
وانت عندى كروحى   بل انت منها احبّ
وانت للعين عين   وانت للقلب قلب
حتى من الحبّ انى   لما تُحبّ احبّ

وحكى ان حبسه كان فى عهد المقتدر بالله وكان الوزير حامد بن العبّاس سىّ الظنّ فيه فاحضر عند الوزير وقاضى القضاة ابى عمرو وقالوا له بلغنا انك قلت من كان له مال يتصدّق به على الفقراء خير من ان يحجّ به فقال الحسين نعم انا قلت ذلك فقالوا له من اين قلت هذا فقال من الكتاب الفلانى فقال القاضى كذبت يا زنديق ذلك الكتاب سمعناه فما وجدنا فيه هذا فقال الوزير للقاضى اكتب انه زنديق فاخذ خطّ القاضى وبعث الى الخليفة فامر الخليفة بصلبه ولمّا أُخرج استدعى بعض الحجّاب وقال انى اذا أُحرقت ياخذ ماء دجلة

فى الزيادة حتى يكاد تغرق بغداد فاذا رايتم ذلك خذوا شيئًا من رمادى واطرحوه فى الماء ليسكن وكان ينشد هذين البيتين

اقتلونى يا ثقاتى ان فى موتى حياتى ومماتى فى حيوتى وحيوتى فى مماتى
والذى حىّ قديم غير مفقود الصفاتى وانا منه رضيع فى حجور المرضعات

وحكى ان بعض من كان ينكره لمّا صلب وقف بازائه ويقول الحمد لله الذى جعلك نكالاً للعالمين وعبرة للناظرين فاذا هو بالحسين ورآه واضعًا يديه على منكبيه يقول ما قتلوه وما صلبوه ولكن شبّه لهم فلمّا صُلب واحرق اخذ الماء فى الزيادة حتى كاد تغرق بغداد فقال الخليفة هل سمعتم من الحلّاج فيه شيئًا قال الحاجب نعم يا امير المومنين انه قال كذا وكذا فقال بادروا الى ما قال فطرحوا رماده فى الماء فصار رماده على وجه الماء على شكل الله مكتوباً وسكن الماء وكان ذلك فى سنة تسع وثلثماية والله الموفق ۞

تاهرت اسم مدينتين مقابلتين باقصى المغرب يقال لاحداهما تاهرت القديم وللاخرى الحديث وهما كثيرتا الاشجار وافرتا الثمار سفرجلهما يفوق سفرجل الافاق طعمًا وحسنًا وبهما كثرة الامطار والانداء والضباب وشدّة البرد قلّما ترى الشمس بها، وذكر ان اعرابيًّا دخلها وتاذّى من شدّة بردها فخرج منها الى ارض السودان فاتى عليه يوم شديد الحرّ فنظر الى الشمس راكدة على تمر روسهم فقال مشيراً الى الشمس والله لئن عززت فى هذا المكان لطالما رايتك ذليلة بتاهرت، واهلها موصوفون بالحمق حكى انه رُفع الى قاضيهم جناية فما وجدها فى كتاب الله فجمع الفقهاء والمشايخ فقالوا باجمعهم الراى للقاضى فقال القاضى انى ارى ان اضرب المصحف بعضه ببعض ثم افتحه فما خرج عملنا به فقالوا وفّقت افعل ففعل ذلك فخرج سنسمه على الخرطوم فجدع انفه ۞

تدمر مدينة بارض الشام قديمة ابنيتها من اعجب الابنية موضوعة على العمد الرخام زعموا انها ممّا بَنَتْه الجنّ لسليمان عم قال النابغة الذبيانى

الا سليمان قد قال الآله له قم بالبرية فاحددها عن الفند
[7] وخيّس الجنّ انى قد امرتهم يبنون تَدْمُر بالصفاح والعمد

حكى اسماعيل بن محمد بن خالد التسترى قال كنت مع مروان بن محمد آخر ملوك بنى امية حين هدم حايط تدمر فافضى الهدم الى [x] خرق عظيم فكشفوا عنه صخرة فاذا بيت مجصّص كان اليد قد رفعت عنه واذا سرير عليه امراة مستلقية على ظهرها عليها سبعون حلّة ولها غداير مشدودة

[7]) a وحنس, b وجنس, c وحبّس (x) a حزن, b حرن, c خزن

بخلخالها قال فكانت قدمها ذراعاً من غير اصابع وفى بعض غدايرها صفيحة ذهب فيها مكتوب باسمك اللهم انا تدمر بنت حسّان ادخل الله الذلّ على من يدخل علىّ فامر مروان ⁽⁷⁾بالحرق فاعيد كما كان ولم ياخذ شيئًا من حليّها قال فوالله ما مكثنا بعد ذلك الّا أيّاماً حتى اقبل عبد الله بن على وحارب مروان وفرّق جيوشه وازال الملك عن بنى اميّة ، وبها تصاوير كثيرة منها صورة جاريتين من حجارة تمق الصانع فى تصويرهما مرّ بهما اوس بن ثعلبة فقال

فتاتى اهل تدمر خبرا انى … الّما تسأما طول المقام
قيامكما على غير الحشايا … على جبل اصمّ من الرخام
فكم قد مرّ من عدد الليالى … لعصركما وعام بعد عام
وانكما على مرّ الليالى … لا بقى من فروع ابنى شمام

فسمع هذه الابيات يزيد بن معوية فقال لله درّ اهل العراق هاتان الصورتان فيكم اهل الشام لم يذكرهما احد منكم فمرّ بهما هذا العراقى وقال ما قال ❀

تستر مدينة مشهورة قصبة الاهواز الماء يدور حولها بها الشاذروان الذى بناه شابور وهو من اعجب البناء واحكمها امتداده يقرب من ميل حتى يُردّ الماء الى تُسْتر وهى صنعة عجيبة مبنى بالحجارة المحكمة اعمدة الحديد وملاط الرصاص وانّما رجع الماء الى تستر بسبب هذا الشاذروان والّا لامتنع لانه على نشز من الارض وانها مدينة آهلة عنّا كثيرة الخيرات وافرة الغلّات وغزا بعض الاكاسرة الروم وحمل الاسارى الى تستر اسكنهم فيها فظهرت فيها صنايع الروم وبقيت فى اهلها الى زماننا هذا يجلب منها انواع الديباج والحرير والخزّ والستور والبسط والفرش ، وحكى ان ابا موسى الاشعرى لمّا فتح تستر وجد بها ميتاً فى آبزون من نحاس معه دراهم من احتاج الى تلك الدراهم اخذها فاذا قضى حاجته ردّها فان حبسها مرض فكتب ابو موسى بذلك الى عمر بن الخطّاب فكتب فى جوابه ان ذلك دانيال النبى اخرجه وغسّله وكفّنه وصلّ عليه وادفنه ، وينسب اليها سهل بن عبد الله التسترى صاحب الكرامات الظاهرة من جملتها اذا مسّ مريضاً عافاه الله وقد سمع من كثير من اهل تستر ان فى منزل سهل بيتاً يسمّى بيت السباع كانت السباع تاتيه وهو يضيفها فيه حكى سهل ابتداء امره قال قال لى خالى محمد بن سوار الا تذكر الله الذى خلقك قلت كيف اذكره فقال قل بقلبك عند تقلّبك فى ثيابك ثلث مرّات من غير ان تحرّك به لسانك الله معى الله ناظر الىّ الله شاهدى قلت ذلك ثلث ليال

7) a بالحزن, b بالحرن, c بالحزن

ثم اعلمته قال قل ذلك كلّ ليلة سبع مرّات فقلت ذلك ثم اعلمته فقال قل كلّ ليلة احدى عشرة مرّة فقلت ذلك ثم اعلمته فوقع فى قلبى حلاوة فلمّا كان بعد سنة قال لى خالى احفظ ما علمتك ودم عليه حتى تدخل القبر فانه ينفعك فى الدنيا والآخرة فبقيت على ذلك سنين فوجدت لها حلاوة فى سرّى ثم قال لى يوماً يا سهل من كان الله معه وناظر اليه وشاهده لا يعصى اياك والمعصية قال كنت اشترى بدرهم شعيراً فيخبز لى منها افطر كلّ سحر على قدر اوقية منها بغير ملح ولا ادام فيكفينى الدرهم سنة ثم عزمت على ان اطوى ثلاث ليال وافطر ليلة ثم خمس ثم سبع ثم خمس وعشرين بقيت على ذلك عشرين سنة توفى سنة ثلث وثلثين ومايتين ، وحكى الاستاذ ابو على الدقّاق ان يعقوب بن ليث الصفّار مرض مرضا شديداً عجز الاطباء عن معالجته فقيل له ان فى ولايتك رجلا يدعو الله تعالى للمرضى فيشفون فلو دعا الله لك ترجو العافية فطلب سهلاً وسال منه ان يدعو له فقال له سهل انّى يستجاب دعائى لك وعلى بابك مظلومون فامر برفع الظلامات واخراج المحبّسين فقال سهل يا ربّ كما اريته ذلّ المعصية فاره عزّ الطاعة ومسح بطنه بيده فعافاه الله فعرض على سهل مالاً كثيراً فابى ان ياخذ منها شيئًا فقالوا له لمّا خرج لو قبلت وفرّقت على الفقراء فقال له انظر الى الارض فنظر فراى كلّ مكان وضع قدمه صار ترابه دنانير فقال من اعطاه الله هذا اى حاجة له الى مال يعقوب ، وقال دخلت يوم الجمعة على سهل بن عبد الله فرايت فى بيته حيّة فتوقّفت فقال لى ادخل لا يتمّ ايمان احد ويتّهم شيئًا على وجه الارض فدخلت فقال لى هل لك فى صلوة الجمعة قلت بيننا وبين الجامع مسيرة يوم فاخذ بيدى فما كان الّا قليلاً حتى كنّا فى الجامع فصلّينا صلوة الجمعة فراى الخلق الكثير فقال اهل لا اله الّا الله كثير لكن المخلصون قليل ۞

تلمسان قرية قديمة بالمغرب ذكروا ان القرية التى ذكرها الله تعالى فى قصّة الخضر وموسى فانطلقا حتى اذا اتيا اهل قرية استطعما اهلها فابوا ان يضيّفوهما فوجدا فيها جداراً يريد ان ينقضّ فاقامه قيل انه كان جداراً عليا عريضا مايلا فمسحه الخضر عم بيده فاستقام ، وحدّثنى بعض المغاربة انه راى بتلمسان مسجداً يقال له مسجد الجدار يقصده الناس للزيارة ۞

تنس مدينة بافريقية حصينة ولها قهندز صعب المرتقى ينفرد بها العمّال لحصانتها خوفاً من الرعية هواؤها وبىّ وماؤها ردىّ وماؤهم من واد يدور حول المدينة واليه مذهب مياه حشوشهم وشربهم منه والحمى لا تفارق اهلها فى

اكثر الاوقات وبها ذيب كثير ياكل اهلها وبرغوث كثير وهم فى عذاب من الذيب والبراغيث قال بعض من دخلها وفارقها

لا سقى الله بلدة كنت فيهـا البراغيث كلّهـم اكلـونى
قرصونى حتى تنمّر جلـدى لو خلعت الثياب لم تعرفونى
ان صعدت السطوح لم يتركونى [z]وارام على الدرج [a]يسبقـونى ۞

تونس مدينة بارض المغرب كبيرة على ساحل البحر قصبة بلاد افريقيـة اصلح بلادها هوآء واطيبها ماء واكثرها خيراً وبها من الثمار والفواكه ما لا يوجد فى غيرها من بلاد المغرب حسناً وطعماً فمن ذلك لوز عجيب يفرك باليد واكثرها فى كلّ لوزة حبّتان وبهـا الرمان الذى لا عجم له مع صدق الحلاوة والاترج الذكى الرايحة البديع المنظر والتين الخارمى الاسود الكبير الرقيق القشر الكثير العسل لا يكـاد يوجد فيه بزر والسفرجل الكبير جدًّا العطر الرايحة والعناب الكبير كلّ حبّة منهـا على حجم جوزة والبصل العلورى على حجم الاترج مستطيل صادق الحلاوة، وبهـا انواع من السمك عجيبة لا ترى فى غيرها يرى فى كلّ شهر نوع من السمك خـالفـاً لمـا كان قبله فيملّح ويبقى سنين صحيح الجرم طيّب الطعم، ومنها نوع يقال له البقونس يقولـون لـولا البقونس لم تخالف اهل تونس، واهلها موصوفون باللوم ودناة النفس والبخل الشديد والشغب والخروج على الولاة قال بعض ولاتهم وقد خرجوا عليه لقى منهم التباريح فقال

لعمرك ما الفيتُ تونس كاسمها ولكننى الفيتُها وهى توحش

وبين تونس والقيروان ثلثة ايّام بينهما موضع يقـال له محقة بهـا امر عجيب وهو انه اذا كان اوان الزيتون قصدته الزرازير وقد حمل كلٌّ طاير معه زيتونتين فى مخلبيه يلقيها هناك ويحصل من ذلك غلّة قالوا تبلغ سبعين الف درهم ۞

التيه هو الموضع الذى ضلّ فيه موسى عم مع بنى اسرائيل بين ايلة ومصـر وبحر القلزم وجبال السراة اربعون فرسخاً فى اربعين فرسخـاً لمّـا امتنعوا من دخول الارض المقدسة حبسهم الله تعـالى فى هذا التيه اربعين سنـة كانـوا يسيرون فى طول نهارهم فاذا انتهى النهـار نزلوا بالموضع الذى رحلوا عنه وكان ماكولهم المنّ والسلوى ومشروبهم من ماء الحجر الذى كان مع موسى عم ينفجـر منه اثنتا عشرة عيناً على عدد الاسباط كلّ سبط ياخذ منه ساقية ويبعث الله تعالى سحابة تظلّهم بالنهـار وعموداً من النور يستضئّون به بالليل هذا نعمة

z) a ورآهم, c وارهم, d هم اذا   a) a يسقكونى, c يسقون, d سبقونى

الله تعالى عليهم وهم عصاة مسخوطون فسبحان من عمّت رحمته البرّ والفاجر٠
قيل لمّا خرج بنو اسرائيل من مصر عازمين الارض المقدسة كانوا ستماية الف وما كان فيهم من عمره فوق الستّين ولا دون العشرين فمات كلّهم فى اربعين سنة ولم يخرج ممّن دخل مع موسى الّا يوشع بن نون وكالب بن يوفنّا وهما الرجلان اللذان كانا يقولان ادخلوا عليهم الباب فاذا دخلتموه فانكم غالبون فدخل يوشع عم بعقبهم وفتح ارض الشام ٭

الجابية قرية من قرى دمشق بها تلّ يسمّى تلّ الجابية بها حيّات صغار نحو الشبر كثيرة النكاية يسمّونها امّ الصويت لانها اذا نهشت صوّت اللديغ صوتًا خفيًّا ومات لوقته وروى عن ابن عبّاس انه قال ارواح المومنين بالجابية بارض الشام وارواح الكفّار ببرهوت بارض حضرموت وقد مرّ ذكرها فى حضرموت ٭

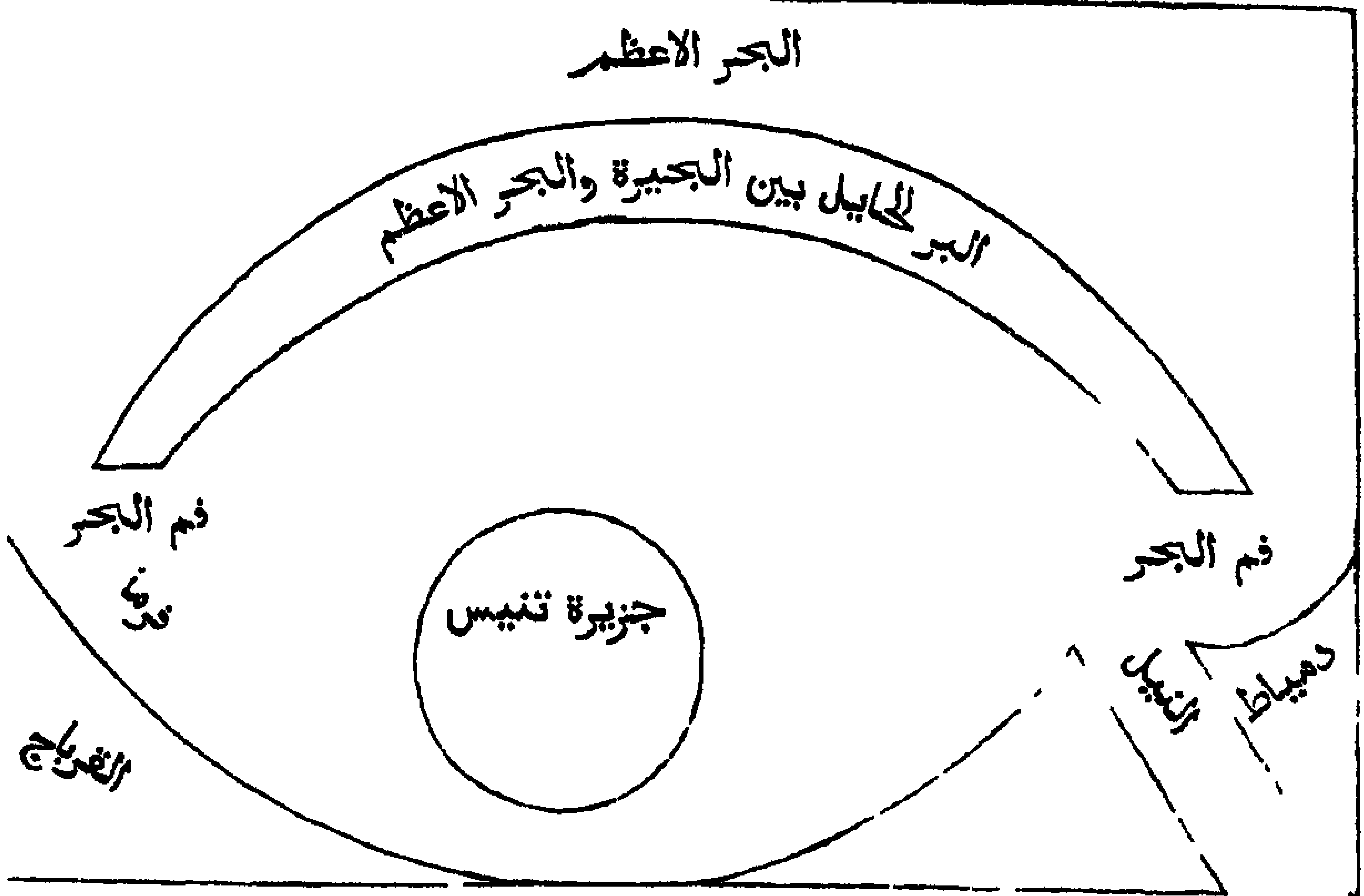
جاشك جزيرة آهلة بقرب جزيرة قيس لاهلها جلادة وخبرة فى حرب البحر وعلاج السفن جلادة ليس لغيرهم مثلها حتى ان الواحد منهم يسبح فى الماء ايامًا ويجالد بالسيف مجالدة من هو على الارض ويقول اهل قيس ان بعض ملوك الهند اهدى الى بعض الملوك جوارى فلمّا وصل المركب الى جاشك خرج الجوارى ينفسحن فاختطفهن الجنّ وافترشوهن فولدت الذين بها فلهذا ياتون بما تعجز عنه غيرهم ٭

جالطة جزيرة على مرسى [a]طبرقة من ارض افريقية طولها ثمانية اميال وعرضها خمسة اميال بها ثلثة اعين عذبة الماء وبها مزارع واثار قديمة وبها من الايّل ما لا يحصى حدّثنى الفقيه سليمان المَلْتانى ان بها عنزًا كثيرة انسية توحّشت اذا قصدها قاصد اهوت نفسها من جبال شاهقة ووقفت على قوايمها بخلاف الايّل فانها تقف على قرونها ٭

جزيرة تنيس جزيرة قريبة من البرّ بين فرماء ودمياط فى وسط بحيرة منفردة عن البحر الاعظم بينها وبين البحر الاعظم برّ مستطيل وهو جزيرة بين البحرين واوّل هذا البرّ قرب الفرماء وهناك فوّهة يدخل منها ماء البحر الاعظم الى بحر تنيس فى موضع يقال له القرباج وهو يحول بين البحر الاعظم وبحيرة تنيس يسار فى ذلك البرّ ثلثة ايّام الى قرب دمياط وهناك فوهة اخرى تاخذ الماء من البحر الاعظم الى بحيرة تنيس وبقرب تلك الفوهة النيل ينصب الى بحيرة تنيس والبحيرة مقدار ابلاغ يوم فى عرض نصف يوم ويكون ماؤها اكثر السنة ملحًا لدخول ماء البحر اليه عند هبوب الشمال فاذا انصرف

a.b طرقة, c طبرية, d جزيرة بنى موسى طرفها

نيل مصر عند دخول الشتاء وهبوب الرياح الغربية خلت البحيرة وخلا سيف البحر الملح مقدار بريدين وعند ذلك تكامل النيل وغلبت حلاوته ماء البحيرة فصارت البحيرة حلوًا فحينيذ تذخر اهل تنيس المياه فى صهاريجهم ومصانعهم لشرب سنتهم وهذه صورتها



ذكروا انه ليس بجزيرة تنيس شئ من الهوام المؤذية لان ارضها سبخة شديدة الملوحة وقد صنّف فى اخبار تنيس كتاب ذكر فيه انها بنيت فى سنة ثلثين ومايتين بطالع الحوت اثنتنا عشرة درجة حد الزهرة وشرفها والمشترى فيها وهو صاحب البيت فلذلك كان مجمعًا للصلحاء وخيار الناس قال يوسف بن صبيح رايت بها خمسماية صاحب محبرة يكتبون الحديث ولم يملكها اعجمىّ ولا كافر قط لان الزهرة تدلّ على الاسلام تجلب منها الثياب النفيسة الملوّنة والفرش الحسن والثياب الابوقلمون ولها موسم يكون عنده من انواع الطير ما لا يوجد فى موضع آخر وهى ماية ونيف وثلثون نوعًا

انواع الطيور التى توجد بجزيرة تنيس

السلوى، [c]البقع المملوح، النصطفير، الزرزور، الباز الرومى، الصفرى، الدبسى، البلبل، السقاء، القمرى، الفاخت، النواج، الزريق، [d]الهونى، الزاغ، الهدهد، الحسينى، الجرادى، الابلق، الراهب، الحساف، البرين،

c) *a.b* النفح   d) *a.b* النونى

السلسلة، دردراى، الشماس، البصبص، الاخضر، الابهق، الازرق، الحصير، ابو الحناء، ابو كلب، ابو دينار، وارية الليل، برقع امّ على، برقع امّ حبيب، الدورى، الزنجى، وارية النهار، الشامى، شقرق، صدر النحاس، البلطين، الخضراء السنّة، السوداء السنّة، الاطروش، الخرطوم، ديك الكرم، الضريس، الحمراء الرقشة، الزرقاء الرقشة، جوز الكسر، ابن السمان، ابن [e]المرعة، [f]النوسية، السن، الوروار، الصردة، الحمراء الحصية، القبرة، المطوّق، السقسق، السلار، المرغ، السكسكة، الارجوحة، الخوخة، فرد قفص، الاورث، السلونية، السكهة البيضاء، اللبس، العروس، الوطواط، [g]عصفور، الزوب، اللقاب، الجوبين، القليلة، العسر، الاحمر، الازرق، [h]الشرير، البون، البرك، البرسى، الحصارى، [i]الرجاحى، البح، الجر، الرومى، الملاعقى، البط الصينى، العراق، الاقرح، البلبو، [k]الشطرف، البشروش، وزّ الغرط، ابو قلمون، ابو قير، ابو منجل، البجع، الكركى، الغطاس، [l]اللجوبة، البطميس، البجبوبة، الرقادة، الكروان البحرى، ابو مسكة، الكروان الحرحى، القرلى، الخروطة، الحلف، الارميل، الفلفوس، [m]الازد، العقعق، البوم، الورشان، القطا، الدرّاج، الحجل، البازى، الصردى، الصقر، الهام، الغراب، الابهق، الباشق، الشاهين، العقاب، الحداء، الرخمة، سبحان من خلق الذى نعلم والذى لا نعلم،

ويعرف بها من السمك تسعة وسبعون نوعاً

البورى، البلمو، البرو، اللبت، البلس، السكسا، الاران، الشموس، النسا، الطوبار، اليقشمار، الاحناش، الانكليس، المعينة، البنىّ، الابليل، الفويص، الدونيس، *المرتنوس، الاسقلموس، [n]النفط، [o]الجبّال، البلطى، الجف، القلارية، [p]الرحص، [q]العبر، التون، اللت، القحجاج، القروص، الكليس، الاكلس، الفراخ، [r]القرقاح، [s]الزلبيخ، اللاج، الاكلت، الماضى، الجلاء، السلّاء، البرقش، الصد، الملك، المشط، القفا، السور، حوت الحجر، البشين، الشربوت، [t]النسّاس، الرعاد، الشعور، المحبرة، اللبس، السطور، الراس، انريف، اللبيس، الابرميس، الابونس، اللبّاء، العميان، المناقير، القلميدس، الحلبوة، الرقاص، القرندس، الجتر، هوكبارة، [u]القبج، المجزع الدليس،

e) a.b المرغة f) a.b اليبوسة g) a.b عصفور الروت h) a البشرير, b الشرير i) a الزجاحى, c الرجاجى k) a.b السطرف l) a.b اللجوب m) a.b الارد n) a.b البقط o) a.b الحبال p) a.b الرخص q) a.b العير r) a.b القرقراج s) a الزلنج, b الزلخ t) a.b النسناس u) a الفخ, b القح

٢الاشبالة، البسال الابيض، الرقروق، امّ عبيد، ٣البلو، امّ الانسان، الانسارية، اللجاة ✿
جزيرة الجساسة في بحر القلزم قالوا ان الدجّال محبوس في هذه الجزيرة والجساسة دابّة تجسّ الاخبار وتاتي بها الدجّال روى الشعبي عن فاطمة بنت قيس انها قالت خرج علينا رسول الله صلعم وقت الظهيرة وخطبنا وقال انى لا اجمعكم لرغبة ولا لرهبة ولكن بحديث حدّثنيه تميم الدارى فنعنى سروره القايلة حدّثنى ان نفرًا من قومه اقبلوا في البحر فاصابهم ريح عاصف الجأتهم الى جزيرة فاذا هم بدابّة قالوا لها ما انت قالت انا الجسّاسة قالوا اخبرينا الخبر قالت ان اردتم الخبر فعليكم بهذا الدير فان فيه رجلاً بالاسواق اليكم قال اتيناه فقال أنَّى تبعتم فاخبرناه فقال ما فعلت بحيرة طبرية قلنا تدفق بين اجوافها قال ما فعلت نخل عُمان قلنا يجتنيها اهلها قال ما فعلت عين زغر قلنا يشرب منها اهلها فقال لو يبست انفذت من وثاقى فوطيت بقدمى كلّ منهل الّا مكّة والمدينة ✿
جزيرة الكنيسة في بحر المغرب قال ابو حامد الاندلسى على البحر الاسود من ناحية اندلس جبل عليه كنيسة منقورة من الصخر في الجبل وعليها قبّة كبيرة وعلى القبّة غراب مفرد لا يبرح من اعلى القبّة وفى مقابلة الكنيسة مسجد يزوره الناس ويقولون ان الدعاء فيه مستجاب وقد شرط على القسيسين الذين يسكنون تلك الكنيسة ضيافة كلّ مسلم يقصد ذلك المسجد فكلّما وصل احد الى ذلك المسجد ادخل الغراب راسه في روزنة على تلك القبة ويصيح بعدد كلّ رجل صيحة فيخرج الرهبان بالطعام الى اهل المسجد ما يكفيهم وتعرف تلك الكنيسة بكنيسة الغراب وزعم القسيسون انهم ما زالوا يرون غرابًا على تلك الكنيسة ولا يدرون من اين ماكله ✿
جفار ارض بين فلسطين ومصر مسيرة سبعة ايّام كلّها رمال سايلة نبض فيهما قرى ومزارع ونخل كثير واهلها يعرفون آثار الاقدام في الرمل حتى يعرفون وطى الشباب من الشيخ والرجل من المراة والبكر من الثيب ومع كثرة بساتينهم لا حاجة لهم الى النواطير لان احدهم لا يقدر ان يعدو على غيره لان الرجل اذا انكر شيئًا من بستانه يمشى على آثار القدم ويلحق سارقه ولو سار يومًا او يومين، بها نوع من الطير ياتيهم من بلاد الروم يسمّى المرغ يشبه السلوى ياتى في وقت معين يصيدون منها ما شاء الله ويملحونها وياتيهم

٢) a.b الاشبال ٣) a.b البلور

ايضا من بلاد الروم على البحر فى وقت من السنة جوارح كثيرة الشواهين والصقور والبواشق وقلّ ما يقدرون على البازى وما سواه يصيدونها وينتفعون بها٭
جنابة بليدة على ساحل بحر فارس سيّئة الهواء رديّة الماء لا زرع بها ولا ضرع لان ارضها سبخة وماؤها ملح رايتها ذكروا انهم اذا ارادوا ماء عذباً بها حفروا حفيرة كبيرة وطموها بالطين الحرّ ياتون به من غير ارضهم فاذا طموا الحفرة بالطين الحرّ حفروها بيراً فيها يكون ماؤها طيّباً واهلها لفيف متفرّقة من الجور والبدّ والفسق والفجور فيها اظهر من الصلوة والاذان فى غيرها٭ ينسب اليها ابو الحسن القرمطى الجنّابى خرج الى البحرين ودعا العرب الى نحلته فاجتمع عليه خلق كثير وكسر عسكر الخليفة وقُتل على فراشه فقام ابنه سليمان وقتل حجّاج بيت الله الحرام ونهب حلى الكعبة وقلع الحجر الاسود ونقله الى الاحساء بقى عندهم احدى وعشرين سنة ثم ردّوه بمال عظيم٭ واظهر فى اول رمضان سنة تسع عشرة وثلثماية غلام فاجر يقال له ابن ابى زكرياء الطمّامى دعا الناس الى ربوبيّته وذاك الغلام الفاجر يامر بعبادة النار وقطع يد من اطفا نارًا او لسان من اطفاها بالنفخ وامر الغلمان بطاعة طلّابهم ومن امتنع امر بذبحه ثم سلط الله عليه من تولّى اظهاره فذبحه ورجع عن القرمطة٭ .

جور مدينة نزهة بارض فارس كثيرة المياه والبساتين قال الاصطخرى ان الرجل يسير من كلّ جانب منها نحو فرسخ فى بساتين وقصور بناها اردشير بابك وفى وسط المدينة بناء عالٍ يسمّى الطربال والانسان اذا على ذلك البناء اشرف على المدينة وعلى رساتيقها وبنا فى اعلاها بيت نار وبحذا المدينة جبل استنبط منه الماء وعلاه الى راس الطربال٭ وبها البير العجيبة الّتى ليس فى شىء من البلاد مثلها وهى على باب المدينة ممّا يلى شيراز وقد اكبّوا على قعرها قدرًا من نحاس يخرج من ثقبة ضيّقة فى ذلك القدر ماء حادٌ جدًّا ويصل الى صفة البير بنفسه ولا يحتاج الى استقاء الماء منها٭ وبها الورد الجُورى وهو ورد احمر صافى اللون من اجود انواع الورد يتمثّل بطيب رايحته قال الشاعر

اطيب ريحًا من نسيم الصبا جاءت بريا الورد من جور

وحكى احمد بن يحيى بن جابر ان جور نزل عليها المسلمون سنين فعجزوا عن فتحها حتى نزل عليها عبد الله بن عامر وكان بعض اجناد المسلمين قام بالليل يصلّى والى جانبه جراب فيه خبز ولحم فجاء كلب جرّه وعدا به حتى دخل المدينة من مدخل خفىّ لها فدخل المسلمون من ذلك المدخل

فاصبح اهل جور والمدينة ممتلية من المسلمين ملكوها قهراً ۞
جيرفت مدينة كبيرة بكرمان آهلة كثيرة الخيرات وافرة الثمرات قال الاصطخري بها نخل كثير ولاهلها سُنّة وهي انهم لا يرفعون شيئاً من الثمرات التي اسقطتها الريح بل يتركونها للضعفاء فربّما كثرت الريح في بعض السنين فيحصل للضعفاء اكثر ممّا يحصل للمُلّاك ۞
جيزة ناحية بمصر قال ابو حامد الاندلسي بها طلسم للرمل وهو صنم والرمل خلفه الى ناحية المغرب مثل البحر تاتي به الرياح من ارض المغرب فاذا وصل الى ذلك الصنم لا يتعدّاه والقرى والرساتيق والمزارع والبساتين بين يدي ذلك الصنم والرمل العظيم خلفه وكان مكان ذلك الرمل مدن وقرى علاها الرمل وغطّاها وبظهر روّس الاعمدة الرخام والجُدُر العظام في وسط ذلك الرمل ولا يمكن الوصول اليها قال وكنت اصعد بعض تلال الرمل بالغداة اذا تلبّد الرمل بالطلّ في الليل فرايت الرمل مثل البحر لا يتبيّن آخره البتة ورايت مدينة فرعون يوسف عم مدينة عظيمة بنيانها وقصورها اعظم واحكم من مدينة فرعون موسى عم والرمل قد غطى اكثرها فظهرت روّس الاعمدة التي كانت في القصور وهناك سجن يوسف عم في جوف حايط باب قصر الملك والحايط منحوت من الصخر فصعدتُ في درج في نفس الحايط كدرجات المنبر من الصخر الى غرفة في نفس الجدار مشرفة على النيل وسطح تلك الغرفة وسقفها من الواح الصخر المنحوتة مثل الخشب وفي الغرفة باب يفضي الى بيت عظيم تحت الغرفة هو سجن يوسف عم وعلى جدار الغرفة مكتوب ههنا عبّر يوسف الرويا حيث قال قضي الامر الذي فيه تستفتيان ۞
حلب مدينة عظيمة كثيرة الخيرات طيّبة الهواء صحيحة التربة لها سور حصين وقلعة حصينة قال الزجّاجي كان الخليل عم يحلب غنمه بها ويتصدّق بلبنها يوم الجمعة فيقول الفقراء حلب فسمّيت بذلك ولقد خصّ الله تعالى هذه المدينة ببركة عظيمة من حيث يزرع في ارضها القطن والسمسم والبطّيخ والخيار والدخن والكرم والمشمش والتفاح والتين عذياً يسقى بماء المطر فياتي *غضّا روياً يفوق ما يسقى بالسيح في غيرها من البلاد قال كشاجم

ارتك يد الغيث آثارها　　واخرجت الارض ازهارها
وما منعت جارها بلدة　　كما منعت حلب جارها
هي الخلد يجمع ما تشتهي　　فزرها فطوبى لمن زارها

---
*) a فضا طريا

والمدينة مسوّرة بحجر اسود وفى جانب السور قلعة حصينة لان المدينة فى وطاء من الارض وفى وسطها جبل مدوّر مهندم والقلعة عليه ولها خندق عظيم وصل حفره الى الماء وفى وسطه مصانع للماء المعين وجامع وبساتين وميدان ودور كثيرة وفيها مقامان للخليل عم يزاران الى الان وفيها مغارة كان يجمع الخليل فيها غنمه وفى المدينة مدارس ومشاهد وبيع واهلها سُنّية وشيعية، وبها حجر بظاهر باب اليهود على الطريق ينذر له ويصبّ عليه الماورد المسلمون واليهود والنصارى يقولون تحته قبر نبىّ من الانبياء وفى مدرسة الحلاوى حجر على طرف بركتها كانه سرير ووسطه منقور قليلاً يعتقد الفرنج فيه اعتقادًا عظيماً وبذلوا فيه اموالاً فلم يجابوا اليه، ومن عجايبها سوق الزجاج فان الانسان اذا اجتاز بها لا يريد ان يفارقها لكثرة ما يرى فيها من الطرايف العجيبة والالات اللطيفة تحمل الى ساير البلاد للتحف والهدايا وكذلك سوق المزوّقين ففيها الات عجيبة مزوّقة، ولهم لعب كلّ سنة اول الربيع يسمّونه الشلاق وهو انهم يخرجون الى ظاهر المدينة وهم فرقتان يتقاتلان اشدّ القتال حتى تنهزم احدى الفرقتين فيقع فيهم القتل والكسر والجرح والوهى ثم يعودون مرّة اخرى، ومن عجايبها بير فى بعض ضياعها اذا شرب منها من عضه الكلب برئ وهذا مشهور قال بعض اهل هذه القرية شرطه ان العضّ لم يجاوز اربعين يومًا فان جاوز اربعين يوماً لم يبرأ وذكر انه اتاهم ثلثة انفس من المكلوبين وشربوا منه فسلم اثنان لم يجاوز الاربعين ومات الثالث وقد جاوز الاربعين وهذه بير منها شرب اهل الضيعة، وحكى بعضهم انه ظهر بارض حلب سنة اربع وعشرين وستماية تنّين عظيم بغلظ منارة وطول مفرط ينساب على الارض يبلع كلّ حيوان يجده ويخرج من فمه نار تحرق ما تلقاه من شجر او نبات واجتاز على بيوت احرقها والناس يهربون منه يمينًا ويسارًا حتى انساب قدر اثنى عشر فرسخًا فاغاث الله تعالى الخلق منه بسحابة نشأت وتدلّت اليه فاحتملته وكان قد لفّ ذنبه فى كلب فيرفع الكلب رفعة والكلب يعوى فى الهواء والسحاب يمشى به والناس ينظرون اليه الى ان غاب عن الاعين قال الحاكى رايت [٢]الموضع الذى انساب فيه كانه نهر۞

حمص مدينة بارض الشام حصينة اصحّ بلاد الشام هواءً وتربة وهى كثيرة المياه والاشجار ولا يكاد يلدغ بها عقرب او تنهش حيّة ولو غسل ثوب بماء حمص لا يقرب عقرب لابسه الى ان يغسل بماء آخر، ومن عجايبها الصورة التى

[٢]) a موضعاً وملاء, am Rande وما انساب, b موضعا وملا انساب, c موضعا تلا

على باب المسجد الذى الى جانب البيعة وهى صورة انسان نصفها الاعلى ونصفها الاسفل صورة عقرب يوخذ الطين لحرّ وطبع به على تلك الصورة وتلقى فى الماء حتى يشرب الملدوغ فيبرأ فى الحال واهلها موصوفون بالجمال المفرط والبلاهة قال الجاحظ مرّت بحمص عنز تبعها جملٌ فقال رجل لآخر هذا الجمل من هذا العنز فقال الاخر كلا انه يتيم فى حجره ؞ ومن العجب انهم كانوا اشدّ الناس على علىّ رضه فلمّا انقضت تلك الايام صاروا من غُلاة الشيعة حتى ان فى اهلها كثيراً ممّن يرى مذهب النُّصَيْرية واصلحهم الامامية السبابة ؞ وامّا حكومة قاضى حمص فمشهورة ذكر انه تحاكم اليه رجل وامرأة فقالت المرأة هذا رجل اجنبىٌّ منّى وقد قبّلنى فقال القاضى قومى اليه وقبّليه كما قبّلك فقالت عفوت عنه فقال لها مُرّى راشدةً ؞ وبها قبر خالد بن الوليد رضه مات بها وهو يقول فى مرض موته تبًّا للجُبَنَاء ما على بدنى قدر شبر الّا وعليه طعنة او ضربة وها انا اموت على الفراش موتَ العير ۞

حوران قرية من نواحى دمشق قالوا انها قرية اصحاب الاخدود وبها بيعة عظيمة عامرة حسنة البناء مبنيّة على عمد الرخام منقمة بالفسيفساء يقال لها النجران ينذر لها المسلمون والنصارىٰ ذكروا ان النذر لها مجرّب ولنذره قوم يدورون فى البلاد ركاب الخيل ينادون من نذر للنجران المبارك وللسلطان عليها عطية يودّونها كلّ عام ۞

الحيرة بلدة قديمة كانت على ساحل البحر بقرب ارض الكوفة وكان هناك فى قديم الزمان بحر والان ليس بها اثر البحر ولا المدينة بل هى دجلة وآثار طامسة وكانت الحيرة منزل ملوك بنى لخم وهم كانوا ملوك العرب فى قديم الزمان وايّاهم اراد الاسود بن يعفر فى قوله

ما ذا اوّمل بعد آل محرّق ... تركوا منازلهم وبعد اياد
اهل الخورنق والسدير وبارق ... والقصر ذى الشرفات من سنداد
نزلوا بانقرة يسيل عليهم ... ماء الفرات يجيىء من اطواد
ارض يخيّرها لطيب مقيلها ... كعب بن مامة وابن امّ ذواد
جرت الرياح على محلّ ديارهم ... فكانهم كانوا على ميعاد
ولقد غنوا فيها بانعم عيشة ... فى ظلّ ملك ثابت الاوتاد
فاذا النعيم وكلّ ما يلهى به ... يوماً يصير الى بلى ونفاد

وبنى النعمان بن امرء القيس بن عمرو بن عدى قصراً بظاهر الحيرة فى ستين سنة اسمه الخورنق بناه رجل من الروم يقال له سنّمار وكان يبنى السنتين

والثلث ويغيب الخمس فيطلب فلا يوجد وكان يبنى على وضع عجيب لم يعرف احد ان يبنى مثله ثم اذا وجد بجنتيم حجّة فلم يزل يفعل هذا ستين سنة فلمّا فرغ من بناءه كان قصرًا عجيبًا لم يكن من الملوك مثله فرح به النعمان فقال له سنّمار انى لاعلم موضع اجرّة لو زالت لسقط القصر كلّه فقال له النعمان هل يعرفها احد غيرك قال لا فامر به فقذف من اعلى القصر الى اسفله فتقطّعت اوصاله فاشتهر ذلك حتى ضرب العرب به المثل فقال الشاعر

جزانى جزاه الله شرّ جزائه   جزاء سنّمار وما كان ذا ذنب
سوى رمة البنيان ستين حجّة   يعلى عليه بالقراميد والسكب
فلمّا راى البنيان تمّ سحوقه[z]   واض كمثل الطود الشامخ الصعب
وظنّ سنّمار به كلّ حبوة   وفاز لديه بالمودة والقرب
فقال اقذفوا بالعلج من فوق راسه   فهذا لعمر الله من اعجب الخطب

فصعد النعمان قُلّته ونظر الى البحر تجاهه والى البرّ خلفه والبساتين حوله وراى الظبى والحوت والنخل فقال لوزيره ما رايت احسن من هذا البناء قط فقال له وزيره له عيب عظيم قال وما ذلك قال انه غير باقٍ قال النعمان وما الشيء هو باقٍ قال ملك الاخرة قال فكيف تحصيل ذلك قال بترك الدنيا قال فهل لك ان تساعدنى فى طلب ذلك فقال نعم فترك الملك وتزهّد هو ووزيره والله الموفق ۞

خبيص مدينة كبيرة بكرمان ذكر ابن الفقيه ان باطنها لم يمطر ابدا وانّما يكون الامطار حواليها وقال ربّما اخرج الرجل يده من السور فيقع المطر عليها ولا يقع على بقية بدنه الداخل فى المدينة وهذا عجيب ۞

خربة الملك مدينة بمصر على شرقى النيل قال احمد بن واضح ان معدن الزمرذ فى هذا الموضع فى جميع الارض وان هنالك جبلين يقال لاحدهما العروس وللاخر الخصوم بهما معدن الزمرذ ربّما وقعت بهما قطعة تساوى الف دينار ۞

الخليل اسم بلدة بها حصن وعمارة بقرب بيت المقدس فيه قبر الخليل عم فى مغارة تحت الارض وهناك مشاهد وقوام وفى الموضع ضيافة للزوار وهو موضع طيّب نزه آثار البركة ظاهرة عليه حكى السلفى ان رجلاً اتى زيارة الخليل واهدى لقيّم الموضع هدية وسأله ان يمكّنه من النزول الى مغارة الخليل فقال القيّم ان اقت الى انقطاع الزوار فعلت فاقام فقطع بلاطة واخذ معه مصباحًا

z) a. b سحوقه

فنزل سبعين درجة الى مغارة واسعة وبها دكة عليها الخليل وعليه ثوب اخضر والهواء يحرك شيبته والى جانبه اسحاق ويعقوب عم ثم اتى حايط المغارة يقال ان سارة عم خلف ذلك الحايط فهمّ ان ينظر الى ما وراء الحايط فاذا هو بصوت يقول اياك والحرم فعاد من حيث نزل ❁

دارا قرية من قرى دمشق ينسب اليها ابو سليمان عبد الرحمن بن عطية الدارى كان فريد وقته فى الزهد والورع قال نمْتُ ليلة بعد وردى فاذا انا بحوراء تقول لى تنام وانا اربّى لك فى الخدور منذ خمسماية عام وقال كنت ليلة باردة فى المحراب فاقلقنى البرد فخبأْتُ احدى يدىّ من البرد وبقيت الاخرى ممدودة فغلبتنى عيناى فاذا قايل يقول يا ابا سليمان قد وضعنا فى هذه ما اصابها ولو كانت الاخرى مثلها لوضعنا فيها فآليت على نفسى ان لا ادعو الّا ويداى خارجتان بردًا كان او حرًّا ❁

دارابجرد كورة بفارس نفيسة عمرها داراب بن فارس قال الاصطخرى بها كهف الموميا وقال ابن الفقيه انه بارجان وقد مضى ذكرها فى ارجان وزاد الاصطخرى ان الخالص منه يحمل الى شيراز ثم يغسل الموضع ويعجن بمائه شىء ويخرج على انه الموميا فجميع ما ترى فى ايدى الناس من المعجون وامّا الخالص فلا يوجد الّا فى خزانة الملك وقال ايضا بناحية دارابجرد جبال من الملح الابيض والاصفر والاخضر والاحمر والاسود ينحت منها الموايد والصحون والغضاير وغيرها من الظروف وتهدى الى ساير البلاد وبها معدن الزيبق ❁

دمشق قصبة بلاد الشام وجنّة الارض لما فيها من النضارة وحسن العمارة ونزاهة الرقعة وسعة البقعة وكثرة المياه والاشجار ورخص الفواكه والثمار قال ابو بكر الخوارزمى جنان الدنيا اربعة غوطة دمشق وصغد سمرقند وشعب بوّان وجزيرة الأُبُلّة وقد رايت كلّها فافضلها غوطة دمشق واهل السير يقولون ان آدم عم كان ينزل فى موضع بها يقال له الان بيت الابيات وحوّاء فى بَيْت لِهْيًا وهابيل فى مَقْرى وقابيل فى قَنينة وكان فى الموضع الذى يعرف الان بباب الساعات عند الجامع صخرة عظيمة كانت القرابينُ توضع عليها فما قبلت نزلت نار احرقته وما لم يقبل بقى على حاله وقَتَلَ قابيلُ هابيلَ على جبل قاسيون وهو جبل على باب دمشق وهناك حجر عليه مثل اثر الدم يزعم اهل دمشق انه الحجر الذى رضّ به قابيل راس هابيل وعند الحجر مغارة يقال لها مغارة الدم لذلك والمدينة الان عظيمة حصينة ذات سور وخندق وقهندز والعمارات مشبّكة من جميع جوانبها والبساتين محيطة بالعمارات فراسخ وقلّ

ما ترى بها دارًا او مسجدًا او رباطًا او مدرسة او خانًا الّا وفيها ماء جارٍ، ومن عجايبها الجامع وصفه بعض اهل دمشق قال هو احد العجايب كامل المحاسن جامع الغرايب بُسط فرشه بالرخام وأُلّف على احسن تركيب وانتظام فصوص اقداره متّفقة وصنعته مؤتلفة وهو منزه عن صور الحيوان الى صور النبات وفنون الاغصان تُجنى ثمرتها بالابصار ولا يعتريها جوايح الاشجار والثمار باقية على طول الزمان مدركة فى كل حين واوان لا يمسّها عطش مع فقدان القطر ولا يصيبها ذبول مع تصاريف الدهر، عمره الوليد بن عبد الملك وكان ذا همّة فى امر العمارات وبناء المساجد انفق على عمارته خراج المملكة سبع سنين وحمل عليه الدساتير بما انفق عليه على ثمانية عشر بعيرًا فلم ينظر اليها وامر بابعادها وقال هو شىء اخرجناه لله فلا نتّبعه، قالوا من عجايب الجامع لو ان احدًا عاش ماية سنة وكان يتامّله كلّ يوم لراى فى كلّ يوم ما لم يره من حسن الصنعة ومبالغة التنميق، وحكى انه بلغ ثمن البقل الذى اكله الصنّاع ستّين الف دينار فضجّ الناس استعظامًا لما انفق فيه وقالوا انفقت اموال المسلمين فيما لا فايدة لهم فيه فقال ان فى بيت مالكم عطاء ثمانية عشر سنة ان لم يدخل فيه حبّة قمح فسكت الناس فلمّا فرغ امر بتسقيفها من الرصاص والى الان سقفها من الرصاص ورايت الصانع يرقعها بالرصاص المذاب قالوا ان طيرًا يذرق على الرصاص بحرقه فيحتاج الى الاصلاح لدفع ماء المطر، قال موسى بن حماد رايت فى جامع دمشق كتابة بالذهب فى الزجاج محفورا سورة الهاكم التكاثر ورايت جوهرة حمراء نفيسة ملصقة فى قاف المقابر فسالت عن ذلك فقالوا ماتت للوليد بنت كانت هذه الجوهرة لها فامرت أُمّها ان تدفن هذه الجوهرة معها فامر الوليد بها فصيرت فى قاف المقابر وحلف لامّها انه اودعها المقابر، والمسجد مبنى على اعمدة رخام طبقتين التحتانية اعمدة كبار والفوقانية اعمدة صغار فى خلال ذلك صور المدن والاشجار بالفسيفساء والذهب والالوان ومن العجب العمودان الحجريان اللذان على باب الجامع وهما فى غاية الافراط طولاً وعرضاً قيل وهما من عمل عاد اذ ليس فى وسع ابناى زماننا قطعهما ولا نقلهما ولا اقامتهما وفى الجانب الغربى بالجامع عمودان على طبقة العليا من الاعمدة الصغار يقولون انهما من الحجر الدهنج وفى جدار الصحن القبلى حجر مدور شبه درقة منقطة بابيض واحمر قالوا بذلوا الفرنج فيه اموالاً فلم يجابوا اليه وللجامع اوقاف كثيرة وديوان عظيم وعليها ارزاق كثير من الناس منهم صُنّاع يعملون القسى والنبال للجامع

ويذخرونها ليوم الحاجة ذكروا ان دخل الجامع كلّ يوم الف ومايتا دينار يصرف المايتان الى مصالح الجامع والباقى ينقل الى خزانة السلطان، واهل دمشق احسن الناس خَلْقًا وخُلْقًا وزيًّا واميلهم الى اللهو واللعب ولهم فى كلّ يوم سبت الاشتغال باللهو واللعب وفى هذا اليوم لا يبقى للسيّد على المملوك حجر ولا للوالد على الولد ولا للزوج على الزوجة ولا للاستاذ على التلميذ فاذا كان اوّل النهار يطلب كلّ واحد من هولاء نفقة يومه فيجتمع المملوك باخوانه من المماليك والصبى باترابه من الصبيان والزوجة باخواتها من النساء والرجل ايضا باصدقائه فامّا اهل التمييز فيمشون الى البساتين ولهم فيها قصور ومواضع طيّبة وامّا ساير الناس فالى الميدان الاخضر وهو محوّط فرشه اخضر صيفاً وشتاءً من نبت فيه وفيه الماء الجارى والمتعيّشون يوم السبت ينقلون اليه دكاكينهم وفيها حلق المشعبذين والمساخرة والمغنّيين والمصارعين والقصّالين والناس مشغولون باللعب واللهو الى آخر النهار ثمّ يفيضون منها الى الجامع ويصلّون بها المغرب ويعودون الى اماكنهم، بها جبل ربوة جبل على فرسخ من دمشق قال المفسّرون انها هى المذكورة فى قوله تعالى وآويناهما الى ربوة ذات قرار ومعين وهو جبل عالٍ عليه مسجد حسن فى وسط البساتين ولمّا ارادوا اجراء ماء بَرَدى وقع هذا الجبل فى الوسط فنقبوا تحتها واجروا الماء فيه ويجرى على راسه نهر يزيد وينزل من اعلاه الى اسفله وفى المسجد الذى على اعلا الماء الجارى وله مناظر الى البساتين وفى جميع جوانبه الخضرة والاشجار والرياحين، ورايت فى المسجد فى بيت صغير حجرًا كبيرًا ذا الوان عجيبة حجمه كحاجم صندوق مدور وقد انشقّ بنصفين وبين شقّيه مقدار ذراع لم ينفصل احد الشقّين عن الاخر بل متّصل به كرمّان مشقوق ولاهل دمشق فى ذلك الحجر اقاويل كثيرة، وينسب اليها اياس بن معاوية الذى يضرب به المثل فى الذكاء طلب من رجل حقًّا عند القاضى وهو اذ ذاك يتيم فقال له القاضى اسكت انك صبى فقال اذا سكتُّ من يتكلّم عنّى فقال القاضى والله لا تقول حقًّا فقال اياس لا اله الّا الله، وحكى ان امراتين تحاكما اليه فى كبّة غزل فافرد كلّ واحدة منهما وسالها على اىّ شىء كبّبت غزلك فقالت احداهما على كسرة خبز وقالت الاخرى على طرقة فنقض الكبّة فاذا هى على كسرة خبز فسمع بذلك ابن سيرين فقال ويحه ما افهمه، وحكى انه تحاكم اليه رجلان فقال احدهما انى دفعت اليه مالاً فجحد الاخر فقال للمدّعى اين سلّمت هذا المال اليه فقال عند شجرة فى الموضع الفلانى فقال المدّعى عليه انا

ذلك الموضع ما رايت قطّ فقال انطلقوا بالمدّعى الى ذلك المكان وابصروا هل فيه شجرة ام لا فلمّا ذهبوا اليه قال بعد زمان للمدّعى عليه ترى وصلوا الى ذلك المكان قال لا بعد فقال له قم يا عدوّ الله انك خاين فقال اقلنى اقالك الله واعترف به ❁

دمنداُن مدينة كبيرة بكرمان قال ابن الفقيه بها معادن الذهب والفضّة والحديد والنحاس والتوتيا والنوشادر فى جبل شاهق يقال له دنباوند وفى هذا الجبل كهف عظيم يسمع من داخله دوىّ شبه خرير الماء ويرتفع منه شبه دخان ويلتصق بحواليه فاذا كثف وكثر خرج اليه اهل المدينة يقلعونه وهو النوشادر الجيّد الذى يحمل الى الافاق وقد وكّل السلطان به قوماً حتى اذا جمع كلّه اخذ السلطان خمسه ❁

دمياط مدينة قديمة بين تنيس ومصر مخصوصة بالهواء الطيب وهى من ثغور الاسلام عندها يصبّ ماء النيل فى البحر وعرض النيل هناك نحو مائة ذراع وعليه من جانبيه برجان بينهما سلسلة حديد عليهما جرس لا يدخل مركب فى البحر ولا يخرج الّا باذن وعلى سورها مدارس ورباطات كثيرة ۰ عن رسول الله صلعم انه قال لعمر بن الخطّاب يا عمر ستفتح على يديك ثغران الاسكندرية ودمياط امّا الاسكندرية فخرابها من البربر وامّا دمياط فهم صفوة من صفوة شهداء من رابطها ليلة كان معى فى حظيرة القدس ۰ وحكى الحسن ابن محمد المهلبى قال من ظريف امر دمياط ان الحاكة بها يعملون الثياب الرفيعة وهم قبط من سفلة الناس اكثر اكلهم السمك المملوح والطرى فاذا اكلوا عادوا الى الصنعة من غير غسل الايدى [a]ويبطشون بها ويعملون فى غزلها فاذا قطع الثوب لا يشكّ من يُقلّبه انه بخر بالندّ وقال ايضا من ظريف امر دمياط ان فى قبليّها على الخليج غرفاً تغرف بالمعامل يستاجرها الحاكة لعمل ثياب الشرب فيها فلا يكاد يجت آلاتها فان عمل بها ثوب وبقى منها شبر ونقل الى غير هذا الغرف علم بذلك السمسار المبتاع للثوب وينقص من ثمنه لاختلاف جوهر الثوب وتبلغ قيمة الثوب الابيض بدمياط وليس فيه ذهب بثلثماية دينار ولا تشارك تنيس فى شىء من عملها وبينهما مسيرة نصف نهار ولا يعمل بدمياط مصبوغ ولا بتنيس ابيض وهما حاضرتا البحر ۰ وبها انواع الطير والسمك ذكرناها فى تنيس لا نعيدها ۰ وبها الفرش القلمونى من كلّ لون وبها سمكة يقال لها الدلفين وهى فى خلقة زقّ زعموا انها تنجى الغريق وبها

a) c وينشعلون

سمكة اخرى من اكلها يرى منامات هايلة، وحكى ان الفرنج فى زمان الملك الكامل اتّخذوا مركباً بعلو سور دمياط واشحنونهـا من الرجـال والسلاح واجروها فى البحر الى ان يصل بسور دمياط فوثبوا من المركب الى السـور وفتحوا دمياط بهذه الحيلة فلمّا علم الملك الكـامل ذلك شقّ عليه وجـاء محاصرًا لها صعب عليه استخلاصها فبنا بجنبها مدينة بالاسواق والحمامات ومـا زال يحاصرها حتى فتحها واسر من كان فيها من الفرنج ومنّ على امرائهم ❁

دندرة مدينة على غربى النيل من نواحى الصعيد طيّبة ذات مياه واشجار ونخل وكرم فيها من البرابى كثير والبربا بيت فيه صور لطلسم او سحر من جملتها بربا فيه مائة وثمانون كُوّة تدخل الشمس كلّ يوم من كوة واحـدة بعد واحدة حتى تنتهى الى آخرها ثم تكرّ الى الموضع الذى بدأتْ منه ❁

دورق بليدة بخوزستان قال مسعر بن مهلهل فى اعمالها معادن كثيرة وبهـا آثار قديمة لقباذ بن دارا وبها صيد كثير ويجتنب عن بعض مواضعها لا يرعى قالوا انه لطلسم، وبهـا الكبريت الاصفر البحرى ولا يوجد هذا الكبريت الّا بها وان حملت منها الى غيرها لا يسرج واذا اتى بالنـار من غير دَوْرَق احرقته ونار دورق لا تحرقه وهذا من ظريف الاشياء وبها هوام قتالة لا يَبَلّ سليمهـا منها حيّة شبرية تسمّى ذات الراسين وهذه الحية توجد بين دورق والباسيان تكون فى الرمل فاذا احسّت بشىء من الحيوان وثبت اذرعاً ونهشت باحدى راسَيْها وتثقل عليه فيموت الحيوان فى ساعته ❁

دورقستان جزيرة بين بحر فارس ونهر عسكر مكرم خمسة فراسخ فى خمسة فراسخ يرفا اليها مراكب البحر التى تقدم من ناحية الهند لا طريق لها الّا اليها وبها الجزر والمدّ فى كلّ يوم مرّتين وماؤها عذب فاذا ورد المدّ عليها يبقى ملحاً [b] كثيرًا، وفى وسطها قلعة كان فى ايام الخلفاء يحمل اليها المنفيّون من بغداد فمن كانت جريمته عظيمة يحبس فى القلعة ومن كان دون ذلك يرسـل فى الجزيرة، وبها عمارات وبيوت يسكنهـا قوم من الناسدية الذين يعملون فى البحر وبها مدّ وجزر آخر بحسب زيادة نور القمر ونقصانه فيزداد كلّ يوم الى منتصف الشهر ثم ينقص كلّ يوم الى آخر الشهر ورايت بها شابًا اسمر نحيفـًا كانوا يقولون انه يصطاد الظبى وحكى بعضهم ان ذيبـاً قد اكل شـاة لهذا الرجل بدورقستان فقـام يعدو خلفه والذيب لا يقدر على الخروج من الجزيرة فلم يزل يسعى خلفه حتى ادركه ❁

b) a.b وبها نخل كثير

دير أبى هور ذكر الشابستى انه بسرياقوس من اعمال مصر وهى بيعة عامرة كثيرة الرهبان وفيها اعجوبة وهى ان من يكون به خنازير يقصد هذا الموضع للتعالج فاضجعه رئيس الموضع وجاء بخنزير ارسله الى موضع العلّة فيأكل الخنزير الغدة ولا يتعدّى الى الموضع الصحيح فاذا تنظّف الموضع ذرّ عليه شيئًا من رماد خنزير فعل هذا الفعل من قبل ودهنه بزيت قنديل البيعة فيبرا ثم يذبح ذلك الخنزير ويحرق ويعدّ رماده لمثل هذا العلاج ۞

دير أتريب بارض مصر يعرف بمارت مريم عليها السلام له عيد وانه فى الخامس عشر من اب والحادى والعشرين من بوونه من اشهر القبط يذكرون ان حمامة بيضاء تاتيهم ولا يرونها الّا يوم مثله تدخل المذبح ولا يدرون من اين جاءت ۞

دير أيوب قرية من نواحى دمشق بها كان منزل أيّوب عم وبها ابتلاه الله وبها العين الّتى ظهرت من ركضه حين امره الله تعالى به عند انتهاء ابتلائه فقال عزّ وعلا اركض برجلك هذا مغتسل بارد وشراب والصخرة الّتى كان عليها وبها قبره عليه السلام ۞

دير سمعان دير بناحية دمشق فى موضع نزه محدقة بالبساتين والدور والقصور وكان بها حبيس مشهور منقطع عن الخلق جدًّا وكان يخرج راسه من كوّة فى كلّ سنة يومًا معلومًا فكلّ من وقع عليه بصره من المرضى والزمنى عوفى فسمع به ابرهيم بن ادهم فذهب اليه حتى يشاهد ذلك قال رايت عند الدير خلقًا كثيرًا من المأوفين حذا تلك الكوّة يترقّبون خروج راس الحبيس فلمّا كان ذلك اليوم اخرج راسه ونظر اليهم يمينًا وشمالاً فكلّ من وقع نظره عليه قام سليمًا معافى ثم رجع الى مكانه قال فتعجبت من ذلك وبقيت متفكّرًا فيه ثم مضيت ودعوته فاجابنى وسالته عن حاله فاعطانى سبع حمصات وقال هذه تطلب منك لا تبعها الّا بثمن بالغ قال فانصرفت عنه فاشتهر بين النصارى ان الحبيس اعطى لهذا الحنيفى شيئًا فاجتمعوا علىّ وقالوا ما ذا تصنع بهذه الحمصات بعها منّا فما زالوا يزيدون فى ثمنها حتى بلغ سبعماية دينار فبعتها ثم انصرفت وعبورى على دير سمعان فاخرج الحبيس راسه وقال ايها الحنيفى قد بعت الحمصات بسبعماية دينار ولو طلبت سبعة الاف لاعطوك وكلّ حمصة لى قوت يوم فانظر من يكون قيمة قوته كلّ يوم الف دينار كم يكون قيمته ثم ادخل راسه ۞

دير طور سينا على قلّة طور سينا وهو الجبل الذى تجلى فيه النور لموسى

عم وخرّ موسى صعقًا هناك والدير مبنىّ بالحجر الاسود وفى غربيّه باب لطيف قدّامه حجر اذا ارادوا رفعه رفعوه واذا قصدهم قاصد ارسلوه فانطبق على الموضع ولم يعرف مكان الباب وفى داخلها عين ماء وزعم النصارى ان بها نارًا من نار الله كانت ببيت المقدس وهى نار بيضاء ضعيفة الحرّ لا تحرق وتقوى اذا اوقد منها السرج وهو عامر بالرهبان الكبير قال فيه ابن عاصم

يا راهب الدير ما ذا الضوء والنور   وقد اضاء بما فى ديرك الطور
هل حلّت الشمس فيه دون ابرجها   ام غيّب البدر عنه فهو مستور

دير الطير بارض مصر على شاطى النيل بقرب الجبل المعروف بجبل الكهف وفى هذا الجبل شقّ فاذا كان يوم عيد هذا الدير ياتى صنف من الطير يقال له بوقير لم يبق منها واحد الّا جاءوا ذلك الشقّ ويشتدّ عندهم صياحهم ولا يزال الواحد بعد الواحد يجعل راسه فى ذلك الشقّ ويصيح الى ان يتشبّث راس احدها بالشقّ فيضطرب حتى يموت وعند ذلك تنصرف البقية الى السنة القابلة ولا يبقى هناك منها طاير هكذا ذكر الشابستى وهذا دليل الخصب فى تلك السنة وربّما تشبّث على طيرين فيكون الخصب بالغًا جدًّا

دير نهيا بالجيزة من ارض مصر من احسن الديارات وانزهها واطيبها موضعًا واجلها موقعًا عامر بالرهبان وله فى النيل منظر عجيب لانّ الماء محيط به من جميع جهاته فاذا انصرف الماء وزرعت اظهرت انواع الازهار واصناف الانوار فتشبه الديباج المنقش لا يريد الانسان ان يفارقها وله خليج تجتمع فيه الطيور فهو متصيّد ايضا ولابن البصرى فيه

ايا دير نهيا ان ذكرت فاننى   اسعى اليك على الخيول السّبّق
او ما ترى وجه الربيع وقد زهت   انوارة بنهارة المتألّق
وتجاوبت اطياره وتبسّمت   اشجاره من ثغر زهر مونّق
والبدر فى وسط السماء كانّه   وجه مضىء فى قناع ازرق
واذا سئلت عن الطيور وصيدها   وجنوسها فاصدق وان لم تصدق
فالغرّ فالكروان فالغاروراد   يشجيك فى طيرانه المتحلّق
اشهدت حرب الطير فى غيطانه   لمّا تجوّق منه كلّ مجوّق

الرصافة مدينة فى البرية بقرب الرقّة رايتها لها سور محكم من الحجر المنحوت احدثها هشام بن عبد الملك لمّا وقع الطاعون بارض الشام ليس بها نهر ولا عين وابارهم بعيدة العمق رشاؤها مائة وعشرون ذراعًا وهى ملح وشربهم من الصهاريج داخل المدينة وقد تفرغ الصهاريج فى اثناء الصيف فياخذون الماء

من الفرات وبينهما اربعة فراسخ ولبنى خفاجة عليهم مال يؤدونها صاغرين وصنعة اهلها عمل الاكسية والجوالق والمخالى منها تحمل الى ساير البلاد وكان هشام بن عبد الملك يفزع اليها من البق فى شاطى الفرات ، ومن عجيب هذه البلدة ان ليس بها زرع ولا ضرع ولا ماء ولا امن ولا تجارة ولا صنعة مرغوبة واهلها يسكنونها ولو لا حبّ الوطن لخربت ☆

الرقادة بلدة طيبة بافريقية بقرب القيروان كثيرة البساتين ليس بافريقية اعدل هواء ولا اطيب نسيماً منها ولا اصحّ تربةً حتى ان من دخلها لم يزل مستبشراً من غير ان يعلم لذلك سبباً وحكى ان ابرهيم بن احمد بن الاغلب مرض وشرد عنه النوم فعالجه اسحق المتطبّب الذى نسب اليه الاطريفل الاسحقى فامره بالتردّد فلمّا وصل الى هذا الموضع نام فسمّاه رَقّادة واتّخذ به دوراً وقصوراً فصارت من احسن بلاد الله وكان يمنع بيع النبيذ بالقيروان ولا يمنع بالرقادة فقال ظرفاء القيروان شعر

يا سيّد الناس وابن سيّدهم ومن اليه الرقاب منقاده
ما حرّم الشرب فى مدينتنا وهو حلال بارض رقّاده ☆

زكندر مدينة بالمغرب من بلاد بربر بينها وبين مراكش ستّ مراحل حدّثنى الفقيه على بن عبد الله المغربى الجحانى انها مدينة كبيرة مسوّرة كثيرة الخيرات والثمرات اهلها برابر مسلمون بها معادن الفضّة عامّة كل من اراد يعالجها وهى غيران تحت الارض فيها خلق كثير يعملون ابداً ومن عادة اهل المدينة ان من جنى جناية او وجب عليه حقّ فدخل شيئاً من تلك الغيران سقط عنه الطلب حتى يخرج منها وفيها اسواق ومساكن فلعلّ الخايف يعمل فيها مدّة وينفق ولا يخرج حتى سهل الله بامره ونكر انهم اذا نزلوا عشرين ذراعاً نزل الماء فالسلطان ينصب عليها الدواليب ويسقى ماؤها ليظهر الطين فيخرجه الفعلة الى ظاهر الارض ويغسلونها وانما يفعل ذلك لياخذ خمس النيل وماؤها يسقى ثلاث دفعات لان من وجه الارض الى الماء عشرون ذراعاً فينصب دولاباً فى الغار على وجه الماء فيستقى ويصبّ فى حوض كبير ونصب على ذلك الحوض دولاباً آخر فيستقى ويصبّ فى حوض آخر ثم نصب الى ذلك الحوض دولاب ثالث فيستقى ويجرى على وجه الارض الى المزارع والبساتين وذكروا ان هذه المعاملة لا تصحّ الّا من صاحب مال كثير له الاف يقعد على باب الغار ويكرى الصنّاع والعملة فيخرجون الطين ويغسلونه بين يديه حتى اذا تمّ العمل اخرج خمس السلطان وسلّم الباقى له فربّما يكون اصغر ممّا انفق

وربّما يكون دونه على قدر جدّ الرجل ۞

سابور مدينة بارض فارس بناها سابور بن اردشير من دخلها لم يزل يشمّ روايح طيّبة حتى يخرج منها لكثرة رياحينها وازهارها وكثرة اشجارها قال البشّاري مدينة سابور نزهة جدًّا بها ثمار الجروم والصرود من النخل والزيتون والاترج والجوز واللوز والعنب وقصب السكر وانهارها جارية وثمارها دانية وقراها مشتبكة يمشي السائر اياماً تحت ظلّ الاشجار كصغد سمرقند وعلى كلّ فرسخ بقّال وخبّاز ، ينسب اليها ابو عبد الله السابوري كان من اولياء الله تعالى قال الاستاذ ابو على الدقّاق ان ابا عبد الله كان صيّاداً فاذا نزلنا به اطعمنا من لحم الصيد ثم ترك ذلك فسالناه عن سببه فقال كنت انصب شبطتى على عين ماء فالظباء كانت تاتى لتشرب فيتعلّق بالشبكة فنصبتها فى بعض الايّام فاذا انا بظبية معها غزلان ثلث فى انتصاف النهار عند شدّة الحرّ فقصدت الماء لتشرب فلمّا رات الشبكة نفرت عنها وذهبت وقد غلبها وغزلانها العطش ثم عادت ودنت الماء فلمّا رات الشبكة جعلت تنظر اليها وترفع راسها نحو السماء حتى فعلت ذلك مرارًا فما كان الّا قليلاً حتى ظهرت سحابة سترت الافاق وامطرت مطراً سالت منه المياه فى الصحراء فلمّا شاهدت تلك الحالة تركت الاصطياد ۞

سبتة بلدة مشهورة من قواعد بلاد المغرب على ساحل البحر فى برّ البربر وهى ضاربة فى البحر داخلة فيه قال ابو حامد الاندلسى عندها الصخرة التى وصل اليها موسى وفتاه يوشع عم فنسيا الحوت المشوى وكانا قد اكلا نصفه فاحيا الله تعالى النصف الاخر فاتّخذ سبيله فى البحر عجباً وله نسل الى الان فى ذلك الموضع وهى سمكة طولها اكثر من ذراع وعرضها شبر واحد جانبيها صحيح والجانب الاخر شوك وعظام وغشاء رقيق على احشائها وعينها واحدة وراسها نصف راس فمن راها من هذا الجانب استقذرها ويحسب انها ماكولة ميّتة والناس يتبرّكون بها ويهدونها الى المحتشمين واليهود يقدّدونها ويحملونها الى البلاد البعيدة للهدايا ۞

سجستان ناحية كبيرة واسعة تنسب الى سِجِسْتان بن فارس ارضها كلّها سبخة رملة والرياح فيها لا تسكن ابدًا حتى بنوا عليها رُحِيّهم وكلّ طحنهم من تلك الرُّحىّ وهى بلاد حارة بها رحىٌ على الريح ونخل كثير وشدّة الريح تنقل الرمل من مكان الى مكان ولو لا انهم يحتالون فى ذلك لطمست على المدن والقرى واذا ارادوا نقل الرمل من مكان الى مكان من غير ان يقع على

الارض لله الى جانب الرمل جمعوا حول الرمل مثل الحايط من حطب وشوك وغيرهما وفتحوا من اسفله بابًا فتدخله الريح وتطيّر الرمل الى اعلاه مثل الزوبعة فيرتفع ويقع على مدّ البصر فى بعد من ذلك الموضع ولا يصاد فى ارضهم قنفذ ولا سلحفاة لان ارضهم كثيرة الافاعى وانها تقتل الافعى قال ابن الفقيه لا يرى بسجستان بيت الّا وتحته قنفذ، واهلها من خيار الناس قال محمد ابن بحر الذهبى لم تزل سجستان مفردة بمحاسن لم تعرف لغيرها من البلدان وما فى الدنيا سوقة اصحّ معاملة ولا اقلّ ᵃمحاملة منهم ثم مسارعتهم الى اغاثة اللهيف ومواساة الضعيف وامرهم بالمعروف ونهيهم عن المنكر ولو كان فيه جدع الانوف واجلّ من هذا كلّه انهم امتنعوا على بنى أُمَيّة ان يلعنوا علىّ بن ابى طالب على منبرهم، ومن عادتهم ان لا تخرج المراة من منزلها ابدًا فان ارادت زيارة اهلها فبالليل، ينسب اليها رستم الشديد كان بالغًا فى الشجاعة والفروسية الى حدّ قال الفردوسى فى شاه نامه

جهان آفرين تا جهان آفريد   سوارى جو رستم نيامد بديد

ذكر عنه انه كان يجعل الرمح فى قرنه ويرفعه من ظهر فرسه واذا كان فى الف فارس يغلب الفين الف فى مقابلة الف والف فى مقابلة رستم ❊

سخا مدينة باسفل مصر وهى قصبة الكورة الغربية فى جامعها حجر اسود عليه علامة اذا اخرج من الجامع دخلت العصافير اليه وان اعيد الى الجامع خرجت عنه ❊

سدوم قصبة قرى قوم لوط وهى بين الحجاز والشام كان احسن بلاد الله واكثرها مياهًا واشجارًا وحبوبًا وثمارًا والان عبرة للناظرين وتسمّى الارض المقلوبة لا زرع بها ولا ضرع ولا حشيش وبقيت بقعة سوداء فرشت فيها حجارة ذكر انها الحجارة التى امطرت عليهم وعلى عامتها كالطابع قال أُمَيّة بن ابى الصلت

ثم لوط اخو سدوم اتاها   اذ اتاها برشدها وهُداها
راودوه عن ضيفه ثم قالوا   قد نهيناك ان تقيم قراها
عرض الشيخ عند ذاك نبات   كظباء باجرع ترعاها
غضب القوم عند ذاك وقالوا   يايها الشيخ خطبة نأباها
عزم القوم امرهم عجوز   خيّب الله سعيها ومحاها
ارسل الله عند ذاك عذابًا   جعل الارض سفلها اعلاها
ورماها بحاصب ثم طين   ذى حروف مسوّم اذ رماها ❊

---
a) a.b مخاملة, c مجاملة

سمنود بلدة قديمة بنواحى مصر على ضفّة النيل كان بهـا بربا من احدى العجايب قال عمر الكندى رايت ذلك البربا وقد اتّخذه بعض العمّـال مخزن القتّ فرايت الجمل اذا دنا من بابه اراد دخوله سقط عنه كلّ دبيب عليه ولم يدخل عليه شىء البرايا وكان على ذلك الى ان خرب فى شهور سنة خمسين وثلثماية ✿

سناجل قرية من نواحى فلسطين بين نابلس وطبرية على اربعة فراسخ من طبرية ممّـا يلى دمشق قال الاصطخرى كان منزل يعقوب عم بنابلس من ارض فلسطين والجبّ الذى القى فيه يوسف الصدّيق عم بين نابلس وبين قريـة يقال لها سِنْجِل ولم تزل تلك البير مزارًا للناس يتبرّكون بزيارتها ويشربـون من مائها ✿

سنون قرية بارض كرمان قال صاحب تحفة الغرايب بها حصار فى وسطهـا لا ترى الفار فيه ابداً ولو حملت اليها ماتت اذا اصابت ارضها ✿

سويلة بلدة بارض البربر قرب مراكش اهلها من شرار البربر وبربر من شرار الناس ذكر ان ابا يعقوب بن يوسف ملك المغرب اجتاز بها فخرج مشايخها اليه للتلقّى والخدمة فلمّا رآهم قال من انتم قالوا مشايخ سويلة فقال لا حاجة الى اليمين انا نعرفكم فتعجّب الناس من سرعة جوابه كانهم قالوا نحن مشايخ سوء بالله واللفظان واحد فى كلام المغاربة ✿

سيراف مدينة شريفة طيّبة البقعة كثيرة البساتين والعيون تاتيها من الجبال واسعة البقعة والدور ينسب اليها ابو الحسن السيرافى شارح كتاب سيبويه عشرين مجلّداً كان فريد عصره ✿

سيرجان قصبة بلاد كرمان بلدة طيّبة كثيرة العلم حسنة الرسم ذات بساتين ومياه كثيرة ابهى من شيراز واوسع وبينهما ثلث مراحل يقال لهما القصران ماؤها عذب وهواؤها صحيح واديهـا فسيح بهـا دور عضد الدولة لم يوجد مثلها فى شىء من البلاد وقد شقّ بها عمرو وطاهر ابنا الليث بن طاهر الصفّار السجستانى قناتين ماؤها يدور فى البلد ويدخل دورهم بهـا الفانيد وقصب السكر وبها نخل كثير ولهم سنّة حسنة وهى انهم لا يرفعون من تمورهم شيئًا اسقطته الريح ويتركونها للضعفاء فربّمـا كثرت الرياح فى بعض الاوقات فيحصل للفقراء اكثر ممّا يحصل للملاك والكمّون يحمل منها الى الافاق ✿

سيلون من قرى نابلس بها مسجد السكينة وحجر المايدة ويقـال ان سيلون كانت منزل يعقوب عم وان اخوة يوسف عم اخرجوه منها لمّـا ارادوا

القاه فى الجبّ والجبّ بقرية سِنْجِل اتّخذه الناس مزاراً ۞

الشام هى من الفرات الى العريش طولاً ومن جَبَلَىْ طَيّئٍ الى بحر الروم عرضاً عن رسول الله صلعم الشام صفوة الله من بلاده واليها يجتبى صفوته من عباده، عن عبد الله بن عمرو بن العاص انه قال قسم الخير عشرة اقسام جعلت تسعة فى الشام وقسم فى ساير الارض وقسم الشرّ عشرة اعشار جزء منها بالشام والباقى فى جميع الارض والشام هى الارض المقدسة التى جعلها الله منزل الانبياء ومهبط الوحى ومحلّ الانبياء والاولياء هواؤُها طيّب وماؤُها عذب واهلها احسن الناس خِلْقاً وخُلْقاً وزيًّا وريًّا قال البحترى

عنيت بشرق الارض قدما وغربها اجوّب فى افاقها واسيرها
فلم ار مثل الشام دار اقامة لواح أُعاديها وكاس اديرها
مصحّة ابدان ونزهة اعين ولهو نفوس دائم وسرورها
مقدّسة جاد الربيع بلادها ففى كلّ ارض روضة وغديرها

ومن خواص الشام ان لا تخلو عن الاولياء الابدال الذين يرحم الله ويعفو بدعائهم لا يزيدون على السبعين ولا ينقصون عنها كلّما مات واحد منهم قام من الناس بدله ولا يسكنون الّا جبل اللُّكّام ومن خواصها الطاءات الثلث الطعن والطاعون والطاعة امّا طاعونها فنعوذ بالله منه وامّا طعنها فمشهور ان اجنادها شجعان وامّا طاعتها للسلطان ممّا يضرب به المثل حتى قيل انّما تمشّى الامرُ لمعاوية لانه كان فى أَطْوَع جُنْدٍ وعلىٌّ كان فى أَعْصَى جُنْدٍ وهم اهل العراق، وبالشام من انواع الفواكه فى غاية الحسن والطيب وتفاحها كان يحمل الى العراق لاجل الخلفاء وكذلك الزيت الركابى فانه فى غاية الصفاء واهل الشام ينسبون الى الجلافة وقلّة الفطنة، حكى ابن ابى لَيْلَى انه كان يساير رجلاً من وجوه اهل الشام فمرّ بحمّال معه سلّة رمّان فاخذ منها رمّانة جعلها فى كمّه فتعجّبت من ذلك ثم رجعت الى نفسى وكذبت بصرى حتى مرّ بسايل فقير فاخرجها من كمّه واعطاه فعلمت انى رايتها وسالته عن ذلك فقال اما علمت ان الاخذ سيّئة واحدة والاعطاء عشر حسنات فكسبت تسعة. قال صاحب تحفة الغرايب فى بادية الشام شجرة اذا نظر الناظر اليها راى اوراقها كالسُّرُج المشعولة وكلّما كان الليل اظلم كان الضوء اشدّ واذا مسّ الورق لا يرى شىء من الضوء، وحكى عبد الرحمن القشيرى ان امراة شريك بن خُباسة قالت خرجنا مع عمر بن الخطاب الى الشام فنزلنا موضعاً يقال له القليب فذهب شريك ليستقى فوقع دلوه فى البير فلم يقدر على

اخذها لزحمة الناس فاخّر الى الليل وابطا فاخبر عمر فاقام ثلثاً فاذا شريك اقبل ومعه ورقة خضراء فقــال يا امير المومنين انى وجدت فى القليب سرباً فاتانى آتٍ فاخرجنى الى ارض لا تشبه ارضكم وبساتين لا تشبه بساتينكم فتناولت منه شيئاً فقال لى ليس هذا اوان ذلك فاخذت هذه الورقة فاذا هى يوار بها الكفّ ويشتمل بها الرجل من شجرة التين فدعا عمر كعب الاحبار وقال هل وجدت فى شىء من الكتب ان رجلاً من امّتنـا يدخل الجنّة ثمّ يخرج قال نعم وان كان ابناتك به فقال هو فى القوم فتاملّهم ثمّ اشار اليه فجعل شعار بنى نمير اخضر من ذلك اليوم ٭ بها جبل السُّمّاق وهو جبل عظيم من اعمال حلب يشتمل على مدن وقرى اكثرها للاسماعيلية وانه منبت السمّاق وهو مكان طيب نزه من عجايبه انه ذو بساتين ومزارع كلّها عذى فينبت جميع الفواكه والحبوب فى الحسن والطراوة كالمسقوىّ حتى المشمش والقطن والسمسم ٭ وحكى ان نور الدين صاحب الشام انكر ملك الاسماعيلية فى وسط بلاده فجـاءه قاصداً اخذه فلمّا نزل عليه فى ليلته الاولى اصبح راى عند راسه رقعة وسكّينـاً وكان فى الرقعة ان لم ترحل الليلة الآتية تكون هذه السكين فى بطنك فارتحــل عنه ٭ وبها طور سينا بين الشام ووادى القريتين بقرب مَدْيَنَ وقال بعضهم بقرب أَيْلَةَ كان عليه الخطــاب الثــانى لموسى عم عند خروجه من مصر ببنى اسرائيل وكان موسى اذا جاءه ينزل عليه غمام فيدخل فى ذلك الغمام ويكلّمه ربّه وهو الجبل الذى ذكره الله تعالى حيث قال فلمّا تجلّى ربّه للجبل جعله دكّاً وخرّ موسى صعقاً وانه لا يخلو من الصلحاء وحجارته كيف كسرت خرج منها صورة شجر العليق ٭ طور هارون فى قبلىّ بيت المقدس وانّما سمّى طور هارون لان موسى عم بعد قتل عبدة العجل اراد المضى الى مناجاة ربّه فقال له هارون عم احملنى معك فانى لست آمن ان يحدث ببنى اسرائيل بعـدك حــدث فتغضب علىّ مرّة اخرى فحمله معه فلمّا كانا ببعض الطريق اذ همـا برجلين يحفران قبراً فوقفا عليهما وقالا لمن تحفران هذا القبر فقالا لاشبه الناس بهذا الرجل واشارا الى هـارون ثمّ قالا له بحقّ الهك الا نزلت وابصرت هل واسع فنزع هارون ثيابه ودفعهـا الى موسى ونزل ونام فيه فقبض روحه من ساعته وانضمّ القبر فانصرف موسى باكياً حزينـاً فاتّهمه بنو اسرائيل بقتله فدعا الله تعالى موسى حتى اراهم هـارون فى فضاء على راس ذلك الجبل ثمّ غـاب عنهم فسمّى طور هارون ٭ وبها جبل لبنان وهو مطلّ على حمص به انواع الفواكــه والزروع من غير ان يزرعها احد ياوى اليه الابدال لا يخلو عنهم ابداً لمـا فيه

من القوت الحلال وفى تفاحه اعجوبة وهى انه يحمل الى الشام وليست له رايحة حتى يتوسّط نهر الثلج فاذا توسّط النهر فاحت رايحته، وبها نهر الذهب يزعمر اهل حلب انه وادى بطنان ومن عجايبه ان اوّله يبـاع بالميزان وآخره بالكيل ومعنى هذا الكلام ان اوله يزرع عليه القطن وساير الحبوب وآخره وهو ما فضل من الزروع ينصبّ الى بطيحة طولها فرسخين فى عرض مثله فيجمد هناك ويصير ملحاً يمتار منه اكثر نواحى الشام فيباع كيلاً ❊

شرشال مدينة بالمغرب من اعمال بجاية على ساحل البحر حدّثنى الفقيه ابو الربيع سليمان الملتانى انه راى بها اربع اسطوانات مفرطة الطول ثلث منها قوايم والرابعة ساقطة طول كلّ واحدة نحو خمسين ذراعاً وعرضها لا [a]يحرمها باع رجلين وانها فى غاية الملاسة والحسن والهندام كانها جعلت فى الخرط وعلى كلّ اسطوانتين جايزة حجرية احد راسيها على هذه والاخرى على هذه وقد [e]هندمت الجايزة ايضا مربعة مفرطة الطول والاسطوانات زرق والجوايز بيض وقد سقط بسقوط احدى القوايم جايزتان وبقى على القوايم الثلث جايزتان فلو اجتمع اهل زماننا على اقامة الاسطوانة الساقطة ووضع الجايزتين الساقطتين عليهمـا لا يمكنهم الّا ان يشاء الله وقد اشتهر بين اهل تلك الديار انهـا اثر قصر بناه بعض الملوك لابن له وقد حكم المنجّمون انه تصيبه لذعة من عقرب يخاف منها عليه التلف فبنا هذا القصر من الحجر لئلّا يتولّد العقرب فيه لحجريته ولا يصعد اليه لملاسة اسطواناته فاتّفق انه حمل الى القصر سلّة عنب كان فيهـا عقرب فهمّ ابن الملك ان يتناول العنب من السلّة فلذعته ومات منها ❊

شطا من بلاد مصر تنسب اليهـا الثيـاب الشّطوية قال الحسن بن محمـد المهلّبى هى على صفة البحر بقرب دمياط يعمل بهـا الشرب الرفيع الذى تبلغ قيمة الثوب منه ثلثماية درهم ولا ذهب فيه ❊

شعب بوّان ارض بفارس بين ارجان والنوبندجان وهى احدى منزهـات الدنيا المعروفة بالحسن والطيب والنزاهة وكثرة الاشجار وتدفّق الميـاه وانواع الاطيار قالوا جنـان الدنيـا اربع صغد سمرقند وغوطة دمشق وشِعْب بَوّان ونهر الأُبُلّة وقال احمد بن محمد [f]الهمذانى من النوبندجـان الى ارجـان ستة وعشرون فرسخاً بينهما شعب بوّان ومن حسنها ان جميع اشجار الفواكه نابتة على الصخر وقد اجاد المتنبّى فى وصفه حين ذهب الى عضد الدولة فقال

مغانى الشعب طيباً فى المغانى   بمنزلة الربيـع من الـزمان

a) يخرجها c e) هدمت c f) الهمدانى c

ولكن الفتى العربىّ فيها غريب الوجه واليد واللسان
ملاعب جنّة لو سار فيها سليمن لسار بترجمان
طَبَتْ فرساننا والخيل حتى خشيت وان كَرُمْنَ من الحِرَان
غدونا تنفض الاغصان فيه على اعرافها مثل الجُمَان
فسرتُ وقد حجبن الحرّ عنّى وجيّن من الضياء بما كفانى
والقى الشرقُ منها فى ثيابى دنانيراً تفرُّ من البنان
لها ثمر يشير اليك منه باشربة وقفن بلا اوان
وامواه يصلّ بها حصاها صليل الحَلْى فى ايدى الغوانى
منازل لم يزل منها خيال يُشَيِّعُنى الى النوبندجان
اذا غنّى الحمام الورق فيها اجابته اغانىُّ القيان
وما بالشعب أَحْوَجَ من حمام اذا غنّى وناح الى البيان
وقد تتقارب الوصفان جدًّا وموصوفاهما متباعدان
يقول بشعب بوّان حصانى اعَنْ هذا يُسار الى الطعان
ابوكم آدم سنّ المعاصى وعلّمكم مفارقة الجنان ۞

شيراز مدينة صحيحة الهواء عذبة الماء كثيرة الخيرات وافرة الغلّات قصبة بلاد فارس سمّيت بشيراز بن طهمورث واحكم بناءها سلطان الدولة كالنجار بن بويه زعموا ان من اقام بشيراز سنة يطيب عيشه من غير سبب يعرفه، من عجايبها شجرة تفاح نصف تفاحها فى غاية الحلاوة ونصفها حامض فى غاية الحموضة وبها القشمش منها يحمل الى ساير البلاد وبها انواع الادهان الريحانية كدهن الورد والبنفسج والنيلوفر والياسمين وانواع الاشربة الريحانية كان فى قديم الزمان يتّخذ بها الاكاسرة ولاهلها يد باسطة فى صنعة ثياب الحرير والوقايات الرقاع وكذلك فى عمل السكاكين والنصول والاقفال الجيّدة تحمل منها الى ساير البلاد وبقربها دَشْتُ الأَرْزَن الذى يقول فيه المتنبّى

سقياً لدشت الارزن الطوال،

به من الصيد ما لا يعدّ ولا يحصى كان متصيّد عضد الدولة ومن خواصّه انه ينبت عصيًّا صلبة لخشب ارزنية لا توجد تلك الخشبة الا بها وهى مشهورة تسمّى خشبة الارزن، ينسب اليها قاضيها ابو العبّاس احمد بن سريج احد المجتهدين على مذهب الامام الشافعى يقال له البازى الاشهب مصنّفاته تزيد على اربعماية ينصر مذهب الشافعى وكان يناظر ابا بكر محمد بن داود فقال له ابو بكر بلّعنى ريقى فقال له ابلعتك دجلة وقال له يوماً آخر امهلنى ساعة فقال

امهلتك الى قيام الساعة وقال له يوماً اكلّمك من الرجل وتجيبنى من الراس فقال هكذا البقر اذا حفيت اظلافها دهن قرنها وذكر الوليد بن حسّان قال كنّا فى مجلس القاضى ابى العباس احمد بن سريج فقام اليه رجل من اهل العلم وقال ابشر ايها القاضى فان الله تعالى يبعث على راس كلّ ماية من يجدّد دينه وان الله قد بعث على راس المائة عمر بن عبد العزيز وعلى راس المايتين محمد بن ادريس الشافعى وبُعثت على راس الثلثماية وانشا يقول

اثنان قد مضيا فبورك فيهما   عمر الخليفة ثم نجل السودد
والشافعى الالمعىّ محمد   ارث النبوة وابن عم محمد
ابشر ابا العباس انك ثالث   من بعدهم سقياً لتربة احمد

وحكى ان ابا العبّاس احمد بن سريج راى فى مرض موته كانّ القيمة قد قامت واذا الجبّار سبحانه يقول اين العلماء فجاءوا بهم فقال ما ذا عملتم بما علمتم فقالوا يا ربّ قصّرنا واسانا فاعاد السوال مرّة اخرى كانه اراد جواباً اخر فقلت يا ربّ امّا انا فليس صحيفتى الشركُ وقد وعدت ان تغفر ما دونها فقال اذهبوا فقد غفرت لكم وفارق الدنيا بعد ذلك بثلثة ايام ؏ وينسب اليها ابو نصر بن ابى عبد الله الخيّاط كان فقيهاً اصوليّا اديباً مناظرًا اخذ العلم من ابيه وله مصنّفات كثيرة واخذ الفقه منه اهل شيراز وهو الذى يقول فى كتاب المزنى

هذا الذى كنت اطويه وانشره   حتى بلغت به ما كنت آمله
فدمْ عليه وجانبْ من يجانبه   فالعلم انفس شىء انت حامله

وحكى انه او اباه استدلّ يوماً فى مسئلة فاعجب الحاضرون كلامه فقالوا للقاضى ابى سعيد بشر بن الحسين الداودى قاضى القضاة بفارس والعراق وجميع اعمال عضد الدولة هذا الكلام لا يجاب عنه حتى يلج الجمل فى سمّ الخيّاط فقال القاضى

وحتى تورب القارظان كلاهما   وينشر فى القتلى كليب بن وايل ؏

وينسب اليها ابو عبد الله محمد بن خفيف شيخ وقته واوحد زمانه قال دخلت بغداد وفى راسى نخوة الصوفية ما اكلت اربعين يوماً ولا دخلت على الجنيد وكنت على عزم الحج فلمّا وصلت الى زبالة رايت ظبيةً تشرب من بير وكنت عطشاناً فمشيت اليها فولّت الظبية ورايت الماء فى اسفل البير فقلت يا ربّ ما لى محلّ هذه الظبية فنوديت من خلفى جرّبناك ما تصبر ارجع خذ الماء فلمّا رجعت رايت البير ملانة فاخذت منه وشربت وتوضّأتُ فسمعت

a) بشرنا وارشدنا ؏

هاتفًا يقول ان الظبية جاءت بلا دلو ولا حبل وانت جيئت بالدّلو والحبل فلمّا رجعت الى بغداد قال لى الجنيد لو صبرت لنبع الماء من تحت رجليك ☆
الصعيد ناحية بمصر فى جنوبى الفسطاط يكتنفها جبلان والنيل يجرى بينهما والمدن والقرى شارعة على النيل من جانبيه والجنان عليه مشرفة والرياض بجوانبه محدقة اشبه شىء بما بين واسط والبصرة من ارض العراق وبالصعيد آثار قديمة منها ان فى جبالها مغاير مملوّة من الموتى الناس والطيور والسنانير والكلاب جميعهم مكفّنون باكفان غليظة من الكتّان شبيهة بالاعدال التى يجلب منها القماش من مصر والكفن على هيئة قماط المولود ملفوف على الميت وعليه ادوية لا تبلى فاذا حللت الكفن عن الحيوان تجده لم يتغيّر منه شىء قال الهروى رايت جُوَيْرِية اخذوا كفنها وفى يدها ورجلها اثر خضاب الحنّاء وبلغنى ان اهل الصعيد اذا حفروا الابار فربّما وجدوا قبورًا منقورة فى الحجارة كالحوض مغطاة بحجر آخر فاذا كشف عنه يضربه الهواء ينبدّد بعد ان كانت قطعة واحدة ويزعمون ان المومياى المصرى يوجد من روس هولاء الموتى وهو اجود من المعدنّى الفارسى وبها حجارة كانها الدنانير المضروبة كانها رباعيات عليها كالسكة وهى كبيرة جدًّا يزعمون انها دنانير فرعون وقومه التى مسخها الله تعالى بدعاء موسى عم ربّنا اطمس على اموالهم ☆
صفط قرية من جوف مصر قرب بلبيس قال الهروى بها بيعت بقرة بنى اسرائيل التى امر الله تعالى بذبحها لظهور القاتل وفيها قبّة موجودة الى الان تعرف بقبّة البقرة يزورها الناس ☆
صفين قرية قديمة البوار من بناء الروم بقرب الرقّة على شاطى الفرات من الجانب الغربى وما يليها غيضة ملتفّة ذات بزور طولها نحو فرسخين وليس فى تلك الفرسخين طريق الى الماء الّا طريق واحد مفروش بالحجارة وساير ذلك غَرَبٌ وخلاف ملتفّة ولمّا سمع معاوية ان عليًّا عبر الفرات بعث الى ذلك الطريق ابا الأَعْوَر فى عشرة الاف ليمنع اصحاب على من الماء فبعث علىٌّ صَعْصَعَة ابن صُوحان فقال انّا سرنا اليكم لنعذر اليكم قبل القتال فان اتيتم كان العاقبة احبّ الينا واراك قد حَلْتَ بيننا وبين الماء فان كان اعجب اليك ان ندع ما جيئنا له تقتتلون على الماء حتى يكون الغالب هو الشارب فعلنا فقال معاوية لصعصعة ستاتيكم رايتى فرجع الى على واخبره بذلك فغم علىٌّ غمًّا شديداً لما اصاب الناس فى يومهم وليلتهم من العطش فلمّا اصبحوا ذهب الاشعث بن قيس والاشتر بن الاشجع ونَحَّيا ابا الاعور عن الشريعة حتى

صارت فى ايديهم فامر علىٌّ ان لا يمنع احد من اهل الشام عن الماء فكانوا يسقون منه ويختلط بعضهم ببعض وكان ذلك سنة سبع وثلثين غرّة صفر وكان علىٌّ فى ماية وعشرين الفًا ومعاوية فى تسعين الفًا وقتل من الجانبين سبعون الفًا من اصحاب على خمسة وعشرون الفًا ومن اصحاب معاوية خمسة واربعون الفًا وفى قوم علىّ قتل خمسة وعشرون صحابيًّا بدريًّا منهم عمار بن ياسر وكان مدّة المقام بصفّين ماية يوم وعشرة ايام وكانت الوقايع تسعين وقعة وكانت الصحابة متوقّفين فى هذا الامر لانهم كانوا يرون عليًّا وعلوّ شانه ويرون قميص عثمان على الرمح ومعاوية يقول اريد دم ابن عمّى الى ان قتل عمار بن ياسر والصحابة سمعوا ان النبى قال له تقتلك الفية الباغية فعند ذلك ظهر للناس بغى معاوية فبذل قوم علىّ جهدهم فى القتال حتى ضيّقوا على قوم معاوية فعند ذلك رفعوا المصاحف وقالوا رضينا بكتاب الله فامتنع قوم علىّ عن القتال فقال علىٌّ كلمة حقّ اريد به باطلاً فما وافقوا فقال علىٌّ عند ذلك لا راى لغير مطاع فآل الامر الى الحكمين والقصّة مشهورة ۞

صقلية جزيرة عظيمة من جزاير اهل المغرب مقابلة لافريقية وهى مثلثة الشكل بين كلّ زاوية والاخرى مسيرة سبعة ايام وهى حصينة كثيرة البلدان والقرى كثيرة المواشى جدًّا من الخيل والبغال والحمار والبقر والغنم والحيوانات الوحشية ومن فضلها ان ليس بها عادٍ بناب او برغوث او ابرة وبها معدن الذهب والفضّة والنحاس والرصاص والحديد وكذلك معدن الشبّ والكحل والزاج ومعدن النوشادر ومعدن الزيبق وبها المياه والاشجار والمزارع وانواع الفواكه على اختلاف انواعها لا تنقطع شتاء ولا صيفاً وارضها تنبت الزعفران وكانت قليلة العمارة خاملة الذكر الى ان فتح المسلمون بلاد افريقية فهرب اهل افريقية اليها وعمروها حتى فتحت فى ايام بنى الاغلب فى ولاية المامون فبقيت فى يد المسلمين مدّة ثم ظهر عليها الكفار وهى الان فى ايديهم ، وبهذه الجزيرة جبال شامخة وعيون غزيرة وانهار جارية ونزهة عجيبة وقال ابن حمّديس وهو يشتاق اليها

ذكرتُ صقلّيّةَ والهوى يهيّج للنفس تذكارها
فان كنت اخرجت من جنّة فانّى احدّث اخبارها

ذكر ان دورها مسيرة ستّة عشر يوماً وقطرها مسيرة خمسة ايام وهى مملوّة من الخيرات والمياه والاشجار والمزارع والفواكه بها جبل يقال له قصر يانة وهو من عجايب الدنيا على هذا الجبل مدينة عظيمة شامخة وحولها مزارع وبساتين كثيرة وهى شاهقة فى الهواء وكلّ ذلك يحويه باب المدينة لا طريق اليها الّا

بذلك الباب والانهار تنفجر من اعلاها وبها جبل النار ذكر ابو على الحسن بن يحيى انه جبل مطلّ على البحر دورته ثلثة ايام بقرب طبرمين فيه اشجار كثيرة واكثرها البندق والصنوبر والارزن وفيه اصناف الثمار وفى اعلاه منافس النار يخرج منه النار والدخان وربّما سالت النار منه الى جهة تحرق كلّ ما مرّت به وتجعل الارض مثل خبث الحديد لا تنبت شيئًا ولا تمرّ الدابّة بها ويسمّيه الناس الاخباث وفى اعلى هذا الجبل السحاب والثلوج والامطار دايمة لا تكاد تقلع عنه فى صيف ولا شتاء والثلج لا يفارق اعلاه فى الصيف وامّا فى الشتاء فيعمّ الثلج اوّله وآخره وزعمت الروم ان كثيرًا من الحكماء يرحلون الى جزيرة صقلية للنظر الى عجايب هذا الجبل واجتماع النار والثلج فيه فترى بالليل نار عظيمة تشعل على قلّته وبالنهار دخان عظيم لا يستطيع احد من الدنو اليها فان اقتبس منها طفيت اذا فارقت موضعها، وبها البركان العظيم قال احمد بن عمر العذرى ليس فى الدنيا بركان اشنع منه منظرًا ولا اعجب مخبرًا فاذا هبّت الريح سمع له دوىّ عظيم كالرعد القاصف ويقطع من هذا البركان الكبريت الذى لا يوجد مثله، وقال ايضا بها آبار ثلث يخرج منها من اول الربيع الى آخره زيت النفط فينزل فى هذه الابار على درج وتقنّع النازل ويسدّ منخره فان تنفّس فى اسفلها هلك من ساعته يغترف ماءها ويجعله فى اجّانات فما كان نفطًا علا فيجتمع ويجعل فى القوارير ۞

صور مدينة مشهورة على طرف بحر الشام استدار حايطها على مبناها استدارة عجيبة بها قنطرة من عجايب الدنيا وهى من احد الطرفين الى الاخر على قوس واحد ليس فى جميع البلاد قنطرة اعظم منها ومثلها قنطرة طليطلة بالاندلس الّا انها دون قنطرة صور فى العظم ينسب اليها الدنانير الصورية التى يتعامل عليها اهل الشام والعراق ۞

طبرستان ناحية بين العراق وخراسان بقرب بحر الخزر ذات مدن وقرى كثيرة من مفاخرها القاضى ابو الطيّب طاهر بن عبد الله الطبرى استاذ الشيخ ابى اسحق الشيرازى والقاضى ابو الطيب عاش ماية سنة ولم يختل منه عقله ولا فهمه وكان يفتى الى آخر عمره ويقضى بين الناس ويناظر الفقهاء وله مصنّفات كثيرة فى الفقه والاصول منها تعليقة الطبرى ماية مجلّد ثم كتاب فى مذهب الشافعى قال الشيخ ابو اسحق الشيرازى صاحب المهذب لازمت حلقة درسه بضع عشرة سنة رتبنى فى حلقته وسالنى ان اجلس فى مجلس التدريس ففعلت ذلك وانه ولّى القضاء بكرخ وكان راى النبى عم فى المنام

فقال له يا فقيه ففرح بذلك فرحًا شديدًا يقول سمّانى رسول الله صلعم فقيهًا مات سنة خمس واربعماية ببغداد عن ماية سنة وسنتين وصلّى عليه الخليفة ابو الحسن المهتدى ۞

طبرية مدينة بقرب دمشق بينهما ثلثة ايام مطلّة على بحيرة معروفة ببحيرة طبرية وجبل الطور مطلٌّ عليها وهى مستطيلة على البحر نحو فرسخ بناها ملك من ملوك الروم اسمه طبارى بها عيون جارية حارّة بنيت عليها حمّامات لا يحتاج الى الوقود وهى ثمان حمامات قال ابو بكر ابن على الهروى امّا حمام طبرية الة قالوا من عجايب الدنيا ليست الة على باب طبرية الى جانب بحيرتها فان مثل هذه كثيرة والة هى من عجايب الدنيا فى موضع من اعمال طبرية يقال له الحسنية وهى عمارة قديمة يقال انها من بناء سليمان بن داود عم وهو هيكل يخرج الماء من صدره وقد كان يخرج من اثنتى عشرة عينًا كلّ عين مخصوصة بمرض اذا اغتسل فيها صاحب هذا المرض عوفى باذن الله تعالى والماء شديد الحرارة جدًّا عذب صافٍ طيّب الرايحة يقصده المرضى يستشفون به وبينها وبين نيسان حمّة سليمان عم يزعمون انها نافعة لكلّ داء وبها بحيرة عشرة اميال فى ستة اميال غوورها علامة خروج الدجّال وهى كبركة احاطت بها الجبال ينصبُّ اليها فضلات انهار تاتى من حمّة بانياس، وبها معدن المرجان وحولها قرى كثيرة كبيرة وتخيّل فى وسط هذه البحيرة صخرة منقورة طبقت بصخرة اخرى تظهر للناظرين من بعيد يزعم اهل النواحى انها قبر سليمان عم وبطبرية قبر لقمان الحكيم عم من زاره اربعين يومًا يظهر منه الحكمة، وبها عقارب قتالة كعقارب الاهواز وقال صاحب تحفة الغرايب بطبرية نهر عظيم والماء الذى يجرى فيه نصفه حارٌّ ونصفه بارد ولا يمتزج احدهما بالاخر فاذا اخذ من النهر فى اناء يبقى خارج النهر باردًا، وبارض طبرية موضع به سبع عيون ينبع الماء منه سبع سنين متواليات وييبس سبع سنين متواليات، ينسب اليها سليمان بن احمد بن يوسف الطبرانى احد الائمّة المعروفين والحُفّاظ المكثرين والمشايخ المعمّرين من تصانيفه المعجم الكبير فى اسماء الصحابة لم يصنّف مثله ذكر ابو الحسن احمد بن فارس صاحب المجمل قال سمعت الاستاذ ابن العميد وزير آل بويه يقول كنت اظنّ لا حلاوة فى الدنيا فوق الرياسة حتى شاهدت مذاكرة سليمان الطبرانى وابى بكر الجعانى فكان الطبرانى يغلب الجعانى بكثرة حفظه والجعانى يغلب الطبرانى بزيادة فطنته حتى ارتفعت اصواتهما ولا يكاد يغلب احدهما الاخر الى ان قال الجعانى عندى

حديث ليس عند احد فقال الطبرانى هاته فقال حدّثنى ابو خليفة قال حدّثنا سليمان بن أيّوب وذكر الحديث فقال الطبرانى انا سليمان بن ايوب ومنّى سمع ابو خليفة فاسمعه منّى حتى يعلو اسنادك فخجل الجعانى قال ابن العميد فوددت ان الوزارة للطبرانى وانا الطبرانى وفرحت له كما فرح هو، قيل ان الطبرانى ورد اصفهان واقام بها سبعين سنة وتوفى سنة ستين ومايتين عن ماية سنة ✿

طرسوس مدينة بين انطاكية وحلب مدينة جليلة سمّيت بطرسوس بن الروم بن اليقن بن سام بن نوح عم قالوا لمّا وصل الرشيد اليها جدّد عماراتها وشقّ نهرها ولها سور وخندق قال محمد بن احمد الهمذانى لم تزل طَرَسُوس موطن الزّهّاد والصالحين لانها كانت بين ثغور المسلمين الى ان قصدها فغفور ملك الروم سنة اربع وخمسين وثلثماية فى عسكر عظيم وكان فيها رجل من قبل سيف الدولة يقال له ابن الزيات تجز عن مقاومة الروم سلّم اليهم على الامان على شرط ان من خرج منها متاعه لم يتعرّض ومن اراد المقام مع اداء الجزية فعل فلمّا دخل الكفّار المدينة خرّبوا مساجدها واخذوا من السلاح والاموال ما كان جُمع فيها من ايام بنى أُمَيَّةَ واخذ كلّ واحد من النصارى دار رجل من المسلمين ولم يطلق لصاحبها الّا حمل الخفّ واحتوى على جميع ما فيها وتقاعد بالمسلمين امهات اولادهم فنهن من منعت الرجل ولده واتّصلت باهلها فياتى الرجل الى معسكر الروم ويودع ولده باكياً ولم تزل طرسوس فى ايديهم الى هذه الغاية، بها موضع زعموا انه من حمى الجنّ نزل به المامون لمّا غزا الروم وكان هناك عين ماؤها فى غاية الصفاء وكان المامون جالساً على طرفها فراى فى الماء سمكة مقدار ذراع فامر باخراجها فاخرجوها فاذا هى سمكة فى غاية الحسن بيضاء مثل الفضّة فوثبت وعادت الى الماء فوقعت رشاشات الماء على ثياب المامون فغضب وامر باخراجها مرّة اخرى فاخرجوها والمامون ينظر اليها ويقول الساعة نشويك ثم امر بشيّها فاتى المامون على المكان قشعريرة فاتى صاحب طبخه بالسمكة مشوية وهو لم يقدر على تناول شىء منها واشتدّ الامر به حتى مات قال الشاعر

هل رايت النجوم [h]اغنت عن المامون فى [i]عزّ ملكه الماسوس

غادروه بعرصتى طرسوس مثل ما غادروا اباه بطوس ✿

العباسة بليدة بارض مصر فى غاية الحسن والطيّب سمّيت بعبّاسة بنت

h) c اعيت i) c عزه الماموس

احمد بن طولون كان خمارويه زوّج ابنته من المعتضد بالله وانه خرج بهـا من مصر الى العراق فعملت عباسة فى هذا الموضع قصراً وبرزت اليه لوداع بنـت اخيهـا قطر الندى ثم زيدت فى عمارته حتى صارت بليدة طيّبة كثيرة المياه والاشجار من متنزّهات مصر وبها مستنقع ياوى اليه من الطير ما لم ير فى شىء من المواضع غيرها والصيد بها كثير جدًّا وكان الملك الكامل يكثر الخروج اليها للتنزّه والصيد ❊

العريش مدينة جليلة من اعمال مصر هواءها صحيح طيّب وماءها عذب حلو قيل ان اخوة يوسف عم لمّا قصدوا مصر فى القحط لامتيار الطعام فلمّا وصلوا الى موضع العريش وكان ليوسف عم حُرّاس على اطراف البلاد من جميـع نواحيها فسكنوا هناك وكتب صاحب الحرس الى يوسف ان اولاد يعقوب الكنعانى قد وردوا يريدون البلد للقحط الذى اصابهم فانى ان اذن لهم عملوا عُريشـاً يستظلّون به فسمّى الموضع العريش فكتب يوسف عم يوذن لهم فدخلوا مصر وكان من قصّتهم ما ذكره الله تعالى وبها من الطير الجوارح والماكول والصيد شىء كثير والرمان العريشى يحمل الى ساير البلدان لحسنه وبهـا اصناف كثيرة من التمر وغدر دهقانها يضرب به المثل يقال اغدر من دهقان العريش وذاك ان عليًّا لمّا سمع ان معوية بعث سراياه الى مصر وقتل بها محمد ابن ابى بكر ولّى الاشتر النخعى مصرّ وانفذه اليها فى جيش كثيف فبلغ معوية ذلك فدسّ الى دهقـان كان بالعريش وقال احتل بالسمّ فى الاشتر فانى اترك خراجك عشرين سنة فلمّا نزل الاشتر العريش سال الدهقان اىّ طعام احجب اليه قالوا العسل فاهدى اليه عسلاً وكان الاشتر صايماً فتنـاول منه شربة فما استقرّ فى جوفه حتى تلف فاتى من كان معه على الدهقان واصحابه وافنوهم ❊

عزاز بليدة بقرب حلب لهـا قهندز ورستـاق وهى طيبة الهواء عذبة المـاء صحيحة التربة من عجايبها انه لا يوجد بهـا عقرب اصلاً وترابهـا اذا ذرّ على العقرب مات وليس بها شىء من الهوام اصلاً ❊

عسقلان مدينة على ساحل بحر الشام من اعمال فلسطين كان يقال لـهـا عروس الشام لحسنهـا قال رسول الله صلعم ابشركم بالعروسين غزّة وعسقلان افتتح فى ايام عمر بن الخطّاب على يد معوية بن ابى سفيـان ولم تزل فى يد المسلمين الى ان استولى الفرنج عليهـا سنة ثمـان واربعين وخمسمـاية حكى بعض التجار ان الفرنج اتّخذوا مركبًا علوها قدر سور عسقلان واشحنوهـا رجالاً وسلاحاً واجروهـا حتى لصقت بسور عسقلان ووثبوا منهـا على السور

وملكوها قهرًا وبقيت فى يدهم خمساً وثلثين سنة الى ان استنقذها صلاح الدين يوسف بن ايوب ثم عاد الفرنج وفتحوا عكّة وساروا نحو عسقلان فخشى ان يتمّ عليها ما تمّ على عكّة فخرّبها فى سنة سبع وثمانين وخمسماية، بها مشهد راس الحسين عم وهو مشهد عظيم مبنى باعمدة الرخام وفيه ضريح الراس والناس يتبرّكون به وهو مقصود من جميع النواحى وله نذر كثير ۞

عسكر مكرم مدينة مشهورة بارض الاهواز بناها مكرم بن معوية بن الحرث ابن تميم وكانت قرية قديمة بعث الحجّاج مكرم بن معوية لقتال خورزاد لما عصى وتحصّن بقلعة هناك فنزل مكرم هناك وطال حصاره فلم يزل يزيد بناء حتى صارت مدينة، بها عقارب جرارات عظيمة يعالج بلدغها المفلوجون حكى الفقيه عبد الوهّاب بن محمد العسكرى ان مفلوجاً من اصفهان حمل الى عسكر مكرم ليعالج بلدغ العقارب فطرح على باب خان من الجانب الشرقى وقد فُرغت وهجرت لكثرة ما بها من الجرارات فرايت العليل طريحًا بها لا يمكنه ان ينقلب من جنب الى جنب ولا ان يتكلّم فبات بها ليلة فلمّا كان من الغد وجدوه جالساً يتكلّم فصيحا وقام ومشى فقال له الطبيب انتقل الان من هذا المكان فانه لدغتك واحدة ابراتك وقام بحرارتها برد الفالج فان لدغتك اخرى تقتلك فانتقل من هذا الموضع وصلح حاله ۞

عكة مدينة على ساحل بحر الشام من عمل الأُرْدُنّ من احسن بلاد الساحل فى ايامنا واعمرها وفى الحديث طوبى لمن راى عكّة قال البَشّارى عكة مدينة حصينة على البحر كبيرة لم تكن على هذه الحصانة حتى قدمها ابنْ طولون وقد راى مدينة صور واستدارة الحايط على مبناها فاحبّ ان يتّخذ لعكّة مثل ذلك فجمع صُنّاع البلاد فقالوا لا نهتدى الى البناء فى الماء حتى ذكر عنده جدّى ابو بكر البنّاء فاحضره وعرض عليه فاستهان ذلك وامر باحضار افلاق من خشب الجميز غليظة نصبها على وجه الماء بقدر الحصن البرى وبنى فيها وعلتها بالحجارة والشيد وجعل كلّما بنى عليها خمس دوامس ربطها باعمدة غلاظ ليشتدّ البناء والعلق كلّما ثقلت نزلت حتى اذا علم انها استقرّت على الرمل تركها حولاً حتى اخذت قرارها ثم عاد بناء عليها وكلّما بلغ البناء الى الحايط الذى قبله داخله فيه وقد ترك لها باباً وجعل عليه قنطرة فالمراكب فى كلّ ليلة تدخل المينا وتجرّ سلسلة بينها وبين البحر الاعظم مثل مدينة صور فدفع ابن طولون اليه الف دينار سوى الخلع والمراكب واسمه مكتوب على السور ولم تزل فى ايدى المسلمين حتى اخذها الفرنج فى سنة سبع

وتسعين واربعماية وكان عليها زهر الدولة الجيوشى من قبل المصريين فقاتل اهل عكة حتى عجزوا فاخذها الفرنج قهراً وقتلوا وسلبوا ولم تزل فى ايديهم الى زمن صلاح الدين فافتتحها سنة ثلث وثمانين وخمسماية واشحنها بالسلاح والرجال والميرة فعاد الفرنج ونزلوا عليها فاتاهم صلاح الدين وازاحهم عنها وقاتل الفرنج اشدّ القتال وقتل خلق كثير حول عكّة وثارت روايح الجيف وتاذى المسلمون منها وظهر فيهم الامراض ومرض صلاح الدين ايضا فامر الاطبّاء بمفارقة ذلك الموضع ففارقه فجاء الفرنج وتمكّنوا من حوالى عكة وخندقوا دونهم فكان الفرنج محيطاً بالمدينة والخندق محيطاً بالفرنج فعاودهم صلاح الدين واقام حذاهم ثلث سنين حتى استعادها الفرنج سنة سبع وثمانين وخمسماية وقتلوا فيها المسلمين وهى فى ايديهم الى الان ، بها عين البقر وهى بقرب عكة يزورها المسلمون واليهود والنصارى يقولون ان البقر الذى ظهر لآدم عم فحرث عليه خرج منها وعلى العين مشهد منسوب الى علىّ بن ابى طالب ❁

عين جارة ضيعة من اعمال حلب قال ابو على التنوخى ان بين عين جارة وبين الكوبة وهى قرية اخرى حجرًا قايمًا فربّما وقع بين الضيعتين شرّ فيكيد اهل الكوبة بان يلقوا ذلك الحجر القايم فكلّما وقع الحجر خرج نساء عين جارة ظاهرات متبرّجات لا يعقلن بانفسهن فى طلب الرجال ولا تستحين من غلبة الشهوة الى ان يتبادر رجال عين جارة الى الحجر يعيدونه الى حاله فعند ذلك تراجع النساء الى بيوتهن وقد عاد اليهن العقل والتمييز باستقباح ما كنّ عليه وهذه الضيع اقطعها سيف الدولة احمد بن نصر البازّ وكان احمد يتحدّث بذلك وكتب ايضا بخطّه ❁

عين الشمس مدينة كانت بمصر محلّ سرير فرعون موسى بالجانب الغربى من النيل والان انطمست عمارات فرعون بالرمل وهى بقرب الفسطاط قالوا بها قدّت زُلَيْخا على يوسف القميص ، من عجايبها ما ذكر الحسن بن ابرهيم المصرى ان بها عمودَيْن مبنيَّيْن على وجه الارض من غير اساس طول كلّ واحد منهما خمسون ذراعاً فيهما صورة انسان على دابّة وعلى راسها شبه الصومعتين من نحاس فاذا جرى النيل رشحتا والماء يقطر منهما ولا تجاوزهما الشمس فى الانتهاء فاذا نزلت اوّل دقيقة من الجدى وهو اقصر يوم فى السنة انتهت الى العمود الجنوبى وقطعت على قبّة راسه فاذا نزلت اول دقيقة من السرطان وهو اطول يوم فى السنة انتهت الى العمود الشمالى وقطعت على قبّة راسه ثم تطرد بينهما ذاهبة وجائية ساير السنة ويترشح منهما ماء وينزل الى اسفلهما

فينبت العوسج وغيره من الشجر ومن تجايب عين شمس ان يحمل منذ اوّل الاسلام حجارتها الى غيرها من البلاد وما تفنى وبها زرع البلسان وليس فى جميع الدنيا شجرة ويستخرج منها دهنه قال ابو حامد الاندلسى بعين شمس تماثيل عملتها الجنّ لسليمان عم بها منارة من صخرة واحدة من رخام احمر منقط بسواد ومربعه اكثر من ماية ذراع على راسها غشاء من النحاس والوجه الذى الى مطلع الشمس من ذلك الغشاء فيه صورة آدمى على سرير وعلى يمينه وشماله صورتان كانهما خادمان ويترشّح من تحت ذلك الغشاء ابداً ماء على تلك المنارة ينبت الطحلب الاخضر على موضع مسيله من تلك المنارة وينزل مقدار عشرة اذرع ولا يتعدّى ذلك القدر ولا ينقطع نهاراً ولا ليلاً قال وكنت ارى لمعان الماء على تلك الصخرة واتعجّب من ذلك فانه ليس بقرب تلك المدينة نهر ولا عين وانّما كان شربهم من الابار والله اعلم بالامور الخفية ❁

الغريان بناءان كالصومعتين كانا بارض مصر بناهما بعض الفراعنة وامر كلّ من يمرّ بهما ان يصلّى لهما ومن لم يصلّ قتل الّا انه تقضى له حاجتان الا النجاة والملك ويعطى ما تمنّى فى الحال ثم يقتل فاتى على ذلك برهة فاقبل قصّار من افريقية معه حمار له وكدين فمرّ بهما ولم يصل فاخذه الحرس وجروه الى الملك فقال له الملك ما منعك ان تصلى فقال ايها الملك انى رجل غريب من افريقية احببت ان اكون فى ظلّك واصيب فى كنفك خيراً ولو عرفت لصلّيت لهما الف ركعة فقال له تمنّ كلّ ما شئت غير النجاة من القتل والملك فاقبل القصّار وادبر وتضرّع وخضع فما افاده شيئًا فلمّا أَيِسَ عن الخلاص قال اريد عشرة الاف دينار وبريداً اميناً فأُحضر فقال للبريد اريد ان تحمل هذا الى افريقية وتسال عن بيت فلان القصّار وتسلّم الى اهله قال له تمنّ الثانية قال اضرب كلّ واحد منكم بهذا الكدين ثلث ضربات احداها شديدة والثانية وسطا والثالثة دون ذلك فكث الملك طويلاً ثم قال لجلسائه ما ترون قالوا نرى ان لا تقطع سُنّة ابائك قالوا بمن تبدأ قال بالملك فنزل الملك عن السرير ورفع القصّار الكدين وضرب به قفاه فاكبّه على وجهه وغشى على الملك ثم رجع نفسه اليه وقال ليت شعرى اى الضربات هذه والله ان كانت هيّنة وجاءت الوسطى لاموتنّ دون الشديدة ثم نظر الى الحرس وقال يا اولاد الزنا كيف تزعمون انه لم يصلّ وانى رايته صلّى خلّوا سبيله واهدموا الغريّين ٭ وبنى مثلهما المنذر بن امرء القيس بن ماء السماء بالكوفة وسياتى ذكره فى موضعه ان شاء الله تعالى ❁

غزّة مدينة طيبة بين الشام ومصر على طرف رمال مصر قال صلعم ابشركم

بالعروسين غزّة وعسقلان فتحها معاوية بن ابى سفيان فى ايام عمر بن الخطّاب وكفاها مجزاً انها مولد الامام محمد بن ادريس الشافعى ولد بها سنة خمسين ومائة انه كان يجعل الليل اثلاثاً ثلثاً لتحصيل العلم وثلثاً للعبادة وثلثا للنوم وقال الربيع كان يختم فى رمضان ستّين ختمة كل ذلك فى الصلوة، وحكى ان عامل اليمن كتب الى الرشيد ان ههنا شابًّا قُرشيًّا يميل الى العلوية ويتعصّب فكتب الرشيد اليه ابعثه الىّ تحت الاستظهار فحمل الى الرشيد، حدّث الفضل بن الربيع وقال امرنى الرشيد باحضار الشافعى وكان غضباناً عليه فاحضرته فدخل عليه وهو يقرا شيئًا فلمّا رآه اكرمه وامر له بعشرة الاف درهم فدخل خايفًا وخرج آمناً فقلت يا ابا عبد الله اخبرنى بما كنت تقرا عند دخولك فقل انها كلمات حدّثنى بها انس بن مالك عن نافع عن عبد الله ابن عمر عن رسول الله صلعم انه قراها يوم الاحزاب فقلت انكرها لى فقال اللهم انى اعوذ بنور قدسك وعظمة طهارتك وبركة جلالك من كلّ آفة وعاهة وطارق الجنّ والانس الّا طارقاً يطرق بخير اللهم انت عياذى فبك اعوذ وانت ملاذى فبك الوذ يا من ذلّت له رقاب الجبابرة وخضعت له مقاليد الفراعنة اعوذ بجلال وجهك وكرم جلالك من خزيك وكشف سترك ونسيان ذكرك والاضراب عن [k]شكرك الهى انا فى كنفك فى ليلى ونهارى ونومى وقرارى وظعنى واسفارى ذكرك شعارى وثناؤك دثارى لا اله الّا انت تنزيهاً لاسمائك وتكريماً لسبحات وجهك الكريم اجرنا يا ربّنا من خزيك ومن شرّ [l]عقابك واضرب علينا سرادقات فضلك وقناسيات عذابك واعنّا بخير منك وادخلنا فى حفظ عنايتك يا ارحم الراحمين، وقد جرّبت هذه الكلمات لا يقولها خايف الّا امنه الله تعالى وكان الرشيد يقرّبه ويكرمه لما عرف فضله وغزارة علمه، وكان القاضى ابو يوسف ومحمد بن حسن رتبوا عشرين مسئلة وبعثوها على يد حدث من اصحابهما فقال الشافعى له من حملك على هذا فقال من اراد حكمها فقال متعنّت او متعلّم فسكت الغلام فقال الشافعى هذا من تعنّت ابى يوسف ومحمد ثم نظر فيها وحفظها وردّ الدرج الى الحدث فاخبر الخليفة بذلك فاحضر ابا يوسف ومحمداً وسالهما عن حال الدرج فاعترفا به فاحضر الشافعى وقال بيّن احكامها ولك الفضل فقال يا امير المومنين قُلْ لهما يسالانى عن واحدة واحدة ويسمعان جوابها بتوفيق الله فعجزا عن [m]استحضارها فقال الشافعى انا اكفيهما سالانى عن رجل ابق له عبد فقال هو حرّ ان طعمت

k) a.b.c.d ذكرى   l) a.b.c عبادك   m) a.b استظهارها

طعاماً حتى اجده كيف الخلاص عن ذلك الجواب يهبه لبعض اولاده ويطعمه حتى لا يعتق؛ وسالانى عن رجلين كانا فوق سطح فوقع احدهما من السطح ومات فحرمت على الاخر امراته الجواب ان امراة الحىّ كانت امة للميت وكان الزوج بعض ورثته فصارت الامة ملكًا للزوج بحقّ الارث فحرمت عليه؛ وسالانى عن رجلين خطبا امراة فى حالة واحدة وانها لم تحلّ لاحدهما وحلّت للاخر الجواب لاحد الرجلين اربع وهى خامسة فلا تحلّ له والاخر ما كان كذلك فحلّت له؛ وسالانى عن رجل ذبح شاة فى منزله وخرج لحاجة ورجع قال لاهله كُلوا فانها حرمت علىّ فقال له اهله ونحن ايضا قد حرم علينا الجواب كان الرجل مجوسيًّا او وثنيًّا فذبح شاة وخرج لحاجة واسلم واهله ايضا اسلموا فقال لاهله كلوا فانى اسلمت لا تحلّ لى ذبيحة المجوس فقال له اهله نحن ايضا قد اسلمنا وحرم علينا ايضا؛ وسالانى عن امراة تزوجت فى شهر واحد ثلثة ازواج كلّ ذلك حلال غير حرام الجواب ان هذه المراة طلقها زوجها وهى حامل فوضعت انقضت عدّتها بالوضع فتزوّجت ثم ان هذا الزوج خالعها قبل الدخول فلا عدة عليها فتزوّج بها آخر وهكذا ان اردت رابعًا وخامسًا وسادسًا؛ وسالانى عن رجل حرمت عليه امراته سنة من غير حنث او طلاق او عدة الجواب هذا الرجل وامراته كانا محرمين فلم يدركا الحجّ فلم تزل امراته تحرم عليه الى العام القابل فاذا فرغت من الحجّ فى العام المقبل حلّت لزوجها؛ وسالا عن امراتين لقيتا غلامين فقالتا مرحبا بابنينا وابنى زوجينا وهما زوجانا الجواب ان للمراتين ابنيّن وكلّ واحدة منهما مزوجة بابن صاحبتها فكان الغلامان ابنيهما وابنى زوجيهما وهما زوجاهما؛ وسالا عن رجلين شربا الخمر فوجب الحدّ على احدهما دون الاخر الجواب كان احدهما غير موصوف باوصاف وجوب الحدّ كالعقل والبلوغ؛ وسالا عن مسلمَين سجدا لغير الله وهما مطيعان فى هذه السجدة الجواب هذه سجدة الملايكة لآدم عم؛ وسالا عن رجل شرب من كوز بعض الماء وحرم الباقى عليه الجواب انه رعف فوقع فى باقيه شئ من الدم فحرم عليه؛ وسالا عن امراة ادعت البكارة وزوجها يدعى انه اصابها فكيف السبيل الى تحقيق هذا الامر الجواب تومر القابلة بان تحمّلها بيضة فان غابت البيضة كذبت المراة وان لم تغب صدقت؛ وسالا عن رجل سلّم الى زوجته كيساً وقال لها انت طالق ان فتحتيه او فتقتيه او خرقتيه او حرقتيه وانت طالق ان لم تفرغيه الجواب يكون فى الكيس سكر او ملح او ما شابههما فيضع فى الماء الحارّ ليذوب ويفرغ الكيس؛ وسالا عن امراة قبلت

غلاماً وقالت فديت من امّه ولدت امّه وانا امراة ابيه الجواب انها امّه، وسالا عن خمسة نفر زنوا بامراة فعلى احدهم القتل وعلى الثانى الرجم وعلى الثالث الحدّ وعلى الرابع نصف الحدّ وعلى الخامس لا يجب شئ الجواب الاول مشرك زنا بامراة مسلمة يجب قتله والثانى محصن فعليه الرجم والثالث بكر فعليه الحدّ والرابع مملوك عليه نصف الحدّ والخامس مجنون لا شئ عليه، وسالا عن امراة قهرت مملوكًا على وطيها وهو كاره لوطيها فما يجب عليهما الجواب ان كان المملوك يخشى ان تقتله او تضربه او تحبسه فلا شئ عليه والّا فعليه نصف الحدّ وامّا مولاته ان كانت محصنة فعليها الرجم والّا فالحدّ ويباع المملوك عليهما، وسالا عن رجل يصلى بقوم فسلّم عن يمينه طلقت امراته وعن يساره بطلت صلوته ونظر الى السماء فوجب عليه الف درهم الجواب لمّا سلّم عن يمينه راى رجلاً كان زوج امراته وكان غايباً فثبت عند القاضى موته فتزوج بامراته هذا المصلى فرآه وقد قدم من سفره فحرمت عليه زوجته ثم سلّم عن شماله فراى على ثوبه دم فلزم عليه اعادة الصلوة ونظر الى السماء فراى الهلال فحلّ عليه الدين الموجل الى راس الشهر، وسالا عن رجل ضرب راس رجل بعصاً وادعى المضروب ذهاب احدى عينيه وتجفيف الخياشيم والخرس من تلك الضربة فيومى بذلك كلّه ايماء او يكتب كتابة الجواب يقام فى مقابل الشمس فان لم يطرق راسه فهو صادق ويشمّ الحراق فان لم ينفعل فهو صادق ويغرز لسانه فان خرج منه دم فهو صادق، وسالا عن امام يصلّى بقوم وكان وراءه اربعة نفر فدخل المسجد رجل فصلّى عن يمين الامام فلمّا سلّم الامام عن يمينه رآه الرجل الداخل فله قتل الامام واخذ امراته وجلد الجماعة وهدم المسجد الجواب ان الداخل امير تلك البقعة وسافر وخلّف اخًا مقامه فى البلد فقتله المصلّى وشهد الجماعة ان زوجة الامير فى نكاح القاتل واخذ دار الامير غصبًا جعلها مسجداً فلمّا سلّم رآه الامير فعرفه فله قتله واخذ منكوحته منه وجلد الذين شهدوا زورا وردّ المسجد دارًا كما كانت، فقال الرشيد لله درّك يا ابن ادريس ما افطنك وامر له بالف دينار وخلعة فخرج الشافعى من مجلس الخليفة ويفرّق الدنانير فى الطريق قبضة قبضة فلمّا انتهى الى منزله لم يبق معه الّا قبضة واحدة اعطاها لغلامه،

وحكى ابو عبد الله نصر المروزى قال كنت قاعداً فى مسجد رسول الله عم اذ اغفيت اغفاءة فرايت رسول الله صلعم فى المنام فقلت له اكتب يا رسول الله راى ابى حنيفة قال لا قلت اكتب راى مالك قال اكتب ما وافق حديثى

قلت اكتب راى الشافعى طاطا راسه شبه الغضبان وقال هو ردّ على من خالف سنّتى فخرجت فى اثر هذا الرويا الى مصر وكتبت كُتُبَ الشافعى ، وقال الربيع بن سليمان قال لى الشافعى رضى الناس غاية لا تدرك فعليك بما يصلحك فانه لا سبيل الى رضاهم واعلم ان من تعلّم القران جلّ عند الناس ومن تعلم الحديث قويت حجّته ومن تعلّم النحو هِيبَ ومن تعلّم العربية رقّ طبعه ومن تعلّم الحساب جزل رايه ومن تعلّم الفقه نبل قدره ومن لم يصن لم ينفعه علمه وملاك ذلك كلّه التقوى ، قال محمد بن المنصور قرات فى كتاب طاهر ابن محمد النيسابورى بخطّ الشافعى

ان امرء وجد اليسار فلم يصب   حمداً ولا شكراً لغير موفّق
الجدُّ يُدنى كلّ شىء شاسع   والجدّ يفتح كلّ باب مغلق
واذا سمعت بان مجدوداً حوى   عوداً فاثمر فى يديه فصدّق
واذا سمعت بان محروماً اتى   ماء ليشربه فغاض فحقّق
ومن الدليل على القضاء وكونه   بؤس اللبيب وطيب عيش الاحمق

قال المزنى دخلت على الشافعى فى مرض موته فقلت له كيف اصبحت قال اصبحت فى الدنيا راحلاً ولاخوانى مفارقاً ولكاس المنية شارباً ولسوء اعمالى ملاقياً وعلى الله وارداً فلا ادرى اصير الى الجنّة فاهنّيها ام الى النار فاعزّيها ثم بكى وانشا يقول

ولما قسى قلبى وضاقت مسامعى   جعلت [a]الرجا منّى لعفوك سلّما
تعاظمنى ذنبى فلمّا قرنته   بعفوك ربّى كان عفوك اعظما
وما زلتَ ذا عفو عن الذنب لم تزل   [b]بجودك تعفو منّة وتكرّما

ذهب الى جوار الحقّ سنة اربع ومايتين عن اربع وخمسين سنة ❁

الغوطة الكورة الّتى قصبتها دمشق وهى كثيرة المياه نضرة الاشجار متجاوبة الاطيار مونقة الازهار ملتفّة الاغصان خضرة الجنان استدارتها ثمانية عشر ميلاً كلّها بساتين وقصور تحيط بها جبال عالية من جميع جهاتها ومياهها خارجة من تلك الجبال وتمتدّ فى الغوطة عدّة انهر وينصب فاضلها فى اجمة هناك والغوطة كلّها انهار واشجار متّصلة قلّ ما يوجد بها مزارع وهى انزه بلاد الله واحسنها قال ابو بكر الخوارزمى جنان الدنيا اربع غوطة دمشق وصغد سمرقند وشعب بوّان وجزيرة الأُبُلّة وقد رايتها كلّها فاحسنها غوطة دمشق ❁

فارس الناحية المشهورة الّتى يحيط بها من شرقها كرمان ومن غربها خوزستان

[a]) d رجاى نحو عفوك [b]) d تجود وتعفو

ومن شمالها مفازة خراسان ومن جنوبها البحر سُمّيت بفارس بن الاشور بن
سام بن نوح عم بها مواضع لا تنبت الفواكه لشدّة بردها كرستاق اصطخر
وبها مواضع لا يسكنها الطير لشدّة حرّها كرستاق الاغرسان وامّا اهلها
فذكروا انهم من نسل فارس بن طهمورث سكان الموضع الذى يسمّى ايرانشهر
وهو وسط الاقليم الثالث والرابع والخامس ما بين نهر بلخ الى منتهى
آذربيجان وارمينية الى القادسية والى بحر فارس وهذه الحدود فى صفوة الاراضى
واشرفها لتوسّطها فى قلب الاقاليم وبعدها عمّا يتأذّى به اهل المشرق والمغرب
والجنوب والشمال واهلها اصحاب العقول الصحيحة والآراء الراجحة والابدان
السليمة والشمايل الظريفة والبراعة فى كلّ صناعة فلذلك تراهم احسن الناس
وجوهًا واصحّهم ابدانًا واحسنهم ملبوسًا واعذبهم اخلاقًا واعرفهم بتدبير الامور،
جاء فى التواريخ ان الفرس ملكوا امر العالم اربعة الاف سنة كان اوّلهم كيومرث
واخرهم يزدجرد بن شهريار الذى قتل فى وقعة عمر بن الخطّاب بمرو فعمروا البلاد
وانعشوا العباد، وجاء فى الخبر ان الله تعالى اوحى الى داود ان يامر قومه ان
لا يسبّوا العجم فانهم عمروا الدنيا واوطنوها عبادى، وحسن سيرة ملوك
الفرس مدونة فى كتب العرب والعجم ولا يخفى ان المدن العظام القديمة من
بنائهم واكثرها مسمّاة باسمائهم واخبار عدلهم واحسانهم فى الدنيا سايرة وآثار
عماراتهم الى الآن ظاهرة، زعم الفرس ان فيهم عشرة انفس لم يوجد فى شىء
من الاصناف مثلهم ولا فى الفرس ايضا اولهم افريدون بن كيقباد بن جمشيد
ملك الارض كلّها وملاها من العدل والاحسان بعد ما كانت مملوّة من العسف
والجور من ظلم الضحاك بيوراسب وما اخذه الضحاك من اموال الناس ردّها
الى اصحابها وما لم يجد له صاحبًا وقفه على المساكين وذكر بعض النسّاب ان
افريدون هو ذو القرنين الذى ذكره الله تعالى فى كتابه العزيز لانه ملك
المشرق والمغرب وامر بعبادة الله تعالى وكان ذا عدل واحسان، وثانيهم اسكندر
ابن دارا بن بهمن كان ملكًا عظيمًا حكيمًا حصل العلوم وعرف علم الخواص
وتلمذ لارسطاطاليس واستوزره وكان يعمل برأيه وانقاد له ملوك الروم والصين
والترك والهند ومات وعمره اثنتان وثلثون سنة وسبعة اشهر، وثالثهم انوشروان
ابن قباذ كسرى الخير كثرت جنوده وعظمت مملكته وهادنته ملوك الروم
والصين والهند والخزر وروى عن النبى عم انه قال وُلدتُ فى زمن الملك العادل
ومن عدله ما ذكر انه علق سلسلة فيها جرس على بابه ليحرّكها المظلوم ليعلم
الملك حضوره من غير واسطة فاتى عليها سبع سنين ما حرّكت، ورابعهم بهرام

ابن يزدجرد ويقال له بهرام جور كان من احذق الناس بالرمى لم يعرف رام مثله ذكر انه خرج متصيّداً وكان معه جارية من احظى جواره ظهر لهم سرب من الظباء قال لها كيف تريدين ان ارمى ظبية منها قالت اريد ان تلصق ظلفها باذنها فاخذ الجلاهق ورمى بُنْدُقة اصاب اذنها فرفعت ظلفها تحكّ بها اذنها فرمى نُشّابة وخاط ظلفها باذنها ، وخامسهم رستم بن زال الشديد ذكروا انه لم يعرف فارس مثله كان من امره انه اذا لاقى فى الف فارس الفين غلبهم واذا لاقى فى خمسة الاف فارس عشرة الاف غلبهم واذا دعا الى البراز وخرج اليه القرن يرفعه برمحه من ظهر الفرس ويرميه الى الارض ، وسادسهم جاماسب المنجم كان وزيراً لكشتاسف بن لهراسب لم يعرف منجم مثله حكم على القرانات واخبر بالحوادث التى تحدث واخبر بخروج موسى وعيسى ونبيّنا عم وزوال الملّة المجوسية وخروج الترك ونهبهم وقتلهم وخروج شخص يقهرهم وكثير من الحوادث بعدهم كلّ ذلك فى كتاب يسمّى احكام جاماسب بالعجمية وله بعد موته خاصّية عجيبة وهى ان قبره على تلّ بارض فارس وقدام التلّ نهر فمن زار قبره من الولاة راكباً يعزل واكثر الناس عرفوا تلك الخاصية فاذا وصلوا الى ذلك النهر نزلوا ، وسابعهم بزرجمهر بن بختكان كان وزير الاكاسرة وكان ذا علم وعقل وراى وفطنة كان بالغًا فى الحكم الخطابية ولمّا وضع الهند الشطرنج بعثوا به هدية الى كسرى ولم يذكروا كيفية اللعب به فاستخرجه بزرجمهر ووضع فى مقابلته النرد وبعث الى الهند ، وثامنهم بلهبد المغنّى فاق جميع الناس فى الغناء وكان مغنّياً لكسرى ابرويز فاذا اراد احد ان يعرض امرًا على كسرى وخاف غضبه القى ذلك الامر الى بلهبد وبذل له حتى جعل لذلك المعنى شعرًا وصوتًا ويغنى به بين يديه فعرف كسرى ذلك الامر ، وتاسعهم صانع شبديز وسياتى ذكره ودقّة صنعته فى قرميسين فى الاقليم الرابع ، وعاشرهم فرهاذ الذى نحت ساقية قصر شيرين وهى باقية الى الان واراد ينقب جبل بيستون وسياتى ذكره مبسوطاً هناك ان شاء الله تعالى ، وبارض فارس جمع يقال لهم آل عُمارة لهم مملكة عريضة على سيف البحر وهم من نسل جلندى بن كركر وهو الذى ذكره الله تعالى فى كتابه المجيد وكان وراءهم ملك ياخذ كلّ سفينة غصباً زعموا ان ملكهم كان قبل موسى عم والى زماننا هذا لهم باس ومنعة وارصاد البحر وعشور السفن ☆

فرغانة ناحية مشتملة على بلاد كثيرة بعد ما وراء النهر متاخمة لبلاد الترك اهلها من اتمّ الناس امانة وديانة على مذهب ابى حنيفة واحسن الناس صورة

كانت ذات خيرات وغلّات وثمرات وخربت فى محاربة خوارزمشاه محمد والخطا لانها كانت على ممرّ العساكر فخربت تلك البلاد الحسنة وفارقها اهلها قبل خروج التتر الى ما وراء النهر وخراسان وسمعت ان من عاداتهم قطع الاذان حزناً على موت الاكابر، ينسب اليها الشيخ عم الملقب برشيد الدين الفرغانى رايته كان شيخاً فاضلاً كاملاً مجمع الفضايل الادب والفقه والاصول والحكمة والكلام البليغ واللفظ الفصيح والخطّ الحسن والخلق الطيب والتواضع كان مدرّساً بسنجار تاذّى من الملك الاشرف فارق سنجار فلم يلتفت الى مفارقته فطلبه المستنصر لتدريس المستنصرية فلمّا ولّاه التدريس بعث صاحب الروم بطلبه وجاء رسول من عنده الى بغداد طالباً له فقال المستنصر اخبروا الملك انه مدرّسنا فان طلبه بعد ذلك بعثناه اليه قبض فى سنة احدى وثلثين وستماية ✿

الفسطاط هى المدينة المشهورة بمصر بناها عمرو بن العاص قيل انه لمّا فتح مصر عزم الاسكندرية فى سنة عشرين وامر بفسطاطه ان يقوض فاذا بيمامة قد باضت فى اعلاه فقال تحرّمت بجوارنا اقرّوا الفسطاط حتى ينقف وتطير فراخها ووكل به من يحفظه ومضى نحو الاسكندرية وفتحها فلمّا فرغ من القتال قال لاصحابه اين تريدون تنزلون قالوا يايها الامير نرجع الى فسطاطك لنكون على ماء وصحراء فرجعوا اليها وخطّ كلّ قوم بها خطّاً بنوا فيها وسُمّى بالفسطاط، وبنى عمرو بن العاص الجامع فى سنة احدى وعشرين يقال قام على اقامة قبلته ثمانون صحابيًّا منهم الزبير بن العوّام والمقداد بن الاسود وعبادة بن الصامت وابو الدرداء وابو ذرّ الغفارى وهذا الجامع باقٍ فى زماننا كتب القران جميعه على الواح من الرخام الابيض بخطّ كوفى بيّن فى حيطانه من اعلاها الى اسفلها وجعل [p]اغشى القران واياته واعداد السور بالذهب واللازورد فيقرء الانسان جميع القران منها وهو قاعد ثم استولى الفرنج عليها وخربوها فلمّا كانت سنة اثنتين وسبعين وخمسماية قدم صلاح الدين وامر ببناء سور على الفسطاط والقاهرة فذرع دورتها فكانت فرسخين ونصف، وكان بها طلسم للتماسيح قال ابو الريحان الخوارزمى كان [q]بجنال الفسطاط طلسم للتماسيح وكان لا تستطيع الاضرار حولها وكان اذا بلغ حولها استلقى وانقلب على ظهره وكان يلعب به الصبيان فكسر ذلك الطلسم وبطل حكمه، وبالفسطاط محلّة تسمّى الجزيرة لان النيل اذا زاد احاط الماء بها وحال بينها

p) *a.b.c* اعشار (q) *a.b* بجال, *c* بجبال

وبين معظم الفسطاط فاستقلّت هى بنفسها وبها اسواق وجامع وبساتين وهى من منزّهات مصر قال الساعاتى الدمشقى شعر

ما انس لا انس الجزيرةَ ملعبـًا   للانس تالفها الحسان الخرّد
يجرى النسيم بغصنها وغديرها   فيهزّ رمحٌ او يسلّ مهنّد
ويريك دمعُ الطلّ كلّ سفيقة   كالخدّ دبّ به عذار اسود ۞

فيروزاباد قرية من قرى شيراز بناها فيروز ملك الفرس فيما اظنّه ينسب اليها الشيخ الامام ابو اسحق ابرهيم الفيروزابادى كان علمًا ورعًا زاهدًا له تصانيف فى الفقه ولما صنّف كتاب التنبيه صلّى بكلّ مسئلة فيها ركعتين ودعا لمن يشتغل به وهو كتاب مبارك سهل الضبط والحفظ ومن ورعه انه سلّم الى شخص رغيفين وامره لن يشترى بكل واحدة حاجة فاشتبه على الوكيل فاشترى كيف اتفق فعلم الشيخ بذلك ودفعهما وقال خالفت الوكالة لا يحلّ المشترى وذكر انه كان يمشى مع اصحابه فكان على طريقهم كلب صاح على الكلب بعض اصحابه فقال الشيخ اليس الطريق مشتركة بيننا وحكى انه لما بنى نظام الملك المدرسة النظامية ببغداد طلب الشيخ للتدريس سمع الشيخ من صبى قال ان ارضها مغصوب فامتنع عن التدريس حتى بيّنوا له ان الامر ليس كذلك فقبلها وحكى انه كتب جواب مسئلة فعرض على ابن الصبّاغ صاحب الشامل فقال للمستفتى ارجع الى الشيخ وقل له انظر فيها مرة اخرى فلما رآه الشيخ كتب الحقّ ما قاله الشيخ وابو اسحق مخطى فارق الدنيا ولم يترك دينارا ولا درهما سنة ست وسبعين واربعماية عن ست وثمانين سنة ۞

الفيوم ناحية فى غربى مصر فى منخفض من الارض والنيل مشرف عليها ذكر ان يوسف الصدّيق عم لمّا ولى مصر وراى ما لقى اهلها من القحط وكان الفيّوم يومئذ بطيحة تجتمع فيها فضول ماء الصعيد اوحى الله تعالى اليه ان احفر ثلثة خلج خليجًا من اعلى الصعيد وخليجًا شرقيًّا وخليجًا غربيًّا كلّ واحد من موضع كذا الى موضع كذا فامر يوسف العمّال بها فخرج ماؤها من الخليج الشرقى وانصبّ فى النيل وخرج من الخليج الغربى وانصبّ فى الصحراء ولم يبق فى الجوبة ماء ثم امر الفعلة بقطع ما كان بها من القصب والطرفاء فصارت الجوبة ارضًا نقية ثم ارتفع ماء النيل فدخل خليجها فسقاها من خليج اعلى الصعيد فصارت لجة من النيل كلّ ذلك فى سبعين يومًا فخرج واصحابه راوا ذلك وقالوا هذا عمل الف يوم فسمّى الموضع الفيوم ثم صارت تزرع كما تزرع ارض مصر ، بنى بالفيوم ثلثماية وستّين قرية وقدّر ان كلّ قرية تكفى

اهل مصر يوماً واحداً على ان النيل ان لم يزد اكتفى اهلها بما يحصل من زراعتها وجرى الامر على هذا وزرعوا بها النخيل والاشجار فصار اكثرها حدايق فتعجّب الناس ممّا فعل يوسف الصديق عم فقال للملك عندى من الحكمة غير ما رايت انزل الفيوم من كلّ كورة من كور مصر اهل بيت وامر كلّ اهل بيت ان يبنوا لانفسهم قرية وكان قرى الفيوم على عدد كور مصر فاذا فرغوا من البناء صيّر لكل قرية من الماء قدر ما يصير لها من الارض لا زايداً ولا ناقصاً صيّر لكل قرية شرباً فى زمان لا ينالهم الماء الّا فيه وصيّر مطاطيا لمرتفع ومرتفعاً لمطاطى باوقات من الساعات فى الليل والنهار وصيّر لها قدراً معلوماً فلا ياخذ احد دون حقّه ولا زايداً عليه فقال له فرعون هذا من ملكوت السماء فقال نعم فلمّا فرغ منها تعلّم الناس وزن الارض والماء واتّخاذ موازينها وحدث يوميذ هندسة استخراج المياه والله الموفق ❊

القادسية بليدة بقرب الكوفة على سابلة الحجاج سمّيت بقادس هراة وهو دهقانها بعثه كسرى ابرويز الى ذلك الموضع لدفع العرب قال هشام عن ابيه ان ثمانية الاف من ترك الخزر ضيّقوا على كسرى بلاده من كثرة النهب والفساد فبعث دهقان هراة الى كسرى ان كفيتك امر هولاء تعطينى ما احتكم قال نعم فبعث الدهقان الى اهل القرى يقول انى سانزل عليكم الترك فافعلوا بهم ما آمركم وبعث الى الترك وقال تشتون فى ارضى العام فنزلوا عنده بعث الى كلّ قرية طايفة وقال ليذبح كلُّ رجل منكم نزيله فى الليلة الفلانية وياتينى بسبلته فذبحوهم عن آخرهم وذهبوا اليه بسبلاتهم فنظمها فى خيوط وبعث بها الى كسرى فبعث اليه كسرى شكر سعيه وقال اقدم الىّ واحتكم فقدم اليه وقال اريد ان تجعل لى سريراً مثل سريرك وتاجاً مثل تاجك وتنادمنى من غدوة الى الليل فاستدلّ كسرى باحتكامه على ركاكة عقله ففعل ذلك ثم قال لا ترى هراة ابداً فيجلس ويتحدّث بما جرى وانزله هذا الموضع فبنى هذه البلدة وسكنها ❊

القاهرة هى المدينة المشهورة بجنب الفسطاط بمصر يجمعهما سور واحد وهى اليوم المدينة العظمى وبها دار الملك احدثها جوهر غلام المعزّ سعد بن اسمعيل الملقب بالمنصور وهى اجلُّ مدينة بمصر لاجتماع اسباب الخيرات منها تجلب الظرايف المنسوبة الى مصر، بها قصران عظيمان يقصر الوصف دونهما عن يمين السوق وشماله وليس فى شىء من البلاد مثلهما، كان يسكنها ملوكها العلوية الذين انقرضوا وبها موضع يسمّى القرافة وبها ابنية جليلة

ومواضع واسعة وسوق قايم ومشاهد للصالحين وهى من متنزّهات اهل القاهرة والفسطاط سيما فى المواسم وبها مدرسة الشافعى وفيها قبره وبالقرافة باب المحلّة الله بها مدرسة الشافعى فى عتبته حجر كبير اذا احتبس بول الدابة تمشى على ذلك الحجر مراراً ينفتح بولها وبظاهر القرافة مشهد صخرة موسى عم وفيه اختفى من فرعون لمّا خافه وعلى باب درب الشعارين مسجد ذكر ان يوسف الصديق عليه السلام بيع هناك ۞

قبرس جزيرة بقرب طرسوس دورها مسيرة ستة عشر يوماً قال احمد بن محمد ابن عمر العُذْرى يجلب منها اللادن الجيد ولا يجمع فى غيرها والذى يجمع من الشجر يحمل الى ملك القسطنطينية لانه يعادل العود الطيب وساير ما يجمع على وجه الارض هو الذى يستعمله الناس والزاج القبرسى مشهور كثير المنافع جدًّا عزيز الوجود افضل الزاجات كلّها ۞

قرية صاهك من كورة ارجان بها بير ذكر اهلها ان امتحنوا قعرها بالمثقلات والارسان فلم يقفوا منها على عمق يغور الدهر كله منها ماء بقدر ما يدير الرحى يسقى تلك القرية ۞

قرية عبد الرحمن بارض فارس عمقها قامات كثيرة جافة القعر عامة السنة حتى اذا كان الوقت المعلوم عندهم فى السنة نبع ماء يرتفع على وجه الارض قدر يدير الرحى ويجرى وينتفع به فى سقى الزروع ثم يغور ۞

قفط مدينة بارض مصر بالصعيد الاعلى كثيرة البساتين والمزارع وبها النخل والاترج والليمو قال صاحب عجايب الاخبار بها بيت عجيب تحت سقفه ثلثماية وستّون عمودًا كلّ عمود قطعة واحدة من حجارة على راس العمود صورة رجل عليه قلنسوة والسقف حجارة كلّه قد وضعت اطراف الحجر على زواياه وعلى اربع رؤس الاساطين ثم لحمت لحاماً لا يرى فيها فصل يحسبها الناظر قطعة واحدة يقولون ان تلك الصور صور اهل تلك الدولة وعلى كلّ عمود كتابة لا يُدْرَى ما هى ولا يحسن احد فى زماننا قراتها ۞

قلعة النجم قلعة حصينة مطلّة على الفرات وعندها جسر الفرات يعبر عليه قوافل الشام والعراق والروم وتحتها ربض به طايفة يتعانون انواع القمار فاذا راوا غريباً اظهروا انهم مرمدين ويلعبون لعباً دوناً ليظنّ الغريب انهم فى طبقة نازلة يطمع فيهم ويخرجون المال اذا قمروا من غير اكتراث فتتوق نفس الغريب ان يلعب معهم فكلّما جلس لا يتركونه يقوم ومعه شىء حتى سراويله وربّما استرهنوا نفسه ومنعوه من الذهاب حتى ياتى اصحابه ويودون عنه ويخلّصونه ۞

القيروان مدينة عظيمة بافريقية مُصّرت فى ايام معوية وذلك انه لمّا ولى عقبة بن نافع القرشى افريقية ذهب اليها وفتحها واسلم على يده كثير من البربر فجمع عقبة اصحابه وقال ان اهل افريقية قوم اذا غصبهم السيف اسلموا واذا رجع المسلمون عنهم عادوا الى دينهم ولستُ ارى نزول المسلمين بين اظهرهم رايًا لكن رايت ان ابنى ههنا مدينة يسكنها المسلمون فجاءوا الى موضع القيروان وهى اجمة عظيمة وغيضة لا تشقّها الحيّات من تشابك شجرها فقالوا هذه غيضة كثيرة السباع والهوام وكان عقبة مستجاب الدعوة فجمع من كان فى عسكره من الصحابة وكانوا ثمانية عشر نفسًا ونادى ايتها السباع والحشرات نحن اصحاب رسول الله صلعم ارحلوا عنّا فانا نازلون فمن وجدناه بعد قتلناه فراى الناس ذلك اليوم عجبًا لم يروه قبل ذلك وكان السبع يحمل اشباله والذيب اجراءه والحيّة اولادها وهم خارجون سربًا سربًا فحمل ذلك كثيرًا من البربر على الاسلام ثم بنى المدينة فاستقامت فى سنة خمس وخمسين ذكر الجيهانى ان بالقيروان اسطوانتين لا يدرى جوهرهما ما هو وهما يترشّحان ماء كلّ يوم جمعة قبل طلوع الشمس وموضع العجب كونه يوم الجمعة وقد قيل ان ملوك الروم طلبوهما بثمن بالغ فقال اهل القيروان لا نخرج الاعجوبة من العجايب من بيت الله الى بيت الشيطان ✿

قيس جزيرة فى بحر فارس دورها اربعة فراسخ ومدينتها حسنة مليحة المنظر ذات سور وابواب وبساتين وعمارات وهى مرفأ مراكب الهند والفرس ومنقلب التجارة ومتجر العرب والعجم شربها من الابار ولخواصّ الناس صهاريج وحولها جزاير كلّها لصاحب قيس لكنها فى الصيف اشبه شىء ببيت حمّام حارّ شديدة السخونة وفى هذا الوقت يطول جلد خصى الناس حتى يصير ذراعًا فيرى كلّ احد يتّخذ كيسًا فيه عفص مسحوق وقشر رمان ويترك خُصْيَتَيْه فيه حتى لا تطول صفنته، يجلب منها كلّ اعجوبة وقعت فى بلاد الهند وكان ملكها فى قوم ورثوها الى ان ملك منهم ظالم يظلمهم فخامروه وبعثوا الى صاحب هرمز طلبوه فجاء الهرمزى ملكها وكان يظلم افحش من ظلم القيسى فخامروه وبعثوا الى صاحب شيراز طلبوه فجهز عسكرًا بعثهم فى مراكب وخرج عسكر الهرمزى لقتالهم فى مراكب فنزلوا فى سيرهم على نشز للاستراحة فوصلت مراكب الفرس وهم على النشز فاضرموا النار فى مراكب الهرامزة وساروا نحو قيس وملكوها باسهل طريق وكانت الهرامزة اقوى من الفرس واعرف بقتال البحر الّا ان جدّهم قعد بهم ✿

كابل مدينة مشهورة بارض الهند بها ما يوجد من الجروم الّا النخل ويقع بنواحيها الثلج ولا يقع بها واهلها مسلمون وكفار وزعمت الهند ان الشاهية لا تنعقد الّا بكابل وان كان بغيرها فلا يصير واجب الطاعة حتى يصير اليها ويعقد له الملك هنا يجلب منها النوق البخاتى وهى احسن انواع الابل ❁

كاريان بليدة بارض فارس بها بيت نار معظم عند المجوس تحمل ناره الى بيوت النار فى الافاق قال الاصطخرى من القلاع التى لم تفتح قطّ عنوةً قلعة كاريان وهى على جبل من طين حوصرت مرارًا ولم يظفر بها قطّ ❁

كازرون مدينة بفارس عامرة حصينة كثيرة الغلّات وافرة الثمرات كلّها قصور وبساتين ونخيل ممتدّة عن يمين وشمال قال الاصطخرى ليس بارض فارس اصحّ هواء وتربةً من كازرون يقال لها دمياط العجم لانه تنسج بها ثياب الكتّان على عمل القَصَب والشَّطَوى وان لم يكن رقاقًا ومُعْظَمُ دورها والجامع على تلّ والاسواق وقصور التجار تحت التلّ بنى عضد الدولة بها دارًا جمع فيها السماسرة كان دخلها كلّ يوم عشرة الاف درهم بها تمرٌ يقال لها الجيلان لا يوجد فى غير كازرون يحمل الى العراق للهدايا مع كثرة تمر العراق ❁

كدال ولاية فى جبال افريقية ذكر بعض اهلها ان الحنطة بها تربع ريعًا مفرطًا حتى ان احدهم ربّما يزرع مكوكًا يحصل منه خمسماية مكوك واكثر ❁

كرد فناخسرو مدينة بناها عضد الدولة بقرب شيراز وساق اليها نهرًا كبيرًا من مسيرة يوم انفق عليه مالًا عظيمًا وجعل الى جنبها بستانًا سَعَتُه نحو فرسخ ولمّا فرغ من شقّ النهر ووصول الماء اليها كان لثمان بقين من ربيع الاول سنة اربع وخمسين وثلثماية جعل هذا اليوم عيدًا فى كلّ سنة يجتمع فيه الناس من النواحى للهو ويقيمون سبعة ايام ونقل اليها الصُّنّاع للخزّ والديباج والصوف وامرهم بكتابة اسمه على ¹طرزها واخذ قُوّاده بها دورًا وقصورًا فكثرت عماراتها ، وبقاضيها يضرب المثل فى الخيانة وذلك ما حكى ان بعض الناس اودعه مالًا كثيرًا فلمّا استردّه جحد فاجتمع المودع بعضد الدولة وقال ايها الملك انى ابن فلان التاجر ورثتُ من ابى خمسين الف دينار اودعت عشرين الف دينار فى قمقمتين عند هذا القاضى للاستظهار وكنت اتصرّف فى الباقى فوقعت فى بعض اسفارى فى اسر كفّار الروم وبقيت فى الاسر اربع سنين حتى مرض ملك الروم وخلّى الاسارى فتخلصت وانا رخيُّ البال استظهارًا بالوديعة فلمّا طلبتُها جحد واظهر انه لم يعرفنى وكرّرتُ الطلبَ قال

¹) *a.b.d* ظهورها واتخذ

لى انك رجل استولى السودآء على دماغك واطعموك شيئًا وانى ما رايتك الّا الان دَعْ عنك هذا الجنون والّا حملتك الى المارستان وادخلتك فى السلسلة فبكى عضد الدولة وقال انا ظلمتك لمّا ولّيتُ مثل هذا اعطاه مايتى دينار وبعثه الى اصبهان وكتب الى عامل اصبهان ان يُحسن اليه وقال له لا ترجع تَذْكُر هذا الامر لاحد واَقِمْ فى اصبهان حتى ياتيك امرى وصبر عضد الدولة على ذلك شهرًا ثم طلب القاضى يومًا عند الظهيرة بالخلوة واكرمه وقال له ايها القاضى ان لى سرًّا ما وجدت فى جميع مملكتى له محلًّا غيرك لما فيك من كمال العلم ووفور العقل والدين وهو ان لى اولادًا ذكورًا واناثًا امّا الذكور فلَسْتُ اهتمّ بامرهم وامّا الاناث فعندهن التقاعد عن الامور وانا اخشى عليهن فاردت ان تتّخذ فى دارك موضعًا صالحًا لوديعة لا يعلم بها احد غير الله تدفعها الى بناتى بعد موتى ودفع الى القاضى مايتى دينار وقال اصرفها الى عمارة ازج قعير يسع لمايتين واربعين قمقمة واذا تمّ اخبرنى حتى ابعث القماقم على يد بعض من يستحقّ القتل ثم اقتله فقال القاضى سمعًا وطاعةً وقام من عنده فرحًا يقول فى نفسه ذهبت بالفى الف دينار اتمتّع بها انا واولادى واحفادى واذا مات عضد الدولة من يطالب المال ولا حجّةَ ولا شاهد واشتغل بعمل الازج وبعث عضد الدولة الى اصبهان لاحضار الفتى المظلوم فلمّا اخبر القاضى عضدَ الدولة باتمام الازج قال عضدُ الدولة للفتى المظلوم اذهبْ الى القاضى وطالبْهُ بالوديعة وهدّده برفع الامر الى عضد الدولة فذهب اليه وقال ايها القاضى ساء حالى وطال ظلمك علىَّ لآخُذَنَّ غدًا بلجام عضد الدولة فقام القاضى دخل الحجرة وطلب الفتى وعانقه وقال يا ابن الاخ ان اباك كان صديقى وانى ما حبست حقّك الّا لمصلحتك لانى سمعت انك اتلفت مالاً كثيرًا فاخّرت وديعتك الى ان اعرف رشدك والان عرفت رشدك خُذْ حقّك بارك الله فيها واخرج القمقمتين وسلّمهما اليه فاخذهما الفتى ومضى الى عضد الدولة بهما فاحضر القاضى وقال ايها الشيخ القاضى انى أَجْرَيْتُ عليك رزقك لتقطع طمعك عن اموال الناس ولو لا انك شيخ لجعلتُك عبرةً للناس وصحّ عندى ان جميع ما تتقلّب فيه حرامٌ من اموال الناس فختم على جميع ما كان له وعزله وردّ مال الفتى اليه وقال الحمد لله الذى وفّقنى لازالة ظلم هذا الظالم ۞

كركويه مدينة بسجستان قديمة بها قبّتان عظيمتان زعموا انهما من عهد رستم الشديد وعلى راس القبّتين قرنان قد جعل ميل كلّ واحد منهما الى

الاخرى تشبيهاً بقرنى الثور *بقاؤهما من عهد رستم الى زماننا هذا من اعجب الاشياء وتحت القبّتين بيت نار للمجوس تشبيهاً بان الملك يبنى قرب داره معبداً يتعبّد فيه ونار هذا البيت لا تطفى ابداً ولها خدم يتناوبون فى اشعال النار يقعد الموسوم مع الخدمة على بعد النار عشرين ذراعاً ويغطى فمه وانفاسه وياخذ بكلبتين من فضّة عوداً من الطرفاء نحو الشبر يقلبه فى النار وكلّما همّ النار بالخبوّ يلقى خشبة خشبة وهذا البيت من اعظم بيوت النار عند المجوس ✿

كرمان ناحية مشهورة شرقها مكران وغربها فارس وشمالها خراسان وجنوبها بحر فارس ينسب الى كرمان بن فارس بن طهمورث وهى بلاد واسعة الخيرات وافرة الغلّات من النخل والزرع والمواشى وبها ثمرات الصرود والجروم والجوز والنخل وبها معدن التوتيا يحمل منها الى جميع الدنيا بها خشب لا تحرقه النار ولو ترك فيها اياماً ينبت فى بعض جبالها ياخذه الطرقيّون ويقولون انه من الخشب الذى صلب عليه المسيح، وشجر القطن بكرمان يبقى سنين حتى يصير مثل الاشجار الباسقة وكذلك شجر الباذنجان والشاهسفرم وبها شجر يسمّى كادى من شمّه رعف ورقه كورق الصبر ان القى فى النار لا يحترق، ومن عجايب الدنيا ارض بين كرمان وجاريرج اذا احتكّ بعض احجارها بالبعض ياتى مطر عظيم وهذا شىء مشهور عندهم حتى ان من اجتاز بها يتنكّب عنها كيلا يحتكّ تلك الحجارة بعضها ببعض فياتى مطر يهلك الناس والدواب وبها معدن الزاج الذهبى يحمل من كرمان الى ساير الافاق، وحكى ابن الفقيه ان بعض الملوك غضب على جمع من الفلاسفة فنفاهم الى ارض كرمان لانها كانت ارض يابسة بيضاء لا يخرج ماؤها الّا من خمسين ذراعاً فهندسوا حتى اخرجوا الماء على وجه الارض وزرعوا عليه وغرسوا فصارت كرمان احسن بلاد الله ذات شجر وزرع فلمّا عرف الملك ذلك قال اسكنوهم جبالها فعملوا الفوّارات واظهروا الماء على رؤس جبالها فقال الملك اسجنوهم فعملوا فى السجن الكيميا وقالوا هذا علم لا نخرجه الى احد وعملوا مقدار ما يكفيهم مدّة عمرهم واحرقوا كتبهم وانقطع علم الكيميا، وبارض كرمان فى رساتيقها جبال بها احجار تشتعل بالنار مثل الحطب، وينسب الى كرمان الشيخ ابو حامد احمد الكرمانى الملقب باوحد الدين كان شيخاً مباركاً صاحب كرامات وله تلامذة وكان صاحب خلوة يخبر عن المغيبات وله اشعار بالعجمية فى

¹) *a.b* بقادهما, *c* تقادهما, *d* بقاوها

الطريقة كان صاحب اربل معتقداً فيه بقى عنده مدّة ثم تأذّى منه وفارقه وهو يقول

با دل كفتم خدمت شاهى كم كير   جون سر نهاده كلاهى كم كير
دل كفت مرا ازين سخن. كمتر كو   كردى ودهى وخانقاهى كم كير

مات سنة خمس وثلثين وستماية ببغداد ✿

كفرطاب بلدة بين حلب والمعرّة فى بريّة معطشة اعزّ الاشياء عند اهلها الماء ذكر انهم حفروا ثلثماية ذراع لم ينبط لهم ماء وليس لها الّا ما يجمعونه من مياه الامطار وقال سنان الخفاجى

بالله يا حادى المطايا   بين حناك وار منايا
عرّج على ارض كَفْرطاب   وحيّها احسن التحايا
واهد لها الماء فهى ممّن   يفرح بالماء فى الهدايا

ومن العجب اقامة جمع من العقلاء بارض هذا شانها ✿

كفرمندة قرية بالأُرْدُنّ بين مكّة والطبرية قيل انها مَدْيَن المذكور فى القران وكان منزل شُعَيْب عم وبها قبر بنت شعيب صافورا زوجة موسى عم وبها الجبّ الذى قلع موسى الصخرة عن راسها وسقى مواشى شعيب والصخرة باقية الى الان ✿

كفرنجد قرية كبيرة من اعمال حلب فى جبل السُّمّاق بها عين ماء حارّ لها خاصّية عجيبة وهى ان من تشبّث بحلقه العلق من الحيوانات شرب من مائها ودار حولها القاها باذن الله حدّث بهذا بعض سُكّانها ✿

كلز قرية من نواحى عَزَازَ بين حلب وانطاكية جرى فى اواخر ربيع الاول سنة تسع عشرة وستماية بها امر عجيب وشاع ذلك بحلب وكتب عامل كِلِّز الى حلب كتابا بصحّة ذلك وهو انهم راوا هناك تنّيناً عظيماً غلظه شبه منارة اسود اللون ينساب على الارض والنار تخرج من فيه ودبره فما مرّ على شىء الّا احرقه حتى احرقت مزارع واشجار كثيرة وصادف فى طريقه بيوت التركمان وخرقاهاتهم فاحرقها بما فيها من الناس والمواشى ومرّ نحو عشرة فراسخ كذلك والناس يشاهدونه من البعد حتى اغاث الله اهل تلك النواحى بسحابة اقبلت من البحر وتدلّت حتى اشتملت عليه ورفعته نحو السماء والناس يشاهدون حتى غاب عن اعين الناس ولقد لفّ ذنبه على كلب والكلب ينبح فى الهواء ✿

كوزا قلعة بطبرستان من عجايب الدنيا قال انى هى تناطح النجوم ارتفاعاً

وتحكيها امتناعاً حتى لا تعلوها الطير فى تحليقها ولا الصحف فى ارتفاعها فتختنق بها الغمام وتقف دون قلّتها ولا تسمو عليها فيمطر سفحها دون اعلاها والفكر قاصر عن ترتيب مقدمات استخلاصها ۞

الكوفة هى المدينة المشهورة لله مصّرها الاسلاميّون بعد البصرة بسنتين قال ابن الكلبى اجتمع اهل الكوفة والبصرة وكلّ قوم يرجّح بلده فقال الحجاج يا امير المومنين ان لى بالبلدين خبرًا قال هات غير متهم قال امّا الكوفة فبكر عاطل لا حَلْىَ لها ولا زينة وامّا البصرة فعجوز شمطاء بخراء دفراء اوتيت من كلّ حلى وزينة فاستحسن الحاضرون وصفه اياهما ؞ قال ابن عبّاس الهمدانى الكوفة مثل اللهاة من البدن ياتيها الماء بعذوبة وبرودة والبصرة مثل المثانة ياتيها الماء بعد تغيّره وفساده ؞ ولمساجدها فضايل كثيرة منها ما روى حبة العُرَنى قال كنت جالسًا عند علىّ جاءه رجل وقال هذا زادى وهذه راحلتى اريد زيارة بيت المقدس فقال له كُلْ زادك وبع راحلتك وعليك بهذا المسجد يريد مسجد الكوفة فان منها فار التنور وعند الاسطوانة الخامسة صلّى ابرهيم وفيه عصى موسى وشجرة اليقطين ومصلى نوح عم ووسطه على روضة من رياض الجنّة وفيه ثلثة اعين من الجنّة لو علم الناس ما فيه من الفضل لاتوه حَبْوًا ؞ بها مسجد السهلة قال ابو حمزة الثُّمالى قال لى جعفر بن محمد الصادق يا ابا حمزة اتعرف مسجد السهلة قلت عندنا مسجد يسمّى مسجد السهلة قال لم ارد سواه لو ان زيدًا اتاه وصلّى فيه واستجار فيه بربّه من القتل لاجاره ان فيه موضع البيت الذى كان يخيط فيه ادريس عم ومنه رفع الى السماء ومنه خرج ابرهيم الى العمالقة وهو موضع مناخ الخضر وما اتاه مغموم الّا فرّج الله عنه ؞ كان بها قصر اسمه طَمَّار يسكنه الولاة امر عبيد الله بن زياد بالقاء مسلم بن عقيل بن ابى طالب من اعلاه قبل مقتل الحسين وكان بالكوفة رجل اسمه هانى يميل الى الحسين فجاء مسلم اليه فارادوا اخراجه من داره فقاتل حتى قتل قال عبد الله بن الزبير الاسدى شعر

اذا كنت لا تدرين ما الموت فانظرى ... الى هانى فى السوق وابن عقيل
الى بطل قد عفّر السيف وجهه ... وآخر يلقى من طمار قتيل

وكان فى هذا القصر قبّة ينزلها الامراء فدخل عبد الملك بن عمير على عبد الملك بن مروان وهو فى هذه القبّة على سرير وعن يمينه ترسٌ عليه راس مصعب بن الزبير فقال يا امير المومنين رايت فى هذه القبّة عجباً فقال ما ذاك قال رايت عبيد الله بن زياد على هذا السرير وعن يمينه ترس عليه راس

لحسين ثم دخلت على المختار بن عبيد وهو على هذا السرير وعن يمينه ترس عليه راس عبيد الله بن زياد ثم دخلت على مصعب بن الزبير وهو على هذا السرير وعن يمينه ترس عليه راس المختار ثم دخلت عليك يا امير المومنين وانت على هذا السرير وعن يمينك ترس عليه راس مصعب فوثب عبد الملك عن السرير وامر بهدم القبّة، زعموا ان من اصدق ما يقوله الناس فى اهل كلّ بلدة قولهم الكوفى لا يُوفِي وممّا نقم على اهل الكوفة انهم طعنوا لحسن ابن على ونهبوا عسكره وخذلوا لحسين بعد ان استدعوه وشكوا من سعد ابن ابى وقّاص الى عمر بن الخطّاب رضه وقالوا انه ما يحسن الصلوة فدعا عليهم سعد ان لا يرضيهم الله عن والٍ ولا يُرضى والياً عنهم ودعا علىّ عليهم وقال اللهم امّرهم بالغلام الثقفى يعنى الحجّاج وادّعى النبوة منهم كثيرون ولمّا قُتل مصعب ابن الزبير ارادت زوجته سكينة بنت لحسين الرجوع الى المدينة اجتمع عليها اهل الكوفة وقالوا حسن الله صحابتك يا ابنة رسول الله فقالت لاجزاكم الله عنّى خيراً ولا احسن اليكم لخلافة قتلتم ابى وجدّى وعمّى واخى ايتمتُمونى صغيرةً وارملتمونى كبيرةً، تظلّم اهل الكوفة الى المامون من واليهم فقال ما علمت من عمّالى اعدل واقوم بامر الرعية منه فقال احدهم يا امير المومنين ليس احد اولى بالعدل والانصاف منك فان كان هو بهذه الصفة فعلى الامير ان يولّيه بلداً بلداً ليلحق كلّ بلدة من عدله ما لحقناه فاذا فعل الامير ذلك لا يصيبنا اكثر من ثلث سنين فضحك المامون وامر بصرفه،

ينسب اليها الامام ابو حنيفة النعمان بن ثابت كان عابداً زاهداً خايفاً من الله تعالى ودُعى ابو حنيفة الى القضاء فقال انى لا اصلح لذلك فقيل لِمَ فقال ان كنت صادقاً فلا اصلح لها وان كنت كاذباً فالكاذب لا يصلح للقضاء واراد عمر بن هُبَيْرة ابا حنيفة للقضاء فأبَى فحلف ليضربنّه بالسياط على راسه وليحبسنّه ففعل ذلك حتى انتفخ وجهُ ابى حنيفة وراسُهُ من الضرب فقال الضرب بالسياط فى الدنيا اهون من مقامع لحديد فى الاخرة، قال عبد الله ابن المبارك

لقد زان البلاد ومن عليها   امام المسلمين ابو حنيفه
بانار رفقه فى حديث   كايات الزبور على الصحيفه
فما ان بالعراق له نظير   ولا بالمشرقين ولا بكوفه

وحكى ان الربيع صاحب المنصور كان لا يرى ابا حنيفة فقال له يوماً يا امير المومنين هذا ابو حنيفة يخالف جدّك عبد الله بن عبّاس فان جدّك يقول

اذا حلف الرجل واستثنى بعد يوم او يومين جاز وابو حنيفة يقول لا يجوز فقال ابو حنيفة هذا الربيع يقول ليس لك فى رقاب جندك بيعة قال كيف قال يحلفون عندك ويرجعون الى منازلهم يستثنون فيبطل اليمين فضحك المنصور وقال يا ربيع لا تتعرّض لابى حنيفة فلمّا خرج من عند المنصور قال له الربيع اردتَ ان تشط بدمى قال لا ولكنك اردتَ ان تشط بدمى فخلّصتُك وخلّصتُ نفسى، وحكى قاضى نهروان ان رجلاً يستودع رجلاً بالكوفة وديعةً ومضى الى الحجّ فلمّا عاد طلبها انكر المودع وكان يجالس ابا حنيفة فجاء المظلوم شكى الى ابى حنيفة فقال له اذهبْ لا تعلم احداً بجحوده ثم طلب الظالم وقال ان هولاء بعثوا الىّ يطلبون رجلاً للقضاء فهل [1]بسط لها فتمانع الرجلُ قليلاً ثم رغب فيها فعند ذلك بعث ابو حنيفة الى المظلوم وقال مُرّ اليه وقُلْ له اظنّك نسيت اليس كان فى يوم كذا وفى موضع كذا فذهب المظلوم اليه وقال ذلك فردّها اليه فجاء الظالم الى ابى حنيفة يريد القضاء فقال نظرتُ فى قدرك اريد ان ارفعها باجلّ من هذا، وذكر ان ابا العبّاس الطوسى كان سيّء الراى فى ابى حنيفة وابو حنيفة يعلم ذلك فرآه يوماً عند المنصور قال اليوم اقتل ابا حنيفة فقال له يا ابا حنيفة ما تقول فى ان امير المومنين يدعو احداً الى قتل احد ولا ندرى ما هو ايسع لنا ان نضرب عنقه قال ابو حنيفة يا ابا العباس الامير يامر بالحقّ او بالباطل قال بالحقّ قال انفذ للحقّ حيث كان ولا تسال عنه ثم قال لمن كان بجنبه هذا اراد ان يوبقنى فربطتُه توفى سنة خمسين ومائة عن اثنتين وسبعين،

ينسب اليها ابو عبد الله سفيان بن سعيد الثورى منسوب الى ثور اطحل كان من اكثر الناس علماً وورعاً وكان اماماً مجتهداً وجنيد البغدادى يفتى على مذهبه كان يصاحب المهدى فلمّا ولى للخلافة انقطع عنه فقال له المهدى ان لم تصاحبنى فعظنى قال ان فى القران سورة اولها ويل للمطفّفين والتطفيف لا يكون الّا شيئاً نزراً فكيف من ياخذ اموالاً كثيرة، وحكى ان المنصور رآه فى الطواف فضرب يده على عاتقه فقال ما منعك ان تاتينا قال قول الله تعالى ولا تركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار فالتفت المنصور الى اصحابه وقال القينا الحبّ الى العلماء فلقطوا الّا ما كان من سفيان فانه اعيانا ثم قال له سلنى حاجتك يا ابا عبد الله فقال وتقضيها يا امير المومنين قال نعم قال حاجتى ان لا ترسل الىّ حتى آتيك وان لا تعطينى شيئاً حتى اسالك، وخرج ليلة

[1]) a. b نشط

اراد العبور على دجلة فوجد شطّاها قد التصقا فقال وعزّتك لا اعبر الّا فى زورق وكان فى مرض موته يبكى كثيراً فقال له اراك كثير الذنوب فرفع شيئاً من الارض وقال ذنوبى أَهْوَنُ علىّ من هذا وانّما اخاف سلب الايمان قبل ان اموت وقال حمّاد بن سلمة لمّا حضر سفيان الوفاة كنتُ عنده قلت يا ابا عبد الله ابشر فقد نجوتَ ممّا كنتَ تخاف وانك تقدم على ربّ غفور فقال يا ابا سلمة اترى يغفر الله لمثلى قلت اى والذى لا اله الّا هو فكانّما سُرِّىَ عنه توفى سنة احدى وستين ومائة عن ست وستين سنة بالبصرة،

وينسب اليها ابو أُمَيَّة شُرَيْح بن الحرث القاضى يُضْرَبُ به المثل فى العدل وتدقيق الامور بقى فى قضاء الكوفة خمساً وسبعين سنة استقضاه عمر وعلى واستعفى من الحجاج فاعفاه ذكر ان امراة خاصمت زوجها عنده وكانت تبكى بكاء شديداً فقال له الشعبى اصلح الله القاضى اما ترى شدّة بكائها فقال اما علمت ان اخوة يوسف جاءوا اباهم عشاء يبكون وهم ظلمة للحكم انّما يكون بالبينة لا بالبكاء، وشهد رجل عنده شهادة فقال ممّن الرجل قال من بنى فلان قال اتعرف قايل هذا الشعر

ما ذا اؤمّل بعد آل محرق   تركوا منازلهم وبعد اياد

قال لا فقال توقّف يا وكيل فى شهادته فان من كان فى قومه رجل له هذه النباهة وهو لا يعرفه اظنّه ضعيفاً، وكتب مسروق بن عبد الله الى القاضى شريح وقد دخل زياد بن ابيه فى مرض موته ومنعوا الناس عنه وكتب اليه اخبرنا عن حال الامير فان القلوب لبطوء مرضه مجروحة والصدور لنا حزينة غير مشروحة فاجابه القاضى تركت الامير وهو يامر وينهى فقال اما تعلمون ان القاضى صاحب تعريض يقول تركته يامر الوصية وينهى عن الجزع وكان كما ظنّ والقاضى شريح توفى سنة اثنتين وثمانين عن مائة وعشرين سنة،

وينسب اليها ابو عبد الله سعيد بن جبير كان الناس اذا سالوا بالكوفة ابن عبّاس يقول اتسالونى وفيكم سعيد بن جبير وكان سعيد ممّن خرج على الحجّاج وشهد دير الجاجم فلمّا انهزم ابن الاشعث لحق سعيد بمكّة وبعد مدّة بعثه خالد بن عبد الله القسرى وكان والياً على مكّة من قبل الوليد بن عبد الملك الى الحجاج تحت الاستظهار وكان فى طريقه يصوم نهاراً ويقوم ليلاً فقال له الموكّل به انى لا احبُّ ان احملك الى من يقتلك فاذهب اى طريق شئت فقال له سعيد انه يبلغ الحجاج انك خليتنى اخاف ان يقتلك فلمّا دخل على الحجاج قال له من انت قال سعيد بن جبير قال بل انت شقىُّ بن كسير قال سمّتنى

امّى قال شقيت قال الغيب يعلمه غيرك فقال له الحجاج لأُبَدّلنّك من دنياك نارًا تتلظّى فقال سعيد لو علمت ان ذاك اليك ما اتّخذت الهًا غيرك قال ما تقول فى الامير قال ان كان محسناً فعند الله ثواب احسانه وان كان مسيئًا فلن يعجز الله قال فما تقول فىّ قال انت اعلم بنفسك فقال تبّ فى علمك فقال اذم اسوك ولا اسرّك قال تبّ قال ظهر منك جور فى حدّ الله وجراة على معاصيه بقتلك اولياء الله قال والله لاقطعنّك قطعًا قطعًا ولافرقنّ اعضاك عضواً عضواً قال فاذن تفسد علىّ دنياى وافسد عليك اخرتك والقصاص امامك قال الويل لك من الله قال الويل لمن زحزح عن الجنّة وادخل النار فقال اذهبوا به واضربوا عنقه فقال سعيد انى اشهدك انى اشهد ان لا اله الّا الله وان محمداً رسول الله لتستحفظه حتى القاك بها يوم القيمة فذهبوا به فتبسّم فقال الحجاج لم تبسّمت فقال بجراتك على الله تعالى فقال الحجاج اضجعوه للذبح فاضجع فقال وجهت وجهى للذى فطر السموات والارض فقال الحجاج اقلبوا ظهره الى القبلة قال سعيد فاينما تولّوا فثمّ وجه الله قال كبّوه على وجهه فقال منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة اخرى فذبح من قفاه فبلغ ذلك الحسن البصرى فقال اللهم يا قاصم الجبابرة اقصم الحجاج ٭ وعن خالد بن خليفة عن ابيه قال شهدت مقتل سعيد بن جبير فلمّا بان راسه قال لا اله الا الله مرّتين والثالثة لم يتمّها وعاش الحجاج بعده خمسة عشر يوماً وقع الدود فى بطنه وكان يقول ما لى ولسعيد بن جبير كلّما اردتُ النوم اخذ برجلى وتوفى سعيد سنة خمس وتسعين عن سبع وخمسين سنة ٭ وينسب اليها ابو الطيّب احمد المتنبّى كان نادر الدهر شاعراً مفلقًا فصيحًا بليغًا اشعاره تشتمل على الحكم والامثال قال ابن جنّى سمعت ابا الطيب يقول انما لُقّبتُ بالمتنبى لقولى

ما مقامى بارض نخلة الّا كمقام المسيح بين اليهود
انا فى امّة تداركها اللـه غريب كصالح فى ثمود

وكان لا يمدح الّا الملوك العظماء واذا سمع قصيدة حفظها بمرّة واحدة وابنه يحفظها بمرّتين وغلامه يحفظها بثلث مرّات فربّما قرا احد على ممدوح قصيدة بحضوره يقول هذا الشعر لى ويعيدها ثم يقول وابنى ايضا يحفظها ثم يقول وغلامى ايضا يحفظها اتّصل بسَيْف الدولة وقرا عليه ٭ اجاب دمعى وما الداعى سوى طلل ٭ فلمّا انتهى الى قوله

اقِل انِل اقطع احمل سَلِّ علِّ اعد زِدْ هش بش تفضّل ادْنِ سُرّ صلِ

سيف الدولة امر ان يفعل جميع هذه الاوامر الّتى ذكرها فيقول المتنبّى

امرّ الى اقطاعه فى ثيابه   على [a]طرفه من داره بحسامه

حكى ابن جنّى عن ابى على النسوى قال خرجت من حلب فاذا انا بفارس متلثّم قد اهوى نحوى برمح طويل سدّده فى صدرى فكدت ارمى نفسى من الدابّة فثنى السنان وحسر لثامه فاذا المتنبّى يقول

نثرت رؤسًا بالأُحَيْدب منهم   كما نثرت فوق العروس دراهم

ثم قال كيف ترا هذا البيت احسنٌ هو قلتُ ويحك قتلتنى قال ابن جنى حكيت هذا بمدينة السلام لابى الطيب فضحكه وحكى الثعالبى ان المتنبى لمّا قدم بغداد ترفع عن مدح الوزير المهلبى ذهابًا بنفسه الى انه لا يمدح غير الملوك فشقّ ذلك على الوزير فاغرا به شعرآء بغداد فى هجوه ومنهم ابن سُكَّرَة الهاشمى والحاتمى وابن لنكك فلم يجبهم بشىء وقال انى قد فرغت عن جوابهم بقولى لمن هو ارفع طبقة منهم فى الشعر

افى كلّ يوم تحت ضبنى شويعر   ضعيف يقاوينى قصير يطاول
لسانى بنطقى صامت عنه [b]عادل   وقلبى بصمتى ضاحك منه هازل
واتعب من ناداك من لا تجيبه   واغيظ من عاداك من لا يشاكل
وما البنه ظنّى فيهم غير اننى   بغيض اذا ما الجاهل المتغافل

وفارق بغداد قاصداً عضد الدولة بفارس ومدحه بقصايده المذكورة فى ديوانه وربحت تجارته عند عضد الدولة بقى عنده مدّةً وصل اليه من مَبَرّاته اكثر من مايتى الف درهم فاستاذن فى المسير ليقضى حوايجه فاذن له وامر له بالخلع والصلات فقرأ عليه قصيدته الكافية وكانه نعى فيها نفسه ويقول

ولو انى استطعت حفظت طرفى   ولم ابصر به حتى اراكا
وفى الاحباب مختص يوجد   وآخر يدّعى معه اشتراكا
اذا اجتمع الدموع على خدود   تبيّن من بكى ممّن تباكا
وانى شيت يا طرفى فكونى   اذاةً او نجاةً او هلاكا

وهذه الابيات ممّا ينطيّر بها وجعل قافية اخر شعره هلاكا فهلك ولمّا ارتحل من شيراز بحسن حال ووفور مال فلمّا فارق اعمال فارس حسب ان السلامة تستمرّ كما كانت فى اعمال عضد الدولة فخرج عليه سريةٌ من الاعراب فحاربهم حتى انكشفت الوقعة عن قتله وقتل ابنه مُحَسَّد ونفر من غلمانه فى سنة اربع وخمسين وثلثماية ۞

اللاذقية مدينة من سواحل بحر الشام عتيقة سمّيت باسم بانيها رومية

[a]) b طوقه   [b]) b عاذل, c حادل

وفيها ابنية قديمة ولها مرقاة جيد وقلعتان متّصلتان على تلّ مشرف على ربضها ملكها الفرنج فيما ملكوه من بلاد الساحل فى حدود سنة خمسماية وللمسلمين بها جامع وقاضٍ وخطيب فاذا اذن المسلمون ضرب الفرنج بالناقوس غيظًا قال المعرّى

بالّلاذقية [٣] فتنة ما بين احمد والمسيح
هذا يعالج دلبه والشيخ من حَنَق يصيح

اراد بالدلب الناقوس وبالصياح الاذان ؞ قال ابن رطلين رايت باللاذقية اعجوبة وذلك ان المحتسب يجمع الفواجر والغرباء الموثرين للفجور فى حلقته وينادى على واحدة ويتزايدون حتى اذا وقف سلّمها الى صاحبها مع ختم المطران وهو ياخذها الى الفنادق فاذا وجد البطريق انسانًا لم يكن معه ختم المطران الزمه جناية فلمّا كانت سنة اربع وثمانين وخمسماية استرجعها صلاح الدين يوسف وهى الى الان فى يد المسلمين ۞

اللّجون مدينة بالاردنّ فى وسطها صخرة كبيرة مدوّرة وعلى الصخرة قبّة مزار يتبرّكون بها حكى ان الخليل عم دخل هذه المدينة ومعه غنم له وكانت المدينة قليلة الماء فسالوه ان يرتحل لقلّة الماء فضرب بعصاه هذه الصخرة فخرج منها ماء كثير اتسع على اهل المدينة حتى كانت قراهم ورساتيقهم تسقى من هذا الماء والصخرة باقية الى الان ۞

ماردين قلعة مشهورة على قلّة جبل بالجزيرة ليس على وجه الارض قلعة احسن منها ولا احكم ولا اعظم وهى مشرفة على دنيسر ودارا ونصيبين وقدّامها ربض عظيم فيه اسواق وفنادق ومدارس وربط وضعها وضع عجيب ليس فى شىء من البلدان مثلها وذلك ان دورهم كالدرج كلّ دار فوق اخرى وكلّ درب منها مشرف على ما تحته وعندهم عيون قليلة جُلّ شربهم من الصهاريج المعدّة فى دورهم وقال بعض الظرفاء شعر

فى ماردين حماها الله لى سكن لولا الضرورة ما فارقتها نفسا
لاهلها [x] السن لان الحديد لها وقلبهم جبلىّ قد قسا وعسا ۞

ماسبذان مدينة مشهورة بقرب السيروان كثيرة الشجرة كثيرة الحمات والكباريت والزاجات والبوارق والاملاح بها عين عجيبة من شرب منها قذف اخلاطًا كثيرة لكنه يضرّ باعصاب الراس وان احتقن بمائها اسهل اسهالاً عظيماً ۞

مجانة بلدة بافريقية تسمّى قلعة بُسْر لان بسر بن ارطاة فتحها ارضها ارض

[٣]) c اعين [x]) d فينه

طيبة ينبت بها زعفران كثير بها معادن الفضّة والحديد والمرتك والرصاص والكحل وفى جنوبيّها جبل تقطع منه احجار الطواحين وتحمل الى ساير بلاد العرب ۞

مُحجّة من قرى حوران بها حجر يزوره الناس وزعموا ان النبى صلعم جلس عليه ۞

مدين مدينة قوم شعيب عم بناها مَدْيَن بن ابرهيم الخليل جدُّ شعيب وهى تجارة تبوك بين المدينة والشام بها البير الّتى استقى منها موسى عم لماشية شعيب قيل ان البير مغطاة وعليها بيت يزوره الناس وقيل مدين هى كفرمندة من اعمال طبرية وبها البير وعندها الصخرة الّتى قلعها موسى وهى باقية الى الان وقد مرّ ذكره فى كفرمندة ۞

مرسى الخرز بليدة على ساحل بحر افريقية عندها يستخرج المرجان وليس للسلطان فيه حصّة فيجتمع بها التجار ويستاجرون اهل تلك النواحى على استخراج المرجان من قعر البحر حكى من شاهد كيفية استخراجها انهم يتّخذون خشبتين طول كلّ واحد ذراع ويجعلونهما صليباً ويشدّون فيه حجراً ثقيلاً ويوصلونه بحبل ويركب صاحبه فى قارب ويتوسّط البحر نحو نصف فرسخ ليصل الى منبت المرجان ثم يرسل الصليب الى البحر حتى ينتهى الى قرار البحر ويمرّ بالقارب يميناً وشمالاً ومستديراً ليتعلّق المرجان فى ذوايب الصليب ثم يقلعه بالقوّة ويرقّيه فيخرج جسم اغبر اللون فيحكّ قشره فيخرج احمر اللون حسناً ۞

المرقب بلدة وقلعة حصينة مشرف على سواحل بحر الشام قال ابو غالب المغربى فى تاريخه عمّر المسلمون حصن المُرقب فى سنة اربع وخمسين واربعماية فجاء فى غاية الحصانة والحسن حتى يتحدّث الناس بحسنه وحصانته فطمع الروم فيه وطمع المسلمون فى الحيلة بالروم بسببه فما زالوا حتى بيع الحصن منهم بمال عظيم وبعثوا شيخاً وولديه الى انطاكية لقبض المال وتسليم الحصن فبعثوا المال مع ثلثماية رجل لتسلّم الحصن واخروا الشيخ عندهم فلمّا وصل المال الى المسلمين قبضوها وقتلوا بعض الرجال واسروا اخرين وباعوهم بمال آخر وبالشيخ وولديه وحصل الحصن والمال للمسلمين وقتل كثير من الروم ۞

مريسة قرية بمصر من ناحية الصعيد تجلب منها الحُمُرُ المريسية وهى من اجود حمر مصر وامشاها واحسنها صورة واكبرها يحمل الى ساير البلاد للتحف ليس فى شىء من البلاد مثلها والبلاد الباردة لا توافقها فتموت فيها سريعاً وينسب اليها بشر المريسى المعتزلى كان فى زمن المامون وزعم انه يبين ان القران

مخلوق وكل من شاء يناظره فيه وكان دليله ان القران لا يخلو اما ان يكون شيئًا او لم يكن لا جايز ان يقال ان القران ليس بشىء لانه كفر فتعيّن ان يكون شيئًا وقد قال الله تعالى الله خالق كلّ شىء فيكون خالقاً للقران ايضا وقد غلب الناس بهذا وقبلوا منه وصاروا على هذا فاتّصل هذا الخبر الى مكّة الى عبد العزيز المكّى فقام قاصداً لبغداد لدفع هذه الغُمّة وسال المامون ان يجمع بينه وبين بشر بن غياث فجمع بينهما وجرى بينهما مناظرات حاصلها ان عبد العزيز قد حجّه بدليله وقال الالهية شىء او ليس بشىء لا جايز ان يقال ليس بشىء لانه كفر فتعيّن ان يكون شيئًا قال الله تعالى لبلقيس واوتيت من كلّ شىء ينبغى ان توتى الالهية فدليلك يدلّ على ان بلقيس آلهة فما ظنّكم بدليل يدلّ على ان المخلوق آله فقيل لعبد العزيز هذا نقض حسنٌ فما معنى قوله تعالى الله خالق كلّ شىء قال معناه الله خالق كلّ شىء قابل للخلق والايجاد والقديم غير قابل للخلق والايجاد وكذلك قوله تعالى واوتيت من كلّ شىء معناه كلّ شىء يحتاج اليه الملوك فترى اوتيت الالهية والنبوة والذكورة كلّها اشياء فاستحسن المامون ذلك والقوم رجعوا عن الاعتقاد الفاسد وقام المريسى محجوجاً خايباً وحكى عبد الله الثقفى قال لمّا مات المريسى رايت زبيدة فى المنام قلت لها ما فعل الله بك قالت غفر لى باوّل معول ضربت فى طريق مكّة وانا حفرت فى طريق مكّة اباراً كثيرة فقلت لها انى ارى فى وجهك صفرة قالت قد حُمل الينا بشر المريسى فزفرت جهنّم زفرة لقدومه هذه الصفرة من اثرها ✿

مريوط قرية بمصر قرب الاسكندرية من عجايبها طول عمر سُكّانها قال ابن زولاق كُشف الطوال الاعمار فلم يوجد اطول عمراً من سكان مريوط ✿

المزة قرية كبيرة غنّاء فى وسط بساتين دمشق على نصف فرسخ منها من جميع جهاتها اشجار ومياه وخضر وهى من انزه ارض الله واحسنها يقال لها مِزّة كلب يقصدها ارباب البطالة للهو والطرب قال قيس بن الرُّقَيّات

حبذا ليلتى بمزّة كلب   غال عنّى فيها كوانين غول
بت اسقى بها وعندى حبيب   انه لى والكرام الخليل
عندنا الموصفات من بقر الانس   هواهن لابنّ قيس دليل ✿

مصر ناحية مشهورة عرضها اربعون ليلة فى مثلها طولها من العريش الى اسوان وعرضها من برقة الى ايلة سُمّيت بمصر بن مصرايم بن حام بن نوح عم وهى اطيب الارض تراباً وابعدها خراباً ولا يزال فيها بركة ما دام على وجه الارض

انسان ومن عجايبها انه لم يصبها مطر زكت بخلاف ساير النواحى وان اصابها ضَعُفَ زكاؤها ووصف بعض الحكماء مصر فقال انها ثلثة اشهر لولوة بيضاء وثلثة اشهر مسكة سوداء وثلثة اشهر زمردة خضراء وثلثة اشهر سبيكة ذهب حمراء قال كشاجم

اما ترى مصر كيف قد جمعت   بها صنوف الرياحين فى مجلس
السوسن الغضّ والبنفسج والـورد وصفّ البهار والنرجس
كانها الارض البست حللاً   من فاخرى العبقرى والسندس
كانها الجنّة الله جمعت   ما تشتهيه العيون والانفس

ومن عجايبها زيادة النيل عند انتقاص جميع المياه فى آخر الصيف حتى يمتلى منه جميع ارض مصر فاذا زاد اثنى عشر ذراعاً ينادى المنادى كلّ يوم زاد الله فى النيل المبارك كذا وكذا وفى وسط النيل مسجد بناه المامون لمّا ذهب الى مصر وخلف المسجد صهريج وفى وسط الصهريج عمود من الرخام الابيض طوله اربعة وعشرون ذراعاً وكتب على كلّ ذراع علامة وقسم كلّ ذراع اربعة وعشرين اصبعاً وكلّ اصبع ستّة اقسام وللصهريج منفذ الى النيل يدخل اليه الماء فاى مقدار زاد فى النيل عرف من العمود وعلى العمود قوم امناء يشاهدون ذلك ويخبرون عن الزيادة فاذا بلغ ستة عشر ذراعاً وجب الخراج على اهل مصر فاذا زاد على ذلك يزيد فى الخصب والخير الى عشرين فان زاد على ذلك يكون سبباً للخراب واليوم الذى بلغ الماء فيه ستة عشر ذراعاً يكون يوم الزينة يخرج الناس بالزينة العظيمة تكسر الخلجان فتصير ارض مصر كلّها بحراً واحداً والماء يخرج الفيران والثعابين من حجرتها فتدخل على الناس فى القرى وياكلها الكلاب والزيغان ويبقى ماء النيل على وجه الارض اربعين يوماً ثم ياخذ فى الانتقاص وكلّما ظهر شىء من الارض يزرعها الاكرة وتمشى عليها الاغنام لغيب البذر فى الطين ويرمون بذراً قليلاً فياتى بريْع كثير لان الله تعالى جعل فيه البركة ،

وبها نهر النيل قالوا ليس على وجه الارض نهر اطول من النيل لان مسيرة شهر فى بلاد الاسلام وشهران فى بلاد النوبة واربعة اشهر فى الخراب الى ان يخرج ببلاد القمر خلف خطّ الاستواء وليس فى الدنيا نهر يصبّ من الجنوب الى الشمال ويمدّ فى شدّة الحرّ عند انتقاص المياه والانهار كلّها ويزيد بترتيب وينقص بترتيب الّا النيل ، قال القُضاعى من عجايب مصر النيل جعله الله تعالى سقياً يزرع عليه ويستغنى عن المطر به فى زمان القيظ اذا نضب المياه

وسبب مدّه ان الله تعالى يبعث ريح الشمال فيقلب عليه البحر الملح فيصير كالسكر فيزيد حتى يعمّ الربى والعوالى ويجرى فى الخليج والمساقى فاذا بلغ الحدّ الذى هو تمام الرىّ وحصر ايام الحراثة بعث الله ريح الجنوب فاخرجته الى البحر الملح وانتفع الناس بما اروى من الارض ولهم مقياس ذكرنا قبل يعرفون به مقدار الزيادة ومقدار الكفاية، قال القضاعى اول من قاس النيل بمصر يوسف عم وبنا مقياسه بمنف وذكر ان المسلمين لمّا فتحوا مصر جاء اهلها الى عمرو ابن العاص حين دخل بونه من شهر القبط وقالوا ايها الامير ان لبلدنا سُنّة لا يجرى النيل الّا بها وذلك انه اذا كان لاثنتى عشرة ليلة من هذا الشهر عمدنا الى جارية بكر فارضينا ابويْها وجعلنا عليها من الحلى والثياب افضل ما يكون ثم القيناها فى النيل ليجرى فقال لهم عمرو ان هذا فى الاسلام لا يكون وان الاسلام يهدم ما قبله فاقاموا بونه وابيب ومسرى وهو لا يجرى قليلًا ولا كثيرًا حتى همّ الناس بالجلاء فلمّا راى عمرو ذلك كتب الى عمر بن الخطّاب رضه بذلك فكتب عمر اليه قد اصبت ان الاسلام يهدم ما قبله وقد بعثت اليك بطاقة فالقها فى داخل النيل واذا فى الكتاب من عبد الله عمر امير المومنين الى نيل مصر امّا بعد فان كنتَ تجرى من قبلك فلا تجرى وان كان الله الواحد القهّار هو الذى يجريك فنسال الله الواحد القهار ان يجريك فالقى عمرو بن العاصى البطاقة فى النيل قبل الصليب بيوم وقد تهيّا اهل مصر للجلاء لان مصالحهم لا تقوم الّا بالنيل فاصبحوا وقد اجرى الله النيل ستة عشر ذراعًا فى ليلة واحدة، وامّا اصل مجراه فانه ياتى من بلاد الزنج فيمرّ بارض الحبشة حتى ينتهى الى بلاد النوبة ثم لا يزال جاريًا بين جبلين بينهما قرى وبلدان والراكب فيه يرى الجبلين عن يمينه وشماله حتى يصبّ فى البحر وقيل سبب زيادته فى الصيف ان المطر يكثر بارض الزنجبار وتلك البلاد ينزل الغيث بها كافواه القرب ويصبّ السيول الى النيل من الجهات فالى ان يصل الى مصر ويقطع تلك المفاوز يكون القيظ ووقت الحاجة اليه، من عجايب النيل التمساح لا يوجد الّا فيه وقيل بنهر السند ايضا يوجد الّا انه ليس فى عظم النيلى وهو يعضّ الحيوان واذا عضّ اشتبكت اسنانه واختلفت فلم يتخلّص منها الذى يقع فيها حتى يقطعه ويحترز الانسان من شاطى النيل لخوف التمساح قال الشاعر

اضمرت للنيل هجرانًا ومقلية ... مذ قيل لى انّما التمساح فى النيل
فمن راى النيل راى العين عن كثب ... فما ارى النيل الّا فى البواقيل

والبواقيل كيزان يشرب منها اهل مصر، وبها شجرة تسمّى باليونانية موقيقوس[y] تراها بالليل ذات شعاع متوقّج يغترّ برؤيتها كثير من الناس يحسبها نار الرعاة فاذا قصدها كلّما زاد قربًا زاد خفاء حتى اذا وصل اليها انقطع ضوؤها، وبها حشيشة يقال لها الدلس يتّخذ منها حبال السفن وتسمّى تلك الحبال القوقس توخذ قطعة من هذا الحبل وتشعل فتبقى مشعولة بين ايديهم كالشمع ثم تطفى وتمكث طول الليل فاذا احتاجوا الى الضوء اخذوا بطرفه وادارو ساعة كالمخراق فيشتعل من نفسه، وبها نوع من البطيخ الهندى يحمل اثنان منها على جمل قوى وهى حلوة طيّبة وبها حمير فى حجم الكباش ملمعة بشبه البغال ليس مثلها فى شىء من البلاد اذا اخرجت من موضعها لم تعش، وبها طير كثير اسود البدن ابيض الراس يقال له عقاب النيل اذا طار يقول الله فوق الفوق بصوت فصيح يسمعه الناس يعيش من سمك النيل لا يفارق ذلك الموضع، والبرغوث لا ينقطع بمصر لا شتاء ولا صيفًا وتولد الفار بها اكثر من تولدها فى ساير البلاد فترى عند زيادة النيل تسلّط الماء على حجرتها فلا يبقى فى جميع ممرّ الماء فارة ثم تتولّد بعد ذلك بادنى زمان، ومن عجايب مصر الدويبة التى يقال لها النمس قال المسعودى هى دويبة اكبر من الجرذ واصغر من ابن عرس احمر ابيض البطن اذا رات الثعبان دنت منه فينطوى عليها الثعبان لياكلها فاذا حصلت فى فمه فترخى عليه ريحًا فينقطع الثعبان من ريحها وهذه خاصّية هذه الدويبة قالوا ينقطع الثعبان من شدته قطعتين فانها لاهل مصر كالقنافذ لاهل سجستان،

ومن عجايب مصر الهرمان المحاذيان للفسطاط قال ابو الصلت كلّ واحد منهما جسم من اعظم الحجارة مربع القاعدة مخروط الشكل ارتفاع عموده ثلثماية ذراع وسبعة عشر ذراعًا يحيط بها اربعة سطوح مثلثات متساويات الاضلاع كلّ ضلع منها اربعماية ذراع وستون ذراع وهو مع هذا العظم من احكم الصنعة واتقان الهندام وحسن التقدير لم يتاثّر من تضاعف الرياح وهطل السحاب وزعزعة الزلازل، وذكر قوم ان على الهرمين مكتوب بخطّ المسند انى بنيتهما فمن يدعى قوة فى ملكه فليهدمهما فان الهدم ايسر من البناء وقد كسوناهما بالديباج فمن استطاع فليكسهما بالحصير، وقال ابن زولاق لا نعلم فى الدنيا حجرا على حجر اعلى ولا اوسع منهما طولهما فى الارض اربعماية ذراع وارتفاعهما

y) d مرقوبين

كذلك وقال ابو عبد الله ابن سلامة القضاعى فى كتاب مصر انه وجد فى قبر من قبور الاوايل صحيفة فالتمسوا لها قاريًا فوجدوا شيخًا فى دير قلمون يقراها فاذا فيها انا نظرنا فيما تدلّ عليه النجوم فراينا ان آفة نازلة من السماء وخارجة من الارض ثم نظرنا فوجدناه مفسدًا للارض ونباتها وحيوانها فلما تم الهرم الغربى وبنا لابن اخيه الهرم الموزّر وكتبنا فى حيطانها ان آفة نازلة من اقطار العالم وذلك عند نزول قلب الاسد اول دقيقة من راس السرطان وتكون الكواكب عند نزولها اياها فى هذه المواضع من الفلك الشمس والقمر فى اول دقيقة من الحمل وزحل فى درجة وثمان وعشرين دقيقة من الحمل والمشترى فى تسع وعشرين درجة وعشرين دقيقة من الحمل والمريخ فى تسع وعشرين درجة وثلث دقايق من الحوت والزهرة فى ثمان وعشرين درجة من الحوت وعطارد فى تسع وعشرين درجة من الحوت والجوزهر فى الميزان واوج القمر فى خمس درج ودقايق من الاسد فلمّا مات سوريل دفن فى الهرم الشرقى ودفن اخوه هرجيت فى الهرم الغربى ودفن ابن اخيه كرورس فى الهرم الذى اسفله ولهذه الاهرام ابواب فى ازج تحت الارض طول كلّ ازج منها ماية وخمسون ذراعًا فامّا باب الهرم الشرقى فمن الناحية الشرقية واما باب الهرم الغربى فمن الناحية الغربية واما باب الهرم الموزّر فمن الناحية الشمالية وفى الاهرام من الذهب ما لا يحتمله الوصف ‌ᵃ ثم ان المترجم لهذا الكلام من القبطى الى العربى اجمل التاريخات الى سنة خمس وعشرين ومايتين من سنى الهجرة فبلغت اربعة الاف وثلثماية واحدى وعشرين سنة شمسية ثم نظر كم مضى من الطوفان الى وقته هذا فوجده ثلاثة الاف وتسعماية واحدى واربعين سنة فالقاها من الجملة الاولى فبقى ثلثماية وتسع وتسعون سنة فعلم ان تلك الصحيفة كتبت قبل الطوفان بهذه المدّة وقال بعضهم

حسرتْ عقولُ ذوى النهى الاهرامُ ‏ واستصغرت لعظيمها الاحلام

مُلْسٌ ᵃمنبّقة البناء شواهق ‏ قصرت لغالٍ دونهن سهام

لم ادر حين كبا التفكّر دونها ‏ واستوهمت لعجيبها الاوهام

اقبور املاك الاعاجم هن ام ‏ طلّسم رمل كن ام اعلام

وزعم بعضهم ان الاهرام بمصر قبور ملوك عظام بها اثروا ان يتميّزوا بها على ساير الملوك بعد مماتهم كما تميّزوا عنهم فى حيوتهم وارادوا ان يبقى ذكرهم بسبب ذلك على تطاول الدهور ‌ᶜ وذكر محمد ابن العربى الملقّب بمحيى

a.b منقة, *c* منعة, Sujuti منعة

الدين ان القوم كانوا على دين التناسخ فاتّخذوا الاهرام علامة لعلّهم عرفوا مدّة ذهابهم ومجيئهم الى الدنيا بعلامة ذلك، ومن الناس من يزعم ان هرمس الأوّل الذى تسمّيه اليونانيون اخنوخ بن يرد بن مهلائيل بن قينان بن انوش بن شيث بن آدم عم وهو ادريس علم بطوفان نوح اما بالوحى او بالاستدلال على ذلك من احوال الكواكب فامر ببناء الاهرام وايداعها الاموال وصحايف العلوم اشفاقاً عليها من الدروس واحتياطاً عليها وحفظاً لها،

ومن عجايب مصر ابو الهول وهو صورة آدمى عظيمة مصنعة وقد غطى الرمل اكثره يقال انه طلسم للرمل لئلا يغلب على كورة الجيزة فان الرمال هناك كثيرة شمالية متكاثفة فاذا انتهت اليها لا تتعدّاه والمرتفع من الرمل راسه وكتفاه وهو عظيم جدًّا وصورته مليحة كانّ الصانع الان فرغ منه وقد ذكر من راى ان نسراً عشّش فى اذنه وهو مصبوغ بالحمرة قال ظافر الاسكندرى

تامل بنية الهرمَيْن وانظر　　وبينهما ابو الهول العجيب
كعمارتين على رحيل　　لمحبوبين بينهما رقيب
وماء النيل تحتهما دموع　　وصوت الريح عندهما نحيب

ولما وصل المامون الى مصر نقب احد الهرمين المحاذيين للفسطاط بعد جهد شديد وعناء طويل فوجد فى داخله مراقٍ ومهادى هايلة يعسر السلوك فيها ووجد فى اعلاه بيتاً مكعباً طول كلّ ضلع منه ثمانية اذرع وفى وسطه حوضاً رخاماً مطبقاً فلمّا كشف غطاؤه لم يوجد فيه غير رمّة بالية فامر المامون بالكفّ عن نقب ما سواه وقال بعضهم ما سمعت بشىء عظيم فجئته الّا رايته دون صفته الّا الهرمين فانى لمّا رايتهما كان رويتهما اعظم من صفتهما،

ومن عجايب مصر حوض لعين ماء منقور فى حجر عظيم يسيل الماء الى الحوض من تلك العين من جبل بجنب كنيسة فاذا مسّ ذلك الماء جُنُبٌ او حايض انقطع الماء السايل من ساعته وينتن الماء الذى فى الحوض فيعرف الناس سببه فينزفون الماء الذى فى الحوض وينظفونه فيعود اليه الماء على حالته الاولى وقد ذكر امر هذا الحوض ابو الريحان الخوارزمى فى كتابه الانار الباقية وان هذا الحوض يسمّى الطاهر،

وبها جبل المقطّم وهو جبل مشرف على القرافة ممتدّ الى بلاد الحبشة على شاطى النيل الشرقى وعليه مساجد وصوامع لا نبت فيه ولا ماء غير عين صغيرة تنزّ فى دير للنصارى يقولون انه معدن الزبرجد وسال المقوقس عمرو ابن العاص ان يبيعه سفح المقطم بسبعين الف دينار فكتب عمرو بن

العاص الى عمر بن الخطّاب فكتب اليه ان استخبره لاىّ شىء بذل ما بذل فقال المقوقس انّا نجد فى كتبنا انه غراس الجنّة فقال عمر غراس الجنة لا نجد الاّ للمومنين فامره ان يتّخذه مقبرة قالوا ان الميت هناك لا يبلى وبها موتى كثيرون بحالهم ما بلى منهم شىء وبها قبر روبيل بن يعقوب وقبر اليسع عم وبها قبر عمران بن الحصين صاحب رسول الله صلعم • ومن عجايبها عين الناطول وناطول اسم موضع بمصر فيه غار وفى الغار عين ينبع الماء منها ويتقاطر على الطين فيصير ذلك الطين فارًا قال صاحب تحفة الغرايب حكى لى رجل انه راى من ذلك الطين قطعة انقلب بعضها فارا والبعض الاخر طين بعدُ • ومن عجايبها نهر سنجة قال الاديبى هو نهر عظيم يجرى بين حصن المنصور وكيسوم من ديار مصر لا يتهيّا خوضه لان قراره رمل سيال اذا وطيه واطٍ غاص به وعلى هذا النهر قنطرة من عجايب الدنيا وهى طاق واحد من الشطّ الى الشطّ وتشتمل على مايتى خطوة وهى متّخذة من حجر مهندم طول الحجر عشرة اذرع فى ارتفاع خمسة اذرع وحكى ان عندهم طلسم على لوح اذا عيب من القنطرة موضع ادلى ذلك اللوح على موضع العيب فينعزل عنه الماء حتى يصلح ثم يرفع اللوح فيعود الماء الى حاله • ومن عجايبها جبل الطير وهو بصعيد مصر فى شرقى النيل قرب انصنا وانّما سمّى بذلك لان صنفًا من الطير الابيض يقال له البوقير ياتى فى كلّ عام فى وقت معلوم فتعكّف على هذا الجبل وفيه كوّة ياتى كلّ واحد من هذه الطيور ويدخل راسه فى تلك الكوّة ثم يخرجه ويلقى نفسه فى النيل فيعوم ويذهب من حيث شاء الى ان يدخل واحد راسه فيقبض عليه شىء فى تلك الكوّة فيضطرب ويبقى معلّقًا منها الى ان يتلف فيسقط بعد مدّة فاذا كان ذلك انصرف الباقى لوقته فلا يرى شىء من هذا الطير فى هذا الجبل الى مثل ذلك الوقت من العام القابل وذكر بعض اعيان مصر ان السنة اذا كانت مخصبة قبضت الكوّة على طايرين وان كانت متوسّطة على واحد وان كانت مجدبة لم تقبض شيئًا ٭

المطرية قرية من قرى مصر عندها منبت شجر البلسان وبها بير يسقى منها قيل انه من خاصيّة البير لان المسيح عم اغتسل فيها حدّث من رآها ان شجر البلسان يشبه شجر الحنا او شجر الرمان اول ما ينشأ وارضها نحو مدّ البصر فى مثله محوط عليه ولها قوم يخرجون شجرتها من سوقها ويتّخذون منها ماء لطيفًا فى آنية زجاج ويجمعونه بجدّ واجتهاد عظيم فيحصل فى العام نحو مايتى رطل بالمصرى وهناك رجل نصرانى يطبخه بصناعة

يعرفها لا يطّلع عليها احد ويصفى منها الدهن وقد اجتهد الملوك ان يعلّمهم فابى وقال لو قُتلت ما علّمت احداً ما بقى لى عقب ؛

قال الحاكى شربت من هذه البير وهى عذبة فيها نوع دهنية لطيفة وقد استاذن الملك الكامل اباه الملك العادل ان يزرع شيئًا من شجر البلسان فاذن له فغرم غرامات وزرعه فلم ينجح ولا حصل منه دهن البتة فسال اباه ان يجرى لها ساقية من البير المذكورة فاذن له ففعل وانجح فعلموا ان ذلك من خاصّية البير وليس فى جميع الدنيا موضع ينبت شجر البلسان وينجع دهنه الّا هناك وراى رجل من اهل الحجاز شجر البلسان فقال انه شجر البشام بعينه الّا انا ما علمنا استخراج الدهن منه ☆

معرة النعمان بليدة بين حلب وحماة كثيرة التين والزيتون ينسب اليها ابو العلاء احمد بن عبد الله المعرّى الضرير المشهور بالذكاء ومن عجيب ما ذكر عنه انه اخذ حمّصة وقال هذا يشبه راس البازى وهذا تشبيه عجيب من اولى الابصار فضلاً عن الاكمه وقد ذكر البعير عنده انه حيوان يحمل حملاً ثقيلاً فينهض به فقال ينبغى ان تكون رقبته طويلة ليمتد نفسه فتقدر على النهوض به وكان له سرير يجلس عليه فجعلوا فى غيبته تحت قوايمها اربعة دراهم تحت كلّ قايمة درهمًا فقال ان الارض قد ارتفعت عن مكانها شيئًا يسيراً والسماء نزلت ومن العجايب انه مع ذكائه اختفى عليه الموجودات الّتى ليست بمجسمة كالجواهر الروحانية فاعتقد ان كلّ موجود يكون مجسمًا حتى قال

قالوا اله لنا قديم   قلت لهم هكذا يقول
قالوا قديم بلا مكان   قلت اين هو فقولوا
هذا الكلام لنا ᵃخفاء   معناه ليست لنا عقول

وقال ايضا

يد بخمس ماء من عسجد فرنت   ما بالها قطعت فى ربع دينار

وقال الرضى الموسوى

صيانة النفس اغلتها وارخصها   صيانة المال فانظر حكمة البارى

وذكر انه فى آخر عمره تاب عن امثال هذه واستغفر وحسن اسلامه ☆

مكران ناحية بين ارض السند وبلاد تيز ذات مدن وقرى كبيرة ومن عجايبها ما ذكره صاحب تحفة الغرايب ان بارض مُكْران نهراً عليه قنطرة من الحجر قطعة واحدة من عبر عليها يتقيّا جميع ما فى بطنه بحيث لا يبقى

a) *a.b* جناء, *c* حناء

فيها شيء ولو كانوا الوفا هذا حالهم فمن اراد من الناس التى عبر على تلك القنطرة ✿

مليانة مدينة كبيرة بالمغرب من اعمال بجاية مستندة الى جبل زكار وهى كثيرة الخيرات وافرة الغلّات مشهورة بالحسن والطيب وكثرة الاشجار وتدفّق المياه، حدّثنى الفقيه ابو الربيع سليمان الملتانى ان جبل زكار مطلّ على المدينة وطول الجبل اكثر من فرسخ ومياه المدينة تتدفّق من سفحه وهذا الجبل لا يزال اخضر صيفاً وشتاء واعلى الجبل مسطح يُزرع وبقرب المدينة حمام لا يوقد عليها ولا يستقى ماوُها بنيت على عين حارّة عذبة الماء يستحمّ بها من شاء ✿

منبج مدينة بارض الشام كبيرة ذات خيرات كثيرة وارزاق واسعة وذات مدارس وربط عليها سور بالحجارة المهندسة حصينة جدًّا شربهم من قنى تسيح على وجه الارض، ينسب اليها عبد الملك بن صالح الهاشمى المشهور بالبلاغة قيل لمّا قدم الرشيد مَنْبِج قال لعبد الملك اهذا منزلك قال هو لك يا امير المومنين ولى بك قال كيف صفتها قال طيبة الهواء قليلة الادواء قال كيف ليلها قال كله سحر قال صدقت انها طيبة قال طابت بك يا امير المومنين واين تذهب بها عين الطيب برها حمراء وسنبلها صفراء وشجراء فى فيافى فيح بين قيصوم وشيح فاعجب الرشيد كلامه ✿

منف مدينة فرعون موسى قيل انها اول مدينة عمرت بمصر بعد الطوفان وهى المراد بقوله تعالى ودخل المدينة على حين غفلة من اهلها وهى بقرب الفسطاط كان فيها اربعة انهار تخلط مياهها فى موضع سرير فرعون ولهذا قال وهذه الانهار تجرى من تحتى حكى من راى منف قال رايت فيها دار فرعون ودرت فى مجالسها ومشاربها وغرفها فاذا جميع ذلك حجر واحد منقور ما رايت فيها مجمع حجرين ولا ملتقى صخرتين وآثار هذه المدينة بمصر باقية وحجارة قصورها الى الان ظاهرة، قال ابن زولاق سمعت بعض علماء مصر يقول ان منف كانت ثلثين ميلاً بيوتًا متّصلة وفيها قصر فرعون قطعة واحدة وسقفه وفرشه وحيطانه حجر اخضر وقال ايضا دخلت منف فرايت عثمان بن صالح جالسًا على باب كنيسة فقال لى اتدرى ما هذا المكتوب على هذا الباب قلت لا قال عليه مكتوب لا تلوموني على صغرها فانى اشتريت كلّ ذراع بمائتى دينار لشدّة العمارة وقال ايضا على باب هذه الكنيسة وكز موسى عم للقبطى فقضى عليه، ومن عجايبها كنيسة الاسقف وهى من عجايب الدنيا لا يعرف

طولها وعرضها مسقفة بحجر واحد ۞

منية هشام قرية بارض طبرية حكى الثعالبى ان بها عيناً يجرى ماؤها سبع سنين [b]دايماً ثم ينقطع سبع سنين هكذا على وجه الدهر وانه مشهور عندهم ۞

موتة قال الجيهانى موتة من اعمال البلقاء من حدود الشام ارضها لا تقبل اليهود ولا يتهيّا ان يدفنوا بها، ومن عجايبها ان لا تلد بها عذراء فاذا قربت المراة ولادتها خرجت منها فاذا وضعت عادت اليها والسيوف المشرفية منسوبة اليها لانها من مشارف الشام قال الشاعر

ابى الله للشمّ الانوف كانهم   صوارم يجلوها بموتة صيقل ۞

مورجان من اعمال فارس بها جبل فيه كهف يقطر الماء من سقفه زعموا ان عليه طلسماً ان دخل ذلك الكهف واحد خرج من الماء ما يكفيه وان خرج الف خرج قدر حاجة الالف والله الموفق ۞

المهدية مدينة بافريقية بقرب القيروان اختطّها المهدى المتغلّب على تلك البلاد فى سنة ثلثماية قيل انه كان يرتاد موضعاً يبنى فيه مدينة حصينة خوفاً من خارجى يخرج عليه حتى ظفر بهذا الموضع وكانت جزيرة متّصلة بالبرّ كهيئة كفّ متّصلة بزند فوجد فيها رهباناً فى مغارة فساله عن اسم الموضع فقال هذه تسمّى جزيرة الخلفاء فاعجبه هذا الاسم فبنى بها بناء جعلها دار مملكة وحصّنها بسور عالٍ وابواب حديد وبنى بها قصراً عالياً فلمّا فرغ من احكامها قال الان آمنت على الفاطميات يعنى بناته، وحكى انه لمّا فرغ من البناء امر رامياً ان يرمى سهماً الى جهة المغرب فرمى فانتهى الى موضع المصلّى فقال الى هذا الموضع يصل صاحب الحمار يعنى ابا يزيد الخارجى لانه يركب حماراً فقالوا ان الامر كان كما قال وان ابا يزيد وصل الى موضع السهم ووقف ساعة ثم رجع ولم يظفر ثم امر بعمارة مدينة اخرى الى جانب المهدية وجعل بين المدينتين طول ميدان وافردها بسور وابواب وسمّاها زويلة واسكن ارباب الصناعات والتجارات فيها وامر ان يكون اموالهم بالمهدية واهاليهم بزويلة وقال ان ارادونى بكيد بزويلة فاموالهم عندى بالمهدية وان ارادونى بالمهدية خافوا على اهاليهم بزويلة فانى آمن منهم ليلاً ونهاراً، وشرب اهلها من الصهاريج ولهم ثلثماية وستون صهريجاً على عدّة ايّام السنة يكفيهم كلّ يوم صهريج الى تمام السنة ومجيء مطر العام المقبل ومُرْساها منقورة فى حجر صلد تسع [c]مايتى مركباً وعلى طرف المرسى برجان بينهما سلسلة حديد اذا اريد ادخال

b) *a.b.c* دابا   c) *a.b.c* ثلثين

سفينة ارسل الحرّاس احد طرفى السلسلة لتدخل الخارجة ثم يمدّها ، ثم تناقصت حال ملوكها مع حصانة الموضع حتى استولى عليها الفرنج سنة ثلث واربعين وخمسماية وبقيت فى يدهم اثنتى عشرة سنة حتى قدم عبد المومن افريقية سنة خمس وخمسين وخمسماية واستعادها وهى فى يد بنى عبد المومن الى الان ❀

نابلس مدينة مشهورة بارض فلسطين بين جبلين مستطيلة لا عرض لها وبها اجتماع السامرة وهم طايفة من اليهود واليهود بعضهم يقول انهم مبتدعة ملّتنا ومنهم من يقول انهم كفار ملّتنا ذكر بعض مشايخ نابُلس انه ظهر هناك تنّين عظيم فتوسّل الناس فى هلاكه وكان شيًّا هايلاً له ناب عظيم فعلّقوا نابه هناك ليتعجّب الناس من عظمها وليس باصطلاحهم التنّين فعرف الموضع بها وقيل نابلس بظاهر المدينة مسجد يقولون ان آدم عم سجد لربّه هناك وبها جبل يقول اليهود ان الخليل عم امر بذبح ولده عليه لان فى اعتقادهم ان الذبيح كان اسحق عم وبها عين تحت كهف تعظّمه السامرة وبها بيت عبادة للسامرة يسمّى كزيرم ❀

ناصرة قرية بقرب طبرية قيل اسم النصارى مشتقّ منها لانهم كانوا من ناصرة واهلها عيّروا مريم عم [a]فهم قوم الى هذه الغاية يعتقدون انه لا يولد بكر من غير زوج ، من عجايبها شجرة الاترج ثمرتها على هيئة النساء لها ثديان وما يشبه اليدين والرجلين وموضع القبل مفتوح وهذا امر مشهور عندهم ❀

نفزاوة مدينة بافريقية قرب القيروان قال البكرى هى على نهر وهى كثيرة الاشجار والنخيل والثمار ، وبها عين عجيبة لا يدرك قعرها البتة ومنها يسير الساير الى قسطنطينة فى ارض لا يهتدى الطريق فيها الّا باخشاب منصوبة فان اخذ يميناً او شمالاً غرق فى ارض دهسة تشبه الصابون فى الرطوبة وقد هلك قالوا فى تلك الارض جماعات وعساكر ممّن دخلها ولم يعرف حالهم ❀

وادى الرمل وادٍ بارض المغرب بعد بلاد الاندلس قال صاحب عجايب الاخبار لمّا ملك ابو ناشر ينعم سار نحو المغرب حتى انتهى الى وادى الرمل واراد العبور فيه فلم يجد مجازًا لانه رمل يجرى كالماء وسمع ان الرمل يسكن يوم السبت دون ساير الايام فارسل نفرًا من اصحابه يوم السبت وامرهم ان يقطعوه ويقيموا بالجانب الاخر الى السبت الاخر فساروا يومهم ذلك وينجم الرمل عليهم بالليل قبل ان يقطعوه فغرقوا فلمّا ايس عن رجوعهم امر بصنم

a.b وفهم , d وفيهم

ونصبها على حافة الوادى وهى صورة رجل على فرس من نحـــاس وكتب على جبهته ليس وراى مذهب فلا يتكلفنّ احدٌ المضى الى الجانب الاخر ثم انصرف قال الشاعر

ابو ناشر الانعـام قد رام خطّة   علت فوق خطّات الملوك الاقادم
الى الجانب الغربى يهوى بجحفل   يجرّون اطراف القنـــا والصـوارم
فلمّا دنا واد خبيث مسبلـــه   برمل تراه كالجبـــال الرواكـــم
اشـــار بتمثـــال وخطّ مترجـم   بان ليس من بعدى مرور لقاحم ✿

وادى موسى فى قبلى بيت المقدس واد طيب كثير الزيتون نزل به موسى عم وعلم بقرب اجله فعمد الى الحجر الذى يتفجّر منه اثنتنا عشرة عيناً سمّره فى جبل هناك فخرجت منه اثنتنا عشرة عينـاً وتفرّقت الى اثنتى عشرة قرية كلّ قرية لسبط من الاسبـــاط ثم قبض موسى عم وبقى الحجر هنـــاك وذكـر القاضى ابو الحسن على بن يوسف انه راى الحجر هناك وانه فى حجم راس عنز وانه ليس فى جميع ذلك الجبل حجر يشبهه ✿

وادى النمل بين جبرين وعسقلان مرّ به سليمان عم يريد غزو الشام اذ نظر الى كراديس النمل مثل السحاب فاسمعته الريح كلام النملة تقول يا ايها النمل ادخلوا مساكنكم لا يحطمنّكم سليمان وجنوده فاخذت النمل تدخل مساكنها والنملة تناديهم الوحا الوحا قد وافتكم الخيل فصاح بها سليمان واراها الخاتم فجاءت خاضعة فسالها سليمان عن قولها فقالت يا نبى الله لمـــا رايت موكبك امرتُ النمل بدخول مساكنها لئلا يحطمها جندك فانى ادركت ملوكًا قبلك كانوا اذا ركبوا الخيل افسدوا فقـال عم لستُ كاوليك انى بعثت بالاصلاح اخبرينى كم عددكم واين تسكنون وما تاكلون ومتى خلقتم فقـــالت يا نبى الله لو امرت الجنّ والشياطين بحشر نمل الارض لعجزوا عن ذلك لكثرتها فما على وجه الارض واد ولا جبل ولا غابة الا وفى اكنافها مثل ما فى سلطـــانى وناكل رزق ربّنا ونشكره وخُلقنا قبل ابيك آدم بالفى عام وان النملة الواحـدة منّا لا تموت حتى تلد كراديس النمل وليس على وجه الارض ولا فى بطنـهـــا حيوان احرص من النمل فانها تجمع فى صيفها ما يملا بيتها وتظنّ انهـــا لا تشبع بها ولها تسبيح وتقديس تسال بها ربّهـــا ان يوسع الرزق على خلقه فتعجّب سليمان من كثرتها وهدايتها وعجايب صفاتها ✿

واقصة منزل بطريق مكّة بها منارة من قرون الوحش وحوافرها كان السلطان ملكشاه بن الب ارسلان السلجوقى خرج بنفسه يشيّع الحـــاجّ فى بعض سنى

ملكه فلمّا رجع اصطاد من الوحوش شيئًا كثيرًا فبنى من قرونها وحوافرها منارة هناك كما فعله سابور والمنارة باقية الى الان ✿

ودان قال البكرى مدينة فى جنوبى افريقية لها قلعة حصينة وهى مشتملة على مدينتين فيهما قبيلتان من العرب سهميون وحضرميون تسمّى مدينة السهميين لباك ومدينة الحضرميين توصى وبابهما واحد وبين القبيلتين قتال وبقربهم صنم من حجارة منصوب على ربوة يسمّى كرزه وحواليها قبايل البربر يستسقون بالصنم ويقرّبون له القرابين الى زماننا هذا ✿

هجر مدينة كبيرة قاعدة بلاد البحرين ذات خيرات كثيرة من النخل والرمان والتين والاترج والقطن وبقلالها شبّه رسول الله صلعم نبق الجنّة وكذلك قال صلعم اذا بلغ الماء قلّتين لم يحمل خبثًا اراد بهما قلال هجر تسعهما خمسماية رطل من عجايبها من سكنها عظم طحاله ✿

هراة مدينة بفارس قرب اصطخر كثيرة البساتين والخيرات قالوا ان نساءها يغتلمن اذا زهرت الغبيراء كما يغتلم السنانير ✿

هديجان من قرى خوزستان يتبرّك بها المجوس ويعظّمها وبنوا بها بيوت النار قال مسعر بن مهلهل سببه ان بالهند غزت الفرس فالتقا الجمعان بهذا المكان وكان الظفر للفرس وهزمتهم هزيمة قبيحة فتبرّكوا بهذا الموضع والان بها آثار عجيبة وابنية عادية ويثار منها الدفاين كما يثار من ارض مصر ✿

هنديان قرية بارض فارس بين جبلين بها بير يعلو منها دخان لا يتهيّا لاحد ان يقربها واذا طار طاير فوقها سقط محترقًا ✿

هيت بليدة طيبة على الفرات ذات اشجار ونخيل وخيرات كثيرة وطيب الهواء والتربة وعذوبة الماء ورياض مونّقة قال ابو عبد الله السنبسى شاعر سيف الدولة

فمن لى بهيت وابياتها ... فانظر اشجارًا لها والقصورا
ايا حبّذا نيك من بلدة ... ومنبتها الروض غضًّا نضيرا
ويرد ثراها اذا قابلت ... رياح السمايم فيه الهجيرا
احنّ اليها على نايها ... واصبر عن ذاك قلبًا ذكورا
حنين نواعيرها فى الدجا ... اذا قابلت بالضجيج السكورا
ولو ان ماتى باعوادها ... منوطا لا تجزها ان تدورا ✿

يابسة جزيرة طويلة فى البحر المتوسّط الشامى طولها خمسة واربعون ميلاً وعرضها خمسة عشر ميلاً بها مدن وقرى والغالب عليها الجبال وفيها شعراء

الصنوبر وليس بها شئ من السباع لا صغيرها ولا كبيرهـا الّا القطّ البرّى ولا حيّة ولا عقرب وذكر اهلها انه ان حمل اليها سبع او حيّة او عقرب لم يلبث الّا ريثما يستنشق هواءها يفوت على المقام وانها جزيرة كثيرة الفواكه والاعناب وزبيبها فى غاية الحسن وبها حجل كثير يفرّخ فى جبالهـا وفراخ البزاة الجيدة والنخل بها كثير جدًّا ۞

يافد قرية من اعمال حلب كانت بها امراة تزعم ان الوحى ياتيها وآمن بها ابوها يقول فى ايمانه وحقّ بنتى النبية فهزأ ابو سنان الخفاجى بها وقال

وحيوة زينب يا ابن عبد الواحد   وحيوة كلّ نبيـة فى يافـد
ما صار عندك روس ان محـاسن   فيما يقول الناس اعدل شاهد
نسخ التغـافل عنه امر عمـارة   وافاه فى هذا الزمان الـبـارد۞

يزد مدينة بارض فارس آهلة كثيرة الخيرات والغلّات والثمرات بها صُنّاع الحرير السندس فى غاية الحسن والصفاقة يحمل منها الى ساير البلاد ۞

والله الموفق للصواب واليه المرجع والمآب ۞

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد الصمد الذى لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً احد والصلوة والسلام على سيد المرسلين وامام المتّقين وخاتم النبيّين محمد وآله الطيبين واصحابه الطاهرين صلوة غير ذى حصر وعدد ۞

الاقليم الرابع

اوّله حيث يكون الظلّ اذا استوى الليل والنهار نصف النهار اربعة اقدام وثلثة اخماس قدم وثلث خمس قدم وآخره حيث يكون الظلّ نصف النهار عند الاستوآء خمسة اقدام وثلثة اخماس قدم وثلث خمس قدم يبتدى من ارض الصين والتبت والختن وما بينهما ويمرّ على جبال قشمير وبلور وارجان وبذخشان وكابل وغور وخراسان وقومس وجرجان وطبرستان وقوهستان وآذربيجان وادنى العراق والجزيرة وردس وصقلية الى البحر المحيط من الاندلس، وطول نهار هولاء فى اوّل الاقليم اربع عشرة ساعة وربع واوسطه اربع عشرة ساعة ونصف وآخره اربع عشرة ساعة ونصف وربع ساعة وطوله من المشرق الى المغرب ثمانية الاف ومايتان واربعة عشر ميلاً واربع عشرة دقيقة وعرضه مايتا ميل وتسعة وتسعون ميلاً واربع دقايق وتكسيره الفا الف واربعماية الف وثلثة وسبعون الفًا وستماية واثنان وسبعون ميلاً واثنتان وعشرون دقيقة، ولنذكر بعض ما فيه من المدن والقرى مرتّبة على حروف المعجم والله المستعان وعليه التكلان ۞

آبه بليدة بقرب ساوة طيّبة الاّ ان اهلها شيعة غالية جدًّا وبينهم وبين اهل ساوة منافرة لان اهل ساوة كلّهم سُنّية واهل آبه كلهم شيعة قال القاضى ابو نصر الميمندى وقايلة اتبغض اهل آبه وهم اعلام نظم والكتابه

فقلت اليك عنّى ان مثلى يعادى كلّ من عادى الصحابه

بينها وبين ساوة نهر عظيم سيما وقت الربيع بنى عليه اتابك شيركير رحمه الله قنطرة عجيبة وهى سبعون طاقًا ليس على وجه الارض مثلها ومن هذه القنطرة الى ساوة ارض طينها الازب يمتنع على السابلة المرور عليها عند وقع المطر عليها فاتّخذ عليها اتابك جادة من الحجارة المفروشة مقدار فرسخين لتمشى عليها السابلة من غير تعب ۞

اذربيجان ناحية واسعة بين قهستان واران بها مدن كثيرة وقرى وجبال
وانهار كثيرة بها جبل سَبَلان قال ابو حامد الاندلسى انه جبل بآذَرْبِيْجَان
بقرب مدينة اردبيل من اعلى جبال الدنيا روى عن رسول الله صلعم انه قال
من قرا سبحان الله حين تمسون وحين تصبحون الى قوله تخرجون كتب له
من الحسنات بعدد كلّ ورقة ثلج تسقط على جبل سبلان قيل وما سبلان يا
رسول الله قال جبل بين ارمينية واذربيجان عليه عين من عيون الجنّة وفيه قبر
من قبور الانبياء وقال ايضا على راس الجبل عين عظيمة ماؤها جامد لشدّة
البرد وحول الجبل عيون حارّة يقصدها المرضى وفى حضيض الجبل شجر كبيرة
وبينها حشيشة لا يقربها شىء من البهايم فاذا قرب شىء منها هرب وان اكل
منها مات وفى سفح الجبل قرية اجتمعت بقاضيها ابى الفرج بن عبد الرحمن
الاردبيلى قال ما هى الّا يحميها الجنّ وذكر انهم بنوا مسجداً فى القرية فاحتاجوا
الى قواعد لاعمدة المسجد فاصبحوا وعلى باب المسجد قواعد من الصخر
المنحوت احسن ما يكون ، وبها نهر الرس وهو نهر عظيم شديد جرى الماء
وفى ارضه حجارة كبيرة لا تجرى السفن فيه وله اجراف هايلة وحجارة كبيرة
زعموا ان من عبر نهر الرس ماشياً اذا مسح برجله ظهر امراة عسرت ولادتها
وضعت وكان بقزوين شيخ تركمانى يقال له الخليل يفعل ذلك وكان يفيد ،
حكى ديسم بن ابرهيم صاحب اذربيجان قال كنت اجتاز على قنطرة الرس
مع عسكرى فلمّا صرت فى وسط القنطرة رايت امراة حاملة صبيًّا فى قماط
فزحمها بغل محمّل طرحها وسقط الطفل من يدها فى الماء فوصل الى الماء بعد
زمان طويل لطول مسافة ما بين القنطرة وسطح الماء فغاص وطفا بعد زمان
يسير ويجرى به الماء وسلم من الحجارة لله فى النهر وكان للعقبان اوكار فى
اجراف النهر فحين طفا الطفل رآه عقاب فانقض عليه وشبّك مخالبيه فى قماطه
وخرج به الى الصحراء فامرت جماعة ان يركضوا نحو العقاب ومشيت ايضا
فاذا العقاب وقع على الارض واشتغل بخرق القماط فادركه القوم وصاحوا به
فطار وترك الصبى فلحقناه فاذا هو سالم يبكى رددناه الى امّه ، وبها نهر زكوير
بقرب مرند لا يخوضه الفارس فاذا وصل الى قرب مرند يغور ولا يبقى له اثر
ويجرى تحت الارض قدر اربعة فراسخ ثم يظهر على وجه الارض اخبر به
الشريف محمد بن ذى العقار العلوى المرندى ، وبها نهر ذكر محمد بن
زكرياء الرازى عن الجيهانى صاحب المسالك المشرقية ان باذربيجان نهر ماؤه
يجرى فيستحجر ويصير صفايح حجر وقال صاحب تحفة الغرايب باذربيجان

نهر ينعقد ماؤه صخراً صلداً كبيراً وصغيراً وبهـا عين قال صـاحب تحفة الغرايب باذربيجان عين يجرى الماء عنهـا وينعقد حجراً والنـاس يملون قالب اللبن من ذلك الماء ثم يتركونه يسيراً فالماء فى القالب يصير لبناً حجرياً ۞

ارشت وناشقين ضيعتـان من ضيـاع قزوين على ثلثة فراسخ منهـا من عجايبهـا ان الحديد ينطبع بآرشت ولا ينطبع بناشقين ولو اوقدوا عليه مـا اوقدوا وقدر الصبّاغ يستوى بناشقين ولا يستوى بارشت ولو اوقدوا تحتهـا ما اوقدوا فلا يكون بارشت صبّاغ ولا بناشقين حدّاد اصلاً واذا تحول احـد الصـانعين الى الموضع الاخر لم ينجع عمله وهذا شئ مشهور يعرفه اهل تلك البلاد ۞

امل مدينة بطبرستان مشهورة حدّثنى الامير ابو المويد حسام الدين ابن النعمان انه اذا دخلها شئ من الضائنة وان كانت من اسمن ما يكون تـهزل بها جدًّا بهزل لا يقاس الى هزال المعز وذكر انه اخبر بذلك فامر ان يسـاق عدّة روس من الضاينة قال رايتها بعد ستة اشهر عظاماً مغشية بجلود وبقيت الالايا كالاذناب ۞

ابلة كورة بالبصرة طيبة جدًّا نضرة الاشجار مجاوبة الاطيار متدفقة الانهـار مونقة الرياض والازهار لا تقع الشمس على كثير من اراضيها ولا تبين القرى من خلال اشجارها قالوا جنان الدنيا اربعة أُبُلّة البصرة وغوطة دمشق وصغـد سمرقند وشعب بوّان ، والابلة جانبان شرقى وغربى امّا الشرقى فيعرف بشاطـى عثمان قديمًا وهو عثمان بن ابان بن عثمان بن عفّان وهو العامر الان بهـا الاشجار والانهار والقرى والبساتين وهو على دجلة وانهارها ماخوذة من دجلة وبها انواع الاشجار واجناس الحبوب واصناف الثمار لا يكـاد تبين قراهـا فى وسطها من التفاف الاشجار وبها مشهد كانت مسلحة لعمر بن الخطاب وكانت بها شجرة سدر عظيمة كلّ غصن منها كنخلة ودورة ساقها سبعة اذرع والناس ياخذون قشرها ويتبخرون به لدفع الحمى وكان ينجع وذكروا انه قلّمـا يخطى فلمّا ولّى بابكين البصرة اشاروا اليه بقطعهـا لمصلحة وكان قد ولّى البصرة مدّة طويلة وحسن سيرته وكان هو فى نفسه رجلاً خيّراً فلمّا قطعها انكـر الناس فعزل عن قريب عن البصرة ، وامّا الجـانب الغربى من الابلة فخراب غير ان فيه مشهداً يعرف بمشهد العشـار وهو مشرف على دجلة وهو موضع شريف قد اشتهر بين الناس ان الدعاء فيه مستجاب وكان فى قديم الزمان بهذا الجانب بنيان مشرفة على دجلة وبساتين وقصور فى وسطها وكان الماء يجرى فى دورها

وقصورها وقد امتحق الان آثارها فسبحان من لا يعتريه التغيّر والزوال *
أبهر مدينة بارض الجبال كثيرة المياه والاشجار بناها سابور ذو الاكتاف قالوا كانت عيونًا كلّها فسدّها سابور بالصوف والجلود وبنى المدينة عليها وهى فى غاية النزاهة من طيب الهواء وكثرة المياه والبساتين وخارجها اطيب من داخلها بها بساتين يقال لها بهاء الدين اباد لم ير اكبر منه طولاً وعرضاً وهى عامة ينزل فيها القفل والعساكر لا تمنع احد منها ولها قهندز يتحصّن بها من خالف صاحب البلاد فبطلوها والان قالوا ياوى اليها السباع لا يجسر احد ياتيها * بها عين كل نصل يسقى من مائها يبقى حادًّا قطّاعًا جدًّا والمدينة كلّها مشتملة على طواحين تدور على الماء واكثر ثمارها العنب والجوز ونوع من الكمثرى مدوّرة فى حجم النارنج يقال لها العبّاسى لذيذ جدًّا ما فى البلاد شئ مثلها وعندهم من ذلك كثير جدًّا يحملونها الى البلاد للبيع ويعلقونها حتى ياكلونها طول شتائهم يتفكّهون بها واهلها احسن الناس صورة كلّهم اهل السنّة لا يوجد فيهم الّا كذلك وفيهم ادباء وفضلاء ولهم اجتماع كلمة على دفع ظلم الولاة لا يغلبهم والى اى وقت رأوا منه خلاف عادة قاموا كلّهم قيام رجل واحد لدفعه * ينسب اليها الشيخ ابو بكر الطاهرى كان من الابدال معاصر الشبلى وله بأبهر رباط ينسب اليه وفى رباطه سرداب يدخل فيه كلّ جمعة ويخرج بارض دمشق ويصلّى الجمعة بجامع دمشق وهذا حديث مشهور عندهم وذكروا ان رجلاً تبعه ذات يوم فاذا هو بارض لم يرها ابدًا والناس مجتمعون لصلاة الجمعة فسال بعضهم عن ذلك الموضع فضحك وقال انت فى دمشق وتسال عنها فقام طالع المدينة فلمّا عاد لم يجد الشيخ هناك فجعل ينادى ويقول للناس ما جرى له فلا يصدقه احد الّا رجل صالح قال له دع عنك هذا الجزع وانتظره يوم الجمعة المستقبلة فاذا حضر الشيخ ارجع معه فلمّا حضر الشيخ فى الجمعة الاخرى تمسّك بذيله فقال له لا تذكر هذا لاحد وانا آخذك معى ثم اخذه معه وعاد به الى مكانه وهذه حكاية مشهورة عند بابهر * وتنسب اليها سكينة الابهرية كانت فى زمن الشيخ ابى بكر وينسب اليها الوزير الفاضل الكامل ابو عمرو الملقّب بكمال الدين كان حاله شبيها بحال ابرهيم بن ادهم وكان وزيرًا بقزوين وكان رجلاً لطيفاً فطناً شاعرًا بالعربية والعجمية محبًّا لاهل الخير فى زمان وزارته فاذا فى بعض الايام ركب فى موكبه ومماليكه وحواشيه فلمّا خرج عن المدينة قال لمماليكه انتم احرار لوجه الله ونزل عن الدابة ولبس البلاد وذهب الى بيت المقدس ويحمل الحطب على

ظهره ثم عاد الى الشام وكان بها الى ان توفى فى سنة تسعين وخمسماية ❀
أبيورد مدينة بخراسان بقرب سَرَخْس بناها باورد بن حوذرز وانهـا مدينة وبيَّة رديئة الماء من شرب من مائهـا يحدث به العرق المدينى امّا الغريب فلا يفوته البتة وامّا المقيم ففى اكثر اوقاته مبتلى به ٭ ينسب اليهـا ابو على الفضيل بن عياض كان اول امره يقطع الطريق بين سرخس وأَبيوَرْد حتى كان فى بعض الرُبُط فى بعض الليـالى وفى الرباط قفل فيقول بعضهم قوموا لنرحـل فيقول البعض الاخر اصبروا فان الفضيل فى الطريق فقال لنفسه انت غـافـل والناس يفزعون منك اعوذ بالله من هذه الحالة فتاب وذهب الى مكّة واقام بها الى ان مات وحدّث سفيان بن عُيَيْنة لمّا حجّ الرشيد ذهب الى زيارة الفضيل ليلاً فلمّا دخل عليه قال لى يا سفيان ايّهم امير المومنين فاومأتُ اليه وقلت هذا فقـال انت الذى تقلّدتَ امر هذا الخلق باحسن الوجه لقد تقلدت امـرًا عظيماً فبكى الرشيد وامر له بالف دينار فابى ان يقبلهـا فقـال ابا على ان لم تستحلها فاعطها ذا دين واشبع بها جايعاً واكس بها عاريًا فابى فلمّـا خرج الرشيد قلت له اخطـات لو اخذت وصرفت فى شىء من ابواب البرّ فاخـذ بلحيتى وقال ابا محمد انت فقيه البلد وتغلط مثل هذا الغلط لو طـابت لاوليك لطابت لى ٭ وحكى ان الفضيل راى يوم عرفة على عرفات يبكى الى آخر النهر ثم اخذ بلحيته وقال واخجلتـاه وان غفرت ومضى وحكى انـه كان فى جبل من جبال منى فقال لو ان وليًّا من اوليـاء الله امر هذا الجبل ان يمتد لامتد فتحرّك الجبل فقال الفضيل اسكن لم اردك لهذا فسكن الجبل ولد الفضيل بسمرقند ونشأ بابيورد ومات بمكّة سنة سبع وثمانين وماية ❀
أربل مدينة بين الزابين لهـا قلعة حصينة لم يظفر بهـا التتر مع انهم ما فاتهم شىء من القلاع والحصون بهـا مسجد يسمّى مسجد الكفّ فيه حجـر عليه اثر كفّ انسان ولاهل اْربل فيه اقاويل كثيرة ولا ريب انه شىء عجيب ٭ ينسب اليها الملك مظفر الدّين ككبرى بن زين الدين على الصغير كان ملكاً شجاعاً جواداً غازيًا له نكايات فى الفرنج يتحدّث الناس بها وكان معتقدًا فى اهل التصوّف بنى لهم رباطًا لم يزل فيهـا مايتـا صوفىّ شغلهم الاكل والرقص فى كلّ ليلة جمعة وكلّ من جاءه من اهل التصوف اواه واحسن اليـه واذا اراد السفر اعطاه ديناراً ومن اتاه من اهل العلم والخير والصلاح اعطـاه على قدر رتبته وفى عشر ربيع الاول كان له دعوات وضيافات وفى هذا الوقت يجتـمـع عنده خلق كثير من الاطراف وفى اليوم الثانى عشر مولد النبى عم كان له

دعوة عظيمة بحضرها جميع الحاضرين ويرجع كل واحد بخير وكان يبعث الى الفرنج اموالاً عظيمة يشترى بها الاسارى عمّر عمراً طويلاً ومات سنة تسع وعشرين وستماية ❁

اردبهشتك قرية من قرى قزوين على ثلثة فراسخ منها من عجايبها عين ماء من شرب منها انطلق انطلاقاً عظيماً والناس من الاطراف فصل الربيع يقصدها لتنقية الباطن وبينها وبين قزوين نهر اذا جاوزوا بمائها ذلك النهر تبطل خاصيته وقد حمل من ذلك الماء الى قزوين فى جرار واستعمل ولم يعمل شيئًا ومن خاصية هذا الماء ان احداً يقدر ان يشرب منه خمسة ارطال او ستة بخلاف غيره ❁

اردبيل مدينة باذربيجان حصينة طيّبة التربة عذبة الماء لطيفة الهواء فى ظاهرها وباطنها انهار كثيرة ومع ذلك فليس بها شىء من الاشجار الّا لها فاكهة والمدينة فى فضاء فسيح واحاط بجميع ذلك الفضاء الجبال بينها وبين المدينة من كلّ صوب مسيرة يوم ومن عجايبها انه اذا غرس فى ذلك الفضاء لا يفلح الغرس وذلك لامر خفى لا اطلاع عليه، بناها فيروز الملك وهى من البحر على يومين بينهما دخلة شعراء عظيمة كثيرة الشجر جدًّا يقطعون منها الخشب الذى منه الاطباق والقصاع والخلج وفى المدينة صُنّاع كثير لاصلاحها ومن عجايبها ما ذكره ابو حامد الاندلسى قال رايت خارج المدينة فى ميدانها حجراً كبيراً كانه معمول من حديد اكبر من مايتى رطل اذا احتاج اهل المدينة الى المطر حملوا ذلك الحجر على عجلة ونقلوه الى داخل المدينة فينزل المطر ما دام الحجر فيها فاذا اخرج منها سكن المطر، والفار بها كثير جدًّا بخلاف ساير البلاد والسنانير بها عزّة ولها سوق تباع فيه ينادون عليها انها سنورة صيّادة مؤدّبة لا هرّابة ولا سرّاقة ولها تجّار وباعة ودلّالون ولها راضة وناس يعرفون، قال سندى بن شاهك وهو من الحكماء المشهورين ما اعنانى سوقة كما اعنانى اصحاب السنانير يعمدون الى سنور ياكل الفراخ والحمام ويكسر قفص القمارى والحجل والوراشين ويجعلونه فى بستوقة يشدّون راسها ثم يدحرجونها على الارض حتى تاخذه الدوّار فيجعلونه فى القفص مع الفراخ فيشغلونه الدوار عن الفراخ فاذا رآه المشترى راى عجيباً ظنّ انه ظفر بحاجته يشتريه بثمن جيّد فاذا مضى به الى البيت وزال دواره يبقى شيطاناً ياكل جميع طيوره وطيور جيرانه ولا يترك فى البيت شيئًا الّا سرق وافسد وكسر فيلقى منه التباريح، واهل اردبيل مشهورون بكثرة الاكل حكى بعض التجار

قال رايت بها راكبًا وقُدّامه طُبولٌ وبُوقات سالت عن شانه فقالوا انه تَرَاهَن على اكل تسعة ارطال ارزّ وراس بقر وقد فعل ورطل اردبيل الف واربعون درهمًا وارزّهم اذا طُبخ يصير ثلثة اضعاف فانه قد غلب ۞

ارسلان كشاد قلعة كانت على فرسخين من قزوين على قلّة جبل ذكر ان الاسماعيلية فى سنة خمس وتسعين وخمسماية جاءوا بالالات على ظهر الدوابّ اليها فى ليلة فلمّا اصبح اهل قزوين سدت مسالكها فصعب عليهم ذلك فشكوا الى ملوك الاطراف فما افادهم شيئًا حتى قال الشيخ على اليونانى وكان هو صاحب كرامات وعجايب انا اكشف عنكم هذه الغُمّة فكتب الى خوارزمشاه تكش بن ايل ارسلان بن اتسز بعلامة انك كنت فى ليلة كذا وكذا كنت وحدك تفكر فى كذا وكذا انهض لدفع هذا الشرّ عن اهل قزوين والّا لتصيبنّ فى ملكك ونفسك فلمّا قرا خوارزمشاه كتابه قال هذا سرّ ما اطّلع عليه غير الله فجاء بعساكره وحاصر القلعة واخذها صلحًا واشحنها بالسلاح والرجال وسلّمها الى المسلمين وعاد وكانت الباطنية قد نقبوا طريقًا من القلعة الى خارجها واخفوا بابها فدخلوا من ذلك النقب ليلاً فلمّا اصبحوا كانت القلعة تموج من الرجال الباطنية فقتلوا المسلمين وملكوا القلعة فبعث الشيخ الى خوارزمشاه مرّة اخرى فجاء بنفسه وحاصرها بعساكره واهل قزوين شهرين والباطنية عرفوا ان السلطان لا يرجع دون العرض فاختاروا تسليمها على امان من فيها فاجابهم السلطان الى ذلك قالوا نحن ننزل عن القلعة دفعتين فان لم تتعرّضوا للفرقة الاولى تنزل الثانية والقلعة لكم وان تعرّضتم للفرقة الاولى فالفرقة الثانية تمنعكم عن القلعة فلمّا نزلوا خدموا للسلطان وذهبوا كلّهم فانتظر المسلمون نزول الفرقة الثانية فما كان فيها احد نزلوا كلّهم دفعة فامر السلطان بتخريبها وابطال حصانتها وهى كذلك الى زماننا هذا والله الموفق ۞

ارمية بلدة حصينة باذربيجان كثيرة الثمرات واسعة الخيرات بقربها بحيرة يقال لها بحيرة أُرْمِيَّة وهى بحيرة كريهة الرايحة لا سمك فيها وفى وسط البحيرة جزيرة بها قرى وجبال وقلعة حصينة حولها رساتيق لها مزارع واستدارة البحيرة خمسون فرسخًا يخرج منها ملح يجلو شبه التوتيا وعلى ساحلها ممّا يلى الشرق عيون ينبع الماء منها واذا اصابه الهواء يستحجر ومن عجايبها ما ذكر صاحب تحفة الغرايب ان فى بطايح بحر ارمية سمكة تتخذ من دهنه ومن الموم شمعة وتنصب على طرف سفينة فارغة تخلى لمشى على وجه الماء فان السمك ياتى بنور ذلك الشمع وترمى نفسها فى السفينة حتى تمتلى

السفينة من السمك ᵉولتكن سفينة مقعّرة حتى لا ᶠيُفلت السمك عنها ۞

اسنوناوند قلعة مشهورة بدنباوند من اعمال الرى وهى من القلاع القديمة والحصون الحصينة عمرت منذ ثلثة الاف سنة لم يعرف انها اخذت قهرًا الى ان تحصن بها ابن خوارزمشاه ركن الدين غورسايجى عند ورود التتر سنة ثمان عشرة وستماية وقد عرض عليه استوناوند واردهن فترجّح استوناوند فى نظره مع حصانة اردهن قالوا لو كان على اردهن رجل واحد لم توخذ منه قهرًا ابدًا الّا اذا عازه الميرة فتحصن بها فعلم التتر به ونزلوا عليها وجمعوا حطبًا كثيرًا جعلوه حولها ثم اضرموا فيه النار فانصدع صخرها وتفتّت وزالت حصانتها ثم صعدوا وابن خوارزمشاه قاتل حتى قتل ۞

اسفجين قرية من قرى همذان من ناحية يقال لها وبحر بها منارة الحوافر وهى منارة عالية من حوافر حمر الوحش حكى احمد بن محمد بن اسحق الهمذانى ان شابور بن اردشير الملك حكم منجموه انه يزول الملك عنه ويشقى ثم يعود اليه فقال لهم ما علامة عود الملك قالوا اذا اكلت خبزًا من الذهب على مايدة من الحديد فلمّا ذهب ملكه خرج وحده تخفضه ارض وترفعه اخرى الى ان صار الى هذه القرية اجر نفسه من شيخ القرية يزرع له نهارًا ويطرد الوحش عن الزرع ليلاً فبقى على ذلك مدّة وكان نفسه نفس الملوك فراى شيخ القرية منه امانة وجلادة زوّج بنته منه فلمّا تمّ على ذلك اربع سنين وانقضت ايام بوسه اتّفق ان كان فى القرية عرس اجتمع فيه رجالهم ونساؤهم وكانت امراة شابور تحمل اليه كلّ يوم طعامه فكانت فى ذلك اليوم اشتغلت عنه الى ما بعد العصر فلمّا ذكرت عادت الى بيتها فما وجدت الّا قرصين من الدخن فحملته اليه فوجدته يسقى الزرع وبينها وبينه ساقية فدّ المسحاة اليها فجعلت القرصين عليها فقعد ياكلهما فتذكّر قول المنجّمين اكل خبز الذهب على مايدة الحديد فعرف ان ايام البوس انقضت فظهر للناس واجتمع عليه العساكر وعاد الى ملكه فقالوا ما اشدّ شىء عليك فى ايام البوس قال طرد الوحوش عن الزرع بالليل فصادوا فى ذلك الموضع من حمر الوحش ما لا يحصى وامر ان يبنى من حوافرها منارة فبنوا منارة ارتفاعها خمسون ذراعًا ودورتها ثلثون مصمتة بالكلس والحجارة وحوافر الوحش حولها مسمّرة بالمسامير والمنارة مشهورة فى هذا الموضع الى زماننا ۞

اسفرايين بلدة بارض خراسان مشهورة اهلها اهل الخير والصلاح من مفاخرها

e) *a.b* ولكن, *d* ولتكون f) *a.b* ينقلب, *d* ينقلب

ابو الفتوح محمد بن الفضل الاسفرائينى كان اماماً فاضلاً عالماً زاهداً اسرع الناس عند السوال جواباً واسكتهم عند الايراد خطاباً مع صحّة العقيدة والخصال الجيدة وقلّة الالتفات الى الدنيا وذويها سكن بغداد مدّة فلمّا عزم العود الى خراسان شكى اليه اصحابه من مفارقته فقال لعلّ الله اراد ان تكون تربتى فى جوار رجل صالح فلمّا وصل الى بسطام فارق الدنيا ودفن بجنب الشيخ ابى يزيد البسطامى وحكى شيخ الصوفية ببسطام وهو عيسى بن عيسى قال رايت ابا يزيد فى النوم يقول يصل الينا ضيفٌ فاكرموه فوصل فى تلك الايام الشيخ ابو الفتح وفارق الدنيا وكنتُ جعلت لنفسى موضعاً عند تربة الشيخ ابى يزيد فآثرت الشيخ ابا الفتح به ودفنته بجنب ابى يزيد ✿

أشترويين ضيعة كبيرة من ضياع قزوين على مرحلتين منها وانها كانت قرية غناء كثيرة الخيرات وافرة الغلّات نزل بها الشيخ نور الدين محمد بن خالد الجيلى وكان رجلاً عظيم الشان صاحب الايات والكرامات اتّخذها وطناً وتزوّج بها فحلّت بها البركة وصارت اعمر ممّا كانت واوفر ريعاً واكثر اهلاً وكان الشيخ يزرع بها شيئًا يسيراً فيحصل منه ريع كثير يفى بنفقته اهله وضيافة زوّاره وكان الشيخ كثير الزوّار يقصده الناس من الاطراف ومن العجب انه وقع بتلك الارض فى بعض السنين جرادٌ ما ترك رطبها ولا يابسها وما تعرّضتْ لزرع الشيخ بسوء وكانت تلك القرية محطّ الرحال ومحلّ البركة بوجود هذا الشيخ الى ان جهلت سفهاؤها نعم الله تعالى عليهم بجوار هذا الشيخ فقالوا ان زروعنا تيبس بسبب زرع الشيخ لان الماء يقصر عن زروعنا بسبب زرعه فلمّا سمع الشيخ ذلك فارق تلك القرية وتحوّل باهله الى قزوين فى سنة اربع عشرة وستماية فلمّا خرج الشيخ منها كانت كبيْت تُزع عماده وانهارت قبابُها وانقطع الماء الذى كانوا يبخلون به على الشيخ فأخرج دهاقينها اموالاً كثيرة لعمارة القناة فما افادهم شيئًا والى الان هى خراب ✿

أصفهان مدينة عظيمة من اعلا المدن ومشاهيرها جامعة لاشتات الاوصاف الجيدة من طيب التربة وصحّة الهوآء وعذوبة الماء وصفاء الجوّ وصحّة الابدان وحسن صورة اهلها وحذقهم فى العلوم والصناعات حتى قالوا كلّ شىء استقصى صُنّاع اصفهان فى تحسينها عجز عنها صناع جميع البلدان قال الشاعر

لست آسى من اصفهان على شىء ... سوى مائها الرحيق الزلال
ونسيم الصبا ومخرق الريح ... وجوّ خالٍ على كلّ حال

يبقى التُفّاح بها غضًّا سنةً والحنطة لا تتسوّس بها واللحم لا تتغيّر اياماً

والمدينة القديمة تسمى جَى قالوا انها من بناء الاسكندر والمدينة العظمى تسمّى اليهودية وذلك ان بُختنصّر اخذ اسارى بيت المقدس اهل الحرف والصناعات فلمّا وصلوا الى موضع اصفهان وجدوا ماءها وهوآءها وتربتها شبيهة ببيت المقدس اختاروها للوطن اقاموا بها وعمروها وهى مدينة ترابها كحل وحشيشها زعفران ونيم ذبابها عسل، من عجايبها امر تُفّاحها فانها ما دامت فى اصفهان لا يكون لها كثيرُ رايحة فاذا اخرجت منها فاحت رايحتها حتى لو كانت تفاحة فى قَفْل لا يبقى فى القفل احد الّا يحسّن برايحتها وبها نوع من الكمثرى يقال له ^ا^مَلَجى ليس فى شىء من البلاد مثله وصلوا شجرة الكمثرى بشجرة الخلاف فتاتى بثمرة لذيذة جدًّا ولصُنّاعها يد باسطة فى تدقيق الصناعات لا ترى خطوطًا كخطوط اهل اصفهان ولا تزويقًا كتزويقهم وهكذا صنّاعهم فى كلّ فنّ فاقوا جميع الصُّنّاع حتى ان نسّاجها ينسج خمارًا من القطن اربعة اذرع وزنها اربعة مثاقيل والفخّار يعمل كوزًا وزنه اربعة مثاقيل يسع لثمانية ارطال ماء وقسّ على هذا جميع صناعاتهم، وامّا ارباب العلوم كالفقهاء والادباء والمنجّمين والاطبّاء فاكثر من اهل كلّ مدينة سيما فحول الشعراء اصحاب الدواوين فاقوا غيرهم بلطافة الكلام وحسن المعانى وعجيب التشبيه وبديع الاقتراح مثل رفيع فارسى دبير وكمال زياد وشرف شفروه وعزّ شفروه وجمال عبد الرزّاق وكمال اسماعيل وبمن مكّى فهولاء اصحاب الدواوين الكبار لا نظير لهم فى غير اصفهان، وينسب اليها الاديب الفاضل ابو الفرج الاصفهانى صاحب كتاب الاغانى ذكر فى ذلك اخبار العرب وعجايبها واحسن اشعارهم كتاب فى غاية الحسن كثير الفوايد لم يسبقه فى ذلك احد، وينسب اليها الاستاذ ابو بكر ابن فورك كان اشعريًّا لا تاخذه فى الله لومة لايم يدرّس ببغداد مدّة وكان جامعًا لانواع العلوم صنّف اكثر من مائة مجلد فى الفقه والتفسير واصول الدين ثم ورد نيسابور فبنوا له دارًا ومدرسةً قال الاستاذ ابو القسم القُشَيْرى حكى ابو بكر ابن فورك قال حملت الى شيراز مقيدًا لفتنة فى الدين فَوَافَيْنا البلدَ ليلاً فلمّا اسفر النهار ورايت فى مسجد على محرابه مكتوبًا اليس الله بكافٍ عبدَهُ فعلمت ان الامر سهل وطِبْتُ به نفسًا وكان الامر كذلك ثم دعى الى غزنة وجرت له بها مناظرات مع الكرامية فلمّا عاد سُمّ فى الطريق ودرج ودفن بنيسابور ومشهده ظاهر بها يستسقى به ويجاب الدعاء فيه، وينسب اليها الحافظ ابو نُعَيْم الاصفهانى واحد عصره وفريد دهره

a) *a.b* ملحى, *d* ابلحى

هو صاحب حُلية الاولياء وله تصانيف كثيرة وله كرامات حكى ان اهل اصفهان تعصّبوا عليه ومنعوه من الجامع فبعث السلطان محمود اليهم واليـاً فوثبوا اليه وقتلوه فذهب السلطـان اليهم بنفسه وآمنهم حتى اطمانـوا ثم قصدهم يوم الجمعة واخذ ابواب الجامع وقتل فيهم مقتلة عظيمة فمن كان فى الجامع قتل والحافظ ابو نعيم كان ممنوعاً من الجامع سلم ، وينسب اليها صدر الدين عبد اللطيف الخجندى كان رئيساً مطاعاً فى اصفهان عالماً واعظاً شاعراً يهابه السلاطين ويتبعه مائة الف مسلح محمد بن ايلدكز اتابك السلجوقية اخذه معه لا يخلّيه يرجع الى اصفهان مدّة مديدة لانه ما اراد ان يقبض عليه ظاهراً ولا ان يخلّيه لانه يخاف شرّه فكان يستصحبه فاتّخذ يوماً مجلس الوعظ واتابك حاضر فى مجلس وعظه وله ابنان صغيران واقفـان بين يديه فصدر الدين شاهد ذلك على المنبر اتّخذ الفرصة وانشد

شاه با بندگان جفا نكند ورکند رحمتش رها نكند
عدل خسرو كجا بديد آيد درجهان كر كسى خطا نكند
هر كرا طفلكان خرد بود پدر از طفلكان جدا نكند

بكى اتابك بكاءً شديداً وكان ملكاً عادلاً رحيماً رحمه الله وتوفّى صدر الدين فى شوال سنة ثلث وعشرين وخمسماية ، ذكر ان اهل اصفهان موصوفون بالشحّ نقل عن الصاحب ابى القسم ابن عبّاد وزير مجد الدولة من آل بويه انه كان يقول لاصحابه اذا اراد دخول اصفهان من له حاجة فليسال قبل دخول اصفهان فانى اذا دخلتها وجدتُّ فى نفسى شُحّاً لم اجد فى غيرهـا ، حكى رجل انه تصدّق برغيف على ضرير باصفهان فقال الضرير احسن الله غربتك فقال الرجل كيف عرفت غربتى قال لانى منذ ثلثين سنة ما اعطانى احد رغيفاً صحيحـاً ، وحدث الامير حسام الدين النعمان ان البقر باصفهان يقوى حتى لو حصل فيهـا العجف ما يكون بعد مدّة يسيرة يبقى قويّاً سميناً حتى يعصى ولا ينقاد ، بها مسجد يسمّى مسجد خوشينه زعموا ان من حلف كاذباً فى هذا المسجد تختلّ اعضاؤه وهذا امر مستفيض عند اهل اصفهـان ، بهـا نهر زرنرود وهو موصوف بعذوبة الماء ولطافته يغسل الغزل الخشن بهذا الماء يبقى ليناً ناعماً مثل الحرير مخرجه من قرية يقال لهـا بناكان ويجتمع اليه مياه كثيرة فيعظم امره ويمتدّ ويسقى بساتين اصفهـان ورساتيقهـا ثم يمرّ على مدينة اصفهان ويغور فى رمال هنـاك ويخرج بكرمان على ستّين فرسخـاً من الموضع الذى يغور فيه فيسقى مواضع بكرمان ثم يصب فى بحر الهند ذكر انهم

اخذوا قصبة وعلموها بعلايم وارسلوها فى الموضع الذى يغور فيه فوجدوها بعينها بارض كرمان فاستدلّوا بذلك على انه نهر زرنبروذ ۞

افشنة قرية من ناحية خَرْمَيْثَن من ضياع بخارا قال ابو عبيد الجوزجانى حدّثنى استاذى ابو على الحسين بن عبد الله بن سينا ان اباه كان من بلخ انتقل الى بخارا فى زمن نوح بن نصر السامانى وتصرّف فى الاعمال وتزوّج بافشنة فولدت بها وطالعى السرطان والمشترى والزهرة فيه والقمر وعطارد فى السنبلة والمريخ فى العقرب والشمس فى الاسد وكان المشترى فى السرطان على درجة الشرف والشعرى مع الراس على درجة الطالع فكانت الكواكب كلّها فى الحظوظ قال فلمّا بلغت سنّ التمييز سلمنى الى معلم القران ثم الى معلم الادب فكان كلّ شىء قراه الصبيان على الاديب احفظها والذى كلفنى استاذى كتاب الصفات وكتاب غريب المصنّف ثم ادب الكُتّاب ثم اصلاح المنطق ثم كتاب العين ثم شعر الحماسة ثم ديوان ابن الرومى ثم تصريف المازنى ثم نحو سيبويه فحفظت تلك الكتب فى سنة ونصف ولولا تعويق الاستاذ لحفظتها بدون ذلك وهذا مع حفظى وظايف الصبيان فى المكتب فلمّا بلغت عشر سنين كان فى بخارا يتعجّبون منّى ثم شرعت فى الفقه فلمّا بلغت اثنتى عشرة سنة افتى فى بخارا على مذهب ابى حنيفة ثم شرعت فى علم الطبّ وصنّفت القانون وانا ابن ست عشرة سنة فرض نوح بن نصر السامانى فجمعوا الاطبّاء لمعالجته فجمعونى ايضا معهم فراوا معالجتى خيراً من معالجات كلّهم فصلح على يدىّ فسالت ان يوصى لخازن كُتُبه ان يعيرنى كلّ كتاب طلبت ففعل فرايت فى خزانته الحكمة من تصانيف ابى نصر ابن طرخان الفارابى فاشتغلت بتحصيل الحكمة ليلاً ونهارًا حتى حصّلتها فلمّا انتهى عمرى الى اربع وعشرين كنت افكّر فى نفسى ما كان شيئًا من العلوم انى لا اعرفه الى ههنا نقل الجوزجانى عن الشيخ الرئيس وحكى غيره ان دولة السامانية لمّا انقرضت صار مملكة ما وراء النهر لبنى سبكتكين فلمّا ولّى السلطان محمود سعى الحسّاد الى السلطان فى حقّ ابى على فهرب من بخارا الى خراسان واجتمع بصاحب نَسا فانه كان ملكًا حكيمًا فاكرمه فعرّف اعداؤه السلطان انه عند صاحب نسا فقال لوزيره اكْتُبْ الى صاحب نسا ان ابعث الينا راس ابى على فكتب الى صاحب نسا ان كان ابو على عندك فابعثْه سريعًا وكتب بعد يوم على يد قاصد آخر ان ابعث الينا راس ابى على فلمّا وصل القاصد الاول ابعده فلمّا وصل الثانى قال انه كان عندنا فمشى منذ مدّة فعزم ابو على طبرستان خدمة

شمس المعالى قابوس بن وشمكير وكان ملكًا فاضلًا حكيمًا فلمّا ورد طبرستان كان قابوس محبوسًا فى قلعة فاتى ارض الجبال مملكة آل بويه خايفًا فورد همذان وقصد فصّادًا يفصد الناس فطلب يومًا لفصد امراة فلمّا رآهـا قال الفصد لا يصلح لها وأَبَى فطلبوا غيره فلمّا فصدها غشى عليها فقالوا لابى على كنت انت مصيبًا فدبّر امرها فوصف شيئًا من المقويات فصلحتْ فتعجّبوا من ذكائه وقالوا انه طبيب جيّد ومرضت امراة من بنات الملوك وعجز الاطبّاء عن علاجها فرآها ابو على وقال مرضُها العشق فانكرت المراة قال ابو على ان شئتم أُعيّن لكم من تعشقه اذكروا اسامى من يكون صالحًا لذلك وانا اجسّ نبضها فلمّا ذكروا اسم معشوقها اضطرب نبضها وتغيّر حالها فعرف ذلك منها قالوا فما علاجها قال ان العشق تمكّن منها تمكّنًا شديدًا ان لم تزوّجوها تتلف فاشتهر عند اهل همذان انه طبيب جيّد حتى جاء ناس من بخارا خدموا لابى على خدمةَ الملوك فسال اهل همذان عنهم قالوا هذا ابو على ابن سينا فعرف بهمذان وذكروا ان شمس الدولة صاحب همذان كان مبتليًا بالقولنج فعالجه ابو على فاستوزره شمس الدولة فبقى فى وزارته مدّة وكانت دولة آل بويه متزلزلة بين اولاد الاعمام يحاربون بعضهم بعضًا فلقى من الوزارة تعبًا شديدًا حتى نهب داره وكُتُبه فلما مات شمس الدولة وجلس ابنه مكانه استعفى ابو على عن الوزارة واتّصل بعلاء الدولة صاحب اصفهان وهو كان ملكًا حكيمًا اكرم مثواه وكان عنده الى ان فارق الدنيا سنة ثمان وعشرين واربعماية عن ثمان وخمسين سنة ودفن بهمذان ۞

أَلَموت قلعة حصينة من ناحية روذبار بين قزوين وبحر الخزر على قلّة جبل وحولها وهاد لا يمكن نصب المنجنيق عليها ولا النشّاب يبلغها وهى كرسى ملك الاسماعيلية قيل ان بعض ملوك الديلم ارسل عُقَابًا للصيد وتبعه فرآه وقع على هذا الموضع فوجده موضعًا حصينًا اتّخذه قلعة وسمّاها آله اموت اى تعليم العقاب بلسان الديلم ومنهم من قال اسم القلعة بتاريخها لانها بنيت فى سنة ست واربعين واربعماية وهى موت ء ينسب اليها حسن الصباح داعى الباطنية وكان هو عارفًا بالحكمة والنجوم والهندسة والسحر ونظام الملك كان يكرمه لفضله فقال يومًا بطريق الفراسة عمّا قريب يضل هذا جمعًا من ضعفاء العوام فذهب الصباح الى مصر ودخل على المستنصر واستاذن منه ان يدعو الناس الى بيعته وكان خلفاء مصر يزعمون انهم من نسل محمد بن اسماعيل بن جعفر فعاد الصباح الى بلاد العجم حتى وصل الى ناحية روذبار راى

شخصاً على غصن شجرة ويضرب اصل الغصن بالفاس فقال فى نفسه لا اجد قوماً اجهل من هولاء فالقى [h]جرانه هناك واظهر النسك وكان كوتوال الموت رجلاً علويًّا حسن الظن فى الصباح فاحكم الصباح امره مع الناس واخرج العلوى من القلعة وكان معه صبى قال هو من نسل محمد بن اسماعيل والامامة كانت لابيه الان له واحكم اساس دعوته فيهم وقال للقوم لا بدّ للناس من معلم ومعلمكم هذا الصبى وطاعة هذا المعلم واجب عليكم فاذا رضى عنكم سعدتم فى الدنيا والاخرة ولا حاجة بكم الى شىء سوى طاعة المعلم فاستخف قومه فاطاعوه حتى صاروا يفدون انفسهم له فلمّا عرف علماء الاسلام اعتقادهم واخلالهم باركان الدين افتوا بالحادهم وجعلوا يغزونهم ويسبون منهم فقتلوا جمعًا من العظماء على يد الفداية منهم لخليفة المسترشد ونظام الملك وبكتمر صاحب ارمن وانقلمس صاحب العراق فخاف منهم ملوك جميع الاطراف، وفى زمن المستعصم ظهر شخص باليمن يدعى لخلافة فاجتمع عليه قوم بعثوا اليه قتلوه وكان شوكتهم باقية الى ان قتلوا واحدًا من عظماء التتر فحاصروهم سبع سنين فتلفوا على القلاع جوعًا وهلكوا ومنهم من نزل فقتلوهم عن آخرهم واندفع شرّهم ۞

ايذج مدينة بين اصفهان وخوزستان كثيرة الزلازل بها معادن كثيرة من عجايبها ضرب من [i]القاقلى عصارتها دوآء عجيب للنقرس وبها بحيرة تعرف بفم البوّاب ماؤها داير اذا وقع فيها شىء من لحيوان لا يغوص بل يدور فيها حتى يموت ثم يقذف الى الشطّ وبها قنطرة من عجايب الدنيا يقال لها قنطرة خُرّه زاد وهى امّ اردشير الملك مبنيّة على وادٍ يابس لا ماء فيه الّا اوان المدود من الامطار فانه حينيذ يصير بحرًا عجاجًا وفسحته على وجه الارض اكثر من الف ذراع وعمقهماية وخمسون ذراعًا وقد ابتدأ بعمل هذه القنطرة من اسفلها الى ان بلغ بها وجه الارض بالرصاص ولحديد وكلّما علا البناء ضيق وجعل بينه وبين جنب الوادى حشوًا من خبث لحديد وصبّ عليه الرصاص حتى صارت بينه وبين وجه الارض نحوًا من اربعين ذراعًا فعقدت القنطرة عليه حتى استوت اعلاها على وجه الارض وحشى ما بينها وبين جنبى الوادى بالرصاص المخلوط بنحاتة النحاس وهذه القنطرة طاق واحد عجيب الصنعة محكم العمل وقد كان المسمعى قد قطعها فمكث دهرًا لم يتّسع لاحد ان يقوم باصلاحها فاضرّ ذلك بالسابلة وقد صار اليها اقوام ممّن يقربها واحتالوا فى قلع

h) a خرانه, b حرانه i) c الباقلى

الرصاص من حشوها بالجهد الشديد حتى اعادها ابو عبد الله محمد بن احمد القمى وزير الحسن ابن بويه فانه جمع الصُنّاع والمهندسين واستفرغ الوسع فى امرها فكان يحطّون الرجال اليها فى الزنابيل بالبكر والحبال ولم يمكنهم عقد الطاق الّا بعد سنين فانه انفق على ذلك سوى اجرة الفعلة فان اكثرهم كانوا من رستاق أيْذَج واصفهان مسخّرين ثلثماية الف وخمسين الف دينار والان فى مشاهدتها والنظر اليها عبرة للناظرين ✿

أيراوة قرية على قلّة جبل بقرب طبس كثيرة المياه والاشجار والبساتين والفواكه ولها قلعة حصينة ينسب اليها الشيخ ابو نصر الايراوى رحمه الله كان صاحب كرامات ظاهرة ذكر ان اهل القرية سالوه ان يستسقى لهم فى محْل اصابهم فسجد لله ودعا فنبعت عينٌ من الصخر الصلد وتدفقت بماء صاف عذب وفار فوراناً شديداً فوضع الشيخ يده عليه وقال اسكن باذن الله فسكن اخبر بهذا كلّه الحافظ ابن النجار شيخ المحدّثين ببغداد وقال شاهدت العين وشربت من مائها وزُرْتُ مشهد الشيخ هناك فوجدت روحاً تامّاً ✿

ايلابستان[k] قرية بين اسفرايين وجرجان من عجايبها ما ذكره صاحب تحفة الغرايب ان بها مغارة يخرج منها ماء كثير ينبع من عين فيها فربّما ينقطع ذلك الماء فى بعض السنين اشهراً فاذا دام انقطاعه يخرج اهل القرية من الرجال باحسن ثيابهم والدفوف والشبابات والملاهى الى تلك العين ويرقصون عندها ويلعبون فان الماء ينبع من العين ويجرى بعد ساعة وهو ماء كثير بقدر ما يدير رحا ✿

بابل اسم قرية كانت على شاطى نهر من انهار الفرات بارض العراق فى قديم الزمان والان ينقل الناس اجرّها بها جبٌ يعرف بجبّ دانيال عم يقصده اليهود والنصارى فى اوقات من السنة واعياد لهم ذهب اكثر الناس الى انها هى بئر هاروت وماروت ومنهم من ذهب الى ان بابل ارض العراق كلّها ومن عجايبها ما ذكر ان عمر بن الخطّاب سال دهقان الفلوجة عن عجايب بلادهم فقال عجايب بابل كثيرة لكن اعجبها امر المدن السبع كانت فى كلّ مدينة اعجوبة امّا المدينة الاولى كان الملك ينزلها وفيها بيت فى ذلك البيت صورة الارض بقُراها ورساتيقها وانهارها فتى امتنع اهل بلدة من حمل الخراج خرق انهارهم فى تلك الصورة وغرق زروعهم فحدث باهل تلك البلدة مثل ذلك حتى رجعوا عن الامتناع فيسدّ انهارهم فى الصورة فينسدّ فى بلدهم ٭ والمدينة الثانية كان فيها

k) *a* ايلان بستان

حوض عظيم فاذا جمع الملك قومه حمل كلّ واحد معه شراباً يشربه عند الملك وصبّه فى ذلك الحوض فاذا جلسوا للشرب شرب كلّ واحد منهم شرابه الذى كان معه وحمل من منزله، والمدينة الثالثة كان على بابها طبل معلّق فاذا غاب انسان من اهل تلك المدينة والتبس امره ولم يعلم حىّ هو ام ميّت دقّوا ذلك الطبل على اسمه فان كان حيًّا ارتفع صوته وان كان ميتاً لم يسمع منه صوت البتة، والمدينة الرابعة كان فيها مرآة من حديد فاذا غاب رجل عن اهله وارادوا ان يعرفوا حاله الّتى هو فيها اتوا تلك المرآة على اسمه ونظروا فيها راوه على الحالة الّتى هو فيها، والمدينة الخامسة كان على بابها عمود من نحاس وعلى راسه اوزّة من نحاس فاذا دخلها جاسوس صاحت صيحة سمعها كلّ اهل المدينة فعلموا ان جاسوساً دخل عليهم، والمدينة السادسة كان بها قاضيان جالسان على طرف ماء فاذا تقدم اليهما خصمان قرأا شيئاً وتفلا على رجليهما وامراهما بالعبور على الماء فغاص المبطل فى الماء دون المحقّ، والمدينة السابعة كانت بها شجرة كثيرة الاغصان فان جلس تحتها واحد اظلّته الى الف نفس فان زاد على الالف واحد صاروا كلّهم فى الشمس، وروى عن الاعمش ان مجاهد كان يحبّ ان يسمع من الاعاجيب ولم يسمع بشىء من الاعاجيب منها الّا صار اليه وعاينه فقدم ارض بابل فلقيه الحجّاج وساله عن سبب قدومه فقال حاجة الى راس الجالوت فارسله اليه وامره بقضاء حاجته فقال له راس الجالوت ما حاجتك قال ان ترينى هاروت وماروت فقال لبعض اليهود اذهب بهذا وادخله الى هاروت وماروت لينظر اليهما فانطلق به حتى اتى موضعاً ورفع صخرة فاذا شبه سرب فقال له اليهودى انزل وانظر اليهما ولا تذكر الله فنزل مجاهد معه فلم يزل يمشى به اليهودى حتى نظر اليهما فرآهما مثل الجبلين العظيمين منكوسين على روسهما وعليهما الحديد من اعقابهما الى ركبهما مصفّدين فلمّا رآهما مجاهد لم يملك نفسه فذكر الله فاضطربا اضطراباً شديداً حتى كاد يقطعان ما عليهما من الحديد فخرّ اليهودى ومجاهد على وجههما فلمّا سكنا رفع اليهودى راسه وقال لمجاهد اما قلت لك لا تفعل ذلك فكدنا نهلك فتعلّق مجاهد به ولم يزل يصعد به حتى خرجا ✿

بالس بليدة على ضفّة الفرات من الجانب الغربى فلم تزل الفرات تشرّق عنها قليلاً قليلاً حتى صار بينهما فى ايامنا هذه اربعة اميال ✿

بدخشان مدينة مشهورة باعلى طخارستان بها معدن البلخش المقاوم لليواقوت وقد حدث من شاهده قال انه عروق فى جبالها يكسر بها الّا ان

الجيّد قليل وبها معدن اللازورد ومعدن البجادق وهو حجر كالياقوت وبها معدن البلّور الخالص، ومن عجايبها حجر الفتيلة وهو يشبه البردى بحسب العامة انه ريش الطاير لا تحرقه النار يدهن ويشعل فيتقد مثل الفتيلة فاذا فنى الدهن بقى كما كان ولم يتغيّر شىء من صفته وهكذا كلّما وضع فى الدهن اشتعل ويتّخذ منه قناديل غلاظ للخوان فاذا اتسخت القيت فى النار فذهب عنها الدرن وصفا لونها وبها حجر يترك فى البيت المظلم يضىء شيئًا يسيرًا كلّ ذلك عن البشارى ☆

برقعيد بليدة بين الموصل ونصيبين كانت قديمًا مدينة كبيرة تمرّ القوافل يضرب باهلها المثل فى اللصوصية يقال لصّ برقعيدىّ فكانت القوافل اذا نزلت بهم لقيت منهم الأمرّين حتى ان قفلاً نزل بهم فذهبوا الى بعض جدرانها احترازًا عن اللصوص وجعلوا دوابهم تحت الجدار وامتعتهم حولها واشتغلوا بحراسة ما تباعد عن الجدار لامنهم من صوب الجدار فلما كان الليل صعد البرقعيديون السطح والقوا على الدواب كلاليب انشبوها فى برانعها وجذبوها الى السطح ولم يدر القوم الى وقت الرحيل فطلبوا الدواب فما وجدوها فذهبوا وتركوها فلمّا كثرت منهم امثال هذه الافاعيل تجنّبتهم القوافل وجعلوا طريقهم الى باشزى[l] وانتقلت الاسواق الى باشزى وخرب برقعيد والان لم يبق بها الّا طايفة صعاليك ضعفى، ينسب اليها المغنى البرقعيدى الذى يضرب به المثل فى سماجة الوجه وكراهة الصوت قال

وليل كوجه البرقعيدى ظلمة   وبرد اغانيه وطول قرونه
قطعتُ دياجيه بنوم مشرّد   كعقل سليمان بن فهد ودينه
على اولق فيه الهيباب كانه   ابو جابر فى خبطه وجنونه
الى ان بدا وجه الصباح كانه   سنا وجه قرواش وضوء جبينه ☆

بروجرد بلدة بقرب همذان طيّبة [m]خصيبة كثيرة المياه والاشجار والفواكه والثمار فواكهها تحمل الى المواضع الّتى بقربها وهى قليلة العرض طولها مقدار نصف فرسخ ارضها تنبت الزعفران من عجايبها ما ذكر انه فى قديم الزمان نزل على بابها عسكر فاصبحوا وقد مسخ العسكر حجرًا صلدًا وآثارها الى الان باقية وان كانت التماثيل بطول الزمان تشعّبت بنزول الامطار عليها وهبوب الرياح واحتراقها بحرارة الشمس لكن لا يخفى ان هذا كان انسانًا وذاك كان بهيمة وغيرها ☆

---

[l]) a.b باشرى, d باسرى   [m]) a.b حصبه, c حطينة, d حصينة

بسطام مدينة كبيرة بقومس بقرب دامغان من عجايبها انه لا يرى بها عاشق من اهلها واذا دخلها من به عشق فاذا شرب من مائها زال عنه ذلك وايضا لم يُر بها رمد قطّ وماؤها يزيل [a]البحر اذا شرب على الريق وان احتقن به يزيل بواسير الباطن والعود لا رايحة له بها ولو كان من اجود العود ويذكو بها رايحة المسك والعنبر وساير اصناف الطيب ودجاجها لا ياكل العذرة وبها حيات صغار وثّابات ، ينسب اليها سلطان العارفين ابو يزيد طيفور بن عيسى البسطامى صاحب العجايب قيل له ما اشدّ ما لقيت فى سبيل الله من نفسك قال لم يمكن وصفه فقيل ما اهون ما لقيت نفسك منك فى سبيل الله قال امّا هذا فنعم دعوتها الى شىء من الطاعات فلم تجبنى فمنعتها الماء سنة وحكى ان ابا يزيد راى فى طريق مكّة رجلاً معه حمل ثقيل فقال لابى يزيد ما اصنع بهذا الحمل فقال له احمله على بعيرك واركب انت فوقه ففعل الرجل ذلك وفى قلبه شىء فقال له ابو يزيد افعل ولا تُمار فان الله هو الحامل لا البعير فلم يقنع الرجل بذلك فقال ابو يزيد انظر ما ذا ترى فقال ارى نفسى والحمل يمشى فى الهواء والبعير يمشى فارغاً فقال له اما قلت لك ان الله هو الحامل فما صدقت حتى رايت ، وحكى انه سمع ان بعض مريديه شرب الخمر فقال له اخرج معى حتى أُعَلّمك شرب الخمر فخرج معه فادخله بعض المواخير وشرب جميع ما فى دنانها ثم تنكّس فجعل راسه على الارض ورجليه نحو الهواء وقرا القران من اوله الى آخره وقال للمريد اذا اردت شرب الخمر فهكذا ، مات سنة احدى وستّين ومايتين ببسطام وكان له هناك مشهد مزار متبرّك به وذكر بعض الصوفية ان من نام فى مشهد ابى يزيد فاذا استيقظ يرى نفسه خارجاً من المشهد ☆

البصرة هى المدينة المشهورة التى بناها المسلمون قال الشعبى مصرت البصرة قبل الكوفة بسنة ونصف وهى مدينة على قرب البحر كثيرة النخيل والاشجار سبخة التربة ملحة الماء لان المدّ ياتى من البحر يمشى الى ما فوق البصرة بثلثة ايّام وماء دجلة والفرات اذا انتهى الى البصرة خالطه ماء البحر يصير ملحاً وامّا نخيلها فكثير جدًّا قال الاصمعى سمعت الرشيد يقول نظرنا فاذا كلّ ذهب وفضّة على وجه الارض لا يبلغ ثمن نخل البصرة ، ومن عجايبها امور ثلثة احدها ان دجلة والفرات يجتمعان قرب البصرة ويصيران نهراً عظيماً يجرى من ناحية الشمال الى الجنوب فهذا يسمّونه جزرًا ثم يرجع من الجنوب الى

[a]) d البخر

الشمال ويسمّونه مدًّا يفعل ذلك فى كلّ يوم وليلة مرّتين فاذا جزر نقص نقصًا كثيرًا بحيث لو قيس لكان الذى ذهب مقدار ما بقى او اكثر وينتهى كلّ اول شهر فى الزيادة الى غايته ويسقى المواضع العالية والاراضى القاصية ثمّ يشرع فى الانتقاص فهذا كلّ يوم وليلة انقص من الذى كان قبله الى آخر الاسبوع الاول من الشهر ثمّ يشرع فى الزيادة فهذا كلّ يوم وليلة اكثر من الذى قبله الى نصف الشهر ثمّ ياخذ فى النقص الى آخر الاسبوع ثمّ فى الزيادة الى آخر الشهر وهكذا ابدًا لا يختلّ هذا القانون ولا يتغيّر، وثانيها انك لو التمست ذبابة على رطبها على النخل او فى [o]جواخينها او معاصرها ما وجدت الّا فى الفرط ولو ان معصرة دون [p]الفيض او تمرة منبوذة دون المسناة لما استبنتها من كثرة الذبّان وذكروا ان ذلك لطلسم، وثالثها ان الغربان القواطع فى الخريف تسوّد جميع نخل البصرة واشجارها حتى لا يرى غصن الّا وعليه منها ولم يوجد فى جميع الدهر غراب ساقط على نخلة غير مصرومة ولو بقى عليها عذق واحد ومناقير الغربان كالمعاول والتمر فى ذلك الوقت على الاعذاق غير متماسك فلو لا لطف الله تعالى لتساقطت كلّها بنقر الغربان ثمّ تنتظر صرامها فاذا تمّ الصرام رايتها تخلّلت اصول الكرب فلا تدع حشفة الّا استخرجتها فسبحان من قدر ذلك لطفًا بعباده، قال الجاحظ من عيوب البصرة اختلاف هواءها فى يوم واحد فانهم يلبسون [q]القُمُص مرّة والمبطنات مرّة لاختلاف جواهر الساعات ومن ظريف ما قيل فى اختلاف هواء البصرة قول ابن لنكك نحن بالبصرة فى لون من العيش ظريف

نحن ما هبّت شمال بين جنات وريف فاذا هبّت جنوب فكانا فى كنيف

ومن متنزّهاتها وادى القصر ذكر الخليل ان اباه مرّ بوادى القصر فراى ارضًا كالكافور وضبًّا محترشًا وغزالًا وسمكًا وصيادة وغناء ملاح على سكانه وحداء جمال خلف بعيره فقال

يا وادى القصر نعم القصر والوادى فى منزل حاضر ان شيت او بادى

ترقا به السفن والظلمان حاضرة والضبّ والنون والملّاح والحادى،

حكى ان عبيد الله بن زياد بن ابيه بنى بالبصرة دارًا عجيبة سمّاها البيضاء والناس يدخلونها وينفرّجون عليها فدخلها اعرابى قال لا ينتفع بها صاحبها ودخلها آخر وقال اتبنون بكلّ ريع آية تعبثون فقيل ذلك لعبيد الله قال لهما لاى شىء قلتم ما قلتم قال الاعرابى لانى رايت فيها اسدًا كالحًا وكلبًا نابحًا

o) *a.b.c* جواحينها, *d* جوانيبها p) *d* القبض q) *a.b.c* القمط, *d* القميص

وكبشًا ناطحًا وكان كما قال ما انتفع بها عبيد الله اخرجه اهل البصرة منهـا
وقال الاخر اية من كتاب الله عرضت لى قراتها فقال والله لافعلن بك ما فى الاية
الاخرى واذا بطشتم بطشتم جبّارين فامر ان يبنى عليه ركن من اركان قصره ؞
وينسب اليهـا ابو سعيد لحسن بن ابى لحسن البصرى اوحد زمانه سـاله
الحجّاج وقال ما تقول فى عثمـان وعلى قال اقول ما قال من هو خير منّى عند من
هو شرّ منك قال من هو قال موسى عم حين سـاله فرعون ما بال القرون الاولى قال
علمها عند ربّى فى كتاب لا يضلّ ربّى ولا ينسى علم عثمان وعلى عند الله فقال
انت سيّد العلمـاء يابا سعيد ؞ وحكى ان رجلاً قال للحسن فلان اغتـابك
فبعث الى ذلك الرجل طبقا حلاوى وقال بلغنى انك نقلت حسنـاتك الى
ديوانى فكافيتك بهذا وحكى ان ليلة وفاته راى رجل فى منامه مناديًا ينـادى
ان الله اصطفى آدم ونوحـاً وآل ابرهيم وآل عمران على العـالمين واصطفى
لحسن البصرى على اهل زمانه ؞ توفى سنة عشر وماية عن ثمان وثمانين سنة ؞
وينسب اليها ابو بكر محمد ابن سيرين وهو مولى انس بن مالك كان شابًّا
حسن الوجه بزّازًا طلب منه بعض نساء الملوك ثيابًا للشرى فلمـا حصل فى
دارها مع ثيـابه راودته عن نفسه فقـال امهلينى حتى اقضى حـاجتى فانى
حاقن فلمّا دخل بيت الطهارة لطخ جميع بدنه بالنجـاسة وخرج فراته على
تلك الحالة نفرت منه واخرجته ؞ وحكى انه راى يوسف الصديق عم فى نومه
فقال له يا نبى الله حالك عجيب مع اوليك النسوة فقـال له وحالك ايضـا
عجيب اعطـاه الله علم تاويل الرويا جاءه رجل قال رايت فى نومى كانّى اعلّق
الجواهر على الخنازير فقال له تعلّم الحكمة لمن ليس اهلاً لهـا وجاءه رجل آخر
وقال رايت كانى اختم افواه الرجال وفروج النساء فقال موذن انت قال نعم فقال
توذن فى رمضـان قبل طلوع الفجر وجـاءه رجل آخر وقال رايت كانى اصبّ
الزيت فى وسط الزيتون فقال له عندك جارية قال نعم قال اكشف عن حالها
كانها امّك توفى ابن سيرين سنة ماية وعشر عن سبع وسبعين سنة ؞
وينسب اليهـا عمرو بن عبيد كان عالمـاً زاهدًا ورعًا كان بينه وبين السفـاح
والمنصور قبل خلافتهمـا معرفة وكانوا خـائفين متواترين وعمرو بن عبيـد
يعاودهما فى قضاء حاجتهمـا فلمـا صارت الخلافة الى المنصور عصى عليه اهل
البصرة فجاء بنفسه بخراب البصرة اهل البصرة تعلّقوا بعمرو بن عبيد وسـاله
ان يشفع لهم فركب حمارًا وعليه نعلان من لحوص وذهب الى المنصور فلمّـا رآه
اكرمه وقبل شفاعته وساله ان يقبل منه مالاً فابى قبول المـال فالحّ عليه المنصور

فابى فحلف المنصور ان يقبله فحلف هو ان لا يقبله وكان المهدى بن المنصور حاضراً فقال يا عمّ ايحلف الخليفة وتحلف انت فقال نعم للخليفة ما يكفّر به يمينه وليس لعمّك ما يكفر به يمينه وقام من عنده خرج والمنصور يقول كلّكم يمشى رويد كلّكم يطلب صيد غير عمرو بن عبيد، وحكى ان رجلاً قال له فلان لم يزل يذكرك بالسوء فقال والله ما راعيت حقّ مجالسته حين نقلت الىّ حديثه ولا راعيت حقّى حين بلغتنى عن اخى ما اكرهه اعلم ان الموت يعمّنا والبعث يحشرنا والقيمة تجمعنا والله يحكم بيننا، وحكى انه مرّ على قوم وقوف قال ما وقوفهم قالوا السلطان يقطع يد سارق قال سارق العلانية يقطع يد سارق السرّ،

وينسب اليها القاضى ابو بكر ابن الطيّب الباقلانى كان اماماً عالماً فاضلاً ولمّا سمع الشيخ ابو القسم ابن برهان كلام القاضى ابى بكر ومناظرته قال ما سمعت كلام احد من الفقهاء والخطباء والبلغاء مثل هذا وتعجّب من فصاحته وبلاغته وحسن تقريره وزعم بعضهم انه هو المبعوث على راس المائة الرابعة لتجديد امر الدين وله تصانيف كثيرة وكان مشهوراً بوفور العلم وحسن الجواب حضر بعض محافل النظر وكان اشعريّ الاعتقاد فقال ابن المعلم قد جاء الشيطان وابن المعلم كان شيخ الشيعة فسمع القاضى ابو بكر ما قاله فقال الم تر انا ارسلنا الشياطين على الكافرين تؤزّهم ازّاً، وحكى ان عضد الدولة اراد ان يبعث رسولاً الى الروم وقال ان النصارى يسالون ويناظرون فمن يصلح قالوا ليس لهم مثل القاضى ابى بكر فانه يناظرهم ويغلبهم فى كلّ ما يقولونه فبعثه الى قيصر الروم فلمّا اراد الدخول عليه علم الرومى انه لا يخدم كما هى عادة الرسل فاتّخذ الباب الذى يدخل منه الى قيصر باباً [1]نصّاً من اراد دخوله ينحنى فلمّا وصل القاضى الى ذلك عرف الحال ادار ظهره الى الباب ودخل راكعاً ظهره الى الباب فتعجّب قيصر من فطنته ووقع فى نفسه هيبته فلمّا ادّى الرسالة راى عنده بعض الرهابين فقال له القاضى مستهزياً كيف انت وكيف الاولاد فقال له قيصر انك لسان الامّة ومقدم علماء هذه الملّة اما علمت ان هولاء متنزّهون عن الاهل والولد فقال القاضى انكم لا تنزّهون الله عن الاهل والولد وتنزّهون هولاء فهولاء اجلّ عندكم من الله تعالى وقال بعض طاغية الروم للقاضى اخبرنى عن زوجة نبيّكم عايشة وما قيل فيها قال القاضى قيل فى حقّ عايشة ما قيل فى حقّ مريم بنت عمران وعايشة ما ولدت ومريم

[1]) c als Glosse اى قصيرا, *d* نصبا

ولدت وقد برّا الله تعالى كلّ واحدة منهما، وحكى بعض الصالحين انه لمّا توفى القاضى ابو بكر رايت فى منامى جمعًا عليهم ثياب بيض ولهم وجوه حسنة وروايح طيبة قلت لهم من اين جيتم قالوا من زيارة القاضى ابى بكر الاشعرى قلت ما فعل الله به قالوا غفر الله له ورفع درجته فمشيت اليه فرايته وعليه ثياب حسنة فى روضة خضرة نضرة فهممت ان اساله عن حاله فسمعته يقرأ بصوت عالٍ هاوم اقروا كتابيه انى ظننت انى ملاق حسابيه فهو فى عيشة راضية فى جنّة عالية ۞

بغداد امّ الدنيا وسيّدة البلاد وجنّة الارض ومدينة السلام وقبّة الاسلام ومجمع الرافدَيْن ومعدن الظرايف ومنشا ارباب الغايات هواؤها الطف من كلّ هواء وماؤها اعذب من كلّ ماء وتربتها اطيب من كلّ تربة ونسيمها ارقّ من كلّ نسيم بناها المنصور ابو جعفر عبد الله بن محمد بن على بن عبد الله بن عبّاس ولمّا اراد المنصور بناء مدينة بعث رُوّادًا يرتاد موضعًا قال له ارى يا امير المومنين ان تبنى على شاطى دجلة تجلب اليها الميرة والامتعة من البرّ والبحر وتاتيها المادة من دجلة والفرات وتحمل اليها ظرايف الهند والصين وتاتيها ميرة ارمينية واذربيجان وديار بكر وربيعة لا يحمل الجندَ الكثير الّا مثل هذا الموضع فاعجب المنصور قوله وامر المنجّمين وفيهم نوبخت اختيار وقت للبناء فاختاروا طالع القوس الدرجة الّتى كانت الشمس فيها فاتّفقوا على ان هذا الطالع ممّا يدلّ على كثرة العمارة وطول البقاء واجتماع الناس فيها وسلامتهم عن الاعداء فاستحسن المنصور ذلك ثمّ قال نوبخت وخلّة اخرى يا امير المومنين قال وما هى قال لا يتّفق بها موت خليفة فتبسّم المنصور وقال الحمد لله على ذلك وكان كما قال فان المنصور مات حاجًّا والمهدى مات بماسبذان والهادى بعيسياباد والرشيد بطوس والامين اخذ فى شبارته وقتل بالجانب الشرقى والمامون بطرسوس والمعتصم والواثق والمتوكّل والمستنصر بسامرّا ثمّ انتقل الخلفاء الى التاج وتعطّلت مدينة المنصور من الخلفاء قال عمارة بن عقيل

اعاينت فى طول من الارض او عرض ... كبغداد من دار بها مسكن الخفض
صفا العيش فى بغداد واخضرّ عوده ... وعيش سواها غير خفض ولا غضّ
قضى ربّها ان لا يموت خليفة ... بها انه ما شاء فى خلقه يقضى

ذكر ابو بكر الخطيب ان المنصور بنى مدينة بالجانب الغربى ووضع اللبنة الاولة بيده وجعل داره وجامعها فى وسطها وبنى فيها قبّة فوق ايوان كان علوها ثمانين ذراعًا والقبّة خضراء على راسها تمثال فارس بيده رمح فاذا راوا ذلك

التمثال استقبل بعض الجهات ومدّت رمحه نحوها علموا ان بعض الخوارج يظهر من تلك الجهة فلا يطول الوقت حتى ياتى الخبر ان خارجيًّا ظهر من تلك الجهة وقد سقط راس هذه القبّة سنة تسع وعشرين وثلثماية فى يوم مطير ريّح وكانت تلك القبّة علم بغداد وتاج البلد ومأثرة بنى العباس، وكان بجانبها الشرقى محلّة تسمّى باب الطاق كان بها سوق الطير فاعتقدوا ان من تعسّر عليه شىء من الامور فاشترى طيرًا من باب الطاق وارسله سهل عليه ذلك الامر وكان عبد الله بن طاهر طال مقامه ببغداد ولم يحصل له اذن الخليفة فاجتاز يومًا بباب الطاق فراى قمرية تنوح فامر بشرائها واطلاقها فامتنع صاحبها ان يبيعها الّا بخمسماية درهم فاشتراها واطلقها وانشا يقول

ناحت مطوّقة بباب الطاق ... فجرت سوابق دمعى المهراق
كانت تُغَرّد بالاراك وربّما ... كانت تغرّد فى فروع الساق
فرمى [1]الفراق بها العراق فاصبحت ... بعد الاراك تنوح فى [2]الاشواق
فجعت بافراخ فاسبل دمعها ... ان الدموع تبوح بالمشتاق
تَعِس الفراق وتبّ حبلُ وتينه ... وسقاه من سمّ الاساود ساقى
ماذا اراد بقصده قمرية ... لم تدر ما بغداد فى الافاق
فى مثل ما بك يا حمامة فاسلى ... من فكّ اسرك ان يحلّ وثاقى

هذه صفة المدينة الغربية والان لم يبق منها اثر وبغداد عبارة عن المدينة الشرقية كان اصلها قصر جعفر بن يحيى البرمكى والان هى مدينة عظيمة كثيرة الاهل والخيرات والثمرات تجبى اليها لطايف الدنيا وظرايف العالم اذ ما من متاع ثمين ولا عرض نفيس الّا ويحمل اليها فهى مجمع لطيّبات الدنيا ومحاسنها ومعدن لارباب الغايات واحاد الدهر فى كلّ علم وصنعة وبها حريم الخلافة وعليه سور ابتداؤه من دجلة وانتهاؤه الى دجلة كشبه الهلال وله ابواب باب سوق التمر باب شاهق البناء عالٍ اغلق من اول ايّام الناصر واستمرّ غلقه ذكر ان المسترشد خرج منه فاصابه ما اصابه فتطيّروا به واغلقوه وباب النوبى وعنده العتبة الّتى يقبّلها الملوك والرسل اذا قدموا بغداد وباب العامة وعليه باب عظيم من الحديد نقله المعتصم من عمورية لم ير مصراعان اكبر منهما من الحديد، ومن عجايبها دار الشجرة من ابنية المقتدر بالله دار فيحاء ذات بساتين مونقة وانّما سُمّيت بذلك لشجرة كانت هناك من الذهب والفضّة فى وسط بركة كبيرة امام ابوابها ولها من الذهب والفضّة ثمانية عشر غصنًا

[1] العراق c [2] الاسواق c

ولكلّ غصن فروع كثيرة مكلّلة بانواع الجواهر على شكل الثمار وعلى اغصانها انواع الطير من الذهب والفضّة اذا هبّت الهواء سمعت منها الهدير والصفير وفى جانب الدار عن يمين البركة تمثال خمسة عشر فارساً ومثله عن يسار البركة قد البسوا انواع الحرير المدبّج مقلدين بالسيوف وفى ايديهم المطارد يحركون على خطّ واحد فيظنّ ان كلّ واحد قاصد الى صاحبه، ومن مفاخرها المدرسة التى انشاها المستنصر بالله لم يبن مثلها قبلها فى حسن عمارتها ورفعة بنائها وطيب موضعها على شاطى دجلة واحد جوانبها فى الماء لم يعرف موضع اكثر منها اوقافًا ولا ارفه منها سكانًا وعلى باب المدرسة ايوان ركب فى صدره صندوق الساعات على وضع عجيب يعرف منه اوقات الصلوات وانقضاء الساعات الزمانية نهارًا وليلاً قال ابو الفرج عبد الرحمن ابن الجوزى

يا ايّها المنصور يا مالكاً ... برأيه صعبُ الليالى يهون
شيّدت لله ورضوانه ... اشرف بنيان تروق العيون
ايوان حسن وصفه مدهش ... يُحار فى منظره الناظرون
تهدى الى الطاعات ساعاته ... النّاس وبالنجم هم يهتدون
صُوّر فيه فلك داير ... والشمس تجرى ما لها من سكون
دايرة من لازورد حَلَتْ ... نقطة تبرٍ فيه سرّ مصون
فتلك فى الشكل وهذا معا ... كشمل هاء رُكّبت وسط نون
فهى لاحياء العلى والندى ... دايرة مركزها العالمون

وامّا اولوا الفضل من العلماء والزهّاد والعبّاد والادباء والشعراء والصنّاع فلا يعلم عددهم الّا الله ولنذكر بعض مشاهيرها ان شاء الله، ينسب اليها القاضى ابو يوسف ذكر انه كان رآه رجل يهودى وقت الظهيرة يمشى راكبًا على بغلة واليهودى يمشى راجلاً جايعاً ضعيفًا فقال للقاضى اليس نبيّكم يقول الدنيا سجن المومن وجنّة الكافر قال نعم قال فانت فى السجن وانا فى الجنّة والحالة هذه فقال القاضى نعم يا عدوّ الله بالنسبة الى ما اعد الله لى من الكرامة فى الاخرة فى السجن وانت بالنسبة الى ما اعد الله لك فى الاخرة من العذاب فى الجنّة، وحكى ان الهادى الخليفة اشترى جارية فاستفتى فقال الفقهاء لا بُدّ من الاستبراء او الاعتاق والتزويج فقال القاضى ابو يوسف زوّجها من بعض اصحابك وهو يطلّقها قبل الدخول وحلّت لك، وحكى ان الرشيد قال لزبيدة انت طالق ثلثاً ان بتّ الليلة فى مملكتى فاستفتوا فى ذلك فقال ابو يوسف تبيت فى بعض المساجد فان المساجد لله فولّاه القضاء بجميع مملكته، وحكى

ان زبيدة قالت للرشيد انت من اهل النار فقال لها ان كنت من اهل النار فانت طالق ثلثاً فسالوا عنه فقال هل يخاف مقام ربّه قالوا نعم قال فلا يقع الطلاق لان الله تعالى يقول ولمن خاف مقام ربّه جنّتان، وينسب اليها القاضى يحيى بن اكثم كان فاضلاً غزير العلم ذكى الطبع لطيفاً حسن الصورة حلو الكلام كان المامون يرى له لا يفارقه ويضرب به المثل فى الذكاء وتّى القضاء وهو ابن سبع عشرة سنة فقال بعض الحاضرين فى مجلس الخليفة اصلح الله القاضى كم يكون سنّ عمره فعلم يحيى انه قصد بذلك استحقاره لقلّة سنه فقال سنّ عمرى مثل سنّ عمر بن عتّاب بن اسيد حين ولّاه رسول الله عم قضاء مكّة فتعجّب الحاضرون من جوابه، وحكى انه كان ناظر الوقوف ببغداد فوقف الصبيان له وقالوا يا ابا سعيد اعطنا حقّنا فامر بحبسهم فقيل له لم حبست الصبيان وقد طلبوا حقّهم فقال هولاء يستحقّون ابلغ من ذلك انهم شبّهونى بابى سعيد اللوطى من مدينة كذا وكان هذا قصدهم فما فات القاضى ذلك، وحكى انه اجتاز بجمع من مماليك الخليفة صبياناً حساناً فقال لهم لو لا انتم لكنّا مومنين فعرف المامون ذلك فامر ان يذهب كلّ يوم الى باب داره اربعماية مملوك حسن الصورة حتى اذا ركب يمشون فى خدمته الى دار الخلافة ركاباً،

وينسب اليها ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل كان اصله من مرو وجىء به حملاً الى بغداد فنشأ بها فلمّا كان ايام المعتصم وقع فى محنة المعتزلة جمع المعتصم بينه وبين المعتزلة وكبيرهم القاضى ابو داود قالوا ان القران مخلوق قال لهم احمد ما الدليل على ذلك قالوا قوله تعالى وما ياتيهم من ذكر من ربّهم محدث فقال لهم احمد المراد من الذكر ههنا الذكر عند قوله تعالى صٓ والقران ذى الذكر فالذكر مضاف الى القران فيكون غير القران وههنا مطلق وفى صٓ مقيّد فيجب حمل المطلق على المقيّد فانقطعت حجّتهم فقال المعتصم لابى داود ما تقول فى هذا فقال القاضى هذا ضالّ مضلّ يجب تاديبه، وعن ميمون بن الاصبع قال كنت حاضراً عند محنة احمد فلمّا ضرب سوطاً قال بسم الله فلمّا ضرب الثانى قال لا حول ولا قوّة الّا بالله فلمّا ضرب الثالث قال القران كلام الله غير مخلوق فلمّا ضرب الرابع قال لا يصيبنا الّا ما كتب الله لنا، وعن محمد ابن اسمعيل قال سمعت شابًّا يقول ضربت لاحمد ثمانين سوطاً لو ضربت فيلاً لهدّته فجرى دمه تحت الخشب ثم امر بحبسه فانتشر ذكر ذلك واستقبح من الخليفة وورد كتاب المامون من طرسوس يامر باشخاص احمد فدعا المعتصم عند

ذلك احمد وقال للناس اتعرفون هذا الرجل قالوا نعم هو احمد ابن حنبل قال انظروا اليه ما به كسر ولا هشم وسلّمه اليهم، وحكى صالح بن احمد قال دخلت على ابى وبين يديه كتاب كتب اليه بلغنى ابا عبد الله ما انت فيه من الضيق وما عليك من الدين وقد بعثت اليك اربعة الاف درهم على يد فلان لا من زكوة ولا من صدقة وانّما هى من ارث ابى فقال احمد قل لصاحب هذا الكتاب امّا الدين فصاحبه لا يرهقنا ونحن نعافيه والعيال فى نعمة من الله قال فذهبت الى الرجل وقلت له ما قال ابى والله يعلم ما نحن فيه من الضيق فلمّا مضت سنة قال لو قبلناها لذهبت، وحكى احمد بن ᵃحرار قال كانت امّى زمنة عشرين سنة فقالت لى يوماً اذهب الى احمد بن حنبل وسله ان يدعو الله لى فذهبت ودققت الباب فقالوا من قلت رجل من ذاك الجانب وسالتنى امّى الزمنة ان اسالك ان تدعو الله لها فسمعت كلام مغضب يقول نحن احوج الى من يدعو الله لنا فوليت منصرفاً فخرجت عجوز من داره وقالت انت الذى كلمت ابا عبد الله قلت نعم قالت تركته يدعو الله لها فجئت الى بيتى ودققت الباب فخرجت امّى على رجليها تمشى وقالت قد وهب الله لى العافية، وذكروا ان احمد بن حنبل جعله المعتصم فى حلّ يوم قتل بابك الخرّمى او يوم فتح عمورية وتوفى احمد سنة احدى واربعين ومايتين عن تسع وسبعين سنة، وحكى ابو بكر المروزى قال رايت احمد بن حنبل بعد موته فى المنام فى روضة وعليه حُلّتان خضراوتان وعلى راسه تاج من نور وهو يمشى مشياً لم اكن اعرفه فقلت يا احمد ما هذه المشية قال هذه مشية الخدام فى دار السلام فقلت ما هذا التاج الذى أرآه فوق راسك فقال ان ربّى اوقفنى وحاسبنى حساباً يسيراً وحبانى وقربنى واباحنى النظر وتوّجنى بهذا التاج وقال لى يا احمد هذا تاج الوقار توجتك به كما قلت القران كلامى غير مخلوق،

وينسب اليها ابو على الحسين بن صالح بن خيران كان عالماً شافعىّ المذهب جامعاً بين العلم والعمل والورع طلبه على بن عيسى وزير المقتدر لتولية القضاء فابى وهرب فختم بابه بضعة عشر يوماً قال ابو عبد الله ابن الحسن العسكرى كنت صغيراً وعبرت مع ابى على باب ابى على ابن خيران وقد وكل به الوزير على بن عيسى وشاهدت الموكّلين على بابه فقال لى ابى يا بنىّ ابصر هذا حتى تتحدّث ان عشت ان انساناً فعل به هذا فامتنع عن القضاء ثم ان الوزير عفى عنه وقال ما اردنا بالشيخ ابى على الّا خيراً واردنا ان نعلم

ᵃ) a حراز, d حوار

الناس ان فى ملكنا رجلاً تعرّض عليه قضاء الشرق والغرب وهو لا يقبل توفى ابن خيران فى حدود عشرين وثلثمـايةٍ، وينسب اليهـا ابو الفرج عبـد الرحمن ابن الجوزى كان عالماً بعلم التفسير والحديث والفقه والادب والوعظ وله تصانيف كثيرة فى فنون العلوم وكان ايضا ظريفاً سُئل منه وهو على المنبر ابو بكر افضل ام علىٌّ فقال الذى كانت ابنته تحته فقالت السُّنّيّة فضّل ابا بكر وقالت الشيعة فضّل عليًّا وكانت له جارية خطية عنده فرضت مرضاً شديداً فقـال وهو على المنبر يا الهى يا الهى ما لنـا شئ الاّ هى قد رمتنى بالـدواهى والدواهى والدواهى ونقل انه كتبوا على رقعة اليه وهو على المنبر ان ههنا امراةً بها داء الابنة والعياذ بالله تعالى فما ذا تصنع بها فقال يقولون لَيْلَى فى العـراق مريضةٌ فيا ليتنى كنتُ الطبيبَ المداويا توفى سنة سبع وتسعين وخمسماية، وينسب اليها الوزير على بن عيسى وزير المقتدر ووزير ابنه المطيع ركب يوم الموسم كما كان الوزراء يركبون فى موكب عظيم فرآه جمعٌ من الغرباء قالوا من هذا وكانت امراة عجوز تمشى على الطريق قالت كم تقولون من هذا هذا واحدٌ سقط من عين الله تعالى فابتلاه الله بهذا كما ترونه فسمع هذا القولَ علىٌّ بن عيسى فرجع الى بيته واستعفى من الوزارة وجـاور مكّة الى ان مات، وينسب اليها ابو نصر بشر بن الحرث الحافى ذكر ايوب العطّار انه قال له بشر الا أُحَدّثك عن بَدْوِ امرى بينما انا امشى اذ رايت قرطاساً على وجه الارض عليه اسم الله تعالى فاخذته وكنت لا املك الاّ درهماً واحداً اشتريت بهـا الماورد والمسك غسلت القرطاس بالماورد وطيّبته بالمسك ثم رجعت الى منـزلى ونِمْتُ فاتانى آتٍ يقول طيّبْتَ اسمى لأُطَيّبَنّ ذكرك وطهرتَهُ لاطهّرنّ قلبـك، وحكت زُبَيْدَة اختُ بشر ان بشراً دخل علىّ ليلةً من الليـالى فوضع احدى رجليه داخل الدار والاخرى خارجهـا وهو كذلك الى ان اصبح فقلت له فيما ذا كنتَ تفكر قال فى بشر اليهودى وبشر النصرانى وبشر المجوسى ونفسى ما الذى سبق منّى حتى خصّنى الله تعالى دونهم فتفكّرت فى تفصيله وحمدته على ان جعلنى من خاصّته والبسنى لباس احبـائه، وحكى ان بشر الحـافى دُعى الى دعوة فلمّا وُضع الطعـامُ بين يديه اراد ان يمُدَّ يده اليه ما امتدّت حتى فعل ذلك ثلث مرّات فقـال بعض الحـاضرين الذى كان يعرف بشراً ما كان لصاحب الدعوة حاجة الى احضار من اظهر ان طعامه ذا شبهةٍ، وحكى ان احمد ابن حنبل سُئل عن مسئلة فى الورع فقال لا يحلّ لى ان اتكلّم فى الورع وانا آكُلُ من غلّة بغداد لو كان بشر بن الحرث حاضرًا لاجابـك فانـه لا

ياكل من غلّة بغداد ولا من طعام السواد توفى سنة تسع وعشرين ومايتين عن خمس وسبعين سنة، وحكى لحسن بن مروان قال رايت بشر الحافى فى المنام بعد موته فقلت له ابا نصر ما فعل الله بك فقال غفر لى ولكلّ من تبع جنازتى وكانت جنازته قد رُفعت اول النهار فما وصل الى القبر الّا وقت العشاء لكثرة الخلق وقال لى خزيمة رايت احمد بن حنبل فى المنام فقلت له ما فعل الله بك قال غفر لى وتوّجنى والبسنى نعلين من ذهب قلت فما فعل الله ببشر قال بخٍ بخٍ من مثل بشر تركته بين يدى الخليل وبين يديه مايدة الطعام والخليل مقبل عليه وهو يقول له كُلْ يا من لم ياكل واشرب يا من لم يشرب وانعم يا من لم ينعم وقال غيره رايت بشراً الحافى فى المنام فقلت ما فعل الله بك قال غفر لى وقال يا بشر اما استحييت منّى كنت تخافنى كلّ ذلك الخوف وراه غيره فقال له ما فعل الله بك فقال قال لى يا بشر لقد توفيتك يوم توفيتك وما على وجه الارض احبُّ الىّ منك، وينسب اليها ابو عبد الله لحرث بن اسد المحاسبى كان عديم النظر فى زمانه علمًا وورعًا وحالاً كان يقول ثلاثة اشياء عزيزة حسن الوجه مع الصيانة وحسن الخلق مع الديانة وحسن الاجابة مع الامانة مات ابوه اسد المحاسبى وخلّف من المال الوفًا ما اخذ لحرث منه حبّة وكان محتاجًا الى دانق وذاك لان اباه كان رافضيًّا فقال لحرث اهل ملّتين لا يتوارثان، وحكى الجنيد ان المحاسبى اجتاز بى يوماً فرايت اثر الجوع فى وجهه فقلت يا عمّ لو دخلتَ علينا ساعةً فدخل فعمدتُ الى بيت عمّى وكان عندهم اطعمةٌ فاخرة فجيئتُ بانواع من الطعام ووضعته بين يديه فمدّ يده واخذ لقمة رفعها الى فيه ويلوكها ولا يزدردها ثم قام سريعًا ورمى اللقمة فى الدهليز وخرج ما كلّمنى فلمّا كان الغد قلت يا عمّ سررتنى ثم نغّصتَ علىّ فقال يا بنىّ امّا الفاقة فكانت شديدة وقد اجتهدت ان انال من الطعام الذى جعلته بين يدىّ ولكن بينى وبين الله علامة وهى ان الطعام اذا لم يكن مرضيًّا يرتفع منه الى انفى زفرٌ لا تقبله نفسى توفى سنة ثلث واربعين ومايتين،

وينسب اليها ابو لحسن السرى بن المغلّس السَّقَطى خال ابى القسم لجنيد واستاذه وتلميذ معروف الكرخى دعا له استاذه معروف وقال له اغنى الله قلبك فوضع الله تعالى فيه الزهد وقيل ان امراة اجتازت بالسرى ومعها ظرفٌ فيها شىء فسقط من يدها وانكسر فاخذ السرىّ شيئًا من دكانه واعطاها بدل ما ضاع عليها فراى معروف ذلك فاعجبه وقال له ابغض الله اليك الدنيا فتركها وتزهّد كما دعا له، وحكى ان امراة جاءت الى السرى وقالت يا ابا لحسن انا

من جيرانك وان ابنى اخذه الطايف وانى اخشى يوذيه فان رايت ان تجئ معى او تبعث اليه احداً فقام يصلّى وطول صلاته فقالت المراة ابا الحسن الله الله فى ولدى انى اخشى ان يوذيه السلطان فسلم وقال لها انا فى حاجتك فما برحت حتى جاءت امراة وقالت لها لك البشرى فقد خلوا عن ابنك، حكى الجنيد قال دخلت على السرى فاذا هو قاعد يبكى وبين يديه كوز مكسور قلت ما سبب البكاء قال كنت صايمًا فجاءت ابنتى بكوز ماء فعلّقته حتى يبرد فافطر عليه فاخذتنى عينى فنمْتُ فرايت جارية دخلت علىّ من هذا الباب فى غاية الحسن فقلت لهـا لمن انت قالت لمن لا يبرّد المـاء فى الكيزان الخضر وضربتْ بكمّها الكوز ومرّتْ وهو هذا قال الجنيد فكنت اختلف اليه مدّة طويلة ارى الكوز المكسور بين يديه، وحكى ان السرى كلّ ليلة اذا افطر ترك لقمة فاذا اصبح جاءت عصفورة واكلت تلك اللقمة من يده فجـاءت العصفورة فى بعض الايام ووقعت على شىء من جدار حجرته ثم طارت ومـا اكلت اللقمة فحزن الشيخ لذلك وقال بذنب منّى نفرت العصفورة حتى تذكّر انه [٢]اشتهى الخبز بالقديد فاكل فعلم ان انقطاع العصفورة بسبب ذلك فعهد ان لا يتنـاول ابداً شيئًا من الادام فعـادت العصفورة، وحكى انه اشترى كرّ لوز بستين دينارًا وكتب فى دستوره ثلثة دنانير ربحه فارتفع الربح وصـار اللوز بتسعين دينارًا فاتاه الدلال واخبره انه بتسعين دينارًا فقال انى عقدت عقداً بينى وبين الله تعالى انى ابيعه بثلثة وستين لاجله لست ابيعه باكثر من ذلك فقال الدلال وانى عقدت عقداً بينى وبين الله تعالى انى لا اغش مسلمـاً توفى السرى سنة احدى وخمسين ومايتين،

وينسب اليها ابو القسم الجُنَيْد بن محمد بن الجنيد اصله من نهاوند ومولده بغداد كان ابوه زجّاجًا وهو كان خزّازًا صحب الحرث المحاسبى وخـاله السرى السقطى وكان الجنيد يفتى على مذهب سفيان الثورى كان ورده فى كلّ يـوم ثلثمـاية ركعة وثلثين الف تسبيحة وعن جعفر الخلدى ان الجنيد عشرين سنة ما كان ياكل فى كلّ اسبوع الاّ مرّة، حكى ابو عمرو الزجاجى قال اردت الحجّ فدخلت على الجنيد فاعطانى درهمًا شددته فى ميزرى فلم انزل منزلاً الاّ وجدت رزقاً فما احتجت الى اخراج الدرهم فلمّا عدت الى بغداد ودخلت عليه مـدّ يده واخذ الدرهم، وحكى بعض الهاربين عن ظالم قال رايت الجنيد واقفاً على باب رباطه فقلت يا شيخ اجرنى اجارك اللهُ فقال ادخل الرباط فدخلت فمـا

[٢]) a اشترى خبزاً بادام واكله

كان الّا يسيرًا حتى وصل الطالب بسيف مسلول فقال للشيخ اين مشى هذا الهارب فقال الشيخ دخل الربـــاط فرّ على وجهه وقال تريد ان تقوّيه علىّ قال الهارب قلت للشيخ كيف دللته علىّ اليس لو دخل الرباط قتلنى فقال الشيخ وهل نجوت الّا بقولى دخل الرباط فما زال منّا الصدق ومنه اللطف، وحكى أن رجلًا اتى لجنيد بخمسماية دينار وكان هو جالسًا بين اصحابه وقال له خُذْ هذا وانفق على اصحابك فقال له هل لك غيرها قال نعم لى دنانير كثيرة قال فهل تريد غيرها قال نعم قال خُذْها اليك فانت احوج اليها منّا، قال ابو محمد الجزرى لمّا كان مرض موته كنت على راسه وهو يقرأ ويسجد فقلت ابا قاسم ارفق بنفسك فقال يا ابـــا محمد هو ذا صحيفتى تطوى وانا احوج ما كنت الساعة ولم يزل باكيًا وساجدًا حتى فارق الدنيا سنة ثمان وستين ومايتين وقال جعفر الخلدى رايت الجنيد بعد موته فى المنام قلت ما فعل الله بك يا ابا قاسم فقال طاحت تلك الاشارات وغابت تلك العبارات ونفت تلك العلوم ونفذت تلك الرسوم وما [٣٧]بقينا الا على الركيعات التى كنّا نصليها فى جوف الليل،

وينسب اليها ابو الحسن على بن محمد المزيّن الصغير كان من المشايخ الكبار صاحب الحالات والكرامات حكى ابو عبد الله ابن خفيف قال سمعت ابا الحسن بمكّة يقول كنت فى بادية تبوك فقدمت الى بير لاستقى منها فزلقت رجلى فوقعت فى قعر البير فرايت فى البير زاوية فاصلحت موضعـــًا وجلست عليه لئلا يفسد الماء ما علىّ من اللباس وطابت نفسى وسكن قلبى فبينما انا قاعد اذ انا بشخشخة فتـــاملت فاذا حيّة عظيمة تنزل علىّ فراجعت نفسى فاذا نفسى ساكنة فنزلت ولفت ذنبها علىّ وانا هادى السر لا اضطرب شيئـــًا واخرجتنى من البير وحلّت عنّى ذنبها فلا ادرى الارض ابتلعتها ام السمـــاء رفعتها فقمت ومشيت الى حاجتى، وحكى جعفر الخلدى عزمت على السفر فودّعت ابا الحسن المزيّن وقلت زوّدنى شيئًا فقال ان ضاع شىء واردت وجدانه او اردت ان يجمع الله بينك وبين انسان فقل يا جامع النـــاس ليوم لا ريب فيه ان الله لا يخلف الميعـــاد رُدّ الىّ ضالّتى او اجمع بينى وبين فـــلان قال فـــا دعوت فى شىء الّا استجبت توفى بمكّة مجاورًا سنة ثمان وعشرين وثلثماية،

ب اليها محمد بن اسمعيل ويعرف بخير النســـاج كان من اقران الثورى

[٣٧]) *a.b* نفعنى — ركعناها فى السحر *a* am Rande نفع الا ركيبعات نركعها فى جوف الليل

عاش مایة وعشرین سنة کان اسود عزم الحجّ اخذه رجل علی باب الحرم وقال انت عبدی واسمک خیر فمکث علی ذلک مدّة یستعمله فی نسج الخز ثم عرف انه لیس عبده ولا اسمه خیر قال له انت فی حلّ من جمیع ما عملت لک وفارقه، وحکی ان رجلاً جاءه وقال له یا شیخ امس قد بعت الغزل وشددت ثمنه فی میزرک وانا جیئت خلفک وحللته فقبضت یدی فضحک الشیخ واومی الی یده فحلّت وقال اصرف هذه الدراهم فی شیء من حاجتک ولا تعد الی مثلها ورای فی المنام بعد موته قیل له ما فعل الله بک قال لا تسالنی عن هذا استرحت من دنیاکم الوضرة، وینسب الیها ابو محمد رُوَیم بن احمد البغدادی کان من کبار المشایخ وکان عالماً بعلم القراة والفقه علی مذهب داود وکان یقول من حکمة الحکیم الشریعة علی اخوانه والتضییق علی نفسه لان حکم الشریعة اتباع العلم وحکم الورع التضییق علی نفسه، حکی انه اجتاز وقت الظهیرة بدرب فی بغداد وکان عطشاناً فاستسقی من بیت فخرجت جاریة بکوز ماء فاخذ منها وشرب فقالت الجاریة صوفی یشرب بالنهار فما افطر بعد ذلک توفی سنة ثلث وثلثمایة، وینسب الیها ابو سعید احمد بن عیسی الخراز کان من المشایخ الکبار صحب ذا النون المصری والسریّ السّقطی وبشراً الحافی وکان ابو سعید یمشی بالتوکّل، حکی عن نفسه قال دخلت البادیة مرّة بغیر زاد فاصابنی فاقة فرایت المرحلة من بعید فسررت بان وصلت الی العمارة ثم افکرت فی نفسی انی سلیت واتّکلت علی غیری فالیت الّا ادخل المرحلة الّا اذا حملت الیها فحفرت لنفسی فی الرمل حفیرة وواریت جسدی فیها الی صدری فلمّا کان نصف اللیل سمعوا صوتاً عالیاً یا اهل المرحلة ان لله ولیّاً فی هذه المرحلة فالحقوه فجاءت جماعة واخرجونی وحملونی الی القریة،

وینسب الیها الاستاذ علی بن هلال الخطّاط ویعرف بابن البوّاب کان عدیم النظیر فی صنعته لم یوجد مثله لا قبله ولا بعده فان الکتابة العربیة کانت بطریقة الکوفیة ثم ان الوزیر ابا الحسن ابن مقلة نقلها الی طریقته وطریقته ایضا حسنة ثم ابن البواب نقل طریقة ابن مقلة الی طریقته التی تعجز عنها جمیع الکُتّاب من حسنها وحلاوتها وقوتها وصفاتها ولا یعرف لطافة ما فیها الّا کبار الکُتّاب فانه لو کتب حرفاً واحداً مایة مرّة لا یخالف شیء منها شیئاً لانها قُلبت فی قالب واحد والناس کلّهم بعده علی طریقته توفی سنة ثلث وعشرین واربعمایة،

وينسب اليها ابو نواس لحسن بن هانئ كان اديباً فصيحاً بليغاً شاعراً اوحد زمانه حكى أن الرشيد قرا يوماً ونادى فرعون فى قومه قال يا قوم اليس لى ملك مصر وهذه الانهار تجرى من تحتى افلا تبصرون فقال اطلبوا لى شخصاً انذل ما يكون حتى اولّيه مصر فطلبوا شخصاً مخبّلا كما اراد الخليفة فولّاه مصر وكان اسمه خصيب فلمّا وُلّى احسن السيرة وباشر الكرم وانتشر ذكره فى البلاد حتى قيل شعر

اذا لم تزر ارض لخصيب ركابنا فاين لنا ارض سواه نزور

فتى يشترى حسن الثناء بما له ويعلم ان الدايرات تدور

فقصده شعراء العراق وابو نواس معهم وهو صبى فلمّا دنوا من مصر قالوا ذات يوم نحن من ارض العراق وندخل مصر فلا ياخذنّ علينا المصريون خطا او عيبًا ليعرض كلّ واحد منّا شعره حتى نعتبره فان كان شىء منها محتاجاً الى اصلاح اصلحناه فاظهر كلّ واحد ما معه على القوم فقالوا لابى نواس هات ما عندك فقال عندى هذا

والليل ليل والنهار نهار والبغل بغل والحمار حمار

والديك ديك والدجاجة زوجه والبطّ بط والهزار هزار

فضحكوا وقالوا هذا ايضا له وجه للمضاحك فلمّا دخلوا على لخصيب وضعوا كرسيًّا كلّ واحد من الشعراء يقف عليه ويورد شعره حتى اوردوا جميعهم بقى ابو نواس فقال بعض الشعراء ارفعوا الكرسى ما بقى احد فقال ابو نواس اصبروا حتى اورد بيتاً واحداً ثم بعد ذلك ان اردتم فارفعوا فانشأ يقول

انت الخصيب وهذه مصر فتشابها فكلاهما بحر

فتحيّر الشعراء وانشد قصيدة خيراً من قصايدهم كلّها ، وحكى ان محمد الامين امر بحبسه وامر ان لا يترك عنده كاغد ودواة فحبس فى دار فدخل عليه خادم من خدام الخليفة ونام عنده وعليه جبّة سوداء فاخذ قطعة جصّ من لحايط وكتب على جبّة الخادم

ما قدر عبدك فى نواس وهو ليس بذى لباس

ولغيره اولى بها ان كنت تعمل بالقياس

ولين قتلت ابا نواسك قيل من هو بو نواس

فقراوا وفرّجوا عنه ، وذكر انه راى فى المنام بعد موته فقيل له ما فعل الله بك قال قد غفر لى بابيات قُلتُها وهى تحت وسادتى فوجدوا تحت وسادته رقعة فيها مكتوب

يا ربّ ان عظمت ذنوبى كثرة   فلقد علمت بان عفوك اعظم
ان كان لا يرجوك الّا محسن   فمن الذى يرجوه عبد مجرم
ادعوك[x] يا ربّى اليك تضرّعاً   فاذا رددت يدى فمن ذا يرحم
ما لى اليك وسيلة غير الرجا   وكريم عفوك ثم انى مسلم ❊

بغشور مدينة بين هراة ومرو الروذ ينسب اليها سيّد الابدال ابو الحسين الثورى[y] كان يسكن الخراب ولا يدخل المدينة الّا يوم الجمعة فاذا اراد الجنيد زيارته اخذ معه شيئًا من الطعام ويدور فى الخراب الى ان وجده فاذا وجده الحّ عليه ليأكل معه ويقول له الى كم تسبح فيجيبه الى حصول المقصود وهيهات من ذلك، وحكى ان الجنيد بعث اليه شيئًا من الذهب قطعتان كانتا من الجنيد والباقى كان من غيره فلمّا وصل اليه اخذ قطعتى الجنيد وردّ الباقى، وحكى عن نفسه قال كان فى نفسى شىء من الكرامات فاردت تجربته فرايت الصبيان معهم قصبة فى راسها خيط يصطادون بها السمك فاخذت قصبة ووقفت بين زورقين فقلت وعزّتك ان لم تخرج لى سمكة فيها ثلثة ارطال لاغرقنّ نفسى فخرجت سمكة فيها ثلثة ارطال، وحكى انه وقع ببغداد حريق وقف تاجر على طرف الحريق يقول من اخرج هذين الغلامين له الف دينار فقالوا من يجسر ان يقرب الى هذه النار حتى حضر ابو الحسين الثورى وقال بسم الله الرحمن الرحيم واخرج الغلامين لم يتاذّ شعرة منهما فقيل له كيف دخلت هذه النار قال سنّ الله انه لم يحرق الغلامين وهما غير مذنبين، وحكى انه سمع قايلا يقول

ما زلت انزل من ودادك منزلاً   يتحيّر الالباب عند نزوله

فاشتدّ به الوجد فلم يزل يعدو فى اجمة قصب قطعت روسها حتى تقطع قدمه ومات عليه رحمة الله، وحكى ان ابا الحسين احمد بن محمد[y] الثورى دخل يومًا الماء ليغتسل فجاء لصّ واخذ ثيابه فلما خرج لم يجد ثيابه فرجع الى الماء فما كان الّا قليلاً وجاء اللصّ ومعه ثياب ابى الحسين وقد جفّت يده اليمنى فخرج ابو الحسين من الماء ولبس ثيابه ثم قال يا سيّدى ردّ علىّ ثيابى ردّ عليه يده فردّ الله عليه يده، وحكى ان الثورى[y] مرض فجاء الجنيد اليه لعيادته بشىء من الدراهم فردّها ومرض الجنيد فذهب اليه الثورى ووضع يده على جبهته فعوفى من ساعته وقال للجنيد اذا عُدتَ اخوانك فاوفيهم مثل هذا البرّ توفى الثورى سنة خمس وتسعين ومايتين رحمة الله عليه،

x) a.b ادعوك رب كما امرت تضرعا   y) a.b النورى

وينسب اليها الامام العالم البارع الورع محيى السنّة ابو محمد الحسين بن مسعود الفرّاء البغوى كان عديم النظير فى علم التفسير واحاديث رسول الله صلعم ومعرفة الصحابة واسامى الرواة وعلم الفقه والادب وتصانيفه فى غاية الحسن والصحّة واعتماد اهل الحديث والفقه على تصانيفه وسمّوه محيى السنّة كان معاصراً للامام حجّة الاسلام ابى حامد الغزّالى والامام فخر الاسلام ابى المحاسن الروبانى رحمة الله عليهم اجمعين ✿

بلاد الديلم بارض الجبال بقرب قزوين وهى بلاد كلّها جبال ووهاد وفيها خلق كثير من الديلم وهم اشدّ الناس حمقًا وجهلاً بينهم قتال فاذا قُتل واحد منهم قتلوا من تلك القبيلة اىّ واحد كان وكانوا ملوك بلاد الجبال قديما ذكر ان اصلهم من بنى تميم ولذلك ترى اكثرهم يميلون الى الادب والعربية منهم ملوك آل بويه وكانوا كلّهم فضلاء ادباء ، ينسب اليها شمس المعالى قابوس بن وشمكير كان ملكاً فاضلاً اديبًا كان اخوه مرداويج صاحب بلاد الجبال وكان عساكره الديلم والترك وبينهما خصومة وهو ينصر الديلم لانهم كانوا انسابه فالترك كبسوا عليه فى الحمام وقتلوه قام قابوس مقامه وتصعضع الملك فانتزع آل بويه بلاد الجبال منه فذهب الى طبرستان ويستنجد بملوك بنى سامان ويحارب آل بويه الى ان غدر به ابنه منوجهر وحبسه فى بعض القلاع وملوك الديلم ما كانوا فى طاعة الخلفاء فلمّا وقع لقابوس ما وقع قال المقتدر بالله

قد قبس القابسات قابوسْ ونجمُه فى السماء منحوس
فكيف يُرجى الفلاح من رجلٍ يكون فى آخر اسمه بوسْ

فلمّا سمع قابوس ذلك قال

يا ذا الذى بصروف الدهر عيّرنا هل عاند الدهرُ الّا من له خطرُ
اما ترى البحر تعلو فوقه جِيَفٌ ويستقرّ بادنى قعره الدُّرَرُ
وفى السماء نجومٌ غير ذى عدد وليس يكْسَف الّا الشمس والقمرُ ✿

بلخ مدينة عظيمة من امّهات بلاد خراسان بناها منوجهر بن ايرج بن افريدون اهلها مخصوصون بالطرمذة من بين ساير بلاد خراسان كان بها النوبهار وهو اعظم بيت من بيوت الاصنام لمّا سمع ملوك ذلك الزمان بشرف الكعبة واحترام العرب ايّاها بنوا هذا البيت مضاهاةً للكعبة وزيّنوه بالديباج والحرير والجواهر النفيسة ونصبوا الاصنام حوله والفرس والترك تعظّمه وتحجّ اليه وتُهدى اليه الهدايا وكان طول البيت مائة ذراع فى عرض ماية واكثر من ماية ارتفاعاً وسدانته للبرامكة وملوك الهند والصين ياتون اليه فاذا وافوا

سجدوا للصنم وقبّلوا يد برمك وكان برمك يحكم فی تلك البلاد كلّها ولم يزل برمك بعد برمك الى ان فتحت خراسان فی ايام عثمان بن عفان رضه وانتهت السدانة الى برمك ابی خالد فرغب فی الاسلام وسار الى عثمان وضمن المدينة بمال وفتح عبد الله بن عامر بن كُرَيْز خراسان وبعث الى النوبهار الاحنف بن قيس بن الهيثم فخرّبها ٭

ينسب اليها من المشاهير ابرهيم بن ادهم العجلی رحمه الله كان من ملوك بلخ وكان سبب تركه الدنيا انه كان فی بعض متصيّداته يركض خلف صيد ليرميه فالتفت الصيدُ اليه وقال لغير هذا خُلقت يا ابرهيم فرجع ومرّ على بعض رعاته ونزل عن دابته وخلع ثيابه اعطاها للراعی ولبس ثياب الراعی واختار الزهد ٭ وحكی انه ركب سفينة فی بعض اسفاره فلمّا توغّل فی البحر طالبه الملّاح بالاجرة والحّ عليه فقال له ابرهيم اخرجنی الى هذه الجزيرة حتى اودی اجرتك فاخرجه اليها وذهب معه فصلّى ابرهيم ركعتين وقال الهی يطلب اجرة السفينة فسمع قايلاً يقول خُذْ يا ابرهيم فمدّ يده نحو السماء واخذ دينارين دفعهما الى الملّاح وقال لا تذكر هذا لاحد ورجعا الى السفينة فهبّت ريح عاصف واضطربت السفينة فاشرفت على الهلاك فقال الملاح اذهبوا الى هذا الشيخ ليدعو الله فذهب القوم اليه وهو مشغول بنفسه فی زاوية قالوا ان السفينة اشرفت على الهلاك ادعو الله تعالى لعلّه يرحمنا فنظر ابرهيم بموق عينه نحو السماء وقال يا مرسل الرياح منّ علينا بالعاطفة والنجاح فسكنت الريح فی الحال ٭ وحكی انه مرّ به بعض رعاته من بلخ فرآه جالساً على طرف ماء يرقع دلقًا فجلس اليه يعيره بترك الملك واختيار الفقر فرمی ابرهيم ابرته فی الماء وقال ردّوا الیّ ابرتی فاخرج سمك كثير من الماء روسها وفی فم كلّ واحدة ابرة من الذهب فقال لست اريد غير ابرتی فاخرجت واحدة راسها بابرته فقال للرجل ایّ الملكين خير هذا امر ذاك ٭ وحكی انه اجتاز به جندیٌ سال منه الطريق فاشار الى المقبرة فتانّى الرجل الجندی وضربه شجّ راسه فلمّا عرف انه ابرهيم جاء اليه معتذرًا فقال له انك وقتًا ضربتنی دعوت لك لانك حصّلت لی ثوابًا فقابلت ذلك بالدعاء ٭ وحكی ان ابرهيم كان ناطوراً فی بستان باجرة فاذا هو نايم وحيّة تروحه بطاقة نرجس وجاءه رجل جندیٌ يطلب منه شيئًا من الثمرة وهو يقول انا ناطور ما امرنی صاحب البستان ببذل شیء منها فجعل الجندی يضربه وهو يقول اضرب على راسٍ طالما عصى الله تعالى توفی سنة احدی وستين ومایة ٭

وينسب اليها ابو على شقيق بن ابرهيم البلخى من كبار مشايخ خراسان استاذ حاتم الاصمّ وكان اول امره رجلاً تاجراً سافر الى بلاد الهند دخل بيتاً من بيوت الاصنام فراى رجلاً حلق راسه ولحيته يعبد الصنم فقال له ان لك الهاً خالقاً رازقاً فاعبده ولا تعبد الصنم فانه لا يضرّ ولا ينفع فقال عابد الصنم ان كان كما تقول فلم لا تقعد فى بيتك وتتعب للتجارة فانه يرزقك فى بيتك فتنبّه شقيق لقوله واخذ فى طريق الزهد، وحكى ان اهله شكت اليه من الفاقة فقال يظهر انه يمشى الى شغل الطين ودخل بعض المساجد وصلّى الى آخر النهار وعاد الى اهله وقال عملت مع الملك فقال اعمل اسبوعاً حتى اوفيك اجرتك دفعة واحدة وكان كلّ يوم يمشى الى المسجد ويصلّى فلمّا كان اليوم السابع قال فى نفسه لو لم يكن اليوم معى شئ يخاصمنى اهلى فاجر نفسه من شخص ليعمل له يومه واهله ينتظر مجيّه اخر النهار باجرة الايام اذ دقّ الباب احد وقال بعثنى الملك باجرة الايام الّتى عمل له فيها شقيق ويقول لشقيق ما الذى صدّك عنّا حتى اشتغلت اليوم بشغل غيرنا فذهب المراة اليه فسلّم اليها صرّة فيها سبعون ديناراً، وحكى حاتم الاصمّ ان على بن عيسى بن ماهان كان امير بلخ وكان يحبّ كلاب الصيد ففقد كلب من كلابه يوماً فاتّهم به جار شقيق فاستجار به فدخل شقيق على الامير وقال خلّوا سبيله فانى اردّ لكم كلبكم الى ثلثة ايّام فخلّوا سبيله فانصرف شقيق مهتمّاً لما صنع فلمّا كان اليوم الثالث كان رجل من اهل بلخ غايباً وكان من رفقاء شقيق وكان لشقيق فتىً وهو رفيقه راى فى الصحراء كلباً فى رقبته قلادة فقال اهديه الى شقيق فحمله اليه فاذا هو كلب الامير سلّمه اليه، استشهد شقيق فى غزوة كولان سنة اربع وتسعين ومائة،

وينسب اليها ابو حامد احمد بن حضرويه من كبار مشايخ خراسان صحب ابا تُراب النّخْشبى وكان زين العارفين ابو يزيد يقول استاذنا احمد ذكر انه اجتمع عليه سبعماية دينار دينا فمرض وغرماؤه حضروا عنده فقال اللهمّ انك جعلت الرهون وثيقةً لارباب الاموال وانت وثيقتى فادّعنى فدقّ بابه احدٌ وقال اين غرماء احمد وقضى عنه جميع ديونه ثمّ فارق الدنيا وذلك فى سنة اربع ومايتين عن خمس وتسعين سنة،

وينسب اليها عبد الجليل بن محمد الملقّب بالرشيد ويعرف بوطواط كان كاتباً للسلطان خوارزمشاه اتْسِز وكان اديباً فاضلاً بارعاً ذا نظم ونثر بالعربية والعجمية والسلطان يحبّه لا يفارقه ساعة لظرافته وحسن مجالسته فامر ان

يبنى له قصرٌ بحذاء قصر السلطان حتى يحادثه من الروشن فاخرج الرشيد راسه مرّة من الروشنة فقال السلطان يا رشيد ارى راس ذيب خارجاً من روشنك فقال ايها الملك ما هو راس الذيب ذاك سجنجل انا اخرجته فضحك السلطان من تجيب جوابه، وحكى ان احداً من اصحاب الديوان يستعير دوابّه كثيراً فكتب اليه بلغنى من النوادر المطربة والحكايات المضحكة ان تاجراً استاجر حماراً من نيسابور الى بغداد وكان حماراً ضعيفاً لا يمكنه السير، ولا يُرجى منه الخير، اذا حُرّك سقط، واذا ضُرب ضرط، من مكارى قليل السكون، كثير الجنون، طُولَ الطريق يبكى دماً، ويتنفّس الصعداء ندماً، فبعد اللتيّا والتى وصل الى بغداد والحمار ضئيل، ولم يبق من المكارى الاّ القليل، اذ سمع صيحةً هائلةً تصرع القلوب، وتشقّ الجيوب، فالتفت المكارى فاذا المحتسب بدرّته، وصاحب الشرطة لابس ثوب شرّته، فقال المكارى ما ذا حدث قالوا ههنا تاجر فاجر، أُخذ مع غلام الخطيب، كالغصن الرطيب، تواتر عليه الصفعات المغمية، والضربات المدمية، طلبوا حماراً، وكان حمار المكارى حاضراً، فتعادوا اليه، واركبوا التاجر عليه، فالمكارى ذهب عنه القرار، وينادى بالويل ويعدو خلف الحمار، الى ان طيف بجميع المحالّ والبلد بغداد، فلمّا كان المساء ردّوا الحمار الى المكارى جايعاً سلّمه الطَّوَى الى التَّوَى، والصَّدَى الى الرَّدَى، فاخذه المكارى مترحّماً مدّ اذنيه، وتفل ما بين عينيه، وزاد فى علفه، خوفاً من تلفه، فلمّا دنا الصباح، وظهر اثر النهار ولاح، قرع سمعَهُ صوتٌ اهولُ من الصيحة الامسية فالتفت المكارى فاذا المحتسب على الباب، وصاحب الشرطة كاشر الناب، فقال المكارى ما ذا حدث قالوا ذاك التاجر أُخذ مرّة اخرى مع غلام القاضى، كالسيف الماضى، فاراد المكارى ان يوارى الحمار فسبقت العامة اليه، واركبوا التاجر عليه، والمكارى يعدو خلفه ويصيح، بعينٍ باكية وقلب جريح، الى ان طِيفَ به فى جميع المحالّ ثم ردّوه الى المكارى وقد اشرف على الهلاك، ولا يقدر على الحراك، فبات المكارى مسلوبَ القرار، فى مداواة الحمار، فلما انتشر اعلام الضَّوْء، فى اقطار الجوّ، صكّت أُذُنَهُ من الصيحتين الاولتين، فالتفت فاذا المحتسب فى الدرب، وصاحب الشرطة منشمر للضرب، فقال المكارى ما ذا حدث قالوا ذاك التاجر أُخذ مرّة اخرى مع غلام الرئيس، كالدُّرّ النفيس، والعامة رأت حمار المكارى عدت اليه فعدا المكارى الى التاجر وقال يا خبيث ان لم تترك صنعتك الشنيعة، ولا ترجع عن فعلتك القبيحة، فاشتر حماراً يركبونك عليه

كلّ يوم فقد اهلكتَ حمارى، وازلتَ قرارى، وها انا اقول ما قال المكارى للتاجر، ان اردت ان تكون كاتباً للامير، فهيّئ النقس والطرس، والّا فالزم البيت والعرس ❁

بلد قرية من اعمال الموصل يقال لها بلد باشاى حكى الشيخ عمر التسليمى وكان من اهل التصوّف قال وصلت الى هذه القرية فلمّا كان وقت خروج نور الغبيراء اهتاج بنسائها شهوة الوقاع يستحيين من ذلك لغلبة الشهوة ولا قدرة للرجال على قضاء اوطارهن فعند ذلك اخرجن الى وادٍ بقرب الضيعة وهنّ بها كالسنانير عند هيجانها الى ان انقضت مدّتهن ثم يتراجعن الى بيوتهن وقد عاد اليهن التمييز قال وسمعت ان كلّ سنة فى هذا الوقت تحدث بهن هذه الحالة ❁

بلور ناحية بقرب قشمير قال صاحب تحفة الغرايب بها موضع فى كلّ سنة ثلثة اشهر يدوم فيه الثلج والمطر بحيث لا يرى فيها قرص الشمس وحكى ان بهذه الارض بيتاً فيه صنم على صورة امراة لها ثديان وكلّ من طال مرضه وضجر عنه يدخل على هذا الصنم ويمسح يده على ثدييها يتقاطر من ثدييها ثلث قطرات يمزج تلك القطرات بالماء ويشرب اما يزول مرضه او يموت سريعاً ويستريح من تعب المرض ❁

بنان موضع لست اعرف ارضه ينسب اليه ابو الخير البُنانى صاحب العجايب رحمه الله سمع بفضله ابرهيم بن المولد فذهب اليه فقام ابو الخير يصلى بالقوم فما اعجب ابرهيم قرائته الفاتحة فانكر عليه فى باطنه فعرف ابو الخير ذلك بنور الباطن فلمّا فارقه ابرهيم وخرج من عنده اعترضه سبع وكانت صومعة ابى الخير فى غيضة كان فيها سباع فعاد الى الشيخ وقال ان سبعاً صال علىّ فخرج الشيخ وقال للسبع ما قلت لكم لا تتعرّضوا لاضيافى فولى الاسد وذهب فقال الشيخ يا ابرهيم اشتغلتم بتقويم الظاهر ونحن اشتغلنا بتقويم الباطن فخفتم انتم من السبع وخاف السبع منّا ❁

بوشنج مدينة كبيرة من مدن خراسان ذات مياه وبساتين واشجار كثيرة ينسب اليها منصور بن عمار كان واعظاً عظيماً عجيب الكلام طيب الوعظ مشهوراً حكى سليم بن منصور قال رايته فى المنام فقلت ما فعل الله بك قال غفر لى وادنانى وقربنى وقال يا شيخ السوء اتدرى لم غفرت لك قلت لا يا ربّ قال انك جلست للناس يوماً فبكّيتهم فبكى فيهم عبد من عبادى لم يبك من خشيتى قط فغفرت له ووهبت اهل المجلس له ووهبتك فيمن وهبت له،

وحكى ان منصور بن عمار وجد رقعة عليها بسم الله الرحمن الرحيم فاخذها فلم يجد لها موضعًا فاكلها فراى فى نومه قائلًا يقول فتح الله عليك باب الحكمة باحترامك اسم الله تعالى ، وحكى ابو الحسن السعدى قال رايت منصور بن عمار فى النوم بعد موته فقلت ما فعل الله بك فقال لى قال انت منصور بن عمار قلت نعم يا ربّ قال انت الذى تزهد فى الدنيا وترغب فيها قلت قد كان ذلك ولكن ما اتّخذت مجلساً الّا بدات بالثناء عليك وثنيت بالصلوة على نبيّك وثلثت بالنصيحة لعبادك فقال صدق ضعوا له كرسيًّا يمجدنى فى سمائى بين مليكتى كما مجدنى فى الارض بين عبادى والله الموفق ، وحكى ان رجلاً شريفًا جمع يوماً ندماءه للشرب وسلّم الى غلامه اربعة دراهم ليشترى لهم بها فواكه فاجتاز الغلام بمجلس منصور بن عمار وكان يطلب لفقير اربعة دراهم فقال من يعطى له اربعة دراهم ادعو له اربع دعوات فدفع اليه الغلام الدراهم فقال منصور ما الذى تريد من الدعوات فقال اريد العتق فقال اللهم ارزقه العتق قال وما الاخر قال ان يخلف الله علىّ دراهمى فدعا له به قال وما الاخر قال ان يتوب الله على سيّدى فدعا له به قال وما الاخر قال ان يغفر الله لى ولك ولسيّدى وللحاضرين فدعا به فلمّا رجع الى سيّده قال ما الذى ابطا بك فقصّ عليه القصّة فقال سالت لنفسى العتق فقال انت حرٌّ لوجه الله تعالى قال وان يخلف علىّ الدراهم قال لك اربعة الاف درهم قال وما الثالث قال ان يتوب الله عليك قال تبت الى الله عزّ وجلّ قال وما الرابع قال ان يغفر الله لى ولك وله وللحاضرين فقال هذا ليس الىّ فلمّا نام راى فى نومه قائلاً يقول له انت فعلت ما كان اليك اترى انى لم افعل ما الىّ قد غفرت لك وللغلام وللحاضرين وللمنصور ❊

باخرز بلدة من بلاد خراسان ينسب اليها ابو الحسن الباخرزى كان اديبا فاضلا بارعا لطيفا اشعاره فى غاية الحسن ومعانيه فى غاية اللطف وله ديوان كبير اكثره فى مدح نظام الملك وبعض الادباء التقط من ديوانه الابيات العجيبة قدر الف بيت سمّاه الاحسن وكان بينه وبين ابى نصر الكندرى مخاشنة فى دولة بنى سبكتكين فلمّا ظهرت الدولة السلجوقية ما كان احد من العمال يجسر على الاختلاط بهم فاول من دخل معهم ابو نصر الكندرى استوزره السلطان طغرلبك فصار مالك البلاد احضر ابا الحسن الباخرزى واحسن اليه وقال انى تفاألت بهجوك لى اذا كان اوله اقبل فان ابا الحسن هجاه بابيات اولها

اقبل من كندر مسخرة   للشوم فى وجهه علامات

واقطعوا باخرز لامير زوج امراة من نسـاء بنى سلجوق فرآت ابا الحسن وقالت انى رسول الله صلعم فى المنام على هذه الصورة فصار محظوظاً عندهم وآخر الامر قتل بسبب هذه المراة وصار حسن صورته وبالاً عليه كريش الطـاووس وشعر الثعلب ۞

بيهق بليدة بخراسان ينسب اليها الامام ابو بكر احمد البيهقى كان اوحد زمانه فى الحديث والفقه والاصول وله السنن الكبير وتصانيف كثيرة كان على سيرة علماء السلف قانعاً من الدنيا بالقليل الذى لا بُدّ منه قال امام الحرمين ما من احد من اصحاب الشافعى الّا وللشافعى عليه منّة الّا البيهقى فان له على الشافعى منّة لان تصانيفه كلّهـا فى نصرة مذهب الشافعى ، حكى الفقيه ابـو بكر ابن عبد العزيز المروزى رايت فى المنام تابوتاً يعلو فوقه نور نحو السمـاء فقلت ما هذا قالوا فيه تصانيف ابى بكر البيهقى وحكى بعض الفقهـاء قال رايت الشافعى قاعداً على سرير وهو يقول استفدت من كتاب احمد البيهقى حديث كذا وحديث كذا ۞

تبريز مدينة حصينة ذات اسوار محكمة وهى الان قصبة بلاد آذربيجان بهـا عدّة انهر والبساتين محيطة بها زعم المنجّمون انها لا تصيبها من الترك آفة لان طالعها عقرب والمريخ صاحبها فكان الامر الى الان كما قالوا مـا سلم من بلاد اذربيجـان مدينة من الترك غير تبريز وهى مدينة آهلة كثيرة الخيرات والاموال والصناعات وبقربها حمامات كثيرة عجيبة النفع يقصدها المرضى والزمنى ينتفعون بها وتحمل منها الثياب العتّابى والسقلاطون والاطلس والنسج الى الافاق ونقودها ونقود اكثر بلاد اذربيجان الصفر المضروب فلوساً وقطاع الطنجير والهاون والمنارة اذا ارادوا المعاملة عليها اشتروا بها المتاع فـا فضل اخذوا به قطعة صغيرة ، ينسب اليهـا ابو زكرياء التبريزى كان اديبـاً فاضلاً كثير التصانيف فلمّا بنى نظام الملك المدرسة النظامية ببغداد جعلوا ابا زكرياء خازن خزانة الكتب فلمّا وصل نظـام الملك الى بغداد دخل المدرسة ليتفرّج عليها وفى خدمته اعيان جميع البلاد ووجوههـا فقعد فى المدرسة فى محفل عظيم والشعراء يقومون ينشدون مدايحه والدعاة يدعون له فقام رجل ودعا لنظام الملك وقال هذا خير عظيم قد تمّ على يدك ما سبقك بها احد وكلّ ما فيها حسن الّا شيئًا واحداً وهو ان ابا زكرياء التبريزى خازن خزانة الكتب وانه رجل به ابنة يدعو الصبيان الى نفسه فانكسر ابو زكرياء انكساراً شديداً

فى ذلك المحفل العظيم فلمّا قام نظام الملك قال لناظر المدرسة كم معيشة ابى زكرياء قال عشرة دنانير قال اجعلها خمسة عشر ان كان كما يقول لا تكفيه عشرة دنانير فانكسر ابو زكرياء من فضيحة ذلك المتعدّى وكفاه ذلك كفارة لجميع ذنوبه ومن ذلك اليوم ما حضر شيئًا من المحافل والمجامع حياء وخجالة ۞

نهران قرية كبيرة من قرى الرى كثيرة البساتين كثيرة الاشجار مونقة الثمار ولهم تحت الارض بيوت كنافقاء اليربوع اذا جاءهم قاصد عدوّ اختبوا فيها فالعدوّ يحاصرهم يومًا او ايّاماً ويمشى فاذا خرجوا من تحت الارض اكثروا الفساد من القتل والنهب وقطع الطريق وفى اكثر الاوقات اهلها عصاة على السلاطين ولا حيلة الى ضبطهم الّا بالمداراة وفيها اثنتا عشرة محلّة كل محلّة تحارب الاخرى واذا دخلوا فى طاعة السلطان يجتمع عاملها بمشايخ القرية يطالبهم بالخراج وتوافقوا على اداء الخراج المعهود للسلطان يأتى احدهم بديك ويقول هذا بدينار والاخر يأتى باجّانة ويقول هذا بدينار ويودّون الخراج على هذا الوجه والّا فلا فايدة منهم اصلاً وهم مترصّدون للخلاف ويرضى الوالى منهم بان يقال انهم فى الطاعة وادّوا الخراج وانهم لا يزرعون على البقر خوفاً من انهم اذا خالفوا يوخذ عواملهم وانّما يزرعون بالمساحى ولا يقتنون الدواب والمواشى لما ذكرنا ان اعداءهم كثيرون فياخذون مواشيهم وفواكهم كثيرة وحسنة جدًّا سيما رمّانهم فان مثلها غير موجود فى شىء من البلاد ۞

جاجرم مدينة بارض خراسان مشهورة بقرب اسفرايين بها عين تنبع قناة بين جاجرم واسفرايين حدّثنى بعض فقهاء خراسان من غاص فى ماء هذه العين يزول جربه ۞

الجبال ناحية مشهورة يقال لها قهستان شرقها مفازة خراسان وفارس وغربها اذربيجان وشمالها بحر الخزر وجنوبها العراق وخوزستان وهى اطيب النواحى هواء وماء وتربة واهلها اصحّ الناس مزاجاً واحسنهم صورة قالوا انها تربة ديلمية لا تقبل العدل والانصاف ومن وليها عصى وكتب الاسكندر الى ارسطاطاليس ارى بارض الجبال ملوكاً حساناً لا اختار قتلهم وان تركتهم لا آمن عصيانهم فما ذا ترى فكتب اليه ارسطاطاليس ان سَلّمْ كلّ بقعة الى احد ففعل ذلك وظهرت ملوك الطوايف فلمّا مات الاسكندر اختلفوا فغلبهم اردشير بن بابك جد ملوك ساسان فاتّخذها الاكاسرة مصيفًا لطيب هوائها وسلامتها من سموم العراق وسخونة مائه وكثرة ذبابه وهوامه وحشراته ولذلك قال ابو دُلَف العجلى

وانى امرؤ كسروىّ الفعال اصيف لجبال واشتو العراقا

لا ينبت بها النخل والنارنج والليمو والاترج ولا يعيش بها الفيل والجاموس ولو حملا اليها ماتا دون سنة وقصبتها اصفهان والرى وهمذان وقزوين وبها من الجبال والاودية ما لا يحصى، بها جبل اروند وهو جبل نزه خضر نضر مطلّ على همذان حكى بعض اهل همذان قال دخلت على جعفر بن محمد الصادق فقال من اين انت قلت من همذان قال اتعرف جبلها راوند قلت جعلنى الله فداك جبلها اروند قال نعم ان فيها عيناً من عيون الجنّة واهل همذان يرون الماء الذى على قلّة الجبل فانها يخرج منها الماء فى وقت من اوقات السنة معلوم ومنبعه من شقّ فى صخر وهو ماء عذب شديد البرد فاذا جاوزت ايامه المعدودة ذهب الى وقته من العام المقبل لا يزيد ولا ينقص وهو شفاء للمرضى يأتونه من كل جهة وذكروا انه يكثر اذا كثر الناس عليه ويقلّ اذا قلّوا،

وبها جبل بيستون بين همذان وحلوان وهو عالٍ ممتنع لا يرتقى ذروته ومن اعلاه الى اسفله املس كانه منحوت وعرضه ثلثة ايام واكثر ذكر فى تواريخ العجم ان حظية كسرى ابرويز شيرين المشهورة بالحسن والجمال عشقها رجل حجّار اسمه فرهاد وناه فى حبّها واشتهر ذلك بين الناس فذكر امره لابرويز فقال لاصحابه ما ذا ترون فى امر هذا الرجل ان تركته وما هو عليه فهتك وقبح وان قتلته او حبسته فعاقبت غير مجرم فقال بعض الحاضرين اشغله بحجر حتى يصرف عمره فيه فاستصوب كسرى رايه وامر باحضاره فدخل وهو رجل ضخم البدن طويل القامة مثل الجمل الهايج فامر كسرى باكرامه وقال ان على طريقنا حجراً يمنعنا من المرور نريد ان تفتح فيه طريقاً يصلح لسلوكنا فيه وقد عرفنا دربتك وذكاءك واشار الى بيستون لفرط شموخه وصلابة حجره فقال الصانع ارفع هذا الحجر من طريق الملك ان وعدنى بشيرين فتأذى كسرى من هذا لانها كانت حظيته لكن قال فى نفسه من يقدر على قطع بيستون فقال فى جوابه نفعل ذلك اذا فرغت فخرج فرهاد من عند كسرى وشرع فى قطع الجبل ورسم فيه درباً يسع لعشرين فارساً عرضاً وسمكه اعلى من الرايات والاعلام فكان يقطع طول نهاره وينقل طول ليله ويرصف القطاع الكبار شبه الاعدال فى سفح الجبل ترصيفاً حسناً يحشو خللها بالنحاتة ويسوّيها مع الطريق وكان ينحت من الجبل شبه منارة عظيمة ثم يقطعها قطعاً كل قطعة كعدل ويرميها ولقد رايت عند اجتيازى به شبه منارة فتح جوانبها وما قطعها بعد ورايت قطاعاً من الحجر كالاعدال عليها اثار ضرب الفاس وفى كل

قطعة حفرتين فى جانبيها ليجعل اليد فيها عند رفعها فذكر يوماً عند كسرى شدّة اهتمامه بقطع الجبل فقال بعض الحاضرين رايته يرمى بكل ضربة شبه جبل ولو بقى على ما هو عليه لا يبعد ان يفتح الطريق فانفرق كسرى فقال بعضهم انا اكفيك امره فبعث اليه من اخبره بموت شيرين فلما سمع ذلك ضرب فاسه على الحجر واثبته فيه ثم جعل يضرب راسه على الفاس الى ان مات ومقدار فتحه من الجبل غلوة سهم وتلك الاثار باقية الى الان لا ريب فيهاء وقال احمد بن محمد الهمذانى فى سفح جبل بيستون ايوان منحوت من الحجر وفى وسط الايوان صورة فرس كسرى شبديز وابرويز راكب عليه وعلى حيطان الايوان صورة شيرين ومواليها قيل صوّرها فُطْرُس بن سنّمار وسنمار هو الذى بنى الخورنق بظاهر الحيرة وسببه ان شبديز كان اذكى الدواب واعظمها خلقًا واظهرها خُلقًا واصبرها على طول الركض كان لا يبول ولا يروث ما دام عليه سرجه ولا يخرّ ولا يزبّد ما دام عليه لجامه كان ملك الهند اهداه الى ابرويز فاتّفق انه اشتكى وزاد شكواه فقال كسرى من اخبرنى بموته قتلته فلما مات خاف صاحب خيله ان يسال عنه فيجب عليه الخبر بموته فجاء الى البلهبد مغنيه وساله ان يخبر كسرى ذلك فى شىء من الغناء وكان البلهبد احذق الناس بالغناء ففعل ذلك فلما سمع كسرى به فطن بمعناه وقال ويحك مات شبديز فقال الملك يقوله فقال كسرى زه ما احسن ما تخلّصت وخلّصت غيرك وجزع عليه فطرس بن سنمار بتصويره فصوّره على احسن مثال بحيث لا يكاد يفرق بينهما الا بادارات الروح وجاء كسرى تامله باكياً وقال يشدّ ما بقى هذا التمثال الينا وذكرنا ما يصير حالنا اليه بموت جسدنا وطموس صورتنا ودروس اثرنا الذى لا بدّ منه وسيبقى هذا التمثال اثراً من جمال صورتنا للواقفين عليه حتى كاننا بعضهم ونشاهدهم وحكى من عجايب هذا التمثال انه لم ير مثله ولم يقف احد منذ صوّر من اهل الفكر اللطيف والنظر الدقيق عليه الا يتعجّب منه حتى قال بعض الناس انها ليست من صنعة البشر ولقد أُعطى ذاك المصوّر ما لم يُعْطَ غيره فاى شىء اعجب من ان سُخّرت له الحجار كما اراد حتى فى الموضع الذى اراد احمر جاء احمر وفى الموضع الذى اراد ابيض جاء ابيض وكذلك ساير الالوان والظاهر ان الاصباغ الله فيه عالجها بصنف من المعالجات العجيبة لم يغيّرها طول الليالى وصوّر الفرس واقفاً فى وسط الايوان وكسرى راكب عليه لابس درعاً كانه زُرد به من حديد يتبيّن مسامير الزرد فى حلقها وصوّر شيرين بحيث يظهر الحسن والملاحة فى وجهها كانها

تسلب القلوب بغنجها وسمعت ان بعض الناس عشق على صورة شيرين وصار من عشقها متيماً فكسروا انفها لئلا يعشق عليها غيره وذكر قصّة شبديز خالد الفيّاض فقال

شعر

والملك كسرى شهنشاه يقبضه سهم بريش جنـاح الموت مقطوب
اذ كان لذّته شبديز يركبـه وغنج شيرين والديباج والطيب
بالنـار آلى يميناً شدّ مـا غلظت ان من يد افعى الشبديز مصلوب
حتى اذا اصبح الشبديز منجدلاً وكان مـا مثله فى الناس مركوب
ناحت عليـه من الاوتار اربعـة بالفـارسية نوحـاً فيه تطريـب
ورنم الهربد الاوتار فالتهـبـت من سحر راحته اليسرى شآبيـب
فقال مـات فقالوا انت فهت به فاصبح الحنث عنه وهو مجذوب
لو لا البلهبد والاوتار تنـدبـه لم يستطع نعى شبديز المزاريـب
اخنى الزمان عليهم فاجر هدبهم فـا ترى منهم الّا المـلاعيـب

وبها جبل دماوند وهو بقرب الرى يناطح النجوم ارتفاعاً ويحكيها امتناعاً لا يعلوه الغنم فى ارتفـاعه ولا الطير فى تحليقه قال مسعر بن مهلهل انه جبل مشرف عالٍ شاهق لا يفارق اعلاه الثلج صيفاً ولا شتاء ولا يقدر الانسان ان يعلو ذروته يراه النـاظر من عقبة همذان والنـاظر من الرى يظنّ انه مشرف عليه وبينهما فرسخـان فصعدت الجبل حتى وصلت الى نصفه بمشقة شديدة ومخاطرة بالنفس فرايت عيناً كبريتية وحولها كبريت مستحجر فاذا طلعت عليه الشمس التهبت ناراً والدخـان يصعد من العين الكبريتية وحكى اهل تلك النواحى انهم اذا راوا النمل يذخر الحب الكثير تكون السنة سنة جدب واذا دامت عليهم الامطار حتى تاذّوا منها صبّوا لبن الماعز على النـار انقطعت قال جرّبت هذا مراراً فوجدته صحيحاً وقالوا اذا راينا قلّة هذا الجبل فى وقت من الاوقات منحسّراً عن الثلج وقعت فتنة واريقت دماء من الجـانب الذى نراه منحسّراً ويقرب الجبل معدن الكحل الرازى والمرتك والاسربّ والزاج هذا كلّه قول مسعر وحكى محمد بن ابرهيم الضراب قال ان ابى سمـع ان بدماوند معدن الكبريت الاحمر فاتّخذ مغارف حديد طول السواعد واحتـال فى اخراجه فذكر انه لا يقرب من ناره حديدة الّا ذابت فى ساعته وذكر اهل دماوند ان رجلاً من اهل خراسان اتّخذ مغارف حديدية طويلة مطليّة بما عالجها بهـا واخرج من الكبريت لبعض الملوك وحكى على بن رزيـن وكان حكيمـاً له تصانيف قال وجّهت جماعة الى جبل دماوند وهو جبل عظيم

شاهق فى الهواء يرى من مائة فرسخ وعلى راسه ابداً مثل السحاب المتراكم لا يحسر شتاء ولا صيفاً ويخرج من اسفله نهر ماؤه اصفر كبريتى فذكر الجماعة انهم وصلوا الى قلّته فى خمسة ايام وخمس ليال فوجدوا قلّته نحو من مائة جريب مساحة على ان الناظر اليها من اسفله يراها كالمخروط قالوا وجدنا رملاً تغيب فيه الاقدام وانهم لم يروا عليها دابة ولا اثر حيوان وان الطير لا يصل الى اعلاها والبرد فيها شديد والريح عاصف وانهم عدّوا سبعين كوّة يخرج منها الدخان الكبريتى وراوا حول كل ثقب من تلك الكوى كبريتا اصفر كانه ذهب وحملوا معهم شيئًا منه وذكروا انهم راوا على قلّته الجبال الشامخة مثل التلال وراوا بحر الخزر كالنهر الصغير وبينهما عشرون فرسخاً،

وبها جبل ساوة وهو على مرحلة منها رايته جبلاً شامخا اذا اصعدت عليه قدر غلوة سهم رايت ايواناً كبيراً يسع لالف نفس وفى آخره قد برز من سقفه اربعة احجار شبيهة بثدى النساء يتقاطر الماء من ثلثة والرابعة يابس اهل ساوة يقولون انه مصّه كافر فيبس وتحتها حوض يجتمع فيه الماء الذى يتقاطر منها وعلى باب الايوان ثقبة له بابان وفيها انخفاض وارتفاع يقول اهل ساوة ان ولد الرشدة يقدر يدخل من باب ويخرج من الآخر وولد الزنية لا يقدر،

وبها جبل كركس كوه جبل دورته فرسخان فى مفازة بين الرى والقم وهو جبل وعر المسلك فى مفازة بعيدة عن العمارات فى وسطه ساحة فيها ماء والجبال محيطة بها من جميع جوانبها فمن كان فيها كانه فى مثل حظيرة وسمّى كركس كوه لان النسر كان ياوى اليه وكركس هو النسر فلو اتخذ معقلاً كان حصيناً الّا انه فى مفازة بعيدة عن البلاد قلّما يجتاز بها احد،

وبها جبل نهاوند وهو بقرب نهاوند قال ابن الفقيه على هذا الجبل طلسمان صورة سمك وثور قالوا انهما لاجل الماء لئلا يقلّ ماؤه وماؤه ينقسم قسمين قسم يجرى الى نهاوند والآخر الى الدينور،

وبها جبل بله بشمر هذا الجبل بقرب قرية يقال لها بل وهى من ضياع قزوين على ثلثة فراسخ منها حدّثنى من صعد هذا الجبل قال عليه صور حيوانات مسخها الله تعالى حجراً منها راع متّكئ على عصاه يرعى غنمه وامراة تحلب بقرة وغير ذلك من صور الانسان والبهايم وهذا شئ يعرفه اهل قزوين،

وينسب اليها الوزير مهلب بن عبد الله كان وزيراً فاضلاً قعد به الزمان حتى صار فى ضنك من العيش شديد فرافقه بعض اصدقائه فى سفره فاشتهى لحماً ولم يقدر على ثمنه فاشترى رفيقه له بدرهم لحمًا فانشا يقول

الا موت يباع فاشتريه فهذا العيش ما لا خير فيه
اذا ابصرت قبرًا من بعيد وددت لو انني من ساكنيه
الا رحم الاله ذنوب عبد تصدق بالوفاة على اخيه

ثم بعد ذلك علا امره وارتفعت مكانته فقصده ذلك الرفيق والبوّاب منعه من الدخول عليه فكتب على رقعة

الا قل للوزير فدتك نفسي واهلى ثم ما ملّكت فيه
اتذكر اذ تقول لضنك عيش الا مرت يباع فاشتريه

فاحضره وحياه وجعله من خاصّته ✿

جبل قرية بين النعمانية وواسط وكانت فى قديم الزمان مدينة يضرب بقاضيها المثل من قلّة العقل ومن حديثه ما ذكر ان المامون اراد المضى الى واسط فاستكرى القاضى جمعاً ليثنون عليه عند وصول الخليفة فاتّفق ان شبارة الخليفة وصلت وما كان من الجمع المستكرين احد حاضراً فخاف القاضى ان الفرصة تفوت فجعل يعدو على شاطى دجلة مقابل الشبارة وينادى باعلى صوته يا امير المومنين نعم القاضى قاضى جَبُّل فضحك يحيى بن اكثم وكان راكباً فى الشبارة مع الخليفة وقال يا امير المومنين هذا المنادى هو قاضى جبّل يثنى على نفسه فضحك المامون وامر له بشىء وعزله وقال لا يجوز ان يلى شيئًا من امور المسلمين من هذا عقله ✿

جرباذقان بليدة من بلاد قهستان بين اصفهان وهمذان ذات سور وقهندز لها رئيس يقال له جمال باده لا يمشى الى احد من ملوك قهستان البتة وله موضع حصين والى داره عقود وابواب وحرّاس والملوك كانوا يسامحونه بذلك ويقولون ان اذيّته وازعاجه غير مبارك وكان الامر على ذلك الى ان ملك الجبال خوارزمشاه محمد سلّمها الى ابنه والى عماد الملك فوصل عماد الملك الى جَرْباذقان أُخْبر بعادة الرئيس انه لا يمشى الى احد فغضب من ذلك وبعث اليه يطلبه فابى فبعث اليه عسكره دخلوا المدينة قهرًا وتحصّن الرئيس بالقلعة فحاصروها اياماً وقتل من الطرفين فلمّا اشتدّ الامر عليه نزل بالليل وهرب فخرب عماد الملك القلعة وقتل اكثر اهلها لانهم قتلوا اصحاب عماد الملك فعمّا قريب ورد عساكر التتر وهرب عماد الملك فقتلوه فى الطريق وقتلوا ابن خوارزمشاه وعاد الرئيس الى حاله كما كان ✿

جرجان مدينة عظيمة مشهورة بقرب طبرستان بناها يزيد بن المهلّب بن ابى صفرة وهى اقلّ ندًا ومطرًا من طبرستان يجرى بينهما نهر تجرى فيه

السعن بها فواكه الصرود والجروم وهى بين السهل والجبل والبرّ والبحر بها البلح والنخل والزيتون والجوز والرمان والاترج وقصب السكر وبها من الثمار والحبوب السهلية والجبلية المباحة يعيش بها الفقراء ويوجد فى صيفها جنىّ الصيف والشتاء من الباذنجان والفجل والجزر وفى الشتاء الجدى والحلان والالبان والرياحين *كالخزامى والخيرى والبنفسج والنرجس والاترج والنارنج وهى مجمع طير البرّ والبحر لكن هواؤها ردىّ لانه يختلف فى يوم مصرّ سيما بالغرباء، وحكى انه كان بنيسابور فى ايام الطاهرية ستماية رجل من بنى هلال يقطعون الطريق فظفروا بهم ونقلوا ثلثماية الى جُرْجان وثلثماية الى جُرْجانية بخوارزم فلمّا تمّ عليهم الحول لم يبق ممّن كان بجرجان الّا ثلث انفس ولم يمت ممّن كان بجرجانية الّا ثلثة، وبجرجان من العناب الجيّد والخشب الخليج الذى يتّخذ منه النشاب والظروف والاطباق ويحمل الى ساير البلاد وبها ثعابين تهول الناظر ولا ظرر لها وذكر ابو الريحان الخوارزمى انه شوهد بجرجان مدرة صارت بعضها قاراً والبعض الاخر بحالها، بها عين سياه سنك قال صاحب تحفة الغرايب بجرجان موضع يسمّى سياه سنك به عين ماء على تلّ ياخذ الناس ماءها للشرب وفى الطريق اليها دودة فمن اخذ من ذلك الماء واصاب رجله تلك الدودة يصير الماء الذى معه مرًّا فيبدّده ويعود اليها ياخذ مرّة اخرى وهذا عندهم مشهور، ينسب اليها كرز بن وبرة كان من الابدال قال فضيل اذا خرج كرز بن وبرة يامر بالمعروف يضربونه حتى يغشى عليه فسال ربّه ان يعرّفه الاسم الاعظم بشرط ان لا يسال به شيئًا من امور الدنيا فاعطاه الله ذلك فسال ان يقوّيه على قراة القران فكان يختم كلّ يوم وليلة ثلث ختمات، حكى ابو سليمان المكتب قال صحبت كرز بن وبرة الى مكّة فكان اذا نزل القوم ادرج ثيابه فى الرحل واشتغل بالصلوة فاذا سمع رغاء الابل اقبل فتاخر يوماً عن الوقت فذهبت فى طلبه فاذا هو فى وهدة فى وقت حارّ واذا سحابة تظلّه فقال يابا سليمان اريد ان تكتم ما رايت فحلفت ان لا اخبر احداً فى حيوته وحكى انه لما توفى راوا اهل القبور فى النوم عليهم ثياب جدد فقيل لهم ما هذا قالوا ان اهل القبور كلّهم لبسوا ثياباً جدداً لقدوم كرز بن وبرة، وينسب اليها ابو سعيد اسمعيل بن احمد الجرجانى كان وحيد دهره فى الفقه والاصول والعربية مع كثرة العبادة والمجاهدة وحسن الخلق والاهتمام بامور الدين والنصيحة للمسلمين وهو القايل

---

*) d كالاقحوان

انى ادّخرت ليوم ورد منيتى   عند الاله من الامور خطيرا
قولى بان لهنـاء هـو اوحـد   ونفيت عنه شريكه ونظيرا
وشهادتى ان النبى محمّداً .   كان الرسول مبشراً ونذيرا
ومحبّتى آل النبى وصحبه   كلّا اراهم بالثناء جديرا
وتمسّكى بالشافعى وعلمه   ذاك الذى فتق العلوم بحورا
وجميل ظنّى بالاله وان جنت   نفسى بانواع الذنوب كثيرا
ان الظلوم لنفسه ان ياته   مستغفراً يجد الاله غفورا
فاشهد آلهى انى مستغفر   لا استطيع لما مننت شكورا
هذا الذى اعددته لشدايدى   وكفى بربّك هادياً ونصيرا

قُبض ابو سعيد فى صلوة المغرب عند قوله واياك نستعين وفاضت وهو ابن ثلث وثلثين سنة، وينسب اليها القاضى ابو الحسن على بن عبد العزيز الجرجانى كان اديبًا فقيهًا شاعرًا وهو القايل

يقولون لى فيك [a]انقباض وانّما   راوا رجلاً عن موقف الذلّ احجما
ارى الناس من [b]داناهم هان عندهم   ومن اكرمته عزّة النفس اكرما،

وينسب اليها الامام عبد القاهر بن [c]عبد الرحمن الجرجانى كان عالماً فاضلاً اديبًا عارفاً بعلم البيان له كتاب فى اعجاز القران فى غاية الحسن ما سبقه احد فى ذلك الاسلوب من لم يطالع ذلك الكتاب لا يعرف قدره ودقّة نظره ولطافة طبعه واطّلاعه على معجزات القران، وبها مشهد لبعض اولاد على الرضا العجم يسمّونه كور سرخ النذر له يقضى الى قضاء الحاجة وهذا امر مشهور فى بلاد العجم يحمل اليها اموال كثيرة ويصرف الى جمع من العلويّين هناك ✿

جرجرايا قرية من اعمال بغداد مشهورة ينسب اليها على الجرجرائى كان من الابدال لا يدخل العمران ولا يختلط باحد حكى بشر الحافى قال لقيته على عين ماء فلمّا ابصرنى عدا قال بذنب منّى رايت اليوم انسيًّا فعدوت خلفه وقلت اوصنى فالتفت الىّ وقال عانق الفقر وعاشر الصبر وخالف الشهوة واجعل بيتك اخلى من لحدك يوم تنقل اليه على هذا طاب المصير الى الله تعالى ✿

الجزيرة بلاد تشتمل على ديار بكر ومُضَر وربيعة وانّما سمّيت جزيرة لانها بين دجلة والفرات وهما يقبلان من بلاد الروم وينحطان متسامتين حتى يصبّان فى بحر فارس وقصبتها الموصل وحرّان والجزيرة بليدة فوق الموصل تدور دجلة حولها كالهلال ولا سبيل اليها من اليبس الّا واحد قالوا من خاصية هذه

a) a.b انقاص   b) c دنياهم   c) c محمد

البلاد كثرة الدماميل قال ابن همام السلولى

ابدا اذا يمشى يحيك كانّما به من دماميل الجزيرة ناخس

وحكى ان ضرار بن عمرو طلع به الدماميل وهو ابن تسعين سنة فتعجّب الناس فقالوا احتملها من الجزيرة، ينسب اليها بنو الاثير الجزريّون كانوا ثلثة اخوة فضلاء رايت منهم الضياء كان شيخاً حسن الصورة فاضلاً حلو الحديث كريم الطبع له تصانيف كثيرة منها المثل الساير كتاب فى علم البيان فى غاية الحسن وكتاب فى شرح الالفاظ الغريبة الّة وردت فى احاديث رسول الله صلعم وغيرهما ❊

جوهستنه قرية من قرى همذان بها قصر بهرام جور وبهرام من ملوك الفرس كان ارمى الناس لم ير رام مثله وهذا القصر عظيم جدًّا وكلّه حجر واحد منقورة بيوته ومجالسه وخزاينه وغرفه وشرافاته وساير حيطانه وهو كثير المجالس والخزاين والدهاليز والغرف وفى مواضع منها كتابات بالعجمية تتضمّن اخبار ملوكهم الماضين وحسن سيرتهم وفى كلّ ركن من اركانه صورة جارية عليها كتابة وبقربه ناووس الطيبة وسياتى ذكرها ان شاء الله تعالى ❊

جوين ناحية بين خراسان وقهستان كثيرة الخيرات وافرة الغلّات وهى اربعماية قرية على اربعماية قناة والقنوات منشأها من مرتفع من الارض والقرى على متسقّل احدهما بجانب الاخرى ينسب اليها ابو المعالى عبد الملك بن محمد امام الحرمين الامام العلامة ما رآت العيون قبله ولا بعده مثله فى غزارة العلم وفصاحة اللسان وجودة الذهن من رآه من العلماء تحيّر فيه شاع ذكره فى الافاق فلمّا كان زمان ابى نصر الكندرى وامر بلعن المذاهب على راس المنبر فارق الامام خراسان وذهب الى الحجاز ويدرّس بمكّة فانقضت تلك المدّة سريعاً بموت طغرلبك وقتل الكندرى فعاد امام الحرمين الى خراسان وبنى له نظام الملك مدرسة بنيسابور فظهرت تلامذته وانتشرت تصانيفه وكان فى حلقته ثلثماية فقيه من الفحول بلغوا مبلغ التدريس كابى حامد الغزّالى وصنّف نهاية المطلب عشرين مجلداً توفى سنة ثمان وثمانين واربعماية ❊

جيلان غيضة بين قزوين وبحر الخزر صعب المسلك لكثرة ما بها من الجبال والوهاد والاشجار والمياه فى كلّ بقعة ملك مستقلٌّ لا يطيع غيره والحرب بينهم قايمة والمطر كثير جدًّا ربّما يستمرّ اربعين يوماً لا ينقطع ليلاً ولا نهاراً ويضجر الناس منه وبيوتهم من الاخشاب والاخصاص وسط الاشجار ولا حدّ لكثرة اشجارها الطول لو كان بارض اخرى كان لها قيمة ونساؤها احسن النساء

صورة لا يستترن عن الرجال يخرجن مكشوفات الوجه والراس والصدر، وبها من الخيل الهماليج ما لا يوجد فى غيرها من البلاد ولم ير احسن منها صورة ومشياً، ومن عجايبها مـا سمعت ولا صدقت حتى جرّبت وهو ان المطر اذا دام عندهم وضجروا عنه فان سمعوا بالليل صوت ابن آوى وعقبه نباح كلب يبشر بعضهم بعضاً بصحو الغد وعندهم من بنى آوى والكلاب كثير وهذا شئ اشهر عندهم وجرّبت مراراً ما اخطأ شئ، ماكولهم الرزّ الجيّد المولانى والسمك ويودون زكوة الرزّ ولا يتركونه اصلاً ويقتنون دود الابريسم شغل رجالهم زراعة الرزّ وشغل نساءهم تربية دود القز والرزق الحلال فى زماننـا عندهم ونسـاؤهم ينسجن الميازر [d]والمشدات الغريبة الملاح وتحمل منهـا الى ساير البلاد، ومن عاداتهم ان فقهاءهم فى كلّ سنة استـاذنوا من الامير الامر بالمعروف فاذا اذن لهم احضروا كلّ واحد كاينًا من كان وضربوه ماية خشبة فربّما يحلف الرجل ايمـانًا انه ما شرب ولا زنا فيقول الفقيه ايش صنعتك فيقول بقّال انا فيقول امـا [e]كان بيدك الميزان فيقول نعم فيامر بضربه ماية، ينسب اليها الشيخ محمد بن خالد الملقب بنور الدين كان شيخًا عظيم الشان ظاهر الكرامـات رايته فى صغر سنّى كان شيخًا مهيبًا وضئ الوجه طويل القامة كثّ اللحية طويلها ما رآه احد ولو كان ملكًا الّا اخذته هيبته له مصنّفات فى عجـايب احواله ومشاهدته الملايكة والجنّة والنـار واحوال الاموات وخواصّ الاذكار [f]والايات، حكى بعض من صحبه قال سرنا ذات يوم فرفع لنا خـان فقصدناه فقـال بعض السابلة لا تدخلوا الخان فانه ياوى اليه سبع فقـال الشيخ نتّكل على الله فدخلناهـا وفرش الشيخ مصلّاة يصلّى فسمعت زئير الاسد فانكرت فى نفسى على الشيخ لدخول الخان فدخل الخان سبع هايل فلمّا رآنا جعل ياتينا اتيانًا لينًا لا اتيان صايل وانا انظر الى شكله فذهب عقلى فهربت الى الشيخ وجعلته بينى وبين الاسد فجاء وافترش عند مصلى الشيخ فلمّا فرغ الشيخ من صلاته مسح راسه وقال بالعجمية فارق هذا الموضع ولا ترجع تفزّع النـاس ههنا فقـام السبع وخرج من الخان ولم يره احد بعد ذلك هناك ❊

الحضر مدينة كانت بين تكريت وسنجار مبنية بالحجـارة المهندمة كان على سورها ستون برجاً كباراً بين البرج والبرج تسعة ابراج صغار بازاء كلّ برج قصر والى جانبه حمام وبجانب المدينة نهر الثرثار وكان نهراً عظيماً عليه جنان بناها الضّيزن بن معوية وكان من قُضاعة من قبل شابور بن اردشير ملك الفـرس

[d]) e والمسدات   [e]) a غفلت عن خلل الميزان   [f]) a والاناث

وقد طلسمها ان لا يقدر على هدمها الا بدم الحمامة الورقاء ودم حيض المراة الزرقاء واياها اراد عدى بن زيد

واخو الحضر اذ بناه واذ دجلة تجبى اليه والخابور
شاده جندلاً وجلّله كلساً وللطير فى ذُراه وكور

فاتّفق انه ظهر لشابور خصم بخراسان فذهب اليه وطال غيبته فعصى ضيزن عليه واستولى على بلاد الجزيرة واغار على بلاد الفرس وخرب السواد واسر ماه اخت شابور الملك فلمّا عاد شابور من خراسان وأُخْبر بما فعل ضيزن ذهب اليه بعساكره وحاصر سنين ولم يظفر بشىء فهمّ بالرجوع فصعدت النُّضَيْرة بنت الضيزن السطح ورآت شابور عشقته فبعثت اليه ان ما لى عندك ان دللتك على فتح هذه المدينة فقال شابور آخذك لنفسى وارفعك على نسائى فقالت خُذْ من دم حمامة ورقاء واخلطه بدم حيض امراة زرقاء واكتب بهما واشدده فى عنق ورشان وارسله فانه اذا وقع على السور تهدّم ففعل كما قالت فدخل المدينة وقتل مائة الف رجل واسر البقية وقتل ضيزن وانسابه فقال الجدس بن الدلهات

الم يحزيك والابناء تنمى بما لاقت سُراة بنى العبيد
ومقتل ضيزن وبنى ابيه واجلاء القبايل من يزيد
اتاهم بالفيول مجلّلات وبالابطال شابور الجنود
فهدّم من بروج الحضر صخراً كان ثقاله زبر الحديد

ثم سار شابور الى عين التمر وعرّس بالنضيرة هناك فلم تنم فى تلك الليلة تململا على فراشها فقال لها شابور ما اصابك فقالت لم انم قط على فراش اخشن من هذه فنظر فاذا فى الفراش ورقة آس لصقت بين عُكْنتين من عكنها فقال لها شابور بم كان ابواك يغذوانك قالت بشهد الابكار ولباب البرّ ومخّ الثنيان فقال شابور انت ما وفيت لابويك مع حسن صنيعهم بك فكيف تفين لى ثم امر ان تصعد بناء عالياً وقال الم ارفعك فوق نسائى قالت بلى فامر بفرسين جموحين وشدّت ذوايبها فى ذنبيهما ثم استحضرا فقطعها قال عدى بن زيد

والحضر صبّت عليه داهية شديدة ايد مناكبها
ربيبة لم ترقّ والدها بحبّها اذ ضاع راقبها
فكان حظّ العروس اذ جشر الصبح دما يجرى سبايبها ☆

حصن الطاق حصن حصين بطبرستان كان فى قديم الزمان خزانة ملوك الفرس واول من اتخذه منوجهر بن ايرج بن فريدون وهو نقب فى موضع عالٍ

فى جبل صعب المسلك والنقب يشبه باباً صغيرًا فاذا دخله الانسان مشى نحو ميل فى ظلمة شديدة ثم يخرج الى موضع واسع شبيه بمدينة قد احاطت به الجبال من جميع الجوانب وهى جبال لا يمكن صعودها لارتفاعها وفى هذه السعة مغارات وكهوف وفى وسطها عين غزيرة الماء ينبع من ثقبة ويغور فى اخرى وبينهما عشرة اذرع وكان فى ايّام الفرس يحفظ هذا النقب رجلان معهما سلّم يدلونه من الموضع اذا اراد احدهما النزول فى دهر طويل وعندهما ما يحتاجان اليه لسنين كثيرة ولم يزل الامر على ذلك الى ان ملك العرب طبرستان فحاولوا الصعود عليه فتعذر عليهم ذلك الى ان ولّى المازيار طبرستان فقصد هذا الموضع واقام عليه مدّة حتى صعد رجل من اصحابه اليه فدلّى حبالاً واصعد قوماً فيهم المازيار فوقف على ما فى تلك الكهوف من الاموال والسلاح والكنوز وكان بيده الى ان مات وانقطع السبيل اليه الى هذه الغاية ❊ ومن العجايب ما ذكره ابن الفقيه ان الى جانب هذا الطاق شبيه بالدكان اذا لطخ بعذرة او شىء من الاقذار ارتفعت فى الحال سحابة فطرت عليه حتى تغسله وتنظّفه وان ذلك مشهور عندهم لا يتمارى فيه اثنان ❊

حلوان مدينة بين همذان وبغداد كانت عامرة طيّبة والان خراب وتينها ورمانها فى غاية الطيب لم يوجد فى شىء من البلاد مثلهما وفى حواليها عدّة عيون كبريتية ينتفع بها من عدّة ادواء وكان بها نخلتان مشهورتان على طريق السابلة وصل اليهما مطيع بن اياس فقال

اسعدانى يا نخلتى حُلْوان   وابكيا لى من ريب هذا الزمان
واعلما ان ريبه لم يزل   يفرّق بين الالاف والجيران
واسعدانى وايقنا ان نحساً   سوف ياتيكما فتفترقان ❊

حكى المداينى ان المنصور اجتاز عليهما وكان احداهما على الطريق ضيّقت على الاحمال والاثقال فامر بقطعها فانشد قول مطيع فقال والله لا كنت ذلك النحس ثم اجتاز المهدى بهما واستطاب الموضع ودعا لحسنة المغنّية وقال لها اما ترين طيب هذا الموضع غنّينى بحيوتى فغنّت

ايا نخلتى وادى بُوانة حبّذا   اذا نام حرّاس النخيل جناكما

فقال لها احسنت لقد هممت بقطع هاتين النخلتين فمنعتنى فقالت اعيذك بالله ان تكون نحسهما وانشدت قول مطيع ثم اجتاز بهما الرشيد عند خروجه الى خراسان وقد هاج به الدم بحلوان فاشار اليه الطبيب باكل الجمّار فطلب ذلك من دهقان حلوان فقال ليس ارضنا ارض نخل لكن على العقبة

نخلتان فاقطعوا احداهما فقطعوا فلما اجتاز الرشيد بهما وجد احداهما مقطوعة والاخرى قايمة وعليها مكتوب

واعلما ان بقيتما ان نحساً   سوف ياتيكما فتفترقان

فاغتمّ الرشيد لذلك وقال لقد عزّ علىّ ان كنت نحسهما ولو كنت سمعت هذا الشعر ما قطعت هذه النخلة ولو قتلنى الدم فاتّفق انه لم يرجع من ذلك السفر ٭

الحويزة كورة بين واسط والبصرة وخوزستان فى وسط البطايح فى غاية الرداءة كتب وقادار بن خودكام الى صديق له كتاباً من الحويزة وما ادريك ما الحويزة دار الهوان ومنزل الحرمان ثم ما ادريك ما الحويزة ارضها رغام وسماؤها قتام وسحابها جهام وسمومها سهام ومياهها سمام وطعامها حرام واهلها ليام وخواصّها عوام وعوامّها طغام لا [g]يودى ربعها ولا يرجى نفعها ولا يمرى ضرعها ولا يرعى زرعها ولقد صدق الله قوله فيها ولنبلونكم بشىء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وانا منها بين هواء وبىء وماء ردىّ وشباب غمر وشيخ غوى يتّخذون الغمر ادباً والزور الى ارزاقهم سبباً ياكلون الدنيا سلباً ويعدون الدين لهواً ولعباً ولو اطلعت عليهم لولّيت منهم فراراً ولمليت منهم رعباً   اذا سقى الله ارضاً صوب غادية   فلا سقاها سوى النيران تضطرم ٭

ينسب اليها ابو العبّاس احمد بن محمد الحويزى وكان من اعاجيب الزمان فى الجمع بين الامور المتضادة كان ذا فضل وتمييز وجور وظلم مع اظهار الزهد والتقشّف والتسبيح الدايم والصلوة الكثيرة واذا عزل اشتغل بمطالعة الكتب ويظهر انه اراد العزل وكره العمل وخدمة الظلمة فقال ابو الحكم الاندلسى

رايت الحويزى يهوى الخمول   ويلزم زاوية المنزل
لعمرى لقد صار [h]جلساً له   كما كان فى الزمن الاول
يدافع بالشعر اوقاته   وان جاع طالع فى [i]المحمل

واذا خرج صار اظلم ممّا كان حتى انه فى بعض ولاياته كان نايما على سطح فصعدوا اليه ووجأوه بالسكين ٭

الحيرة مدينة كانت فى قديم الزمان بارض الكوفة على ساحل البحر فان بحر فارس فى قديم الزمان كان ممتدّا الى ارض الكوفة والان لا اثر للمدينة ولا للبحر ومكان المدينة دجلة ٭ ينسب اليها النعمان بن امرء القيس صاحب الحيرة من ملوك بنى لخم بنى بالحيرة قصراً يقال له الخورنق فى ستين سنة قصراً عجيباً

g) b يوورى, d يبروى, c يبروى ربعها   h) c حلسا, d خلسا   i) c المجمل, d الجمل

ما كان لاحد من الملوك مثله فبينما هو ذات يوم جالس على الخورنق اذ راى البساتين والنخل والاشجار والانهار ممّا يلى المغرب والفرات ممّا يلى المشرق والخورنق مكانه فاعجبه ذلك وقال لوزيره ارايت مثل هذا المنظر وحسنه فقال ما رايت ايها الملك لا نظير لها لو كان دايماً فقال له ما الذى يدوم فقال ما عند الله فى الاخرة فقال بما ينال ذلك فقال بترك الدنيا وعبادة الله فترك النعمان الملك ولبس المسح ووافقه وزيره ولم يعلم خبرهما الى الان قال عدى ابن زيد

وتفكّر ربّ الخورنق اذ فكّر يوماً وللهدى تفكير
سرّه ما راى وكثرة ما يملك والبحر معرضاً والسدير
فارعوى قلبه وقال فما لذّة حىّ الى الممات يصير
ثم بعد الفلاح والملك والامة وارتهم هناك القبور
ثم صاروا كانهم ورق جفّ فألوت به الصبا والدبور ،

وينسب اليها ابو عثمان اسمعيل الحيرى كان من عباد الله الصالحين حكى من كرم اخلاقه ان رجلاً دعاه الى ضيافته فذهب اليه فلما انتهى الى باب داره قال ما لى وجه الضيافة فرجع ثم طلبه بعد ذلك مرّة اخرى فاجابه فلمّا انتهى الى باب داره قال له مثل ذلك ثم دعاه مرّة ثالثة وقال له مثل ذلك فعاد الشيخ فقال الداعى انى اردت ان اجرّبك وجعل يمدحه فقال الشيخ لا تمدحنى على خلق يوجد فى الكلاب اذا دعى الكلب اجاب وان زجر انزجر توفى سنة ثمان وتسعين ومايتين ✿

حيزان بليدة ذات بساتين كثيرة ومياه غزيرة من بلاد ديار بكر بقرب اسعرت بها الشاهبلوط وليس الشاهبلوط فى شىء من بلاد الجزيرة والشام والعراق الّا بها والفندق ايضا بها كثير ✿

خاوران ناحية ذات قرى بخراسان بها خيرات كثيرة وينسب اليها الوزير ابو على شاذان كان وزيراً لملوك بنى سامان وبقى فى الوزارة مدّة طويلة حتى يوزّر الاباء والابناء منهم ولطول مدّة وزارته قيل فيه

وقالوا العزل للعمّال حيض نجاه الله من حيض بغيض
فان يك هكذا فابو علىّ من اللاتى يَئِسْن من المحيض ،

وينسب اليها اسعد الميهنى كان عالماً فاضلاً مشهوراً بالعلم والعمل مدرساً للمدرسة النظامية ببغداد ، وينسب اليها الشيخ ابو سعيد ابن ابى الخير وهو الذى وضع طريقة التصوّف وبنى الخانقاه ورتب السفرة فى اليوم مرّتين واداب الصوفية كلّها منسوبة اليه وكذا الانقطاع عن الدنيا ذكر فى مقاماته

انه قال ان الله تعالى وكّل بى اسود على عاتقه عصاً كلّما فترتُ عن الذكر تعرّض لى وقال لى قُل الله، وحكى انه كان لابى سعيد رفيق اول امره فى طلب العلم فلما كان اخره قال له ذلك الرفيق بم وصلت فقال له ابو سعيد اتذكر وقتاً كُنّا نقرا التفسير على استاذنا فلان قال نعم قال فلمّا انتهينا الى قوله قل الله ثم ذرهم فى خوضهم يلعبون عملتُ بهذه الاية، وحكى انه كان فى خدمته رجلان كان لاحدهما ميزران والاخر لا ميزر على راسه فوقع فى قلبه ان صاحب الميزرين يوثر احدهما له ثم منعه عن ذلك مانع حتى كان ذلك ثلث مرّات فقال للشيخ الخاطر الذى يخطر لنا من الله او من انفسنا فقال ان كان لخير فمن الله ولا يخاطب فى ميزر اكثر من ثلث مرّات ومشايخ الصوفية كلّهم تلامذة ابى سعيد وادابهم ماخوذة من افعال رسول الله صلعم، وينسب اليها الانورى الشاعر شعره فى غاية الحسن الطف من الماء شعره بالعجمية كشعر ابى العتاهية بالعربية ۞

الانورى

خراسان بلاد مشهورة شرقيها ما وراء النهر وغربيها قهستان قصبتها مرو وهراة وبلخ ونيسابور وهى من احسن ارض الله واعمرها واكثرها خيراً واهلها احسن الناس صورة واكملهم عقلاً واقومهم طبعاً واكثرهم رغبة فى الدين والعلم اخبرنى بعض فقهاء خراسان أن بها موضعاً يقال له سفان به غار من دخله برأ من مرضه اىّ مرض كان، وبها جبل كلستان حدّثنى بعض فقهاء خراسان ان فى هذا الجبل كهفاً شبه ايوان وفيه شبه دهليز يمشى فيه الانسان منحنياً مسافة ثم يظهر الضوء فى آخره ويتبيّن محوّط شبه حظيرة فيها عين ينبع الماء منها وينعقد حجراً على شبه القضبان وفى هذه الحظيرة ثقبة يخرج منها ريح شديدة لا يمكن دخولها من شدّة الريح، بها نهر الرزّيق يمرّ عليه سقى بساتينهم وزروعهم وعليه طواحينهم وانه نهر مبارك تبرّك به المسلمون فى الوقعة العظيمة الّتى كانت بين المسلمين والفرس قتل فيه يزدجرد بن شهريار آخر الاكاسرة فى زمن عمر بن الخطّاب وذاك ان المسلمين كشفوا الفرس كشفاً قبيحاً فنعهم النهر عن الهرب ودخل كسرى طاحونة تدور على الرزيق لمّا فاته الهرب وكان عليه سلب نفيس طمع الطحّان فى سلبه فقتله واخذ سلبه، بها عين فراوور وفراوور اسم موضع بخراسان حدّثنى بعض فقهاء خراسان قال من المشهور عندنا ان من اغتسل بماء العين الّتى بفراوور او غاص فيه يزول عنه حمّى الربع، وينسب اليها ابو عبد الرحمن حاتم بن يوسف الاصمّ من اكابر مشايخ خراسان وكان تلميذ شقيق البلخى لم يكن اصمّ لكن تصامم

فسمّی بذلک وسببه ان امراة حضرت عنده تساله مسئلة فسبقت منها ریح فقال لها انی ثقیل السمع ما اسمع کلامک فارفعی صوتک وانّما قال ذلک لئلّا تخجل المراة ففرحت المراة بذلک، حکی عن نفسه انه کان فی بعض الغزوات فغلبه رجل ترکیٌّ واضجعه یرید ذبحه قال ولم یشتغل قلبی به بل انتظر ما ذا حکی الله تعالی قال فبینا هو یطلب السکین من جفنه اذ اصابه سهمٌ عَرَبٍ قتله وقت انا توفی سنة سبع وثلثین ومایتین، وینسب الیهــا الشیخ حبیب العجمی وکان من الابدال ظـاهر الکرامات حکی ان حسن البصری دخل علیه وقـت صلاة المغرب فدخل مسجدًا لیصلّی فیه وکان حبیبٌ العجمی یصلی فیه فکره ان یصلی خلفه لکونه عجمیًّا یقع فی قراته لحن فـما صلّی خلفه فرای فی نومه لو صلّیت خلفه لغفرنا ما تقدّم من ذنبک وما تاخّر ورای حبیب فی النوم بعد وفاته فقیل له ما فعل الله بک فقال ذهبت العجمة وبقیت النعمة، وبها الثعلب الطیّار ذکر الامیر ابو المؤیّد ابن النعمان ان بخراسان شعب یسمّی بحرًا ومن ناحیة بروان بها صنف من الثعلب له جناحان یطیر بهما فاذا ابتدا بالطیران یطیر مقدار غلوة سهم او اکثر ثم یقع ویطیر طیرانًا دون الاول ثم یقع ویطیر طیرانًا دون الثانی، وبهـا فارة المسک وهو حیوان شبیه بالخشف حین تضعه الظبیة تقطع منه سُرّته فیصیر مسکًا ✿

خرقان مدینة بقرب بسطام بینهما اربعة فراسخ ینسب الیهــا الشیخ ابو القسم الخرقانی من المشایخ الکبار المذکور فی طبقاتهم له بخُرْقان قبر ذکـروا ان من حضر هناک یغلبه قبض شدید جدًّا ✿

خوار بلدة من بلاد قهستان بین الری ونیسابور بها قطن کثیر یحمل منهـا الی سایر البلاد ینسب الیها الجلال الخُواری کان واعظًا عدیم النظیر فی زمانه صاحب النظم والنثر والبدیهة والقبول التامّ عند الخواصّ والعوامّ حتی ان السلطان طغرل بن ارسلان وصل الی الری وعساکره ارسلوا خیلهم فی مزدرعاتهم فذهب صدر الدین الوزّان واخذ معه الجلال الخواری حتی یذکر عـنـد السلطان فصلا ویعرفه حال المزارع فلمّا دخل صدر الدین علی السلطـان مع اصحابه تخلّف الجلال منعه البوّاب فلمـا دخلوا ارادوا الجلال لیتکلّم قالوا منعه البواب فاستـاذنوا له من السلطـان فاذن فلمـا دخل شرع فی الکلام قال له السلطان اجلس فجلس وقال

داعی دولتت که بفرمان نشسـتـه اسـت
انجـا بپـای بوذ کی دربان نشسته است

پروانه زشمع سلاطین بدو رسید
کفتا کی اندر آی که سلطان نشسته است
چون سجده کَه بدیدمر پروانه سهو کفت
که اسکندری بجای سلیمان نشسته است
دعوی همی کنم که جو تو نیست در جهان
واینک گواه عدل که وزان نشسته است
کر دستور توکه چو مور اند وچون ملخ
بر خوشهاء ودانه دهقان نشسته است
باران عدل بار که این خاک پیالهاست
تا برامید وعدهٔ باران نشسته است

انشد هذه الابيات ارتجالا فتعجّب الحاضرون واستحسن السلطان ذلك وامر بازالة التعرّض عن المزارع ❀

خواف مدينة بخراسان بقرب نَسا كبيرة آهلة ذات قرى وبساتين ومياه كثيرة ينسب اليها الامام ابو المظفر الخوافى مشهور بالفضل سيما فى علم الجدل وكان من خيار تلامذة امام الحرمين وكان امام الحرمين تعجّبه مناظرته ومطالبه الصحيحة ومنوّعة الدقيقة فاختاره لمصاحبه ومحادثه حكى ان بعض الفضلاء حضر حلقة امام الحرمين واستدلّ استدلالاً جيّدًا وقام مشهورًا وكان الخوافى غير حاضر فلمّا حضر ذكر له ذلك فقال ان المقدمة الفلانية ممنوعة فكيف سلمتموها وذهب الى المستدلّ وطلب منه اعادة الدليل وما قام من عنده حتى افحمه ❀

خوست مدينة من بلاد الغور بقرب باميان حدّثنى اوحد المقرى الغزنوى ان فى بعض السنين اصاب اهل هذه المدينة قحط فوجدوا صنفاً من الحبّ زرعوه واكلوا منه ضرورة فاصابهم مرض فى ارجلهم فصاروا جميعاً عُرْجاً فكان ياتى كلّ واحد بعصاتَيْن ❀

دامسبان من قرى قزوين بينهما عشرة فراسخ لاهل هذه القرية شبكة عظيمة جدًّا وهى مشتركة بين اهل القرية لاحدهم حبّة ولاخر نصف حبّة وعلى هذا يبيعونها ويشترونها ويرثونها وفى كل سنة مرة او مرتين ينصبون هذه الشبكة ويسوقون الصيد اليها فاذا دخلت فيها سدّوا بابها ودخلوا فيها يرمونها بالنشاب والمقالع والعصى فيدخلها شىء كثير من الصيد فيقسمونها فيما بينهم على قدر ملكهم فى الشبكة ويقدّدون لحومها ❀

دامغان بلد كبير بين الرى ونيسابور كثير الفواكه والمياه والاشجار قال مسعر بن مهلهل الرياح لا تنقطع بها ليلاً ونهاراً ، من عجايبها مقسم للماء كسروى يخرج ماؤه من مغارة ثم ينقسم اذا انحدر منه على ماية وعشرين قسماً لماية وعشرين رستاقاً لا يزيد احد الاقسام على الاخر ولا يمكن تاليفه الّا على هذه النسبة وانه مستطرف جدًّا ، ومن عجايبها فلجة فى جبل بين دامغان وسمنان تخرج منها فى وقت من السنة ريح لا تصيب احداً الّا اهلكته وهذه الفلجة طولها فرسخ وعرضها نحو اربعماية ذراع والى فرسخين ينال المارّة اذاءها ليلاً ونهاراً من انسان او دابة او حيوان وقلّ من يسلم منها اذا صادف زمانها ، وبها جبل قال صاحب تحفة الغرايب هو جبل مشهور عليه عين ان القى فيها نجاسة تهبّ هواء قوىّ بحيث يخاف منه الهدم والخراب ، وبها عين يقال لها باذخانى قال صاحب تحفة الغرايب من اعمال دامغان قرية يقال لها كهن بها عين تسمّى باذخانى اذا اراد اهل القرية هبوب الريح لتنقية الحبّ عند الدياس اخذوا خرقة الحيض ورموها فى تلك العين فيتحرّك الهواء ومن شرب من ذلك الماء ينتفخ بطنه ومن حمل معه شيئاً منه فاذا فارق منبعه يصير حجراً ❁

داوردان بلدة كانت من غربى واسط على فرسخ منها قال ابن عبّاس وقع فيها طاعون فهرب منها عامة اهلها ونزلوا ناحية منها فهلك بعض من اقام بها وسلم بعض فلمّا ارتفع الطاعون رجع الهاربون فقال من بقى من المقيمين اصحابنا الطاعنون احزم منّا فلو وقع الطاعون مرّة اخرى لنخرجن فوقع الطاعون فى القابل فهربوا وهم بضعة وثلثون الفاً حتى نزلوا ذلك المكان وكان واد افيح فناداهم ملك من اسفل الوادى واعلاه ان موتوا فماتوا عن آخرهم فاجتاز عليهم حزقيل النبى عم فسال الله تعالى ان يحييهم فاحياهم الله فى ثيابهم الّتى ماتوا فيها فرجعوا الى قومهم احياء ويعرفون انهم كانوا موتى بوجوههم حتى ماتوا باجالهم المختومة وذلك قوله تعالى الم تر الى الذين خرجوا من ديارهم وهم الوف حذر الموت فقال لهم الله موتوا فماتوا ثم احياهم وبنوا فى الموضع الذى ذهبوا اليه ديراً يسمّى دير حزقيل وسياتى ذكره ان شاء الله تعالى ❁

دور قرية من قرى بغداد من اعمال دجيل ينسب اليها يحيى بن محمد بن هبيرة وزير المقتفى كان وزيراً ذا راى وعلم ودين وثبات فى الامور حكى الوزير وقال تطاول علينا مسعود بن محمود السلجوقى فعزم المقتفى ان يحاربه فقلت هذا ليس بصواب ولا وجه لنا الّا الالتجاء الى الله فاستصوب رأيى فخرجت من

عنده يوم الجمعة لاربع وعشرين من جمادى الاولى وقلت ان النبى عم دعا شهراً فينبغى ان ندعوا شهراً ثم لازمت الدعاء كلّ ليلة الى ان كان يوم أربع وعشرين من جمادى الاخرى فجاء الخبر بان السلطان مات على سرير ملكه وتبدد شمل اصحابه واورثنا الله ارضهم وديارهم، حكى ان قبل وزارته كان بينه وبين رجل بغدادى ساكن بالجانب الغربى صداقة فسلم الرجل الى يحيى ثلثماية دينار وقال له اذا انا متُّ جهزنى منها وادفنّى بمقبرة معروف الكرخى وتصدق بالباقى على الفقراء فلمّا مات قام يحيى وجهزه ودفنه كما وصى والذهب فى كمّه عايداً الى الجانب الشرقى قال فوقفت على الجسر فسقط الذهب من كمّى فى الماء وهو مربوط فى منديل فضربت بيدى على الاخرى وحولقت فقال رجل ما لك فحكيت له فخلع ثيابه وغاص وطلع والمنديل فى فمه فاخذت المنديل واعطيته منها خمس دينار ففرح بذلك ولعن اباه فانكرت عليه فقال انه مات وازوانى فسالته عن ابيه فاذا هو ابن الرجل الميّت فقلت من يشهد لك بذلك فاتى بمن شهد له انه ابن ذلك الميت فسلمت اليه المال، وكان كثيراً ما ينشد لنفسه

يا ايها الناس انى ناصح لكم   فعو كلامى فانى ذو تجاريب
لا تلهينّكم الدنيا بزخرفها   فما يدوم على حسن ولا طيب،

وحكى عبد الله بن زرّ قال كنت بالجزيرة رايت فى نومى فوجاً من الملايكة يقولون مات الليلة ولىّ من اولياء الله فتحدّثت بها وارختها فلما رجعت الى بغداد وسالت قالوا مات فى تلك الليلة الوزير ابن هبيرة رحمة الله عليه، وحكى عبد الله بن عبد الرحمن المقرى قال رايت الوزير ابن هبيرة فى النوم فسالته عن حاله فاجاب

قد سئلنا عن حالنا فاجبنا   بعد ما حال حالنا وحجبنا
فوجدنا مضاعفاً ما كسبنا   ووجدنا ممحّصاً ما اكتسبنا ٭

دوراق بلدة بخوزستان بها حمّات كثيرة يقصدها اصحاب العاهات قال الشيخ عمر التسليمى انها عيون كثيرة تنبع فى جبل كلّها حارّة فربّما يصعد منها دخان تلتهب فترى شعلته احمر واخضر واصفر وابيض ويجتمع فى حوضين احدهما للرجال والاخر للنساء فمن نزل فيه يسيراً يسيراً ينتفع به ومن طفر فيها يحترق بطنه ويتنفّط ٭

ديار بكر ناحية ذات قرى ومدن كثيرة بين الشام والعراق قصبتها الموصل وحرّان وبها دجلة والفرات من عجايبها عين الهرماس وهى بقرب نصيبين على مرحلة منها وهى مسدودة بالحجارة والرصاص لئلّا يخرج منها ماء كثير فتغرق

المدينة حكى ان المتوكّل على الله لمّا وصل الى نصيبين سمع بامر هذه العين وتجيب شانها وكثرة مائها فامر بفتح بعضها ففتح منها شىء يسير فغلب الماء غلبة عظيمة فامر فى الحال بسدّها وردّها الى ما كانت فى هذه العين تحصل عين الهرماس وتسقى نصيبين وفاضلها ينصب الى الخابور ثم الى الثرثار ثم الى دجلة ٭

دير الجب دير بين الموصل واربل يقصده الناس لدفع الصرع فيبرا منهم كثير ٭

دير الجودى وهو دير مبنىّ على قلّة الجودى وهو جبل استوت عليه سفينة نوح عم قيل انه مبنىّ منذ ايّام نوح ولم تجدد عمارته الى هذا الوقت زعموا ان سطحه يشبر فيكون عشرين شبراً مثلاً ثم يشبر فيكون اثنين وعشرين ثم يشبر فيكون ثمانية عشر فكلّما شبر اختلف عدده ٭

دير حزقيل دير مشهور بين البصرة وعسكر مكرم وهو بالموضع الذى ذهب اليه اهل داوردان الذين خرجوا من ديارهم وهم الوف حذر الموت فقال لهم الله موتوا فماتوا ثم احياهم فبنوا ذلك الموضع ديراً وهو منسوب الى حزقيل النبى عم حكى ابو العبّاس المبرّد قال اجتزت به فقلت لاصحابى اريد ان ادخله فدخلناه فراينا منظراً حسناً واذا فى بعض بيوته كهلٌ مشدود حسن الصورة عليه آثار النعمة فسلّمنا عليه فردّ علينا السلام وقال من اين انتم يا فتيان قلنا من البصرة فقال ما اقدمكم هذا البلد الغليظ هواؤه الثقيل ماؤه الجُفاة اهله قلنا طلب العلم قال جيّد اتنشدونى ام انشدكم قلنا انشدنا فانشد

لما اناخوا قبيل الصبح عيسهم   وثوروها فسارت بالهوى الابل
وابرزتْ من خلال السجف ناظرها   ترنّوا لى ودمع العين منهمل
وودّعت ببنان خلته عَنَماً   فقلت لاحملت رجلاك يا جمل
انّى على العهد لم انقض مودّتهم   يا ليت شعرى بطول العهد ما فعلوا

فقال له فتى من المجان كان معنا مات قال افاموت انا ايضا قال له متّ راشداً فتمطّى وقضى نَحْبه ٭

دير الخنافس قال الخالدى هذا الدير بغربى دجلة بقرب الموصل على قلّة جبل شامخ وهو دير صغير لا يسكنه اكثر من راهبين وهو نزه لعلوه على الضياع واشرافه على انهار نينوى وله عيد فى كلّ عام مرّة يقصده اهل تلك الضياع ثلثة ايام تسوّد حيطانه وسقوفه وفرشه من الخنافس الصغار اللواتى كالنمل فاذا انقضت تلك الايام لا يوجد فى تلك الارض من تلك الخنافس واحدة فاذا علم الرهبان بدنو تلك الايام يخرج ما فى الدير من القماش وهذا

امر مشهور هناك يعرفه اهل تلك الناحية ۞

دير سعيد بغربي الموصل وهو دير حسن البناء واسع الفناء يكتسى ايام الربيع طرايف الازهار وغرايب الانوار ولتربتها خاصّية عجيبة فى دفع اذية لدغ العقارب حتى لو ذرّ فى بيتها مات ۞

دير العذارى بين الموصل وباجرمى وهو دير قديم به نساء عذارى قد ترهّبن واقمن به للعبادة حكى ابو الفرج الاصفهانى انه بلغ بعض الملوك ان فيهن نساء ذوات جمال فامر بحملهن اليه ليختار منهن ما شاء فبلغهن ذلك فقمن ليلتهن يصلّين ويستكفين شرّه فطرق ذلك الملك طارق ابلغه من ليلته فاصبحن صياماً فلذلك تصوم النصارى صوم العذارى الى الان ، وحكى الجاحظ ان فتياناً من ثعلبة ارادوا القطع على مال يمرّ بهم بقرب دير العذارى فجاءهم من اخبرهم ان السلطان قد علم بهم وبعث الخيل فى طلبهم فاختفوا فى دير العذارى الى ان عرفوا ان الخيل رجعت من الطلب فامنوا فقال بعضهم ما الذى يمنعكم ان تاخذوا هذا القسّ وتشدّونه وثيقاً ثم يخلو كلّ واحد منكم بواحدة من هولاء الابكار فاذا طلع الفجر تفرّقتم فى البلاد ففعلوا ما اجمعوا عليه فوجدوا كلّهن ثيّبات فرع القسّ منهن قبلهم فقال بعضهم

ودير العذارى فضوح لهن ... وعند القسوس حديث عجيب
خلونا بعشرين صوفية ... ومسّ الرواهب امر غريب
اذاهن يزهرن زهر الظراف ... وباب المدينة فجّ رحيب
وقد بات بالدير ليل التمام ... فحول صلاب وجمع مهيب
وللقسّ حزن يهبط القلوب ... ووجد يدلّ عليه النحيب
وقد كان عيراً لذى عانة ... فصبّ على العير ليث هبوب ۞

دير القيارة بقرب الموصل فى الجانب الغربي مشرف على دجلة تحته عين تفور بماء حارّ يصبّ فى دجلة ويخرج معه القار فما دام القار فى مائه فهو لين فاذا فارق الماء وبرد جفّ ويحصل منها قير كثير يحمل الى البلاد واهل الموصل يقصدون هذا الموضع للنزه يستحمّون بهذا الماء فانه يقلع البثور وينفع من امراض كثيرة ۞

دير كردشير فى وسط مفازة معطشة مهلكة بين الرى والقم لو لا هذا الدير لم يتيسّر قطعها بناها اردشير بن بابك وهو حصن عظيم هايل البناء عالى السور مبنيّ بآجرّ كبار وفيه ابنية وازاج وعقود وصحنه قدر جريبين او اكثر وحوله صهاريج منقورة فى الحجارة واسعة تشرب السابلة منها طول السنة وعلى

بعض اساطينه مكتوب كلّ اجرّة من هذا الدير تقوم بدرهم وثلثين وثلثة ارطال خبز ودانق توابل وقنّينة خمر فى صدّق فبذلك والاّ فلينطح راسه باىّ اركانه شاء ❀

دير متى بشرقى الموصل على جبل شامخ من اشرفه ينظر الى جميع رستاق نينوى وهو دير عجيب البناء اكثر بيوته منقورة فى الصخر فيه نحو مائة راهب لا ياكلون الاّ جمعًا فى بيت الشتاء او بيت الصيف وهما منقوران فى صخر كلّ بيت منهما يسع جميع الرهبان وفى كلّ بيت عشرون مائدة منقورة من الصخر وفى ظهر كلّ واحدة منهما بويت عليه باب مغلق فيه آلة المائدة من غضارة [k]وطروفية وسكرجة لا تختلط آلة هذه بآلة هذه ولراس الدير مائدة لطيفة على دكان فى صدر البيت يجلس عليها وحده وكلّ ذلك منحوت من الحجر ملصق بالارض ❀

دير مر توما بميّافارقين على فرسخين منها فى جبل عالٍ له عيد يجتمع الناس اليه وينذر له النذور ومر توما شاهد فيه تزعم النصارى ان له الف سنة وزيادة وانه ممّن شاهد عيسى عم وهو فى خزانة خشب لها ابواب تفتح ايّام اعيادهم فيظهر نصفه الاعلى وهو قائم ❀

دير مر جرجيس على جبل عالٍ بقرب جزيرة ابن عمر على بابه شجر لا يدرى ما هى لها ثمرة شبيهة باللوز طيبة الطعام وبها زرازير لا تفارقه صيفًا ولا شتاء ولا يقدر احد على صيد شىء منها البتّة وبالليل يظهر حوله افاعى لا يستطيع احد ان يسير فى جبله ليلاً من كثرة الافاعى كلّ ذلك عن الخالدى ❀

راس العين مدينة بين حرّان ونصيبين فى فضاء من الارض بها عيون كثيرة عجيبة صافية تجتمع كلّها فيصير نهر الخابور واشهرها عين الصرار فانها لصفاء مائها تبين الحصاة فى قعرها وعمقها اكثر من عشرة اذرع نثر المتوكّل فيها عشرة الاف درهم فاخرج اهل المدينة جميعًا ما ضاع منها درهم ومنبع هذا الماء من صخر صلد يخرج منه ماء كثير بقوّة ❀

رحبة الشام مدينة مشهورة ينسب اليها ابو جابر الرحبى كان من اصحاب الكرامات الظاهرة حكى ابو جابر قال رايت اهل الرحبة ينكرون كرامات الاولياء فركبت سبعًا ذات يوم ودخلت المدينة وقلت اين الذين ينكرون كرامات الاولياء ❀

روذبار بلاد بارض الجبال كلها جبال ووهاد واشجار ومياه وعماراتها قرى وقلاع

[k]) a وطوفرته ,b وطوفرية ,c وطوفريه ,d وطرفره

حصينة وسكانها ديالمر ، ينسب اليها ابو على احمد بن محمد الرونبارى اصله من رونبار وسكن بغداد وسمع الحديث من ابرهيم الحربى واخذ الفقه من ابى العباس بن شريح والادب من ثعلب وصحب الجنيد حكى ابو منصور معمر الاصفهانى انه قال سمعت ابا على الروذبارى انه قال انفقت على الفقراء كذا وكذا الفًا وما جعلت يدى فوق يد فقير بل كانوا ياخذونه منى ويدهم فوق يدى توفى بمصر سنة اثنتين وعشرين وثلثماية ، وينسب اليها ابو عبد الله احمد بن عطاء الروذبارى كان ابن اخت ابى على حكى انه كان راكبا على جمل فغاصت رجله فى الرمل فقال جلّ الله فقال للجمل ايضا جل الله ، وحكى انه دعى يوماً هو واصحابه الى دعوة فاذاهم يمشون على الطريق فقال انسان هولاء الصوفية مستحلون اموال الناس وبسط لسانه فيهمر وقال ان واحداً منهم استقرض منى ماية درهم ولمر يردها الىّ ولست ادرى اين اطلبه فقال ابو عبد الله لصاحب الدعوة وكان محبًّا له ولهذه الطايفة ايتنى بماية درهم فاتى بها فقال لبعض اصحابه احمل الى ذلك الانسان وقل له ان هذا الذى استقرض منك بعض اصحابنا وقد وقع لنا خبره عذره ❁

روذراور كورة بقرب همذان على ثلث فراسخ منها وهى ثلاث وتسعون قرية متصلة المزارع ملتفّة الجنان مطردة الانهار فى اشجارها جميع انواع الفواكه لطيب تربتها وعذوبة ماثها ولطافة هوائها ارضها تنبت الزعفران وليس فى جميع الارض موضع ينبت به الزعفران الاّ ارض روذراور منها يحمل الى جميع البلاد ❁

رويان ناحية بين طبرستان وبحر الخزر من بلاد مازندران ينسب اليها الامام فخر الاسلام ابو المحاسن الرويانى وهو اول من افتى بالحاد الباطنية لانهم كانوا يقولون لا بدّ من معلّم يعلّم الناس الطريق الى الله وذلك المعلّم يقول لا يجب عليكمر الا طاعتى وما سوى ذلك فان شئتمر فافعلوا وان شئتم لا تفعلوا فالشيخ جاء الى قزوين وافتى بالحادهم ووصّى لاهل قزوين ان لا يكون بينهم وبين الباطنية اختلاط اصلاً وقال ان وقع بينكمر اختلاط فهم قوم عندهم حيل يخدعون بعضكمر واذا خدعوا بعضكمر وقع الخلاف والفتنة فالامر كان على ما اشار اليه فخر الاسلام ان جاء من ذلك الجانب طاير قتلوه فلمّا عاد الى رويان بعثوا اليه الفدائية وقتلوه عاش حميداً ومات شهيداً ❁

الرى مدينة مشهورة من امّهات البلاد واعلام المدن كثيرة الخيرات وافرة الغلات والثمرات قديمة البناء قال ابن الكلبى بناها هوشنج بعد كيومرث وقال

غيره بناها راز بن خراسان لان النسبة اليها رازى وهى مدينة عجيبة فى فضاء من الارض والى جانبها جبل اقرع لا ينبت شيئًا يقال له طبرك قالوا انه معدن الذهب الا ان نيله لا يفى بالنفقة عليه ولهذا تركوا معالجته، ودور هذه المدينة كلها تحت الارض ودورهم فى غاية الظلمة وصعوبة المسلك وانّما فعلوا ذلك لكثرة ما يطرقهم من العساكر فان كانوا مخالفين نهبوا دورهم وان كانوا موافقين نزلوا فى دورهم غصبًا فاتّخذوا مسالك الدور مظلمة ليسلموا من ذلك والناس يحفرون بها يجدون جواهر نفيسة وقطاع الذهب وبها كنوز فى كلّ وقت يظهر منها شىء لانها ما زالت موضع سرير الملك وفى سنة اربع عشرة وستماية فى زمن ايلقلمش ظهر بها حباب كان فيها دنانير عجيبة ولم يعرف انها ضرب اىّ ملك وذكر انها خربت مرارًا بالسيف والخسف، وقال جعفر بن محمد الرازى لما ورد المهدى فى خلافة المنصور بنا المدينة التى بها الناس اليوم على يد عمار بن الخصيب وتمّت عمارتها سنة ثمان وخمسين وماية ومياه هذه المدينة جارية فى نفس المدينة لكنها من اقذر المياه لانهم يغسلون فيها جميع النجاسات وتمشى اليها مياه الحمامات واهل المدينة لا ياخذون منها الا نصف الليل لانه فى هذا الوقت يصفو عن النجاسات التى تلقى فيه وهواؤها فى فصل الخريف سهام مسمومة قلّما تخطى سيما فى حقّ الغرباء فان الفواكه فى هذا الوقت بها كثيرة رخيصة كالتين والخوخ والعنب فان العنب لا يقدرون على تحصيلها الى الشتاء وبها نوع من العنب يسمّونه الملاحى حبّاتها كحبّات البسر وعنقوده كعذق الثمر ربّما يكون ماية رطل هذا النوع يبقى الى الشتاء ويحمل من الرى الى قزوين طول الشتاء ومع كبر حبّاته قشره رقيق وطعمه طيب وبها نوع آخر من العنب شبيه الرازقى الّا ان ثجيره ضعيف جدًّا اذا قطفوه تركوه فى الظلّ حتى يتزبّب يكون زبيبه طيب جدًّا يحمل الى ساير البلاد، ويجلب من الرى طين يغسل به الراس فى غاية النعومة يحمل هدية الى ساير البلاد وصناع المشط بالرى لهم صنعة دقيقة يعملون امشاطًا فى غاية الحسن تحمل هدية الى البلاد والالات والاثاث المتّخذة من الخشب الخلنج خشبها بطبرستان يتّخذون منها هناك وهى خشبة لا لطف فيها ويحملونها الى الرى فيتركها اهل الرى فى الخرط مرّة اخرى وتلطّفها ثم يزوّقونها بانواع التزاويق من الرى تحمل الى جميع البلاد، واهل الرى شافعية وحنفية واصحاب الشافعى اقلّ عددًا من اصحاب ابى حنيفة والعصبية واقعة بينهم حتى ادّت الى الحروب وكان الظفر لاصحاب الشافعى فى جميعها مع قلّة عددهم

والغالب على اهل الرى القتل والسفك ومعهم شئ من الاريحية من ذلك حكى ان رجلاً من ارباب الثروة كان جاراً لبعض العيّارين فجاء وقت وضع حمل زوجة صاحب الثروة ومن عادتهم انهم يزيّنون الدار فى هذا الوقت ويظهرون الاثاث والقماش فلما امسوا وكان لهم داران اجتمعوا كلّهم عند صاحبة الطلق وخلت الدار الاخرى فقال العيار ما منعكم ان تنزلوا وتجمعوا جميع ما فى هذه الدار فنزلوا واصعدوا جميع ما فيها اذ سمعوا ضجيج النساء يقلن وضعت غلاماً فقال العيار لاصحابه ان هولاء فرحوا بهذا المولود واذا احسّوا بالقماش يتبدّل فرحهم بالترح يعدون الولد شوما ردوا القماش اليهم ليزداد فرحهم ويكون المولود ميمون النقيبة فقالوا للقوم خذوا قماشكم فانّا رددناها لاجل هذا المولود ؞

وينسب اليها الامام العلامة ابو عبد الله محمد بن عمر الرازى امام الوقت ونادرة الدهر واعجوبة الزمان

لقد وجدت مكان القول ذا سعة فان وجدت لسانًا قايلاً فقل

ذكر ابو القسم على بن حسن بن عساكر عن ابى هريرة عن رسول الله صلعم انه قال ان الله تعالى يبعث لهذه الامة فى كل مائة سنة من يجدّد لها دينها قال فكان على راس المائة الاولى عمر بن عبد العزيز وعلى الثانية محمد بن ادريس الشافعى وعلى راس المائة الثالثة ابو العباس احمد بن شريح وعلى راس المائة الرابعة القاضى ابو بكر محمد بن الطيب الباقلانى وعلى راس الخامسة ابو حامد محمد بن محمد الغزّالى وعلى راس المائة السادسة ابو عبد الله محمد بن عمر الرازى ؞ حكى ان فخر الدين الرازى ورد بخارا وحضر حلقة رضى الدين النيسابورى وكان فى حلقته اربعمائة فاضل مثل ركن الدين العميدى وركن الدين الطاووسى ومن كان من طبقاتهم ومن كان دونهم واستدل فى تلك المجلس فلم يبق من القوم الا من اورد عليه سوالاً او سوالين فاعادها كلّها فلمّا قال والاعتداد عن هذه الفوايد قال رضى الدين لا حاجة الى الجواب فانه لا مزيد على هذا وتعجّب القوم ضبطه واعادته وترتيبه وحكى انه قبل اشتهاره ذهب الى خوارزم مع رسول فقال اهل خوارزم للرسول سمعنا ان معك رجل فاضل نريد ان نسمع منه فايدة وكانوا فى الجامع يوم الجمعة بعد الصلوة فاشار الرسول الى فخر الدين بذلك فقال فخر الدين افعل ذلك بشرط ان لا يبحثون الا موجهاً فالتزموا ذلك فقال من اى علم تريدون قالوا من علم الكلام فانه دأبنا قال اى مسئلة تريدون اختاروا مسئلة شرع فيها وقررها

بادنی زمان وکان هناک من العوامّ خلق کثیر وعوام خوارزم متکلّمة کلهم عرفوا ان فخر الدین قرر الدلیل وغلبهم کلّهم فاراد مرتّب القوم ان یخفی ذلک محافظة لمحفل الرئیس فقال قد طال الوقت وکثرت الفواید الیوم نقتصر علی هذا وتمامه فی مجلس آخر فی حضرة مولانا فقال فخر الدین ایها الخوارزمی ان مولانا لا یقوم من هذا المجلس الا کافراً او فاسقاً لانی الزمته الحکم بالحجّة فان لم یعتقد فهو کافر علی زعمه وان اعتقد ولم یعترف به فهو فاسق علی زعمه، وحکی انه ورد بخارا وسمع ان احداً من اهل بخارا ذکر اشکالات علی اشارات ابی علی فلما ورد فخر الدین بخارا اوصی لاصحابه ان لا یعرضوا ذلک علی فخر الدین فقال فخر الدین لاحد من اصحاب الرجل اعزنی لیلة واحدة ففعل فضبطها کلّها فی لیلة واحدة وقام وذهب الیه اول النهار وقال له سمعت انک اوردت الاشکالات علی ابی علی فعنی کلام ابی علی هذا کیف تورد علیه الاشکال حتی اتی علی جمیعها ثم قال له اما تتّق الله فهو کلام الرجل ما تعرف وتفسرها من عندک تفسیراً فاسداً وتورد علیه الاشکال فقال الرجل اظنّ انک الفخر الرازی فقال ما اخطات فی هذا الظنّ وقام وخرج، وحکی انه کان یعظ علی المنبر بخوارزم وعوام خوارزم کلّهم متکلّمة یبحثون بحثًا صحیحاً وکان یاتی بمسئلة مختلفة بین المعتزلة والاشاعرة ثم یقررها تقریراً تامًّا ویقول ائمّة المعتزلة لا یقدرون علی مثل هذا التقریر ویقول لهم اما هذا تقریر حسن یقولون نعم فیقول اسمعوا ابطاله فیبطله بادلة اقوی منها فالمعتزلة عزموا علی ترک الاعتزال لان الواجب علیهم اتباع الدلیل فقال لهم مشایخهم لا تخالفوا مذهبکم فان هذا رجل اعطاه الله فی التقریر قوّة عجیبة فان هذا لقوته لا لضعف مذهبکم، وحکی انه کان علی المنبر فنقل شیئًا من التوریة فقالوا له کیف عرفت انه فی التوریة فقال ای سفر شئتم عیّنوا حتی اقراه علیکم وجاءته حمامة خلفها باشق یریده صیدها فدخلت الحمامة خلف ظهر الشیخ فقال بعض الحاضرین

جاءت سلیمان الزمان بشجوها والموت یلمع من جناح الخاطف
من عرّف الورقاء ان جنابکم حرم وانک مامن للخایف

فالشیخ خلع علیه قمیصه وعمامته توفی عید الفطر سنة ست وستمایة،

وینسب الیها ابو اسحق ابرهیم بن احمد الخوّاص کان من اقران الجنید والنوری کان ابرهیم متوکّلاً یمشی فی اسفاره بلا زاد وحکی منصور بن عبد الله الهروی قال کنت مع قوم فی مسجد رسول الله صلعم نتحدّث فی کرامات

الانبياء ومعنا رجل مكفوف يسمع حديثنا فلما فرغنا قال انسكم الله فانى انست بحديثكم فاسمعوا عنّى ايضا حديثاً عجيباً قال كنت رايت قبل عماى رجلًا غريبًا يخرج من المدينة يمشى مسرعًا فشيت خلفه حتى ادركته قلت له اخلع ثيابك فقال لى اذهب حتى لا يصيبك ضرر فشددت عليه وكلفته خلع ثيابه فدفعنى مراراً بالكلام فابيت الا خلع الثياب فلما علم انى لست اندفع عنه اشار الى عينىّ فعميا وذهب عنّى فبتّ تلك الليلة رايته فى النوم قلت يا عبد الله وحقّ من اكرمك هذه الكرامة من انت قال ابرهيم الخواص ، وحكى الخواص رحمة الله عليه انتهيت الى رجل صرعه الشيطان فجعلت اوذن فى اذنه فنادانى الشيطان من خوفه يقول دَعْنى اقتله فانه يقول القران مخلوق وحكى بعضهم قال صحب الخواص مع اثنين فانتهينا الى مسجد فى المفازة فاوينا اليه وكان الوقت شاتياً والمسجد لاْ باب له فلما اصبحنا وجدنا ابرهيم واقفاً على باب المسجد يستر الباب ببدنه قال خشيت ان تجدوا البرد سترت الباب ببدنى ، وحكى الخواص رحمه الله قال رافقنى فى بعض اسفارى راهب فضينا اسبوعًا ما اكلنا فقال لى الراهب يا راهب الحنفية هات ان كان عندك انبساط فقد بلغنا فى الجوع فقلت اللهم لا تفضحنى عند هذا الكافر فرايت طبقًا فيه خبز وشواء ورطب وماء فاكلنا ومشينا اسبوعاً اخر فقلت يا راهب النصارى هات ان كان عندك انبساط فلنوبة لك فدعا فرايت طبقاً فيه اكثر ما كان على طبقى فتحيّرت وابيت ان آكل منها فقال لى الراهب كل فانى ابشرك ببشارين احدهما انى اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله والثانى انى قلت يا رب ان كان لهذا الرجل خطر فافتح علىّ فتحاً فاكلنا ومشينا الى مكة فاقام بها مدة ثم توفى بها ودفن فى البطحاء ، وحكى ابرهيم قال فى بعض اسفارى انتهيت الى شجرة قعدت تحتها فاذا سبع هايل ياتى نحوى فلما دنى منّى رايته يعرج فاذا يده منتفخة وفيها فتح فهمهم وتركها فى حجرى وعرفت انه يقول عالج هذه فاخذت خشبة فتحت بها الفتح ثم شددته بخرقة خرقتها من ثوبى فغاب ثم جاءنى ومعه شبلان تبصبصان ورغيف تركه عندى ومشى ، وحكى ابرهيم رحمه الله قال ركبت البحر مرة فجاءنا ريح عاصف يمشى بالمركب على غير اختيارنا فالركاب كانوا يدعون الله تعالى وكلّ واحد ينذر نذراً وانا قلت ان نجانى الله تعالى من هذه لا اكل لحم الفيل هكذا جرى على لسانى فالريح رمتنا الى جزيرة فراينا فى الجزيرة ولد فيل فالقوم اخذوه وذبحوه وجعلوا ياكلونه فاشاروا الىّ باكله فابيت ان آكل

لاجل النذر فاكل القوم كلّهم من لحم ولد الفيل فلما كان الليل جاء الفيل ما وجد الولد فراى القوم جعل يشمّ واحداً واحداً ويحطمه بخفّه حتى فرغ عن الكلّ فانا وقعت على وجهى حتى لا اراه وايقنت بالهلاك فلما شمّنى لفّ خرطومه علىّ وحملنى على ظهره وجعل يمشى طول الليل بى فلما اصبحت وصل الى بيش تركنى هناك ومضى؛ وحكى ابو حامد الاسود قال سافرت مع الخواص ذات مرة فانتهينا الى ظلّ شجرة فاقبل الينا سبع هايل فصعدت الشجرة خوفًا وابرهيم نام تحت الشجرة فجاء السبع شمّه من راسه الى قدمه وذهب فلما كانت الليلة اوينا الى مسجد فوقعت بقّة على ابرهيم فانّ انيناً فقلت له هذا عجب البارحة ما كنت تانّ من اسد والان تانّ من بقة فقال هذه الحالة غير تلك الحالة البارحة كنت بالله والليلة انا بنفسى وحكى ان الخواص رحمة الله عليه لما دنا وفاته طلب الماء وتوضىً وتوفى سنة احدى وتسعين ومايتين فراى بعد وفاته فى النوم فقيل له ما فعل الله بك فقال اثابنى على كلّ عمل عملته ثم انزلنى منزلاً فوق منازل اهل الجنّة وقال يا ابرهيم هذا المنزل بسبب انك قدمت الينا بالطهارة؛

وينسب اليها يحيى بن معاذ الرازى كان شيخ الوقت وصاحب اللسان فى الوعظ والقبول عند الناس الى ان اتّصل بزين العارفين ابى يزيد البسطامى فراى من حالاته ما تحيّر فيها فعلم ان الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء فلازم خدمته وذكر عنه حكايات عجيبة؛ وحكى انه راى بايزيد من بعد صلوة العشاء الى طلوع الفجر مستوفزاً على صدور قدميه رافعاً اخمصيه ضارباً بذقنه على صدره شاخصًا بعينيه لا يطرف ثم سجد عند الفجر فاطال ثم قعد وقال اللهم ان قومًا طلبوك فاعطيتهم المشى على الماء والمشى على الهواء فرضوا منك بذلك وانى اعوذ بك من ذلك وان قوماً طلبوك فاعطيتهم كنوز الارض ورضوا بذلك وانى اعوذ بك من ذلك وان قوماً طلبوك فاعطيتهم طى الارض فانهم رضوا بذلك وانى اعوذ بك من ذلك حتى عد نيفاً وعشرين مقاماً من مقامات الاولياء ثم التفت الى فرآنى فقال يحيى قلت نعم يا سيّدى فقال منذ متى انت ههنا قلت منذ حين فسكت فقلت يا سيدى حدّثنى بشىء فقال احدّثك بما يصلح لك ادخلنى فى الفلك الاسفل فدورنى فى الملكوت السفلى وارانى الارض وما تحتها الى الثرى ثم ادخلنى فى الفلك العلوى فطوف فى السموات وارانى ما فيها من الجنان الى العرش ثم اوقفنى بين يديه وقال سلنى اى شىء رايت حتى اهبه لك فقلت يا سيدى ما رايت شيئًا استحسنته

فاسلك اياه فقال انت عبدى حقًّا بعبدى لاجلى صدقا لافعلن بك ولافعلن وذكر اشياء قال يحيى فهالنى ذلك وامتلات به وتجبت منه فقلت يا سيدى ثم ما سالته المعرفة به وقد قال لك سلنى ما شئت قال فصاح فىّ صيحة وقال لى اسكت ويلك غرت عليه منّى لا احبّ ان يعرفه سواه، وحكى ان من لطف الله تعالى فى حق يحيى انه تكلّم ببلخ وفضل الغنى على الفقر فاعطى ثلثين الف درهم فسمع بعض المشايخ ذلك فقال ما اجبه لا بارك الله له فى هذا المال فخرج من بلخ يريد نيسابور فوقع عليه اللصوص واخذوا منه المال وحكى يحيى انه دخل المسجد فوقع جنبة على باب المسجد فقلت ان ذلك لذنب منّى حتى تذكّرت انى قدمت رجلى اليسرى فقلت تبت لا اعود الى مثله فتوديت يا يحيى ادركت سوء الادب بحسن المعذرة فادركناك بالفضل والمغفرة توفى سنة ثمان وخمسين ومايتين ✿

زاوه كورة بخراسان ينسب اليها الشيخ حيدر وهو رجل مشهور كان عجيب الشان فى الصيف يدخل فى النار وفى الشتاء يدخل فى وسط الثلج والناس من الاطراف يقصدونه لروية هذا الامر العجيب فمن رآه على تلك الحالة لا يملك نفسه ترك الدنيا ولبس اللباد ويمشى حافيًا وسمعت ان كثيرا ما ياتى الامراء وارباب الدنيا فكما رآوه رموا انفسهم من الفرس ولبسوا اللباد ولقد رايت من الاتراك مماليك فى غاية الحسن وقد لبسوا اللباد يمشون حفاة قالوا انهم اصحاب حيدر، وحكى بعض المتصوفة ان الشيخ راى يومـًا فوق قبّة عالية لا يمكن صعودها فتجّبوا منه كيف صعد اليها ثم انه جعل ينزل منها كما يمشى احدكم على الارض المستوية، وكان هذا الشيخ باقيًا الى مجىء التتر سنة سبع عشرة وستماية ✿

زراعة قرية فى شرقى الموصل قرب باعشيقا بها عين النيلوفر وهى عين فوارة يجتمع فيها ماء كثير ينبت فى ذلك الماء النيلوفر ويعدّ نوعاً من انواع دخل القرية ويضمنه العامل فى القرية بمال ✿

زز كورة بهمذان يجلب منها الززى وهى ثمرة عجيبة مشهورة تربّى بالخلّ لها منافع كثيرة ويكون طعم خلّه طيّباً جدًّا ولا يوجد فى جميع البلاد الّا هناك ومنها يحمل الى ساير البلاد ✿

زنجان مدينة مشهورة بارض الجبال بين ابهر وخلخال جادّة الروم وخراسان والشام والعراق لا تزال الحرامية كامنة فى حواليهـا والبلدة فى غاية الطيب واهلها احسن الناس صورة وظرافة وبذلة وفى جبالها معادن الحديد ويحمل

منها الى البلاد واذا وقع عندهم جدب لا يبيعون الخبز الا مع الحديد فمن اراد شرى الخبز يزن ثمن الخبز والمسامير وحكى انه وصل اليها قفل اخر النهار فقال بعضهم لبعض المصلحة ان لا نبيت هاهنـا ونرحل حتى اذا كان الغد بعدنا عن هذه الارض فدخلوا المدينة حتى يشتروا شيئًا من الخبز وما وجدوا الخبز الا عند خبّاز واحد وكان عنده برنجة فقال لست ابيع الخبز الا مع البرنجة وكل واحد يؤدّى ثمن الخبز وثمن البرنجة ياخذ الخبز ويترك البرنجة حتى جاء رجل ظريف قال الخبّاز هات ثمن البرنجة فقال الرجل حاجتى الى البرنجة امسّ من حاجتى الى الخبز ادّى ثمنها واخذها من عند الخباز واحرقها، وحكى ان رجلاً طوالاً اراد شرى البطيخ يستنامه فقال للبايع انها صغار فقال البايع من الموضع الذى تنظر يرى الجمل عصفورا وانها ليست بصغار، وحكى ان رجلاً من اوساط الناس حلف بابيه فقال بعض الحاضرين وهل كان لك اب فقال وهل يكون الانسان بلا اب قال ما كان اباً يُذكر فى المحافل، ومن عجايبها ما ذكره ابو الريحان الخوارزمى عن ابى الفرج الزنجانى انه لا يرى بزنجان عقرب الا فى موضع يسمّى مقبرة الطير فان اخرجت منها عادت اليها سريعاً وما ذاك الا لطيب تربتها ولطافة هوائها وبها جبل بزاو قالوا انه من انزه المواضع واطيبها وليس على وجه الارض موضع ارقّ منه هواء ولا اعذب ماء ولا اطيب رايحة نباته الرياحين فراسخ فى فراسخ تفوح روايحها من بعد بعيد فاذا كان فصل الربيع يرى اديمه مثل الديباج المنقش من الوان الرياحين، ب اليها جلال الطبيب كان طبيباً عديم النظير فى الافاق كان فى خدمة ازبك بن محمد بن ايلدكز صاحب اذربيجان واران لا يفارقه يقول ان حيوتى محفوظة بهذا الرجل وكان اية فى المعالجات ما كان يمشى الى المريض بل يستخبر عنه ويامر بدواء حقير ويكون البرء حاصلاً كان وجوده فايدة عظيمة للناس ما وجد مثله بعده۞

سـاباط بليدة كانت بقرب مداين كسرى اصله بلاشاباد يعنى عمارة بلاش وهو من ملوك الفرس فعربته العرب وقالوا ساباط ينسب اليها حجّام كان يحجم الناس نسيئة فاذا لم ياته احد يحجم أُمّه حتى لا يراه الناس بطالاً فما زال يحجمها حتى ماتت فقالت العرب افرغ من حجّام ساباط، وكان كسرى ابرويز القى النعمان بن المنذر تحت ارجل الفيل بساباط لمّا قتل عدىّ بن زيد وجاء الى كسرى مستغفرًا فما قبل توبته قال الشاعر

فادخل بيتًا سقفه صدر فيله بساباط والحيطان فيه قوائمه۞

سامرّا مدينة عظيمة كانت على طرف شرقى دجلة بين بغداد وتكريت بناها المعتصم سنة احدى وعشرين ومايتين وسبب بنائها ان جيوشه كثروا حتى بلغ مماليكه سبعين الفاً فمدّوا ايديهم على حُرَم الناس واذا ركبوا انحطم كثير من الصبيان والعميان والضعفاء من ازدحام الخيل فاجتمع عامة اهل بغداد ووقفوا للمعتصم وقالوا قد عمّنا اذى جيوشك اما تمنعهم او تقلبهم عنّا والّا حاربناك بدعاء السحر فقال اما تقلّبهم فلا يكون الّا بتقلّبى ولكنى اوصيهم بترك الاذى فما زادهم الوصية الّا زيادة الفساد فوقفوا له مرّة اخرى وقالوا اما تحوّلت عنّا والّا حاربناك بدعاء السحر فقال هذه الجيوش لا قدرة لى بها نعم التحوّل وكرامةً وساق من فوره حتى نزل سامرّا وبنى بها دارًا وامر عسكره بمثل ذلك حتى صارت اعظم بلاد الله بناء واهلاً وانفق على جامعها خمسماية الف دينار وجعل وجوه حيطانها كلّها المينا وبنى المنارة الّتى كانت من احدى العجايب وحفر الاسحقى وبنى الملوك والامراء بها دوراً وقصوراً وبنى الخلفاء بها ايضا قصوراً عجيبة وكان المعتصم والواثق والمتوكّل بنوا بها قصوراً والمتوكّل اشتقّ من دجلة قناتين شتوية وصيفية ويدخلان الجامع ويتخلّلان شوارع المدينة، وفى جامعها السرداب المعروف الذى تزعم الشيعة ان مهديهم يخرج منه لانهم زعموا ان محمد بن الحسن دخل فيه وكان على باب هذا السرداب فرس اصفر سرجه ولجامه من الذهب الى زمن السلطان سنجر ابن ملكشاه جاء يوم الجمعة الى الصلوة فقال هذا الفرس ههنا لاىّ شىء فقالوا ليخرج من هذا الموضع خير الناس يركبه فقال ليس يخرج منه خير منّى وركبه زعموا انه ما كان مباركاً لان الغزّ غلبته وزال ملكه ولم تزل سامرّا فى زيادة عمارة من ايام المعتصم الى ايام المستعين فعند ذلك قويت شوكة الاتراك ووقعت المخالفة فى الدولة فلم تزل فى نقص الى زمان المعتضد بالله فانه انتقل الى بغداد وترك سامرّا بالكلية فلم يبق بها الّا كرخ سامرّا وموضع المشهد والباقى خراب يباب يستوحش الناظر اليها بعد ان لم يكن فى الارض احسن ولا اجمل ولا اوسع ملكاً منها فسبحان من تقلّب الامور ولا يتغيّر بتغيّر الازمنة والدهور قال ابن المعتزّ

غدت سرّ من رآ فى العفاء فيالها ... قفا نبك من ذكرى حبيب ومنزل
تفرّق اهلوها ولم يعف رسمها ... لما نسجتها من جنوب وشمال
اذا ما امرؤ منهم شكا سوء حاله ... يقولون لا تهلك اسى وتجمّل٭

ساوه مدينة طيبة كثيرة الخيرات والثمرات والمياه والاشجار فى وهدة من

الارض وكانت فى قديم الزمان على ساحل بحيرة غاصت عند مولد النبى صلعم ورايت موضع البحيرة زرعوه شعيرًا وحدّثنى بعض مشايخها انه شاهد السفينة تجرى فيها واهل ساوه مخصوصون بحسن الصورة واستقامة الطبع ومعرفة وزن الشعر وعلم الغناء وذلك يترشح منهم حتى من نسائهم وصبيانهم وكلّهم على مذهب الشافعى ما فيها واحد يخالفهم الا الغريب وبها رباطات ومدارس ومارستانات والطاق الذى على باب الجامع وهو طاق عالٍ جدًّا مثل طاق كسرى على طرفيه منارتان فى غاية العلوّ ليس فى شىء من البلاد مثله وفى وسط الجامع خزانة الكتب المنسوبة الى الوزير ابى طاهر الخاتونى فيها كلّ كتاب معتبر كان فى زمانه مع اشياء نادرة من الخطوط المنسوبة والاصطرلابات والكرات ومن عجايبها ان الترنجبين يقع فى كل ثلثين سنة بارضها على الشوك الذى يختصّ به ويكثر حتى يجمع ويبتاع على الناس منه شىء كثير وانا شاهدت ذلك مرّة ،

وينسب اليها القاضى عمر بن سهلان كان اديبًا فقيهًا حكيمًا خصّه الله تعالى بلطافة الطبع وفطانة الذهن وفصاحة الكلام ومتانة البيان جميع تصانيفه حسن وكان معاصر الامام حجّة الاسلام الغزّالى ، ومن عجايب ما حكى من لطف الله تعالى فى حقّه انه قال اردت الاشتغال بالعلوم وما كان لى مال ولم يبق فى ذلك الوقت شىء من المدارس وكان له خطّ فى غاية الحسن قال كتبت ثلث نسخ من كتاب الشفاء لابى على ابن سينا وكان اذ ذاك للشفاء رواج عظيم بعت كل نسخة بماية دينار واودعت ثمنها ثلثماية دينار عند بزّاز صديق لى وكلّما احتجت اخذت منها وانفقت حتى غلب علىّ ظنّى انى استوفيتها فانقطعت عنه فرآنى الرجل وقال ما لى اراك تاخّرت عن طلب النفقة قلت لانى استوفيتها قال لا بعد اكثره باقٍ فكنت امشى اليه بعد ذلك مرة اخرى ثم انقطعت لما علمت انى استوفيت اكثر من مالى فرانى وقال ما سبب انقطاعك قلت جزاك الله عنى خيرًا انى استوفيت اكثر من مالى فقال لا تنقطع فانه قد بقى منها بعد كثير فكنت امشى مرة اخرى مستحيًا ثم انقطعت بالكلية فرآنى الرجل وسال ان لا انقطع فامتنعت فلما ايس عن ذلك اخرج من كمّه ثلثماية دينار وقال هذا راس مالك والذى اخذتها مكسبها لانى كنت اتجر لك عليها ولله تعالى الحمد اذ وفقنى لبعض قضاء حاجة مثلك ،

وينسب اليها القاضى عدّة كان واعظًا ظريفًا حلو الكلام يرى الملوك له حكى انه كان يعقد مجلس الوعظ بهمذان وينفى التشبيه والقوم لم يقدروا عليه

لمكانته عند السلطان فكانوا يكتبون اليه رقاعًا ويشتمونه فيها فى نفسه واهله واولاده وهو يقول قد كتبوا كيت وكيت وهذا ممكن لكن وجود الاله على العرش محـــال، وحكى ان بعض الملوك اراد رسولا يبعثه الى ملك آخر فعيّنوا على القاضى عدّة فقالوا انه جيّد لكنه يفسد الرسالة بطلب المال فقال حلّفوه ان لا يطلب شيئًا فحلفوه وبعثوه فلمــا ذهب اليهم صبر ايّاماً لم يبعث اليه احد شيئًا غير المرسل اليه فعقد مجلسا وقال يا قوم ان مرسلى حلّفنى ان لا اطلب من احد شيئًا فقولوا انتم من حلّفكم ان لا تبعثوا الىّ شيئًــا وله حكايات عجيبة من هذا الجنس وبهذا مقنع،

وينسب اليها التاج محمد الواعظ المعروف بشاجويه كان واعظًا فقيهــًا حلو الكلام عذب اللهجة ذا قبول عند الخواصّ والعوامّ وكان وعظه معايب طبقات النـــاس فاذا حضر ملك يقول ايهــا الملك ما ذا تقول فى عبد لبعض الملوك اصطفاه سيده فى حال هوانه وافاض اليه انواع احسـانه وفوّض اليه امر البلاد وجعل بيده ازمّة العباد ثم ان هذا العبد خرّب بلاده وقهر بالظلم عبـاده وخـــالف امر سيّده وعصى وتجــاوز عن حدّه واعتدى فهل يستحقّ هذا العبد من سيّده الا العذاب العظيم والعقاب الاليم ثم قال انت ذلك العبد ايها الملك ان الله اصطفاك على العباد وجعل بيدك امر البلاد وامرك بالعدل والاحسان ونهاك عن الظلم والطغيان وانت نهارك مصروف فى غصب الاموال وسفك الدماء وليلك بالفسق والفجور فما ذا استحقّ من الله تعـالى كفى بنفسك وكان يقول فى العالم ايهـا العالم اذا جاءك المستفتى تقول لا مســاغ لسوالك فى الشرع اصلاً واذا ترك القرطاس تحت المصلى يكون ذلك وجهًا عن الصيدلانى او الكرابيسى او الاصطخرى ويقول فى المتصوّفة ايها الشيخ اذا حضرت الدعوة تاكل اكل البعير ولو كان حراماً وتسمّى ابن صاحب المـــنزل شاهداً وزوجته سكرجة وتترك العفــاف خلف النزلى وهذا من اصطلاحــات الصوفية والعفاف ليس يتّخذونه لمذاكيرهم بتركه خلف النزلى وفى اليوم الثانى يمشى يقول فقير قد نسى خرقة خلف النزلى ليعرفهم انه صاحب العــفــاف الكبير فمن له اليه حاجة يطلبه فكان يتّخذ لكل طبقة من طبقـــات النـــاس عيبًا على هذا المثال،

وينسب اليها جماعة ما كان لهم نظير فى وقتهم مثل عماد الملك وزير السلطان خوارزمشاه كان وزيرًا ذا راى وعلم، وتاج الدين كمالان كان عالماً ذا فنون من الخلاف والاصول والمذهب وبها المسكوى الطبيب كان طبيبــاً فاضلاً وحيد

دهره٭ وسعد المغنى فانه جمع بين الصوت والصنعة وله اقوال يتعجّب منه اهل تلك الصنعة٭ ومنها رتك المصارع طاف اكثر البلاد وصارع كل مصارع فيها وغلبه ولم يغلب قط ومنها الصفى كانون الشطرنجى فانه كان يطرح الفرس لمن كان فى الطبقة العالية٭ ومن عاداتهم المحاجزة وهى ان القوم اذا كان فصل الربيع كل جمعة بعد الصلوة خرج من محلّتين من كل واحدة منهما مايتان او ثلثماية غلام يلتقيان صفّين عراة ويتلاكمون شدّ الملاكمة ولا يزال كذلك الى ان ينهزم احد الصفين٭

سبراًن صقع من نواحى الباميان بين بُسْت وكابل قال نصر به جبال فيها عيون ماء لا تقبل النجاسات واذا القى فيها شىء من النجاسات ماج وغلا نحو جهة الملقى فان ادركه احاط به وغرّقه٭

سرجهان قلعة على قلّة جبل من جبال الديلم مشرف على قاع قزوين وابهر وزنجان وهى قلعة عجيبة من احصن القلاع واحكمها وعليها قلّة وهى حصن على حصن بعد استخلاص الطبقة السفلى تبقى قلّتها حصناً حصيناً لا يسهل استخلاصها٭

سرخس مدينة بين مرو ونيسابور بناها سَرْخَس بن جودرز وهى كبيرة آهلة غَنَّاء كثيرة الخيرات لا ماء لها فى الصيف الّا من الابار ولاهلها يد باسطة فى عمل العصايب والمقانع المنقوشة بالذهب منها تحمل الى ساير الافاق وينسب اليها احمد بن الطيب السرخسى الحكيم الظريف الذى تظهر حكمته مع الظرافة ذكر انه سُئل عن لذّات الدنيا فقال لذّات الدنيا ثلث اكل اللحم وركوب اللحم وادخال اللحم فى اللحم فسمع ذلك شاعر نظمها

الم تر لذّة الدنيا ثلثاً　　اليها مال كلّ بالطباع

فذلك كلّها فى اللحم توجد　　باكل او ركوب او جماع

ومن كلامه اربعة اشياء لا قبل لها الدين والمرض والنار والسلطنة٭

سلماس مدينة باذربيجان بين تبريز وأُرمية بها ماء من اغتسل به ذهب عنه الجذام سمعت ان مجذوماً موصليًا ذهب اليه فما رجع الّا سليماً نقىّ الجسد٭

سميرم كورة بين اصفهان وشيراز بها عين ماء يدفع الجراد بها وهى من اعجب عجايب الدنيا وهو ان الجراد اذا وقعت بارض يحمل من ذلك الماء الى تلك الارض بشرط ان لا يوضع الظرف الذى فيه الماء على الارض ولا يلتفت حامله الى ورائه فتتبع ذلك الماء من الطير السودانية عدد لا يحصى ويقتل الجراد ورايت فى سنة ست وستماية بارض قزوين جراداً كانت تستر شعاع الشمس

عند طيرانها وما تركت بها ورقة خضراء وباضت بها فيل ان كلّ جرادة تبيض ماية بيضة فاذا تفرّخت بيضها فى السنة القابلة لا تقدر فراخها على الطيران فتقيم بهـا حتى تقوى ثم تطير عنهـا الى ارض اخرى فبعث اهل قزوين رجلين امينين فى طلب ذلك الماء لدفع الجراد للسنة القابلة فاتيـا به فى اناء فجاء عقيب الماء من السودانية عدد لا يحصى وشرعت فى قتل الجراد واهلكتها عن آخرها قيل ان كلّ واحد من السودانية كان يقتل كل يوم من الجراد شيئًا كثيرًا حتى قالوا قريبًا من الف لانهـا كانت تاكل وتقذف ثم تاكل وتقذف ولا تفارق تلك الارض حتى تقتل جميعها وحدّث حامل ذلك الماء انه مـا راى شيئًا من السودانية عند المنبع قال فلمّـا اغترفت وشرعت فى الرجوع رايت فى كلّ منزل يحوم الطير حولنـا وهذا من الخواص العجيبة الكثيرة النفع وانه مشهور ببلاد قهستان فسبحان من لا يطّلع على اسرار حكمته الّا هو ✿

سناباذ من قرى طوس على ميل منهـا بهـا قبر الرشيد حكى ان بعـض المنجّمين حكم ان موت الرشيد يكون بارض طوس فقال اذًا لا نَطَأُ تلك الارض ابدًا حتى ظهر بخراسان رافع بن الليث بن نصر بن سيّار وعظم امره فاشاروا الى الرشيد انه لا يندفع ان لم يمض اليه بنفسه وكان الرشيد يكره ذلك قالوا ان مصالح الملك لا يترك بقول منجّم ونحن نجمع بينهما نمشى الى خراسان على وجه يكون بيننا وبين طوس مسافة بعيدة فلمّا وصلوا الى نيسابور ضلّوا عن الطريق فى بعض الليالى فساقوا سوقًا شديدًا فاصبحوا وهم على باب طـوس فاتى الرشيد قشعريرة فاراد ان يتحوّل منها فما امكنه وزاد به حتى مات ودفـن هناك قال عبّاس بن الاحنف وكان مع الرشيد

قالوا خراسان اقصى ما يراد بنا ... ثم القفول فقد جئنـا خـراسـانا
اين الذى كنت ارجوه وآمله ... ذاك الذى كنت اخشاه فقد كانا

وكان المامون مع الرشيد بخراسان جعل قبر الرشيد وقبر على بن موسى الرضا فى قبّة واحدة قال دعبل الخزاعى وهو شيعى

قبران فى طوس خير النـاس كلّهم ... وقبر شرّهم هـذا من العـبـر
ما ينفع الرجس من قرب الزكى ولا ... على الزكى بقرب الرجس من ضرر

وذكر بعض مشايخ طوس ان الرشيد فى القبر الذى يعرفه النـاس للرضـا والرضا فى القبر الذى يعرفه الناس للرشيد وذلك من تدبير المامون والقبران متقاربان فى قبّة واحدة واهل تلك القرية شيعة بالغوا فى تزيين القبر الـذى اعتقدوا انه للرضا وهو للرشيد ✿

سنجار مدينة مشهورة بارض الجزيرة بقرب الموصل ونصيبين في لحف جبل عالٍ وهي طيبة جدًّا كثيرة المياه والبساتين والعمارات الحسنة كانها مختصر دمشق وما رايت احسن من حماماتها بيوتها واسعة جدًّا وفرشها فصوص وكذلك تازيرها وتحت كلّ انبوبة حوض حجرية مثمنة في غاية الحسن وفي سقفها جامات ملوّنة الاحمر والاصفر والاخضر والابيض على وضع النقوش فالقاعد في الحمام كانه في بيت مدبّج ٭ قال احمد الهمذاني ان سفينة نوح عم نطحت جبل سنجار بعد ستة اشهر وثمانية ايّام فطابت نفسه عم وعلم ان الماء اخذ في النصوب فقال ليكن هذا الجبل مباركاً فصارت مدينة طيّبة كثيرة الانهار والاشجار والنخل والاترج والنارنج ٭ وحكى ان جارية السلطان ملكشاه ضربها الطلق بارض سنجار فقال المنجّمون ان كان وضعها لا يكون اليوم يكون ولدها ملكاً عظيماً فامر السلطان ان تجعل معلّقة ففعلوا فولدت السلطان سنجر فسمّوا المدينة باسمه وكان ملكاً عظيماً كما قالوا ٭ وبقرب سنجار قصر عبّاس ابن عمرو الغنوى والى مصر كان قصراً عجيب العمارة مطلًّا على بساتين ومياه كثيرة من اطيب المواضع واحسنها وكان بعد العبّاس ينزل بها الملوك لطيب مكانها وحسن عمارتها حكى عمران بن شاهين قال نزلنا بها مع معتمد الدولة قرواش بن المقلد فراينا على بعض حيطانها مكتوباً

يا قصر عباس بن عمرو كيف فارقك ابن عمرك
قد كنت تغتال الدهور فكيف غالك ريب دهرك
واهاً لعزّك بل لجودك بل لمجدك بل لفخرك

كتبه على بن عبد الله بن حمدان بخطّه سنة احدى وثلثين وثلثماية وهو سيف الدولة ممدوح المتنبّى وتحته مكتوب

يا قصر ضعضعك الزمان وحطّ من علياء قدرك
ومحى محاسن اسطر شرفت بهنّ متون جدرك
واهاً لكاتبها الكريم وقدره الموفى بقدرك

وكتبه الغضنفر بن الحسن بن عبد الله بن حمدان في سنة اثنتين وستين وثلثماية وهو ناصر الدولة ابن اخى سيف الدولة وتحته مكتوب

يا قصر ما فعل الاولى ضربوا قبابهم بعقرك
اخنى الزمان عليهم وطواهم تطويل نشرك
واهاً لقاصر عمر من يحتال فيك وطول عمرك

وكتبه المقلّد بن المسيّب في سنة ثلث وثمانين وثلثماية وهو ابو قرواش

احد العظماء فكتب فرواش تحته

يا قصر اين ترى الكرام　　الساكنون قديم عصرك
ولقد اطـال تفجّـعي　　يا ابن المسيب رقم سطرك
وعلمت انى لاحق بك　　تـابـع فى صـوب اثـرك ✿

سهرورد بليدة بارض الجبال بقرب زنجان ينسب اليهـا ابو الفتوح محمد بن يحيى الملقب بشهاب الدين وهو كان حكيماً عالماً تاركاً للدنيا صـاحـب العجايب والامور الغريبة كان مرتاضاً منقطعًا عن النـاس حكى بعض فقهـاء قزوين قال نزلت برباط بارض الروم فى وقت الشتاء فسمعت صوت قراة القران فقلت لخادم الرباط من هذا القارئ فقال شهاب الدين السهروردى قلت انى منذ مدّة سمعت به واردت ان اراه فادخلنى عليه فقـال لا يدخل عليه احد لكن اذا علت الشمس يخرج ويصعد السطح ويقعد فى الشمس فابصـرْه قال فقعدت على طرف الصفّة حتى خرج فرايته عليه لباد اسود وعلى راسه ايضـا قلنسوة من لباد اسود فقمت وسلمت عليه وعرفته انى قصدت زيارته وسالتـه ان يجلس معى ساعة على طرف الصفة فطوى مصلاى وجلس فجعلت احدّثه وهو فى عالم آخر فقلت لو لبست شيئًا غير هذا اللبـاد فقـال يتوسّخ فقلت تغسله فقال يتوسخ فقلت تغسله فقال ما جبيت لغسل الثيـاب لى شغل اهمّ من ذلك وكان معاصرًا لفخر الدين الرازى جرى بينهما مباحثات وراى فخر الدين بعد موته كتابه التلويحات فى الحكمة فقبله وحكى انه كان جالسـا على طرف بركة مع جمع فتحدّثوا فى معجزات الانبيـاء فقـال بعضهم فلق البحر اعجبها فقال الشهاب ليس ذلك شئ بالنسبة الى معجزات الانبيـاء واشـار الى البركة فانشقّ الماء فيها نصفين حتى راوا ارض البركة وحكى انه لمـا قبض عليه بحلب حبس فى دار فراوا مكتوبًا على جايزه لا يوصل اليهـا الا بالسلاليم بيت الظالم خراب ولو بعد حين وكان كذلك ذهب الملك عن الملك الظاهر عن قريب وخرب بيتهم ✿

شاذياخ اسم مدينة بخراسان على قرب نيسابور كانت بستـانًا لعبد الله بن طاهر بن الحسين ذكر الحاكم ابو عبد الله فى تاريخ نيسابور ان عبد الله بن طاهر قدم نيسابور بعساكره فنزلوا فى دور الناس غصبًا فاتّفق ان بعض اصحابه دخل دار رجل له زوجة حسنـاء وكان رجلاً غيورًا لا يفـارق داره غيرةً على زوجته فقـال له الجندى يومًا اذهب بفرسى واسقه ماء فلم يجسر على خلافه ولم يستطع مفارقة اهله فقال لزوجته اذهبى انت بفرسه واسقيه حتى احفظ

انا امتعتنا غصبت المراة وكانت وصيئة حسناء فاتّفق ركوب عبد الله بن طاهر فراى المراة تقود الفرس فقال لها ما شانك لَسْتِ اهلاً لهذا فقالت هٰذا فعل عبد الله بن طاهر فاخبرته الحال فغضب وحولق فامر العرفاء فى عسكره من بات بالمدينة حلّ ماله ودمه وسار الى شاذياخ وبنى بها قصرًا والجند كلّهم بنوا بجنبه دورًا فعمرت وصارت احسن الاماكن واطيبها قال الشاعر

فاشربْ هنيًّا عليك التاج [1]مرتفقًا   بالشاذياخ ودعْ [m]غمدان لليمن

فانت اولى بتاج الملك تلبسه   من ابن هَوْذَة فيها وابن ذى يزن

فلمّا استولى الغزّ على خراسان فى عهد سنجر بن ملكشاه سنة ثمان واربعين وخمسماية خربوا نيسابور واحرقوها انتقل من بقى منهم الى شاذياخ وعمروها حتى صارت احسن بلاد الله واطيبها وكانت ذات سور حصين وخندق وكثرة خلق الى سنة ثمان عشرة وستماية استولى عليها التتر وخرّبوها فانا لله وانا اليه راجعون ۞

شاهدز قلعة حصينة كانت على قلة جبل بقرب اصفهان بناها السلطان ملكشاه بن الب ارسلان سنة خمس ماية وسبب بنائها ان رجلاً من بطارقة الروم جاء الى السلطان واسلم وصار من مقربيه وكان معه يوماً فى الاصطياد فهرب منهم كلب حسن الصيد وصعد هذا الجبل فتبعه السلطان والبطريق فقال للسلطان لو كان مثل هذا الجبل عندنا اتّخذنا عليه معقلاً وانتفعنا به فامر السلطان ان يبنى عليه قلعة فمنعه نظام الملك فلم يقبل قوله فبنوا عليه قلعة فى غاية الحصانة لا حيلة فى استخلاصها ففرح السلطان به وجعل كوتوالة بعض من كان من خواصّ السلطان اميرًا معتبرًا وكان ابن عطاش احمد بن عبد الملك معلّمًا لوشاقية هذا الامير وهو داعٍ من دعاة الباطنية حمله الامير معه الى القلعة فلما استقرّ فيها دعا القوم الى مذهب الباطنية فاجابوه وبعث الدعاة الى اصفهان فاجابه من اصفهان ايضا خلق كثير فلما علم نظام الملك ذلك قال للسلطان منعتك عن بناء القلعة ما قبلت والان اقول استدرك امر هذا الملحد والا يفضى الى فساد لا يمكن دفعه فنزل السلطان على القلعة وحاصرها سبع سنين حتى استخلصها وانزل ابن عطاش منها وكان عالما بعلم النجوم اركبوه على جمل وادخلوه فى اصفهان واستقبله جميع اهل اصفهان بالطبول والبوقات والدفوف والمساخرة يرقصون قدامه والعوام يرمونه بالابعار والاقذار قيل له ما رايت هذا فى طالعك قال رايت فى طالعى ارتقاء لكن ما

1) c مرتفعا   m) a.b عمدان

رايت انه يكون على هذا الوجه وصلب فى اصفهان وكفى شرّه فقالوا للسلطان قلعة دلّ عليها كلب واشار الى عمارتها كافر وملكها ملحد لا يرجى منها الخير فامر بخرابها ❁

شكبة بليدة من ناحية دنباوند كثيرة المزارع والبساتين والثمار والاعناب وهى اشدّ تلك النواحى بردًا يضرب اهل جرجان وطبرستان بقاضيها المثل فى تشويش الصورة واضطراب الخلقة فاذا راوا احدًا كريه الصورة قالوا مثل قاضى شكبة قال قايلهم

رايت راسًا كدبّة ولحية كمذبّة   فقلت ذا التيس من هو فقال قاضى شكبة ❁

شهرزور كورة واسعة فى الجبال بين اربل وهمذان بها قرى ومدن اهلها اكراد قطاع الطريق قال مسعر بن مهلهل بلدهم [n]تنشّى ستين الف بيت من الاكراد. وقصبتها دزدان وكانت مدينة ذات سور عريض عالٍ حتى تركض الخيل على سورها لسعته وكان رئيسها عاصيًا على السلاطين قال وكنت انظر الى رئيسها وهو جالس على برج مبنى على بابها عالٍ ينظر الى عدّة فراسخ وبيده سيف مجرد فتى راى خيلاً من بعض الجهات لمع بسيفه [o]فانجفلت المواشى [p]والعوامل الى المدينة وقالوا انها مدينة منصورة ممتنعة عمّن يرومها دعا لها داود وسليمن عليهما السلام، ينسب اليها طالوت الذى بعثه الله تعالى ملكًا الى بنى اسرايل فقالوا أنّى يكون له الملك علينا ونحن احقّ بالملك منه والمتغلّبون عليها الى اليوم يزعمون انهم من ولد طالوت وهى مخصوصة بقلّة رمد العين والجدرى هذا اخر كلام مسعر، وبها جبل ينبت حبّ الزلم الذى صالح لادوية الباه لم يعرف فى مكان غيره وبها نوع من الكرم ياتى سنة بالعنب وسنة بثمرة شبيهة بالجزر شديد الحمرة اسود الراس يقولون له الودع وبها عقارب قتالة اضر من عقارب نصيبين ❁

شهرستان مدينة بخراسان بين نيسابور وخوارزم على طرف بادية الرمل وبساتينها ومزارعها بعيدة عنها والرمال متّصلة بها لا تزال تسفّ ولها وقف على رجال وثيران ينحّون الرمل عنها ابدًا وربّما يغشاها فى يوم واحد اضعاف ما ينحّون عنها زمانًا طويلاً والناس ينظرون اليه وهو يجرى كالماء الجارى يجلب منها العمائم الرفاع الطوال ولاهلها يد باسطة فى صنعتها، وينسب اليها الشهرستانى صاحب كتاب الملل والنحل وكان رجلاً فاضلاً متكلّمًا ويزعم انه انتهى الى مقام الحيرة وهو القايل

---

n) a.b.c مشى   o) a.b ohne Punkte, c فانخلعت, d فتنحط   p) d والفوافل

لقد طُفْتُ فی تلک المعاهد کلّها وصَيَّرْتُ طرفی بين تلک المعالم
فلم ار الّا واضعاً کفّ حایر على ذقن او قارعاً سنّ نادم ۞

شبيز مدينة باذربيجان بين المراغة وزنجان قال مسعر بن مهلهل بها معدن الذهب والفضّة والزيبق والزرنيخ الاصفر والاسرب ولها سور محيط بها وفی وسطها بحيرة لا يدرک قعرها وانّی ارسيت فيه اربعة عشر الف ذراع وکسوراً من الف ما استقر واستدارتها نحو جريب بالهاشمی ومتی بلّ بمائها تراب صار لوقته حجراً صلداً بها بيت نار عظيم الشان عند المجوس منها يذکی نيران المجوس من المشرق الى المغرب وعلى راس قبّته هلال فضّة قيل هو طلسم حاول کثير من المتغلّبين قلعه فلم يقدروا ومن عجايب هذا البيت انهم يوقدون منه منذ سبعماية سنة فلا يوجد فيه رماد البتة ولا ينقطع الوقود عنه ساعة من الزمان، ومن عجايب هذه المدينة انه اذا قصدها عدوٌّ نصب المنجنيق عليها فان حجر المنجنيق يقع خارج السور ولم يصل اليه وان کان يرمى اليه من مسافة ذراع الى ههنا کلام مسعر وهو کان رجلاً سياحاً طاف البلاد وراى عجايبها واکثر عجايب البلدان منقول منه، وحکى غير مسعر ان بالشيز نار اذرخس وهی نار عظيمة عند المجوس کان اذا الملک منهم زارها راجلاً، وينسب اليها زرادشت نبیّ المجوس قيل انه کان من شيز ذهب الى جبل سبلان معتزلاً عن الناس واتى بکتاب اسمه باستا وهو بالعجمية لم يفهم معناه الّا من المفسر واتى يدعى النبوة فی عهد کشتاسف بن لهراسف بن کيخسرو ملک الفرس واراد الوصول اليه لم يتمکن من ذلک وکان کشتاسف جالسًا فی ايوان فانشقّ سقف الايوان ونزل زرادشت منها والناس الذين کانوا عند الملک ما بين هارب ومغشى عليه والملک ما تحرّک عن مکانه وقال له من انت فقال زرادشت انی رسول الله اليکم فقال الملک نحن وان راينا هذا العجب يعنی النزول من السقف لکن لا نقتصر على ذلک بل عندنا علماء وحکماء يناظرونک فان شهدوا لک لحقّ اتبعناک فرضی زرادشت به والملک امر العلماء والحکماء فی ذلک الزمان ان يسمعوا کلامه ويعرّفوا الملک فسمعوا کلامه وقالوا للملک سمعنا کلامه وانه مستقيم ولم يبق الّا شیء واحد وهو طلب معجزة على نبوته فقالوا اخترنا ان نطلی بدنه بما اردنا من الادوية وناخذ شيئًا من النحاس المذاب ونشدّ وثاقه ونصبّ ذلک القطر عليه فان تلف فقد کفينا امره وان سلم من ذلک فيجب علينا متابعته فرضی زرادشت بذلک واختار الملک هذا الراى فعرّوه وشدّوا وثاقه وصبّوا عليه قطراً فصار القطر کُرّات

وتشبّثت بكلّ شعرة كُرّة وما ضرّ به شيئًا ومع المجوس من تلك الكرات يتبرّكون بها فعند ذلك قالوا لم يبق الّا اجابة دعوته فامر فى جميع مملكة كشتاسف ببناء بيوت النار وجعل النار قبلةً لا الهـًا وبقيت تلك الملّة الى مبعث رسول الله صلعم والان يقولون بارض سجستان منها بقية ✿

صيمرة كورة بها عدّة قرى من اعمال البصرة على فم نهر معقل اهلها موصوفون بقلّة العقل حتى جاءهم رجل يقال له ابن شاس فى حدود سنة خمسين واربعماية وادّعى انه آلهٌ فعبدوه، ينسب اليها ابو العنبس وهو محمد بن اسحق كان شاعراً اديباً ظريفاً ذا تصانيف فى الهزل والنزهات وقد حظى بذلك عند المتوكّل حكى انه مات له حمار فحزن عليه ورثاه بمرثية وقال رايته فى النوم قلت يا حمارى اما احسنت علفك وماءك فقال ما متّ الا فى عشق اتان رايتها فى الموضع الفلانى ومنعتنى عنها وحكى ان البحترى دخل على المتوكّل وانشد قصيدته فى مدحه وقال فى مطلعه

عن اىّ ثغر تبتسم وباىّ طرف تحتكم

فقال ابو العنبس عن اىّ سلح تلتقم وباىّ كفّ تلتطم

فقال حسنٌ يضنّ بحسنه والحسن اشبه[9] بالكرم

فقال ابو العنبس نَهِمٌ يفوه بهجوه والصفع اليق[2] بالنهم

فقال البحترى انتقلت الى مدح الخليفة وتركت النسيب لعلّه يسكت فقلت

قل للخليفة ايها المتوكّل بن المعتصم

فقال ابو العنبس قل للمماليك الضخام وذى النشاط من الخدم

قال البحترى فالتفت يمينًا وشمالاً حتى ارى هل ينكر عليه احد فما رايت الّا متبسّمًا فعلمت ان انشدت زيادة ياتى بزيادة شتم وهتك فسكتُّ وخرجت فلما راه ابو العنبس قال

وليت عنا مدبراً فعلمت انك منهزم

فضحك الخليفة والحاضرون وامر لابى العنبس بالف دينار فقال الفتح بن خاقان يا امير المومنين والبحترى انشد ، وشوتم وصفع يرجع بخفّى حنين، فامر له ايضا بالف دينار، ومن شعر ابى العنبس

كم مريض قد عاش من بعد موت الطبيب والعُوّاد

قد يصاد القطا فينجو سليما ويحلّ القضاء بالصيّاد ✿

طالقان كورة ذات قرى بقهستان بين قزوين وجيلان فى جبال الديلم فى

9) c بالكرام 2) c باللبيم

جبالها الزيتون والرمان يجلب الى قزوين منهـا الزيتون وحبّ الرمان الكثير، ينسب اليها ابو الخير احمد بن اسمعيل الملقّب برضى الدين كان عالمـا فاضلاً ورعاً صاحب كرامات حكى انه كان فى بدو امره يتفقّه فاستاذه يلقّنه الدرس فكرّر عليه مراراً حتى يحفظه فما حفظ حتى ضجر الاستاذ وتركه لبلادته فانكسر هو من ذلك والاستاذ نام فراى رسول الله صلعم يقول له لم اذيت احمد قال فانتبهت وقلت تعال يا رضى الدين حتى القنك فقـال بشفـاعة النبى تلقننى ففتح الله تعـالى عليه باب الذكاء حتى صـار اوحد زمانه علمـا وورعاً وتدرس بالمدرسة النظامية ببغداد مدة واراد الرجوع الى قزوين ¹فما مكّنوه فاستـاذن للحجّ وعاد الى قزوين بطريق الشـام وكان له بقزوين قبول ما كان لاحد قبله ولا بعده يوم وعظه ياتى الناس بالضوء حتى يحصّلوا المكان ويشترى الغنى المكان من الفقير الذى جاء قبله وما سمعوا منه ²يروونه عنه كما كانت الصحابة تروى عن رسول الله صلعم وحكى ان الشيخ كثيراً ما كان يتعرّض للشيعة وكان على باب داره شجرة عظيمة ملتفّة الاغصـان فاذا فى بعض الايام راوا رجلاً على ذلك الشجر فاذا هو من محلّة الشيعة قالـوا ان هـذا جـاء لتعرّض الشيخ فهرب الرجل وقال الشيخ لست اقيم فى قزوين بعد هـذا وخرج من المدينة فخرج بخروجه كل اهل المدينة والملك ايضا فقال لست اعود الا بشرط ان تاخذ مكواة عليها اسم ابى بكر وعمر وتكوى بها جباه جمع من اعيان الشيعة الذين اعين عليهم فقبل منه ذلك وفعل فكـان اوليك ياتون والعمايم الى اعينهم حتى لا يرى الناس الكىّ، وحكى الشيخ عزّ الدين محمد ابن عبد الرحمن الوارنى وكان من المشايخ الكبار بقزوين ان الشيخ عقد المجلس يوم الجمعة اول النهار الثانى عشر من المحرم سنة تسعين وخمسمـاية وذكر تفسير قوله تعالى واتّقوا يومًا ترجعون فيه الى الله وان النبى صلعم مـا عاش بعد ذلك الا سبعة ايام وكان ذلك تعريضاً ينعى نفسه فرجع الى بيته محموماً وبقى سبعة ايام ورفع نعشه فى اليوم الثامن ولمـا بلغوا به الوادى قرب تربته اثار الله تعالى من فضله عليه ورحمته له ايات بينات وامارات واضحات انوار متلالية واضواء متضاعفة والواناً غريبة فى السماء ولقد عددت النور الساطع والوميض المتلالى فى سبعة مواضع من الهواء وعند ذلك صـار الخلق حيـارى مبهوتين ودمعت العيون ووجلت القلوب وضجت الاصوات والخلق بين ساجد ومُمرغ فى التراب خده لا يستطيع المتحرّك سكوناً ولا الساكن حراكاً الى ان وضع فى

¹) a فامكموه, b فامكثوه, c فامكنوه   ²) c يردونه

لحده فعادت السماء الى حالها وعاد الهواء لهيئته وما ذلك بعجيب من لطف الله تعالى بارباب العلوم واصحاب الديانات عليه رحمة الله ورضوانه ۞

الطاهرية قرية من قرى بغداد بها مستنقع يجتمع فيه فى كلّ سنة ماء كثير عند زيادة دجلة فيظهر فيه السمك المعروف بالبنى فيضمّنه السلطان بمال وافر ولسمكة فضل على ساير السمك لطيب لحمه وانه غلّة من حاصل هذه القرية مع ساير غلّاتها والله الموفق ۞

طبرستان بلاد معروف والعجم يقولون مازندران وهى بين الرى وقومس وبحر الخزر ارضها كثيرة الاشجار والمياه والانهار الّا ان هواءها وخمة جدًّا حكى ان بعض الاكاسرة اجتمع فى حبسه جناة كثيرة فقال وزيره غرّبهم الى بعض البلاد ليعمروها فان عمروها كان العمران لك وان تلفوا بريت من دمهم واختار ارض طبرستان وهى يومئذ جبال واشجار فارادوا قطع الاشجار طلبوا فؤوساً والفاس بالعجمية تبر فكثر بها الفؤوس فقالوا طبرستان وطبر معرب تبر وقالوا كانت ايمانهم مغلولة فكانوا يعملون بشمالهم فلهذا ترى فيها اكثرهم عسراً ونفوا الفواجر ايضا اليها فتزوّجوا بهن فلهذا قلّة الغيرة بينهم واكثرهم يتعانون تربية دود القزّ فيرتفع منها الابريسم الكثير ويحمل الى ساير البلاد، وبها الخشب الخلنج يتّخذ منه الظروف والالات والاطباق والقصاع ثم يحمل الى الرى وصنّاع بلد الرى يجعلونه فى الخرط مرّة اخرى حتى يبقى لطيفاً ويزوّقونه ومن الرى يحمل الى ساير البلاد ومن هذا الخشب يتّخذ النشاشيب الجيدة وبها الميازر والمناديل الرفيعة الطبرية تحمل منها الى ساير البلاد وكذلك الثياب الابريسمية والاكسية والصوف، وبها شجرة اذا القيت شيئًا من خشبها فى الماء يموت ما فيه من السمك وتطفو، وبها جبل طارق قال ابو الريحان الخوارزمى بطبرستان جبل فيه مغارة فيها دكّة تعرف بدكان سليمان ابن داود عم اذا لطخت بشىء من الاقذار انفتحت السماء ومطرت حتى تزيل الاقذار منها وهذا فى الاثار الباقية من تصانيف ابى الريحان الخوارزمى وقال صاحب تحفة الغرايب بها حشيش يسمّى جوز ماثل من قطعه ضاحكًا واكله غلب عليه الضحك ومن قطعه باكياً واكله فى تلك الحالة يغلب عليه البكاء ومن قطعه راقصاً واكله كذلك على كلّ حال قطعه واكله تغلب عليه تلك الحالة، حكى ابو الريحان الخوارزمى ان اهل طبرستان اجدبوا فى ايّام الحسن بن زيد العلوى فخرجوا للاستسقاء فما فرغوا من دعائهم وقد وقع الحريق فى اطراف البلد وبيوتهم من الخشب اليابس فقال ابو عمر فى ذلك

خرجوا يسألون صوب غمام فاجيبوا بصيّب من حريق
جاءهم ضدّ ما تمنّوه اذ جاءت قلوب محشوة بالفسوق،

وحكى الشيخ الصالح محمد الهمدانى قال رايت بطبرستان امراً عجيباً من الامور وهو شاهدت بطبرستان دودة اذا وطأها من كان حامل ماء صار الماء مرًّا واعجب من هذا انه لو كان خلف الواطى حمال الماء صار كلّ المياه مرًّا ولو كانوا ماية فترى نساءهم يحملن الماء من النهر فى الجرار وقدّامهن واحدة معها مكنسة تكنس الطريق والنساء الحاملات للماء يمشين على خطّ واحد كالابل المقطرة، وحكى على بن رزين الطبرى وكان حكيماً فاضلاً قال عندنا طاير يسمّونه ككو وهو على حجم الفاختة وذنبه ذنب الببغاء يظهر ايام الربيع فاذا ظهر تبعه صنف من العصافير موشّاة الريش يخدمه طول نهاره ياتى له بالغذاء فيزقّه فاذا كان اخر النهار وثب على ذلك العصفور واكله واذا اصبح صاح فجاء آخر فاذا امسى اكله فلا يزال كذلك مدّة ايام الربيع فاذا زال الربيع فقد ذلك النوع واتباعه الى الربيع القابل، وينسب اليها ابو جعفر محمد بن جرير الطبرى صاحب التفسير والتاريخ الطبرى والمصنفات الكثيرة وكان كثيراً ما ينشد اقتبس الضياء من [1]الضراب والتمس الشراب من الشراب

اريد من الزمان النذل بذلاً واريا من جنَى سَلَع وصاب
الرجو ان الاقى لاشتياقى خيار الناس فى زمن الكلاب،

وينسب اليها ابو الحسن المعروف بالكيا الهراسى كان عالماً فاضلاً تالى ابى حامد الغزّالى الّا ان الغزالى اثقب منه ذهناً واسرع بياناً واصوب خاطراً كان مدرساً بالمدرسة النظامية ببغداد دخل ديوان الخليفة والقاضى ابو الحسن اللّمْغانى كان حاضراً ما قام له فشكى الى الخليفة الناصر لدين الله فقال الخليفة اذا دخل القاضى انت ايضا لا تقم له ففعل ذلك ونظم هذين البيتين

حِجَابٌ وَحُجَّابٌ وفرط حماقة ومدّ يَد نحو العُلَى بالتكلّف
فلو كان هذا من وراء تكلّف لهان ولكن من وراء التخلّف

فشكى القاضى الى الخليفة فامر الكيا ان يمشى اليه ويعتذر فقال الكيا والله لامشينّ على وجه يودّ لو كنت لم امش فلمّا وصل الى باب دار القاضى اخبر القاضى بان الكيا جاء اليه فقام واستقبله وواجهه بالكلية قال الكيا حفظ الله الخليفة فانه تارة يشرّفنا وتارة يشرف بنا فانكسر ابن اللمغانى انكساراً شديداً فلما مات الكيا وقف ابن اللمغانى عند دفنه وقال

---

[1]) *a.b* الظلمات

فما تغنى النوادب والبواكى   وقد اصبحت مثل حديث امس ٭

ومن عجايب ما حكى ان بعض السلاطين غضب على صاحب طبرستان فبذل الطبرى جهده فى ازالة ذلك فما امكنه فبعث السلطان اليه جيشاً كثيفاً فعلم الطبرى ان الجيش لا ينزلون الّا بغيضة معيّنة تحت جبل فامر بقطع اشجار تلك الغيضة وتركها كما كانت قايمة وستر موضع القطع بالتراب فلما وصل الجيش ونزلوا بها كمن الطبرى هو واصحابه خلف ذلك الجبل وشدّ الجيش دوابهم فى اشجار تلك الغيضة وكانت كلّها مقطوعة فخرج عليهم الطبرى باصحابه وصاح بهم فنفرت الدواب وتساقطت الاشجار لان الدواب جرّتها فولى الجند هاربين فزعين لا يلوى احد الى احد وتبعهم الطبرى بالقتل والاسر فنجا اقلّهم وتلف اكثرهم فلمّا رجعوا الى السلطان سالهم عن شانهم قالوا نزلنا بالموضع الفلانى اتانا فى جنح الليل جند من الشياطين تضربنا بالاشجار الطويلة فلم يجسر احد من المتقوّمين بعد ذلك المشى الى طبرستان ٭

طبس مدينة بين اصفهان ونيسابور مشهورة ينسب اليها فخر الايمة ابو الفضل محمد بن احمد الطّبسى صاحب كتاب الشامل فى تسخير الجنّ وهو كتاب كبير يذكر فيه كيفية تسخير الجن ولكلّ واحد من روسائهم طريق من الطرق يذكر فى ذلك الكتاب وحاصله انه يذكر عزائم وشرايطها ويقول من اتى بها على هذا الوجه سلّط الله تعالى عليهم ناراً تحرقهم ولا يندفع عنهم الّا بالاجابة وذكروا ان الجن كانوا مسخرين لفخر الايمة وكان هو معاصراً للامام الغزالى قال له اريد ان تعرض الجن علىّ فاجابه الى ذلك قال الغزالى رايتهم مثل الظلّ على الحايط فقلت له انى اريد ان احادثهم واسمع كلامهم فقال انت لا تقدر ترى منهم اكثر من ذلك ٭ وينسب اليها شمس الطبسى الشاعر كان شابّاً حسن الصورة حلو الكلام جيد الشعر من تلامذة الشيخ رضى الدين النيسابورى وكان معاصر الخاقانى فراى شعر الخاقانى وسلك ذلك المسلك الّا ان شعر الشمس كان الطف واعذب فقال له رضى الدين داوم على هذا الفنّ فانه يجىء منك وترى منه الخير وله اشعار فى غاية الحسن واسلوب هو منفرد به وكان قاضى مدينة بخارا صدر الشريعة شاعراً مفلقاً عديم النظير نظم قصيدة حسنة قافيتها ضيّقة بالعجمية وهذه مطلعها

بر خيز كه شمعست وشرابست ومن تو
اواز خروسان سحرخاست زهر سو

بر خیز که برخاست پیاله پیکی پای
بنشین که نشستست صراحی بد وزانو
بر خیز ازان پیش که معشوقهٔ شب را
باروز بکیرند وببرند دو کیسو

واین قصیده در بخارا مشهور کست همه معترف شدند بخوی آن شمس طبس مثل این قصیده بکفت وهذه مطلعها

از روی تو چون کرد صبا طره بیکسو　فریاد برآورد شب غالیه کیسو
از زلف سیاه تو مکر شد کرهی باز　کر مشک برآورد صبا تعبیه هر سو
اخر دل زنجور مرا چند بزاری　زنجیر کشان تا بسرطاق دوابرو
کفتی که بزرکار تو روزی سره کردد　اری همه اومید من اینست ولی کو

فلمّا عرف صدر الشریعة بهذه القصیدة نادی من قایلها وما کان یقدر یقول شیئًا لانها کانت فی مدح وزیر بخارا وسمعت انه کان شابًّا مثل القمر مات فجاة ودیوانه صغیر لانه ما وجد العمر ❀

طرابلس مدینة علی شاطی بحر الروم عامرة کثیرة الخیرات والثمرات لها سور منحوت من الصخر وبساتین جلیلة ورباطات کثیرة تاوی الیها الصالحون، بها مسجد الشعاب وهو مسجد مشهور مقصود یاتیه الناس [۲]لکبرته واحترامه، وبها بیر الکنود وهی بیر زعموا ان من شرب من مائها یتحمّق فاذا اتی رجل من اهل طرابلس بما یلام علیه یقولون له لا نعیبک فانک شربت من بیر الکنود ❀

طرق مدینة بقرب اصفهان لاهلها ید باسطة فی الالات المستظرفة من العاج والابنوس یحمل منها الی سایر البلاد کل آلة ظریفة یعجز عن مثلها صناع غیرها من البلاد، ینسب الیها تاج الطرقی کان ادیبًا شاعرًا ظریفًا له حکایات عجیبة واشعار فصیحة مثل شعر عرب العرباء وقد عرض علی الخلیفة الناصر لدین الله هذان البیتان من کلامه

اذا ما رآنی العاذلون وغرّدت　حمایم دوح ایقظتها النسایم
یقولون مجنون جفته سلاسل　ومسوس حتّی فارقته التمایم

فتعجّب من ذلک وقال ما ظننت ان احدًا من العجم یوصل کلامه الی هذا الحد فبعث الیه خلعة سوداء فوصل الیه خلعة الخلیفة بغتةً فجاة فلبسها وعمل قصیدة طویلة فی مدح الخلیفة وبعثها الی بغداد مطلعها

---

۲) لبرکته *a.b*

ترتاح اندية الندى والبأس في مدح مولانا ابى العبّاس
وحكى انه سافر الى همذان وكان ابن قاضى قزوين ورئيسها بهمذان فسمع ان تاج الطرقى وصل فاحبّ ان يراه لانه كان مشهوراً بالفضل فقيل انه ذهب الى دار الكتب فمشى اليه وجده يطالع كتاباً سلّم عليه فقال عليك السلام وما تحرّك له ولا نظر اليه وانه كان رجلاً ذا هيئة وجُثّة وغلمان ومماليك واشتغل بمطالعة الكتاب فالرجل تاذّى من ذلك وقال من اذيته تاج الدين ما تعرفنى قال لا قال انا رجل من اعيان قزوين ذو امر ونهى وقطع وصلت فقال مدينتكم لا يكون لها شحنة قال نعم قال فلم لا يصلبنّك فقام الرجل وقال تسمع بالمعيدى خير من ان تراه ٭ وحكى انه كان فى دار وحده فقام فى جنح الليل ينادى اللصّ اللصّ فاجتمع الجيران فاذا الابواب والاغلاق بحالها والدار فقالوا له اين اللصّ فقال انى سمعت أن اللصوص اذا دخلوا بيوت الناس شدّوا قطاع اللباد على اقدامهم لئلا يسمع دبيبهم وانى لما انتبهت ما سمعت شيئاً من الدبيب قلت لعل اللص دخل وشدّ على رجله اللباد وله حكايات مثل هذه رحمه الله ٭
طرزك قرية من قرى قزوين مشهورة حكى ان بعض الصلحاء راى فى نومه او فى واقعة ان هناك صحابى وما كان بها قبر ولا عرف احد ذلك فلما كشفوا فاذا رجل طويل القامة عليه درع والدم ينزف من جراحته فبنوا عليه مشهداً واشتهر بين الناس ان الدعاء فيه مستجاب فصار مقصوداً يقصده الناس من الاطراف كلها ٭ وحدثنى ابى رحمة الله عليه انه ذهب اليه زايراً وقدام المشهد مسجد قال فتركت الدابّة مع الغلام ودخلت المسجد اصلّى وفرشت مصلاى فى المحراب قال فرفعت راسى من السجود فرايت على مصلاى رمانة كبيرة طرية كانها قطعت من شجرها فى الحال وشجرها لا ينبت بارض قزوين ونواحيها وانما يجلب اليها من الرى وكان الوقت صيفاً لا يوجد الرمان فى شىء من البلاد اصلاً قال فلمّا فرغت من الزيارة خرجت وقلت للغلام هل دخل المسجد احد قال لا قلت هل خرج منه احد قال لا فتعجّبت والرمانة معى حتى وصلت الى ضيعتنا وطروز كان على طريقى والرمانة بعد معى فعرضتها على اخى وجمع كانوا هناك فتعجّبوا منه فتركتها مع رحلى ومضيت لحاجة وعدت ما رايتها فسالت غلامى عنها فقال لا علم لى بها ومرّ على ذلك مدّة حتى كنت فى بعض اسفارى وحدى فاذا انا برجل شيخ طويل القامة كثّ اللحية ينادينى يا محمد ما صنعت بتلك الرمانة فقصدت نحوه لاتبرّك به فغاب عن عينى ولم ادر اين ذهب عليه رحمة الله ٭

طروز قرية كبيرة من قرى قزوين غنّاء كثيرة المياه والاشجار والبساتين والثمار ولطيبها ونزاهتها اتّخذها اتراك العجم مماليك السلاطين مسكنًا وبنوا بها قصوراً وتوالدوا وتناسلوا هناك فمن دخلها تحيّر فيها من كثرة خيراتها وفواكهها وثمارها وحسن عمارتها وطيب هوائها وحسن صور اهلها فكان فيها من اولاد الاتراك صوراً مليحة ووجوهاً صبيحة فمن دخلها ما اراد الخروج عنها وكان الامر على ذلك الى ورود التتر ۞

طمغاج مدينة مشهورة كبيرة من بلاد الترك ذات قرى كثيرة وقراها بين جبلين فى مضيق لا سبيل اليها الّا من ذلك المضيق ولا يمكن دخولها لو منع مانع فلا يتعرّض لها احد من ملوك الترك لعلمهم بان قصدها غير مفيد وسلطانها ذو قدر ومكانة عند ملوك الترك بها معادن الذهب فلذلك كثر الذهب عندهم حتى اتّخذوا منه الظروف والاوانى واهلها زعر لا شعر على جسدهم ورجالهم ونساءهم على السواء فى ذلك وفى نسائها خاصّيّة عجيبة وهى انهن توجدن كلّ مرة عند غشيانهن ابكاراً وحكى بعض التجار انه اشترى جارية تركية وجدها كذلك، وحكى الامير ابو المويد ابن النعمان انه بها عينان احداهما عذب والاخرى ملح وهما تنصبان الى حوض وتمتزجان فيه ويمتدّ من الحوض ساقيتان احداهما عذب لا ملوحة فيه والاخر ملح وذكر انه من كرامات رجل صالح اسمه مليح الملاح وصل الى تلك الديار ودعا اهلها الى الاسلام وظهر من كراماته امر هذا الحوض والسواقى فاسلم بعض اهلها وهم على الاسلام الى الان ۞

طوس مدينة بخراسان بقرب نيسابور مشهورة ذات قرى ومياه واشجار والمدينة تشتمل على محلّتين يقال لاحداهما طابران والاخرى نوقان وفى جبالها معادن الفيروزج وينحت منها القدور البرام وغيرها من الالات والظروف حتى قال بعضهم قد الان الله لاهل طوس الحجر كما الان لداود عم الحديد، منها جمع عُقِمَ الزمان بمثلهم ممّن ينسب اليها الوزير نظام الملك الحسن بن على بن اسحق لم ير وزير ارفع منه قدراً ولا اكثر منه خيراً ولا اثقب منه رأيا وكان مؤيداً من عند الله حكى ان قيصر الروم جاء لقتال السلطان الب ارسلان فقال السلطان لنظام الملك ما ذا ترى يقولون عسكره اكثر من عسكرنا فقال نظام الملك ليس النصر من الكثرة انما النصر من عند الله نحن نتوكّل على الله ونلتقيه يوم الجمعة وقت تقول الخطباء على المنابر اللهم انصر جيوش المسلمين ففعلوا ذلك فنصرهم الله، وحكى ان السلطان الب

ارسلان دخل مدينة نيسابور فاجتاز على باب مسجد فراى جمعًا من الفقهاء على باب ذلك المسجد فى ثياب رثّة لا خدموا للسلطان ولا دعوا له فسال السلطان نظام الملك عنهم فقال هولاء طلبة العلم وهم اشراف الناس نفسًا لا حظّ لهم من الدنيا ويشهد زيّهم على فقرهم فاحسّ بان قلب السلطان لان لهم فعند ذلك قال لو اذن السلطان بنيت لهم موضعًا واجريت لهم رزقًا ليشتغلوا بطلب العلم ودعاء دولة السلطان فاذن له فامر نظام الملك ببناء المدارس فى جميع مملكة السلطان وان يصرف عشر مال السلطان الذى هو مختصّ بالوزير فى بناء المدارس وهو اوّل من سنّ هذه السنة الحسنة، وحكى نظام الملك فى كتابه سير الملوك ان بعض المفسدين قال للسلطان ملكشاه ان فى معيشك اربعماية الف فارس وامر المملكة يتمشّى بسبعين الفًا فان سبعين الفًا لم يغلبوا من القلّة فلو اسقطتهم امتلات الخزانة من المال ومال السلطان الى قوله فلمّا عرفت ذلك قلت للسلطان هذا قول من اراد اثارة الفتنة وفساد المملكة ان ملكك خراسان وما وراء النهر الى كاشغر وبلاد غور وخوارزم واللان وارّان واذربيجان والجبال والعراق وفارس وكرمان والشام وارمن وانطاكية وانها انّما تبقى محفوظة بهذه العساكر ولم يذكر ان دولة الخلفاء العظام والملوك الكبار قد خلت من خروج خارجى وظهور مخالف وهذه الدولة المباركة بسعادة السلطان سلمت عن الكدورات فلو كانت العساكر ثمانماية الف لكانت السند والهند والصين ومصر والبربر والحبشة والروم ايضا فى طاعتنا ثم ان السلطان ان اثبت سبعين الفًا واسقط ثلثماية وثلثين الفًا فالساقطون ليسوا اصحاب حرف يشتغلون بصنعتهم يجتمعون على يد واحد ويدخلون تحت طاعته فنشا من ذلك فساد عظيم ويكون الخصم فى ثلثماية وثلثين الفًا ونحن فى سبعين الفًا فتمشى الاموال وتهلك ويكون ذلك نتيجة نصيحة هذا الناصح الذى ينصح بجمع الاموال وتفريق الرجال، وحكى انه كان شديد التعصّب على الباطنية وقد خرج من اصفهان وبه عقابيل المرض فى العمارية فلما وصل الى قرية من قرى نهاوند يقال لها قيدسجان تعرّض له رجل ونادى مظلوم مظلوم فقال الوزير ابصروا ما ظلامته فقال معى رقعة اريد اسلمها الى الوزير فلما دنا منه وثب عليه وضربه بالسكين وكانت ليلة الجمعة حادى عشرين رمضان سنة خمس وثمانين واربعماية فحمل الى اصفهان ودفن فى مدرسته،

وينسب اليها الامام حجّة الاسلام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد الغزالى

لم تر العيون مثله لساناً وبياناً وخاطراً وذكاء وعلماً وعملاً فاق اقرانه من تلامذة امام الحرمين وصار في ايام امام الحرمين مفيداً مصنّفاً وامام الحرمين يظهر التبجّح به وكان مجلس نظام الملك مجمع الفضلاء فوقع لابي حامد في مجلسه ملاقاة الفحول ومناظرة الخصوم في فنون العلوم فاقبل نظام الملك عليه وانتشر ذكره في الافاق فرسم له تدريس المدرسة النظامية ببغداد وصنّف كُتُباً لم يصنّف مثلها ثم حجّ وترك الدنيا واختار الزهد والعبادة وبالغ في تهذيب الاخلاق ودخل بلاد الشام وصنّف كُتُباً لم يسبق الى مثلها كاحياء علوم الدين ثم عاد الى خراسان مواظباً على العبادات الى ان انتقل الى جوار الحق بطوس سنة خمس وخمسماية عن اربع وخمسين سنة قيل ان تصانيفه وزّع على ايام عمره اصاب كلّ يوم كراس ٭ حكى الشيخ ابو الفتح عامر الساوى قال كنت بمكّة سنة خمس واربعين وخمسماية فبينا انا بين النوم واليقظة اذ رايت عرصة عريضة فيها ناس كثيرون وفي يد كلّ واحد مجلد يحلقون على شخص فقالوا هذا رسول الله صلعم وهولاء اصحاب المذاهب يعرضون مذاهبهم عليه فبينا انا كذلك اذ جاء احد بيده كتاب قيل انه هو الشافعي فدخل وسط الحلقة وسلّم على رسول الله صلعم فردّ الجواب عليه وهو عم في ثياب بيض على زيّ اهل التصوّف فقعد الشافعي بين يديه وقرا من كتاب مذهبه واعتقاده عليه ثم جاء بعده رجل آخر قالوا انه ابو حنيفة وبيده كتاب فسلم وقعد بجنب الشافعي وقرا مذهبه واعتقاده ثم ياتي صاحب كلّ مذهب حتى لم يبق الّا القليل وكلّ يقرا ويقعد بجنب الاخر ثم جاء واحد من الروافض وبيده كراريس غير مجلدة فيها مذهبهم واعتقادهم وهمّ ان يدخل الحلقة فخرج واحد ممّن كان عند رسول الله صلعم واخذ الكراريس وارماها خارج الحلقة وطرده واهانه فلمّا رايت ان القوم قد فرغوا قلت يا رسول الله هذا الكتاب معتقدى ومعتقد اهل السنة لو اذنت لى قرات عليك فقال صلعم اى شيء ذلك قلت قواعد العقايد للغزالى فاذن لى بالقراة فقعدت وابتدات بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله المبدى المعيد الفعال لما يريد ذى العرش المجيد والبطش الشديد الهادى صفوة العبيد الى النهج الرشيد والملك الشديد المنعم عليهم بعد شهادة التوحيد بحراسة عقايدهم من ظلمات التشكيك والترديد الى ان وصلت الى قوله وانه تعالى بعث الامى القرشى محمّداً صلعم الى كافة العرب والعجم من الجن والانس فرايت البشاشة في وجه رسول الله صلعم فالتفت الىّ وقال اين الغزالى كانه كان واقفاً في الحلقة فقال ها انا ذا يا

رسول الله فتقدم وسلّم على رسول الله عم فردّ عليه الجواب وناوله يده المباركة فصار الغزالى يقبل يده المباركة ويضع خديه عليها تبرّكاً بها فما رايت رسول الله عم اكثر استبشاراً بقراة احد مثل استبشاره بقراتى فسال الله تعالى ان يميتنا على عقيدة اهل الحق وان يحشرنا مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين قال الابيوردى

بكى على حجّة الاسلام حين توى　　من كلّ حيّ عظيم القدر اشرفه
مضى واعظم مفقودٍ فجعت به　　من لا نظير له فى الناس يخلفه

وينسب اليهما ملك الابدال احمد بن محمد بن محمد الغزالى كان صاحب كرامات ظاهرة كان اخوه حجّة الاسلام يقول ما حصل لنا بطريق الاشتغال ما حصل لاحمد بطريق الرياضة حكى ان الشيخ محمد كان يصلّى والشيخ احمد حاضر فلمّا فرغ من صلاته قال له ايها الاخ قم اعد صلاتك لانك كنت فى الصلاة تحاسب حساب البقال، وحكى ان السلطان ملكشاه كان مريداً للشيخ احمد فذهب ابنه سنجر الى زيارة الشيخ وكان حسن الصورة جدًّا فالشيخ قبّله فى خدّه فكره الحاضرون ذلك وذكروه للسلطان فقال السلطان لابنه سنجر الشيخ قبّل خدّك قال نعم قال ملكت نصف الارض ولو قبّل الجانب الاخر ملكت كلّها وكان الامر كذلك، وحكى ان رجلاً اراد ان ياخذ امراة خاطيّة ليلة باجرة معلومة فالشيخ زاد فى اجرتها واخذها الى بيته واقعدها فى زاوية من البيت واشتغل هو بالصلاة الى الصباح فلمّا كان النهار وقد اعطاها اجرتها قال لها قومى واذهبى الى حيث شيئت وغرضه دفع الزنا عنهما رحمة الله عليه ورضوانه، وينسب اليها الحكيم الفردوسى كان من دهاقين طوس له ملك فى ضيعة يظلمه عامل الضيعة فذهب الى باب السلطان محمود بن سبكتكين لدفع ظلم العامل وكان يطلب وسيلة قيل له الشعراء مقربون الان لان السلطان يريد ان يجعلوا له تاريخ ملوك العجم منظوماً واقربهم الى السلطان العنصرى فطلبه الفردوسى وجده فى بستان ومعه الفرخى والعسجدى فذهب اليهم وسلم وجلس عندهم فقالوا نحن شعراء لا نجالس الا من كان مثلنا فقال انا ايضا شاعر فقالوا اجر معنا هذا البيت

قال العنصرى　　چون روى تو خورشيد نباشد روشن
قال الفرخى　　مانند رخت گل نبود در گلشن
قال العسجدى　　مژگانت همى گذر كند بر جوشن
قال الفردوسى　　مانند سنان گيو در جنگ پشن

فقالوا ما ادريك بحال كيو وجنك پشن قال انا عارف بوقايع ملوك العجم فاستحسنوا ما اتى به الفردوسى وذكروه عند السلطان فاعطى السلطان لكلّ شاعر جزاء اعطى للفردوسى ايضا جزاء فراوا شعر الفردوسى خيراً من شعرهم وكان شعر كلّ واحد ما يشانه شعر الاخر لان شانها كان فصيحاً وشانها كان ركيكا فقال انى اتولّى نظم الكتاب كلّه ولا حاجة الى غيرى فنظم الكتاب من اول زمان كيومرث وهو اول ملك ملك الى زمان يزدجرد بن شهريار اخر ملوك العجم فى سبعين الف بيت مشتملاً على الحكم والمواعظ والزواجر والترغيب والترهيب بعبارة فصيحة وحمل الكتاب الى السلطان فاعجبه وامر له بحمل فيل ذهباً فقال الوزير جايزة شاعر حمل فيل ذهبًا كثير الا حمل فيل فضة وكان الفردوسى يطمع منصبا رفيعا من المناصب مثل الوزارة فلما راى حمل فيل فضة اشترى به فقاعاً وشربه والحق بالكتاب هذه الابيات الثلثة

بريں سال بگذشت از سی وپنج   بدرويشى وناتوانى ورنج
بذان تا پيرى مرا بر دهذ   مرا شاه مر تخت واسفر دهذ
چو اندر نهانش بزركى نبوذ   نيارست نام بزركان شنوذ

وحكى ان الشيخ قطب الدين استاذ الغزالى اجتاز على قبر الفردوسى مع اصحابه فقال بعضهم نزور الفردوسى فقال الشيخ دعه فانه صرف عمره فى مدح المجوس فراى ذلك القايل الفردوسى فى نومه يقول له قل للشيخ لو انتم تملكون خزاين رحمة ربى اذا لامسكتم خشية الانفاق وكان الانسان قتوراً ✿

طيب بليدة بين واسط وخوزستان قال داود بن احمد الطيبى مدينة طيب من عمارة شيث بن آدم عم وما زال اهلها على ملّة شيث الى ان جاء الاسلام والمدينة قديمة احدث القدماء بها اشياء وطلسمات منها ما زال ومنها ما بقى ومّما زال قالوا كان بها طلسم لدفع العقارب والحيّات وكان باقيًا الى قريب من زماننا ومن عجايبها الباقية ان لا يدخلها زنبور البتة فان دخلها مات ولا يدخلها غراب ابقع ولا عقعق ✿

طيزناباذ معناه عمارة الضراط قرية بين الكوفة والقادسية على جادة الحاج من انزه المواضع وهى محفوفة بالكروم والاشجار والخانات والمعاصير كانت احدى المواضع المقصودة بالبطالة والان خراب لم يبق بها الاّ قباب يسمّونها قباب ابى نواس قال ابو نواس   شعر

قالوا تنسك بعد الحجّ قلت لهم   ارجو الاله واخشى طيزناباذا
اخشى قضيب كرم ان ينازعنى   راس الخطام اذا اسرعت اغذاذا

فان سلمت وما نفسى على ثقة   من السلامة لم اسلم ببغدادا

وقال محمد بن [٢]عبد الله قدمت من مكّة فلمّا صرت الى طيزناباذ ذكرت قول ابى نواس   بطيزناباذ كرم ما مررت به   الا تعجّبت ممّن يشرب الماء

فهتف هاتف اسمع صوته ولا اراه

وفى الجحيم حميم ما تجرّعه   خلق فابقى له فى البطن امعاء✿

عانة بليدة بين هيت والرقّة يطوف بها خليج من الفرات وهى كثيرة الاشجار والثمار والكروم ولها قلعة حصينة ولكثرة كرومها العرب تنسب اليهــا الخمر واهل بغداد اذا شاهدوا ظلمًا قالوا الخليفة اذًا فى عانة لان البساسيرى استولى على بغداد وحمل القايم بامر الله الى عانة وخطب باسم خلفاء مصر سنة فجاء السلطان طغرلبك السلجوقى فى سنة اربعين واربعماية وحارب البســاسيرى وقتله وجـــاء بالخليفة من عانة ردّه الى مقرّه ومشى قدام مهده راجلاً حتى خاطبه الخليفة بنفسه وقال اركب يا ركن الدين وهو اول سلاطين السلجوقية وارفعهم قدرًا وهو الذى انتزع الملك من سلاطين بنى سبكتكين✿

عبادان جزيرة تحت البصرة قرب البحر الملح فان دجلة اذا قاربت البحــر تفرّقت فرقتين عند قرية تسمّى المحرزى فرقة تذهب الى ناحية البحريـــن وهى اليمنى واليسرى تذهب الى عَبّادان وسيراف والجنّــابة وعبـــادان فى هذه الجزيرة وهى مثلثة الشكل وانما قالوا ليس ورآء عبادان قرية لان ورآءها بحر، ومن عجايبها ان لا زرع بها ولا ضرع واهلهــا متوكّلون على الله ياتيهم الرزق من اطراف الارض وفيها مشاهد ورباطـــات وقوم مقيمون للعبـــادة منقطعون عن امور الدنيا واكثر موادهم من النذور✿

عبد الله اباذ قرية بين قزوين وهمذان بهـــا حمّة عجيبة ليـــس فى شىء من البلاد مثلها وذلك ان المـــاء يفور منهـــا فورانًا شديدًا قدر قامة واكثر واذا تركت البيضة على عمود الماء النابع تبقى عليها وتسلقها حرارة الماء ويجتمع هذا الماء فى حوض ياتيه اصحاب العاهات ويستحمّون به ينفعهم نفعًا عظيمـــًا بيّنًا✿

العراق ناحية مشهورة وهى من الموصل الى عَبّادان طولاً ومن القادسية الى حلوان عرضا ارضها اعدل ارض الله هواء واصحّها تربة واعذبها ماء وهى كواسطة القلادة من [٣]الاقليم واهلها اصحـــاب الابدان الصحيحة والاعضـــاء السليمة والعقول الوافرة والاراء الراجحة وارباب البراعة فى كلّ صناعة والغـــالب عليهم

[٢]) a.b عبيد   [٣]) a.b الاقاليم, d الاقاليم من الثلاثة بواسطة

الغدر لكثرة الاشرار ومكر الليل والنهار اقام بها عبد الله بن المبارك سبعة عشر يومًا تصدق بسبعة عشر درهمًا كفارة لذلك واهلها مخصوصون ببغض الغرباء خصوصًا العجم ويقال لاهل العراق نبط قالوا نبط كان اسم رجل شرير كثرت جناياته فى زمن سليمان بن داود عم فامر بحبسه فاستغاث منه اهل الحبس الى سليمان من كثرة سعايته ونميمته والقائه الشر بين اهل الحبس فامر سليمان عم بتقييده وحمله الى حبس الشياطين فاستغاث الشياطين وقالوا يا نبى الله لا تجمع بين الحبس ومقاساة نبط فراى سليمان ان يامره بشغل حتى يقلّ شرّه وكان فى الحبس امراة مومسة قيل لنبط نريد منك ان تغسل هذا الصوف الاسود وتبيّضه بالغسل وان تروّج هذه المراة حتى يلتحم فرجها بالترويح فامر بذلك ووكل به ففعل ذلك مدّة طويلة حتى ضجر ثم اراد ان يجرّب هل التحمت ام لا فباشرها فحملت منه واتت بولد وصار له نسل بارض العراق فلهذا ترى السعاية والنميمة والفجور فى النبط كثيراً لانها شيمة ابيهم نبط، وحكى ان عبد الله بن المبارك قيل له كيف رايت اهل العراق قال ما رايت بها الّا شرطيًّا غضبان، بها نهر دجلة مخرجه من جبل بقرب آمد عند حصن يعرف بحصن ذى القرنين وهى هناك ساقية كلّما امتدّ ينضمّ اليها مياه جبال ديار بكر ثم يمتدّ الى ميافارقين والى حصن كيفا ثم الى جزيرة ابن عمر ويحيط بها ثم الى الموصل ثم الى تكريت وقبل ذلك ينصبّ اليه الزابان ويعظم بهما ثم الى بغداد ثم الى واسط ثم البصرة ثم الى عبّادان وينصب الى البحر وماء دجلة من اعذب المياه واخفّها واكثرها نفعاً لان مجراه من مخرجه الى مصبّه فى العمارات وفى آخر الصيف يستعملونه كلّه بواسط والبصرة، وروى عن ابن عبّاس ان الله تعالى اوحى الى دانيال عم ان افجر لعبادى نهرين واجعل [y]مصبّهما البحر فقد امرت الارض ان تطيعك فاخذ خشبة يجرّها فى الارض والماء يتبعه فكلّما مرّ بارض [z]يتيم او ارملة او شيخ ناشده الله فيحيد [a]عنهم فعواقيل دجلة والفرات من ذلك، وبها نهر الفرات مخرج الفرات من ارمينية ثم من قاليقلا ويدور بتلك الجبال حتى يدخل ارض الروم ويخرج الى ملطية ثم الى سميساط ثم الى قلعة نجم ثم الى الرقّة ثم الى عانة ثم الى هيت فيصير انهارًا تسقى زروع السواد وما فضل منها انصبّ فى دجلة بعضه فوق واسط وبعضه بين واسط والبصرة فيصير الفرات ودجلة نهراً عظيماً يصبّ فى بحر فارس، وروى ان اربعة انهار من الجنّة النيل والفرات وسيحان وجيحان

y) *a.b.c* مغيضهما z) *a* صلبة او رملة او سبخة a) *a* عنها

وروى عن علىّ رضه انه قال يا اهل الكوفة ان نهركم هذا يصبّ اليه ميزابان من الجنّة، وروى عن جعفر بن محمد الصادق انه شرب من الفرات فحمد الله وقال ما اعظم بركته لو علم الناس ما فيه من البركة لضربوا على حافتيه القباب ولو لا ما يدخله من الخطائين ما اغتمس فيه ذو عاهة الّا برأ، وحكى السدى ان الفرات مدّ فى زمن على بن ابى طالب كرم الله وجهه فالقى رمانة فى غاية العظم فاخذت فكان فيها كُرّ حَبّ قسمها بين المسلمين فكانوا يرون انها من الجنّة وهذا حديث مشهور فى عدّة كُتُب للعلماء،

ينسب اليها هشام بن الحكم وكان معتزليًّا يرجح عليًّا فقال رجل انى الزمه ان يقول عند الخليفة ان عليًّا كان ظالمًا فلمّا حضر هشام عند الخليفة قال ابا محمد انشدك بالله اما تعلم ان عليًّا نازع العبّاس عند ابى بكر قال نعم قال فمن كان الظالم منهما فكره ان يقول العبّاس خوفاً من الخليفة وكره ان يقول علىّ خوفاً من مخالفة اعتقاده فقال ما منهما ظالم فقال الرجل كيف يتنازعان ولا يكون احدهما ظالم فقال كما اختصما الملكان الى داود عم وما منهما ظالم وغرضهما تنبيه داود على الخطيئة هذا كان العبّاس وعلىّ كان غرضهما تنبيه ابى بكر على خطيئته، وينسب اليها يحيى بن معمر احضره الحجّاج وقال انت الذى تقول لحسين بن على من ذرية رسول الله قال نعم قال فوالله لتاتينّ بالمخرج عمّا قلت او لاضربنّ عنقك فقال يحيى ان جيئت بالمخرج فانا آمن قال نعم قال اقرأ وتلك حجّتنا آتيناها ابرهيم الى قوله ومن ذريته دواد وسليمان الى قوله وزكرياء ويحيى وعيسى فمن يعدّ عيسى من ذرية ابرهيم لا يعدّ لحسين من ذرية محمد عم فقال الحجّاج والله كانى ما قرات هذه الاية قط فولّاه قضاء المدينة وكان قاضيها الى ان مات،

وينسب اليها ابو محمد سليمان بن مهران الاعمش قال عيسى بن يونس ما راينا فى زماننا مثل الاعمش فكان الاغنياء والملوك فى مجلسه احقر شىء وهو محتاج الى درهم حكى انه يوم الشكّ من رمضان ياتيه الناس يستخبرون منه فضجر من ذلك وترك بين يديه رمّانة كلّ من دخل عليه قبل ان يستخبر منه اخذ حبّةً رماها فى فِه ليعلم ان اليوم ليس يوم صوم، وحكى ان ابا حنيفة ذهب اليه فلما اراد الذهاب قال له لا يكون ثقّلت عليك فقال انت فى بيتك ثقيل علىّ فكيف فى بيتى، وحكى ابو بكر ابن عياش قال دخلت على الاعمش فى مرض موته فقلت ادعو لك طبيبًا فقال ما اصنع به والله لو كانت نفسى بيدى لطرحتها فى الحشّ لا تؤذينّ احداً واطرحنى فى لحدى

ولد الاعمش يوم قتل الحسين يوم عاشوراء سنة ستين وتوفى فى سنة ثمان واربعين ومائة وهو ابن ثمان وثمانين سنة، وينسب اليها ابو الحسين سمنون بن حمزة صحب السرى السقطى كان من اولياء الله ذكر انه لما انشد

وليس لى فى سواك حظّ   فكيف ما شئت فاختبرنى

اخذه الاسر من ساعته وكان يدور على المكاتب للصبيان ويقول ادعوا لعمكم الكاذب، وحكى ابو احمد المغازلى انه كان ببغداد رجل انفق على الفقراء اربعين الف درهم فقال لى سمنون يا ابا احمد اما ترى هذا انفق اربعين الف درهم ونحن ما نجد شيئا فامض بى الى موضع كذا نصلّى بكلّ درهم انفقه ركعة فصينا وصلّينا اربعين الف ركعة، وينسب اليها ابرهيم الآجُرّى رحمه الله قال اتانى يهودىّ له علىّ دين يتقاضاه وانا عند الشاخورة اوقدت نارًا تحت الاجر فقال يا ابرهيم ارنى اية اسلم قلت اوتفعل ذلك قال نعم فاخذت ثيابه والففتها فى وسط ثيابى ورميتها فى الشاخورة ثم دخلت الشاخورة واخذت الثياب وخرجت من الباب الاخر فاذا ثيابه فى وسط ثيابى صارت حراقًا وثيابى بحالها فلما راى اليهودى ذلك اسلم، وينسب اليها ابو الحسن على بن الموفق كان يقول اللهم انْ كنت تعلم انى اعبدك خوفا من نارك فعذبنى بها وان كنت تعلم انى اعبدك حبًّا لجنّتك فاحرمنيها وان كنت تعلم انى اعبدك حبًّا منّى لك وشوقًا الى وجهك فالحنيه واصنع ما شئت، وحكى انه وجد قرطاسًا فى الطريق قال فاخذته ووضعته فى كمّى وجلست اقراه فاذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم يا على بن الموفق تخاف الفقر وانا ربّك، وحكى انه قال تممت ستين حجّة فلمّا فرغت من الطواف قعدت تحت الميزاب فانكرت فى حالى عند الله تعالى وكثرة تردّدى الى هذا المكان فغلبتنى عينى فاذا قايل يقول يا على هل تدعو الى بيتك الا من تحبه فسرى عنّى ما كنت فيه، حكى محمد ابن اسحق السرّاج قال سمعت على بن الموفق يقول حججت نيفًا وخمسين حجّة فنظرت الى ضجيج اهل الموقف فقلت اللهم ان كان فيهم واحد لم تقبل حجّه فقد وهبت حجّتى له فرجعت الى المزدلفة وبتّ فيها فرايت فى نومى ربّ العزّة تعالى فقال لى يا على بن الموفق اتتسخّى علىّ قد غفرت لاهل الموقف ولامثالهم وشفّعت كلّ واحد فى اهل بيته وذريته وعشيرته وانا اهل التقوى واهل المغفرة توفى على بن الموفق سنة خمس وستين ومائتين ✿

عمران مدينة كانت على الفرات للزبّاء بنت مليح بن البراء قتله جذيمة الابرش

فاتجبُه c ‎(c   الحسن c ‎(b

صاحب الحيرة فلحقت الزباء بالروم وجمعت الرجال وبذلت الاموال وعادت الى ملك ابيها وازالت جذيمة عنها وبَنَتْ على طرف الفرات مدينتين متقابلتين من شرقيّ الفرات وغربيّه وجعلت بينهما نَفَقاً تحت الفرات فكانت اذا رهقها الاعداء آوت اليه وجرت بينها وبين جذيمة مهادنة، قال ابن الكلبى لم يكن فى نساء عصرها اجمل منها وكان اسمها فارغة وكانت تسحب شعرها وراءها اذا مشت واذا نشرته جلّلها فسمّيت الزّبّاء فاراد جذيمة ان يتزوّجها ويضمّ ملكها الى ملكه فخطبها فاجابته على شرط ان يصير اليها وكان لجذيمة وزير اسمه قصير قال لجذيمة لا تمش الى هذه المراة فانّى لست آمنها عليك فقال لا يطاع لقصير امر فارسلها مثلاً فلمّا دخل عليها امرت جواريها فاخذن يده قالت له اى قتلة تريد اقتلك فقال ان كان لا بدّ فاقتلينى قتلة كريمة فاطعمته حتى شبع وسقته حتى ثمل وفصدت شريانه حتى نزف دمه ومات فبلغ قصيراً خبره فجدع انف نفسه واظهر انه جدعه عمرو بن عدى ابن اخت جذيمة لانه اشار اليه بتزويج الزباء فراسل قصير الزباء واطمعها فى ملك جذيمة فركبت اليه وصار قصير اليها بامان واخبرها بسعة التجارات فدفعت اليه مالاً فاتاها بربح كثير ثم زادته فى المال فاتاها بربح عظيم فانست به وجعلته من بطانتها واخبرته انى حفرت من قصرى على الفرات هذا الى القصر الاخر على الجانب الاخر من الفرات سرباً تحت الماء وجعلت باب السرب تحت سريرى هذا ومخرجه تحت سريرى الاخر فان راعنى امر خرجت الى الجانب الاخر فحفظه قصير ومضى بالمال وحصل الفى رجل فى الفى صندوق على الف جمل وعلى الرجال الدروع ومعهم السيوف واقبل بهم الى الزباء فلمّا قرب من مدينتها صعدت الزباء سور مدينتها تنظر الى العير مثقلة فقالت شعر

ما للجمال مشيها وئيداً اجندلا يحملن ام حديدا
ام صرفانا بارداً شديدا ام الرجال جُثّماً قعودا

فجاء قصير بالعير دخل المدينة فاناخ الجمال وثار الرجال من الصناديق بالسيوف ضربوا من ادركوه فلمّا علمت الزباء قصدت السرب لتدخل فيه فبادرها عمرو بن عدى وكان من رجال الصناديق وقف على باب السرب بالسيف فعلمت انه قاتلها فمصّتْ سمّاً تحت خاتمها وقالت بيدى لا بيد عمرو فارسلته مثلاً ومن الامثال لامر ما جدع قصير انفه ۞

عقرقوف قرية قديمة من قرى بغداد قالوا بناها عقرقوف بن طهمورث والى

جانب هذه القرية تلّ عظيم من تراب يرى من خمسة فراسخ كانه قلعة عظيمة للناس فيه اقاويل كثيرة قال ابن قطيفة ملك الروم كلّما راى احداً من اهل العراق ساله عن تلّ عقرقوف فان قال انه بحاله يفرح ويقول انه لا بدّ ان نَطَأَه ۞

غرشستان ناحية واسعة كثيرة القرى الغور فى شرقيها وهراة فى غربيها ومرو الروذ فى شمالها وغزنة فى جنوبها والغرش بلغتهم الجبال ومعناه قوهستان والغالب على ارضها الجبال وبها دروب وابواب لا يمكن دخولها الاّ باذن الشار والشار اسم ملوكهم واهلها صلحاء مجبولون على الخير عندهم بقية من عدل عمر٭ قال الاصطخرى غرج الشار مدينتان يقال لاحداهما نشين وللاخرى سورمين وهما متقاربتان ولهما مياه كثيرة وبساتين يحمل منهما الزبيب والارز الى ساير البلاد٭ وحكى بعض التجار قال مشيت الى غرشستان فاتّفق لهم عرس فوضعوا دستاً عالياً وجاء الزوج جلس فيه واسبلوا على وجهه سجفاً سخيفًا شبه وقاية وجاء المغنى يغنى بالدفوف وغيرها وتاتى نساء اقاربهم وجيرانهم يرقصن بين يدى الزوج فرادى ومثنى وجماعة والزوج يراهن ويتفرّج على رقصهن حتى لا تبقى واحدة الاّ رقصت ثم تاتى العروس فى الاخر وترقص بين يديه احسن رقص ثم خلوا بينها وبينه ۞

عريان بناءان كالصومعتين بظهر الكوفة قرب مشهد امير المومنين علىّ بناهما المنذر بن امرء القيس بن ماء السماء وسببه انه كان له نديمان من بنى اسد فثملا فراجعا الملك ببعض كلامه فامر وهو سكران ان يحفر لهما حفرتان ويدفنا فيهما حَيَّيْن فلمّا اصبح استدعاهما فاخبر بما امضى فيهما فغمّه ذلك فقصد حفرتهما وامر ببناء طربالين عليهما وقال لا يمرّ وفود العرب الاّ بينهما وجعل لهما فى السنة يوم بوس ويوم نعم يذبح يوم بوسه من يلقاه ويغرى بدمه الطربالين فان وقعت لهما الوحش طلبتهما بالخيل وان وقعت طاير ارسل عليه الجوارح وفى يوم نعمه يجيز من يلقاه ويخلع عليه ولبث بذلك برهة من دهره فخرج يومًا من ايام بوسه اذ طلع عبيد بن الابرص الاسدى الشاعر جاء ممتدحاً فلمّا رآه قال هلا كان الذبح لغيرك يا عبيد فقال بعض الحاضرين أَبَيْتَ اللعن عنده من حسن القريض ما هو خير ممّا تريد منه فاسمع فان كان حسناً استزدْه وان كان غير ذلك فالامر بيدك فانزله حتى طعم وشرب وقال له انشدنى فقد كان يعجبنى شعرك فقال عبيد حال الجريض دون القريض فقال المنذر انشدنى قولك [d] اقفر من اهله ملحوب٭ فقال عبيد

اقفر[d] من اهله عبيد [e]فاليوم لا يبدى ولا يعيد
عنت له منيه نكود وحان منه لهما ورود

فقال المنذر يا عبيد لا بدّ من الموت ولقد علمتَ لو ان النعمان ابنى عرض لى يوم بوسى لا بدّ لى من ذبحه واستدعى له الخمر فلمّا اخذت منه نفسه وطابت وقدم للقتل انشد

الا ابلغ بنىّ واعمامهم بان المنايا هى الواردة
لها مدّة فنفوس العباد اليها وان كرهت قاصدة
فلا تجزعوا لحمام دنا فللموت ما تلد الوالدة

فامر به ففصد حتى نزف دمه وغرّى بدمه الغريّين، وحكى ان فى بعض ايام بوسه وقع رجل من طىّء يقال له حنظلة فقال له المنذر لا بدّ من قتلك سل حاجتك فقال اجّلنى سنة حتى ارجع الى اهلى وافعل ما اريد ثم اصير اليك فقال المنذر ومن يكفلك انك تعود فنظر الى جلسائه فعرف شريك بن عمرو ابن شرحبيل الشيبانى فقال

يا شريك يا ابن عمرو ويا اخا من لا اخا له
يا اخا المنذر فكّ اليوم رهنًا قد اناله
انّ شيبان قبيل اكرم الناس رجاله
وابو الخيرات عمرو وشراحيل الحماله
ورثاك اليوم فى المجد وفى حسن المقاله

فوثب شريك وقال أَبَيْتَ اللعن يدى بيده ودمى بدمه فاطلقه المنذر فلما كان من القابل قعد المنذر ينتظر حنظلة فابطا فقدّم شريك ليُقْتل فلم يشعر الا براكب قد طلع فاذا هو حنظلة قد تكفّن وتحنّط وجاء بنادبته فلما راه المنذر تعجب من وفائه فقال ما منعك على قتل نفسك فقال ان لى دينًا يمنعنى من الغدر قال له ما دينك قال النصرانية فاستحسن ذلك منه واطلقهما معًا واطلق تلك السنّة وكان المنذر بنا الغريين على مثال ما بناهما ملوك مصر وقد مرّ ذكرهما فى موضعهما ونظر معن بن زايدة الى الغريين وقد خرب احدهما فقال

لو ان شيئًا مقيمًا لا يبيد على طول الزمان لما باد الغريان
قد خرّب الدهر بالتصريف بينهما فكلّ الف الى بين وهجران

غزنة ولاية واسعة فى طرف خراسان بينها وبين بلاد الهند مخصوصة بصحّة

d) c اقفر e) c واليوم

الهواء وعذوبة الماء وجودة التربة وهى جبلية شمالية بهــا خيرات واسعة الّا ان البرد بها شديد جدًّا ومن عجايبها العقبة المشهورة بها فانها اذا قطعهــا القــاطع وقع فى ارض دفئة شديدة الحرّ ومن هذا الجــانب برد كالزمهرير ومن خواصّها ان الاعمار بهــا طويلة والامراض قليلة وما ظنك بارض تنبت الذهب ولا تولد الحيّات والعقارب والحشرات الموذية واكثر اهلها اجلاد وانجــاد، ومن عجايبها امر الصفّارين يعقوب وعمرو وطاهر وعلىّ كان يعقوب غلامَ صفّار وعمرو مكارياً صاروا ملوكاً عظماء واستولوا على بلاد فارس وكرمان وسجستان وخراسان وبعض العراق يقال لهم بنو الليث الصفّار، وبها تفّاح فى غاية الحسن يقــال له الاميرى لم يوجد مثله فى شىء من البلاد قال ابو منصور الثعالبى

تفّاح غزنة نفّاع ونـفّــاح كانه الشهد والريحان والراح
احبّه لصفات حازها ثمر فى وجهه ابدًا ورد وتـفــاح،

وينسب اليها [f] محدود بن آدم السنائى كان حكيماً عارفاً شاعراً تاركاً للدنيا وله ديوان كبير كلّه حكم ومواعظ من حقّها ان تكتب بالذهب ليس فيها مدح اصلاً وكان يحبّ العزلة والانزواء عن الناس ويسكن الخرابات ويمشى حافيًا وكان بعض الوزراء يرى له والسنائى ياتيه فى اوقات فاذا جاءه يقوم الوزير ويجلسه مكانه فى دسته وهو ربّما كان رجله ملطخاً بالطين فقعد فى مسند الوزير ومدّ رجليه لئلّا يتلطّخ المطرح بالطين وحكى ان السنائى كان يمشى حافيــا ولا يقبل من احد شيئًا فاشترى له بعض اصدقائه مداسًا والحّ عليه بالشفاعــة ان يلبسه ففعل فاتّفق انه تلاقاه فى اليوم الثانى وسلّم على السنــائى فخلع المداس وردّه اليه فسُئل عن ذلك فقال سلامه فى اليوم الثــانى ما كان يشبه السلام الذى كان قبل ذلك وما كان له سبب الّا المداس، وبهــا عين اذا القى فيها شىء من القاذورات يتغيّر الهواء ويظهر البرد والريح العاصف والمطر فى اوانه والثلج فى اوانه وتبقى تلك الحالة الى ان تنحّى عنها النجاسة وحكى ان السلطان محمود بن سبكتكين لمّا اراد فتح غزنة كلّما قصدها بادر اهلهــا والقوا شيئًا من القاذورات فى هذه العين ولم تمكن الاقامة عندهم للعسكر وكان الامر على ذلك حتى عرف السلطــان ذلك منهم وتلك العين خــارج المدينة بقربها فبعث اوّلًا على العين حُفّاظاً ثم سار نحوها فلم يرَ شيئًا ممّا كان قبل ذلك فافتتحها ✿

الغور ولاية بين هراة وغزنة عامرة ذات عيون وبساتين كثيرة خصبة جدًّا

f) a.b مجدود

والجبال محتوية عليها من جميع جوانبها مثل الحظيرة ونهر هراة يقطعها يدخلها من جانب ويخرج من آخر وانها شديدة البرد جدًّا لا تطوى على مدينة مشهورة واكبر ما فيها قلعة يقال لها فيروزكوه وحكى الامير عماد الدين والى بلخ ان بارض الغُور عينًا يذهب الناس اليها فى ليلة من السنة معلومة بقسىّ وسهام ويرمى كلُّ احد اليها نشابة وعليها علامة فاذا اصبحوا وجدوا النشابات خارجة من العين وعلى نصل بعضها روس لحيوانات من الذهب اما راس طير او سمك او اوزّ او حيوان آخر وبعض الناس لا يصيب على نشابة شيئًا والله اعلم بصحّته فى ذلك والعهدة على الراوى ، وبها السمندل وهو حيوان كالفار يدخل النار ولا يحترق ويخرج والنار قد ازالت وسخه وصقت لونه وزادته بريقًا يتّخذ من جلده مناديل الغمر للملوك فاذا توسّخت تلقى فى النار ليزول وسخه ، ينسب اليها ابو الفتح محمد بن سام الملقّب بغياث الدين كان ملكًا عالمًا عادلًا مظفّرًا فى جميع وقايعه وحروبه كانت مع كفّار خطاء وكان كثير الصدقات جوادًا شافعىّ المذهب وقد بنى مدارس ورباطات وكتب بخطّه المصاحف وقفها عليها وكان من عادته اذا مات غريب فى بلده لا يتعرّض لتركته حتى ياتى وارثه وياخذها وكان اول امره كرامىّ المذهب وفى خدمته امير عالم عاقل ظريف شاعر يقال له مباركشاه الملقّب بعزّ الدين علم ان هذا الملك الجليل القدر على اعتقاد باطل وكان ياخذه الغبن لانه كان محسنًا فى حقّه وكان فى ذلك الزمان رجل عالم فاضل ورع يقال له محمد ابن محمود المرورونى الملقّب بوحيد الدين عرّفه الى الملك وبالغ فى حسن اوصافه حتى صار الملك معتقدًا فيه ثم ان الرجل العالم صرفه عن ذلك الاعتقاد الباطل وصار شافعىّ المذهب ، وينسب اليها ابو المظفّر محمد بن سام الملقب بشهاب الدين كان ملكًا عادلًا حسن السيرة كان يقعد حتى قاضيه يفصل الحكومات بحضوره ومن مات او قتل من مماليكه وعليه دين لا يقطع معيشته حتى يستوفى الدين وحكى ان صبيًّا علويًّا لقيه فى طريقه وقال له انى منذ خمسة ايّام ما اكلت شيئًّا فغضب وحولق وعاد فى الحال واخذ الصبى معه واطعمه اطيب الطعام واعطاه من المال ما اغناه ❊

فراهان قرية من قرى همذان مشهورة بها مملحة عجيبة وهى بحيرة اربعة فراسخ فى اربعة فاذا كان ايّام الخريف واستغنى الناس من اهل تلك الناحية عن سقى المزارع والبساتين صوّبوها الى تلك البحيرة فاذا جاء الربيع والصيف واحتاج الناس الى الماء انقطع عن البحيرة انصبابه فما بقى فيها يصير ملحًا

ياخذه الناس بحمله الى البلاد ومن عجايبها ان الناس ان منعوا عنها لم تنعقد ملحًا بل ينصبّ ولا يبقى له اثر وان لم يمنع الناس عنها تصير ملحًا قال ابن الكلبى انه طلسم من عمل بليناس وكان بفراهان سبخة يغوص فيها الراكب بفرسه والجمل بحمله فاتّخذ لذلك طلسمًا استراح الناس عنه ❀

قم الدبل قرية من قرى واسط على شاطى شعبة من دجلة منسوبة الى الرفيعية وهم مشايخ تلك الناحية وبينهم بيت مبارك عادتهم ضيافة الناس وخدمة الصلحاء والفقراء المسافرين والقاطنين وفى فقرائهم جمع قالوا ياكلون الحيّات وقوم قالوا يدخلون النار وغير ذلك من الامور العجيبة وهم اقوام فى زىّ الفقراء برآء من التكلّف ولا ادب لهم الّا خدمة الناس ولا يفرحون الّا به ❀

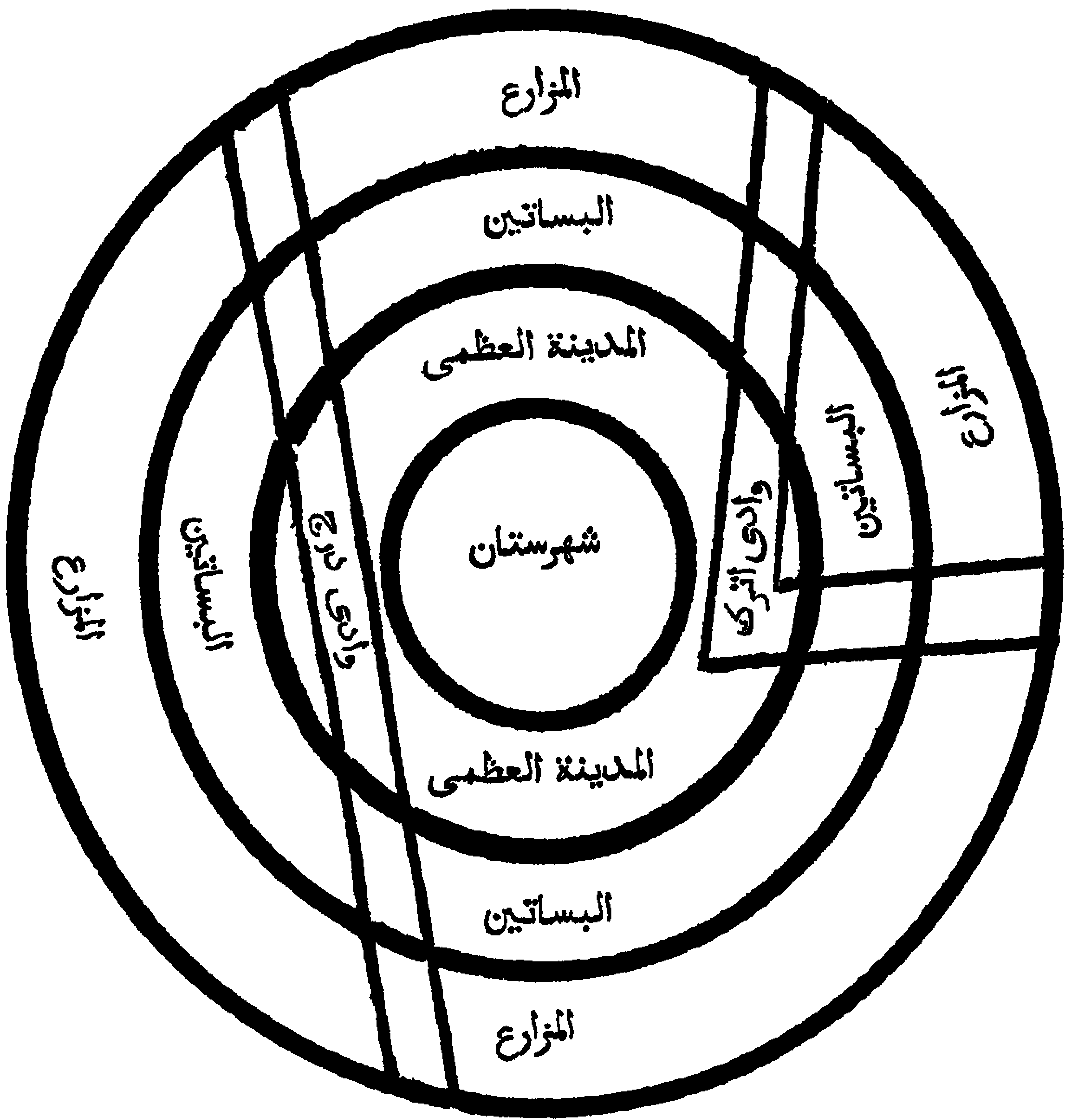
فنك قلعة حصينة على قلّة جبل عالٍ بقرب جزيرة ابن عمر على فرسخين منها وعلى القلعة قلّة مرتفعة عنها ارتفاعًا كثيرًا من صخرة كبيرة وهى قلعة مستقلّة بنفسها وانها بيد الاكراد البشنوية من ثلاثماية سنة وهم قوم فيهم مروّة وعصبية يحمون من التجأ اليهم وكانت هذه القلعة فى شهور ستماية بيد رجل اسمه ابرهيم وله اخ اسمه عيسى اراد ان ينتزعها من يد ابرهيم وكان ابرهيم مع خواصّه يسكن القلّة وباقى الاجناد فى نفس القلعة فاطاع عيسى جمع من بطانة ابرهيم وفتح باب القلة حتى صعدها نيف وعشرون رجلًا وقبضوا على ابرهيم ومن عنده وحبسوا ابرهيم فى بيت وحُبست زوجته فى بيت آخر ولهذا البيت شباك الى القلعة فملك اصحاب عيسى القلة وينتظرون مجئ عيسى فقلعت زوجة ابرهيم الشباك وكان عندها ثياب خام فاوصلت بعضها ببعض ودلّتها الى القلعة وجعلت تسعى الرجال ولا علم لاصحاب القلّة بها فحضر عيسى واصحابه تحت القلعة فراوا الرجال يصعدون القلة بالحبل فصاحوا الى اصحاب القلّة ليعرفوا ذلك فكلّما صاح اصحاب عيسى صاح اصحاب القلعة معهم ليتزاحم الاصوات فلا يفهم اصحاب القلّة كلامهم حتى صعدوا بالحبل عشرون رجلًا فاخرجوا ابرهيم من الحبس وفتحوا باب القلة حتى صعد اليه اصحابه واهلكوا قوم عيسى ورجع عيسى خايبًا وبقيت القلعة الى ابرهيم ❀

قاشان مدينة بين قم واصفهان اهلها شيعة امامية غالية جدًّا والف احمد ابن على بن بابه القاشانى كتابًا ذكر فيه فرق الشيعة فلما انتهى الى الامامية وذكر المنتظر قال من العجب ان فى بلادنا قوما وانا شاهدتهم على هذا المذهب ينتظرون صباح كل يوم طلوع القايم عليهم ولا يقنعون الانتظار بل خيلهم يركبون متوشّحين بالسيوف شاكّين السلاح ويخرجون من مساكنهم الى خارج

البلد مستقبلين للامام كانهم قد اتاهم بريد اخبرهم بوروده فاذا طلع النهار عادوا متاسّفين وقالوا اليوم ايضا ما جاء ومنها الالات الخزفية المدهونة ولهم فى ذلك يد باسطة ليس فى شىء من البلاد مثلهم تحمل الالات والظروف من قاشان الى ساير البلاد بها مشمش طيب جدًّا يتّخذ منه المطوى المجفّف ويحمل للهدايا الى ساير البلاد ليس فى شىء من البلاد الا بها وبها من العقارب السود الكبار المنكرة ما ليس فى غيرها ✿

قرميسين بقريب كرمانشاهان بليد بين همذان وحلوان على جادة الحاج ذكر ابن الفقيه ان قباذ بن فيروز نظر فى بلاده فلم يجد بين المداين وبلخ موضعًا اطيب هواء ولا اعذب ماء ولا اصحّ تربة من قرميسين فاختاره لسكناه وبنى بها قصرًا يقال له قصر اللصوص ، ومن عجايبها الدكّة التى كانت بها ماية ذراع فى ماية ذراع فى ارتفاع عشرين ذراعًا مربعًا وحجرانها كانت مهندمة مسمّرة بمسامير الحديد لا تبين دروز الاحجار منها وظنّ الناظر انها حجر واحد اجتمع عليها ملوك الارض عند كسرى ابرويز وهم فغفور ملك الصين وخاقان ملك الترك وداهر ملك الهند وقيصر ملك الروم وكان فى هذا القصر ابواب وجواسق وخزاين بالنقوش والتصاوير وكسرى ابرويز اتّخذها متصدّيًا لطيب هوائه وحسن مكانه ، حتى ان مطبخ كسرى كان فى موضع بينها وبين هذا الموضع اربعة فراسخ فاذا اراد ان يتغدّى اصطفّ الغلمان من القصر الى المطبخ وتناول الغضاير والاصحن بعضهم من بعض الى محلّ جلوس الملك وهذا بعيد لان الطبيخ لا يبقى حارًا الى ان يحمل الى فراسخ فلعلّه قد فعل ذلك مرّة ليذكر ذلك من قوّة ملكه ✿

قزوين مدينة كبيرة مشهورة عامرة فى فضاء من الارض طيبة التربة واسعة الرقعة كثيرة البساتين والاشجار نزهة النواحى والاقطار بنيت على وضع حسن لم يبن شىء من المدن مثلها وهى مدينتان احداهما فى وسط الاخرى والمدينة الصغرى تسمى شهرستان لها سور وابواب والمدينة الكبيرة محيطة بها ولها ايضا سور وابواب والكروم والبساتين محيطة بالمدينة العظمى من جميع الجوانب والمزارع محيطة بالبساتين ولها واديان احدهما وادى درج والاخرى وادى اترك وهذه صورتها



قال ابن الفقيه اول من استحدث قزوين شابور ذو الاكتاف وبناء شابور فى زماننا هذا يسمّى شهرستان فلما اجتاز الرشيد بارض الجبال قاصدًا خراسان اعترضه اهل قزوين واخبروه بمكانهم من ارض الديلم فسار الى قزوين وبنى سور المدينة العظمى وجامعها سنة اربع وخمسين ومايتين واول من فتحها البراء ابن عازب الانصارى وقد وقع النفير وقت كان الرشيد بها فراى اهلها اغلقوا حوانيتهم واخذوا اسلحتهم وخرجوا الى وجه العدوّ مسرعين فاشفق عليهم وبنى لهم السور وحطّ عنهم خراجهم جعلها عشرة الاف دينار فى كل سنة وقد ورد فى فضايل قزوين احاديث كثيرة تتضمّن الحثّ على المقام بها لكونها ثغرًا منها ما رواه على بن ابى طالب عليه السلام عن رسول الله صلعم عليكم بالاسكندرية او بقزوين فانهما ستفتحان على يد امّتى وانهما بابان من ابواب الجنّة من رابط فيهما او فى احداهما ليلة خرج عن ذنوبه كيوم ولدته امّه وعن سعيد بن المسيّب مرفوعًا عن رسول الله صلعم سادات الشهداء شهداء

قزوين وامثال هذه كثيرة، وبين قزوين وبين الديلم جبل كان ملوك الفرس تجعل عليه رابطة اذا لم يكن بينهم هدنة وذلك الجبل هو الحاجز بين القزاونة والاسمعيلية احد جانبيه لهولاء والجانب الاخر لهولاء، وبها مواضع يرجى فيها اجابة الدعاء منها مسجد شاكلان ومسجد شهرستانك ومسجد دهك ومسجد باب المشبّك الملصق بالسور فانها مواضع ياتيها الابدال ومن عجايبها مقصورة الجامع الله بناها الامير الزاهد خمارتاش مولى عماد الدولة صاحب قزوين فان قبّتها فى غاية الارتفاع على شكل بطيخ ليس مثلها لا فى بلاد الاسلام ولا فى بلاد الكفر اكبر منها ولا احسن عمارة وحكى ان الصنّاع لما رفعوا قواعدها وارادوا انضمام راسها عجزوا عن ذلك لفرط سعتها وعمقها فلم يكن شيء من الاجذاع والسلاليم يفى بها فوقفت العمارة حتى مرّ بها صبى وقل لو ملؤها تبنًا يمكنهم اتمامها فتعجّب الصنّاع من حذقه وقالوا لا طريق الّا ما ذكره الصبىّ فملؤها تبنًا وتمّموها، ومن عجايبها امر باغاتها فانها لا تشرب فى السنة الّا مرّة واحدة وتاتى بفواكه غضة طرية وربّما لا تشرب فى السنة وتاتى بعنب ضعيف، ومن عجايبها مقابر اليهود فانها فضاء واسع ليس بها آثار القبور فاذا يوجع بطون دوابهم قادوها اليها وذهبوا بها فى ذلك الفضاء يمنة ويسرة فانه يزول وجعها، ومن عجايبها سوق الخيل بموضع يسمّى رستق الشعير ذكروا ان كلّ فرس يحمل اليه للبيع فان كان به حِرَانٌ يظهر فى الحال، ومن عجايبها مقبرة باب المشبّك فانها مقبرة شريفة بها قبور العلماء والشهداء والصلحاء والزهاد ياتيها الناس ليلة الجمعة فيرون بها انوارًا عجيبة تصعد من القبور وتنزل فيها وهذا امر ظاهر يرى كلّ من يمشى اليها صالحًا او طالحًا ولقد رايت فى بعض الليالى عجيبًا وهو انه قد طلع من بعض القبور كرّة قدر ابريق وصعد نحو الهواء اكثر من غلوة سهم واضاء الجوانب من نورها وراها غيرى خلق كثير شرعوا فى التكبير والتهليل وما كانت على لون النار بل كانت على لون القمر ضاربًا على الخضرة ثم عادت الى مكانها،

ينسب اليها الشيخ ابو بكر المعروف بشابان كان شيخًا عظيم الشان ياتيه الابدال كان له كرم وقطعة ارض وبقرة يزرع قطعة الارض حنطة وياخذ عنب الكرم ولبن البقرة وانها شيء يسير يضيف بها من زاره استشهد على يد الفداية يوم الجمعة فى جامع دمشق بعد الصلوة فى ازدحام الناس سنة احدى وستماية عن اثنتين وتسعين سنة،

وينسب اليها ابو حاتم محمود بن الحسن القزوينى كان فقيهًا اصوليًّا وكان من

اصحاب القاضى ابى الطيب طاهر الطبرى له كتاب فى حيل الفقه مشهور وكان من اولاد انس بن مالك وابن عمّى،

وينسب اليها الشيخ ابو القسم ابن هبة الله الكموفى كان عالمـاً عابداً ورعاً من اولاد انس بن مالك حكى انه جـاء فى زمانه والٍ الى قزوين وبقزوين واديا ماء وهما من السيل وسقى كروم اهل قزوين من هذين الواديين وهما مباحان فاراد هذا الوالى ان يجعل عليهمـا خراجـاً فشكى اهل قزوين الى الشيخ فذهب الشيخ الى دار الوالى وقال لحاجبه ان هذا الماء لم يزل مبـاحـاً لا يحل بيعه واصحاب هذه الكروم ارامل وايتام والكروم ضعيفة لها فى السنة سقية واحدة حاصلها لا يفى بمال الخراج فدخل الحاجب على الملك وقال ههنا شيخ ما يخلى ان هذا الامر ينمشّى فغضب الملك وسلّ سيفه وخرج بسيفه المسلول وقال من الذى يمنع من بيع هذا الماء فقام الشيخ وقال انا فعـاد الملك الى داخل وقال افعلوا ما يقول هذا الشيخ فانه لمّـا قام رايت على يمينه ويسـاره ثُعْبَـانَيْن يقصدانى فبطل ذلك العزم وذاك المـاء مبـاح الى الان وهذا الشيخ جدّى الخامس،

وينسب اليها ابو محمد ابن احمد النجّار كان عالماً فاضلاً اديباً فقيهاً اصوليّـا ذا فهم مستقيم وذهن وقّاد وكان عديم المثل فى زمانه مع كثرة فضلاء قزوين كان ابوه نجّاراً وهو ايضا كان بالغاً فى صنعة النجارة وصاحب قزوين كان يرى له وبنوا له بقزوين مدرسة واصابه فى آخر عمره الفالج وله تصانيف كثيرة كلّها حسن وحكى ان صاحب قزوين اخذ قاصداً من الباطنية ومعه كتاب فلما فتحوا كان الكتـاب ابيض فاخبر الشيخ ابو محمد عن ذلك فامر ان يعرض على النار فلما عرضوه على النار ظهر عليه كتابة كتبوها الى رجل من اهل قهـا وطلبوا منه الابل والحمام وقها ناحية من اعمال الرى فقال الملك الاشكال بعد بحاله لانه ليس بقها الابل ولا الحمـام فقـال الشيخ ابو محمد طلبوا القسىّ والنبـال فقيل له من اين قلت فقـال اما سمعتم تشبيه الابل بالقسى فى قوله

حوص كاشباح الحنايا ضُمَّرُ، وتشبيه النبل بالحمام فى قوله

واذا رمت ترمى نموّت طاير،

وينسب اليها الشيخ ابو القسم محمد بن عبد الكريم الرافعى كان عالمـاً فاضلاً ورعاً بالغاً فى النقليات كالتفسير والحديث والفقه والادب وله تصانيـف كثيرة كلّها حسن كان يعقد مجلس العلم فى جامع قزوين كلّ يوم بعد العصر ويحضر عنده اكثر من مايتى نفس يذكر لهم تفسير القران، ومن عجيـب

احواله انه جاء ذات يوم على عادته فلما فرغ من وظيفته بكى وقال يا قوم قد وقعت لى واقعة ما وقعت لى مثلها عاونونى بالهمّة فضاقت صدور القوم وسال بعضهم بعضاً عن الواقعة فقالوا ان تاجرًا اودع عنده خمسماية دينار وغاب مدّة طويلة والان قد جاء وطلبها فذهب الشيخ الى مكان الوديعة ما وجدها والذى اخذها امين لطول المدّة فتحيّر القوم حتى قال احدهم ان امراة ضعيفة كانت خدامة لبيت الشيخ والان ترى حالها احسن ممّا كانت فطلبوا منها فوجدوا عندها فجاء الشيخ فى اليوم الثانى واخبر القوم بان همّتهم اثرت والواقعة اندفعت، وحكى ان وزير خوارزمشاه كان معتقداً فيه فقبل يده فقال له الشيخ قَبَّلْتَ يداً كتبَتْ كذا وكذا مجلداً تصنيفاً فوقع من الدابّة وانكسرت يده اليمنى وكان يقول مدحتُ يدى ابلانى الله تعالى بها توفى سنة ثلث وعشرين وستماية عن نيف وستّين سنة، وينسب اليها الشيخ ابو على حسنويه بن احمد بن حسنويه الزبيرى الملقب بمعين الدين كان شيخًا معتبرًا من اعيان قزوين ومن اعجب ما روى عنه ان احداً اذا اصابه مس من الجنّ هو يحضر الجنّ ويشفع اليهم ويخلونه، وينسب اليها الشجاع پاك باز كان صاحب ايات وعجايب وكان ذا هيبة من رآه يمتلأ من هيبته وكان الملك والفقير عنده سواء يخاطب هذا كما يخاطب ذاك واذا راى احداً يقول معك دينار وزنه كذا اخرجها للفقراء فيخرجها فيكون كما قال، وحكى انه طلب يومًا من رجل تاجر شيئًا وكان الرجل حنفيًّا معتزليًّا لا يقول بكرامات الاولياء فتخاشن فى الجواب فحرد وشتم فقال له المال الذى مع ابنك فى السفر وقع عليه اللصوص الان واخذوه فازداد الرجل غيضاً وشتماً قال وابنك قد قتل على يد الحرامية فارخوا ذلك فجاء الخبر باخذ المال وقتل ابنه، وحكى انه كان فى رباط اربل فجاء الشيخ شهاب الدين عمر السهروردى الى اربل فاستقبله اهل اربل فجاء الى الرباط ودخل بين الجماعة ووقف على المصلى يصلّى ركعتين والخفّ فى رجليه فلما راى پاك باز ذلك قال ايها الشيخ كيف تقف مع الخفّ على مصلى المشايخ اليس هولاء القوم اذا راوا منك ذلك اعتقدوا انه جايز فى الطريقة فوثب عليه الصوفية وهم تلامذة الشيخ واسبغوه ضربًا ومدّوه برجله الى خارج الرباط فلمّا عرف الشيخ ذلك انكر على الصوفية وقال انه كان على الصواب مرّوا اليه واعتذروا عنه فمرّوا اليه فاذا هو قاعد فى السوق على دكّة فاعتذروا مستغفرين فقال ما جرى شئ يحتاج الى العذر وان جرى فانتم فى اوسع الحال فقالوا ارجع الى الرباط ان انت راضٍ فقال انى

كنت على عزم السفر وتوقفى لاصلاح هذا المثقل لمداسى واذا فرغ منه لبست وسافرت فعاد القوم الى الرباط فعرف الحال الملك فامر شيخ الرباط مع جميع الصوفية بالمشى اليه معتذرًا فذهبوا وما اجابهم فقال الملك انا امشى فركب وجاء الى السوق وهو قاعد على دكّة والمثقل يعمل فى نعله فقال انى قد جئت شفيعاً فاسلك مع القوم مسلك التصوّف وعُدْ الى المكان راضياً منافساً فقال لا ارجع حتى تفعل ما اريده فقال الملك ما تريد قال اريد ثلثماية دينـــار قال لك ذلك قال احضره الان فاحضره وقال اريد جوقتين من المغنيين فاحضـــروا وقال اريد ان يحملنى فلان على رقبته والمغنيون يغنون قدامى والقوم خلفى وقدامى يؤدّونى الى الرباط على هذه الحال ففعلوا ذلك كلّه فلمّا دخل الرباط والذهب معه قال من الذى ضربنى فيقول كلّ واحد انا ما ضربت شيئًا فقـــال من ضربنى ضربة فله دينار ومن ضربنى ثنتين فله دينـــاران ومن ضربنى ثلاثة فله ثلاثة دنانير فجاء كلّ واحد يقول انا لكمت كذا وكذا ففرق الذهب عليهم وسافر توفى فى نيف وعشرين وستماية ۞

قصران اسم قرية من قرى الرى وهى قسمان يقال لاحدهما قصران الداخل وللاخر قصران الخـــارج قال صـــاحب تحفة الغرايب بارض الرى قرية تسمّـــى قصران بيبرونى عند بابهـــا الاعلى يرى كل ليلة سراج مشعل بحيث يبصـــره كلّ احد من البعيد من جميع الجوانب واذا دنى منه لا يبين شىء ينسب اليها القصرانى المهندس كان عالمـــا بالهندسة وكان عديم المثل فى زمانه وله كتب مصنفة فى الهندسة مشهورة ۞

قصر شيرين بين بغداد وهمذان فى فضاء من الارض على طرف نهر جار بناها كسرى ابرويز لشيرين وهى خطيبة كانت له من اجمل خلق الله تعالى والفرس يقولون كان لكسرى ابرويز ثلثة اشيـــاء لم تكن لملك قبله ولا بعده خطيبته شيرين ومغنيه بلهبد وفرسه شبديز وقصر شيرين باقٍ الى الان وهى ابنـيـــة عظيمة شاهقة وايوانات عالية وعقود وقصور واروقة ومتشرّفات واختلـــفـــوا فى سبب بنائه ذكر فى كتب العجم ان شيرين كانت من بنات بعض ملوك ارمن وكانت اجمل خلق الله صورة ذُكرت لكسرى ابرويز وكان مشغوفاً بالنساء بعث اليها من خدعها فهربت على ظهر شبديز فلمّا وصلت الى العراق وكان كسرى غائبًا فرانها ازواج كسرى وولايده علمن ان كسرى يختارها عليهن فاخذهن من الغيرة ما ياخذ الضرّات فاخترن لها ارضاً سبخة وهواء رديًا وقلن ان الملك امرنا ان نبنى لك هاهنـــا قصراً وهى موضع قصر شيرين على طرف نهر عذب

الماء وحكى ان شيرين كانت تحبّ اللبن الحليب وكان القصر بعيدًا عن مرعى المواشى فالى ان تُحمل الى القصر زالت سخونته فطلبوا الحيلة فى ذلك فاتّفق رايهم على ان يتخذوا جدولاً حجريًّا من المرعى الى القصر فطلبوا صانعًا يعمل ذلك فدلّوا على صانع اسمه فرهاذ فطلبت اتّخاذ جدول مسافته فرسخان من المرعى الى القصر على ان ياتى اللبن منها الى القصر بسخونته وكان القصر على نشز من الارض والمرعى فى منحدر فاتّخذ حايطًا طوله اكثر من فرسخين وارتفاعه عند المرعى عشرون ذراعا وعند القصر مساويًا لارضه وركب على الحايط جدولاً حجريًّا وغطى راسه بالصفايح الحجرية واتّخذ عند المرعى حوضًا كبيرًا وفى القصر ايضا مثله وهذا كلّه باقٍ الى زماننا رايته عند اجتيازى به لا شكّ فى شىء منه، وذكر محمد الهمذانى انه كان سبب بناء قصر شيرين وهو احد عجايب الدنيا ان كسرى ابرويز كان مقامه بقرميسين امر ان يبنى له باغ فرسخين فى فرسخين وان يجعل فيه من الطيور والوحوش حتى تتناسل فيه ووكل بذلك الف رجل اجرى عليهم الرزق حتى عملوا فيه سبع سنين فلمّا تمّ نظر اليه الملك واعجبه وامر للصنّاع بمال فقال فى بعض الايام لشيرين سلينى حاجة فقالت اريد ان تبنى لى قصرًا فى هذا البستان لم يكن فى ملكك لاحد مثله وتجعل فيه نهرًا من حجارة يجرى فيه الخمر فاجابها الى ذلك ونسى ولم تجسر شيرين على ان تذكره به فقالت للبلهبد ذكره حاجتى فى غناء ولك ضيعتى الله باصفهان فاجابها الى ذلك وعمل شعرًا وصوتًا فى ذلك فلمّا سمع كسرى قال له لقد ذكرتنى حاجة شيرين فامر ببناء القصر وعمل النهر فبنى على احسن ما يكون واتقنه ووفت شيرين للبلهبد بالضيعة فنقل اليها عياله وله نسل. باصفهان ينتمون الى بلهبد ودخل بعض الشعراء قصر شيرين فراى تلك العمارات الرفيعة وراى ايوان شيرين وصورتها وصورة جواريها على الحايط فقال

يا طالبى غُرّر الاماكن حيّ الديار بهرز ماهن
وسلوا السحاب بجودها [g]وتسح فى تلك الاماكن
واهـًا لشيرين الله [h]فرعت فؤادك بالمحاسن
واهـًا لمعصمها المليح وللسوالف والمغابن
فى كفّها الورق الممسّك والمطيب والمداهن
وزجاجة تدع الحكيم اذا انتشى فى زىّ ماجن

g) c وتسح, d ويسبح h) c فرغت, d فرعت

[i]اشعنت حين رايتهـا واهتـاج منّى كلّ ساكن
فسقى رباع الكسرويـة بالجبـال وبالمدايـن
دان [k]نسف ربا به وبنى له ايدى [l]الخواصن ✿

قم مدينة بارض الجبال بين ساوة واصفهان وهى كبيرة طيبة خصبة مُصّرت فى زمن الحجّاج بن يوسف سنة ثلث وثمانين اهلها شيعة غالية جدًّا والان اكثرها خراب ومياههم من الابار اكثرها ملح فاذا ارادوا حفرها وسعوا فى حفرها وبنوا من قعرها بالاحجار الى شفيرها فاذا جاء الشتاء اجروا ماء واديهم ومياه الامطار اليها فاذا استقوه بالصيف كان عذباً طيباً وبها بساتين كثيرة على السواقى وفيها الفستق والفندق بها ملّاحة طلسمها بليناس فى صخرة ليدوم جريان مائها ولا ينقطع ما لم يخطر عليه وماء هذه العين ينعقد ملحاً وياخذه كلّ مجتاز، اخبرنى بعض الفقهاء ان بقرب قم معدن ملح من اخذ منه الملح ولم يترك هناك ثمنه يعرج حماره الذى حمل عليه ذلك الملح وبها معدن الذهب والفضة اخفوها عن الناس حتى لا يشتغلون به ويتركون الزراعة والفلاحة وبها طلسم لدفع الحيّات والعقارب وكان اهل قم يلقون منها ضرراً عظيماً فانحازت الى جبل هناك فالى الان لا يقدر احد يجتاز بذلك الجبل من كثرة الحيات والعقارب، من عجايبها ان العود لا يكون له فى هواء قم اثر كثير ولو كان من اذكى العود وبها واد كثير الفهود وحكى انه اتاهم فى بعض الاوقات والٍ سنّى وقال لهم بلغنى انكم لشدّة بغضكم صحابة رسول الله صلعم لا تسمّون اولادكم باسمائهم فان لم تاتونى منكم بمن اسمه عمر او كنيته ابو بكر لافعلن بكم فداروا فى جميع المدينة وفتشوا ثم اتوا بواحد احول اقرع كريه اللقاء معوج الاعضاء وكان ابوه غريباً ساكن قم فكنّاه ابا بكر فلما رآه الوالى غضب وشتمهم وقال انكم انما كنيتموه بابى بكر لانه اسمج خلق الله منظراً وهذا دليل على بغضكم لصحابة رسول الله فقال بعض الظرفاء منهم ايها الامير اصنع ما شيت فان تربة قم وهواءها لا ياتى بصورة ابى بكر احسن من هذا فضحك الوالى وعفا عنهم ولقاضيها قال الصاحب ابن عبّاد، ايها القاضى بقم قد عزلناك فقم، وكان القاضى يقول انا معزول السجع ✿

كران بلدة بارض الترك من ناحية تبت قال الحازمى بها معدن الفضّة، وبها عين ماء لا يغمس فيها شىء من الجواهر المنطبعة الّا ذاب ✿

---

i) *a* اسقت, *b.c* اشفت, *c* am Rande اشفقت   k) *c* يسف وبابه, *d* وان شفر ما به   l) *a.b.d* للخواصن

کرخ قریة فوق بغداد علی میل منها اهلها شیعة غالیة ویهود وبها دکاکین الکاغد والثیاب الابریسمیة، ینسب الیها ابو محفوظ معروف بن فیروز الکرخی وکان من المشایخ الکبار مستجاب الدعوة من موالی علی بن موسی الرضا کان استاذ السری السقطی فقال له یوماً اذا کان لک الی الله حاجة فاقسم علیه بی واهل بغداد یقولون قبر معروف تریاق مجرّب، حکی ان زبیدة بنت جعفر عبرت علی معروف مع موالیها وخدمها فدعا علیها بعض الحاضرین فقال له معروف یا رجل کن عون رسول الرحمن ولا تکن عون رسول الشیطان ان رسول الرحمن یرید نجاة الخلق کلّهم قال الله تعالی وما ارسلناک الّا رحمة للعالمین ورسول الشیطان یرید هلاک الخلق کلّهم قال الله تعالی مخبرًا عنه بعزّتک لاغوینّهم اجمعین ان الذی اعطاهم الدنیا علی هواهم قادر ان یعطیهم الاخرة علی مناهم، وحکی ابرهیم الاطروش انه قال لمعروف ابا محفوظ بلغنی انک تمشی علی الماء فقال ما مشیت علی الماء ولکن اذا هممت بالعبور یجمع لی طرفها، وحکی خلیل الصیّاد قال غاب ابنی الی الانبار فوجدت امّه وجداً شدیداً فذکرت ذلک لمعروف فقال ما ترید قلت ان تدعو الله لیردّه علینا فقال اللهم ان السماء سماءک والارض ارضک وما بینهما لک فأت به قال خلیل اتیت باب الشام فاذا ابنی قائم منبهر یقول الساعة کنت بالانبار، وحکی محمد بن صبیح انه مرّ بمعروف رجل سقّاء ینادی رحم الله من شرب فشرب منه وکان صائماً وقال لعلّ الله ان یستجیب منه، وحکی عبد الله بن سعید الانصاری انه رای معروفاً فی النوم واقفاً تحت العرش فیقول الله لملایکته من هذا فقالت الملایکة انت اعلم یا ربّنا هذا معروف الکرخی قد سکر من حبّک لا یفیق الّا بلقائک، وحکی احمد بن ابی الفتح قال رایت بشراً الحافی فی المنام قاعدًا فی بستان وبین یدیه مایدة یاکل منها فقلت ابا نصر ما فعل الله بک فقال رحمنی وغفر لی واباحنی الجنّة باسرها وقال کُلْ من ثمرها واشرب من انهارها وتمتّع بجمیع ما فیها کما کنت تحرم نفسک شهوات الدنیا قلت این احمد بن حنبل قال قائم علی باب الجنّة یشفع لاهل السنّة ممّن یقول القران کلام الله غیر مخلوق قلت وما فعل معروف الکرخی فحرک راسه وقال هیهات حالت بیننا وبینه الحجب ان معروفاً ما کان یعبد الله شوقاً الی جنّته ولا خوفاً من ناره وانّما عبده شوقاً الیه فرفعه الله الی الرفیع الاعلی ووقعت الحجب بیننا وبینه ذاک التریاق المقدس المجرّب فمن کانت له الی الله حاجة فلیات قبره ولیدع فانه یستجاب له، وحکی انه قال اذا متّ تصدّقوا بقمیصی فانی احبّ ان اخرج

من الدنيا عرياناً كما دخلتها توفي سنة احدى ومايتين ❁

كركان قرية كانت بقرب قرميسين قال ابن الفقيه كانت قرية كثيرة العقارب وكان يقوم بها سوق في كلّ سنة يتاذّى بها خلق كثير من لدغ العقارب فامر بعض الاكاسرة بليناس الحكيم ان يدفع عنها العقارب بطلسم ففعل ذلك فلم يوجد بعد ذلك بها شيء من العقارب اصلاً ومن اخذ من ترابها وطيّن به حيطان داره في اى بلد كان لم ير في داره عقرب واذا لدغت عقرب احداً يوخذ من تراب هذه القرية ويطرح في الماء ويشربه الملدوغ برأ في الحال ومن اخذ من هذا التراب شيئاً واخذ العقرب بيده لا تضرّه ❁

كسكر ناحية بين واسط والبصرة على طرف البطيحة وهي نيف وثلثون فرسخاً في مثلها وهذه البطيحة كانت قرى ومزارع في زمن الاكاسرة وكان لهـا بثوق ففى السنة الّتى قتل كسرى اضطربت الامور وتقاعدوا عن عمارة البثوق وظهر الماء على تلك المواضع فصارت بطيحة والان منابت القصب ومصيد السمك وطير الماء يتولّد فيها اشكال من الطيور غريبة وصور غريبة لم يعرفها احد ولا يراها من الناس كما قال تعالى ويخلق ما لا تعلمون فاسفلها ميسان واعلاها كسكر وربّما فصل المركب في هذه البطيحة شهرًا او اكثر وربّما ياخذه اللصوص ويجلب من كسكر الرزّ الجيّد والسمك الشبوط والجواميس والفراريج والجدى والبطوط والبقر والصحناة والربيثى فان هذه الاشياء بكسكر فاقت انواعها في غيرها ❁

كشم قرية من رستاق بشت من اعمال نيسابور كانت بها سروة من سرو الازاد من غرس كشتاسب الملك لم ير مثلها في حسنها وطولها وعظمها وكانت من مفاخر خراسان جرى ذكرها عند المتوكّل فاحبّ ان يراها ولم يقدر له المسير الى خراسان فكتب الى طاهر بن عبد الله وامره بقطعها وحمل قطاع جذعها واغصانها اليه على الجمال لينصب بين يديه حتى يبصره فانكر عليه ذلك وخوّف بالطيرة فلم تنفع السروة شفاعة الشافعين وحكى ان اهل الناحية اجتمعوا وتضرّعوا وقبلوا مالاً على اعفائها فلم ينفع فقطعت وعظمت المصيبة لمن حولها وارتفع الصياح والبكاء عليها فلفّوها في اللباد وبعثوها الى بغداد على الجمال فقال على بن جهْم . شعر

قالوا سرى لسبيله المتوكّل فالسرو يجرى والمنية تنزل
ما سربلت الّا لان امامنا بالسيف من اولاده متسربل

فقتل المتوكّل على يد مماليكه قبل وصول السرو والفال على ما جرى ❁

كندر قرية من قرى خراسان كثيرة الخيرات وافرة الغلّات ينسب اليها الوزير ابو نصر الكندرى كان وزيراً ذا راى وعقل استوزره السلطان طغرلبك السلجوقى ولمّا ملك الملوك السلجوقية خراسان واخذوها من ملوك بنى سبكتكين لم يجسر احد ان يدخل معهم خوفاً من سلاطين بنى سبكتكين فابتدا ابو نصر الكندرى فاستوزره طغرلبك وكان قد هجاه ابو الحسن الباخرزى بابيات اولها

اقبل من كندر مسخرة   للشوم فى وجهه علامات

فطلب ابا الحسن واحسن اليه وولّاه وقال انى تفالت بشعرك كان اوله اقبل الّا انه كان شيعيًّا غاليًا متعصّبًا وكان السلطان معتزليًّا فامر بلعن جميع المذاهب يوم الجمعة على المنبر فشقّ ذلك على المسلمين وفارق امام الحرمين نيسابور وذهب الى مكّة وكذلك الاستاذ ابو القسم القشيرى ودخل على الناس من ذلك امر عظيم فاثرت همّة صلحاء المسلمين كان ايّام طغرلبك ايّاماً قلايل مات وقام مقامه ابن اخيه الب ارسلان بن داود، واستوزره نظام الملك الحسن بن على بن اسحق وقبض على الكندرى وقتله سنة ست وخمسين واربعمايـة وانقطع لعن المسلمين على روّس المنابر وعاد ارباب الدين الى اماكنهم وشكروا الله تعالى ۞

كنكور بليدة بين همذان وقرميسين فى فضاء واسع طيبة الهواء عذبة الماء صحيحة التربة كثيرة الخيرات والثمرات ولذلك اتّخذها كسرى ابرويز مسكناً وامر ان يبنى له قصر لا يكون لاحد من الملوك مثله فاتّخذ للقصر اساساً مايـة ذراع فى مائة ذراع فى ارتفاع عشرين ذراعاً يراها الناظر كانه حجر واحد لا يظهر فيه اثر الدرز وبنى فيه ايوانات وجواسق وخزاين على اسطوانات حجرية تحيّر الناظر فى صنعته وحسن نقوشه، قال صاحب عجايب الاخبار اذا اردت ان ترى عجبًا من العجايب فانظر الى اسطوانات هذا القصر الى روّسها واسافلها وتعجّب من تسخير الحجر الصلد لهولاء الصنّاع، وحكى انه لمّا حصر عند كسرى فغفور ملك الصين وخاقان ملك الترك وداهر ملك الهند وقيصر ملك الروم احضرهم فى هذا القصر ليبصروا عجايبه وقوّة ملك بانيه وصنعة صنّاعه وعجزهم عن بناء مثله، وذكر ان المسلمين لمّا وصلوا اليها فى زمن امير المومنين عمر بن الخطّاب سرقت دوابّهم فى ذلك المكان فسمّوه قصر اللصوص وحكى انه لما قتل كسرى ابرويز بقى من هذا القصر بقية قال الحاكى نظرت الى بعض اساطينها تحت اكثرها وهندم وبقى اقلّها على حالها فسالت عنها فذكروا انه لمّا قتل ابرويز انصرف الصنّاع عنها وتركوها ثم طلبوهم لاتمامها فما كان تعمل

آلتهم فيها ولا اهتدت فكرتهم اليها فعلموا ان تيسير ذلك كان بهمّة كسرى ابرويز ☆

كوثى قرية بسواد العراق قديمة ينسب اليها ابرهيم الخليل عم وبها كان مولده وطُرح فى النار بها ولذلك قال امير المومنين علىٌّ رضه من كان سائلًا عن نسبنا فانا نبط من كُوثى، ومن الاتّفاقات العجيبة اتّفاق عامل كوثى حكى بعض اهلها انه جاءنا عامل واشتدّ فى المطالبات وكان للعرب عندنا مزارعة وكان العمّال الذين قبله يسامحونهم فهذا العامل طالبهم واهانهم بالضرب فانصرفوا الى بنى اعمامهم شاكين وتوافقوا على الكبس على العامل ليلا تورّد الناحية عامل آخر صارفًا للاول وطالبًا بالبقايا فقبض عليه وقيّده وضربه بالخشب وحمله الى قرية اخرى ووكل به عشرة من الغلمان فلمّا اصبح المصروف دخل عليه غلامه وقال له اخرج رجلك حتى اكسر القيد قال اين الموكلون قال هربوا والعرب الذين اخذت منهم الخراج كبسوا البارحة دار العمالة وقتلوا العامل على انه انت ولم يكن عندهم خبر صرفك فقام الرجل وورد بغداد وذكر ان العامل الصارف اساء السيرة واثار فتنة من العرب فاقرّ على حاله فى الناحية وضمّ اليه جيشاً فعاد الى كوثى وارعب العرب وارهب وصالح ما بينه وبينهم واستقام امره ☆

لنبان قرية من قرى اصفهان ينسب اليها الاديب الفاضل البارع عبد العزيز الملقب بالرفيع له اشعار فى غاية الحسن وديوان ورسايل ورد جمال الدين الخجندى قزوين وعقد مجلس الوعظ بالجامع وذكر هذه الابيات على المنبر وذكر انها للرفيع

بابى اين انت الـسـاقـى	طال شوقى الى محيّاك
ورد الورد يدّعى سفهـا	ان ريّاه مثل ريّاك
ووقاح الاقاح يوهمنا	انه افترّ عن ثنـايـاك
ضحك الورد فانها تجلّا	فهوة مثل عبرة الباك
لست ادرى لفرط خمرتها	امحيّاك ام حميّاك
هام قلبى بهذه وبذاك	آه من هذه ومن ذاك

فهذه الابيات حفظها اهل قزوين ويقولون هدية جمال الدين الخُجندى من اصفهان، وحكى ان صدر الدين الخجندى عزل خازن دار كُتُبه فاراد الرفيع اللّنبانى ان يكون مكانه فكتب الى صدر الدين سمع العبد ان خازن دار الكتب اختزل حتى اعتزل وخان حتى هان ولم يزل يحرّفون الكلم عن مواضعه

ويستبدلون الذى هو ادنى بالذى هو خير والعبد خير منه زكوة واقرب رحماً وان له اباً شيخاً كبيراً فخذ احدنا مكانه انا نراك من المحسنين، وحكى ان الرفيع كان فى خدمة الخجندية فلمّا وقع الخلاف بين السلطان طغرل واولاد اتابك محمد كان صدر الدين الخجندى مع السلطان فظفر امير من امراء اتابك محمد بجمع من اصحاب صدر الدين الخجندى وكانوا يمشون من اصفهان الى بغداد وعليهم الرفيع فظفر بهم قيماز الاتابكى نهبهم وقتل الرفيع فلما عرف انه كان رجلاً فاضلاً من اهل العلم ندم والرفيع كان قد نظم هذين البيتين

جون كشته بينم دولت كرده فران   واز جان تهى اين قالب پرورده بنان
بر بالينم نشين ومى كوى بران   اى من تو بكشته ونشيمان شده بان

فكان الفال على ما جرى ☆

لباخواست قرية من قرى نهاوند كان بها صورة فرس من حشيش يراه الناس اخضر فى الشتاء والصيف قالوا انه كان طلسم الكلاء وكانت اكثر بلاد الله كلاء وحشيشاً ☆

ماذران موضع بارض قومس قال مسعر بن مهلهل بين سمنان والدامغان فى بعض الجبال فلحة يخرج منها ريح شديدة فى اوقات من السنة فلا تصيب حيواناً الّا تلفته ولو كان مشتملاً بالوبر وهذه الفلحة فرسخ واحد وفتحها نحو اربعماية ذراع ومقدار ما ينال اذا ها فرسخان لا يأتى على شىء جعلته كالرميم يقال لهذه الفلحة وما يقرب منها ماذران قال مسعر بن مهلهل كنت مجتازاً بها فى قفل فيه نحو مايتى انسان ودواب فهبّت علينا الريح فما سلم منهم غيرى ورجل آخر كانت تحتنا دابّتان جيدتان فوافت بنا ازج صهريج كان فى الطريق فسكنّا بالازج وسدرنا ثلثة ايام بلياليهن ثم رجعنا الى حالنا والدابتان نفقتا ومنّ الله علينا بالنجاة ☆

ماذروستان موضع على مرحلتين من حلوان به ايوان عظيم وبين يديه دكّة عظيمة واثر بستان يقولون انه بستان بهرام بن جور زعموا ان الثلج يقع على نصفه الذى من ناحية الجبال واما النصف الذى يلى جانب العراق فلا يقع به الثلج ابداً والله الموفق ☆

ماهاباذ قرية كبيرة قرب قاشان اهلها شيعة امامية ينسب اليها الاستاذ الفاضل البارع الحسن بن على بن احمد الملقب بافضل الماهاباذى كان بالغاً فى علم الادب عديم النظير فى زمانه وكان يقصده الناس من الاطراف للاشتغال وكان عنده حلقة من الادباء وكان مخصوصاً بلطافة الطبع مع وفور الذكاء

وحسن الشعر ويوصى تلامذته بتحصيل العلم وتحقير المال ومن شعره

يا ساعياً وطِلاب المال همّته ... انى اراك ضعيف العقل والدين
عليك بالعلم لا تطلب بدلاً ... واعلم بانك فيه غير مغبون
العلم يجدى ويبقى للفتى ابداً ... والمال يفنى وان اجدى الى حين
هذاك عزّ وذا ذلّ لصاحبه ... ماذا من البعد بين العزّ والهون ❀

ماوشان كورة من كور همذان فى وادٍ بسفح جبل اروند مسيرة ايام كثيرة الاشجار والمياه والثمار ذكرها عين القضاة ابو المعالى عبد الله بن محمد رحمه الله فى رسالته فقال وكانى بالركب العراقى يوافون همذان، ويحطون رحالهم فى محانى ماوشان، وقد اخضرّت منها التلاع والوهاد، والبسها الربيع حبرة يحسدها عليها البلاد، وهى تفوح كالمسك ازهارها، ويجرى بالماء الزلال انهارها، فنزلوا منها فى رياض مونّقة، واستظلّوا بظلال اشجار مورقة، فجعلوا يكرّرون انشاد هذا البيت وهم يتنعّمون بنوح الحمام وتغريد الهزار

حياك يا همذان الغيث من بلد ... سقاك يا ماوشان القطر من وادى

ومن عادة اهل همذان الخروج الى ماوشان فى الصيف وقت ادراك المشمش واصحاب الاشجار لا يمنعون عنها احداً ويمكثون هناك ايام المشمش للتفرّج والتنزّه وياكلون من ثمارها ويكسرون من اشجارها ولا يمنعهم مانع فاذا انتهت ايام المشمش رجعوا وذكر ان صاحب ماوشان منع الناس عنها فى بعض السنين فلما كان من القابل لم تثمر اشجارها شيئاً فعادوا الاطلاق للناس فيها ❀

المداين كانت سبع مدن من بناء الاكاسرة على طرف دجلة وقيل انها من بناء كسرى الخير انوشروان سكنها هو وملوك بنى ساسان بعده الى زمن عمر بن الخطّاب رضه وانّما اختار هذا الموضع للطافة هوائه وطيب تربته وعذوبة مائه، قال حمزة هذا الموضع سمته العرب مداين لانها كانت سبع مدن بين كلّ واحدة والاخرى مسافة وآثارها الى الان باقية وهى اسفابور، به اردشير، هنبو سابور، دوزبندان، به از انديوخسرو، بنونيباذ، كردافاذ، فلمّا ملك العرب ديار الفرس واختطّت الكوفة والبصرة انتقل الناس اليهما ثم اختطّ الحجّاج واسطاً وكان دار الامارة فانتقل الناس اليها فلمّا اختطّ المنصور بغداد انتقل اكثر الناس اليها فامّا فى وقتنا هذا فالمسمّى بالمداين بليدة شبيهة بقرية فى الجانب الغربى من دجلة اهلها فلّاحون شيعة امامية ومن عادتهم ان نساءهم لا يخرجن نهاراً اصلاً، وبها مشهد رفيع البناء لاحد من العلويّين وفى الجانب الشرقى منها مشهد سلمان الفارسى رضه وله موسم فى منتصف شعبان ومشهد حُذَيْفة

ابن اليمان مشير رسول الله صلعم، وكان للاكاسرة هناك قصر اسمه ابيض كان باقيًا الى زمن المكتفى فى حدود سنة تسعين ومايتين فامر بنقضه وبنائه التاج الذى بدار الخلافة ببغداد وتركوا منه الايوان المعروف بايوان كسرى ذكر انه من بناء انوشروان كسرى الخير وانه تعاون على بنائه الملوك وهو من اعظم الابنية واعلاها والان قد بقى منه طاق الايوان وجناحات وازجة قد بنى بآجر طوال عراض، وحكى ان انوشروان لمّا اراد بناء هذا القصر امر بشرى ما حوله وارغب الناس فى الثمن الوافر ومن جملتهم عجوز لها بُوَيْتٌ صغير قالت لست ابيع جوار الملك بالدنيا كلّها فاستحسن انوشروان منها هذا القول وامر بترك ذلك البيت على حاله واحكام عمارته وبناء الايوان محيطاً به وانى رايت الايوان وفى جانب منه قبّة محكمة العمارة يعرفها اهل الناحية بقبّة العجوز وكان على الايوان نقوش وصور بالتزاويق وصورة مدينة انطاكية وانوشروان يحاصرها ويحارب اهلها راكبًا على فرس اصفر وعليه ثياب خضر وبين يديه صفوف الفرس والروم وكانت هذه النقوش على الايوان باقية الى زمان ابى عُبادة البُحْتُرى فانه شاهدها وذكرها فى قصيدته السينية

حضرتْ رحلى الهموم فوجّهتُ الى ابيض المداين عنسى
اتسلّى عن الخطوب واسىً لمحلّ من آل ساسان درس
حلل لم تكن كاطلال سعدى فى قفار من البسابس ملس
لو تراه علمت ان الليالىَ جعلت فيه ماتماً بعد عرس
فاذا ما رايت صورة انطاكية [m]اوقعت بين روم وفرس
والمنايا مواثل وانوشر وان يزجى الصفوف تحت الدرفس
فى اخضرار من اللباس على اصفر يختال فى صنيعة ورس
وعراك الرجال بين يديه فى حفوت منهم واغماض [n]حرس
من [o]مسبح يهوى بعامل رمح وملبح من السنان بترس
تصف العينُ انهم جد احياء لهم بينهم اشارة خُرس
وكان الايوان من عجيبة الصنعة جوب فى جيب ارعن جلس
لم تعبه ان بز من بسط الديبا ج واستل من ستور الدمقس
مشمخرّ تعلو له شرفات رفعت من رووس رضوى وقدس

وحكى ان غلمان الدار شكوا الى انوشروان وقالوا ان العجوز تدخن فى بيتها ودخانها يفسد نقوش الايوان فقال كلّما افسدت اصلحوها ولا تمنعوها من

m) c ارتعت n) a.b خموس o) a.b مشبح

التدخين، وكان للعجوز بقرة تاتيها اخر النهار لتحلبها فاذا وصلت الى الايوان طووا فرشه لتمشى البقرة الى باب قبّة العجوز فاذا فرغت من حلبهـا رجعت البقرة وسوّوا البساط وكان هذا مذهبهم فى العدل والرفق بالرعايا ولو لا مخالفة النبوة التى شرفها الله تعالى وشرف بها عباده كانت معدلتهم تقتضى دوام دولتهم ✿

مرو الروذ ناحية بين الغور وغزنة واسعة ينسب اليها القاضى الامام العالم الفاضل حسين المروروذى عديم النظير فى العلم والورع

عقرت حوامل ان تلدن نظيره   ان النساء بمثله عقم،

حكى ان رجلاً جاء القاضى حسين وقال له انى حلفت بالطلاق الثلاث ان ليس فى هذا الزمان اعلم منك فما ذا تقول وقع طلاقى ام لا فاطرق راسه ساعة ثم رفع راسه وبكى وقال يا هذا لا يقع طلاقك وانّما ذلك لعدم الرجال لا لوفور علمى ✿

مرو من اشهر مدن خراسان واقدمها واكثرها خيراً واحسنها منظراً واطيبها مخبراً بناها ذو القرنين وقهندزها اقدم منها قيل انه من بناء طهمورث وروى بُرَيْدَة بن الحُصَيب ان رسول الله صلعم قال يا بريدة انه ستُبْعَث من بعدى بعوث فاذا بعثت فكن فى بعث المشرق ثم فى بعث خراسان ثم فى بعث ارض يقال لها مرو فاذا اتيتها فانزل مدينتها فانه بناها ذو القرنين وصلّى فيها عزير وانهارها تجرى بالبركة على كلّ نقب منها ملك شاهر سيفه يدفع عن اهله السوء الى يوم القيمة فقدمها بريدة غازياً واقام بها الى ان مات، حكى ان قهندزها عمارة عظيمة ولمّا اراد طهمورث الملك بناء قهندز مَرْوَ بنى بالف رجل واقام لهم سوقاً فيه ما يحتاجوا اليه فكان اذا امسى الرجل اعطى درهمًا فيشترى به ما يحتاج اليه فيعود الدراهم الى اصحاب الملك حتى اذا تمّ لم يخرج على البناء الّا الف درهم، وحكى ابو اسحق الطالقانى قال كنت على الزريق فى مسجد العرب عند عبد الله بن المبارك فانهار ركن من القهندز فسقطت منها جماجم فتناثرت من جمجمة اسنانها فوزن اسنان منها كان فى كلّ واحد منها منوان فجعل عبد الله بن المبارك ينقلهما بيده ويتعجّب منهما ويقول اذا كان هذا سنّهم فكيف تكون بقية اعضائهم وقال

أُتيتُ بسنَّين قد قُدما   من الحصن لمّا اثاروا الدفينا
على وزن منَوَين احداهما   لقد كان يا صاح سنًّا رزينا
ثلاثون اخرى على قدرها   تباركتَ يا احسن الخالقينا

ثـا ذا يقوم بافواهـهـا   وما كان يملاء تلك البطـونا
اذا مـا تذكّرت اجسامهم   تصاغرت النفس حتى تهونا
فكلّ على ذاك لاقى الـردى   فبادوا جميعاً وهم خامدونا ء

وامّـا المدينة فطيّبة كثيرة للخيرات وافرة الغلّات فى اهلهـا من الرفق ولين الجانب وحسن المعاشرة وكانت كرسى ملك بنى سلجوق لهم بها آثار خيرات حكى صاحب عجايب الاخبار انه كان بمرو بيت كبير ارتفاعه قدر قامة وكان محمولاً على صور اربع من الخشب فى جوانبه الاربعة وكانت الصور تمثال رجلين وامراتين فزعم قوم ان ذلك البيت بيت ملكهم فنقصوه وانتفعوا باخشابه فاصاب مرو وقراهـا جوايح وافات وقحط متواتر فعلموا ان ذلك البيت كان طلسماً لدفع الافات وليس لهذه المدينة عيب الا ما يعترى اهلها من العرق المدينىّ فانهم فى شدة عظيمة منه قلّ من ينجو منهم احد فى كلّ عام ء ينسب اليها عبد الله بن المبارك الامام العالم العـابد حكى انه كان بمرو قاض اسمه نوح بن مريم وكان رئيسها ايضا وكانت له بنت ذات جمال خطبها جماعة من الاعيان والاكابر وكان له غلام هندى ينطر بستانه فذهب القاضى يومـاً الى البستان وطلب من غلامه شيئًا من العنب فاتى بعنب حامض فـقـال له هات عنباً حلواً فاتى بحامض فقال له القاضى ويحك ما تعرف الحلو من الحامض فقال بلى ولكنك امرتنى بحفظها ما امرتنى باكلها ومن لم ياكل لم يعرف فتعجّب القاضى من كلامه وقال حفظ الله عليك امانتك وزوّج ابنته منه فولدت عبد الله بن المبارك المشهور بالعلم والورع كان يحجّ فى سنة ويغزو فى اخرى ء وحكى انه كان معاصراً لفضيل بن عياض وفضيل قد جاور مكّة وواظب على العبادة بمكة والمدينة فقال عبد الله بن المبارك

يا عابد الحرمين لو ابصرتـنـا   لعلمت انك بالعبـادة تلعب
من كان يخضب خدّه بدمائه   فنحورنا بدمائنـا تتخضّـب
وغبـار خيل الله فى انف امرء   ودخـان نار جهنم لا يذهب
هذا كتاب الله يحكم بيننـا   ليس الشهيد كغيره لا تكذب ء

حكى عنه قال خرجت للغزوة فلمّا تراأت الفتيـان خرج من صفّ الترك فارس يدعو الى البراز فخرجت اليه فاذا قد دخل وقت الصلاة قلت له تنحّ عـنّى حتى اصلّى ثم افرغ لك فتنحّى فصلّيت ركعتين وذهبت اليه فقـال لى تنحّ عنّى حتى اصلّى انا ايضا فتنحّيت عنه فجعل يصلّى للشمس فلما خرّ ساجداً هممت ان اغدر به فاذا قايل يقول اوفوا بالعهد ان العهد كان مسؤلاً فتركت

الغدر فلما فرغ من صلاته قال لى لِمَ تحرّكت قلت اردت ان اغدر بك فقال لم تركته قلت لانى أُمرت بتركه قال الذى امرك بترك الغدر امرنى بالايمان وآمن والتحق بصفّ المسلمين، وحكى الحسن بن الربيع انه خرج ذات سنة مع جيوش المسلمين الى الغزوة فلمّا تقاتل الصفّان خرج من صفّ الكفّار فارس يطلب القرن فذهب اليه فارس من المسلمين فما امهل المسلم حتى قتله فخرج اليه آخر فما امهله حتى قتله ثم آخر فما امهله فاحجم الناس عن مبادرته ودخل المسلمين منه حزن فاذا فارس خرج اليه من صفّ المسلمين وجال معه زماناً ثم رماه وجزّ راسه فكبّر المسلمون وفرحوا ولم يكن يعرفه احد فعاد الى مكانه ودخل فى غمار الناس قال الحسن فبذلت جهدى حتى دنوت منه وحلفته ان يرفع لثامه فاذا هو عبد الله بن المبارك فقلت له يا امام المسلمين كيف اخفيت نفسك مع هذا الفتح الذى يسر الله على يدك فقال الذى فعلت له لا يخفى عليه، وحكى ان عبد الله بن المبارك عاد من مرو الى الشام لعلم راه معه بمرو صاحبه بالشام ورُأى سفيان الثورى فى المنام بعد موته فقيل له ما فعل الله بك قال رحمنى فقيل ما حال عبد الله بن المبارك قال هو ممّن يدخل على ربّه كلّ يوم مرّتين، ولد سنة مابة وعشرين وتوفى سنة مابة واحدى وثمانين،

وينسب اليها ابو زيد المروزى استاذ ابى بكر القفّال المروزى حجّ سنة فعادله ابو بكر البزّاز النيسابورى من نيسابور الى مكّة قال ما علمت ان الملك كتب عليك خطيّة قال ابو زيد فلمّا فرغت من الحجّ وعزمت الرجوع الى خراسان قلت فى نفسى متى تنقطع هذه المسافة وقد طعنت فى السنّ لا احتمل مشقّتها فرايت النبى صلعم قاعداً فى صحن مسجد الحرام وعن يمينه شابّ قلت يا رسول الله عزمت على الرجوع الى خراسان والمسافة بعيدة فالتفت النبى عم الى الشابّ الذى بجنبه وقال يا روح الله تصحبه الى وطنه قال ابو زيد فاريت انه جبرايل فانصرفت الى مرو ولم احسّ بشىء من مشقّة السفر،

وينسب اليها ابو بكر عبد الله بن احمد بن عبد الله القفّال المروزى كان وحيد زمانه فقهاً وعلماً رحل اليه الناس وصنّف كُتُباً كثيرة وانتشر علمه فى الافاق حكى ان القفّال الشاشى صنع قفلاً وفراشة ومفتاحاً وزنها دانق فاعجب الناس ذلك وسار ذكره فى البلاد فسمع به القفّال المروزى فصنع قفلاً وزنه طسوج فاستحسنه الناس ولكن ما شاع ذكره فقال ذات يوم كلّ شىء يحتاج الى الحظّ قفل الشاشى طنّت به البلاد وقفلى بقدر ربعه ما يذكره احد فقال له

صديق له انما الشاشى شاع بعلمه لا بقفله فعند ذلك رغب فى العلم وهو ابن اربعين سنة فجدّ فى طلب العلم حتى وصل الى ما وصل وعاش تسعين سنة اربعين سنة قفّالاً وخمسين سنة عالماً ومتعلّماً ومات سنة سبع عشرة واربعمائة، وينسب اليها ابو الحرث سريج المروزى كان شيخاً صالحاً صدوقاً جاء له ولد فذهب الى بقّال بثلاثة دراهم يريد بدرهم عسلاً وبدرهم سمناً وبدرهم سويقاً فقال البقال ما عندى من ذلك شىء لكن احصله لك فى الغد فقال للبقال فتّش لعلك تجد قليلاً قال ففتشت فوجدت البرانى والجرار مملوة فاعطيته منها شيئاً كثيراً فقال اوليس قلتَ ما عندى شىء منها قلتُ له خُذْ واسكت فقال لا آخذ حتى تصدقنى فاخبره بالحال فقال ما تحدث به ما دمت حيّاً، وحكى ابو الحرث قال رايت فى المنام كانّ الناس وقوف بين يدى الله تعالى صفوفاً وانا فى الصفّ الاخير ونحن ننظر الى ربّ العزّة فقال اى شىء تريدون اصنع بكم فسكت الناس قال ابو الحرث فقلت فى نفسى ويحهم قد اعطاهم كلّ ذا من نفسه وهم سكوت فجعلت امشى حتى جزت الصفوف الى الاول فقال لى اى شىء تريد فقلت يا رحمن ان اردت ان تعذبنا فلِمَ خلقتنا فقال خلقتكم ولا اعذبكم ابداً ثم غاب فى السماء ❁

المشان بليدة قريبة من البصرة كثيرة التمر والفواكه وجرى المثل فيها بعلّة الورشان تاكل رُطَبَ المَشان قيل ان بعض الملوك مرض فامره الاطبّاء بلحم الورشان فامر ان لا يمنع من يطلب له الوراشين فى البساتين من النخيل وكان طالب الوراشين يمدّ يده الى الاعذاق فقالوا بعلّة الورشان تاكل رطب المشان وهى وخمة جدًّا ومما يحكى العوامّ قيل لملك الموت اين نجدك قال عند قنطرة حلوان قيل فان لم نجدك قال لم ابرح عن مشرعة المشان واذا سُخط ببغداد على احد من اهل الفساد ينفى الى المشان ليتادّب بالغربة ووخامة الهواء وملوحة الماء وكثرة المرض، وينسب اليها ابو محمد القسم بن على الحريرى صاحب المقامات الحريرية التى هى من الاعاجيب ومن عجيب ما حكى عنه انه كان مشغوفاً بنتف اللحية وهى مرض من غلبة السوداء فوكل به شخص يمنعه من ذلك فلمّا عرض المقامات على الوزير واعجب الوزير صنعته وسال عن حاجته فقال ملكنى لحيتى ❁

المطيرة من قرى سامرّا اشبه ارض الله بالجنان من لطافة الهواء وعذوبة الماء وطيب التربة وكثرة الرياحين وهى من متنزهات بغداد ياتيها اهل الخلاعة وصفها بعض الشعراء فقال

سقياً ورعياً للمطيرة موضعـاً   انوارهـا الخيرى والمنثـور
فيها البهار معانقـاً لبنفسج   فكـان ذلك زاير ومزور
وكان نرجسه عيون كحلـهـا   بالزعفران جفونها الكـافـور
تحيى النفوس بطيبها فكانها   وصل الحبيب يناله المهجور

الموصل المدينة العظيمة المشهورة التى هى احدى قواعد بلاد الاسلام رفيعة البناء ووسيعة الرقعة محطّ رحال الركبان استحدثها راوند بن بيوراسف الازدهاق على طرف دجلة بالجـانب الغربى والان لهـا سور وفصيل وخندق عميق وقهندز وحواليها بساتين وهواءها طيب فى الربيع امّا فى الصيف فاشبه شىء بالجحيم فان المدينة حجرية جصّية تؤثر فيهـا حرارة الصيف تبقـى كالشاخورة وخريفها كثير الحمى تكون سنة سليمة والاخرى موبئة يموت فيها ما شاء الله وشتاؤها كالزمهرير بها ابنية حسنة وقصور طيبة على طرف دجلة وفى نفس المدينة مشهد جرجيس النبى عم وفى الجانب الشرقى منها تلّ التوبة وهو التلّ الذى اجتمع عليه قوم يونس لمّا عاينوا العذاب وتابوا وامنوا فكشف الله تعالى عنهم العذاب وعلى التلّ مشهد مقصود يقصده الناس كلّ ليلة جمعة وينذر له النذور وبها بساتين نزهة وفيها جواسق فى غاية الحسن والطيب واهل الموصل انتفعوا بدجلة انتفاعاً كثيراً مثل شقّ القناة منها ونصب النواعير على الماء يديرها الماء بنفسه ونصب العربات وهى الطواحين التى يديرها الماء فى وسط دجلة فى سفينة وتنقل من موضع الى موضع وفى الجانب الشرقى عنـد انتقاص الماء يبقى على طرف دجلة صحصاح على ارض ذات حصبـاء يتخذ الناس عليها سرراً وقباباً من القصب فى وسط الماء يسمّونها السواريق ويبيتون فيها ليالى الصيف يكون هواءها فى غاية الطيب واذا نقص المـاء وظهر الارض زرعوا بها القثاء والخيار فتكون حول القباب مقثاة ويبقى ذلك الى اول الشتاء واهلها اهل الخير والمروّة والطبـاع اللطيفة فى المعـاشرة والظرافة والتدقيق فى الصناعات وما فيهم الّا من يحبّ المختطين قال الشاعر

كتب العذار على صحيفة خدّه   سطراً يلوح لناظر المتـأمّـل
بالغت فى استخراجه فوجدتـه   لا راى الّا راى اهل الموصل

ينسب اليها جمال الدين الموصلى كان من كرام الدنيا اصله من اصفهان توزّر من صاحب الموصل وكان يعطى اكثر من عبرة الموصل فعرف النـاس ان عنده علم الكيميا وكلّ من ساله اعطاه وحكى انه رجل صوفى قال له انت الجمال الموصلى قال نعم قال اعطنى شيئاً قال له سل ما شئت نزع طرطوره وقال املا هذا دراهم فقال

اتركه عندى وارجع غداً خذه فتركه عنده فلما عاد اعطاه مملوءا من الدراهم فاخذه وخرج ثم عاد وقال ما لى الى هذا حاجة وانما اردت ان اجرّبك هل انت اهل لهذه الصنعة ام لا فعرفت انك اهل وانت ما تعرف الّا عمل الفضّة اريد ان اعلّمك عمل الذهب ايضا فعلّمه وذهب، وحكى انه استاذن من الخليفة ان يلبس الكعبة فى بعض السنين فاذن له فاخذ للكعبة لباساً خضر ونثر على الكعبة مالاً كثيراً واعطى اهل مكّة وضعفاء الحاجّ اموالاً وسار ذكره فى الافاق، وحكى انه كان بينه وبين بعض الامراء صداقة فتعاهدا على ان من مات منهما اوّلاً فصاحبه يحمله الى البقيع فمات الجمال الموصلى اوّلاً فى عشر خمسين وخمسماية فاشترى ذلك الامير جمالاً كثيرة وعيّن قوماً من الصلحاء واقواماً من المقرئين واموالاً للصدقة عنه فى كلّ منزل وقال الجمال الموصلى لا يبعث الى البقيع الّا هكذا ودفنه بالبقيع بهذا الاحترام،

وينسب اليها الشيخ كمال الدين ابن يونس كان جامعاً لفنون العلوم عديم النظير فى زمانه فى اى فنّ باحثته فكانه صاحب ذلك الفنّ من المنقول والمعقول وامّا فنّ الرياضى فكان فيه منفرداً ومن عجيب ما رايت منه ان الفرنج فى زمن الملك الكامل بعثوا الى الشام مسايل ارادوا جوابها منها طبّية ومنها حكمية ومنها رياضية اما الطبية والحكمية اهل الشام اجابوا عنها والهندسية عجزوا عنها والملك الكامل اراد ان يبعث جواب الكلّ فبعثوا الى الموصل الى المفضّل بن عمر الابهرى استاذنا وكان عديم النظير فى علم الهندسة فاشكل الجواب عليه فعرضه على الشيخ ابن يونس فتفكّر فيه واجاب عنه والمسئلة هذه نريد ان تبيّن قوساً اخرجنا لها وتراً والوتر اخرج من الدايرة عملنا عليه مربعًا تكون مساحة المقوّس كمساحة المربع هذه صورتها فكتب برهانه المفضل وجعله رسالة بعثه الى الشام الى الملك الكامل فلمّا مشيت الى الشام رايت فضلاء الشام يتعجّبون من تلك الرسالة ويثنون على استخراج ذلك البرهان فانه كان نادر الزمان،

وينسب اليها الشيخ فتح الموصلى كان الغالب عليه الخوف والبكاء وفى اكثر اوقاته كان باكياً فلما توفى رُأى فى المنام قيل له ما فعل الله بك قال اوقفنى بين يديه وقال ما الذى ابكاك فقلت يا ربّ الخجالة من ذنوبى فقال وعزّتى وجلالى امرت ملك الذنوب ان لا يكتب عليك اربعين سنة لبكائك من هيبتى ☆

ميسان كورة كثيرة القرى والنخيل بين البصرة وواسط اهلها شيعة طغاة بها مشهد عزير النبى عم مشهور معمور يقوم بخدمته اليهود وعليه وقوف

وتاتيه النذور، وحكى ان النعمان بن عدى كان من صلحاء الصحابة من مهاجرة الحبشة وكان عمر بن الخطاب يولّى احداً من بنى النعمان لصلاحة ميسان فاراد النعمان ان يخرج معه زوجته فابت فكتب النعمان اليها من ميسان ما يُحرّضها على المجيء الى زوجها شعر

الا هل اتى الحسناء ان حليلها ۞ بميسان يسقى من زجاج وحنتم
اذا شئت غنّينى دهاقين قرية ۞ وصنّاجة تجثوا على حرف ميسم
فان كنت ندمانى فبالاكبر اسقنى ۞ ولا تسقنى بالاصغر المتثلّم
لعلّ امير المومنين يسوءه ۞ تنادمنا فى الجوسق المتهدّم

فبلغ ذلك عمر بن الخطاب فكتب اليه اما بعد فقد بلغنى قولك لعلّ امير المومنين يسوءه وايم الله قد ساءنى وعزلتك فلما قدم وساله عن ذلك فقال والله ما كان من ذلك شئ وما شربتها قط وانّما كان ذلك فضل شعر فقال عمر اظنّ ذلك لكن لا تعمل لى عملاً قط ۞

ناووس الظبية موضع بقرب همذان وقال ابن الفقيه هذا الموضع عند قصر بهرام جور وهو على تلّ مشرف حوله عيون كثيرة وانهار غزيرة ومن حديثه انه خرج بهرام جور وهو احد الاكاسرة متصيّداً وكان حاذقاً بالرمى واخرج معه جارية من احظى جواريه فعنّ له سرب ظباء فقال لها كيف تريدين ان ارمى ظبية منها فقالت اريد ان تلصق ظلفها باذنها فتحيّر بهرام وقال فى نفسه ان لم افعل يقال انه شهّى جارية ولم يف بها فاخذ الجلاهق وعيّن ظبية فرماها ببندقة اصاب اذنها فرفعت رجلها تحكّ بها اذنها فانتزع سهماً فرماها فخاط به ظلفها باذنها ثم قتل الجارية ودفنها مع الظبية فى ناووس واحد وبنى عليهما علماً من حجارة وكتب عليها قصّتها وقال انّما قتلت الجارية لانها قصدت تعجيزى وكادت تفضحنى، قال ابن الفقيه والموضع معروف الى وقتنا بناووس الظبية ۞

نسا مدينة بخراسان بقرب سرخس وابيورد بناها فيروز بن يزدجرد احد الاكاسرة وكان يقال لها شهر فيروز وهى مدينة طيبة كثيرة الانهار والاشجار الّا انها وبئة ويكثر بها العرق المدينى حتى ان فى الصيف قلّ من ينجو منه، بها رباط بناه رئيسها عماد الدين حمزة النَّسَوى وهو رباط عظيم خارج المدينة بين الباغات ليس فى شئ من البلاد مثله فى عظم العمارة وكثرة الخير، حكى عنه انه قال كنت على عزم ان ابنى موضعاً لاهل الخير متردّداً فى ان اجعله مدرسة او خانقاهاً حتى رايت فى نومى ان قايلاً يقول من اتاه الله روّحاً فاعطه

الخير فامر بعمارة بناء عظيم للفقهاء موضعًا وللصوفية موضعًا وللقدرية موضعًا وللعلويين موضعاً وللقفل السابلة موضعاً ولدوابّهم موضعًا واجرى الخبز والماكول على كلّ من له روحٌ وجعل فيها حمامات ولها بساتين واشترى لها مماليك برسم الفرش والخدمة والطبخ وفلاحة البساتين فكلّ من نزل بها يمشى الى مكانه ويقوم القوّام بخدمته ولها قراء ومغنيون ولا تزال قدورها على النار فربّما نزل بهم قفل عظيم او جيش كثيف فاخرجوا وظايفهم حتى لدوابهم وكلابهم ومن اراد من اهل المدينة خرج اليها وتفرّج فى بساتينها واستحمّ فى حمامها وتغذى او تعشّى فيها وعاد الى مكانه وكان الامر على ذلك الى ورود التتر والان سالت بعض فقهاء خراسان عنها فذكر انه بقى منها بقية ۞

نخشب مدينة مشهورة بارض خراسان منها الاولياء والحكماء ينسب اليها الحكيم ابن المقفع الذى انشا بنخشب بيرًا يصعد منها قمر يراه الناس مثل القمر واشتهر ذلك فى الافاق والناس يقصدون نخشب لرويته ويتعجّبون منه وعوامُّ الناس يحسبونه سحرًا وما كان الا بطريق الهندسة وانعكاس شعاع القمر لانهم وجدوا فى قعر البير طاسًا كبيرًا مملوًّا زيبقًا وفى الجملة قد اهتدى الى امر عجيب سار فى الافاق واشتهر حتى ذكره الناس فى الاشعار والامثال وبقى ذكره بين الناس ٭ وينسب اليها ابو تراب عسكر بن الحصين النخشبى صاحب حاتم الاصمّ كان يقول بينى وبين الله عهد ان لا امدَّ يدى الى حرام الّا وقد قصرت عنه حكى انه دخل بادية البصرة يريد مكّة فسُئل عن اكله بمكّة فقال خرجت من البصرة فاكلت بالنباج ثم بذات عرق ومن ذات عرق اليك ٭ وحكى عنه انه قال كنت فى بعض اسفارى اشتهيت الخبز السميد مع بيض الدجاج فعدلت عن طريقى وقصدت قرية لتحصيل ذلك فاذا انا فى الطريق اذ تعلّق بى شخص وقال هذا لصّ قاطع الطريق اخذ منّى متاعى فى الطريق فحملونى الى رئيس القرية ضربنى سبعين خشبة فاذا رجل منهم عرفنى وقال هذا ابو تراب النخشبى ليس من شانه ما تدعون اليه فنزعنى من يدهم وادخلنى بيته وجعل بين يدى الخبز السميد وبيض الدجاج فقلت لنفسى خذ شهوتك مع سبعين خشبة وتبت ان اشتهى بعد ذلك توفى سنة خمس واربعين ومايتين ۞

نصراباذ من قرى خراسان ينسب اليها ابو القسم ابرهيم بن محمد النصراباذى من مشايخ خراسان صحب الشبلى وابا على الروذبارى والمرتعش حجّ ستّين حجّة قال فلمّا تمت الستّين اراد الشيطان ان يلقى الىّ شيئًا من

العجب فقال من مثلك وقد حججت ستين حجة فقام على ملا من الناس ونادى ايها الناس من عرفنى فقد عرفنى ومن لم يعرفنى فانا ابو القسم النصراباذى حججت ستين حجة من يشترى ثوابها برغيفين فقام واحد وقال خُذْ ثمنها يا ابا القسم فاخذ منه ورماها الى كلب فسمع هاتف يقول غفرنا لك يا ابا القسم واثبتنا ثواب الحجّ لك ولمن اشتراها وقبلنا حجّ كلّ من حجّ فى هذه السنة لاجلك، جاور مكة سنة ست وثلاثين وثلاثماية وتوفى بها سنة سبع وثلاثين وثلاثماية ۞

نصيبين مدينة عامرة من بلاد الجزيرة بقرب سنجار وهى كثيرة المياه والاشجار والبساتين مسوّرة ولها قهندز ذكر ان لها ولقراها اربعين الف بستان ظاهرها فى غاية النزاهة وباطنها يضادّ ظاهرها وهى وخمة لكثرة مياهها واشجارها مضرّة سيما بالغرباء فانه قلّما يخطى سهامها فى الغرباء وحكى ان بعض التجار اراد دخول نصيبين وكان به عقابيل المرض وصفرة اللون فتمسّك بكمّه بعض ظرفاء نصيبين وقال ما اخليك تدخل حتى تشهد على نفسك شاهدين عدلين انك ما دخلت نصيبين الّا على هذه الصفة كيلا يقال امرضه نصيبين، وروى عن رسول الله صلعم انه قال رُفعت لى ليلة اسرى بى مدينة فاعجبتنى فقلت لجبرئيل ما هذه المدينة فقال نصيبين قلت اللهم عجل فتحها واجعل فيها بركة للمسلمين، ومن خاصّية نصيبين انها لا تقبل العدل البتة بل سوق الظلم بها قائم ولو كان واليها كسرى الخير ولهذا قال بعض الشعراء

نصيب نصيبين من ربّها ولاية كلّ ظلوم غشوم
فباطنها منهم فى لظى وظاهرها من جنان النعيم

وعقارب نصيبين ممّا يضرب بها المثل، حكى احمد بن الطيّب السرخسى ان انوشروان حاصر نصيبين فامتنع اهلها فتحها فاشار اليه بعض الحكماء ان يحمل عقارب طيرانشاه وهى قرية من اعمال شهرزور كثيرة العقارب فى جرار ويحمل الى نصيبين ويرمى اليها بالعرّادة ففعل ذلك فانتشرت العقارب فى جميع المدينة ولدغت اهلها فاصابوا منها بلاءً عظيماً وتقاعدوا عن القتال ففتحها انوشروان وذلك اصل عقارب نصيبين، وحكى ان عامل معوية بنصيبين كتب الى معوية ان جماعة كثيرة من المسلمين الذين كانوا معه اصيبوا بالعقارب فكتب اليه معوية يامره ان يوظّف على كلّ اهل خير من المدّة عدّة عقارب فى كلّ ليلة ففعل ذلك فهم ياتون بها وهو يامر بقتلها حتى قلّت ۞

نضيراباذ قرية من قرى قزوين قريبة منها كثيرة الخيرات والغلّات وكانت

ملكاً لفخر المعالى بن نظام الملك وكان شيخ القرية رجلاً ظريفاً وفخر المعالى ايضا كذلك كانا يتظارفسان حتى ان شيخ القرية دخل على فخر المعالى فوجده يسرّح لحيته بمشط فقال ايها المولى لِمَ تسرّح اللحية فقال لانه يزيل الغمّ فقال من كان له غم يسرّح لحيته يزول غمه قال نعم فقد اتّفق انه جاء ذات مرّة عسكر واكلوا زرع القرية ونهبوها فجاء شيخ القرية الى فخر المعالى وقال احضر المشط قال لِمَ قال حتى اقول انا وتسرّح انت فانى جئت بغمّ كثير، وحكى انه استقرض شيخ القرية من فخر المعالى شيئاً من الحنطة فقال فخر المعالى ابعث اليك فبعث اليه احمالاً من البعر فلمّا كان وقت النيروز وعادتهم ان الاكرة يحملون الى الدهخدا هدايا من جملتها سلال فيها اقراص مدهونة وكليچات وجرادق فبعث شيخ القرية فى السلال اقراصاً من السرجين فلمّا راى فخر المعالى غضب قال له شيخ القرية يا مولاى لا تغضب انه من الحنطة الّتى بعثتها الىّ ولهم مثل هذا تظارف كثيرة يعرفها اهل قزوين وبهذا مقنع،

النعمانية بليدة بين بغداد وواسط كثيرة الخيرات وافرة الغلّات ولها قرى ورساتيق بناها النعمان بن المنذر بن قيس بن ماء السماء سكنها زماناً رافى الحال فارغ البال فى ايام الاكاسرة الى ان قضى الله تعالى ما شاء وصلت ذات مرّة اليها فنزلت فى جامعها فاجتمع علينا من النمل الكبير الاسود شيء كثير فقال بعض اهلها نصف البلد هكذا والنصف الاخر لا يوجد فيه شيء منها، وحكى ان النعمان كان له صاحبان احدهما عدى بن زيد العبـادى والاخر الربيع بن زياد والربيع كان اقرب اليه حتى كان ياكل معه فى قصعة واحدة فحسدهما الحاسدون اما الربيع فرموه بالبرص لان النعمـان كان شديد التنفّر من البرص كتبوا اليه ، يا ابن الملوك السادة الهبنقعه، الضاربين الهام تحت الخيضعه، مهلا ابيت اللعن لا تاكل معه، ان استه من برص ملمّعه، وانه يدخل فيه اصبعه، كانه يطلب شيئاً ضيّعه، فابعده النعمان وتنفّر منه اشدّ التنفّر فقال الربيع ابيت اللعن لا تسمع كلام الاعداء وقل لمن يبصرنى ويجرّبنى فقال النعمان شعر

شرّدْ برجلك عنّـا حيث شئت ولا تكثر علىّ ودَعْ عنك الاقاويلا
فقد رميت بداء لست غاسـله ما جاوز النيل يوماً شط ابليلا
قد قيل ذلك ان حقًّا وان كذباً فـا اعتذارك عن قول اذا قيلا

واما عدى بن زيد فقد سعوا به حتى ابعده النعمـان وكان ابنه زيد بـن عدى كاتباً لكسرى فى المكاتبات العربية فذكر لكسرى حبس ابيه فبعث

كسرى الى النعمان يامره بالافراج فلمّا وصل الرسول بعث عدىّ الى الرسول يقول ابصرنى قبل ان تمشى الى النعمان حتى لا يقول النعمان انه مات فقال الرسول اخاف من مواخذة كسرى فانه ما بعثنى الاّ الى النعمان فلمّا ادى الرسول الرسالة قال النعمان عدى من زمان مات وامر بقتله وعرف الحال زيد بن عدى يطلب فرصة ينتقم عن النعمان وكان كسرى مشغوفاً بالنساء اى امراة حسناء ذكرت عنده ترسل الى تحصيلها فكان يجرى فى مجلسه ذكر النساء قال زيد ابن عدى ان لعبدك النعمان بنات فى غاية الحسن والجمال ان اقتضى راى الملك يبعثنى اليه اخطب بناته للملك فبعثه كسرى مع بعض خواصّه من العجم فقال النعمان ان للملك فى مهاء العجم لمندوحة عن سودان العرب فقال زيد للعجمى احفظ ما يقوله حتى تقول لكسرى فلمّا عاد الى كسرى قال ما معنى هذا الكلام قال زيد يقول الملك له بقر العجم ما له ولكحلاوات العرب فتاذى كسرى من هذا وبعث اليه يطلبه فهرب النعمان فى البرية فما كان حىٌّ من الاحياء يحويه خوفاً من كسرى وكلّما اتى عليه الوقت ذهب ماله وقلّ عدده فراى ان ياتى كسرى تايبًا فلما وصل امر كسرى بنصب القبساب واخراج جميع جواريه يرقصن فى غناء عجمية معناها ؛ من له كلّنا اىّ حاجة له الى البقر، فلما دخل دهليز كسرى قبض عليه وامر بالقائه تحت رجل الفيل قال الشاعر

فادخل بيتاً سقفه صدر فيلة بساباط والحيطان منه قوائمه ✿

نهاوند مدينة بقرب همذان قديمة قالوا انها من بناء نوح عم واللفظ دلّ عليه وهو اصله نوح اوند اى نوح وضع بها عجايب بها موضع يقال له وازوان البلاعة به حجر كبير فيه ثقبة فتحها اكبر من شبر يفور منها الماء كلّ يوم مرة فيخرج وله صوت عظيم يسقى اراضى كثيرة ثم يتراجع حتى يدخل ذلك الموضع الذى خرج منه، وحكى ابن الكلبى ان هذا الحجر مطلسم لا يخرج الماء منه الاّ وقت الحاجة ويغور حتى يستغنى عنه قال وهذا مشهور فى تلك الناحية، وبها صخرة عظيمة فى جبلهم من غاب له غايب او ابق له ابق او مرض له مريض او سرق منه شىء فياتى تلك الصخرة ويبيت عندها فانه يرى فى نومه حاصل ذلك الامر من خير وشرّ قال صاحب تحفة الغرايب بقرب نهاوند عين فى شعب جبل من احتاج الى الماء لسقى الارض يمشى اليها ويدخل الشعب ويقول بصوت رفيع انى محتاج الى الماء ثم يمشى نحو زرعه فالماء يمشى نحوه فاذا انقضت حاجته يرجع الى الشعب نحو العين ويقول

قد كفانى الماء ويضرب برجله على الارض فالماء ينقطع هذا كلام صاحب تحفة الغرايب، ومن عجايبها ما ذكره ابن الفقيه من امر قصب الذريرة فما دام بنهاوند او شىء من رساتيقهـا فهو بمنزلة الخشب لا رايحة له فاذا حمل منهـا وجاوزوا بها العقبة التى يقال لها عقبة الركاب فاحت رايحته فان سلكوا بها غير تلك العقبة يبقى بحاله لا يصلح الّا للوقود، ومن عجـايبهـا طين اسود يوجد على حافات نهر نهاوند له خواصّ كثيرة زعم اهل الناحية ان ذلك الطين تخرجه السراطين من جوف النهر وتلقيه ولو حفروا جميع جـوانـب النهر وقراره لم يجدوا شيـًا من ذلك الطين، وحكى مسعر بن مهلهل ان على جبل نهاوند ثور وسمكة منحوتة من الحجر فى احسن صنعة قالوا انهما طلسمان لآفات المدينة ويكثر بنهاوند شجر الخلاف ما فى شىء من البلاد بكثرتهـا تتّخذ منها الصوالج وتحمل الى ساير البلاد ☆

النهروان كورة واسعة بين بغداد وواسط فى شرقى دجلة كانت من اجمل نواحى بغداد واكثرها دخلاً واحسنها منظرًا وابهاها فخرًا اصابتهـا عين الزمان فخربت بسبب الاختلاف بين الملوك السلجوقية وقتال بعضهم بعضـًا وكانت ممرّ العساكر فجلى عنها اهلها واستمرّ خرابها والان مدنها وقراه تـلال والحيطان قايمة ثم بعد خرابها من شرع فى عمارتها من الملوك مات قبل تمامهـا حتى اشتهر ذلك واستشعروا الملوك من تجديد عمارتها وتطيروا بهـا الى زمن المقتفى فاراد بهرور الخادم عمارتها فقالوا له ما شرع فى عمارتهـا احد الّا مات قبل تمام عمارتها فشرع فى عمارتها غير ملتفت الى هذا القول فمات ايضا قـبـل تمامها فبقيت على حالها الى زماننا هذا، ينسب اليها القاضى ابو الفرج ابن المعافا بن زكرياء النهروانى كان عالمًا فاضلاً مشهورًا وحيد دهره قال حججت سنة فاذ انا بمنى ينادى مناد يقول يا ابا الفرج قلت يطلب غيرى ثم قال يا ابا الفرج ابن المعافا قلت لعلّ شخص وافق اسمه واسم ابيه اسمى واسم ابى ثم قال يا ابا الفرج ابن المعافا بن زكرياء فما اجبت ثم قال يا ابا الفرج ابن المعافا بن زكرياء النهروانى فقلت الان اتّضح انى انا المطلوب فقلت ها انا ذا ما ذا تريد فـقـال لعلك انت من نهروان الشرق قلت نعم قال انى اريد من هـو من نهـروان الغرب ☆

نيسابور مدينة من مدن خراسان ذات فضايل حسنة وعمارة كثير الخيرات والفواكه والثمرات جامعة لانواع المسرّات وعتبة الشرق ولم يزل القفل ينزل بها وانها كانت مجمع العلماء ومعدن الفضلاء وكان عمرو بن الليث الصفّـار يقول

اقاتل على بلدة حشيشها الريباس وترابها البقل وحجرها الفيروزج وانّما قال ذلك لان بها ريباساً ليس فى جميع الارض مثله قد يكون واحدها خمسة ارطال واكثرها رطلان او ثلثة وهى صادقة البياض كانها الطلع وانّما عنى بالبقل الطين الماكول الذى لا يوجد مثله فى جميع الارض يحمل الى اداني الارض واقاصيها لتحفة الملوك وربّما بيع رطل منه بمصر بدينار واحد وبالغ محمد بن زكرياء فى خواصّ هذا الطين ومنافعه وقال ابو طالب المامونى

خذ لى من البقل فذاك الذى   منها خلقنا واليها نصير
كانه للعين لما بدى   احجار كافور عليها عبير

وبها معادن الفيروزج ذكروا ان تلك المعادن ابار ظهر فيها العقارب فامتنع الناس عنها ولمّا دخلها اسمعيل بن احمد السامانى وكان ملكاً عادلاً قال يا لها من مدينة لو لم يكن بها عيبان قيل ما هما قال كان ينبغى ان تكون مياهها التى فى باطن الارض على ظاهرها ومشايخها الذين على ظاهرها فى باطنها وكانت نيسابور من احسن بلاد الله واطيبها خرج الغُزّ على السلطان سنجر بن ملكشاه السلجوقى وكسروه واسروه وبعثوا جمعاً الى مدينة نيسابور وذلك فى سنة ثمان واربعين وخمسماية فقاتلهم اهل نيسابور اشدّ القتال لانهم كانوا كفاراً نصارى فجاءهم ملك الغزّ وحاصرهم حتى استخلصها عنوةً وقتل كلّ من وجدوه وخربوها واحرقوها فانتقل الناس الى الشاذياخ وعمروها وسوّروها ... بقيت مدينة طيبة احسن من المدينة الاولى وصارت المدينة الاولى مترود وصارت مجامع اهلها مكان الوحوش ومراتع البهايم فسبحان من لا يعتريه الزوال وكلّ ما سواه يتغيّر من حال الى حال

ينسب اليها الامام العلامة رضى الدين النيسابورى قدوة العلماء واستاذ البشر كان اصله من نيسابور ومسكنه بخارا وكان على مذهب الامام ابى حنيفة وكان فى حلقة درسه اربعماية فقيه فضلاء وانه سلك طريقة لم يسلكه من كان قبله وكان علم المناظرة قبله غير مضبوط فاحدث له ضبطاً وترتيباً وبذلك فاقت تلامذته جميع علماء زمانهم وله على كلّ من يسمّى باسم الفقه منّة لان الفقهاء بعده على طريقه وترتيبه وينسب اليها الاستاذ قدوة المشايخ ابو القسم القشيرى صاحب الرسالة القشيرية كان وحيد دهره علماً وورعاً حكى انه اذا دخل على نظام الملك الحسن بن على بن اسحق قام من مكانه وقعد بين يديه واذا دخل عليه امام الحرمين يقوم له ويقعده بجنبه فسئل نظام الملك عن ذلك فقال لان ابا القسم القشيرى اذا دخل علىّ يذمّنى فيما اعمله

واما امام الحرمين فانه يمدحنى فيما اعمله فيا لله من شيخ اذا دخل على وزير المشرق والمغرب يذمّ افعاله ولا يبالى بسلطنته ويا لله من وزير من ذمّه فى افعاله اكرم عليه ممّن مدحه، وحكى ان الملك لما صار لطغرلبك السلجوقى واستوزر ابا نصر الكندرى كان السلطان معتزليًّا والوزير شيعيًّا امرا بلعن جميع المذاهب يوم الجمعة على روس المنابر فعند ذلك فارق الاستاذ ابو القسم مملكة طغرلبك وقال لا اقيم فى ارض يلعن بها المسلمون وامام الحرمين ايضا ذهب الى ارض الحجاز وتوفى ابو القسم سنة خمس وستين واربعماية،

ينسب اليها من الحكماء عمر الخيّام كان حكيماً عارفًا بجميع انواع الحكمة سيما نوع الرياضى وكان فى عهد السلطان ملكشاه السلجوقى سلّم اليه مالاً كثيرًا ليشترى به الات الرصد ويتخذ رصد الكواكب فات السلطان وما تمّ ذلك، وحكى انه نزل ببعض الربط فوجد اهلها شاكين من كثرة الطير ووقوع ذرقها وتنجّس ثيابهم بها فاتّخذ تمثال الطير من الطين ونصبه على شرافة من شرافات الموضع فانقطع الطير عنها، وحكى ان بعض الفقهاء كان يمشى اليه كلّ يوم قبل طلوع الشمس ويقرا عليه درساً من الحكمة فاذا حضر عند الناس ذكره بالسوء فامر عمر باحضار جميع من الطبالين والبوقيين وجباهم فى داره فلمّا جاء الفقيه على عادته لقراة الدرس امرهم بدقّ الطبول والنفخ فى البوقات فجاءه الناس من كلّ صوب فقال عمر يا اهل نيسابور هذا عالمكم ياتينى كل يوم فى هذا الوقت وياخذ منى العلم ويذكرنى عندكم بما تعلمونى فان كنت انا كما يقول فلاىّ شىء ياخذ علمى والّا فلاىّ شىء يذكر الاستاذ بالسوء،

وينسب اليها ابو حمزة الخراسانى كان من اقران الجنيد وابى تراب النّخشبى وابى سعيد الخرّاز قال حججت فى بعض السنين فبينما انا امشى فى الطريق اذ وقعت فى بير فنازعتنى نفسى ان استغيث حتى ياتينى احد فخالفت النفس وقلت والله لا استغيث فما استتممت هذه الخطرة حتى اتى براس البير رجلان احدهما يقول للاخر تعال حتى نسدّ راس هذه البير كيلا يقع انسان فيها فاتيا بقصب وبارية وسدّا راس البير فهممت ان اصيح ثم قلت فى نفسى اصيح الى من هو اقرب منهما فسكتّ فبينما انا بعد ساعة اذ جاء شىء وكشف راس البير وادلى رجليه فكانه يقول فى همهمته تعلّق بى فتعلّقت به فاخرجنى فاذا هو سبع فهتف بى هاتف اليس هذا احسن نجيناك بالمتلف من التلف، وينسب اليها ابو القسم المنادى،

وينسب اليها ابو الطيّب سهل الصعلوكى تصدّر للقضاء والتدريس بنيسابور

واجتمع عليه فقهاء خراسان ووضع فى مجلسه خمسماية محبرة عند املائه قيل جاء فى الحديث عن رسول الله صلعم ان الله تعالى على راس كلّ مائة يبعث من يجدّد دينه فذكر الاصحاب انه على راس المائة عمر بن عبد العزيز وعلى المايتين محمد بن ادريس الشافعى وعلى الثلثماية ابو العباس احمد بن سُرَيج ونظم هذا المعنى بعض اهل العلم فقال شعر

اثنان قد مضيا وبورك فيهما عمر الخليفة ثم خلف السودد
الشافعىّ الالمعى محمد ارث النبوة وابن عمّ محمد
وابشر ابا العباس انك ثالث من بعدهم سقيا لتربة احمد

فقام رجل فى مجلس ابى الطيب سهل الصعلوكى وانشد تلك الابيات والحق بها

والرابع المشهور سهل بعدهم اضحى اماما عند كلّ موحد
لا زال فيما بيننا علم الهدى للمذهب المختار خير مويّد

فسكت الشيخ وغمّه ذلك وتوفى فى تلك السنة، حكى [p]ابو سعيد الشحامى قال رايت ابا الطيب الصعلوكى فى النوم بعد وفاته فقلت ايها الشيخ فقال دع الشيخ قلت وتلك الاحوال الله شاهدتها قال لم تغن عنّا شيئًا قلت ما فعل الله بك قال غفر لى [q]بمسايل كانت تسالها العجايز،

وينسب اليها ابو سعيد بن ابى عثمان الخركوشى كان من مشاهير علماء خراسان بالعلم والزهد والورع وحسن الطريقة صنّف كُتُبًا كثيرة فى العلوم الشرعية وبنى مدرسة ودار مرضى ووقف عليهما املاكًا كثيرة وفى آخر عمره اختار الفقر وكان ياكل من كسب يده يعمل القلانس ويبيعها خفية حتى لا يدرى انها عمله، حكى ابو الفضل محمد بن عبد الله الصرام قال رايت الاستاذ ابا سعيد خرج مع القوم للاستسقاء وهو ينشد

اليك جئنا وانت حسبه بنا وليس ربّ سواك يغنينا
بابك رحب فناؤه كرم ارحم على بابك المساكينا

ثم قال اللهم اسقنا فما تمّ ثلثًا حتى سُقينا كافواه القرب،

وينسب اليها ابو محمد عبد الله بن محمد المرتعش كان عظيم الشان صحب الجنيد قيل له ان فلانًا يمشى على الماء فقال عندى من مكنة الله تعالى من مخالفة الهواء هو اعظم من المشى على الماء توفى سنة ثمان وعشرين وثلثماية،

نينوى بلاد وقُرًى كانت بشرقى دجلة عند الموصل فى قديم الزمان بعث الله تعالى اليهم يونس النبى عم فدعاهم الى الله تعالى فكذّبوه فخوّفهم بعذاب الله

---

p) a ابو يزيد الشيحانى q) a بسوال

فى وقت معين وفارقهم فلمّا دنا ذلك الوقت وشاهدوا آثار عذاب الله خرجوا بالنساء والذرارى الى تلّ هناك فى شرقى دجلة وكشفوا روسهم وتابوا وآمنوا فكشف الله عنهم العذاب والتلّ باقٍ الى الان يسمّى تلّ التوبة وعليه مشهد مقصود ينذر له ويقصده الناس كلّ ليلة جمعة، حكى صاحب تحفة الغرايب انه كان بها طاحونة جميع آلاتها من الحجر وكانت سبيلاً فاذا اراد الطحّان وقوف الحجر قال اسكن بحقّ يونس فوقفت الحجر والماء يجرى على حاله ولا يدور الرحى حتى يفرغ الطحان عن شغله فاذا فرغ قال انى فرغت من شغلى فشرع فى الدور۞

واسط مدينة بين الكوفة والبصرة من الجانب الغربى كثيرة الخيرات وافرة الغلات دجلة تشقّها وانها فى فضاء من الارض صحيحة الهواء عذبة الماء وكثيراً ما يفسد هواءها باختلاف هواء البطايح بها فيفسده واما نفس المدينة فلا يرى احسن منها صورة فان كلّها قصور وبساتين ومياه وعيبها ان حاصلها يحمل الى غيرها فلو كان حاصلها يبقى فى يد اهلها لفاقت جميع البلاد، بناها الحجّاج سنة اربع وثمانين وفرغ منها سنة ست وثمانين وسكنها الى سنة خمس وتسعين وتوفى فى هذه السنة، وحكى عن سماك بن حرب انه قال استعملنى الحجاج على ناحية نادوربا فبينما انا يوماً على شاطى دجلة اذ انا برجل على فرس من الجانب الاخر فصاح باسمى واسم ابى فاجبت فقال الويل لاهل مدينة تبنى ههنا ليقتلن فيها ظلماً سبعون الفاً كرّر ذلك ثلث مرّات ثم اقحم فرسه فى دجلة وغاب فى الماء فلما كان العام القابل ساقنى القضاء الى ذلك الموضع فاذ انا برجل صاحنى كما صاح وقال كما قال وزاد سيقتل ما حولها ما يستقلّ الحصى لعددهم ثم اقحم فرسه فى الماء وغاب فلمّا بنى الحجاج واسطاً احصى فى حُبسه ثلثة وثلثون الف انسان لم يحبسوا فى دم ولا دين ولا تبعة واحصى من قتله صبراً فبلغوا ماية وعشرين الف انسان، وحكى انه كان يقرأ القران فانتهى الى قوله تعالى انه عمل غير صالح فاشتبه عليه انه قرا اسماً او فعلاً فبعث الى بعض المقريين وامر باحضاره ليسال عنه فلمّا حضر المقرى قام الحجاج من مجلسه فقال الاعوان كيف نعمل به وقد طلبه الحجاج فاوقفوه حتى يتبيّن امره فبقى فى الحبس ستة أشهر الى ان فرغ الحجاج فى النظر الى المحبوسين فلما انتهى الى اسمه سال عن ذنبه قالوا لا نعرف فامر باحضاره وقال له على اىّ شىء حُبست قال على ذنب ابن نوح فضحك الحجاج وخلّى سبيله،

ينسب اليها جماعات من القراء يعرفون علم القراة السبعة والعشرة والشواذّ منهم ابو العز القلانسي حكى انه جاءه رجل وقال له انت القلانسي المقرى قال نعم قال انى اريد ان اقرا عليك قراة القران قلت له كيف اخترت هذه القراة قال انى سمعتها فى بعض اسفارى عن رجل فاعجبتنى فقلت له على من قراتها قال على القلانسي فكان ياتينى كلّ يوم آخر النهار قلت أتتنى اول النهار فقال ارضى شاسعة فكنت ادخل دارى واغلق الباب واصعد السطح فاراه داخل الدار ويقول يا سيّدى ما تجى بقربتى فاقول له كيف دخلت والباب مغلق فيقول ما كان مغلقًا فلمّا ختم قال لى اكتب خطّك انى قرات عليك فقلت ما لى عادة اكتب خطّى الّا بخمسة عشر دينارًا فجاءنى بجذع من العود وقال خذ هذا واكتب لى خطّك فاخذت وكتبت والجذع كان يسوى جملة وكان زمن الناصر لدين الله فاشهر هذا الحديث واشترى الجذع منّى ٭

وينسب اليها ابو الحسين بنان بن محمد بن حمدان الحمّال ذهب الى مصر فامر ابن طولون صاحب مصر بالمعروف فغضب عليه وامر بالقائه بين يدى السبع فكان السبع يشمّه ولا يضرّه فلمّا اخرج من بين يدى السبع قالوا له ما الذى كان فى قلبك وقت يشمّك السبع قال كنت اتفكّر فى سور السبع ولعابه اطاهر ام لا ٭ وحكى عمر بن محمد بن عراك انه كان لرجل على رجل ماية دينار بوثيقة فكان يطلب الوثيقة ولم يجدها فجاء الى بنان الحمّال ان يدعو له فقال له بنان انى رجل شيخ احبّ الحلاوى فاشتر لى رطل حلواء حتى ادعو لك فذهب الرجل واشترى الحلواء وجعله فى وسط القرطاس فجاء به فقال له بنان افتح القرطاس ففتحه فاذا القرطاس فى وسطه الوثيقة فقال هذا وثيقتى فقال له بنان خذ وثيقتك واطعم الحلاوى صبيانك توفى بمصر سنة ست عشرة وثلثماية ٭ وحكى انه احتاج الى جارية تخدمه فانبسط مع اخوانه فجعلوا له ثمن جارية وقالوا اذا جاء السفر تكون معه جوارٍ نشترى لك منهم جارية فلما جاء السفر ومعه جوار اجتمعوا على واحدة وقالوا انها صالحة له فقالوا لصاحبها بكم تبيعها فقال انها ليست للبيع فالحّوا عليه فقال انها لبنان الحمّال بعثتها له امراة من سمرقند فحملت الى بنان وذكرت له القصّة ٭

وينسب اليها يزيد بن هرون كان عالمًا عابدًا مقريًا محدّثًا قال سافرت عن اهلى فى طلب الحديث سنين كثيرة فلمّا عُدْتُ الى بغداد سمعت ان بعسكر احد التابعين فمشيت اليه فقال حدّثنى انس بن مالك رضه عن رسول الله

صلعم من ابتلاه الله ببلاء فليصبر ثم ليصبر ثم ليصبر وقال ما احدّثك غير هذا قال فعُدْت الى واسط ووصلت ليلاً ووقفت على بابى كرهت دقّ الباب كراهة انزعاج القوم فعالجت فتح الباب ودخلتها وكان اهلى على السطح فصعدت السطح فوجدت زوجتى نايمة وبجنبها شابٌّ فاخذت حجراً وقصدت اضرب به فتذكّرت الحديث الذى سمعت من العسكرى ثم قصدت ثانيًا وثالثاً فتذكّرت الحديث ثانياً وثالثاً فانتبهت زوجتى فلمّا راتنى ايقظت الشابّ وقالت قم الى ابيك انى تركتها حاملاً فعلمت ان ذلك من بركة حديث العسكرى ، وحكى انه رُاى فى النوم بعد موته فقيل له ما فعل الله بك قال غفر لى قيل باىّ شىء قال بالقران والحديث ودعاء السحر فقيل له هل اخذ عليك شيئًا قال نعم قال لى تروى الحديث عن حريز بن عثمان وهو يبغض علىّ بن ابى طالب واتانى الملكان وقالا من ربك قلت انا يزيد بن هرون اما تريان هذه اللحية البيضاء تسالانى عن الذى كنت ادعو الناس اليه سبعين سنة فقالا نم نومة العروس الله لا يوقظها الاّ من احبّ اليها ٭

ورجند قرية من اعمال همذان من عجايبها ان من به علّة البواسير والاطباء عجزوا عن معالجتها يمشى الى ورجند يعالجه اهلها فيبرا بايام قلايل قالوا ان لاهلها فى ذلك يداً باسطة من مشى اليها عالجوه وذلك برقية عندهم وحشيش يدخنونه بالحشيشة ويقراون عليه الرقية فينتفع فى ايام قلايل وهو مشهور عندهم ٭

هراة مدينة عظيمة من مدن خراسان ما كان بخراسان مدينة اجلّ ولا اعمر ولا احصن ولا اكثر خيرًا منها بها بساتين كثيرة ومياه غزيرة بناها الاسكندر ولمّا دخل بلاد الشرق ذاهبًا الى بلاد الصين امر كلّ قوم ببناء سور يحصنهم عن الاعداء وعلم ان اهل هراة قوم شماس عندهم قلّة القبول فعيّن لهم مدينة بطولها وعرضها وسمك حيطانها وعدد ابوابها ليوفّيهم اجورهم عند عوده فلمّا رجع قال ما امرت على هذه الهيئة واظهر الكراهية وما اعطاهم شيئًا ، ومن عجيب ما ذكر ان هراة كانت فى يد سلاطين الغور بنى سام فجاءها خوارزمشاه محمد نزل عليها يحاصرها وكانت العجلة تمشى على سورها لفرط عرضها فامر خوارزمشاه بنصب المنجنيق عليها واشار بمقرعته الى برج من ابراجها فكما اشار اليه انهار ذلك البرج فاستخلصها من ذلك الموضع وعدّ ذلك من عجيب آثار دولته ، ومن عجايبها ارحيّة مبنية على الريح تديرها الريح بنفسها كما يديرها الماء ويحمل منها الى ساير البلدان كلّ ظريف سيما

الاوانى الصفرية المطعمة بالفضّة وانواع الدبابيج والحواصل ومن الماكول الزبيب والمشمش قال الاديب الزوزنى شعر

هراة اردت مقامى بها لشتّى فضايلها الوافره
نسيم الشمال واعنابها واعين غزلانها الساحره،

ولم تزل هراة من احسن بلاد الله حتى اتاها عين الزمان عند ورود التتر فخربوها حتى ادخلوها فى خبر كان وحكى من كان بها ان التتر لمّا نزلوا عليها راسلهم احد اعيان المدينة ان يفتح لهم باباً من ابوابها على شرط ان يامن هو واهله فاجابوه اليه فلمّا فتح لهم دفعوا اليه رجلاً ليقف على باب داره ويمنع التتر من دخولها وكان لصاحب الدار نسيبٌ بعث اليه ان تجل الى دارى باهلك فانها مامن فقال النسيب ان حالوا بيننا وبينكم فارسل الرجل التترى الينا ليحملنا اليكم فارسله اليهم فلمّا غاب عن باب داره نزل عليها قوم من التتر وقتلوا كلّهم فلما جاء الرجل التترى بالنسيب وجد القوم قتلوا عن آخرهم تركهم ومرّ على وجهه وقتل النسيب ايضا ولم ينج منهم احد، وينسب اليها ابرهيم ستنبه من البراهمة الاربعة الذين يشفع بهم الى الله تعالى وهم ابرهيم ابن ادهم بمكّة وابرهيم الخواص بالرى وابرهيم شيبان بقرميسين وابرهيم ستنبه بقزوين، حكى ابرهيم بن دوحة قال دخلت مع ابرهيم ستنبه بادية مكّة وكان معى دينار ذهب فقال لى اطرح ما معك فطرحته ثم قال لى اطرح ما معك فما كان معى الا شسع نعل فطرحته فما احتجت فى الطريق الى شسع الّا وجدت بين يدىّ فقال هكذا من يعامل الله صدقاً، وحكى بعضهم قال كنّا عند مسجد ابى يزيد البسطامى فقال لنا قوموا نستقبل ولياً من اولياء الله تعالى فمشينا فاذا هو ابرهيم ستنبه الهروى فقال له ابو يزيد وقع فى خاطرى ان استقبلك واشفع لك الى ربّى فقال له ابرهيم لو شفعت لجميع الخلق ما كان كثيراً فانهم كلّهم قطعة من طين فتحيّر ابو يزيد من حسن جواب ابرهيم وقال اللهم ارفع درجاتهم وانفعنا بمحبّتهم ومحبّة امثالهم ✿

همذان مدينة مشهورة من مدن الجبال قيل بناها همذان بن فلوج بن سام ابن نوح عم ذكر علماء الفرس انها كانت اكبر مدينة بارض الجبال وكانت اربعة فراسخ فى مثلها فالان لم تبق على تلك الهيئة لكنها مدينة عظيمة لها رقعة وسيعة وهواء لطيف وماء عذب وتربة طيّبة ولم تزل محلّ سرير الملوك ولا حدّ لرخصها وكثرة الاشجار والفواكه بها اهلها اعذب الناس كلاماً واحسنهم خلقاً والطفهم طبعاً ومن خصايصها الّا يكون الناس بها حزيناً ولو كان ذا

مصايب والغالب على اهلها اللهو والطرب لان طالعهــا الثور وهو بيت الزهرة والغالب على اكثرهم البلاهة ولهذا قال قائلهم   شعر

لا تلمنى على ركاكة عقلى   ان تيقّنت اننى همذانى ،

وحكى ان دارا لمّا تاهّب لمحاربة الاسكندر احكم عمارة همذان وجعل فى وسطها حصناً لحرمه وخزائنه ووكل بها اثنى عشر الف رجل من ثقاته لحفظهــا منى قصدها قاصد وذهب الى قتــال الاسكندر فلمّــا قتل دارا فى القتــال بعث الاسكندر الى همذان قايدًا اسمه صقلاب فى جيش كثيف فحاصرها وتقاتــل فلمّا عجز عنهــا اخبر الاسكندر بحصانة الموضع وعجزه عنه فكتب اليــه الاسكندر ان صوّر المدينة بجبالها ومياهها وعيونها وابعث الىّ واقم هناك حتى ياتيك امرى ففعل صقلاب ذلك فارسلهــا الاسكندر وهو الى استــاذه ارسطاطاليس ان دبّر لى فتح هذه المدينة فامره ارسطــاطــاليس ان يحبس مياهها حتى يجتمع منها شىء كثير ثم يرسلها الى المدينة ففعل صقلاب ذلك كما قال فهدم سورها وحيطانها فدخلها صقلاب وسبى ونهب وبقيت المدينة تلًّا واما المدينة الموجودة فى زماننا هذا فلا شكّ فى انها احسن البلاد وانزهها واطيبها ولهذا لم تزل محلّ الملوك ولكلّ ملك من ملوك الجبال بهــا قصر ياتيه فصل الربيع والصيف فانهــا فى هذين الفصلين تشبه الجنّة فى طيب هوائهــا وبرودة مائها وكثرة فواكهها وانواع رياحينها قال محمد بن بشّار

ولقد اقول تيــامنى وتشــامى   وتواصلى ديمــا على همــذان
فاذا تبجّست الثلوج تبجّســت   عن كوثر شبم وعن حيوان
تلد نبــات الزعفران تــرابــه   وشرابه عسل بماء قــنــان
فكسا الربيع بلادها من روضــة   يفترّ عن نفل وعن حــوذان
حتى تعانق من خزاماه الذى   بالجلهتين شقايق النعمــان ،

بها ناحية ماوشان وهى كورة بقرب همذان فراسخ فى فراسخ يمشى اليها اهل همذان اوان الصيف وقت ادراك المشمش ، وحكى ان اعرابيًّــا اقام بهمذان سنين فسُئل عن همذان فقال اقمت بها سبعــاً كانوا يقولون الصيف يجىء وما جاء وذلك لان الاعرابى راى صيف الحجاز وصيف همذان يكون مثل شتــاء الحجاز ، وحكى عبد القاهر بن حمزة الواسطى صفة همذان فى الشتاء فقال خصّ الله همذان فى الشتاء من اللعن باوفره ومن الطرد باكثره فما اكدر هواءها واشدّ بردها واذاءها واكثر مونتها واقلّ منفعتهــا سلّط الله تعــالى الزمهرير الذى اعدّه للكفار والعُتاة من اهل النار فاذا هاج الرياح العواصف وحدث البروق

والرعود القواصف وقع الثلوج والدمق وعمّ الاضطراب والقلق وانقطع السبل وعمر طرقاتها الوحل فترى وجوه اهلهم متشققة وشعورهم من البرد متفتّقة وانوفهم سايلة وحواسهم زايلة واطرافهم خصرة وروايحهم قذرة ولحاهم دخانية والوانهم باذنجانية وهم فى شتائهم فى الاليم من العذاب والوجيع من لحظ العقاب واى عذاب اشدّ من مقاساة العدوّ لحاصر والكلب الكلب لحاصر قال احمد بن بشّار يصف همذان شعر

لقد اتى همذان البرد فانطلق وارحل على شعب شمل غير متّفق
ارض يعذّب اهلوها ثمانية من الشهور بانواع من الوهق
فان رضيت بثلث العمر فارض بها وقد تُعَدّ اذا من اجهل لحمق
اذا ذوى البقل هاجت فى بلادهم من جربيائهم مشاقّة الورق
فالبرد يرمى سهاماً ليس يمنعها من المروق بلبس الدرع والدرق
حتى تفاجيهم شهباء معضلة تستوعب الناس فى سربالها اليقق
اما الغنى فمحصور يكابدها طول الشتاء مع اليربوع فى نفق
والملقون بها سبحان ربّهم ممّا يقاسون من برد ومن ارق
فكل غاد بها او رايح تعب ممّا يكابد من برد ومن دمق
فالماء كالصخر والانهار جامدة والارض عاضة بالضرس فى الطرق،

فاذا انتقل الشمس الى برج لحمل وقد امتلات دروبهم من الثلج حتى سدّ عليهم الطروق جمعوا مياههم وارسلوها الى المدينة وحيطانها كلّها صخرية فدخل الماء دروبهم ويحمل ما فيه من الثلج ويذهب به ويكون ذلك اليوم عيداً عظيماً عندهم يسمونه حمل بندان فصعدوا سطوحهم بالغناء والرقص فى كلّ محلّة واتّخذوا من الثلوج شبه قلاع يرقصون عليها والماء يدخل عليهم ويرميهم وهم على تلّ الثلج فيقعون فى وسط الماء والثلج فيدخل الماء درباً درباً حتى تنقى المدينة كلّها من الثلج، ومن تجايبها اسد من صخر على باب المدينة عظيم جدًّا حكى الكيا شيرويه ان سليمان بن داود عم اجتاز بموضع همذان قال ما بال هذا الموضع مع كثرة مائه وسعة ساحته لا تبنى به مدينة قالوا يا نبى الله ان ههنا لا يكون مقام الناس لان البرد به شديد والثلج به يقع قدر قامة رمح فقال عم لصخر الجنى هل من حيلة فقال نعم يا نبى الله فاتّخذ اسدًا من صخر ونصبه طلسماً للبرد وبنى مدينة همذان، وقال غيره انه من عمل بليناس صاحب الطلسمات حين طلبه قباذ ليطلسم بلاده وكان الفارس يغرق فى الثلج بهمذان فلمّا عمل هذا الاسد قلّ ثلجها وقالوا عمل على يمين

الاسد طلسماً للحيات فقلّت وآخر للعقارب فنقصت وآخر للبراعيث فقليلة بها جدًّا قال ابن حاجب يذكر الاسد شعر

الا ايها الليث الطويل مقامه على نوب الايام والحدثان
اقمت فما تنوى البراح بحيلة كانك بوّاب على همذان
اراك على الايام تزداد جدّة كانك منها آخذ بامان
أَقَبْلَك كان الدهر ام كنت قبله فنعلم ام ربّيتما بلبان
بقيت فما تفنى [1]وآمنت عالما سطا بهم موت بكلّ مكان
فلو كنت ذا نطق جلست محدّثاً فحدّثتنا عن اهل كل زمان
ولو كنت ذا روح تطالب ماكلاً لافنيت اكلاً ساير الحيوان
احبّبت شرّ الموت ام انت منظر وابليس حتى يبعث الثقلان
فلا هوّ ما تخشى ولا الموت يبقى بضرب سيف او شباة سنان،

وحكى انه لمّا كان سنة تسع عشرة وثلثماية عصى اهل همذان على مرداويج الديلمى وكان صاحب الجبال فدخل همذان ونهبها وسال عن الاسد فقيل انه طلسم لدفع الافات عن المدينة فاراد حمله الى الرى فلم يتمكّن من ذلك فامر بكسر يديه بالفطّيس وقيل انما كسر يداه لان الدوابّ كانت تنفر منه، وحكى ان المكتفى بالله نظر اليه فاستحسنه فامر بنقله على عجلة تجرّها الفيلة الى بغداد فهمّ عامل البلد بذلك فاجتمع وجوه تلك البلاد وقالوا هذا طلسم لبلدنا من افات كثيرة فكتب العامل بذلك الى الخليفة وصعب عليه بعثه فعفا عنهم، وحكى ان فى زماننا عدا رجل فى وسط همذان ويقول يا قوم ادركوا الاسد فانى رايته يهرب فخرج من المدينة خلق كثير فراوا الاسد بحاله فيقول بعضهم عدا من ثَمّ الى ههنا وهذا دليل على بلاهة القوم،

وينسب اليها ابو الفضل بديع الزمان كان اديباً فاضلاً ظريفاً والمقامات التى جمعها دلّت على غزارة فضله وفصاحة كلامه ولطافة طبعه ولهذا قال ابو القسم الحريرى ان البديع سبّاق غايات وصاحب ايات، وحكى ان صديقاً له كتب اليه يشكو يقول ان الزمان قد فسد فاجابه البديع اتزعم ان الزمان قد فسد ما تقول لى متى كان صالحًا افى الدولة العبّاسية وقد راينا آخرها وقد سمعنا اولها ام فى الايام المروانية وفى اخبارها ما يكسع الشول باغبارها ام فى [2]الايام الحربية والسيف يغمد فى الطلى والرمح يركز فى الكلى ام فى الايام الهاشمية وعلىٌّ عم يقول ليت لى بعشرة منكم واحد من بنى فراس بن غنم

[1]) c وافنيت   [2]) c ايام, d وقعة الحسين بكربلا

ام فى ايام عثمان وقد قامت النفير بالحجاز وشخصت العيون من الاعجاز امر فى الخلافة [١]العدوية وصاحبها يقول [ب]بعد النزول الى النزول امر فى الخلافة التيمية وابو بكر يقول طوبى من مات فى نأنأة الاسلام امر فى عهد الرسالة وقد قيل فيه اسكتى يا فلانة فقد ذهبت الامانة ام فى الجاهلية ولبيد يقول

ذهب الذين يعاش فى اكنافهم   [٢]وبقيت فى خلف كجلد الاجرب

ام قبل الجاهلية واخو عاد يقول

بلاد بها كنّا وكنّا نحبّها   اذ الناس ناس [٣]والبلاد بلاد

ام قبل ذلك وقد روى عن ابينا آدم عم انه قال

تغيّرت البلاد ومن عليها   ووجه الارض مغبّر قبيح

ام قبل خلق ابينا آدم وقد قالت الملايكة أتجعل فيها من يفسد فيها فاعلم ان الزمان ما فسد لكن القياس قد اطرد وقال البديع

همذان لى بلد اقول بفضله   لكنه من اقبح البلدان
صبيانه فى القبح مثل شيوخه   وشيوخه فى العقل كالصبيان

توفى البديع سنة ثمان وتسعين وثلثماية ، وانشد عبد الله بن محمد بن زنجويه لنفسه فى بعض الصور المطلسمة وقد ذكرنا كلّ واحدة منها فى موضعها بشرحها

شعر

أرّقت للبرق اللموع اللايح   وحمايم فوق الغصون صوادح
بل قد ذهلت بليث غاب [x]دايبا   مذ كان عن همذان ليس بنازح
موفٍ على صُمّ الصخور كانه   يبغى الوثوب على الغزال السانح
تمضى الدهور وما تروم فريسة   [y]نعل الطِّمِرّ الكسروى القارح
شبديز اذ هو واقف فى طاقه   يعلوه برويز بحسن واضح
برويز عن شبديز ليس برايح   والليث عن همذان ليس بنازح
وكذا بتَدْمُر صورتان تناهيا   فى الحسن شبّهتا ببدر لايح
لا يسأمان عن القيام وطالما   صبرا على صرف الزمان الكالح
وبارض عاد فارس يسقيهم   بالعين عذبا كالفرات السايح
فى الاشهر الحرم العظيمة حقّها   يغنون عن شرب النزاق المالح
فاذا نقضى الشهر الحرام تطفّحت   تلك الحياض بماء عين الدافح
وبارض وادى الرمل بين مهامه   يلقاك قبل الحتف نصح الناصح

---

[٢] a وبقوا الذين [ب] b هل بعد , a ليس بعد النزول [١] a العلوية وعمر
[y] c فعل ـ اللكسور [x] c دابها [٣] a والزمان زمان حيباتهم لا تنفع

طرف هنالك باسط بيمينه   ان ليس بعدى مسلك للسايح
خذها اليك مقالة من صادق   فيها عجايب من صحيح قرايح ☆

يل ضيعة من ضياع قزوين على ثلثة فراسخ منها بها جبل يقال له يله بشم حدثنى من صعد هذا الجبل قال رايت عليها صور حيوانات مسخها الله تعالى حجراً صلداً منها راع متكى على عصاه يرعى غنمه وامراة تحلب بقرة وغير ذلك من صور الانسان والبهايم مسخ الله تعالى كلها حجراً وهذا شىء يعرفه جميع اهل قزوين وبها عين تخرج من شعب جبل وماؤها غزير حارٌ جدًّا يجتمع فى حوض هناك يقصدها الزمنى والجرنى وغيرهم من اصحاب العاهات ينفعهم نفعاً بيناً واهل تلك البلاد يسمونها يله كرماب ☆

يمكان مدينة حصينة فى وسط الجبال بقرب بذخشان لا قدرة لاحد عليها قهر الصعوبة مسلكها بها معادن الفضّة والبلخش الذى يشبه اللعل حكى الامير حسام الدين ابو المويد بن النعمان ان الحكيم الناصر خسرو تحصّن بها وكان ملكًا لبلخ فخرج عليه اهل بلخ فانتقل الى يمكان لحصانتها واتّخذ بها عمارات عجيبة من القصور والبساتين والحمامات وذكر انه نزل بعض تلك القصور فراى فى ايوان عظيم صوراً وتماثيل تتحرّك فنعه اهل القصر ان ينظر اليها وذكروا انّ من ينظر اليها يصيب فى عقله او بدنه وقال كان صغار مماليكى ينظرون اليها يخبرون باشياء تاباها العقول وقال رايت خلف ذلك القصر بستاناً كنت طول الليل اسمع منه اصواتاً عجيبة لا تشبه اصوات الحيوانات المعهودة منها ما كان طيّباً ومنها ما كان كريهاً، وحكى ان بها حماماً من عجايب الدنيا من بناء ناصر خسرو لا يدرى كيف بناؤه ولا يصدق السامع وصفها حتى يراها وهى باقية فى زماننا وصفتها ان من دخل مسلخها راى بيتاً مربعاً منقّشاً بصور حيوانات لا يرى باب الحمام لكن يرى على حيطانها اربعاً وعشرين حلقة مغلقة فيسال الحمامى عن باب الحمام فيقول اى حلقة جذبتها ينفتح لك باب الحمام فيجذب احداها فينفتح باب وينكسر صورة الحيوان الذى على الباب لان بعضها على الباب وبعضها على الجدار فلهذا لا يعرف الغريب باب الحمام فاذا دخل من باب من تلك الابواب ايها كان ينتهى الى قبّة على مثال المسلخ الا ان حلقتها سبع عشرة فاىّ حلقة يجذب يفتح له باب فاذا دخله يفضى به الى قبة اخرى على مثال ما قبلها الا ان حلقتها اثنتا عشرة فاى حلقة منها يجذب يفضى الى قبة على مثال ما تقدّم الا ان فيها تسع حلق فاى حلقة منها يجذب يفضى الى قبة الى مثال ما قبلها الا ان حلقتها سبع حلق وهى

القبة الاخيرة احد ابوابها يفضى الى الحمام وذلك يعرفه الحامى فان فتح غيره يرى نفسه فى المسلخ وهو البيت الاول المربّع، وذكر الامير ابو المويد انه شاهد هذا الحمام مرارًا على هذه الهيئة وانه اشهر شىء بخراسان وهى باقية الى زماننا وانّما صار امر هذا الحمام مشهورًا بخراسان لانها عامة لا يمنع ان يدخل احد فيها والاستحمام بها فيدخلها كل احد للاستحمام ومشاهدة العجب ولا يوخذ ممّن دخلها اجرة الحمام ولها الات من السطول والطاسات والميازر والطين والامشاط والمناشف وجميع ما يحتاج اليه المستحم فاذا استحمّ وخرج يوتى له بجلاب وماكول على قدره ولا يقبلون من المستحمّ شيئًا وان اصدّ على ذلك بل لها اوقاف كثيرة وانها بيد احفاد الناصر خسرو، ومن عجايبها امر آخر وهو ان ثلثين بيتًا منها يضىء بجام واحد ولا يمكنون احداً يرى سطحها البتة ولا يهتدى احد الى كيفية بنائها الا من عرف ذلك بحقيقة،

والله المستعان وعليه التكلان ۞

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى خلق كلّ شىء وسوّاه، وقدّر رزقه واليه هداه، والصلاة على سيّد المرسلين وامام المتّقين خيرة الله ومصطفاه، وعلى آله الطيّبين واصحابه الطاهرين وعلى من تابعه ووالاه ۞

الاقليم الخامس

اوّله حيث يكون الظلّ نصف النهار اذا استوى الليل والنهار خمسة اقدام وثلثة اخماس قدم وسدس خمس قدم وآخره حيث يكون الظلّ نصف النهار شرقًا او غربًا ستّة اقدام ونصف عشر وسدس عشر قدم ويبتدى من ارض الترك المشرقين ويمرّ على اجناس الترك المعروفين الى كاشغر وفرغانة وسمرقند وخوارزم وبحر الخزر الى باب الابواب وبردعة والى ميّافارقين وارمينية وبلاد الروم واطول نهار هولاء فى اول الاقليم اربع عشرة ساعة ونصف وربع وفى اوسطه خمس عشرة ساعة وفى آخره خمس عشرة ساعة وربع وطول وسطه من المشرق الى المغرب سبعة الاف ميل وستماية وسبعون ميلاً وبضع عشرة دقيقة وعرضه مايتان واربعة وخمسون ميلاً وثلاثون دقيقة ومساحتها مكسر الف الف وثمانية واربعون الف وخمسماية واربعة وثمانون ميلاً واثنتا عشرة دقيقة ولنذكر احوال بعض المدن الواقعة فيه مرتبة على حروف المعجم ۞

آمد مدينة حصينة مبنية بالحجارة من بلاد الجزيرة على نشز من الارض ودجلة محيطة بها من جوانبها الّا من جهة واحدة على شكل الهلال وفى وسطها عيون وآبار عمقها ذراعان وانها كثيرة الاشجار والبساتين والثمار والزروع، من عجايبها ما ذكره ابن الفقيه ان بارض آمد جبلاً من بعض شعابه صدع فيه سيف من ادخل يده فى ذلك الصدع وقبض على قايم ذلك السيف اضطرب السيف فى يده وارتعد هو وان كان من اشدّ الناس وذكر ان هذا السيف يجذب الحديد اكثر من جذب المغناطيس فاذا حكّ به سيف او سكين جذبه وحجارة ذلك الصدع ما يجذب هذا ما ذكره ابن الفقيه ولست اعرف انه باقٍ الى الان ام لا، ومن العجب ان فى سنة سبع وعشرين وستماية انهزم جلال الدين خوارزمشاه عن التتر فانتهى الى آمد فجاءه من اخبره بان التتر خلفك قريب منك فقال ان هذا الخبر من عند صاحب آمد يريد

ابعادنا من ارضه فما اصبح الاّ والتتر محيط بهم فانصبّوا الى آمد هاربين من التتر فقتلهم اهل آمد من السور وفى تلك الواقعة عدم جلال الدين خوارزمشاه فلما رجع التتر جاء الملك الكامل بعساكره وحاصرها واخذها من صاحبها وزال ملك صاحبها بشوم ما عمل بالهاربين من التتر اللايذين به ۞

أبروق موضع ببلاد الروم يزار من الافاق قال الهروى بلغنى امره فقصدته فوجدته فى لحف جبل يدخل اليه من باب ويمشى الداخل تحت الارض الى ان ينتهى الى موضع مكشوف واسع تبيّن فيه السماء من فوقه وفى وسطه بحيرة حولها بيوت الفلّاحين ومزروعهم خارج الموضع وهناك مسجد وبيعة فان جاءهم مسلم يمشى الى المسجد وان جاءهم نصرانى يمشى الى البيعة والزوّار ياتون الى هذا الموضع كثيراً ويدخلون الى بَهْو فيه جماعة مقتولون فيهم آثار طعن الاسنة وضرب السيوف ومنهم من نقدت بعض اعضائه وعليهم ثياب من القطن لم تتغيّر وهناك ايضا امراة على صدرها طفل حلمة ثديها فى فيه وخمسة انفس قيام ظهورهم على حايط الموضع وهناك ايضا موضع عالٍ عليه سرير وعلى السرير اثنا عشر رجلاً فيهم صبىٌّ مخصوب اليدين والرجلين بالحنّاء فالروم يزعمون انهم منهم والمسلمون يقولون انهم من الغزاة استشهدوا فى ايام عمر بن الخطاب رضى الله عنه ۞

اران ناحية بين آذربيجان وارمينية وبلاد الحاز بها مدن كثيرة وقرى قصبتها جنزة وشروان وبيلقان بها نهر الكُرّ وهو نهر بين ارمينية وأرّان يبدا من بلاد خزران ثم يمرّ ببلاد الابخاز من ناحية اللان فيمرّ بمدينة تفليس يشقّها ثم بجنزة وشمكور ويجرى على باب برذعة ثم يختلط بالرسّ والرس اصغر منه وينصب فى بحر الخزر على ثلث فراسخ من برذعة موضع الشورماهيج الذى يحمل الى الافاق مملّحاً وهو نوع من السمك طيّب مختصّ بذلك الموضع وزعموا ان الكرّ نهر سليم اكثر ما يقع فيه من الحيوان يسلم ومن ذلك ما حكى بعض فقهاء نقجوان قال وجدنا غريقاً من الكرّ يجرى به الماء فبادر القوم الى امساكه فادركوه وقد بقى فيه رمق فحملوه الى اليبس فاستقرّ نفسه وسكن جاشه قال لنا اى موضع هذا قالوا نقجوان قال انى وقعت فى الماء فى موضع كذا وكان بينه وبين نقجوان مسيرة خمسة ايام او ستة وطلب طعامًا فذهبوا لاحضار الطعام فانقضّ عليه الجدار الذى كان قاعدًا تحته فتعجّب القوم من مسامحة النهر وتعدّى الجدار ۞

ارزنجان بلدة من بلاد ارمينية آهلة طيبة كثيرة الخيرات اهلها مسلمون

ونصارى وبها جبل فيه غار ينزل الماء من سقفه ويصير ذلك الماء حجراً صلداً ❊

ارزن الروم مدينة مشهورة من مدن ارمينية بقرب خلاط قديمة البناء بينها وبين خلاط موضع يسمى ياسى جمن به عين يفور الماء منها فوراناً شديداً يسمع صوته من بعيد فاذا دنا الحيوان منها يموت فى الحال وحولها من الحيوانات الموتى ما شاء الله وقد وكّلوا بها من يمنع الغريب من الدنو منها ❊ بها عين الفرات وهى عين مباركة مشهورة زعموا ان من اغتسل بمائها فى الربيع يامن من امراض تلك السنة ❊

ارطانة من قرى بلنسية بها عين ارطانة وهى عين ينبع ماؤها من غار على فمه حوض يظهر فى ذلك الحوض انه يكثر تارة ويقلّ اخرى كالمدّ والجزر وذلك يرى فى كلّ يوم مراراً ❊

ارمية بلدة كبيرة من بلاد آذربيجان كثيرة الخيرات وافرة الغلّات بقربها بحيرة تعرف ببحيرة أُرميّة وانها كريهة الرائحة لا نبات عليها ولا سمك فيها استدارتها خمسون فرسخاً مادتها من اودية من جبال تلك البلاد وفى وسط البحيرة جزيرة وعلى تلك الجزيرة قلعة حصينة وحواليها قرى ورساتيق ومزارع وفى اكثر الاوقات كان صاحب تلك القلعة عاصياً على ولاة آذربيجان اذ لا سبيل اليها قهراً ويخرج من هذه البحيرة ملح يحلو شبه التوتيا وعلى ساحلها ممّا يلى الشرق عيون ينبع ماؤها ويستحجر اذا اصابها الهواء وفيها حيوان يقال له كلب الماء ❊ وينسب اليها الشيخ ابو احمد الملقب بتاج الدين الارموى كان عديم المثل فى زمانه بالاصول والفقه والحكمة والادب ذا عبارة فصيحة وتقرير حسن وطبع لطيف وكلام ظريف كان الاجتماع به سبباً للذّات النفس من كثرة حكاياته الطيبة والامثال اللطيفة والتشبيهات الغريبة والمبالغات العجيبة وكثيراً ما كان يقول ان دفع التتر عن هذه البلاد لكثرة صدقات الخليفة المستنصر بالله فان الصدقة تدفع البلاء ولو لا ذلك لكان من دفع العساكر الخوارزمشاهية كيف يقف له عسكر العراق وكان الامر كما قال فلمّا مضى المستنصر وقلّت الصدقة جاءوا وظفروا ❊ وحكى ان الشيخ دخل يوماً على ابن الوزير القُمّى وكان ابن الوزير دقيق النظر كثير الماخذ قال للشيخ اراك تقتنى المماليك المرد وليس هذا طريقة المشايخ قال الشيخ لا قعودى بين يديك من طريقة المشايخ وانّما هذا لذلك لو لا ميلى الى شىء من زينة الدنيا ما قعدت بين يديك ❊

ارمينية ناحية بين آذربيجان والروم ذات مدن وقلاع وقرى كثيرة اكثر

اهلها نصارى بها عجايب كثيرة ذكرت اكثرها عند مدنها وقراها والذى نزيده ههنا بها جبل الحارث والحويرث لا يقدر احد على ارتقائهما قالوا انهما مقبرة ملوك ارمينية ومعهم اموالهم وذخايرهم بليناس الحكيم طلسمها لئلّا يظفر بها احد؛ وحكى ابن الفقيه انه كان على نهر الرسّ بارمينية الف مدينة فبعث الله تعالى اليهم نبيًّا اسمه موسى وليس بموسى بن عمران فدعاهم الى الله تعالى فكذّبوه وعصوا امرهُ فدعا عليهم فحوّل الله تعالى الحارث والحويرث من الطايف وارسلهما عليهم فيقال ان اهل الرسّ تحت هذين الجبلين؛ وبها البحيرة قال مسعر بن مهلهل هذه البحيرة منتنة قليلة المنافع عليها قلاع حصينة وجانب من هذه البحيرة ياخذ الى موضع يقال له وادى [z]الكرد فيه طرايف من الاحجار وعليه ممّا يلى سيماس جمّة يقال لها عين زراوند وهى جمّة شريفة جليلة القدر كثيرة المنفعة وذلك لان الانسان او الدابة اذا القى فيها وبه كلوم وقروح يندمل ويلتحم وان كان فيها عظام موهّنة مرضّضة كامنة وشظايا غامضة تتفجّر افواهها وينقّيها عن كلّ وسخ ويلحمها قال مسعر بن مهلهل عهدى بمن تولّيت حمله اليها وبه علل من جرب وسلع وقولنج وحزاز وضربان فى الساقين واسترخاء فى العصب وفيه سهم قد نبت اللحم على نصله كنّا نتوقّع موته ساعة فساعة فاقام بها ثلاثاً فخرج النصل من حاصرته وعوفى من بقية العلل قال ومن شرف هذه الجمّة ان الانسان اذا شرب منها امن الخوانيق واسهل السوداء من غير مشقّة؛ وحكى صاحب تحفة الغرايب ان بارض ارمينية بيت نار له سطح من الصاروج وميزاب من النحاس وتحت الميزاب حوض كبير من الرخام وفى البيت مجاورون كلّما قلّ المطر بتلك الناحية اوقدوا نارهم وغسلوا سطح البيت بماء نجس حتى ينصب من الميزاب الى الحوض ثمّ يرشون البيت بذلك الماء النجس فعند ذلك تستتر السماء بالغمام وتمطر حتى يغسل السطح والميزاب والحوض ويمتلى من الماء الطاهر*

الاشبونة مدينة بالاندلس بقرب باجة طيبة بها انواع الثمرات وضروب صيد البرّ والبحر وهى على ضفة البحر تضرب امواج البحر حايط سورها قال احمد بن عمر العُذْرى وهو صاحب المسالك والممالك الاندلسية على احد ابواب الاشبونة المعروف بباب الحمّة جمّة قريبة من البحر يجرى بماء حارّ وماء بارد فاذا فار البحر واراها وقال ايضا بقرب الاشبونة غار عظيم تدخل امواج البحر فيه وعلى فم الغار جبل عالٍ فاذا ترادف امواج البحر فى الغار ترى الجبل

z) a الكر وفيه

يتحرّك بتحرّك الموج فمن نظر اليه راه مرّة يرتفع ومرّة ينخفض، وبقربها جبل يوجد فيه حجر البرادى وهو حجر يضىء بالليل كالمصباح قال اخبر من صعد هذا الجبل ليلاً قال كان هذا الحجر فيه يضىء كالمصباح قال وهذا الجبل معدن الجزع ✿

اشبيلية مدينة بالاندلس بقرب لبلة كبيرة تباينت بلاد الاندلس بكلّ فضيلة وامتازت عنها بكلّ مزية من طيب الهواء وعذوبة الماء وصحّة التربة والزرع والضرع وكثرة الثمرات من كلّ نوع وصيد البرّ والبحر بها زيتون اخضر يبقى مدّة لا يتغيّر به حال ولا يعروه اختلال وقد اخذ فى الارض طولاً وعرضاً فراسخ فى فراسخ ويبقى زيته بعذوبته اعواماً وكذلك بها عسل كثير جدًّا وتين يابس، ينسب اليها الشيخ الفاضل محمد بن العربى الملقب بمحيى الدين رايته بدمشق سنة ثلثين وستماية وكان شيخاً فاضلاً اديباً حكيماً شاعراً عارفاً زاهداً يطرا عليه حاله فى تلك الحالة سمعت انه يكتب كراريس فيها اشياء عجيبة سمعت انه كتب كتاباً فى خواصّ قوارع القران ومن حكاياته العجيبة ما حكى انه كان بمدينة اشبيلية نخلة فى بعض طرقاتها فمالت الى نحو الطريق حتى سدت الطريق على المارّين فتحدّث الناس فى قطعها حتى عزموا ان يقطعوها من الغد قال فرايت رسول الله صلعم تلك الليلة فى نومى عند النخلة وهى تشكو اليه وتقول يا رسول الله ان القوم يريدون قطعى لانى منعتهم المرور فمسح رسول الله عم بيده المباركة النخلة فاستقامت فلمّا اصبحت ذهبت الى النخلة فوجدتها مستقيمة فذكرت امرها للناس فتعجّبوا منها واتّخذوها مزاراً متبرّكاً به ✿

افرنجة بلدة عظيمة ومملكة عريضة فى بلاد النصارى بردها شديد جدا وهواؤها غليظ لفرط البرد وانها كثيرة الخيرات والفواكه والغلات غزيرة الانهار كثيرة الثمار ذات زرع وضرع وشجر وعسل صيودها كثيرة الانواع بها معادن الفضّة وتضرب بها سيوف قطاعة جدًّا وسيوف افرنجة امضى من سيوف الهند، واهلها نصارى ولهم ملك ذو باس وعدد كثير وقوّة ملك له مدينتان او ثلث على ساحل البحر من هذا الجانب فى وسط بلاد الاسلام وهو يحميها من ذلك الجانب كلّما بعث المسلمون اليها من يفتحها هو يبعث من ذلك الجانب من يحميها وعساكره ذوا باس شديد لا يرون الفرار اصلاً عند اللقاء ويرون الموت دون ذلك لا ترى اقذر منهم وهم اهل غدر ودناءة اخلاق لا يتنظّفون ولا يغتسلون فى العام الّا مرّة او مرّتين بالماء البارد ولا يغسلون ثيابهم

منذ لبسوها الى ان تنقطع ويحلقون لحاهم وانّما تنبت بعد الحلق خشنة مستكرهة سُئل واحد عن حلق اللحى فقال الشعر فضلة انتم تزيلونها عن سواتكم فكيف نتركها نحن على وجوهنا؟

أفسوس مدينة مشهورة بارض الروم وهي مدينة دقيانوس الجبار الذي هرب منه اصحاب الكهف وبين الكهف والمدينة مقدار فرسخين والكهف مستقبل بنات النعش لا تدخله الشمس فيه رجال موتى لم يتغيّروا وعددهم سبعة ستة منهم ينام على ظهورهم وواحد منهم في آخر الكهف مضطجع على يمينه وظهره الى جدار الكهف وعند ارجلهم كلب ميت لم يسقط من اعضايه شيء وهو باسط ذراعيه بالوصيد كافتراش السباع وعلى الكهف مسجد يستجاب فيه الدعاء يقصده الناس واهل المدينة يرون بالليل على الكهف نوراً عظيماً ويعرفون ان ذلك النور من سكان الكهف، وكان من بداية امرهم ما حكى وهب بن منبّه ان سليمان بن داوود عم لما قبض ارتدّ ملك الروم الى عبادة الاصنام ودقيانوس احد قواده رجع ايضا معه ومن خالفه عذّبه بالقتل والحرق والصلب فاتّفق ان بعض الفتيان من اولاد البطارقة خرجوا ذات يوم لينظروا الى المعذّبين من الموحّدين فقدر الله هدايتهم وفتح ابصارهم فكانوا يرون الرجل الموحّد اذا قتل هبطت اليه الملايكة من السماء وعرجوا بروحه فامنوا ومكثوا على ذلك حتى ظهر امر اسلامهم فارسل الملك الى ابايهم وعتب عليهم بسبب اسلام اولادهم فقالوا ايها الملك نحن تبرّانا منهم شانك وشانهم فاحضرهم الملك وقال لهم لكم المهل ثلاثة ايّام واني شاخص في هذه الايّام من البلد فان وجدتكم في اليوم الرابع عند رجوعي مخالفين لطاعتي عذبتكم عذاب من خالفني، فلمّا كان اليوم الثالث اجتمع الفتية وقالوا انّما يومنا هذا هو وليلته وعزموا على الهرب في تلك الليلة فلمّا جنّهم الليل حمل كلّ واحد شيئاً من مال ابيه وخرجوا من المدينة يمشون فمرّوا براعي غنم لبعض ابائهم فعرفهم فقال ما شانكم يا سادتي فاظهروا امرهم للراعي ودعوه الى التوحيد فاجابهم فاخذوه معهم وتبع الراعي كلبه فساروا ليلتهم واصبحوا على باب كهف دخلوا فيه وقالوا للراعي خُذ شيئاً من الورق وانطلق الى المدينة واشتر لنا طعاماً فان القوم لا علم لهم بخروجك معنا فاخذ الدراهم ومضى نحو المدينة وتبعه كلبه وكان على باب المدينة صنم لا يدخل احد المدينة الّا بدا بالسجود لذلك الصنم قبل دخوله فبقي الراعي متفكّراً في السجود للصنم فالهم الله الكلب ان عدا بين يديه حتى دخل المدينة وجعل الراعي يعدو خلفه ويقول خذوه خذوه

حتى جاوز الصنم ولم يسجد فلمّا انتهى الى السوق واشترى بعض حوايجه سمع قايلاً يقول ان راعى فلان ايضا تبعهم فلما سمع ذلك فزع وترك استتمام ما اراد شراءه وخرج من المدينة مبادرًا حتى وافى اصحابه فاخبرهم بما كان من امره فاكلوا طعامهم واخذوا مضاجعهم فضرب الله على اذانهم ، فلمّا رجع الملك اخبروه بهربهم فخرج يقفو آثارهم حتى انتهى الى باب الكهف ووقف على امرهم فقال يكفيهم من العذاب ان ماتوا جوعاً ، فاهلك الله دقيانوس وانزل على باب الكهف صخرة وبعث الى اهل ذلك العصر ثلاثة عشر نبيًّا فدعوا الناس الى التوحيد فاجابهم الى ذلك خلق كثير وكان الملك الذى احيا الله الفتية فى ايّامه موحّدًا فلمّا كانت السنة التى اراد الله فيها احياء الفتية انطلق رجل من اهل المدينة واقام بذلك المكان يرعى غنمه فاراد ان يتّخذ لغنمه حظيرة فامر اعوانه بتنحية الصخرة التى كانت على باب الكهف فعند ذلك قام الفتية كمن يبيت ليلة صافية الالوان نقية الثياب وراوا كلبهم باسط ذراعيه بالوصيد وكان ذلك بعد ثلاثماية سنة بحساب الروم وزيادة تسع بحساب العرب لان حساب الروم شمسية وحساب العرب قمرية يتفاوت فى كلّ ماية سنة ثلاث سنين ، وكان انتباههم آخر النهار ودخولهم اول النهار فقال بعضهم لبعض كم لبثتم قالوا لبثنا يوماً او بعض يوم لانهم راوا الشمس غير غاربة فقالوا بعض يوم فلما نظروا الى طول شعورهم واظافيرهم قالوا ربّكم اعلم بما لبثتم فقالوا للراعى انك اتيت البارحة بطعام قليل لم يكفنا فخُذْ شيئاً من هذا الورق وانطلق الى المدينة واشترِ لنا طعاماً فانطلق خايفاً حتى اتى باب المدينة وقد ازيل عنه الصنم ثم دخل المدينة وجعل يتصفّح وجوه الناس فما كان يعرف احداً فانتهى الى سوق الطعام ودفع اليه الورق فردّه عليه وقال هذا عتيق لا يروج اليوم فناوله ما كان معه وقال خُذْ حاجتك منها فلمّا راى صاحب الطعام همس الى جاره وقال احسب ان هذا قد وجد كنزاً فلمّا رآهما يتهامسان ظنّ انهما عرفاه فترك الدراهم وولى هارباً فصاح به الناس ان خذوه فانه وجد كنزاً فاخذوه وانطلقوا به الى الملك فاخبروا الملك بامره والدراهم فتركه الملك حتى سكنت روعته ثم قال ما شانك يا فتى اخبرنى بامرك ولا باس عليك فقال الفتى ما اسم هذه المدينة قالوا افسوس قال وما فعل دقيانوس قالوا اهلكه الله منذ ثلاثماية سنة فاخبرهم بقصّته وقصّة اصحابه فقال الملك ارى فى عقل هذا الرجل نقصاناً قال الراعى ان اردت تحقيق ما اقول انطلق معى الى اصحابى لتراهم فى الكهف فركب الملك وعامة اهل المدينة فقال الراعى ان اصحابى

اذا سمعوا جلبة الناس خافوا فاذن لى ايها الملك حتى اتقدّم وابشّرهم فاذن له فتقدّم حتى انتهى الى باب الكهف فدخل عليهم واخبرهم بهلاك دقيانوس وظهور الاسلام وان القوم فى ولاية ملك صالح وها هو قد اقبل اليكم ومعه عامة اهل المدينة فلمّا سمعوا ذلك كبّروا وحمدوا الله ووافاهم الملك واهل المدينة والملك سلم عليهم ᵃوسال عن رجل منهم وعانقهم وعامة الناس سلموا عليهم فبادروا بذكر قصّتهم حتى اذا فرغوا من ذلك خرّوا موتى فبنوا على الكهف مسجداً واتّخذوا ذلك اليوم عيداً وانهم على حالهم الى زماننا هذا ✿

افلوغونيا مدينة كبيرة من نواحى ارمينية اهلها نصارى من خواصّها اسراع الجذام الى اهلها لان اكثر اكلهم الكرنب والغدد فيهم طبع وفيهم خدمة للضيف وقرى وحسن الطاعة لرهبانهم والرهابين يلعبون بعقولهم حكى انه اذا مرض احدهم احضر الرهبان ودفع مالاً اليه ليستغفر له ويحضر القسّ وانه يبسط كساء واعترف المريض بذنب ذنب ممّا عمله والقسّ قاعد يضمّ كفّيه كلّما فرغ المذنب ينفض كفيه فى الكساء الى ان فرغ من تمام ذنوبه فلمّا فرغ يضمّ القسّ اطراف الكساء ويخرج بها وينفض فى الصحراء فيظنّون ان الذنوب قد امّحت بالصدقة ودعاء القسّ، وحكى ان فيهم من اذا تزوج ببكر يريد ان يكون الرهبان يفترعها لتكون مباركة على زوجها ببركة الرهبان ✿

البيرة مدينة بالاندلس بقرب قرطبة من اكرم المدن واطيبها شديدة الشبه بغوطة دمشق فى غزارة الانهار والتفاف الاشجار وكثرة الثمار فى ساحلها شجر الموز ويحسن بها نبت قصب السكر وبها معادن الذهب والفضّة والحديد والنحاس والرصاص والصفر ومعدن التوتيا ومقطع الرخام وتحمل هذه الاشياء منها الى ساير بلاد الاندلس، وحكى احمد بن عمر العذرى من اعمال البيرة موضع يسمّى لوشة فيه غار يصعد اليه اربعة اذرع ثم ينزل فى غار نحو قامتين يرى اربعة رجال موتى لا يعرف الناس حالهم القوم كذلك قديماً والملوك يتبرّكون بهم ويبعثون اليهم الاكفان ولا ريب انهم من الصلحاء لان بقاءهم على حالهم مدّة طويلة بخلاف ساير الموتى لا يكون الّا لامر قال العذرى حدّثنى من دخل عليهم وكشف عن وجه احد فراى ذُرّاعة على وجهه وقال نقرت باصبعى على بطنه فصوّت كالجلد اليابس ✿

الش مدينة بالاندلس بقرب تدمير من خواصّها ان النخل لا ينجح بجميع بلاد الاندلس الّا بها ويوجد بها زبيب ليس فى جميع البلاد مثله يحمل

---

a) a وسالهم عن حالهم

منها الى ساير بلاد الاندلس وبها صُنّاع البسط الفاخرة وليس مثلهم فى شىء من بلاد الاندلس۞

الاندلس جزيرة كبيرة بالمغرب فيها عامر وغامر طولها دون الشهر فى عرض نيف وعشرين مرحلة ودورها اكثر من ثلثة اشهر ليس فيها ما يتّصل بالبرّ الا مسيرة يومين والحاجز بين بلاد الاندلس وافرنجة جبل، قال احمد بن عمر العذرى صاحب المسالك والممالك الاندلسية ان الاندلس وقعت متوسّطة بين الارض كما هى متوسّطة بين الاقاليم فبعضها فى الاقليم الرابع وبعضها فى الاقليم الخامس وبها مدن كثيرة وقرى وانهار واشجار وبها الرخص والسعة وبها معادن الذهب والفضّة والرصاص والحديد فى كلّ ناحية ومعدن الزيبق والكبريت الاحمر والاصفر والزنجفر الجيد والتوتيا والشبوب على اجناسها والكحل المشبه بالاصفهانى وبها من الاحجار الياقوت والبلور والجزع واللازورد والمغناطيس والشادنج والحجر الذى يقطع الدم والحجر اليهودى والمرقشيثا وحجر الطلق وبها اصناف الرياحين حتى سنبل الطيب والقسط والاشقاقل وبها الانبرباريس والعود، حكى العذرى ان بعض الولاة ولى ناحية بشرة فشمّ رايحة العود فوجدوا من دار رجل ضعيف ووجدوا عنده عوداً كثيراً يتقد به فراوه فاذا هو ذكى من عود الهند فسُئل عن موضع احتطابه فحملهم الى جبل من جبال وفر فحفروا واخرجوا بقيته واشتهر بين الناس، واهل الاندلس زهاد وعباد والغالب عليهم علم الحديث ويقع فى بلاد الاندلس من الخدم والجوار المثمنات على غير صناعة بل على حسنهم بالف دينار ولاهلها اتقان فى جميع ما يصنعونه الّا ان الغالب عليهم سوء الخلق، ومن عجايب الدنيا امران احدهما المملكة الاسلامية بالاندلس مع احاطة الفرنج من جميع الجوانب والبحر بينهما وبين المدد من المسلمين والاخر المملكة النصرانية بساحل الشام مع احاطة المسلمين من جميع الجوانب والبحر بينهما وبين المدد من الافرنج، قال العذرى فى وصف الاندلس انها شامية فى طيبها وهوائها يمانية فى اعتدالها واستوائها هندية فى افاويهها وذكائها اهوازية فى عظم اجتنائها صنفية فى جواهرها عدنية فى سواحلها، بها آثار عجيبة وخواصّ غريبة تذكر فى مواضعها، وبها البحر الاسود الذى يقال له بحر الظلمات محيط بغربى الاندلس وشماليه وفى آخر الاندلس مجمع البحرين الذى ذكره الله فى القران وعرض مجمع البحرين ثلثة فراسخ وطوله خمسة وعشرون فرسخاً وفيه يظهر المدّ والجزر فى كلّ يوم وليلة مدّان وجزران وذلك

ان البحر الاسود عند طلوع الشمس يعلو ويغيض فى مجمع البحرين ويدخل فى بحر الروم وهو قبلى الاندلس وشرقيها ولونها اخضر ولون البحر اسود كالحبر واذا اخذته فى الاناء لا ترى فيه السواد فلا يزال البحر الاسود يصبّ فى البحر الاخضر الى الزوال فاذا زالت الشمس عاد الامر معكوساً فيصبّ البحر الاخضر فى البحر الاسود الى مغيب الشمس ثم يعلو البحر الاسود ويغيض فى البحر الاخضر الى نصف الليل ثم ينعكس الامر فيعلو البحر الاخضر ويصبّ فى البحر الاسود الى طلوع الشمس وهكذا على التواتر ذلك تقدير العزيز العليم ، وسُئل رسول الله صلعم عن ذلك فقال ملك على قاموس البحر اذا وضع رجله فيه فاض واذا رفعها غاض ، وبها جبل فيه غار لا يرى احد فيه النار واذا اخذت فتيلة مدهونة وشدّت على راس خشبة طويلة وادخلت الغار اشتعلت الفتيلة وتخرج مشتعلة ، وبها جبل بقرب الجبل الذى سبق ذكره ترى على قلّته النار مشتعلة بالليل وبالنهار يصعد منه دخان عظيم ، وبها جبل عليه عينان بينهما مقدار شبرين ينبع من احداهما ماء حارّ ومن الاخرى ماء بارد ذكرهما صاحب تحفة الغرايب وقال امّا الحارّ فلو رميت فيه اللحم ينطبخ وامّا البارد فيصعب شربه لغاية برودته ، وبها جبل شلير لا يفارقه الثلج لا صيفاً ولا شتاء وهو يرى من اكثر بلاد الاندلس لارتفاعه وشموخه وفيه اصناف الفواكه من التفاح والعنب والتوث والجوز والفندق وغير ذلك والبرد به شديد جدًّا قال بعض المغاربة وقد اجتاز بشلير فوجد الم البرد

شعر

يحلّ لنا ترك الصلوة بارضكم وشرب الحميا وهى شىء محرّم

فرارًا الى نار الجحيم فانها اخفّ علينا من شلير وارحم

اذا هبّت الريح الشمال بارضكم فطوبى لعبد فى الظى يتنعّم

اقول ولا اخشى على ما اقوله كما قال قبلى شاعر متقدّم

فان كنت يوماً فى جهنّم مدخلى ففى مثل ذاك اليوم طاب جهنّم ،

وبها جبل الكحل انه بقرب مدينة بسطة قالوا اذا كان اول الشهر اخذ الكحل يخرج من نفس الجبل وهو كحل اسود لا يزال كذلك الى نصف الشهر نقص الكحل ولا يزال الذى خرج يرجع الى تمام الشهر ، وبها نهر ابره قال احمد بن عمر العذرى صاحب المسالك والممالك الاندلسية تخرج هذا النهر من عين يقال لها فونت ايبره ومصبّه فى البحر الشامى بناحية طرطوشة وامتداده مايتا ميل وعشرة اميال يوجد فيه صنف من السمك عجيب يقال

له الترحنة لا يوجد فى غيره البتة وهو سمك [b]ابيض ليس له الا شوكة واحدة كلّ ذلك عن العذرى صاحب الممالك والمسالك الاندلسية، وبها نهر أنّه مخرجه من موضع يعرف [c]بفجّ العروس ثم يغيض بحيث لا يبقى له اثر على وجه الارض ويخرج بقرية من قرى قلعة رباح يقال لها أنّه ثم يغيض ويجرى تحت الارض ثم يبدو هكذا مراراً فى مواضع شتّى الى ان يغيض بين ماردة وبطليوس ثم يبدو وينصبّ فى البحر المحيط وامتداده ثلثماية وعشرون ميلاً كلّ ذلك عن العذرى۞

أنقرة مدينة مشهورة بارض الروم تقول العجم انكورية غزاها الرشيد وفتحها قال بسيل الترجمان كنت مع الرشيد لمّا فتحها رايت على باب الحصن كتابة باليونانية فجعلت انقلها والرشيد ينظر الىّ فاذا هى بسم الله الرحمن الرحيم الملك الحقّ المبين يا ابن آدم غافص الفرصة عند امكانها وكلّ الامور الى واليها ولا يحملنّك افراط السرور على ما ثمّ ولا تحملنّ على نفسك همّ يوم لم ياتك فانه ان لم يات من اجلك يات الله برزقك فيه ولا تكن اسوة للمغرورين فى جميع المال فكم قد راينا من جمع لبعل حليلته على ان يعتبر المرء على نفسه توفير الخوان غيره، وحكى ان فى زمن المعتصم تعدّوا على رجل من اهل العراق بارض انقرة ينادى يا معتصماه فقالوا اصبر حتى ياتى المعتصم على الابلق ينصرك فوصل هذا القول الى المعتصم فامر بشرى كلّ فرس ابلق فى مملكته وذهب الى الروم ونهب انقرة وكان على باب مدينتها مصراعان من الحديد مفرط الطول والعرض حملهما الى بغداد وهما الان على باب العامة باب من ابواب حرم الخلافة۞

باب الابواب مدينة عجيبة على صفة بحر الخزر مبنية بالصخور وهى مستطيلة يصيب ماء البحر حايطها طولها مقدار ثلثى فرسخ وعرضها غلوة سهم عليها ابواب من الحديد ولها ابراج كثيرة على كل برج مسجد للمجاورين والمشتغلين بالعلوم الدينية وعلى السور حرّاس تحرس من العدوّ بناها انوشروان كسرى الخير وهى احد الثغور العظيمة لانها كثيرة الاعداء من الذين حفّوا بها من امم شتّى والى جانب المدينة جبل ارعن يعرف بالذنب يجمع على قلّته كل سنة حطب كثير ليشعلوا فيه النار اذا احتاجوا الى انذار اهل ارّان وآذربيجان وارمينية بمجى العدوّ وكانت الاكاسرة شديدة الاهتمام بهذا المكان لعظم خطره وشدّة خوفه، حكى ابو العباس الطوسى ان الخزر

b) *b* عريض c) *b* بفح, *c* نفح

كانت تعبر على ملك فارس حتى وصلوا الى همذان والموصل فلمّا ملك انوشروان بعث الى ملك الخزر وخطب اليه ابنته على ان يزوّجه ابنته ويتفرّغان لاعدائهما فاجابه الى ذلك فعمد انوشروان الى جارية من جواريه نفيسة فوجّه بها الى ملك الخزر على انها ابنته وحمل معها ما يحمل مع بنات الملوك واهدى خاقان ملك الخزر الى انوشروان ابنته فلمّا وصلت اليه كتب الى خاقان لو التقينا اوجبنا المودة بيننا فاجابه الى ذلك فالتقيا واقاما اياماً وانوشروان امر قايداً من قوّاده يختار ثلثماية رجل من اشدّاء اصحابه فاذا هدأت العيون اغار على عسكر الخزر يحرق ويعقر ويرجع الى مكانه ففعل فلما اصبح بعث خاقان الى انوشروان ان اتيت عسكري البارحة فبعث اليه انوشروان انه لم يات من قبلنا فابحث وانظر ففعل ولم يقف على شيء ثم امهله اياماً وعاد لمثلها حتى فعل ثلث مرّات وفي كلّها يعتذر فدعا خاقان قايداً من قوّاده وامره بمثل ما امر به انوشروان فلمّا فعل ارسل انوشروان ما هذا استبيح عسكري الليلة فارسل اليه خاقان يقول ما اسرع ما ضجرت فقد عمل مثل هذا بعسكري ثلث مرّات وانما فعل بك مرّة واحدة فبعث اليه انوشروان يقول ان هذا عمل قوم يريدون افساد ما بيننا وعندي راى ان قبلته وهو ان تدعني ابني بيني وبينك حايطاً واجعل عليه ابواباً فلا يدخل بلادك الّا من تريد ولا يدخل بلادي الّا من اريد فاجابه الى ذلك وانصرف خاقان الى مملكته واقام انوشروان وشرع في بناء حايط من الصخر والرصاص وجعل عرضه ثلثماية ذراع وعلاه حتى لحقه برؤس الجبال ثم قاده في البحر فيقال انه نفخ في الزقاق وبنى عليها حتى استقرّت على الارض ثم رفع البناء حتى استوى مع الذي على الارض في عرضه وارتفاعه فجعل احد طرفيه في البحر واحكمه وقد مدّه سبعة فراسخ الى موضع اشب وهو جبل وعر لا يتهيّأ سلوكه وبنى بالحجارة المهندمة نقل اصغرها خمسون رجلاً واحكمها بالرصاص والمسامير وجعل في هذه السبعة فراسخ سبع مسالك على كلّ مسلك مدينة ورتب فيها قوماً من مقاتلة الفرس على كلّ مدينة ماية رجل يحرسونها بعد ان كان محتاجاً الى ماية الف رجل ثم نصب سريره على القيد الذي صنعه على البحر وسجد شكراً لله على ما تمّ على يده وكفاه شرّ الترك وهجومهم واستلقى على ظهره وقال الان استرحت ومدينة باب الابواب من تلك المدن والعجم يسمّونه دربند، وبها صور مطلسمة لدفع الترك وكان عساكر الترك لا تزال تاتي من تلك الجهة وتنهب بلاد ايران فلما بنى انوشروان ذلك السدّ وطلسمه لم يذكر ان دخل الترك من تلك الجهة

بلاد ايران منها صورة اسدين على حايط باب الجهاد فوق اسطوانتين من حجر واسفل منهما حجران على كلّ حجر تمثال لبوّتين وبقرب الباب صورة رجل بين رجليه صورة ثعلب فى فمه عنقود عنب لعلّه لدفع الثعلب عن اعنابهم والى جنب المدينة صهريج له درجات ينزل بها الى الصهريج منها اذا قلّ ماؤه وعلى جنبى الدرجة صورتا اسدين من حجارة يقولون انهما طلسم اتّخذ للسور ما دام باقياً لا يصيب المدينة من الترك آفة، وخارج المدينة تلّ عليه مسجد فى محرابه سيف يقولون انه سيف مَسْلَمة بن عبد الملك بن مروان يزوره الناس لا يزار الّا فى ثياب بيض فمن قصده فى ثياب مصبوغة جاءت الامطار والرياح وكاد يهلك ما حول التلّ وعليه حُفّاظ يمنعون من يذهب اليه بالثياب المصبوغة وبقرب هذا التلّ عين يخرج الناس اليها كلّ ليلة جمعة فيرون فى بعض ناشية الليل فى تلك العين ضياء ونوراً حتى تبيّن لهم الحصى والحجر ويسمّون تلك العين الثواب ۞

بنم حصن منيع بناحية فرغانة به معدن الذهب والفضّة والنوشادر الذى يحمل الى ساير البلاد وهو فى جبل شبه غار قد بنى عليه بيت يستوثق من بابه وكواه يرتفع منه بخار شبيه بالدخان فى النهار وبالنار فى الليل فاذا تلبّد هذا البخار يكون منه النوشادر ولا يتهيّأ لاحد ان يدخل هذا البيت من شدّة حرّها الّا ان يلبس لبوداً يرطّبها بالماء ثم يدخله كالمختلس فياخذ ما يقدر عليه ويسرع الخروج ۞

بجانة مدينة بالاندلس بقرب المرية بها جمّة غزيرة الماء يقصدها الزمنى ويسكنون بها واكثر من يواظب عليها يبرا من زمانته وبها فنادق مبنية الحجارة لسكان قاصدى تلك الجمّة وربّما لم يوجد بها المسكن لكثرة قاصديها وعلى الجمّة بيتان احدهما للرجال وهو على الجمّة نفسها والاخر للنساء يدخله الماء من بيت الرجال وقد بنى بيت ثالث مفروش بالرخام الابيض ياتيه الماء من قناة ويختلط بماء الجمّة حتى يصير فاتراً ويدخله من لا يستطيع دخول ماء الجمّة وتخرج فضلتها تسقى الزروع والاشجار ۞

بخارا مدينة عظيمة مشهورة بما وراء النهر قديمة طيبة قال صاحب كتاب الصور لم ار ولا بلغنى ان فى جميع بلاد الاسلام مدينة احسن خارجاً من بُخارا بينها وبين سمرقند سبعة ايّام وسبعة وثلثون فرسخاً فى بلاد الصغد احدى متنزّهات الدنيا ويحيط ببناء المدينة والقصور والبساتين والقرى المتّصلة بها سور يكون اثنى عشر فرسخا فى مثلها بجميع الابنية والقصور والقرى

والقصبة فلا يرى فى خلال ذلك قفار ولا خراب ومن دون ذلك السور على خاص القصبة وما يتّصل بها من القصور والمحالّ والبساتين الّتى تعدّ من القصبة ويسكنها اهل القصبة شتاء وصيفا سور آخر نحو فرسخ فى مثله ولها مدينة داخل هذا السور يحيط بها سور حصين، روى حُذَيْفة بن اليمان عن رسول الله صلعم ستفتح مدينة خلف نهر يقال له جيحون يقال لها بخارا محفوفة بالرحمة ملفوفة بالملايكة منصور اهلها النايم فيها على الفراش كالشاهر سيفه فى سبيل الله وخلفها مدينة يقال لها سمرقند فيها عين من عيون الجنّة وقبر من قبور الانبياء وروضة من رياض الجنّة يحشر موتاها يوم القيمة مع الشهداء، وفى الحديث ان جبرئيل عم ذكر مدينة يقال لها فاخرة وهى بخارا فقال صلعم لم سُمّيت فاخرة فقال لانها تفتخر يوم القيمة على المدن بكثرة شهدائها ثم قال اللهم بارك فى فاخرة وطهّر قلوبهم بالتقوى واجعلهم رُحَماء على امّتى فلهذا يقال ليس على وجه الارض ارحم للغرباء منهم، ولم يزل بخارا مجمع الفقهاء ومعدن الفضلاء ومنشأ علوم النظر وكانت الرياسة فى بيت مبارك يقال لرئيسها خواجه امام اجلّ والى الان نسلهم باقٍ ونسبهم ينتهى الى عمر ابن عبد العزيز بن مروان وتوارثوا تربية العلم والعلماء كابرًا عن كابر يرتبون وظيفة اربعة الف فقيه ولم تر مدينة كان اهلها اشدّ احترامًا لاهل العلم من بخارا، ينسب اليها الشيخ الامام قدوة المشايخ محمد بن اسمعيل البخارى صاحب الصحيح الذى هو اقدم كتب الاحاديث كان وحيد عصره وفريد دهره حكى انه لمّا جمع هذا الكتاب بحسنه وصحّته اراد ان يسمع منه احد حتى يروى عنه بعد موته فما كان احد يوافقه ان يسمع منه ذلك حتى ذهب الى شخص يعمل طول نهاره على بقر فقال له انا اقرا هذا الكتاب وانت تسمعه منّى فلعلّه ينفعك بعد ذلك وكان الشيخ يقرا كتاب الصحيح والبقر يعمل والفربرى يسمع منه حتى اسمعه جميع الكتاب فلهذا ترى كلّ من يروى صحيح البخارى يكون روايته عن الفربرى، وينسب اليها ابو خالد يزيد بن هرٰون كان اصله من بخارا ومقامه بواسط العراق حكى عاصم بن على ان يزيد ابن هرون كان اذا صلّى العشاء لا يزال قائمًا حتى يصلّى الغداة بذلك الوضوء وداوم على ذلك نيفاً واربعين سنة وحكى ابو نافع ابن بنت يزيد بن هرون قال كنت عند احمد بن حنبل وكان عنده رجل قال رايت يزيد بن هرون فقلت يا ابا خالد ما فعل الله بك قال غفر لى وشفعنى وعاتبنى فقلت له فيما عاتبك قال قال لى يا يزيد اتحدث عن جرير بن عثمان فقلت يا ربّ ما علمت

منه الّا خيراً فقال انه كان يبغض ابا الحسن على بن ابى طالب رضه، وحكى آخر قال رايت ابن هرون فى المنام فقلت له هل اتاك منكر ونكير قال اى والله وسالانى من ربّك وما دينك ومن نبيّك فقلت المثلى يقال هذا وانا يزيد بن هرون اعلم الناس هذا سبعين سنة فقال صدقت نم نومة العروس توفى يزيد ابنْ هارون بواسط سنة ست ومايتين عن سبع وثمانين سنة ❀

بذ كورة بين ارّان وآذربيجان كثيرة الضباب قلّما تصحو السماء بها منها كان مخرج بابك الخرّمى فى ايام المعتصم بالله بها موقف رجل لا يقوم احد فيه يدعو الله تعالى الّا استجيب له ومنها يتوقّعون خروج المهدى وذكر ان تحته نهر عظيم ان اغتسل فيه صاحب الحمّى العتيقة ذهب حمّاه ❀

بردعة مدينة كبيرة بارّان اكثر من فرسخ فى فرسخ انشاها قباذ الملك وهى خصبة نزهة كثيرة الثمار وبها القرنفل والفندق والشاهبلوط وبها صنف من الفواكه يقال له الدرقال على قدر الغبيراء حلو الطعم لا يوجد فى شىء من غير هذا الموضع وبقربها نهر الكرّ يصاد منه الشورماهيج ويحمل منها الى ساير البلاد وبها بغال فاقت بغال جميع النواحى فى حسنها وصحّة قوائمها وبها سوق الكركى يقام كلّ يوم احد على باب الاكراد مقدار فرسخ فى فرسخ يجتمع الناس اليه من كلّ وجه وأُوبَ اليه للتجارة وهذه كانت صفتها القديمة وامّا الان فاستولى عليها الخراب الا ان آثار الخير بها كثيرة وباهلها صعلكة ظاهرة ومثل هذا يذكر للاعتبار فسبحان من يحيل ولا يحال ويزيل ولا يزال ❀

بسطة مدينة بالاندلس بقرب جيان كثيرة الخيرات بها بركة تعرف [a]بالهوتة فيها ما بين وجه الماء الى الارض نحو قامة لا يعرف لهذه البركة قعر اصلاً، قال احمد بن عمر العذرى بين بسطة وبياسة غار يسمّى بالشيمة لا يوجد قعره وبناحية بسطة جبل يعرف بجبل الكحل اذا كان اول الشهر يبرز من نفس الجبل كحل اسود ولا يزال كذلك الى منتصف الشهر فاذا زاد على النصف نقص الكحل ولا يزال يرجع الى آخر الشهر ❀

بلقوار قرية من قرى تدمير بارض الاندلس بها حمّة شريفة حسنة عليها ديماس للرجال وآخر للنساء واصل العين فى ديماس الرجال يخرج منها ماء غزير يفضل عن حاجة الديماسين ويسقى زرع القرية ❀

بلنسية مدينة قديمة بارض الاندلس ذات خطّة فسيحة جمعت خيرات البر والبحر والزرع والضرع طيبة التربة ينبت بها الزعفران ويزكونها ولا

[a]) بالهوبة c

ينبت فى جميع ارض الاندلس الّا بها كارض روذراور بارض الجبال ✿

بيضاءُ مدينة بالاندلس متقنة البناء والاحجار بالحجر الابيض المهندم قالوا انها من بناء الجنّ بنوها لسليمان بن داود عم من عجايبها ان لا يرى بها حية ولا عقرب ولا شىء من الهوام الموذية حكى محمد بن عبد الرحمن الغرناطى ان برستاقها صنفاً من العنب وزن الحبّة منها عشرة مثاقيل ✿

بيلقان مدينة كبيرة مشهورة ببلاد ارّان حصينة ذات سور عالٍ بناها قباذ الملك قالوا ليس بها ولا فى حواليها حجر واحد ولمّا قصدها التتر وراوا حصانة سورها ارادوا خرابه بالمنجنيق فما وجدوا حجراً يرمى به الحايط وراوا اشجاراً من الدلب عظاماً قطعوها بالمناشير وتركوا قطاعها فى المنجنيق ورموا بها السور حتى خربوا سورها ونهبوا وقتلوا والان عادت الى عمارتها ، ينسب اليها مجير البيلقانى كان رجلاً فاضلاً شاعراً وصل الى اصفهان وذكر فى شعر له ان اهل اصفهان عُمْى فسمع رئيس اصفهان ذلك وامر لكلّ شاعر فى اصفهان ان يقول فيه شيئًا ففعلوا فجمعها فى مجلد وبعثه اليه ✿

تركستان اسم جامع لجميع بلاد الترك وحدّها من الاقليم الاول ضاربا فى المشرق عرضاً الى الاقليم السابع واكثرهم اهل الخيام ومنهم اهل القرى وسنذكر بلادهم وقبايلهم فى الاقليم السادس ان شاء الله تعالى وانهم سُكّان شرقى الاقاليم كلّها من الجنوب الى الشمال ممتازة عن جميع الامم بكثرة العدد وزيادة الشجاعة والجلادة وصورة السباع عراض الوجوه فطس الانوف عبل السواعد ضيق الاخلاق والغالب عليهم الغضب والظلم والقهر واكل لحوم الحيوانات لا يريدون لها بدلاً ولا يراعون فيها نضجاً ولا يرون الّا ما كان اغتصاباً كما هو عادة السباع وليس عيشهم الّا شنّ غارة او طلب ظبى نافر او طير طاير حتى اذا ظنّ بهم الكلال رايتهم على نشاطهم الاول فى ركض الخيل وتسنّم الجبال وحسبك ما ترى من كبر همّتهم ان احدهم اذا سبى لا يرضى ان يكون زعيماً او متقدّماً لعسكر سيّده بل يريد انتزاع الملك من سيّده والقيام مقامه ، حكى بعض التجار قال خرج من خوارزم قفل عظيم فلمّا ذهبوا اياماً وبعدوا عن خوارزم ساروا ذات يوم فلمّا نزل القوم راوا مماليكهم الترك خرجوا عن وسط القوم وكان عددهم اكثر من عدد التجار يرمون القوم بالنشاب قالوا ما شانكم قالوا نريد نقتلكم وناخذ هذه الاموال نشترى منها الخيل والسلاح ونمشى الى خدمة السلطان فقال القوم لهم انتم لا تحسنون بيع هذا القماش فاتركوه معنا حتى نحسن نشترى لكم منها الخيل والسلاح ونجعل احدكم

اميراً ويمشون الى خدمة السلطان فخدعوهم وبعثوا الى خوارزم من يخبر شحنة خوارزم بالحال فما كان الّا اياماً قلايل حتى وصل الشحنة قبض على المماليك وردّ القفل الى خوارزم وصلب المماليك ونادى فى خوارزم ان لا يشترى من التجار احد مملوكاً رجلاً وحسبك من غلبتهم فى الامور وصعوبة جانبهم قوله صلعم اتركوا الترك ما تركوكم والترك ليسوا من الديانات فى شىء فمنهم عبدة الكواكب ومنهم عبدة النيران ومنهم من على مذهب النصارى ومنهم مانوية ومنهم ثنوية ومنهم سحرة وصنعتهم الحرب والطعن والضرب الذى هو صنعة المريخ فانه صاحبهم ٭ وحكى ان هشام بن عبد الملك بعث رسولاً الى ملك الترك يدعوه الى الاسلام قال الرسول دخلت عليه وهو يتخذ بيده سرجاً قال للترجمان من هذا فقال انه رسول ملك العرب فامرنى الى بيت كثير اللحم قليل الخبز ثم بعد ايام استدعانى وقال ما بغيتك فتلطّفت له وقلت ان صاحبى يريد نصيحتك ويرى انك فى ضلال يريد ان تدخل فى دين الاسلام فقال ما الاسلام فاخبرته باركانه وشرايطه وحلاله وحرامه فتركنى اياماً ثم ركب ذات يوم مع عشرة انفس ومع كلّ واحد لواء وحملنى معه فضينا حتى صعدنا تلّاً وحول التلّ غيضة فلمّا طلعت الشمس امر واحدًا من اوليك ان ينشر لواءه ففعل فوافى عشرة الاف فارس متسلّحين ثم امر غيره فما زال واحد بعد واحد ينشر لواءه وياتى عشرة آلاف حتى صار تحت التلّ مائة الف مدجّج ثم قال للترجمان قل لهذا الرسول ارجع الى صاحبك واخبره ان هولاء ليس فيهم اسكاف ولا حجّام ولا خيّاط فاذا اسلموا التزموا الشرايط للاسلام فمن اين ماكلهم ٭

وحكى داود بن منصور البانغيسى وكان رجلاً صالحاً قال اجتمعت بابن ملك الغُزّ فوجدته رجلاً ذا فهم وعقل وذكاء واسمه ⁽ᵉ⁾لقيق بن جثومة وقلت له بلغنا ان الترك يجلبون المطر والثلج متى شاءوا كيف سبيلهم الى ذلك فقال الترك احقر واذلّ عند الله تعالى من ان يستطيعوا هذا الامر والذى بلغك حقّ وانا احدّثك به بلغنى ان بعض اجدادى راغم اباه وكان ابوه ملكاً فاتّخذ لنفسه اصحاباً وموالى وغلماناً وسار نحو المشرق يغير على الناس ويصيد ما ظهر له فانتهى به المسير الى الموضع ذكر اهله ان لا مسير له بعده وكان عندهم جبل تطلع الشمس من وراءه وتحرق كلّ شىء وقعت عليه وكان سكّانها فى الاسراب تحت الارض والغيران فى الجبال بالنهار واما الوحش فتلتقط حصى

e) *a* لقيف بن جثامة

هناك قد الهمها الله تعالى معرفتها فتاخذ كلّ وحشية حصاة فى فيها وترفع راسها الى السماء فتظلّها غمامة عند ذلك تحجب بينهما وبين الشمس قال فقصد اصحاب جدّى حتى عرفوا ذلك الحجر فحملوا منه معهم ما قدروا الى بلادنا فهو معهم الى الان فاذا ارادوا المطر حركوا منه سيئًا فينشا الغيم ويوافى المطر وان ارادوا الثلج زادوا فى تحريكها فيوافيهم الثلج والبرد فهذه قصّة المطر والحجر وليس ذلك من حيلة الترك بل من قدرة الله تعالى، وحكى اسمعيل بن احمد السامانى وكان ملكًا عادلًا غازيًا قال غزوت الترك ذات مرّة فى عشرين الف فارس من المسلمين فخرج علىّ منهم ستّون الفًا فى السلاح الشاك فواقعتهم اياماً وانى ليوماً فى قتالهم اذ جاءنى قوم من ممالیکی الاتراك وقالوا ان لنا فى معسكر الكفّار قرابات وقد انذرونا بموافاة فلان وانه ينشى السحاب والمطر والثلج والبرد وقد عزم ان يمطر علينا غداً برداً عظيمًا ما لا يصيب الانسان الّا يقتله فانتهرتهم وقلت هل يستطيع هذا احد من البشر فلمّا كان الغد وارتفع النهار نشأت سحابة عظيمة من جبل كنت مستنداً اليه بعسكرى ولم تزل تتنشّر حتى اظلّت عسكرى فهالنى سوادها وما رايت فيها من الهول وما سمعت من الاصوات المزعجة فعلمت انها .فتنة فنزلت عن دابّتى وصلّيت ركعتين والعسكر يموج بعضهم فى بعض ثم دعوت الله تعالى مغفّرا وجهى بالتراب وقلت اللهم اغثنا فان عبادك يضعفون عن محنتك وانى اعلم ان القدرة لك وان النفع والضرّ لا يملكهما الّا انت اللهم ان هذه السحابة ان امطرت علينا كانت فتنة للمومنين وسطوة للمشركين فاصرف عنّا شرّها بحولك وقوّتك يا ذا الحال والقوّة قال واكثرت من الدعاء رغبة ورهبة الى الله تعالى ووجهى على التراب فبينا انا كذلك اذ بادر الىّ الغلمان يبشرونى بالسلامة واخذوا بعضدى ينهضونى وكنت ثقيلاً من عدّة الحديد فرفعت راسى فاذا السحابة قد زالت عن عسكرى وقصدت عسكر الترك وامطرت برداً عظيماً فاذا هم يموجون وتنفر دوابّهم وما وقعت بردة على احد الّا اوهنته او قتلته فقال اصحابى نحمل عليهم فقلت لا فان عذاب الله ادهى وامرّ فمات منهم خلق كثير ولم يفلت الّا القليل فلمّا كان من الغد دخلنا معسكرهم فوجدنا من الغنائم ما شاء الله فحملناها وحمدنا الله تعالى على السلامة،

بها جبل زانك قال صاحب تحفة الغرايب بارض تركستان جبل به جمع من اهل بيت يقال لهم زانك وهم اناس ليس لهم زرع ولا ضرع وفى جبالهم معدن الذهب والفضّة فربّما توجد قطعة كراس شاة فمن اخذ القطاع الصغار تمتّع

بها ومن اخذ من الكبار يغشو الموت فى كلّ بيت فيه تلك القطعة فان ردّها الى مكانها ينقطع عنهم الموت ولو اخذها الغريب لا يضرّه شیء، وبها جبل النار هذا الجبل بارض تركستان فيه غار شبه بيت كبير كل دابّة تدخله تموت فى الحال لشدّة وهج النار فى ذلك البيت، وبها جبل كيلسيان ذكر صاحب تحفة الغرايب ان بهذا الجبل موضعًا كلّ طير طار مسامتـاً له يقع فى الحال ميّتاً فيرى حوله من الحيوانات الميّتة ما شاء الله، وبها جبل ذكره ابو الريحان الخوارزمى فى كتابه المسمّى بالآثار الباقية ان بارض الترك جبلاً اذا اجتاز عليه الغنم شدّت ارجلها بالصوف لئلّا تصطكّ حجارة فيعقبها المطر، وبها معدن البلخش ومعدن اللازورد والبيجادق من خصايصها المسك الذكى الرايحة والسنجاب والسمور والقاقم والفنك والثعالب السود والارانب البيض والبزاة الشهب والخز البشب والخيل الهماليج والرقيق الروقة، وحكى بعض التجار ان بارض الترك موضعاً يزرع فيه نوع من الحبّ فيأتى بثمرة كالبطيخ فاذا ظهرت ثمرته يزرع حولها شیء من الحشيش اللين حتى يكون عند ادراك الثمرة الحشيش موجوداً فعند ذلك تنشق الثمرة ويخرج منها راس حمل وجعل يرعى من ذلك الحشيش الذى بقربه اياماً حتى يقوى ويخرج من ذلك القشر وقد حدث من راى من هذا الغنم وقال انه لا يخالف الغنم الّا بطول القوائم وفقد الالية فان عند اليتها شبه ذنب وتحدّث به كثير من التجار الذين اسفارهم الى ارض الترك والله الموفق

تفليس مدينة حصينة لا اسلام وراءها بناها كسرى انوشروان وحصنها اسحق بن اسمعيل مولى بنى أُميّة يشقّها نهر الكُرّ اهلها مسلمون ونصارى من احد جانبى الكرّ يؤذنون ومن الجانب الاخر يضربون بالناقوس وذكروا ان المدينة كانت مسقّفة بالصنوبر فلمّا ارسل المتوكّل اليها بغا لقتال اسحق بن اسمعيل فخرج اسحق لمحاربة بغا فامر بغا النفاطين فرموا المدينة بالنار واحرقوها فاحترقت المدينة كلّها لانها كانت من خشب الصنوبر وهلك خمسون الف انسان، ومن عجايبها حمّام شديد الحرارة لا توقد ولا يستقى لها ماء لانها بنيت على عين حارّة وذكر بعض التجار ان هذا الحمام يختصّ بالمسلمين لا يدخلها كافر البتة، والملّة النصرانية بها ظاهرة والمدينة فى ايالتهم وبها من الصوامع والبيع والدينار الذى يسمونه پرپره وهو دينار حسن مفروغ مقعّر عليه كتابة سريانية وصورة الاصنام كلّ دينار مثقال ذهب جيد لا يقدر احد على التلبيس به وانه نقد بلاد الابخاز وضرب ملوكهم، ويجلب من تفليس

الزيبق والخلنج والعبيد والدواب الغزّة وانواع اللبود والاكسية والبسط الرقيقة والفرش والصوف الرفيع والخزّ وما شابه ذلك۞

جرجانية قصبة ناحية خوارزم مدينة عظيمة مشهورة على شاطئ جيحون من امهات المدن جامعة لاشتات الخيرات وانواع المسرّات جاء فى فضايلها ما ذكره الزمخشرى فى كتابه ربيع الابرار عن ابن مسعود عن النبى صلعم انه قال ليلة اسرى بى رايت على السماء الرابع قصراً مزخرفاً حواليه قناديل من نور قلت يا جبرئيل ما هذا القصر المزخرف قال هذا رباط ستفتحه امّتك بارض خراسان حول جيحون قلت وما جيحون قال نهر بارض خراسان من مات حول ذلك النهر على فراشه قام يوم القيمة شهيداً قلت يا جبرئيل ولم ذاك قال لهم عدوّ يقال له الترك شديد كلبهم قليل سلبهم من وقع فى قلبه فزعة منهم قام شهيداً يوم القيمة من قبره مع الشهداء، وعن الحسن مدينة بالمشرق يقال لها خوارزم على شاطئ نهر يقال له جيحون ملعون الجانبين الّا وان تلك المدينة محفوفة مكفوفة بالملايكة تهدى الى الجنّة كما تهدى العروس الى بيت زوجها يبعث الله تعالى منها ماية شهيد كلّ شهيد منهم يعدل شهيد بدر، وجرجانية مدينة عظيمة كثيرة الاهل واهلها كلّهم اجناد حتى البقّال والقصّاب والخبّاز والحايك، وحكى ان السلطان محمد بن تكش اوقع به الخطا فى بعض وقايعه وقتلوا من المسلمين مقتلة عظيمة وما فلت منهم الّا السلطان فى نفر يسير فدخل البلد لَيْلًا لئلّا يرى الناس قلّة عدده وركب اول النهار بثلثين الف فارس وذهب الى وجه العدوّ، واهل جرجانية كلّهم معتزلة والغالب عليهم ممارسة علم الكلام حتى فى الاسواق والدروب يناظرون من غير تعصّب بارد فى علم الكلام واذا راوا من احد التعصّب انكروا عليه كلّهم وقالوا ليس لك الّا الغلبة بالحجّة واياك وفعل الجهال، واهلها اهل الصناعات الدقيقة كالحدّاد والنجّار وغيرهما فانهم يبالغون فى التدقيق فى صناعاتهم والسكاكون يعملون الالات من العاج والابنوس لا يعمل فى غير خوارزم الّا بقرية يقال لها طَرْق من اعمال اصفهان ونساؤها يعملون بالابرة صناعات مليحة كالخياطة والتطريز والاعمال الدقيقة، وحكى ان السبب فى بناء هذه المدينة ان بعض الملوك غضب على جمع من اصحاب مملكته فامر بنفيهم الى موضع بعيد عن العمارات فنفوهم الى هذا المكان وتركوهم وكان موضعاً منقطعاً عن البلاد لا زرع بها ولا ضرع فلمّا كان بعد مدّة جرى ذكرهم عند الملك فامر بكشف خبرهم فجاءوا اليهم فوجدوهم قد بنوا اكواخاً وينفوّتون بصيد السمك وكان عندهم حطب كثير

فقالوا لهم كيف حالكم قالوا لنا هذا السمك وهذا الحطب فسمّى الموضع خوارزم لان بلغتهم خوار اللحم ورزم الحطب فالملك بعث اليهم اربعماية جارية من سبى الترك على عدد الرجال المنفيين فتوالدوا وتناسلوا فلهذا ترى صورهم صور الاتراك وطباعهم طباع الترك وفيهم جلادة وقوّة فعمروا ذلك الموضع حتى صار من احسن بلاد الله تعالى واكثرها عمارة حتى لم ير بها خراب فانها مع ما هى عليه من سباخة ارضها وكثرة برودها متّصلة العمارة متقاربة القرى كثيرة القصور والبيوت وقلّما يقع النظر فى رستاقها على الارض لا عمارة فيها هذا مع كثرة الاشجار والغالب عليهــا التوث والخلاف لاجل دود القزّ فان لهم يدًا باسطة فى تربيتهــا والخلاف لاجل العمارات فان عماراتهم من الاخصاص والخلاف لان ارضها كثيرة البزوز لا تحتمل البنــاء الثقيل فان المــاء ينبع اذا حفرت ذراعين وبها زحمة وغلبة شديدة من كثرة الناس حتى لا فرق بين اسواقهــا ورستاقها على المارّين ، واما البرد فانه شديد عندهم جدًّا حتى ان الانســان اذا اراد اكرام غيره يقول بت عندنا فان عندنا نارًا طيبة وقد لطف الله تعالى بهم برخص الحطب يكون حمل عجلة بدرهمين والغريب اذا خرج من بيتــه اول النهار مكشوف الوجه يضرب البرد وجهه فيسقط انفه واما اهل المدينة فقد عرفوا ذلك فلا يخرجون الّا مستورى الوجه ، ومن عجايبها زراعة البطليخ فان المدينة تحيط بها رمال سايلة ثمانون فرسخاً فى ثمانين فرسخاً شبه الرمال التى دون ديار مصر تنبت شوكًا طويل الابر يقال له بالعجمية اشترغــاز وهو الشوك الذى يقع عليه الترنجبين بارض خراسان فاذا كان اوان زرع البطليخ يذهب اهل خوارزم اليهــا وتحجّر كلّ احد قطعة من الارض اى مقدار شــاء لا ملك لاحد فيها ويشقّ اصول هذا الشوك وقضبانه ويدع فيها بزر البطليخ ويتركها فان البزر ينبت فيها بنداوة الشوك ولا يحتاج اصحابها الى السقى ولا الى شى. من اعمال الزراعة فاذا كان اوان البطليخ ذهبوا اليهــا وراوا وجه الارض ممتلية من البطليخ الذى لا يوجد مثله فى شىء من البلاد حلاوة وطيبــاً ويكــون رخيصًا جدًّا لكثرتها وقلّة مؤنتها وقد يقدّد ويحمل الى البلاد للهدايا ❊

جنبذق قرية من اعمال المراغة بينهــا وبين قلعة روبين دز فرسخ بهــا بير عجيبة يخرج منها حمام كثير فنصب على راس البير شبكة يقع فيها من الحمام ما شاء الله وهى بير لا يدرى قعرها حكى بعض فقهاء المراغة انهم ارسلوا فيهــا رجلاً ليعرف حال الحمام فنزل حتى زاد الحبــال على خمسمــاية ذراع ثم خرج فاخبر انه لم ير شيئًا واحسّ بهواء قوّى وراى فى آخرها ضوء وشيئًا كثيرًا من

الحيوانات الموتى ☆

جنزة بلدة حصينة قديمة من بلاد ارّان من ثغور المسلمين لقربها من الكرج وهى مدينة كثيرة الخيرات وافرة الغلّات اهلها اهل السُنّة والجماعة اهل الصلاح والخير والديانة ولا يتركون احداً يسكن بلدهم اذا لم يكن على مذهبهم واعتقادهم حتى لا يشوش عليهم مذهبهم واعتقادهم والغالب عليهم ممارسة السلاح واستعمال الات الحرب لكونهم فى الثغر بقرب ارض الكفّار، بها نهر قردقاس مجيّه من حاجين ولاية الكرج يجرى ستّة اشهر وينقطع ستّة اشهر ومجيّه وقت معلوم وانقطاعه كذلك ولاهلها يد باسطة فى تربية دود القزّ وعمل الابريسم وابريسم جنزة يفوق ما لغيرها من البلاد حسناً، وفى نفس المدينة قناة ينزل اليها من طريقين احدهما موضع يعرف بباب المقبرة والاخر بباب البردعة يوخذ الماء من باب المقبرة ويجذب به الابريسم تزيد قيمته على الابريسم الذى يجذب بماء باب البردعة وان حملوا ماء باب المقبرة الى باب البردعة لا يفيد شيئًا وان حملوا ماء باب البردعة الى باب المقبرة يفيد ويخرج ابريسمه جيّداً، وبها قلعة هرك على مرحلة منها حولها رياض ومياه واشجار هواءها فى الصيف طيب يقصدها اهل جنزة فى الصيف لكل اهل بيت فيها موضع يقيم فيه حتى تنكسر سورة الحرّ ولاعيان جنزة بها دور حسنة وانها على نهر يقال له دروران والنهر ينزل من جبل يسمّى مرا ولا يزال عليه الضباب وهو شامخ جدًّا وذكروا ان كلّ من علا القلعة يرى الجبل ومن علا الجبل لا يرى القلعة وعلى هذا الجبل شجرة لها ثمرة يقال لها الموز ليس فى جميع الدنيا الّا بها وهى شبيهة بالتوث الشامى الا انها مدوّرة تنفع من امراض الكبد وعلى طرف دروران صخرة عظيمة مدوّرة شبه قلعة تسمّى سنك نيم دانك تصيبها نداوة مثل الصداء تخضب به الاطراف تفعل فعل الحنّاء ومن العجب ان هذه النداوة لا تعمل هذا العمل الّا اذا كان المختضب جالساً عليه فان حُمل الى موضع آخر لم يفد شيئًا وذكر ان الناس يحملون العرايس اليها اذا ارادوا ان يخضبوا اطرافهن ويجلب من جنزة الى ساير البلاد الابريسم الجيد والاطلس والثياب التى يقال لها الكنجى والعجم يسمّونها القطنى والعمايم الخزّ ونحوها، ينسب اليها ابو محمد النظامى كان شاعراً مفلقًا عارفًا حكيمًا له ديوان حسن واكثر شعره الهيات ومواعظ وحكم ورموز العارفين وكناياتهم وله داستان خسرو وشيرين وله داستان ليلى ومجنون وله مخزن الاسرار وهفت پيكر ولمّا نظم فخرى الجرجانى داستان ويس وارامين للسلطان طغرلبك

السلجوقى وانه فى غاية الحسن شعره كالمـاء الجـارى كانه يتكلّم بلا تعسّف وتكلّف اراد النظامى داستان خسرو وشيرين على ذلك المنوال واكثر فيها من الالهيات والحكم والمواعظ والامثال والحكايات الطيبة وجعله للسلطان طغرل بن ارسلان السلجوقى وكان السلطان مايلاً الى الشعر والشعراء فوقع عنده موقعـا عظيماً واشتهر بين الناس وكثرت نسخه، واما داستان ليلى ومجنون فطلب منه صـاحب شروان فقد نظمهـا له وكان فى فنّه عديم النظير توفى بقرب تسعين وخمسماية ۞

ختلان مدينة بارض الترك مشهورة حكى ان بهـا شعبـاً بين جبلـين قال صـاحب تحفة الغرايب ياتى فى كلّ سنة ثلثة ايام من ذلك الشعب فى وقت معلوم صيد كثير فاذا كان تلك الايام تمتلى دورهم وسطوحهم من الصيد ثم ينقطع الى سنة اخرى هكذا ذكره، ويجلب منها خيل هماليج ليس فى شىء من النواحى مثلها ۞

خلاط مدينة كبيرة مشهورة قصبة بلاد ارمينية ذات خيرات واسعة وثمرات يانعة بها المياه الغزيرة والاشجار الكثيرة واهلها مسلمون ونصارى وكلام اهلها العجمية والارمينية والتركية ذات سور حصين قصدهـا الكرج فى زمن الملك الكامل الاوحد ونزلوا عليها يحاصرونهـا وكان خارج المدينة نهر عليه قنطرة فاهل خلاط [f]نقضوها وستروها بشىء من الحشيش ليقع فيها من يجتاز عليها من الكرج وجلسوا تحت القنطرة منتظرين لمن يقع فيها حتى ياخذونه وكان لملك الكرج ويقال له الايوانى منجم فاضل جربه مراراً كان ذا حكم صحيح قال للايوانى اركب الان وحارب فانك فى آخر النهار تكون جالساً على سرير خلاط فقام ركب وهو سكران فاوّل من اجتاز فى القنطرة كان الايوانى وقع فى القنطرة اجتمعوا عليه واخذوه قال لا تقتلونى فانى انا الايوانى فحملوه الى خلاط واجلسوه على السرير فقال لهم ان كنتم تخلّصونى فافعلوا سريعاً قبل ان يمشى الخبر الى الكرج واقاموا مقامى احداً ولكم كلّ ما سالتم فطلبوا منه فكّ اسارى المسلمين كلّهم ومالاً عظيماً عمروا به سور خلاط وعاهدوا بالمهادنة سنين كثيرة وخلّصوه، ومن عجايبها بحيرتها التى يجلب منهـا السمك الطريخ الى جميع البلاد قال ابن الكلبى بحيرة خلاط من عجايب الدنيا فانهـا عشرة اشهر لا ترى فيهـا سمكة ولا ضفدعة وشهران فى السنة تكثر بها حتى تقبض باليد وتحمل الى ساير البلاد حتى الى بلاد الهند قيل انه لطلسم عمله بليناس الحكيم لقباذ

[f]) c يغطونها ويسترونها

الملك واما اهل خلاط فالفستق عندهم ظاهر وصنّاعها يعملون اقفالاً ما فى شىء من البلاد مثلها ٭

خوارزم ناحية مشهورة ذات مدن وقرًى كثيرة وسيعة الرقعة فسيحة البقعة جامعة لاشتات الخيرات وانواع المسرّات قال جار الله الزمخشرى بخوارزم فضايل لا توجد فى غيرها من ساير الاقطار وحصال محمودة لا تتّفق فى غيرها من الامصار قد اكتنفها اهل الشرك واطافت بها قبايل الترك فغزوا اهلها معهم دايم والقتال فيما بينهم قايم وقد اخلصوا فى ذلك نياتهم واحصوا فيه طوياتهم وقد تكفّل الله بنصرهم فى عامة الاوقات ومنحهم الغلبة فى كافة الوقعات وقد خصّها بجيحون وادٍ عسر المعبر بعيد المسالك غزير الماء كثير المهالك واهلها اصحاب قلوب جرية ونفوس ابية ولهم السداد والديانة والوفاء والامانة ودينهم محبّة الاخيار ومقت الاشرار والاحسان الى الغرباء والتعطّف على الضعفاء ومّما اختصّت به خوارزم انواع الرقيق الروقة والخيل الهماليج الفرهة وضروب الضوارى من البزاة والصقور واجناس الوبَر والوان الثياب وثمارها اطيب الثمار واشهاها والذها واحلاها وانماها وامراها وهواؤها اصحّ هواء وماؤها اعذب ماء وناهيك ببطّيخة لله لا يوجد مثلها انتهى كلام الزمخشرى ٭

بها نهر جيحون قال الاعمود نهر جيحون يعرف بجريسان يخرج من حدود بذخشان وينضمّ اليها انهار فى حدود الختل ووحش فيصير نهراً عظيماً وترتفع اليها انهار البُتم وانهار صغانيان وماء وحشاب الذى يخرج من بلاد الترك ويصير فى ارض وحش فى جبل هناك حتى يعبر قنطرة ولا يعلم فى الدنيا ماء فى كثرته يضيق مثل ضيقه فى هذا الموضع وهذه القنطرة هى الحدّ بين الختل وواشجرد ثم يمرّ على مدن كثيرة حتى يصل الى خوارزم ولا ينتفع شىء من البلاد به الّا خوارزم فانها تستقل عنه ثم ينحدر عن خوارزم وينصبّ فى بحيرة تسمّى بحيرة خوارزم بينها وبين خوارزم ستّة ايام ٭ وحكى ان جيحون مع كثرة مائه يجمد فى الشتاء وكيفية جموده انه اذا اشتدّ البرد وقوى كلبه جمد اوّلًا قطعًا ثم تسرى تلك القطع على وجه الماء وكلّما ماسّت قطعة من تلك القطاع اخرى التصقت بها ولا تزال تنضمّ حتى صار جيحون كلّه سطحًا واحدًا ثم يثخن ويصير ثخنه فى اكثر الاوقات خمسة اشبار ٭ قال ابن فضلان فى رسالته رايت جيحون وقد جمد سبعة عشر شبراً والله اعلم بصحّته ٭ ثم يبقى باقى الماء تحته جاريًا فيحفر اهل خوارزم فيه ابار بالمعاول

حتى يخرقوه الى الماء ثم يسقون منها كما يسقى من البير لشربهم ويحملونه فى الجرار واذا استحكم جمود هذا النهر عبرت عليه القوافل والعجل الموقرة بالبقر ولا يبقى بينه وبين الارض فرق ويتظاهر عليه الغبار كما يكون فى البوادى ويبقى على ذلك نحو شهرين فاذا انكسر سورة البرد عاد ينقطع قطعاً كما بدا فى اوّل امره الى ان يعود الى حاله الاولى وهو نهر قتال فلّما ينجو غريقه ٭

وبها جبل على ثمانية فراسخ من المدينة قال ابو حامد الاندلسى هذا الجبل فيه شعب كبير وفى الشعب تلٌّ عالٍ وعلى التلّ شبه مسجد عليه قبّة له اربعة ابواب ازاج كبار ويترائ للناظر كانّ بنيان ذلك المسجد من الذهب ظاهره وباطنه وحوله ماء محيط بالتلّ راكد لا مادّة له الّا من ماء المطر والثلج زمان الشتاء وان ذلك الماء ينقص ويزيد ذراعاً فى الصيف والشتاء فى روية العين والماء ماء عفن نتن عليه [a]طلحب لا يجتاز احد ان يخوضه ومن دخل فى ذلك استلبه الماء ولا يظهر اثره البتة ولا يدرى اين ذهب وعرض الماء مقدار ماية ذراع ٭ وحكى ان السلطان محمود بن سبكتكين وصل الى هذا الموضع واقام به زماناً والقى فيه الزواريق فغاصت فيه فامر السلطان جميع عساكره بحمل التراب والخشب ونفضها فى ذلك الماء فكلّ شىء القى فيه غاص ولم يظهر له اثر وقالوا ان ذلك الماء اذا وقع فيه حيوان لم يقدر احد على اخراجه البتة وان كان مشدوداً بالحبال وجرّه الرجال وكلّ من سافر من خوارزم فى طريق سخسين يرى ذلك الماء فى طريقه ولا حيلة فى ذلك الا ما شاء الله وانه من عجايب الدنيا ٭ وبقرب خوارزم على ستّ مراحل منها بحيرة تستمدّ من جيحون يخرج منها حجر على صورة البطيخ يعرف بالحجر اليهودى لهذا الحجر فوايد كثيرة ذكرت فى كتاب للخواصّ واشهرها ما يستعمله الاطبّاء لوجع الحصاة فى المثانة نعوذ بالله منه وهو نوعان ذكر وانثى فالذكر للرجال والانثى للنساء ٭

خوى مدينة معمورة من مدن آذربيجان ذات سور حصين ومياه واشجار كثيرة الخيرات وافرة الغلّات كثيرة الاهل واهلها اهل السنّة والجماعات على مذهب واحد ليس بينهم اختلاف المذاهب يعمل بها الديباج الذى يسمّونه الجولخ ٭ بها عين [b]كنكلة حدّثنى بعض فقهاء خُوَىّ ان هذه العين ينبع منها ماء كثير جدّا بارد فى الصيف حارٌّ فى الشتاء ٭ ينسب اليها الفاضى

[a]) *b.d* طحلب [b]) *c* كتلكة, *d* كنبلة

شمس الدين الخوى كان عالماً فاضلاً ذا فنون من العلم شرعياته وعقلياته ذا تصانيف حسنة فلما كان هجوم التتر هرب من خراسان وذهب الى الشام وما عرفوا قدره رتّبوه معيداً فى مدرسة دمشق ٭ حكى ان ابن الجوزى بُعِثَ رسولاً الى الملك المعظم من دار الخلافة فلمّا وصل الى دمشق التمس ان يستدلّ بين يدى الملك المعظم وكان الملك فقيهاً حنفيًّا فجمع له اعيان دمشق وكان ابن الجوزى واعظًا فصيحًا قادرًا على الكلام وما كان فى القوم من يناقش بالمنوع الدقيقة فلمّا قام قال هذه مدينة حسنة ليس فيها فقيه فتاذّى الملك المعظم من ذلك وقال ان هذا يعتقد انه قال شيئًا فقالوا له ههنا فقيه عجمىٌّ اجمع بينهما وتفرّج عليهما فلمّا حضر ابن الجوزى طلبوا شمس الدين فاراد تمشية مقدمة معه ما قدر ثم ان شمس الدين اخذ مقدماته وقلبها عليه ثم عارضه فى المقدمات وفى الحكم حتى جعله مبهوتاً فقال ابن الجوزى هذا الفقيه فى اىّ شىء شغل قالوا ما هو فى شىء من الاشغال فقال مثل هذا يترك عاطلاً فولّاه قضاء دمشق وتدريس العادلية توفى قريبًا من اربعين وستماية شاباً رحمة الله عليه ٭

خيوق قرية من قرى خوارزم ينسب اليها الشيخ الامام قدوة المشايخ ابو الجناب احمد بن عمر بن محمد الخيوَقىّ المعروف بكُبْرَى كان استاذ الوقت وشيخ الطايفة وفريد العصر له رسالة الهايم الخايف من لومة اللايم من حقّها ان تكتب بالذهب ما صُنّف مثلها فى الطريقة ومن عجايبها ما ذكر ان للشيطان لطايف عجيبة فى اضلال الناس فيضلّ كلّ واحد على حسبما يليق بحاله اما الجهال فيضلّهم بجهلهم واما العلماء فيقول اشتغل بتحصيل العلوم اما عرفت قول النبى صلعم لفقيه واحد اشدّ على الشيطان من الف عابد فاصرف عمرك فى تحصيل العلوم فاذا كان آخر عمرك اشتغل بالعمل فياتيه الموت يعبه فجاءة فيكون له علم بلا عمل ٭ وحكى رحمه الله انه كان يجاهد نفسه فجاء الشيطان ليوسوس عليه الحال فقال انك رجل عالم تتبع آثار النبى صلعم فاشتغل بسمع احاديث النبى وآثار المشايخ الكبار الحفّاظ فانك ان اشتغلت بمجاهدة النفس فان عليك ادراك المشايخ الكبار والاستاذ العالى واما المجاهدة فلا تفوتك فيما بعد فكدت اعمل بوسوسته فهتف بى هاتف

ومن يسمع الاخبار من غير واسط　　حرام عليه سمعها بوسايط

فعرفت ان ذلك الخاطر من وساوسه فتركته ٭ توفى الشيخ قريبًا من سنة عشر وستماية ٭ وينسب اليها الشيخ الفاضل العالم شهاب الدين الخيوقى كان نايب

السلطان خوارزمشاه فى جميع مملكته والقضاة والمدرّسون والمفتيون فى جميع مملكة السلطان نوّابه فاذا دخل مدينة كان المدرّسون والقضاة والعلماء يحضرون درسه وكان شافعى المذهب متعصّباً لاصحابه وكان من عادته انه اذا دخل مدينة ذهب اليه الفقهاء وقرؤا عليه محفوظهم وكان الشيخ يولّيهم الاشغال من كان صالحًا لها ۞

دير برصوما على قلّة جبل ببلاد الروم بقرب ملطية وهذا دير معتبر عند النصارى فانهم يقولون ان برصوما كان من الحواريّين وهو الدير الذى ينادى بطلب نذره فى بلاد الروم وديار بكر وربيعة والشام فيه رهبان كثير يودّون كلّ عام الى صاحب الروم عشرة الاف دينار من نذره ، حكى العفيف مرجى التاجر الواسطى قال اجتزت بهذا الدير قاصداً بلاد الروم فسمعت كثرة ما ينذرون له وان النذر له لا يخطى فالقى الله على لسانى ان قلت هذا القماش الذى معى مشتراه خمسة الاف درهم فان بعته بسبعة الاف درهم فلبرصوما من خالص مالى خمسون درهمًا فدخلت ملطية وبعته بسبعة الاف درهم فلمّا رجعت سلّمت الى رهبانه خمسين درهمًا وسالته عن برصوما فذكر انه مسنحى على سرير وان اظافيره تطول كلّ عام وانهم يقلّمونها ويحملونها الى صاحب الروم مع ما له عليهم من القطيعة ۞

الروم بلاد واسعة من انزه النواحى واخصبها واكثرها خيرًا وعجايب ذكرت فى مواضعها مياهها اعذب المياه واخفّها وهواؤها اصحّ الاهوية واطيبها وترابها اطيب الاتربة واصحّها ومن خواصّها نتاج الدواب والنعم وليس فى شىء من البلاد مثل مائها يحمل منها الى ساير الافاق وكذلك اصناف الرقيق من الترك والروم ، واهلها مسلمون ونصارى وشتاؤها يضرب المثل بها حتى وصفها بعضهم فقال الشتاء بالروم بلاء وعذاب وعناء يغلظ فيها الهواء ويستحجر الماء تذوى الوجوه وتعمش العيون وتسيل الانوف وتغيّر الالوان وتقشف الابدان وتميت كثيرًا من الحيوان ارضها كالقوارير اللامعة وهواؤها كالزنابير اللاسعة وليلها يحول بين الكلب وهريره والاسد وزئيره والطير وصفيره والماء وخريره ويتمنّى اهلها من البرد الاليم دخول حرّ الجحيم ، وبلاد الروم بلاد واسعة ومملكة عظيمة ولبعدها عن بلاد الاسلام وقوّة ملكها بقيت على كفرها دما كانت وانه احد معجزات رسول الله صلعم انه قال امّا فارس فلا نطحة او نطحتان ثم لا فارس بعدها وامّا الروم فانها ذات قرون كلّما مرّ قرن يخلفه قرن آخر ، واهل الروم سُكّان غربى الاقليم الخامس والسادس ولبرد بلادهم ودخولها فى الشمال ترى

الغالب على الوانهم البياض وعلى شعورهم الشقرة وعلى ابدانهم الصلابة والغالب على طبعهم مباشرة اللهو والطرب لان المنجّمين زعموا ان الروم تتعلّق بالزهرة، وحكى ان اهل الروم كانوا لا يملّكون الّا من كان اكثرهم عقلاً واوفرهم علماً واصحّهم بدناً واذا اختلّ منه شئ من هذه ملّكوا غيره وعزلوه وكانوا على هذا الى ان اصاب ملكهم آفة فهمّوا بعزله فقال الملك اصبروا علىّ زماناً فان داويت مرضى فانا اولى من غيرى والّا فافعلوا ما شئتم فذهب الى بلاد الشام ليداوى[أ] بحمّة كانت به فراى الملّة النصرانية قد ظهرت بها فاخذ جمعاً من القسوس والرهابين ورجع بهم الى الروم ودعا الناس الى الملّة النصرانية ولم يزل يجيب قوم بعد قوم حتى صاروا امّة واحدة،

وحكى عن اهل الروم انهم يتّخذون صور الملوك والحكماء والرهابين يستانسون بها بعد موتهم ولهم فى التصوير يد باسطة حتى يصوّرون صورة الانسان ضاحكاً وباكياً وصورته مسروراً وصورته حزيناً، وحكى ان مصوّراً دخل بلداً ليلاً ونزل بقوم فضيّفوه فلمّا سكر قال انى صاحب مال ومعى كذا وكذا ديناراً فسقوه حتى طفح واخذوا ما كان معه وحملوه الى موضع بعيد منهم فلمّا اصبح وكان غريباً لم يعرف القوم ولا المكان ذهب الى والى المدينة وشكا فقال له الوالى هل تعرف القوم قال لا قال هل تعرف المكان قال لا قال فكيف السبيل الى ذلك فقال الرجل انى اصوّر صورة الرجل وصورة اهله فاعرضها على الناس لعلّ احدًا يعرفهم ففعل ذلك وعرض الوالى على الناس فقالوا انه صورة فلان الحامى واهله فامر باحضاره فاذا هو صاحبه فاستردّ منه المال، ويقام بالروم سوق كلّ سنة اول الربيع اربعين يوماً يقال لذلك السوق تِبَلْه ياتيها الناس من الاطراف البعيدة من الشرق والغرب والجنوب والشمال والتجار يجهدون غاية جهدهم حتى يدركوا ذلك السوق فتاع اهل الشرق يشتريها اهل المغرب وبالعكس ومتاع اهل الشمال يشتريها اهل الجنوب وبالعكس ويقع فيها من المماليك والجوار التركية والرومية ومن الخيل والبغال الحسنة ومن الثياب الاطلس ومن السقلاط ومن الفراء الفندر وكلب الماء والبرطاس ويدلسون تدليسات عجيبة ومن عادة هذا السوق ان من اشترى شيئًا فلا يردّه البتة، وحكى ان بعض التجار اشترى مملوكاً حسن الصورة بثمن بالغ فلمّا غاب عنه بايعه وجده جارية مستحسنة، وبها الخانات على طرق القوافل على كلّ فرسخ خان بنتها بنات السلاطين للثواب فان البرد بالروم ثمانية اشهر والثلج كثير

[أ] b يداوى ما كان به, d بحمّة كانت بها

والقفل لا ينقطع فى الثلج فيمشون كلّ يوم فرسخا وينزلون فى خان من الخانات ويكون فيه من الطعام والشعير والتبن والحطب والبزر والاكاف والنعال والمنقل وانها خير عظيم لم يبن مثلها فى شىء من البلاد، ومن خواصّ الروم ان الابل لا تتولّد بها واذا حملت اليها تسوء حالها وتتلف، بها جبل اولستان فى وسط هذا الجبل شبه درب فيه دوران من اجتاز فيه وفى حال اجتيازه ياكل الخبز بالجبن ويدخل من اوّله ويخرج من آخره لا يضرّه عضّة الكلب الكلب وان عضّ انساناً غيره فعبر من بين رجلى المجتاز يامن ايضاً غايلته وهذا حديث مشهور بالروم، وبها عين النار بين أَقْشَهْر وانطاكية اذا غمست فيه قصبة احترقت حدّثنى من شاهدها قد ذكر ذلك للسلطان علاء الدين كيخسرو عند اجتيازه بها فوقف عليها وامر بتجربتها فكان الامر كما قالوا۞

رندة مدينة حصينة بارض الاندلس من اعمال تاكرنا قديماً استجلب اليها المياه من ناحية المشرق وناحية المغرب فتوافى المياه داخلها، بها نهر رُنْدَة وهو نهر يتوارى فى غار لا يرى جريه اميالاً ثم يخرج الى وجه الارض ويجرى، وبها نهر البرّادة وهو نهر يجرى فى اول الربيع الى آخر الصيف فاذا دخل الخريف يبس الى اوّل الربيع من القابل وهو على فرسخين من رندة۞

روبين دز قعلة فى غاية الحصانة على ثلثة فراسخ من المراغة فى فضاء من الارض ضرب بحصانتها واحكامها المثل وهى بين رياض على يمينها نهر وعلى يسارها نهر وعلى القلعة بستان يسمّى عميداباذ ومصنع يبير الماء من تحتها وفيها عين فى صخرة صمّاء ينبع منها ماء يسير وبحذاء القلعة جبل وفى ذلك الجبل عين غزيرة الماء ينزل عن الجبل ويصعد القلعة بطريق الفوارات بصنعة عجيبة ومنها شرب اهل القلعة والقلعة لغاية حصانتها فى اكثر الاوقات لا يعطى صاحبها الطاعة لصاحب المراغة۞

زمخشر قرية من قرى خوارزم ينسب اليها العالم الفاضل ابو القسم محمود ابن عمر جار الله الزمخشرى كان بالغًا فى علم العربية وعلم البيان وله تصانيف حسنة ليس لاحد مثلها فى فصاحة الالفاظ وبلاغة المعانى مع ايجاز اللفظ حتى لو ان احداً اراد ان ينقص من كلامه حرفاً او يزيد فيه بان الخلل ذهب الى مكّة وجاور بها مدة فسمّى جار الله وصنّف بمكّة كتاب الكشاف فى الحرم الشريف حتى وقع التاويل حيث وجد التنزيل وانه كتاب فى غاية الحسن لو لا التعصبات البـاردة على وقف الاعتزال وانه كان من اهل العلم والفضل هذا منه عجيب۞

سبتة مدينة من بلاد الاندلس على شاطى مجمع البحرين قال محمــد بن عبد الرحيم الغرناطى مدينة سبتة مدينة عظيمة كثيرة الاهل حصينة مبنية بالحجر وفيها خلق كثير من اهل العلم وعندها كانت الصخرة التى قال يوشع لموسى عم ارايت اذ اوينــا الى الصخرة فانى نسيت الحوت واتّخذ سبيله فى البحر عجباً وهو الحوت الذى اكلا نصفه والنصف الاخر احياه الله تعــالى فوثب فى البحر وارتفعت المياه كالقنطرة والحوت يمشى تحتها فلهذا قال واتّخذ سبيله فى البحر عجبًا ولها نسل فى ذلك الموضع الى الان وهى سمكة اطول من ذراع وعرضها شبر نصفها عظام وشوك عليها غشاء رقيق يحفظ احشاءها ومن رآها من ذلك الجانب يحسب انها ميّتة ماكولة والنصف الاخر صحيح كما يكون السمك الصحيح والناس يتبرّكون بها ويهدونهــا الى المحتشمين واما اليهود فانهم يشترونها ويقدّدونها ويهدونها الى البلاد البعيدة ❊

سبرى حصار قلعة حصينة بالروم مشهورة على مرحلتين من قونية بهـــا بيعة كمنائوس حدّثنى بعض الفقهاء من اهلها ان الدابّة اذا احتبس ماؤها يطاف بها حول هذه البيعة سبعا ينفتح ماؤهــا وذلك امر مشهور يعرفه اهل تلك البلاد كلّهم ❊

سرقسطة مدينة كبيرة من اطيب بلاد الاندلس بقعة واحسنها بنيـــانًا واكثرها ثمارًا واغزرها مياهًا حكى احمد بن عمر العذرى انها لا يدخلـهـــا حنش ولا يعيش بها ومن اعمالها قرية يقال لها بلطش قال العذرى بهــا عين يابسة العام كلّه فاذا كان اول ليلة من شهر اغشت انبعثت بالمــاء تلك الليلة ومن الغد الى وقت الزوال فعند ذلك يبدو فيها النقصــان والى اوّل الليل يجفّ ويبقى كذلك الى تلك الليلة من العام القابل وسرقسطة بيد الافرنج ملكوها سنة اثنتى عشرة وخمسماية ❊

سمرقند مدينة مشهورة بمـــا وراء النهر قصبة الصغد قالوا اول من اسّسهـــا كيكاوس بن كيقباذ وليس على وجه الارض مدينة اطيب ولا انزه ولا احسن من سمرقند، عن انس بن مالك انه قال مدينة خلف نهر جيحــون تــدعى بسمرقند لا تقولوا لها سمرقند ولكن قولوا المدينة المحفوظة فقالوا يا ابا حمزة وما حفظها قال اخبرنى رسول الله صلعم ان مدينة خلف النهر تسمى المحفوظة لها ابواب على كلّ باب خمسة الاف ملك يحفظونهـــا وخلف المدينة روضــة من رياض الجنّة وخارج المدينة ماء حلو عذب من شرب منه شرب من مـــاء الجنّة ومن اغتسل به خرج من ذنوبه كيوم ولدته امّه ومن تعبّد فيهـا ليلة يقبل

منه عبادة ستّين سنة ومن صام فيها يوماً فكانّما صام الدهر ومن اطعم فيها مسكيناً لا يدخل الفقر منزله ابداً، حكى ان شمر بن افريقيش بن ابرهة جمع جنوده خمسماية الف رجل وسار نحو بلاد الصين فلما وصل الى الصغد عصى عليه اهل تلك البلاد وتحصّنوا بسمرقند فاحاط بها من جميع الجهات وحاصرها فلم يظفر بها وسمع ان ملكها احمق وله ابنة في تدبّر امر الملك فارسل اليها هدية عظيمة وقال انى انّما قدمت هذه البلاد لاتزوّج بك ومعى اربعة الاف صندوق ذهبًا وفضّة ادفعها اليك وامضى الى الصين فان ملكت كنت امراتى وان هلكت فالمال لك فاجابته الى ذلك فارسل اليها اربعة الاف صندوق فيها اربعة الاف رجل ولسمرقند اربعة ابواب الى كلّ باب الف صندوق وجعل العلامة بينهم ضرب الجرس فلمّا دخلوا باب المدينة ضربوا الجرس فخرج الرجال وملكوا الابواب حتى اتّصل بهم جنود شمر وملكوا المدينة ونهبوها وقتلوا وهدموا فسُمّيت شمركند فعرّبته العرب وقالوا سمرقند ثم سار شمر نحو الصين فمات في الطريق هو واصحابه عطشاً فلمّا هلك تبع ابن ابى مالك اراد ان ياخذ ثيار جدّه فسار نحو الصين فلمّا وصل الى سمرقند وجدها خراباً فامر بعمارتها وردّها الى ما كانت واحسن منها فلمّا كان زمن الاسكندر وجدها موضعًا شريفًا بالغ في عمارتها وبنى لها سورًا محيطًا بها استدارتها اثنا عشر فرسخًا فيها بساتين ومزارع وارحاء ولها اثنا عشر باباً من الباب الى الباب فرسخ وعلى اعلى السور ازاج وابرجة للحرب واذا جُزْتَ المزارع جُزْتَ الى الربض وفيه ابنية واسواق وبها الجامع والقهندز ومسكن السلطان وفى المدينة الداخلة نهر من رصاص يجرى على مسنّاة عالية من حجر ويدخل المدينة من باب كشّ واكثر دروبها ودورها فيها الماء الجارى ولا تخلو دار من بستان حتى لو صعدت قهندزها لا ترى ابنية المدينة لاستتارها بالبساتين والاشجار وامّا داخل سور المدينة الكبيرة ففيه اودية وانهار وعيون وجبال وبسمرقند من الاشياء الظريفة تنقل الى ساير البلاد منها الكاغد السمرقندى الذى لا يوجد مثله الّا بالصين وحكى صاحب الممالك والمسالك انه دفع من الصين الى سمرقند سبى وكان فيهم من يعرف صنعة الكاغد فاتّخذها ثم كثرت حتى صارت متجراً لاهل سمرقند فمنها تحمل الى ساير البلاد، بها جبل قال صاحب تحفة الغرايب في هذا الجبل غار يتقاطر منه الماء في الصيف ينعقد من ذلك الماء الجد وفى الشتاء من غمس يده فيه يحترق،

ينسب اليها الامام الفاضل البارع ركن الدين العميدى اعجوبة الزمان انتشر

صيته فى الافاق وفاق كلّ مناظر بالطبع السليم والذهن المستقيم قال استاذنا اثير الدين المفضل بن عمر الابهرى ما رايت مناظراً مثل العميدى فى فصاحة الكلام وبلاغة المعانى وحسن التقرير وتنقيح البيان ، وحكى ان زين الدين عبد الرحمن الكشّى وكان من فحول العلماء استدلّ فى محفل وكان العميدى حاضراً فصبّ عليه من الملازمات حتى بهره فقال الكشّى قُلْ واحداً واحداً واسمع جوابه فلمّا شرع الكشى فى الجواب كان العميدى يزيد على الجواب ايضا فلمّا اظهر القدرة خلّاه حتى تمّمه واذا حضر العميدى مدينة حضر جميع الفقهاء عنده واغتنموا حضوره وقرأوا تصانيفه وعزم الذهاب الى بلاد العراق فقالوا للسلطان ان هذا رجل عديم المثل زينة لهذه البلاد فنعه من مفارقة تلك البلاد فلمّا وصل الى نيسابور قالوا له ان كان لك التماس من السلطان فالتمس ولا تخرج عن مملكته ، وحكى انه كان يباحث احداً فنقل نقلاً فانكر المباحث ذلك النقل فقام ودخل البيت حتى يأتى بالكتاب الذى فيه النقل فابطأ الخروج فدخلوا عليه فاذا هو مفارق وكان ذلك قريباً من سنة عشر وستماية ❀

سيواس مدينة بارض الروم مشهورة حصينة كثيرة الاهل والخيرات والثمرات اهلها مسلمون ونصارى والمسلمون تركمان وعوام طلاب الدنيا واصحاب التجارات وعلى مذهب الامام ابى حنيفة واسباب الفسق والبطالة عندهم ظاهر ، وحكى بعض الغرباء قال دخلت سيواس فسالت عن مسجد آوى اليه فدلّونى على بعضها فدخلته فاذا فيه دنان فيه خمور فحولقت واردت ان اريقها فقلت انا رجل غريب هذا على يد المحتسب اولى فسالت عن دار المحتسب وسالت عنه قالوا انه سكران نايم فعجبت من هذا ايضا ان المحتسب يكون سكران فصبرت حتى استيقظ وقلت له ما رايت فى المسجد فقال هذا مسجد لا وقف له واثّر فيه الخراب فاكريناه من بعض الخمّارين واخذنا الاجرة سلفاً وعمرنا المسجد بها فقلت ما انت رجل مسلم قال بلى قلت له ارافة الخمر واجب عليك فكيف تركت الواجب فقال يا هذا اريق خمور النصارى حتى يضمّنونى قيمتها قلت قالوا لى انك سكران نايم فكيف يكون المحتسب سكران فقال ان القوم لقلّة ديانتهم يمزجون الماء بالنبيذ ويبيعونها وانا اذوق منها وازجر من يفعل ذلك ، وحكى ان بسيواس وقف على علف الطيور شتاء وذلك عند وقوع الثلج عمّ جميع وجه الارض فعند ذلك ينتقل صغار الطيور من الصحراء الى العمران فيشترى الحبوب بحاصل هذا الوقف وينثر على السطوح لتلتقطه الطيور الضعاف ❀

شاش ناحية من وراء نهر سيحون متاخمة لبلاد الترك كانت اكبر ثغر فى وجه الترك وكانت من انزه بلاد الله واكثرها خيراً وكانت عامّة دورهم تجرى فيها الماء وكلّها مستترة بالخضرة فخربت فى زمن السلطان محمد خوارزمشاه بسبب اختلاف عساكره وعساكر خطا فقتل ملوكها وجلا اهلها عنها لعجزه عن ضبطها فبقيت تلك الديار والانهار والاشجار والازهار خاوية على عروشها وذلك قبل ورود التتر، ينسب اليها ابو بكر محمد بن على بن اسمعيل القفّال الشاشى كان عالمًا فقيهًا ذا تصانيف كثيرة درس على ابى العبّاس ابن سريج وهو الذى انشأ علم المناظرة واظهر مذهب الشافعى ببلاد ما وراء النهر وكان اوّل امره قفّالاً عمل قفلاً وزنه دانق مع الفراشة والمفتاح فتعجّب الناس من حذقه واختار مذهب الشافعى وعاد الى ما وراء النهر وانتشر فيه فقه الشافعى بما وراء النهر مع غلبة الحنفية هناك وكان علّامة فى التفسير والفقه والادب والجدل والاصول، وبها جبل اسبرة قال الاصطخرى هى جبال يخرج منها النفط وانها معدن الفيروزج والحديد والصفر والانك والذهب ومنها جبل حجارته سود يحترق مثل الفحم يباع منه وقر او وقران بدرهم فاذا احترق اشتدّ بياض رماده فيستعمل فى تبييض الثياب ولا يعرف مثله فى شىء من البلاد وفى الطبيعة عجايب لا يعلم سرّها الّا الله ✿

شاطبة مدينة كبيرة قديمة فى شرقى الاندلس يذكر اهلها بالشرّ والظلم والتعدى قال صفوان بن ادريس المرسى فى وصف شاطبة

شعر   شاطبة الشرق شرّ دار   ليس بسكّانها فلاح
الظلم عند الورى حرام   وانه عندهم مباح،

ينسب اليها المقرئ الشاطبى عمل قصيدة طويلة لامية وذكر القرآت فيها واسماء القُرّاء بالحروف المرموزة ولم يقصّر فى جميع ذلك ونظمه ✿

شاشين جزيرة *توازى حدّ الاندلس طولها مسيرة عشرين يوماً وهى كثيرة الخيرات اهلة كثيرة المواشى جدًّا وغنمها بيض كلّها لا يكاد يوجد بها شاة سوداء واهلها اكثر الناس تحلّياً بالذهب فيكون الوضيع والشريف يطوّق بالذهب ولاشرافهم اسورة الذهب فى زنودهم وملوكهم يركّبون صفايح الذهب على دروز الخياطة من الثياب، بها نوع من الصوف فى غاية الحسن لا يوجد مثلها فى شىء من البلاد قالوا سبب ذلك ان نساءها تدهن الصوف بشحم الخنزير فيجوّد عملها ولونها بيض او فيروزجية وانها فى غاية الحسن، وبها

بوادى *b* ,بوارى *c.d*

عجب ليس فى جميع الدنيا وهو ان على شاطى بحرهم شجر فربّما انهارت الاجراف ووقعت الشجرة فى البحر فيضطرب من الامواج حتى يصير عليه طخاء ابيض فلا يزال كذلك ويصير الطخاء زايداً حتى يصير فى خلقة بيضة ثم تخطط البيضة على خلقة طاير فلا يحتبس الّا رجلاه ومنقاره فاذا اراد الله نفخ الروح فيه يخلق ريشه وينفصل الرجلان والمنقار من العود فيصير طايراً يسعى فى البحر على سطح الماء ولا يوجد حيًّا ابداً فاذا مدّ البحر حمله الماء الى السواحل فيوجد ميّتاً وهو طاير اسود يشبه الطاير الذى يقال له الغطاسة وحكى احمد بن عمر العذرى ان بعض الناس اتى بعود وقد تخلّق فيه حمل من البيض الى بعض الملوك فامر الملك ان يبنى عليه قبّة شبه قفص ويترك فى الماء فلم يزل على الصفة حتى تبرأت الطيور من العود داخل القبة ۞

شبلية قرية من كور أُسْرُوشَنَة بما وراء النهر من اعمال بُخارا ينسب اليها ابو بكر دلف بن جعفر الشبلى الزاهد العارف اعجوبة الدهر وصاحب الحالات العجيبة كان ابوه حاجب الموفق فورث منه ستين الف دينار فحضر مجلس جبر النسّاج وانفق ذلك المال على الفقراء وذهب الى ناحية دماوند وقال لاهلها اجعلونى فى حلّ فانى كنت والى بلدكم وقد فرطت منّى فرطات وحكى ابو على الدقاق انه كان للشبلى فى بدو امره مجاهدات شديدة حتى انه كان يكتحل بالثلج والملح حتى لا ينام وكان فى اخره يقول

وكم من موضعٍ لُوِمتُ فيه   لكنت به نكالاً فى العشيره

وحكى ان الشبلى سُئل عن العارف والمحبّ فقال العارف ان تكلّم هلك والمحبّ ان سكت هلك ثم انشد   يا ايّها السيّد الكريم   حبّك بين الحشا مقيم

يا دافع النوم عن جفونى   انت بما حلّ بى عليم

وكان بين يديه مراة ينظر فيها كلّ ساعة ويقول بينى وبين الله عهد ان مِلْتُ عنه عاقبنى وانا انظر كلّ ساعة فى المراة لاعرف هل اسود وجهى ام لا، وكان اذا اشتدّ به الوجد يقول، انت سؤلى ومنيتى، دلّنى كيف حيلتى، قد تعشّقت وافتضحت، وقامت قيامتى، محنتى فيك انّنى، لا ابالى بمحنتى، يا شفاءى من السقام، وان كنت علّتى، تعبى فيك دايم، فمتى وقت راحتى، وحكى انه كان محبوساً فى المارستان فدخل عليه جماعة فقال من انتم فقالوا احبابك جيئناك زايرين فاخذ يرميهم بالحجارة فاخذوا يهربون فقال لو كنتم احبابى لصبرتم على بلاءى، توفى الشبلى سنة اربع وثلثين وثلثماية عن سبع وثمانين سنة ۞

شغنسة مدينة بالاندلس بقرب وادى الحجارة قال العذرى من عجايبها الجبل الذى هو مطلّ عليها اذا كسر حجره يخرج من كسره زفت اسود شبه القار ومن اراد يجمع منه ما شاء وليس للهوامّ بها كثير فعل ❁
شلب مدينة بالاندلس بقرب باجة قال العذرى لها بسيط يتّسع وبطايح تنفسح وبها جبل عظيم منيف كثير المسارح والمياه، من عجايبها ما ذكره خلق لا يحصى عددهم انه قلّ ان يرى من اهل شِلْب من لا يقول شعراً ولا يتعاني الادب ولو مررت بالحرّاث خلف فدّانه وسالته الشعر لقرض فى ساعته اى معنى اقترحت عليه واى معنى طلبت منه صحيحاً ❁
شنترة مدينة بالاندلس بقرب الاشبونة على ساحل البحر وعليها ضبابة دايمة لا تنقشع من عجايبها تفاحها فان بها تفاحاً دورة واحدة منها ثلثة اشبار وهى الان بيد الفرنج ملكوها سنة ثلث واربعين وخمسماية ❁
شنترين مدينة بالاندلس بقرب باجة على ساحل البحر ارضها فى غاية الكرم مبناة على نهر باجة وللنهر فيض فى بطايحها كفيض النيل بمصر زرع اهلها على نداوته فى مواضع فيضه بعد فوات اوان الزرع فى غيرها من البلاد فيدرك بالعاجل تركتها، وبها يوجد العنبر الجيّد الذى يقذفه البحر الى ساحله فى بعض الاوقات يحمل منها الى ساير البلاد، ومن عجايبها ما ذكر ان دابّة تخرج من البحر هناك وتحتك بحجارة على ساحل البحر فيسقط منها وبرة على لون الذهب ولين الخزّ وهى قليلة عزيزة جدًّا فيجمعها الناس وينسج منها الثياب فيحجر عليها ملوكهم ولا تنقل من بلادهم الّا بالخفية وتزيد قيمة الثوب منها على الف دينار لحسنه وعزّته ❁
شنت مرية مدينة قديمة بالاندلس ومعنى شنت مرية بلغة الفرنج مدينة مريم وبها كنيسة قال احمد بن عمر العذرى انها بناء رفيع وسوارى عظيمة من فضّة لم ير الراءون مثلها فى طول مفرط وعرض لم يحتزم الانسان بذراعيه واحدة منها، وبها عين ماء اذا رآها الناظر من البعد لا يشكّ فى انها جارية فاذا قرب منها ووقع البصر على منبعها لم يرها جارية اصلاً فاذا تباعد عنها رآها جارية وهذا امر مشهور عنها لا يكاد يخفى على احد من تلك البلاد او على من دخلها قال عبد الله البطليوسى النحوى يهجوها

اناخت بنا فى ارض شنت مرية هواجس ظنّ خان والظنّ خوّان
رحلنا سوام الحمد عنها لغيرها فلا ماؤها صدًى ولا النبت سعدان ❁

شنقنيرة ارض بالاندلس من اعمال لورقة خصّها الله تعالى بالبركة وقوّة لم

توجد فى غيرها من الاراضى وهى ما ذكره الغرناطى الانصارى انها حسنة المنظر والمخبر كثيرة الريع طيبة [1]المرتع للحبّة من زرعها تتفرّع الى ثلثماية قصبة ومسافة هذه الارض اربعون ميلاً من قرطاجنة الى لورقة يرتفع من المكوك من بذره ماية مكوك ليس هذه الخاصّية لشىء من اراضى غيرها ✿

صغد كورة بين بخارا وسمرقند احدى جنان الدنيا قالوا جنان الدنيا اربعة صغد سمرقند وغوطة دمشق وشعب بوّاب وأُبُلّة البصرة امّا صُغْد سمرقند فانها قرى متّصلة خلال الاشجار والبساتين من سمرقند الى قريب من بخارا لا يتبيّن القرية حتى ياتيها لالتحاف الاشجار بها وهى اطيب ارض الله كثيرة الاشجار متجاوبة الاطيار غزيرة الانهار وزادت على غيرها من الجنان بلطافة الهواء وعذوبة الماء وليس بصغد سمرقند مكان اذا علاه الناظر يقع بصره على صحراء غبراء او جبال خالية غير شجراء وانها على واد يميناً وشمالاً ومقدارها فى المسافة خمسة ايام تشتبك الخضرة والبساتين والرياض وقد حفّت بالانهار الدائم جريها والحياض فى صدور رياضها وخضرة الاشجار والزروع ممتدة على حافتَى واديها من وراء الخضرة من الجوانب المزارع تكنفها ومن وراء المزارع مراعى سوائمها وفى كل مدينة وقرية قصورها وقهندزها تلوح فى اوساطها كالثوب الديباج الاخضر وقد طرّز بمجارى مياهها وزيّنت بتبييض قصورها وهى ازكى بلاد الله واحسنها اشجاراً واثماراً وفى عامة مساكن اهلها البساتين والمياه الجارية ومساحة الصغد ستة وثلثون فرسخاً فى ستة واربعين فرسخاً قصبتها سمرقند ✿

طراز مدينة فى اقصى بلاد الشاش مما يلى تركستان وهى حدّ بلاد الاسلام لانك اذا جزتها دخلت فى خرقاهات الخرلخية وطَرَاز مدينة طيبة التربة عذبة الماء لطيفة الهواء كثيرة الخيرات اشبه شىء بالجنة لان اهلها فى غاية حسن الصورة ليس فى تلك النواحى احسن منهم صورة رجالهم ونساؤهم الى حدّ يضرب بحسن صورتهم المثل قال ابو الحسن بن زيد البيهقى

ظبى اباح دمى واسهر ناظرى   من نسل ترك من ظباء طراز
للحسن ديباج على وجناته   وعذاره المسكىّ مثل طراز
مع طوق قمرىّ ونغمة بلبل   وجمال طاووس وهمّة باز ✿

طرطوشة مدينة قديمة بالاندلس بقرب مدينة بلنسية مشتركة على نهر ابره وهى برية وبحرية وهى مدينة داخلة فى مدينة من عجايب المدينة الداخلة

---
1) a المربع, d المريع

ما حكاه العذرى انها لا يدخلها جيس اصلاً وذكر ايضا ان البعوض ما كان يدخلها فيما مضى من الزمان حتى ان الواقع على سورها اذا اخرج يده عن السور وقع عليها البعوض واذا ضمّها سقط البعوض عنها، وبها موضع يعرف ᶜبمغراوة به نار مستكنّة فى الارض غير بادية للعيون لكنه يبدو على الموضع اواد فمن اراد ان يحقّقه ادخل فى الموضع عوداً فانه يحترق فى ساعة وبسير جمرة، وبها جبل كثير الخير والبركة وهو جبل منيف به جميع انواع الثمار وفى اعلاه مروج كثيرة المياه والمراعى وبه شجر يشبه خشبه خشب الساج تتّخذ منه الالات والظروف، وبهـا معدن الكحل الطيب الذى هو غاية ومعدن الزجـاج وفى واديهـا الحوت الطيب من البورى والشورى الذى يكون فى الواحد قنطار ويخرج منه السمور وفيه ارحاء فى الغوارب يكون بيت الرحاء فى الغارب والدولاب يدور خارج الغارب بالماء فان شاء صاحبها ينقل الغارب من موضع الى موضع ومثل هذا بالموصل كثير فى دجلة وهم يسمّونه الغربة۞

طركونة مدينة عظيمة قديمة بالاندلس على شاطى البحر الشامى بقرب طرطوشة قال العذرى تحت مدينة طُرّكونة سراديب واسعة وفيها بنيـان كثيرة قال حدّثنى شيخ مسنّ يقال له ابن زيدان انه نزل فى هذه البنيان فضلّ فيها هو واصحابه ثلثة ايام فوجد فيها بيوتاً مملوة قمحاً وشعيراً من الزمان الاول وقد تغيّر لونها ولو لا ضوء راوا فى اليوم الثالث ما خرجوا ابداً والمدينة الان مع الافرنج۞

طلبيرة مدينة قديمة بقرب طليطلة مبنية على قلّة جبل عظيم من عجايبها عين ينبع منها ماء كثير يدور عليه عشرون رحًا۞

طليطلة مدينة كبيرة بالاندلس من اجلّ مدنها قدرًا واكثرها خيرًا تسمّى مدينة الملوك ومن طيب تربتها ولطافة هواءها تبقى الغلّات فى مطـاميرهـا سبعين سنة لا تتغيّر، وبها القنطرة العجيبة التى وصفها الواصفون انهـا قوس واحد من احد طرفى الوادى الى الطرف الاخر لم ير على وجه الارض قـوس قنطرة اعظم منها الّا قنطرة صور قال محمد بن عبد الرحيم الغرناطى بقرب طليطلة نهر عظيم بنت الجنّ على ذلك قنطرة من الصخر عالية من الجبل الى الجبل كانها قوس قزح كلّ صخرة منها مثل بيت كبير وقد شدّت تلك الحجارة بجذوع من حديد واذيب عليه الرصـاص الاسود وهى ازج واحد يتعجّـب الناظرون منها لجودة بنائها وماء ذلك النهر لا ينقطع ابداً، وبهـا حجر المطر

c بمعراوه, d بمعراقة

وهو ما اخبر به بعض المغاربة ان بقرب طليطلة حجراً اذا اراد القوم المطر اقاموه فلا يزال يأتي المطر الى ان القوه وكلّما ارادوا المطر فعلوا ذلك، وبها صورة ثورين من حجر صلد قال العذرى ان طارقاً لمّا غزا طليطلة ركب على الثيران وكان ذلك الموضع معسكره فلعلّ ذلك شئ من الطلسمات، وكان بها بيت الملوك كلّ من مات من ملوكها ترك تاجه فى ذلك البيت وكتب عليه عمر صاحبه ومدّة ولايته وكان بها بيت آخر من ملك من ملوكها قفل عليه قفلاً ووصّى لمن يكون بعده ان لا يفتح ذلك البيت حتى انتهى الملك الى رجل اسمه لذريق دخل البيت الاول فوجد فيه اربعة وعشرين تاجاً على عدد ملوكهم ووجد على باب البيت الاخر اربعة وعشرين قفلاً ظنّ ان فيه مالاً فاراد فتحه فاجتمعت الاساقفة والشمامسة وعظموا ذلك وسالوه ان يسلك مسلك الملوك الذين كانوا قبله فابى الّا فتحه فقالوا له ايها الملك انظر فيما يخطر ببالك من مال تراه فيه لندفعه اليك ولا تفتحه فابى الّا فتحه فلمّا فتحه فاذا فى البيت صور العرب على خيولهم بعمايمهم ونعالهم واذ فيه مكتوب الملك فينا ما دام هذا البيت مقفلاً فاذا فتح فقد ذهب الملك فندم لذريق على فتح الباب فدخلت العرب بلدهم فى السنة التى فتح فيها الباب فى ايام الوليد بن عبد الملك ولمّا فتحوها وجدوا بها مايدة سليمان بن داود عم من ذهب فلم يمكن نقلها لعظمها فامر الوليد ان يضرب منها حلى الكعبة وميزابها ففعل وما زالت بيد المسلمين الى ان استولى عليها الفرنج فى شهور سنة سبع وسبعين واربعماية والى الان بيدهم ❁

غرناطة مدينة بالاندلس قديمة بقرب البيرة من احسن مدن بلاد الاندلس واحصنها ومعناها الرمّانة بلغة الاندلسيين يشقّها نهر يعرف بنهر قلوم وهو النهر المشهور الذى يلفظ من مجراه برادة الذهب الخالص، بها جبل الثلج مطلّ عليها على ذروته توجد ايام الصيف صنوف الرياحين والرياض المونقة واجناس الافاويه وضروب العقاقير وبها شجرة الزيتون التى من عجايب الدنيا قال ابو حامد الاندلسى بقرب غرناطة بالاندلس كنيسة عندها عين ماء وشجرة زيتون والناس يقصدونها فى يوم معلوم من السنة فاذا طلع الشمس ذلك اليوم اخذت تلك العين بافاضة الماء ففاضت ماء كثيراً ويظهر على الشجرة زهر الزيتون ثم ينعقد زيتوناً ويكبر ويسودّ فى يومه ذلك اليوم فياخذ من ذلك الزيتون من قدر على اخذه ومن ذلك الماء للتداوى وقال محمد بن عبد الرحيم الغرناطى انها بغرناطة وحدثنى الفقيه سعيد بن

عبد الرحمن الاندلسى انها بسقورة وقال العذرى انهـا بلورقة والقايلون كلّهم اندلسيون والمواضع المذكورة كلّها من ارض الاندلس فجاز ان كلّ واحد منهم اضافه الى موضع قريب منه ❀

غناجرة مدينة فى داخل الروم بها نهر يسمّى المقلوب لانه اخذ من الجنوب الى الشمال بخلاف ساير الانهـار حكى عنهـا انه وقعت بهـا فى سنة اثنتين واربعين واربعماية ليلة الاثنين لخامس من آب زلزلة هايلة وتتابعت الى اليوم سقط منها ابنية كثيرة وخسف هناك حصن وكنيسة حتى لم يبق لهما اثر وتبع من ذلك الخسف ماء حـارّ كثير شديد الحرارة حتى غرق منـه سبعون ضيعة وهرب خلق كثير من اهل تلك الضياع الى رؤس الجبال وبقى ذلك الماء على وجه الارض تسعة ايام ثم نضب ❀

فاراب مدينة من بلاد ما وراء النهر ينسب اليها الحكيم الافضل ابو نصر ابن طرخان الفارابى وهو اول حكيم نشأ فى الاسلام فهم كلام ارسطاطاليس ونقله الى اللغة العربية وقد خصّه الله تعالى بمزيد فطانة حتى احكم انواع الحكمة حتى علم الموسيقى والكيميـا فكان يمشى فى البلاد متنكّراً من خوف الملوك فانهم كانوا يطلبونه فاذا وصل الى مدينة واعجبته تلك المدينة سكنهـا مدّة ويشترى بها داراً وبستاناً وجواراً وعبيداً فاذا ملّ عنها زوّج الجوار من العبيد ووهب الاملاك لهم وفارقها ولا يرجع اليها ابداً وكان معـاصراً للصـاحب بن عبّـاد وزير مجد الدولة بن بويه وكان الصـاحب شديد الطلب له حكى ان الصـاحب او غيره ظفر به ذات مرّة وقد عرفوه واحترموا جـانبه وابو نصر انبسط معهم وكان حاذقاً بعلم الموسيقى فاخذ فى بعض مجالسهم شيئـًا من الملاهى وضرب ضرباً ضحك القوم كلّهم ثم ضرب ضرباً بكا القوم كلّهم ثم ضرب ضرباً نام القوم كلّهم ثم قام وفارقهم وهرب وقيل ان الصـاحب بن عبـاد كان بالرى فدخل عليه ابو نصر متنكّراً فما عرفه وحكى ان ابا نصر كان فى قفل يمشى فى بلاد الشام فوقع عليهم اللصوص فسلم اليهم ماله وخيله فابوا الّا قتاله فنزل عن الدابّة وتستّر بالمجن وكان حاذقا فى الرمى فقـاتل حتى قُتل فى سنة اربعين وثلثماية ❀

فبرة مدينة قديمة بارض الاندلس بقرب قرطبة قال العذرى بها مغارة عجيبة لا يعرف قدرها البتة يقـال لهـا باب الرياح اذا وقفتَ عليه وعلقت فيه ثوباً رفعته الريح فى الجوّ وقال ايضـا ان بعض ملوك بنى أُمَيَّةَ امر ان يُردم ذلك الغـار بالتبن فحشدوا اهل الناحية وامروهم بذلك حتى استوى الردم الى

اعلى الغار وقعد الناس على فم الغار فتحرّك بهم الردم وساخ من ساعته ونجا الناس ولم يعلم اين ذهب ذلك التبن الّا انهم راوا بعض منابع ذلك الجبل اخرج منه بعض ذلك التبن ✿

فراغة مدينة بالاندلس بقرب لاردة وهى مدينة حسنة البنيان ذات مياه وبساتين كثيرة وانها حسنة المنظر طيبة المخبر بها سراديب تحت الارض كثيرة وهى عندهم ملجأ من العدوّ اذا طرقهم وصفتها انها بير ضيّقة الراس واسعة الاسفل وفى اسفلها ازقّة كثيرة مختلفة كنافقاء اليربوع فلا يوصل اليها من اعلى الارض ولا يجسر الطالب على دخولها وان ارمى فيها الدخان دخلوا فى الازقّة وسدّوا ابوابها حتى يرجع الدخان عنهم وان طمّوها يكون لها باب آخر خرجوا منه وتسمّى هذه السراديب عندهم الفججوج وبخرج فى عملها الاموال بالوصيا وغيرها وانه عندهم ذلك من ابواب البرّ ✿

فرمنتيرة جزيرة فى البحر المحيط طولها عشرون ميلاً وعرضها ثلثة اميال وانها فى وسط البحر وهواؤها طيب وتربتها كريمة ومياه ابارها عذبة وبها عمارات ومزارع ولطيب هوائها وتربتها لا يوجد فيها شئ من الهوامّ اصلاً لان الهوامّ والحشرات تولّدها من العفونات ولا عفونة بها وحكى أن بها منبت الزعفران الجيّد الغاية الذى لا يوجد فى موضع خير منه ✿

فهمين قلعة بارض الاندلس بقرب طليطلة حصينة جدًّا بها بير شرب اهل القلعة منها ولم يعرف فيها علق اصلاً فكثر فيها الطين بطول زمان فاحتاجوا الى كسحها فاخرجوا منها طيناً كثيراً فكثر ماؤها الا انه تولّد فيها علق كثير تعذر شرب مائها لان العلق كان ينشب بحلق شارب الماء فوجدوا فى وسط الطين المخرج منها علقاً من النحاس فرموا فى البير فانقطع العلق عنها ✿

قادس جزيرة بقرب الاندلس طولها اثنا عشر ميلاً بها ابار مياهها عذبة وفيها اثار قديمة غيّرها الزمان منها الطلسم المشهور الذى عمل لدفع البربر عن جزيرة الاندلس وهو ما حكى ان صاحب هذه الجزيرة كان من ملوك الروم قبل الاسلام وكانت له بنت ذات جمال فخطبها ملوك تلك النواحى فقالت البنت لا اتزوّج الّا بمن يعمل فى جزيرتى طلسماً يمنع البربر من دخولها او يسوق الماء اليها من البرّ بحيث يدور الرحاء عليها فشرع ملكان احدهما فى عمل الطلسم والاخر فى سوق الماء اليها من البرّ فقيل لها بمن تتزوّجين فقالت اتزوّج بالسابق منهما ، امّا صاحب الماء فقد اتّخذ فى وسط البحر بناء محكمًا وثقه بالحجارة والرصاص مجوّفاً بحيث لا يشرب شيئًا من ماء البحر وسرّح الماء

اليه من نهر من البرّ حتى وصل الى جزيرة قادس واثره فى البحر الى الان ظاهر لكنه مهدوم بطول المدّة ، واما صاحب الطلسم فقد اتخذ تمثالاً من الحديد مخلوطاً بالصفر على صورة رجل بربرى له لحية متلحّف بوشاح ورداء مذهّب قد تعلّق من منكبه الى انصاف ساقيه وقد جمع فضلتيه بيده اليسرى منضمة الى صدره وبيده اليمنى ممدودة بمفتاح قفل فى يده قابض عليه مشيراً الى البحر كانه يقول لا عبور وهو قايم على راس بناء عالٍ طوله نيف وستّون ذراعاً وطول الصورة قدر ستة اذرع وذكر ان البحر الذى تجاه الصورة ويسمى الابلاية لم ير ساكناً ولا تجرى فيه السفن بعد ذلك ، وحكى ان صاحب سوق الماء سبق صاحب الطلسم فقال صاحب الجزيرة لا تظهروا سبقه حتى لا يبطل علينا عمل الطلسم فلمّا فرغ الصانع من الطلسم قيل له قد سُبِقْتَ فالقى نفسه من اعلى الموضع الذى عليه الطلسم فمات فحصل لصاحب الجزيرة الماء والطلسم فما زال الامر على ذلك كان البحر مضطرباً والجزيرة محفوظة الى سنة اربعماية فوقع المفتاح من يد الصورة فحملت الى صاحب مدينة سبتة فوزنه فكان فيه ثلثة ارطال فسكن البحر حينيذ وعبر السفن فيه وذكر ايضا ان الطلسم عدم فى سنة اربعين وخمسماية هدموه رجاء ان يوجد تحته شىء من المال فلم يوجد شىء فيه ✿

قاليقلا مدينة بارمينية تنسب الى امراة اسمها قالى فكانه قال قالى بَنَتْ كما يقال دارابجرد وصَوَّرَتْ صورة نفسها على باب المدينة يجلب منها البسط والزلالى التى يقال لها قالى ولاهلها يد باسطة فى صنعتها ومنها تحمل الى ساير البلاد ، بها بيعة الشعانين قال ابن الفقيه انها بيعة للنصارى فيها بيت كبير مخزن مصاحفهم وصلبانهم فاذا كان ليلة الشعانين يفتح باب فى ذلك الموضع معروف يخرج منه تراب ابيض فلا يزال يخرج ليلته الى الصباح فينقطع حينيذ فياخذ الرهبان ويدفعه الى الناس وخاصيته دفع السموم ولدغ العقارب والحيات يداف منه وزن دانق فى ماء فيشربه الملسوع فيسكن فى الوقت المه ، وفيه اعجوبة اخرى وذلك انه ان بيع منه شىء لم ينتفع به صاحبه ويبطل عمله ✿

قرطبة مدينة عظيمة فى وسط بلاد الاندلس كانت سرير ملك بنى امية دورتها اربعة عشر ميلاً وعرضها ميلان على النهر الاكبر الذى يعرف بوادى الكبير وعليه جسران ، ومسجدها الجامع من اكبر مساجد الاسلام واجمعها لمحاسن العمد والبنيان طوله اربعماية ذراع وعرضه ثلثماية وعمده ورخام بنيانه

بفسيفساء وذهب وبحذائه سقايات وحياض فيها من الماء الرضراض، وبها كنيسة الأُسْرَى وهي مقصورة معتبرة عند النصارى قال العذرى ان المسلمين هموا بفتح قرطبة اسروا راعياً من رعاتها وسالوه عنها فذكر انها حصينة جدًّا الّا ان فيها ثغرة فوق باب القنطرة فلمّا جنّهم الليل ذهبوا الى تلك الثغرة ودخلوا منها وجاءوا الى باب المدينة الذى يقال له باب القنطرة وقتلوا الحرّاس وفتحوا الباب ودخلوا المدينة فلمّا علم صاحب قرطبة ان المسلمين دخلوا خرج مع وجوه المدينة وتحصّن بهذه الكنيسة فحاصرهم المسلمون ثلثة ايام فبينا هم كذلك اذ خرج العلج على فرس اصفر هارباً حتى اتى خندق المدينة فتبعه امير المسلمين واسمه مغيث فلمّا راى مغيثاً حرّك فرسه فسقط واندقّت رقبته فاسره مغيث ورجع الى بقية العلوج اسرهم وقتلهم فسمّيت الكنيسة كنيسة الاسرى، وبها جبال معدن الفضّة ومعدن الشادنج وهو حجر يقطع الدم ومعدن حجر التوتيا ومعدن الشبوب وتجلب من قرطبة بغال قيمة واحد منها يبلغ خمسماية دينار لحسن شكلها والوانها وعلوّها وصحّة قوائمها ✿

قسطلونة مدينة قديمة بالاندلس بقرب بسطة بها جبل فيه غار يتقاطر الماء من اعلاه فى حفيرة تحته لطيفة نقطة نقطة ويجتمع فى تلك الحفيرة بذوبانها ولا يغيض فان شرب من ماء تلك الحفيرة عدد كثير لم ينقص ذكر العذرى اخبرنى بهذا جماعة شاهدوها وهذا امر شايع مستفيض فى ذلك الموضع قال وفى هذا الغار ميّتٌ لا يغيّره طول الازمنة ولم يعرف له خبر ✿

قلعة اللان انها قلعة فى غاية الحصانة بارض اللان على قلّة جبل وهى من القلاع الموصوفة بالحصانة تسمّى باب اللان قالوا لو ان رجلًا واحدًا يمنع جميع ملوك الارض عنها يصحّ له ذلك لتعلّقها بالجوّ وعسر الطريق ولها قنطرة عجيبة البناء عظيمة وعجبها ممّا يُبصر لا ممّا يذكر فان اللفظ لا يعطى معنى عجبها بناها سندباذ بن كشتاسف بن لهراسف والقلعة على صخرة صمّاء بها عين ينبع الماء العذب من الصخرة الصمّاء بها عجيبتان القنطرة والعين فى وسط القلعة من الصخرة الصماء ✿

قيصرية مدينة عظيمة فى بلاد الروم بناها ملك الروم من الحجارة وهى كثيرة الاهل عظيمة العمارة والان هى كرسى ملك بنى سلجوق ملوك مسلمين بها آثار قديمة يزورها الناس وبها موضع يقولون انه حبيس محمد ابن الحنفية وبها جامع ابى محمد البطّال وكان بها حمام بناها بليناس الحكيم لقيصر ملك

الروم من عجايب الدنيا كان يحمى بسراج وبها موضع بين قيصرية واقصرا يشبه بيدرا مسح حجرا فصبرة لحنطة انقلبت حجرا احمر وصبرة التبن انقلبت حجرا ابيض اللون وحولها تماثيل حجرية تشبه تماثيل لحيوانات من الانسان والبهايم لكنها تغيّرت وفنيت بطول الوقت وبقرب قيصرية جبل فيه من الحيـات ما لا يحصى الّا انها لا تخرج منه لطلسم عمله الحكماء فلا يخرج منه شيء البتة ۞

كش مدينة بقرب سمرقند حصينة لها قهندز وربض قال الاصطخرى مدينة كش ثلثة فراسخ فى مثلها جرومية يدرك بهـا الثمار اسرع من ساير بلاد ما وراء النهر غير انها وبيّة وعماراتها حسنة جدًّا وفى عامة دورها المـاء الجـارى والبستان بها شوك الترنجبين يحمل منها الى البلاد كلّها وفى جبالها العقاقير الكثيرة ومنها يرتفع الملح المستحجر ومن مفاخرها ابو اسحق الكَشّىّ المشهور بالجود والكرم ومن العجـايب ما حكى عنه انه بعض اصدقائه شكى اليه سوء حاله وكثرة ديونه فسأله ابو اسحق عن مقدار دينه ووزن فى الحال وقال اصرف هذا فى دينك ثم وزن مثلها وقال اصرف هذا فى مصالحة شانك وجعل يعتذر اليه اعتذار المذنب فلمّا ذهب الرجل بكى بكاء شديدا فسُيِّل عن بكـائه فقال بكايتى على غفلتى عن حال صديقى حتى افتقر الى رفع الحال الىّ والوقوف موقف السوال ۞

كند من قرى خُجَنْد بما وراء النهر يقال لها كند باذام وباذام هو اللوز لان بها لوز كثير بها اللوز الفريك وهو لوز عجيب ينقشر اذا فرك باليد ۞

لبلة مدينة بالاندلس قديمة بقرب اشبيلية كثيرة الخيرات فايضة البركات بها آثار قديمة بها نهر لهشر وبهذا النهر ثلث عيون احداها عين لهشر وهى اغزرها ماء واعذبهـا والثانية عين الشبّ فانهـا تنبعث بالشبّ والثالثة عين الزاج فانها تنبعث بالزاج فاذا غلبت عين ماء لهشر صار الماء عذبا واذا غلبت عين الشب او الزاج حال طعم الماء قال العذرى سور المدينة قد عقد بنـاؤه على تصاوير اربعة صنم يسمى دردبا وعليه صنم آخر وصنم يسمّى مكيخا وعليه صنم آخر والمدينة مبنية على هذه الاصنام وما علا من البنـاء موضوع على اعناقهم ومدينة لبلة انفردت بهذه البنية على سـاير المدن وبهـا صيد البرّ والبحر جميعا ويجلب منها العصفر الجيد والعناب الذى لا نظير له فى الافاق ويعمل بها الاديم الجيد الذى يحاكى الطايفى ۞

لشبونة مدينة بالاندلس قديمة فى غربى قرطبة قريبة الى البحر بها جبـال فيهـا اوكار البُزاة الخلّص ولا تكون فى غيرهـا ولعسلهـا فضل على كلّ عسل

بالاندلس يشبه السكر اذا لُفّ في خرقة لا يلوثها وبها معدن التبر الخالص ويوجد بساحلها العنبر الفايق ملكها الفرنج سنة ثلث واربعين وخمسماية وهي الى الان بيدهم ۞

لورقة مدينة كبيرة بالاندلس قاعدة كورة تدمير هي اكرم بقاع الاندلس واكثرها خيراً سيما الفواكه فان بها من اصناف الفواكه ما لا يوجد في غيرها حسناً وكثرة سيما الكمثرى والرمان والسفرجل ومن قوّة ارضها ما ذكره العذرى ان بها عنباً وزن العنقود منها خمسون رطلاً بالبغدادى وان الحبّة من الحنطة اصاب هناك ماية حبّة وبارض لورقة يسقى نهر كنيل مصر يبسط على الارض فاذا غاض يزرع عليه ويبقى طعامها في المطامير خمسين سنة واكثر ولا يتغيّر وكثيراً ما تصيبها آفة الجراد وحكى انه كانت في بعض كنايسها جرادة من ذهب وكانت لورقة آمنة من جايحة الجراد فسرقت تلك الجرادة فظهرت الجراد في ذلك العام ولم تفقد بعد ذلك وايضا لم توجد بها علّة البقر التى تسمى اللقيس الى ان وجد في بعض الاساس ثوران من صفر احدهما قدام الاخر يلتفت اليه فلما اخذت من ذلك الموضع وقعت اللقيس في ذلك العام ، ومن عجايبها شجرة زيتونة في كنيسة في حومة جبل في كل سنة في وقت معلوم تنوّر وتعقد وتسود وتطيب في يوم آخر وهي مشهورة عرفها الناس حكى العذرى ان هذه الشجرة قطعها اصحابها وهم نصارى وانما فعلوا ذلك لكثرة الواردة عليهم بسببها وتزاحم الناس فبقيت مقطوعة زماناً ثم لقحت بعد ذلك وهي الان باقية كذا ذكره العذرى في شهور سنة خمسين واربعماية وقال ايضا اخبرني ابرهيم بن احمد الطرطوشى قال سمعت ملك الروم يقول انى اريد ان ارسل الى امير المومنين بالاندلس هدية فان من اعظم حوايجى عنده انه صحّ عندى ان في الفاحة الكريمة كنيسة وفي الدار منها زيتونة اذا كان ليلة الميلاد تورّقت وعقدت واطعمت من نهارها اعلم ان لشهيدها محلّا عظيمـاً عند الله فاتضرّع الى معاليه في تسلية اهل تلك الكنيسة ومداراتهم حتى يسمحوا بعظام ذلك الشهيد فان حصل لى هذا كان اجلّ من كلّ نعمة، وبها وادى الثمرات ذكر العذرى ان هناك ارضاً تعرف بوادى الثمرات يرد اليه ماء واد هناك يسقيه فينبت التفاح والكمثرى والتين والزيتون ونحوها سوى شجر التوث من غير غرس اصل لقد حدّث بذلك جماعة من ثقات الناس ۞

مالطة جزيرة بقرب جزيرة الاندلس عظيمة الخيرات كثيرة البركات طولها نحو

ثلثين ميلاً وهى آهلة وبها مدن وقرى واشجار واثمار غزاها الروم بعد الاربعين والاربعماية حاربوهم وطلبوا منهم الاموال والنساء فاجتمع المسلمون وعدّوا انفسهم وكان عدد عبيدهم اكثر من عدد الاحرار فقالوا لعبيدهم حاربوا معنا فان ظفرتم فانتم احرار ومالنا لكم وان توانيتم قتلنا وقتلتم فلمّا وافى الروم حملوا عليهم حملة رجل واحد ونصرهم الله فهزموهم وقتلوا من الروم خلقاً كثيراً ولحق العبيد بالاحرار واشتدّت شوكتهم فلم تغزهم الروم بعد ذلك ابداً ، ينسب اليها ابن السمنطى الشاعر المالطى كان آية فى نظم الشعر على البديهة قال ابو القسم ابن رمضان المالطى اتّخذ بعض المهندسين بمالطة لملكها صورة تعرف بها اوقات ساعات النهار وكانت ترمى بنادق على الصناج فقلت لعبد الله ابن السمنطى اجز هذا المصراع ، جارية ترمى الصنج ، فقال

بها القلوب تنتهج

كانّ من احكمها الى السماء قد عرج　　وطالع الافلاك عن سرّ البروج والدرج

كانه يقرأها من حفظه ☆

ما وراء النهر يراد به ما وراء نهر جيحون من انزه النواحى واخصبها واكثرها خيراً وليس بها موضع خالٍ عن العمارة من مدينة او قرى او مزارع او مراعى هواءها اصحّ الاهوية ومياهها اعذب المياه واحقّها والمياه العذبة عمّت جميع جبالها وضواحيها وترابها اطيب الاتربة وبلادها بخارا وسمرقند وجند وخجند واهلها اهل الخير والصلاح فى الدين والعلم والسماحة فان الناس فى اكثر ما وراء النهر كانهم فى دار واحدة وما ينزل احد باحد الّا كانّه نزل بدار نفسه من غريب وبلدى وهمّة كل امرء منهم على الجود والسماح فيما ملكت يده من غير سابقة معرفة او توقع مكافاة ، حكى الاصطخرى انه نزل منزلاً بالصغد فراى داراً ضربت الاوتاد على بابها فقالوا ان ذلك الباب لم يغلق منذ زيادة على ماية سنة ولم يمنع من دخوله واصل ليلاً ولا نهاراً والغالب عليهم بناء الرباطات وعمارة الطرق والوقف على سبيل الجهاد واهل العلم وليس بها قرية ولا منهل ولا مفازة الّا وبها من الرباطات ما يفضل عن نزول من طرقه وقال بلغنى ان بما وراء النهر اكثر من عشرة الاف رباط فى اكثرها اذا نزل الناس به له طعام لنفسه وعلف لدوابّه ان احتاج ، وجميع ما وراء النهر ثغر من حدود خوارزم الى اسبيجاب وهناك الترك الغزّية من اسبيجاب الى فرغانة الترك الخلخية ولم يزل ما وراء النهر على هذه الصفة الى ان ملكها خوارزم شاه محمد بن تكش سنة ستماية وطرد الخطا عنها وقتل ملوك ما

وراء النهر المعروفين بالخانية وكان فى كلّ قطر ملك يحفظ جانبه فلمّا استولى على جميع النواحى عجز عن ضبطها فسلّط عليها عساكره حتى نهبوها واجلى الناس عنها فبقيت تلك الديار التى وصفت لجنان لحسنها خاوية على عروشها ومياهها مندفقة معطلة وقد ورد عقيب ذلك عساكر التتر فى سنة سبع عشرة وستماية وخربوا بقاياه والان بقى بعض ما كان عليها فسبحان من لا يعتريه التغيّر والزوال وكلّ شىء سواه يتغيّر من حال الى حال ۞

مدينة النحاس ويقال لها ايضا مدينة الصفر لها قصّة عجيبة مخالفة للعادة جدًّا ولكنى رايت جماعة كتبوها فى كُتُب معدودة كتبتها ايضا ومع ذلك فانها مدينة مشهورة الذكر، قال ابن الفقيه ذهب العلماء الاقدمون الى ان مدينة النحاس بناها ذو القرنين واودعها كنوزه وطلسمها فلا يقف عليها احد وجعل فى داخلها حجر البهتة وهو مغناطيس الناس فان الناس اذا وقف حذاه جذبه كما يجذب المغناطيس الحديد ولا ينفصل عنه حتى يموت وانه فى مفاوز الاندلس، ولمّا بلغ عبد الملك بن مروان خبر مدينة النحاس وخبر ما فيها من الكنوز وان الى جانبها بحيرة فيها كنوز كثيرة واموال عظيمة كتب الى موسى بن نصير عامل المغرب وامره بالمصير اليه والحرص على دخولها وان يعرفه حالها ودفع الكتاب الى طالب بن مدرك فحمله الى موسى وهو بالقيروان فلمّا قراه تجهز وسار فى الف فارس نحوها فلمّا رجع كتب الى عبد الملك بسم الله الرحمن الرحيم اصلح الامير صلاحاً يبلغ به خير الدنيا والاخرة اخبرك يا امير المومنين انى تجهّزت لاربعة اشهر وسرت فى مفاوز الاندلس ومعى الف رجل حتى اوغلت فى طرق قد انطمست ومناهل قد اندرست وعفت فيها الاثار وانقطعت عنها الاخبار فسرت ثلثة واربعين يومًا احاول مدينة لم ير الراءون مثلها ولم يسمع السامعون بنظيرها فلاح له بريق شرفها من مسيرة ثلثة ايام فافزعنا منظرها الهايل وامتلات قلوبنا رعبــاً من عظمها وبعد اقطارها فلمّا قربنا منها فاذا امرها عجيب ومنظرها هايل فنزلنا عند ركنها الشرقى ثم وجهت رجلاً من اصحابى فى ماية فارس وامرته ان يدور حول سورها ليعرف بابها فغاب عنّا يومين ثم وافى اليوم الثالث فاخبرنى انه ما وجد لها باباً ولا راى اليها مسلكًا فجمعت امتعة اصحابى الى جانب سورها وجعلت بعضها على بعض لانظر من يصعد اليها فياتينى بخبر ما فيها فلم تبلغ امتعتنا ربع الحايط لارتفاعه فامرت عند ذلك باتّخاذ السلاليم وشدّ بعضها الى بعض بالحبال ونصبتها الى الحايط وجعلت لمن يصعد اليها وياتينى

بخبر ما فيها عشرة الاف درهم فانتدب لذلك رجل من اصحابى يتسنّم ويقرا ويتعوّذ فلمّا صار على سورها واشرف على ما فيها قهقه ضاحكًا ونزل اليها فناديناه ان اخبرنا بما فيها وبما رايته فلم يجبنا فجعلت لمن يصعد ويأتينى بخبر ما فيها وخبر الرجل الف دينار فانتدب رجل من حمير واخذ الدنانير ثمّ صعد فلمّا استوى على السور قهقه ضاحكًا ثمّ نزل اليها فناديناه ان اخبرنا بما ترى فلم يجبنا فصعد ثالث وكان حاله مثل حال الرجلين فامتنع اصحابى بعد ذلك من الصعود فلما أيست عنها رحلت نحو البحيرة وسرت مع سور المدينة فانتهيت الى مكان من السور فيه كتابة بالحميرية فامرت بانتساخها فكانت

شعر

لبيعلم المرء ذو العزّ المنيع ومن　يرجو الخلود وما حىّ بمخلود
لو ان حيًّا ينال الخلد فى مهل　لنال ذلك سليمان بن داوود
سالت له العين عين القطر فايضة　فيه عطاء جزيل غير مصرود
وقال للجنّ انشوا فيه لى اثرًا　يبقى الى الحشر لا يبلى ولا يودى
فصيّروه صفاحًا ثمّ ميل به　الى البناء باحكام وتجويد
وافرغوا القطر فوق السور منحدرًا　فصار صلبًا شديدًا مثل صيخود
وصُبَّ فيه كنوز الارض قاطبة　وسوف يظهر يومًا غير محدود
لم يبق من بعدها فى الارض سابعة　حتى [n]تطمين رمسا [o]بعد اخدود
وصار فى بطن قعر الارض مضطجعًا　[p]مضمّنًا بطوابيق الجلاميد
هذا ليعلم ان الملك منقطع　الّا من الله ذى التقوى وذى الجود

قال ثمّ سرت حتى وافيت البحيرة عند غروب الشمس فاذا هى مقدار ميل فى ميل كثيرة الامواج فاذا رجل قائم فوق الماء فناديناه من انت فقال انا رجل من الجنّ كان سليمان بن داود حبسه والذى فى هذه البحيرة فاتيته لانظر ما حاله قلنا له فما بالك قائمًا فوق الماء قال سمعت صوتًا فظننته صوت رجل ياتى هذه البحيرة فى كلّ عام مرّةً وهذا اوان مجيئه فيصلى على شاطيها ايّامًا ويهلل الله ويمجّده قلنا من تظنّه قال اظنّه الخضر عم فغاب عنّا فلم ندر كيف اخذ قال وكنت اخرجت معى عدّة من الغوّاصين فغاصوا فى الماء فراوا حبًّا من صفر مطبقًا راسه مختومًا برصاص فامرت به ففتح فخرج منه رجل من صفر على فرس بيده رمح مطرد من صفر فطار فى الهواء وهو يقول يا نبى الله لا اعود ثمّ غاصوا ثانية وثالثة فاخرجوا مثل هذا فضجّوا خوفًا من قطع الزاد فاخذت

n) *b* يصمن, *c* تظمن　o) *b.c* بطن　p) *c* مظمنا

الطريق لله سلكتها اوّلاً حتى عدت الى قيروان والحمد لله الذى حفظ لامير المومنين اموره وسلم له جنوده والسلام، قال لمّا قرا عبد الملك كتاب موسى وكان عنده الزهرى قال له ما تظنّ باوليك الذين صعدوا السور قال الزهرى يا امير المومنين لان لتلك المدينة جنًّا قد وكلوا بها قال فمن اوليك الذين يخرجون من الحباب ويطيرون قال اوليك مردة الجنّ الذين حبسهم سليمان ابن داود عليه السلام فى البحار هذا ما رواه ابن الفقيه،

وقال ابو حامد الاندلسى دور مدينة النحاس اربعون فرسخاً وعلوّ سورها خمسماية ذراع فيما يقال ولها كتاب مشهور فى كتابها ان ذا القرنين بناها والصحيح ان سليمان بن داود عم بناها وليس لها باب ظاهر واساسها راسخ وانّ موسى بن نصير وصل اليها فى جنوده وبنى الى جانب السور بناء عالياً متّصلاً به وجعل عليه سلماً من الخشب متّصلاً باعلى السور وندب اليه من اعطاه مالاً كثيراً وان ذلك الرجل لما راى داخل المدينة ضحك والقى نفسه فى داخل المدينة وسمعوا من داخل المدينة اصواتاً هايلة ثم ندب اليه آخر واعطاه مالاً كثيراً واخذ عليه العهد ان لا يدخل المدينة ويخبرهم بما يرى فلمّا صعد وعاين المدينة ضحك والقى نفسه فيها وسمعوا من داخلها اصواتاً هايلة ايضا ثم ندب اليه رجلاً شجاعاً وشدّ فى وسطه حبلاً قويًّا فلمّا عاين المدينة القى نفسه فيها فجذبوه حتى انقطع الرجل من وسطه فعلم ان فى المدينة جنًّا يجرّون من علا على السور فايسوا منها وتركوها، وذكر ابو حامد الاندلسى فى وصف مدينة النحاس قصيدة منها شعر

وتقبله الملكوت ربعى حيث ما فلك البروج يجرّ فى سجداته
ارض بحيرة لله دانت بها جنّ الفلا والطير فى غدواته
والريح يحمله الرخاء اينما شهرين مطلعها الى روحاته
كالطود مبهمة بأسٍّ راسخ اعيى البريّة من جميع جهاته
والقطر سال بها فصاع مدينة محجباً بحار الوهم دون صفاته
حصن النحاس احاط من جنباتها وعلى غلوّ السهم فى غلواته
فيها ذخايره وجلّ كنوزه والله يكلاها الى ميقاته
فى الارض آيات فلا تك منكراً فعجايب الاشياء من آياته ✿

مراغة مدينة كبيرة مشهورة من بلاد آذربيجان قصبتها وهى كثيرة الاهل عظيمة القدر غزيرة الانهار كثيرة الاشجار وافرة الثمار بها آثار قديمة للمجوس ومدارس وخانقاهات حسنة، حدّثنى بعض اهلها ان بها بستاناً يسمى

قيامتاباذ فرسخ فى فرسخ وان اربابه لا يقدرون على تحصيل ثمرتها من الكثرة فتتناثر من الاشجار وبقرب قيامتاباذ جمّة يفور الماء الحارّ عنها ياتيها اصحاب العاهات يستحمّون بها وينفعهم وهى عيون عدة اكثر ما ياتيها الزمنى والجربى فاذا انفصل هذا الماء عن الجمّة وجرى على وجه الارض يصير حجرًا صلدًا، وخارج المدينة غار يدخله الانسان يرى فيه شبه البيوت والغرف فاذا امعن يرى فيه شيئًا صليبًا لا يقرب منه احد الّا هلك يزعمون انه طلسم على كنز والله اعلم، وبها جبل زنجقان وهو جبل بقرب مراغة به عين ماء عذب يعجن به الدقيق فيربو كثيرًا ويحسن خبزه والخبّازون يخمّرون ادقتهم به ويصير هذا الماء حجرًا ينعقد منه صخور ضخام يستعملها الناس فى ابنيتهم، ومن مفاخرها القاضى صدر الدين المعروف بالجود والكرم وفنون الخيرات وصنوف المبرّات من خيراته سور مدينة قزوين الذى تعجز عن مثله اعظم ملوك زماننا فانه بنا ابواب المدينة بالاجر فى غاية العلوّ وبقية السور بالطين وشرّافاتها بالاجر والمدينة فى غاية السعة، وحكى انه اراد ان يتّخذ لنفسه قبرًا بقرب حجرة رسول الله صلعم فبعث الى امير المدينة واعلمه ذلك فشرط ان يبعث اليه ملأ جراب ذهبًا فقال القاضى ابعث الىّ الجراب حتى املاه ذهبًا فلما راى امير المدينة كبر همّته وسماحة نفسه بعث اليه (a اذن عناق ومكنه من ذلك فلمّا توفى دفن فى المدينة وموضع راسه قريب من قدم رسول الله صلعم، وحكى الشيخ نور الدين محمد بن خالد الجيلى وكان من الابدال فى كتاب صنّفه فى كراماته وعجايب حالاته قال رايت فوجًا من الملايكة لا يدرك عددهم ومعهم تحف وهدايا فسالت الى من هذه الهدايا قالوا الى قاضى مراغة قلت ما هو الّا عبد مكرم قالوا ان هذه له لكرامته رسول الله صلعم ❁

مربيطر مدينة بالاندلس بقرب بلنسية قال صاحب معجم البلدان ان فيها الملعب ذو العجايب لست اعرف كيف يكون ذلك وذاك ان الانسان اذا نزل فيه صعد واذا صعد عليه نزل ان صحّ ذلك فانه ذو العجايب جدًا ❁

المستطيلة قال ابو القسم الجهانى انها بلاد بارض الروم على ساحل البحر المطر بها دائم صيفًا وشتاء بحيث اهلها لا يقدرون على دياس بيادرهم وانّما يجمعونها فى السنابل ويفركونها فى بيوتهم بها بزاة كثيرة عدد الغربان عند غيرهم لكنها ضعيفة رخوة لا تقدر على اخذ الدجاج وامثالها ❁

المصيصة مدينة بارض الروم على ساحل جيحان كانت من ثغور الاسلام وهى

a) انىّ نطاق

الان بيد اولاد كيون سميت بالمّبيصة بن الروم بن اليفن بن سام بن نوح عم قال المهلّبى من خاصّية هذه المدينة الفراء المصيصية التى لا يتولّد فيها القمل واذا غسلتها لم تتغيّر عن حالها وتحمل الى ساير البلدان وربّما بلغت قيمة الفروة منها ثلثين ديناراً ✿

ملطية مدينة بارض الروم مشهورة بها جبل فيه عين حدّثنى بعض التجار ان هذه العين يخرج منها ماء عذب ضارب الى البياض يشربه الانسان لا يضرّه شيئًا فاذا جرى مسافة يسيرة يصير حجراً صلداً ✿

موغان ولاية واسعة بها قرى ومروج باذربيجان على يمين القاصد من اردبيل الى تبريز وهى جروم وآذربيجان كلّها صرود كانت منازل التركمان لسعة رفغها وكثرة عشبها والان اتّخذها التتر مشتاة وجلا عنها تركمانها قال ابو حامد الاندلسى رايت بها قلعة عظيمة لها رساتيق كثيرة وقد هرب عنها اهلها لكثرة ما بها من الثعابين والحيّات وقال رايت عند اجتيازى بها شجاعاً عظيماً ففزعت منه ✿

ميافارقين مدينة مشهورة بديار بكر كانت بها بيعة من عهد المسيح عم وبقى حايطها الى وقتنا هذا حكى ان ولاية هذه البلاد كانت لرجل حكيم اسمه مرّوثا من قبل قسطنطين الملك صاحب رومية الكبرى فرضت لشابور ذى الاكتاف بنت وعجز اطباء الفرس من علاجها فاشار بعض اصحابه باستدعاء مرّوثا لعلاجها فبعث الى قسطنطين يساله فبعثه اليه فعالجها مرّوثا ففرح بذلك شابور وقال له سل حاجتك فسأل مرّوثا الهُدْنة بينه وبين قسطنطين فاجابه الى ذلك وكان يجرى بينهما محاربات شديدة ولمّا اراد الانصراف قال له شابور سل حاجة اخرى فقال انك قتلت خلقاً كثيراً من النصارى فاسالك ان تامر بجمع عظامهم لى فامر له بذلك فجمعوا من عظام النصارى شيئًا كثيراً فاخذها معه الى بلاده واخبر قسطنطين بالهدنة وجمع العظام فسرّ بذلك وقال له سل حاجتك فقال اريد ان يساعدنى الملك على بناء موضع فى بلادى فكتب قسطنطين الى كلّ من يجاوره المساعدة بالمال والرجال فعاد الى مكانه وبنى مدينة عظيمة وجعل فى وسط حايط سورها عظام شهداء النصارى التى جمعها من بلاد الفرس وسمّى المدينة مدور صالا معناه مدينة الشهداء واختار لبنائها وقتاً صالحاً لا توخذ عنوة وجعل لها ثمانية ابواب منها باب يسمّى باب الشهوة له خاصّية فى هيجان الشهوة او ازالتها لم يتحقّق عند الناقل ولا ان هذه الخاصية للدخول او للخروج وباب آخر يسمّى باب الفرح

والغم بصورتين منقوشتين على الحجر اما صورة الفرح فرجل يلعب بيده واما صورة الغم فرجل قائم على راسه صخرة فلا يرى بميافارقين مغموم الّا نادراً وفى برج يعرف ببرج على بن وهب فى الركن الغربى القبلى فى اعلاه صليب منقور كبير يقال انه يقابل البيت المقدس وعلى بيعة قامة بالبيت المقدس صليب مثله قيل ان صانعهما واحد وبنى بيعة فى وسط البلد على اسم بطرس وبولس وهى باقية الى زماننا فى المحلّة المعروفة بزقاق اليهود فيها جرن من رخام اسود فيه منطقة الزجاج فيها دم يوشع بن نون عم وهو شفاء من كلّ داء واذا طلى به البرص ازاله قيل ان مرّوثا جاء به من رومية الكبرى اعطاه قسطنطين عند عوده ۞

هرقلة مدينة عظيمة بالروم كرسى ملك القياصرة بناها هرقل احد القياصرة غزاها الرشيد سنة احدى وتسعين ومائة نزل عليها يحاصرها فاذا رجل خرج من اهلها شاكى السلاح ونادى يا معشر العرب ليخرج منكم العشرة والعشرون مبارزة فلم يخرج اليه احد لانهم انتظروا اذن الرشيد وكان الرشيد نائماً فعاد الرومى الى حصنه فلمّا اخبر الرشيد بذلك تاسّف ولام خدمه على تركهم ايقاظه فلمّا كان الغد خرج الفارس واعاد القول فقال الرشيد من له فابتدر جلّة القوّاد وكان عند الرشيد مخلد بن الحسين وابرهيم الفزارى قالا يا امير المومنين ان قوادك مشهورون بالباس والنجدة ومن قتل منهم هذا العلج لم يكن فعلاً كبيراً وان قتله العلج كانت وصمة على العسكر كبيرة فان راى الامير يأذن لنا حتى نختار له رجلاً فعل فاستصوب الرشيد ذلك فاشاروا الى رجل يعرف بابن الجزرى وكان من المتطوّعة معروف بالتجارب مشهور فى الثغور بالنجدة فقال له الرشيد اتخرج اليه فقال نعم واستعين بالله عليه فادناه الرشيد وودّعه واتبعه وخرج معه عشرون من المتطوّعة فقال لهم العلج وهو يعدهم واحداً واحداً كان الشرط عشرين وقد ازددتم رجلاً ولكن لا باس فنادوه ليس يخرج اليك الّا واحد فلمّا فصل منهم ابن الجزرى تامّله العلج قال له اتصدقنى فيما اسالك قال نعم قال بالله انت ابن الجزرى قال نعم فقال ملاً كفوء ثم اخذا فى شانهما حتى طال الامر بينهما وكاد الفرسان ينفقان تحتهما وزجّا برمحيهما وانتضيا بسيفيهما وقد اشتدّ الحرّ فلما ايس كل واحد منهما عن الظفر بصاحبه ولّى ابن الجزرى فدخل المسلمين كآبة وغطغط الكفار فاتبعه العلج فتمكّن ابن الجزرى منه فرماه بوهق واستلبه عن ظهر فرسه ثم عطف عليه فما وصل الى الارض حتى فارقه راسه فكبّر المسلمون تكبيراً وانخزل المشركون

وبادروا الى الحصن واغلقوا الابواب فصبّت الاموال على ابن الجزرى فلم يقبل منها شيئاً وسال ان يُعفى ويُترك بمكانه واقام الرشيد عليها حتى استخلصها وسبى اهلها وخربها وبعث فيسقوس الجزية عن راسه اربعة دنانير وعن كل واحد من البطارقة دينارين ۞

هزاراسب مدينة كبيرة وقلعة حصينة بارض خوارزم الماء محيط بها وهى كالجزيرة ليس اليها الّا طريق واحد تنسب اليها رحمة بنت ابرهيم الهزاراسبية المشهورة بانها ما تناولت ثلثين سنة طعاماً وحكى ابو العباس عيسى المروزى انها اذا شمّت رايحة الطعام تاذّت وذكرت ان بطنها لاصقاً بظهرها فاخذت كيساً فيه حبّ القطن وشدّته على بطنها لئلّا يقصف ظهرها وبقيت الى سنة ثمان وستين ومايتين ۞

وادى الحجارة ناحية بقرب طليطلة قال العذرى لا يدخلها احد من غير اهلها بصبى ابنا له ويعيش فيها هذا قول العذرى وجاز ان يكون مراده ان الصبى لا يعيش وجاز ان يكون مراده ان الاب لا يعيش والله اعلم بصحّة ذلك ۞

وشلة قرية بآذربيجان من قرى خُوَىّ بها عين من شرب من مائها يسهل فى الحال جميع ما فى بطنه حتى لو تناول شيئاً من الحبوب وشرب من ذلك الماء عليه يخرج فى الحال ۞

والوطة مدينة بجزيرة ميورقة كبيرة حصينة طيبة الارض رخيصة الاسعار بها مياه غزيرة واشجار كثيرة قال العذرى بها ارحية عجيبة وذلك ان المياه اذا قلّت لا تدير الرحا فعمدوا الى عود غلظ دورته نحو عشرة اشبار وطوله سبعة اذرع وشقّوه بنصفين ويحفرون وسط الشقّين الّا نصف ذراع من اخره ويضمّون احدهما الى الاخر ويفتحون فى آخره كوّة مقدار حافر حمار ثم ينصبونه على الساقية ويقومونه على الدولاب فيخرج الماء من الثقبة التى فى العود بالقوّة ويضرب امشاط الدولاب ويدوّر الرحاء وبقرب والوطة فتق كانه بير ينزل الناس فيه بالمصابيح الى اسفله فيجدون فيه ساقية ماء وبعدها ظلمة تاخذ بالنفس ولا يبقى فيها المصباح واذا القى فى تلك الساقية شىء يخرج الى البحر ويوجد فيه ۞

ياسى جمن موضع بين خلاط وارزن الروم به عين يفور منها الماء فوراناً شديداً يسمع صوته من بعيد واذا دنا منه شىء من الحيوان يموت فى الحال فيرى حولها من الطيور والوحوش الموتى ما شاء الله وقد وكلوا بها من يمنع

الغريب من الدنو منها ٭

يونان موضع كان بارض الروم به مدن وقرى كثيرة وانها منشأ الحكماء اليونانيين والان استولى عليها الماء من عجايبها ان من حفظ شيئًا فى تلك الارض لا ينساه او يبقى معه زمانًا طويلاً وحكى التجار انهم اذا ركبوا البحر ووصلوا الى ذلك الموضع يذكروا ما غاب عنهم ولهذا نشأ بهذه الارض الحكماء الفضلاء الذين لم يوجد امثالهم فى ارض اخرى الا نادرًا ، ينسب اليها سقراط استاذ افلاطون وكان حكيمًا زاهدًا فى الدنيا ونعيمها راغبًا فى الاخرة وسعادتها دعا الناس الى ذلك فاجابه جمع من اولاد الملوك واكابر الناس فاجتمعوا عليه ياخذون منه غرايب حكمته ونوادر كلامه فحسده جمع فاتهموه بمحبّة الصبيان وذكروا انه يتهاون بعبادة الاصنام ويدعو الناس الى ذلك وسعوا به الى الملك وشهد عليه جمع بالزور عند قاضيهم وحكم قاضيهم عليه بالقتل فحبس وعنده فى الحبس سبعون فيلسوفًا من موافق ومخالف يناظرونه فى بقاء النفس بعد مفارقة البدن فصحّح رايه فى بقاء النفس فقالوا له هل لك ان نخلّصك عن القتل بفداء او هرب فقال اخاف ان يقال لى لم هربت من حكمنا يا سقراط فقالوا تقول لانى كنت مظلومًا فقال ارايتم ان يقال ان ظلّمك القاضى والعدول فكان من الواجب ان تظلمنا وتفرّ من حكمنا فما ذا يكون جوابى وذاك ان القوم كان فى شريعتهم انه اذا حكم عدلان على واحد يجب عليه الانقياد وان كان مظلومًا فلذلك انقاد سقراط للقتل فازمعوا على قتله بالسمّ فلمّا تناول السمّ ليشربه بكى من حوله من الحكماء حزنًا على مفارقته قال انى وان كنت افارقكم اخوانًا فضلاء فها انا ذاهب الى اخوان كرام حكماء فضلاء وشرب السمّ وقضى نحبه ،

وينسب اليها افلاطون استاذ ارسطاطاليس فكان حكيمًا زاهدًا فى الدنيا ويقول بالتناسخ فوقع فى زمانه وباء هلك من الناس خلق كثير فتضرّعوا الى الله تعالى من كثرة الموت وسالوا نبيّهم وكان من انبياء بنى اسرائيل عن سبب ذلك فاوحى الله تعالى اليه انهم متى ضعّفوا مذبحًا لهم على شكل المكعب ارتفع عنهم الوباء فاظهروا مذبحا آخر بجنبه واضافوه الى المذبح الاول فزاد الوباء فعادوا الى النبى عم فاوحى الله تعالى اليه انهم ما ضعفوا بل قرنوا به مثله وليس هذا تضعيف المكعب فاستعانوا بافلاطون فقال انكم كنتم تردّون الحكمة وتمتنعون عن الحكمة والهندسة فابلاكم الله تعالى بالوباء عقوبة لتعلموا ان العلوم الحكمية والهندسية عند الله بمكانة ثم القى اصحابه انكم متى امكنكم استخراج

خطّين من خطّين على نسبة متوالية توصّلتم على تضعيف المذبح فانـه لا حيلة فيه دون استخراج ذلك فتعلموا استخراج ذلك فارتفع الوباء عنهم فلمّا تبيّن للناس من امر الحكمة هذه الاجوبة تلمّذ لافلاطون خلق كثير منهم ارسطاطاليس واستخلفه على كرسى الحكمة بعده وكان افلاطون تاركاً للدنيا لا يحتمل منه احد ولا يعلم الحكمة الّا من كان ذا فطانة ونفس خبرة والتلميذ ياخذ منه الحكمة قائماً لاحترام الحكمة، وحكى ان الاسكندر ذهب اليه وكان افلاطون استاذ استاذه فوقف اليه وهو فى مشرقة قد اسند ظهره الى جدار ياوى اليه فقال له الاسكندر هل من حاجة فقال حاجتى ان تزيل عنّى ظلّك فقد منعتنى الوقوف فى الشمس فدعا له بذهب وكسوة فاخرة من الديباج والقصب فقال ليس بافلاطون حاجة الى حجارة الارض وهشم النبات ولعاب الدود وانما حاجته الى شىء يكون معه اينما توجّه، وينسب اليهـا ارسطاطاليس ويقال له المعلّم الاول لانه نقّح علم الحكمة واسقط سخيفها وقرّر اثبات المدّعى وطريق التوجيه وكان قبله ياخذون الحكمة تقليداً ووضع علم المنطق وخالف استاذه افلاطون وابطل التناسخ قيل له كيف خالفت الاستاذ فقال الاستاذ صديقى والحقّ ايضا صديقى لكن الحقّ احبّ الىّ من الاستاذ، وكان استاذ الاسكندر ووزيره فاخذ الاسكندر برايه الارض كلّها حتى ان ارسطاطاليس سُئل لم حركة الاقبال بطيئة وحركة الادبار سريعة فقال لان المقبل مصعد والصعود يكون من مرقاة الى مرقاة والمدبر كالمقذوف من علو الى سفل، وحكى الحكيم الفاضل ابو الفتح يحيى السهروردى الملقب بشهاب الدين فى بعض تصانيفه بينا انا بين النائم واليقظان رايت فى نور شعشعانى بمثل انسانى فاذا هو المعلم فسالته عن فلان وفلان من الحكماء فاعرض عنّى فسالته عن سهل بن عبد الله التسترى وامثاله فقال اولئك هم الفلاسفة حقًّا نطقوا بما نطقنا فلهم زلفى وحسن مآب، وحكى ان الاسكندر قال لارسطاطاليس قد ورد الخبر بفتح المدينة الفلانية انت منها فما ذا ترى قال ارسطاطاليس ارى ان لا يبقى على واحد منهم كيلا يرجع احد يخالفك فقال الاسكندر امرت ان لا يوذى احد فيها احتراماً لجانبك فكلام الوزير عجب وكلام الملك اعجب منه،

وينسب اليها ديوجانس وكان حكيماً تاركاً للدنيا مفارقاً لشهواتها ولذاتها مختاراً للعزلة ولا يرضى باحتمال منه من احد حكى انه كان نائماً فى بستان فى ظلّ شجرة فدخل عليه بعض الملوك فركله برجله وقال له قد ورد الخبر بفتح

بلدتك فقال ايها الملك فتح البلاد عادة الملوك لكن الركل من طباع الدوابّ وحكى انه راى صيّاداً يكلّم امراة حسناء فقال له ايها الصيّاد احذر ان تصاد وحكى انه راى امراة حسناء خرجت للنظارة يوم عيد فقال هذه ما خرجت لترَى انّما خرجت لتُرَى وحكى انه راى رجلاً مع ابنه والابن شديد الشبه بابيه فقال للصبى نعم الشاهد انت لأُمّك وحكى انه نظر الى شابّ حسن الصورة قبيح السيرة فقال بيت حسن فيه ساكن قبيح ٥

وينسب اليها بطليموس صاحب العلم المجسطى الذى عرف حركات الافلاك وسير الكواكب بالبراهين الهندسية فذكر ان بعض الافلاك يتحرّك من المغرب الى المشرق وبعضها من المشرق الى المغرب وبعضها سريع الحركة وبعضها بطىء الحركة وبعضها يدور رحوية وبعضها يدور دولابية وبعضها يدور حمايلية وان حركات الكواكب تابعة لحركات افلاكها ومن الافلاك بعضها محيطة بكرة الارض وبعضها غير محيطة وبعضها مركزها مركز الارض وبعضها مركز خارج من مركز الارض واقام على ذلك كلّها البراهين الهندسية ومسح الافلاك برجاً برجاً ودرجة درجة وثانية ثانية حتى يقول فى يوم كذا وفى ساعة كذا يكون الكسوف او الخسوف ويقع كما قال واعجب من هذا انه يبيّن بالبراهين الهندسية ان ما بين السماء والارض من المسافة كم يكون ميلاً وان كلّ فلك من الافلاك تحتها كم يكون ميلاً ودورتها كم يكون ميلاً وقطرها كم يكون ميلاً ومن اعجب الاشياء وضع الاصطرلاب والتقويم فسبحان من علّم الانسان ما لم يعلم ٥

وينسب اليها بطلميوس صاحب الاحكام النجومية يزعم انه حصل له بالتجربة مرّة بعد اخرى وقوع الحوادث بحركات الافلاك وسير الكواكب وليس على ذلك برهان كما فى المجسطى لكن هو يزعم غلبة الظن وانه موقوف على مقدمات وشرايط كثيرة قلّما تحصل لاحد فى زماننا ومن اراد شيئاً من ذلك فلينظر فى احكام جاماسب وزير كشتاسف ملك الفرس فانه كان قبل مبعث موسى عم وحكم بمبعث موسى وعيسى ونبيّنا عم وبازالة الملّة المجوسية وخروج الترك وامثال ذلك من الحوادث الكثيرة ٥

وينسب اليها بليناس صاحب الطلسمات وانها ماخوذة من اجرام سماوية واجرام ارضية فى اوقات مخصوصة وكتابنا هذا كثير فيه من ذكر الطلسمات ٥

وينسب اليها فيثاغورس صاحب علم الموسيقى زعموا انه وضع الالحان على اصوات حركات الفلك بذكائه وصفاء جوهر نفسه استخرج اصول النغمات وهو

اول من تكلّم فى هذا العلم وفايدته ان المريض الذى عدم نومه او قراره يلهى بهذه الاصوات فربّما ياتيه النوم او يخفّ عنه بعض ما به بسبب اشتغاله بسماع تلك الاصوات وكذلك الحزين الذى يغلب عليه الحزن يشغل بشىء من هذه الالحان فيخفّ عليه بعض ما به٠

وينسب اليها اقليمون وهو صاحب الفراسة والفراسة هى الاستدلال بالامور الظاهرة على الامور الخفيّة وانها كثيرة تظهر للانسان على قدر ذكائه كما قال تعالى ان فى ذلك لايات للمتوسّمين فانك اذا رايت انساناً مصفر اللون ترى انه مريض فان لم تجد آثار المرض تعلم انه خايف واذا رايتَ رجلاً كبير الراس تعلم انه بليد تشبيهاً بالحمار واذا رايت رجلاً عريض الصدر دقيق الخصر تعلم انه شجاع لانه شبيه بالاسد ومن هذا الطريق وهذا علم منسوب الى الحكيم اقليمون٠

وينسب اليها اوقليدس واضع الاشكال الهندسية والبراهين اليقينية والمقالات العجيبة والاشكال الموقوفة بعضها على بعض على وجه لا يفهم الثانى ما لم يفهم الاول ولا الثالث ما لم يفهم الثانى وعلى هذا الترتيب فلا يستعدّ لهذا الفنّ من العلوم الاّ كلّ ذى فطانة وذكاء فانه من العلوم الدقيقة٠

وينسب اليها ارشميدس واضع علم اعداد الوفق على وجه عجيب وهو ان يخرج شكلاً جميع اضلاعه متساوية طولاً وعرضاً واقطاره كذلك ويكون جميع سطوره متساوية بالعدد زعموا ان لهذه الاشكال خواصّاً اذا ضربت فى اوقات معيّنة واما شكل ثلثة فى ثلثة فمجربة لسهولة الولادة وهو اول الاشكال وآخرها الف فى الف قال ايضا مجرب لظفر العسكر اذا كان ذلك على رايتهم٠

وينسب اليها بقراط صاحب الاقوال الكلية فى قوانين الطبّ لان تجربته دلّت على ذلك والذى اختاره من القواعد فى غاية الحسن فلّما ينتقص شىء منه وكان خبيراً بعلم الطبّ بكلياته وجزءياته٠

وينسب اليها جالينوس صاحب علم الطبّ والمعالجات العجيبة بذكاء نفسه والقى اليه فى نومه حكى انه راى طيراً سقط من الجوّ يضرب بجناحيه ثم اخذ شيئًا من الماء فى منقاره وصبّ ذلك فى منفذ ذرقه فانفصل منه ذرقه وطار فوضع الحقنة على ذلك عند ما يكون الاحتباس فى الامعاء وحكى انه كان على اصبعه جراح بقى مدّة لم يقبل المعالجة فراى فى نومه ان علاجه فصدُ عرق تحت كتفه من الجانب المخالف ففعل ذلك فعوفى وحكى انه قيل لجالينوس كيف خرجت على اقرانك بوفور العلم فقال لان ما انفقوا اوليك فى الخمر انا

انفقت فى الزيت ، وحكى انه اصابه فى آخر عمره اسهال شديد فقيل له كيف عجزت عن حبس هذه وانت انت فدعا بطشت املاه ماء فرمى فيه دواء انعقد الماء فيه فقال اقدر على حبس الماء فى الطشت وما اقدر على حبس بطنى لتعلموا ان العلم والتجربة لا ينفع مع قضاء الله تعالى قال الشاعر

ارسطو مات مدقوقاً ضئيلاً   وافلاطون مفلوجاً ضعيفاً
مضى بقراط مسلولاً ضعيفاً   وجالينوس مبطوناً نحيفاً

هولاء فضلاء النـاس ماتوا اسوء ميتة لتعلموا ان هو القاهر فوق عبـاده والله الموفق

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى رفع سمك السماء فسوّاها، واغطش ليلها واخرج ضحاها، والارض بعد ذلك دحاها، اخرج منها ماءها ومرعاها، والجبال ارساها، والصلاة على سيّد المرسلين وامام المتقين خير البرية ومصطفاها، وعلى آله الطيّبين واصحابه الطاهرين وعلى من اتبع سبيله وارتضاها ۞

الاقليم السادس

اوله حيث يكون الظلّ نصف النهار عند الاستواء سبعة اقدام وستة اعشار وسدس عشر قدم وينفصل ظلّ آخره على اوله بقدم واحد فقط ويبتدى من مساكن ترك المشرق من قاى وتون وخرخيز وكيماك والتغزغز وارض التركمان وبلاد الخزر واللان والسرير يمرّ على القسطنطينية والرومية الكبرى وبلاد المان وافرنجة وشمال الاندلس حتى ينتهى الى بحر المغرب واطول نهار هولاء فى اول الاقليم خمس عشرة ساعة ونصف وآخره خمس عشرة ساعة ونصف وربع وطوله فى وسطه من المشرق الى المغرب سبعة الاف ميل ومائة وخمسة وسبعون ميلاً وثلث وستّون دقيقة وعرضه مايتا ميل وخمسة عشر ميلاً وتسع وثلثون دقيقة وتكسيره الف الف ميل وستة واربعون الف ميل وعشرون ميلاً وكذا دقايق ولنذكر شيئًا من احوال المدن الواقعة فيه مرتبة على حروف المعجم والله الموفق ۞

أبولدة مدينة بارض الفرنج عظيمة مبنية بالحجارة لا يسكنها الّا الرهبان ولا تدخلها امراة لانه اوصى شهيدها بذلك واسم شهيدها باج الب زعموا انه كان اسقفاً بافرنجة فتشاجر اهلها واتى هذا الموضع وبنى هذه المدينة وهى كنيسة عظيمة معتبرة عند النصارى، حكى الطرطوشى قال ما رايت فى جميع بلاد النصارى اعظم منها ولا اكثر ذهباً وفضّةً واكثر اوانيها كالمجامر والكؤس والاباريق والقصاع من الذهب والفضّة وبها صنم من فضة على صورة شهيدها وجهه الى المغرب وبها صنم آخر من ذهب وزنه ثلثماية رطل ملصق ظهره بلوح واسع عريض جدًّا قد كلل بالياقوت والزمرد وهو مفتوح اليدين على شكل المصلوب وهو صورة المسيح عم وبها من صلبان الذهب والفضة والواح الانار كلّها من الذهب والفضة قد كلل بالياقوت ۞

أشن مدينة بارض الافرنج حكى العذرى ان بهذه المدينة عادة عجيبة وهى ان اهلها اذا اشتروا متاعًا كتبوا ثمنه عليه وتركوه فى دكانهم فمن وافقه بذلك الثمن اخذه وترك ثمنه مكانه ولحوانيتهم حُرّاس فمن ضاع منه شىء غرموا لحارس قيمته ۞

أفرنجة ارض واسعة فى آخر غربى الاقليم السادس ذكر المسعودى ان بها نحو ماية وخمسين مدينة قاعدتها بريزة وان طولها مسيرة شهر وعرضها اكثر وانها غير خصبة لكونها ردية الحرث قليلة الكرم معدومة الشجر واهلها الافرنج وهم نصارى اهل حرب فى البرّ والبحر ولهم صبر وشدّة فى حروبهم لا يرون الفرار اصلاً لان القتل عندهم اسهل من الهزيمة ومعاشهم على التجارات والصناعات ۞

أفش مدينة فى بلاد الافرنج مبنية بالصخور المهندمة على طرف نهر يسمّى نهر افش بها جمّة غزيرة الماء جدًّا عليها بيت واسع الفضاء يستحمّ فيه اهلها على بعد من الجمّة خوفاً من شدّة سخونة الماء الذى يفور من الجمّة ۞

أنطرحت مدينة بارض الفرنج عظيمة واسعة الرقعة ارضها سبخة لا يصلح فيها شىء من الزروع والغراس ومعاشهم من المواشى ودرّها واصوافها وليس ببلادهم حطب يشعلونه بحاجاتهم وانّما عندهم طين يقوم مقام الحطب وذاك انهم يعمدون فى الصيف اذا خفّت المياه الى مروجهم ويقطعون فيها الطين بالفوس على شكل الطوب فيقطع كل رجل منها مقدار حاجته ويبسطه فى الشمس ينشف فيكون خفيفًا جدًّا فاذا عرض على النار يشتعل وتاخذ فيه النار كما تاخذ فى الحطب وله نار عظيمة ذات وهج عظيم كنار كير الزجّاجين واذا احترقت قطاعة لا جمر لها بل لها رماد ۞

أيرلاندة جزيرة فى شمالى الاقليم السادس وغربيها قال العذرى ليس للمجوس قاعدة الّا هذه الجزيرة فى جميع الدنيا ودورها الف ميل واهلها على رسم المجوس وزيّهم يلبسون برانس قيمة واحد منها ماية دينار واما اشرافهم فيلبسون برانس مكللة باللالى وحكى ان فى سواحلها يصيدون فراخ الابلينة وهو نون عظيم جدًّا يصيدون اجراءها يتادّمون بها وذكروا ان هذه الاجراء تتولّد فى شهر ايلول فتصاد فى تشرين الاول والثانى وكانون الاول والثانى فى هذه الاشهر الاربعة وبعد ذلك فصلب لحمها لا يصلح للاكل امّا كيفية صيدها ذكر العذرى ان الصيّادين يجتمعون فى مراكب ومعهم نشيل كبير من حديد ذو اضراس حداد وفى النشيل حلقة عظيمة قويّة وفى الحلقة حبل قوىّ فاذا ظفروا بالجرو صفّقوا بايديهم وصوّتوا فيتلهّى الجرو بالتصفيق ويقرب

من المراكب مستانسًا بها فينصم احد الملاحين اليها ويحكّ جبهته حكًّا شديدًا يستلذّ الجرو بذلك ثمّ يضع النشيل وسط راسه واخذ مطرقة من حديد قوية ويضرب بها على النشيل باتمّ قوّة ثلث ضربات فلا يحس بالضربة الاولى وبالثانية والثالثة يضطرب اضطرابًا شديدًا فربّما صادف بذنبه شيئًا من المراكب فيعطبها ولا يزال يضطرب حتى ياخذه اللغوب ثمّ يتعاون ركاب المراكب على جذبه حتى يصير الى الساحل وربّما احست أُمّ الجرو باضطرابه فتتبعهم فيستعدون بالثوم الكثير المدقوق ويخوّضون به الماء فاذا شمّت رايحة الثوم استبعثتها ورجعت القهقرى الى خلف ثمّ يقطعون لحم الجرو ويملّحونه ولحمه ابيض كالثلج وجلده اسود كالنقس ✿

باكويه مدينة بنواحى دربند بقرب شروان بها عين نفط عظيمة تبلغ قبالتها فى كلّ يوم الف درهم والى جانبها عين اخرى تسيل بنفط ابيض كدهن الزيبق لا تنقطع نهارًا ولا ليلًا تبلغ قبالتها مثل الاولى من عجايبها ما ذكر ابو حامد الاندلسى ان بها ارضًا ليس فى ترابها حرارة كثيرة يجدها الانسان والناس يصيدون الغزلان وغيرها ويقطعون لحمها ويجعلونه فى جلودها مع الملح وما شاءوا من الابازير وياخذون انبوبة من القصب الغليظ النافذ ويشدّون القصب على جلد الصيد ويدفنونه تحت تلك التراب ويتركون القصب خارجًا فتخرج مائية اللحم كلها من القصبة فاذا نفذت المائية علموا ان اللحم قد نضج فيخرجونه وقد تهرّأ ✿ وحكى بعض التجار انه راى بها نارًا لا تزال تضطرم ولا تنطفى لان موضعها معدن الكبريت وحكى ابو حامد الاندلسى ان بقرب باكويه جبلًا اسود فى سنامه شقّ طويل يخرج منه الماء ويخرج مع ذلك الماء مثل صناج الدانق من النحاس واكبر او اصغر يحملها الناس الى الافاق للتعجّب ✿

بانى واريشة مدينتان بارض الفرنج سُمّيتا باسم بانيهما امّا بانى فاسم ملك تلك الناحية فى قديم الدهر واريشة اسم زوجته امّا مدينة البانى فمدينة شريفة فى وسطها سارية من رخام وعلى تلك السارية صورة بانى كانه ينظر الى البحر الى اقبال مراكبه من افريقية وعلى ميل من مدينة بانى مدينة اريشة وفى وسط المدينة سارية من رخام عليها صورة اريشة صُوّر جميعًا من رخام تذكرةً لهما وسمّيت المدينتان باسميهما والله الموفق ✿

برذيل مدينة بناحية افرنجة كثيرة المياه والاشجار والفواكه والحبوب اكثر اهلها نصارى بها بنيان منيفة على سوارى عظيمة وفى سواحل هذه المدينة

يوجد العنبر الجيّد وحكى انهم اذا اصابهم كلب الشتاء وامتنع عليهم ركوب البحر مشوا الى جزيرة بقربهم يقال لها انواطى بها نوع من الشجر يسمّى مادقة فاذا اصابهم الجوع قشروا هذه الشجرة فوجدوا بين لحائها وخشبها شيئًا ابيض فاقتاتوا بها الشهر والشهرين واكثر حتى يطيب الهوآء، بها جبل مشرف عليها وعلى البحر المحيط وعليه صنم وذلك كانه يخبر الناس بترك التعرّض لسلوك البحر المحيط لئلّا يطمع احد ممّن خرج من برذيل ركوب البحر الذى عنده طمع فى سلوكه ۞

برطاس ولاية واسعة بالخزر مفترشة على نهر اتل اهلها مسلمون لهم لغة مغايرة لجميع اللغات ابنيتهم من الخشب ياوون اليها فى الشتاء وامّا فى الصيف فيفترشون فى الخرقاهات، بها نوع من الثعالب فى غاية الحسن كثير الوبر احمر اللون جلودها الفراء البُرْطَاسى والليل عندهم قليل فى الصيف يكون مقدار ساعة لان الساير لا يتهيّأ له ان يسير فيه اكثر من فرسخ ۞

بلاد بجناك هم قوم من الترك فى الاقليم السادس فى شمالها قرب الصقالبة وهم قوم طوال اللحى اولو اسبلة طويلة عندهم كثرة وقوّة ومنعة لا يـؤدّون الخراج الى احد اصلاً ويغير بعضهم على بعض كالسباع ويفترشون نساءهم بمراى الناس لا يستقبحون ذلك كالبهايم وماكولهم الدخن وبلادهم مسيرة اثنى عشر يوما ۞

بلاد بجا هم قوم من الترك بلادهم مسيرة شهر وهم مشركون يسجدون لملكهم ويؤدّون الاتاوة الى الطحطاح ويعظّمون البقر ولا ياكلونها تعظيمًا لها وبلادهم كثيرة العنب والتين والزعرور الاسود وفيها ضرب من الشجر لا تاكله النار ولهم اصنام من ذلك الخشب ياخذ الطرقيون من النصارى ذلك الخشب ويزعمون انه من الجذع الذى صلب عليه عيسى عليه السلام ۞

بلاد بغراج قوم من الترك لهم اسبلة بغير لحى وبلادهم مسيرة شهر لهم ملك عظيم الشان يذكر انه علوىّ من ولد يحيى بن زيد وعندهم مصحف مذهب على ظهره ابيات فى مرثية زيد وهم يعبدون ذلك المصحف وزيد عندهم ملك العرب وعلى بن ابى طالب اله العرب ولا يملّكون احدًا الّا من نسل ذلك العلوى واذا استقبلوا السماء فتحوا افواههم وشخصوا ابصارهم ويقولون ان اله العرب ينزل منها ويصعد اليها ومعجزة هولاء الملوك الذين هم من نسل زيد طول اللحية وقيام الانف وسعة العين ولهولاء القوم عساكر فرسان ورجالهم كثيرة وصنعتهم عمل السلاح يعملون منها الات حسنة جدًّا

وغذاؤهم دخن ولحوم الضان الذكر وليس فى بلادهم بقر ولا معز اصلاً ولباسهم اللبود لا يلبسون غيرها ولهم عادة ان من اجتاز بهم ياخذون عشر ماله ۞

بلاد تاتار هم جيل عظيم من الترك سكان شرقى الاقليم السادس اشبه شىء بالسباع فى قساوة القلب وفظاظة الخلق وصلابة البدن وغلظ الطبع وحبهم الخصومات وسفك الدماء وتعذيب الحيوان وخروجهم من معجزات رسول الله صلعم وهو ما رواه ابو بردة عن ابيه قال كنت جالساً عند رسول الله عم فسمعته يقول ان امتى يسوقها قوم عراض الوجوه صغار الاعين كانّ وجوههم المجان المطرقة ثلث مرّات حتى يلحقوهم بجزيرة العرب امّا السابقة فينجو من هرب منهم واما الثانية فيهلك بعض وينجو بعض واما الثالثة فيهلك كلّهم قالوا من هم يا رسول الله قال هم الترك اما والذى نفسى بيده لتربطن خيولهم الى سوارى مساجد المسلمين ، وعنه صلعم ان لله جنوداً بالمشرق اسمهم الترك ينتقم بهم ممّن عصاه فكم من حافيات حاسرات يسترحمن فلا يرحمن فاذا رايتم ذلك فاستعدّوا للقيمة واما الديانات فليسوا منهـا فى شىء وليس عندهم حلّ ولا حرمة ياكلون كلّ شىء وجدوه ويسجدون للشمس ويسمّونها الهًا ولهم لغة مخالفة لساير الاتراك وقلم يكتبون به مخالفًا لساير الاقلام ، حكت امراة قالت كنت فى اسرهم مدة فاتّفق ان الرجل الذى سبانى مرض فقال اقاربـه فيما قالوا لعلّ هذه المراة اطعمته شيئـا فهمّوا بقتلى والمريض كان يمنعهم من قتلى فاجتمعوا يوماً اجتماعاً عظيماً واحضروا معزاً اركبونى عليه وجاءت امراة ساحرة بمنجل فى يدها تديره وتقرا شيئًا والجمع قيام عندى بالسيوف المسلولة فاذا المعز بحتى صاحت صيحة فرجع القوم وخلّوا سبيلى وقالوا ليس هذا كما ظننّا ۞

بلاد التغزغز هم قوم من الترك بلادهم مسيرة عشرين يوماً وليس لهم بيت عبادة يعظمون الخيل ويحسنون القيام عليهـا وياكلون المذكى وغير المذكى ويلبسون القطن واللبود ولهم عيد عند ظهور قوس قزح ولهم ملك عظيم الشان له خيمة على اعلى قصره من ذهب تسع لالف انسان ترى من خمسة فراسخ ، وبهـا حجر الدم وهو حجر اذا علق على انسان كصاحب الرعاف او غيره فينقطع دمه ۞

بلاد جكل هم قوم من الترك مسيرة ملادهم اربعون يومًا وبلادهم آمن ساكن وفيهم نصارى وهم صباح الوجوه يتزوّج الرجل منهم بابنته واخته وساير محارمه وليسوا مجوسًا لكن هذا مذهبهم ويعبدون سهيلاً والجوزاء وبنـات النعش

ويسمون الشعرى اليمانية ربّ الارباب وعندهم دعة لا يرون الشرّ وجميع قبايل الترك يطمع فيهم للينهم ودعتهم وماكولهم الشعير والجلبان ولحوم الغنم وليس فى بلادهم الابل ولا البقر ولباسهم الصوف والفراء لا يلبسون غيرها وبها حجر الفادزهر ولا ملك لهم وبيوتهم من الخشب والعظام ✿

بلاد الختيان هم قوم من الترك بلادهم مسيرة عشرين يوماً وهم قوم اصحاب عقول وآراء صحيحة بخلاف ساير الترك يتزوّجون تزويجاً صحيحاً ولا ملك لهم بل كلّ جمع لهم شيخ ذو عقل وراى يتحاكمون اليه وليس لهم جور على من يجتاز بهم ولا اغتيال عندهم ولهم بيت عبادة يعتكفون فيه الشهر والاكثر والاقلّ وماكولهم الشعير والجلبان ولا ياكلون اللحم الّا مذكاة ولا يلبسون مصبوغاً ، وبها مسك ذكى الرايحة جدًّا ما دام فى ارضهم فاذا حمل عنها تغيّر واستحال ، وبها جبل فيه حيّات من نظر اليها مات الّا انها فى ذلك الجبل لا تخرج عنه البتة ، وبها حجر يسكن الحمى لكنه لا يعمل الّا فى ارضهم وعندهم فادزهر جيّد وعلامته ان فيه عروقاً خضراء وعندهم بقول كثيرة لها منافع ✿

بلاد الخرلخ قوم من الترك بلادهم مسيرة خمسة وعشرين يوماً وهم اهل البغى والظلم يغير بعضهم على بعض والزنا عندهم ظاهر وهم اصحاب قمار يقامر احدهم صاحبه فى زوجته واخته وامّه وابنته فما داموا فى مجلس القمار فللمقمور ان يفادى فاذا انفصلا عن مجلس القمار فقد حصل له ما قمر يبيعها من التجار كما يريد ونساؤهم ذوات الجمال والفساد ورجالهم قليلون الغيرة تاتى مراة الرئيس واخته الى القوافل وتختار احدا منهم وتمشى به الى بيتها وانزلته عندها واحسنت اليه وزوجها واقاربها يساعدونها ويتحرّكون فى حوايجها وما دام الضيف عندها الزوج لا يدخل عليها وماكولهم الحمص والعدس ويتّخذون من الدخن الخمر ولا ياكلون اللحم الّا مغمساً بالملح ولباسهم الصوف ولهم بيت عبادة فى حيطانه صور متقدمى ملوكهم والبيت من خشب لا تاكله النار ومن هذا الخشب فى بلادهم كثير ، بها معدن الفضة يستخرجونها بالزيبق وعندهم شجر يقوم مقام الاهليلج قايم الساق اذا طلى عصارته على الاورام الحارّة ابرأها لوقتها ولهم حجر اخضر يعظمونه ويذبحون له الذبايح تقرّباً اليه ، بها نهر فيه حيّات اذا وقع عليها عين شىء من الحيوان غشى عليه ✿

بلاد خرخيز هم قوم من الترك بلادهم مسيرة شهر لهم ملك مطاع عالم بمصالحهم لا يجلس بين يديه الّا من جاوز الاربعين ولهم كلام موزون يتكلّمون به فى صلوتهم ويصلّون الى جانب الجنوب ولهم فى السنة ثلثة اعياد ولهم

اعلام خضر ينشرونها فى الاعياد ويعظمون لزحل والزهرة ويتطيّرون بالمريخ والسباع بارضهم كثيرة جدًّا وماكولهم الدخن والارزّ ولحوم البقر والغنم وغيرها الّا لحم الجمال ولهم بيت عبادة وقلم يكتبون به ولهم راى ونظر فى الامور ولا يطفون السراج بل يخلّونه حتى ينطفى بنفسه بها حجر يسرج بالليل يستغنون به عن المصابيح ❁

بلاد الخزر هم جيل عظيم من الترك بلادهم خلف باب الابواب الذى يقال له الدربند وهم صنفان صنف بيض اصحاب الجمال الفايق وصنف سمر يقال لهم قرا خزر وابنيتهم خرقاهات الا شىء يسير من الطين ولهم اسواق وحمامات ونزولهم على شطّ نهر آتل ولهم ملك عظيم يسمى بلك وفيهم خلق كثير من المسلمين والنصارى واليهود وعبدة الاوثان واذا عرض لقوم منهم حكومة يبعثهم الى حاكمهم والملك لا يدخل بينهم ولكلّ قوم من الاقوام حاكم ولملكهم قصر من الاجر بعيد من نهر آتل وليس لاحد بناء من الاجر الّا له وحكى ان ملكهم لا يركب الّا فى اربعة اشهر مرّة واذا ركب يكون بينه وبين الاجناد قدر ميل واذا رآه احد يخرّ ساجداً ولا يزال كذلك حتى يعبر الملك واذا بعث سرية فانهزمت قتل الهاربين كلّهم ويحضر نساءهم واولادهم وقماشهم يهبها لغيرهم ويقتلهم وحكى ان ملكهم اذا جاوز الاربعين عزلوه او قتلوه خاصّته وقالوا هذا قد نقص عقله لا يصلح لتدبير الملك ❁

بلاد خطلخ هم قوم من الترك مسيرة بلادهم عشرة ايام وهم اشدّ شوكة من جميع قبايل الترك يغيرون على من حولهم ولهم راى وتدبير فى الامور وينكحون الاخوات والمراة لا تتزوّج الّا زوجاً واحداً فان مات عنها لا تتزوّج باقى عمرها ومن زنا عندهم احرقوا الزانى والمزنى بها ولا طلاق لهم ومهر المراة جميع ما يملكه الزوج وياكلون الشعير والجلبان والبرّ وساير اللحوم غير المذكاة واذا تزوّج رجل امراة لا مال لها فمهرها خدمة الولى سنة والقصاص عندهم مشروع والجروح مضمون بالارش فان اخذ الارش ومات بالجراحة دهر دمه وملكهم ينكر الشر اشدّ الانكار ولا يرضى به ومن شرط ملكهم ان لا يتزوّج فان تزوّج قُتل ❁

بلاد الروس هم امّة عظيمة من الترك بلادهم متاخمة لبلاد الصقالبة حكى المقدسى انهم فى جزيرة وبيّة تحيط بها بحيرة هى حصنهم وتمنع عنهم عدوهم، قال احمد ابن فضلان فى رسالته رايت الروسية وقد وافوا بتجاراتهم على نهر آتل فلم ار اتمّ بدنًا منهم كانهم النخل شقر بيض لهم شريعة ولغة مخالفة لساير الترك لكنهم اندر خلق الله لا يتنظّفون ولا يحترزون عن النجاسات،

ومن عادة ملكهم ان يكون فى قصر رفيع كبير ومعه اربعماية رجل من خواصّه اهل الثقة عنده يجلسون تحت سريره وله سرير عظيم مرصّع بالجواهر يجلس معه عليه اربعون جارية لفراشه وربّما يطأ واحدة بحضور اصحابه ولا ينزل عن سريره البتة فان اراد قضاء الحاجة يقرب اليه الطشت وان اراد الركوب تقرّب الدابّة الى جنب السرير وله خليفة يسوس الجيوش ويدبّر امر الرعية ويواقع الاعداء، ومن عاداتهم ان من ملك عشرة الاف درهم اتّخذ لزوجته طوقاً من ذهب وان ملك عشرين الف اتّخذ طوقين وعلى هذا فربما كان فى رقبة واحدة اطواق كثيرة واذا وجدوا سارقاً علّقوه فى شجرة طويلة وتركوه حتى يتفتّت ❊

بلاد الروم هم امّة عظيمة وهم سُكّان غربى الاقليم الخامس والسادس قالوا هم من نسل عيصو بن اسحق بن ابرهيم عم بلادهم واسعة ومملكتهم عظيمة منها الرومية والقسطنطينية بلادهم بلاد برد لدخولها فى الشمال وهى كثيرة الخيرات وافرة الثمرات كثيرة البهايم من الدواب والمواشى وكانوا فى قديم الزمان على دين الفلاسفة الى ان ظهر فيهم دين النصارى، ومن عاداتهم الخروج فى اعيادهم بالسعانين والسباسب والدنح بالزينة للهو والطرب والماكول والمشروب صغيرهم وكبيرهم وفقيرهم وغنيهم على قدر مكنته وقدرته ومن عاداتهم اخصاء اولادهم ليكونوا من سدنة بيوت عبادتهم لكنهم لا يتعرّضون للقضيب ويحدثون الخصىّ بالانثيين لانهم كرهوا لرهبانهم احبال نسائهم وامّا قضاء الوطر فلا يكرهونه وقيل ان الخصى يبلغ فى ذلك مبلغاً لا يبلغه الفحول لانه يستحلب لفرط المداومة جميع ما عند المراة ولا يفتر فاذا تزوّج احدهم واراد الزفاف تحمل المراة الى القسّ حتى يكون القسّ مفترعها وينالها بركته والزوج ايضا يمشى معها ليعلم ان الاقتصاص حصل بفعل القسّ، وملوك الروم وهم القياصرة كانوا من اوفر الملوك علماً وعقلاً واتمّهم راياً واكثرهم عَدَداً وعُدَداً واوسعهم مملكة واكثرهم مالاً ومن عاداتهم ان لا ياخذوا عدوّهم مغافصة بل اذا ارادوا غزو بلاد كتبوا الى صاحبها نحن قاصدون بلادك فى السنة الاتية فاستعد وتاهّب لالتقائنا ❊

بلاد الغز امّة عظيمة من الترك وهم نصارى كانوا فى طاعة سلاطين بنى سلجوق الى زمن سنجر بن ملكشاه فبعث اليهم من يستوفى الخراج منهم فتجاوز الجابى للخراج فى الرسم والعادة فضربه ملكهم وكان اسمه طوطلى بك فسات الجابى فبعث الى السلطان يتعذّر والسلطان وافق على قبول عذره لكن الحواشى ارادوا النهب والسبى وتحصيل المال قالوا هولاء لا يقبل عذرهم فانه

اهانة بالسلطان وجراة عليه فلتوقع بهم حتى لا يقدم غيرهم على مثل هذا الفعل القبيح فذهب السلطان بعساكره اليهم فتضرّعوا وتذلّلوا وقالوا للسلطان ارحم عوراتنا وذرّياتنا وخُذْ منّا دية المقتول اضعافاً مضاعفة وضاعف علينا الخراج فلان السلطان وابى اصحابه فلمّا ايسوا من امنهم تاهّبوا للقتال وقالوا نحن كلّنا مقتولون فلا نقتل الاّ فى المعركة بعد ما قتل كلّ منّا بدله فركبوا برجالهم ونسائهم وحملوا على المسلمين حملة رجل واحد وكشفوهم كشفاً قبيحاً وهزموهم واخذوا السلطان ودخلوا بلاد خراسان وخرّبوها ونهبوا وسبوا وكان ذلك سنة ثمان واربعين وخمسماية والسلطان بقى فى اسرهم سنة ثم هرب، وحكى مسعر بن مهلهل ان لهم مدينة من الحجارة والخشب والقصب ولهم بيت عبادة ولهم تجارات الى الهند والصين وماكولهم البرّ ولحم الغنم وملبوسهم الكتان والفراء بها حجر ابيض ينفع من القولنج وحجر احمر اذا أُمِرَّ على النصل لم يقطع شيئاً وبلادهم مسيرة شهر واحد ۞

بلاد كيماك هم قوم من الترك بلادهم مسيرة خمسة وثلثين يوماً وبيوتهم من جلود الحيوان ماكولهم الحص والباقلى ولحم الذكران من الضان والمعز ولا ياكلون الاناث بها عنب نصف الحبّة ابيض ونصفها اسود وبها حجارة يستمطر بها متى شاءوا وعندهم معادن الذهب فى سهل من الارض يجدونه قطعاً وعندهم الماس يكشف عنها السيل وعندهم نبات ينوّم ويخدر وليس لهم ملك ولا بيت عبادة ولهم قلم يكتبون به ومن يجاوز منهم ثمانين سنة عبدوه الاّ ان يكون به عاهة، بها جبل يسمّى منكور به عين فى حفرة قال ابو الريحان الخوارزمى فى كتابه الاثار الباقية ان هذه الحفرة مقدار ترس كبير وقد استوى الماء على حافاتها فربما يشرب منه عسكر كثير لا ينقص مقدار اصبع وعند هذه العين صخرة عليها اثر رجل انسان واثر كفّيه باصابعهما واثر ركبتيه كانه كان ساجداً واثر قدم صبى وحوافر حمار والاتراك الغزية يسجدون لها اذا رآوها لانهم نصارى ينسبونه الى عيسى عم ۞

بلدة بهى هى بلدة من بلاد الترك آهلة غنّاء اهلها مسلمون ونصارى ويهود ومجوس وعبدة الاصنام ولهم اعياد كثيرة لان لكلّ قوم عيد مخالف للاخرين ومسيرة مملكة بهى اربعون يوماً ولهم ملك عظيم ذو قوّة وسياسة يسمّى بهى، بها حجارة تنفع من الرمد وحجارة تنفع من الطحال وعندهم نيل جيّد اخبر بهذه كلّها اعنى بلاد الترك وقبايلها مسعر بن مهلهل فانه كان سيّاحاً رآها كلّها ۞

بيقر قلعة حصينة من اعمال شروان على هذه القلعة صور وتماثيل من الحجر لم تعرف فايدتها لتقادم عهدها وبها دار الامارة مكتوب على بابها فى هذه الدار احد عشر بيتاً والداخل لا يرى الّا عشرة بيوت وان بذل جهده والحادى عشر وُضع على وجه لا يعرفه احد لان فيه خزانة الملك۞

تركستان قد ذكرنا ان كلّ اقليم من الاقاليم السبعة شرقية مساكن الترك وبلادهم ممتدّة من الاقليم الاول الى السابع عرضاً فى شرقى الاقاليم وقد بيّنّا انهم امة عظيمة ممتازة عن ساير الامم بالجلادة والشجاعة وقساوة القلب ومشابهة السباع والغالب على طباعهم الظلم والعسف والقهر ولا يرون الّا ما كان غصباً لطبع السباع وهمهم شنّ غارة او طلب ظبى او صيد طير وعندهم من كبر انه لو سبى احدهم وتربى فى العبودية فاذا بلغ اشدّه يريد ان يكون زعيم عسكر سيّده بل يريد ان يخالفه ويقوم مقامه وينسى حقّ التربية والانعام السابق ونفوس الترك نفوس مايلة الى الشرّ والفساد الذى هو طاعة الشيطان فترى اكثرهم عبدة الاصنام او الكواكب او النيران او نصارى وما فيهم عجيب يذكر الّا سحرهم واستمطارهم المطر بالحجر الذى يرمونه فى الماء وذكر انه من خاصّية الحجر وقد مرّ ذكره مبسوطاً۔ حكى صاحب تحفة الغرايب ان بارض الترك جبلاً لقوم يقال لهم زانك وهم ناس ليس لهم زرع ولا ضرع وفى جبالهم ذهب وفضة كثيرة وربّما توجد قطعة كراس شاة فمن اخذ القطاع الصغار ينتفع بها ومن اخذ القطاع الكبار يموت الآخذ واهل كلّ بيت تلك القطعة فيه فان ردّها الى مكانها انقطع الموت عنهم ولو اخذه الغريب لا يضرّه شىء۔ وحكى ان بتركستان جبلاً يقال له جبل النار فيه غار مثل بيت كبير كل دابّة تدخله تموت فى الحال۞

رذوم مدينة بارض الفرنج مبنية بالحجارة المهندمة على نهر [1]شعنة لا يفلح بها الكروم والشجر اصلاً لكن يكثر بها القمح والسلت يخرج من نهرها حوت يسمونه سلمون وحوت اخر صغير طعمه ورايحته كطعم القثاء وذكر ان هذا الحوت يوجد فى نيل مصر ايضا ويسمّى [2]العير۔ وحكى الطرطوشى انه راى برذوم حدثاً بلغت لحيته ركبتيه فشطها فهبطت عن ركبتيه باربع اصابع وكان خفيف العارضين فحلف انه لم يكن على وجهه قبل ذلك بستّة اعوام۔ وحكى انه يخرج فى الشتاء برذوم عند البرد الشديد نوع من الاوزّ بيض حمر الارجل والمناقير يسمّى عايش وهذا النوع لا يتفرّخ الّا فى جزيرة [3]عاهو وهى

[1]) c شعمه, d سعنه   [2]) b العنز, c العر   [3]) c عاهو, d عالينو

غير مسكونة فربما انكسرت المراكب فى البحر فمن تعلّق بهذه الجزيرة يقتات ببيض هذا الطير وفراخه الشهر والشهرين ✿
رومية مدينة رياسة الروم وعلمهم وهى فى شمالى غربى القسطنطينية وبينهما مسيرة خمسين يومًا وهى فى يد الفرنج ويقال لملكهم ملك المان وبها يسكن البابا الذى تطيعه الفرنج وهو عندهم بمنزلة الامام الذى يكون واجب الطاعة، ومدينة روميّة من عجايب الدنيا لعظم عمارتها وكثرة خلقها خارج عن العادة الى حدّ لا يصدّقه السامع ذكر الوليد بن مسلم الدمشقى ان استدارة رومية اربعون ميلاً فى كلّ ميل منها باب مفتوح فمن دخل من الباب الاول يرى سوق البباطرة ثم يصعد درجًا فيرى سوق الصيارفة والبزازين ثم يدخل المدينة فيرى فى وسطها براجًا عظيمًا واسعًا فى احد جانبيه كنيسة قد استقبل بمحرابها المغرب وببابها المشرق وفى وسط البراج بركة مبطلة بالنحاس يخرج منها ماء المدينة كلّه حكى ان فى وسطها عمودًا من حجارة عليه صورة راكب على بعير يقول اهل المدينة ان الذى بنى هذه المدينة يقول لا تخافوا على مدينتكم حتى ياتيكم قوم على هذه الصفة فهم الذين يفتحونها وثلثة جوانب المدينة فى البحر والرابع فى البرّ ولها سوران من رخام وبين السورين فضاء طولها مايتا ذراع وعرض السور ثمانية عشر ذراعًا وارتفاعها اثنان وستّون ذراعًا بها نهر بين السورين يدور ماؤه فى جميع المدينة وهو ماء عذب يدور على بيوتهم ويدخلها وعلى النهر قنطرة بدفوف النحاس كلّ دفّة منها ستّة واربعون ذراعًا اذا قصدهم عدوّ رفعوا تلك الدفوف فيصير بين السورين بحر لا يرام وعمود النهر ثلثة وتسعون ذراعًا فى عرض ثلثة واربعين ذراعًا وبين باب الملك الى باب الذهب اثنا عشر ميلاً وسوق ممتدّ من شرقيها الى غربيها باساطين النحاس وسقفه ايضا نحاس وفوقه سوق آخر فى الجميع التجار واصحاب الامتعة وذكر ان بين يدى هذا السوق سوق آخر على اعمدة نحاس كلّ عمود منها ثلثون ذراعًا وبين هذه الاعمدة نقير من نحاس فى طول السوق من اوّله الى آخره فيه لسان من البحر تجرى فيه السفن فتجىء السفينة فى هذه النقرة وفيه الامتعة حتى تجتاز على السوق بين يدى التجار فتقف على تاجر تاجر فتختار منها ما تريد ثم ترجع الى البحر، وبها كنيسة داخل المدينة بنيت على اسم مار بطرس ومار بولس وهما مدفونان فيها يقصدهما الروم ولهم فيهما اعتقاد عظيم ويذكرون عنهما اشياء عجيبة وطول هذه الكنيسة الف ذراع فى خمسماية ذراع فى سمك مايتى ذراع، وبها كنيسة

اخرى بنيت باسم اصطافنوس راس الشهداء طولها ستماية ذراع فى عرض ثلثماية ذراع فى سمك ماية وخمسين ذراعاً وسقوف هذه الكنيسة وحيطانها وارضها وبيوتها وكُراها كلّها حجر واحد وفى المدينة كنايس كثيرة ، وفيها عشرة الاف دير للرجال والنساء وحول سورها ثلثون الف عمود للرهبان وفيها اثنا عشر الف زقاق يجرى فى كلّ زقاق منها نهران احدهما للشرب والاخر للحشوش وفيها اثنا عشر الف سوق فى كلّ سوق قبانان واسواقها كلّها مفروشة بالرخام الابيض منصوبة على اعمدة النحاس مطبقة بدفوف النحاس وفيها ستماية وستون الف حمام واذا كان وقت الزوال يوم السبت ترك جميع الناس اشغالهم فى جميع الاسواق الى غروب الشمس يوم الاحد وهو عيد النصارى ، وبها مجامع لمن يلتمس صنوف العلم من الطبّ والنجوم والحكمة والهندسة وغير ذلك قالوا انها ماية وعشرون موضعاً ، وبها كنيسة صهيون شبهت بصهيون بيت المقدس طولها فرسخ فى عرض فرسخ فى سمك مايتى ذراع ومساحة هيكلها ستّة اجربة والمذبح الذى يقدس عليه القربان من زبرجد اخضر طوله عشرون ذراعاً فى عرض عشرة اذرع يحمله عشرون تمثالاً من ذهب طول كلّ تمثال ثلثة اذرع اعينها يواقيت حمر وفى الكنيسة الف ومايتا اسطوانة من المرمر الملمع ومثلها من النحاس المذهب طول كلّ اسطوانة خمسون ذراعاً لكلّ اسطوانة رجل معروف من الاساقفة ولها الف ومايتا باب كبار من النحاس الاصفر المفرغ واربعون باباً من الذهب وامّا الابواب من الابنوس والعاج فكثيرة وفيها مايتا الف وثلثون الف سلسلة من ذهب معلّق من السقف ببكرٍ تعلّق منها القناديل سوى القناديل التى تسرج يوم الاحد وبها من الاساقفة والشمامسة وغيرهم ممّن يجرى عليه الرزق من الكنيسة خمسون الفًا كلّما مات واحد قام مقامه اخر وفيها عشرة الاف جرّة وعشرة الاف خوان من ذهب وعشرة الاف كاس وعشرة الاف مسرجة من ذهب والمناير التى تدار حول المذبح سبعماية منارة كلّها ذهب وفيها من الصلبان التى تقوم يوم السعانين ثلثون الف صليب وامّا صلبان الحديد والنحاس المنقوشة والمموّهة فمّا لا يحصى ومن المصاحف الذهبية والفضّية عشرة الاف مصحف وقد مثل فى هذه الكنيسة صورة كلّ نبىّ بعث من وقت آدم الى عيسى عم وصورة مريم عم كان الناظر اذا نظر اليهم يحسبهم احياء وفيها مجلس الملك حوله ماية عمود على كلّ عمود صنم فى يد كلّ صنم جرس عليه اسم امّة من الامم جميعًا زعموا انها طلسمات اذا يغزوها وتحرّك صنم عرفوا

ان ملك تلك الامّة يريدهم فيأخذون حذرهم، وبها طلسم الزيتون بين يدى هذه الكنيسة صحن يكون خمسة اميال فى مثلها فى وسطه عمود من نحاس ارتفاعه خمسون ذراعاً وهو كلّه قطعة واحدة وفوقه تمثال طاير يقال له السودانى من ذهب على صدره نقش وفى منقاره شبه زيتونة وفى كلّ واحدة من رجليه مثل ذلك فاذا كان اوان الزيتون لم يبق طاير فى تلك الارض الّا اتى وفى منقاره زيتونة وفى رجليه زيتونتان يلقيهما على ذلك الطلسم فزيت اهل رومية وزيتونهم من ذلك قالوا هذا من عمل بليناس صاحب الطلسمات وعلى هذا الطلسم امناء وحفظة من قبل الملك وابواب مختومة فاذا ذهب اوان الزيتون وامتلأ الصحن من الزيتون تجتمع الامناء ويعطى الملك البطارقة منها ومن يجرى مجراهم على قدرهم ويجعل الباقى لقناديل الكنيسة وهذه القصّة اعنى طلسم الزيتون رايتها فى كتب كثيرة قلّما تترك فى شىء من عجايب البلاد، وقد روى عن عبد الله بن عمرو بن العاصى انه قال من عجايب الدنيا شجرة برومية من نحاس عليها صورة سودانية فى منقارها زيتونة فاذا كان اوان الزيتون صفرت فوق الشجرة فيوافى كلّ طير فى تلك الارض من جنسها ثلث زيتونات فى منقاره ورجليه ويلقيها على تلك الشجرة فيعصرها اهل رومية فتكفيهم لقناديل بيعهم واكلهم جميع الحول، وبها طلسم آخر وهو انه فى بعض كنايسهم نهر يدخل من خارج المدينة وفيه من الصفادع والسلاحف والسرطانات شىء كثير وعلى الموضع الذى يدخله الماء من الكنيسة صورة صنم من حجارة فى يده حديدة معتقّة كانه يريد ان يتناول بها شيئًا من الماء فاذا انتهت اليه هذه الحيوانات الموذية اليها رجعت ولم يدخل الكنيسة شىء منها البتة، وهذه كلّها منقولة من كتاب ابن الفقيه وهو محمد بن احمد الهمذانى واعجب من هذه كلّها ان مدينة هذه صفتها من العظم ينبغى ان تكون مزارعها وضياعها الى مسيرة اشهر والّا لا يقوم بميرة اهلها وذكر قوم من بغداد انهم شاهدوا هذه المدينة قالوا انها فى العظم والسعة وكثرة الخلق ممّا يقارب هذا والذى لم يرها يشكل عليه، وحكى ان اهل رومية يحلقون لحاهم ووسط هاماتهم فسُئلوا عن ذلك فقالوا لمّا جاءهم شمعون الصفا والحواريون دعوهم الى النصرانية فكذّبوهم وحلقوا لحاهم ورؤسهم فلمّا ظهر لهم صدق قولهم ندموا على ما فعلوا وحلقوا لحى انفسهم ورؤسهم كفارة لذلك ❁

زره كُران معناه صناع الدرع قريتان فوق باب الابواب على تلّ عالٍ وحواليه

قرى ومزارع ورساتيق وجبال واجام اهلهـا طوال القدود شقر الوجوه خزر العيون ليس لهم صنعة سوى عمل الدروع والجواشن وهم اغنياء اسخياء يحبّون الغرباء لا سيما من يعرف شيئًا من العلوم او الخطّ او يعرف شيئًا من الصناعات ولا يقبلون الخراج لاحد لحصانة موضعهم وليس لهم ملّة ولا مذهب وفى كلّ قرية من تلك القرى بيتان كبيران تحت الارض مثل السراديب احدهما للرجال والاخر للنساء وفى كلّ بيت عدّة رجال معهم سكاكين فاذا مات احدهم فان كان رجلاً حملوه الى بيت الرجال وان كانت امراة الى بيت النساء فياخذه اوليك الرجال ويقطعون اعضاءه ويعرقون ما عليها من اللحم ويخرجون ما فيها من النقى ثم يجمعون تلك العظام وما فيها من بلل ولا درن فى كيس ان كان من الاغنياء فى كيس ديباج وان كان من الفقراء فى كيس خام ويكتبون على الكيس اسم صاحب العظـام واسم ابويه وتاريخ ولادته ووقت موته ويعلقون الكيس فى تلك البيوت وياخذون لحم الرجال الى تلّ خارج القرية وعليه الغربان السود فيطعمونها ذلك اللحم ولا يخلون طيرًا آخر ياكله فان جاء طير آخر لياكله رموه بالنشاب وياخذون لحم النساء الى مكـان آخر ويطعمون الحداة ويمنعون غيرها من الطيور، وحكى ابو حامد الاندلسى انه سمع اهل دربند انهم جهّزوا ذات مرّة العساكر وذهبوا الى زره كران فذهبوا حتى دخلوا القرية فخرج من تحت الارض رجـال دخلوا تلك البيوت فهبت ريح عاصف وجاء ثلج كثير حتى لم يعرف احد من تلك العساكر صاحبه فجعل بعضهم يقتل بعضًا وضلّوا عن الطريق وهلك منهم خلق كثير ونجـا بعضهم بعد ما عاينوا الهلاك، وذكروا ان صاحب شروان وكان ملكًا جبّارًا صاحب شوكة وقوّة قصدهم ذات يوم طمعًا فيهم فاصابه مثل ما اصاب اصحاب دربند فامتنع الملوك عن غزوهم ❊

سد ياجوج وماجوج قيل ياجوج وماجوج ابنا يافث بن نوح عم وهما ولدا خلقا كثيرا فصاروا قبيلتين لا يعلم عددهم الّا الله روى الشعبى ان ذا القرنين سار الى ناحية ياجوج وماجوج فاجتمع اليه خلق كثير وقالوا ايها الملك المظفر ان خلف هذا الجبل خلق لا يعلم عددهم الّا الله يخربون علينا بلادنا وياكلون ثمارنا وزروعنا قال وما صفتهم قالوا قصار ضلع عراض الوجوه قال وكم صنف قالوا امم كثيرة لا يحصيهم الّا الله ثم قالوا هل نجعل لك خرجًا على ان تجعل بيننا وبينهم سدًّا معناه نجمع من عندنا مالاً تصرفه فى حاجز بيننا وبينهم ليندفع عنّا اذاهم فقال الملك لا حاجة الى مالكم فان الله اعطانى من المكنة ما لا حاجة

معها الى مالكم لكن ساعدونى بالالة والرجال واعينونى بقوّة اجعل بينكم وبينهم ردماً فامر بالحديد فاذيب واتّخذ منه لبناً عظاماً واذاب النحاس واتخذه ملاطاً لذلك اللبن وبنى به الفج الذى كانوا يدخلون منها فسوّاه مع قلّتى الجبل فصار شبيهاً بالمصمت، وروى ان ذا القرنين انّما عمر السدّ بعد رجوعه عنهم فتوسّط ارضهم ثم انصرف الى ما بين الصدفين فقاس ما بينهما وهو مقطع ارض الترك فوجد ما بينهما ماية فرسخ فحفر له اساساً بلغ به الماء وجعل عرضه خمسين فرسخاً وجعل حشوه الصخور وطيّنه بالنحاس المذاب فصبّ عليه وصار عرقاً من جبل تحت الارض ثم علاه وشرفه بزبر الحديد والنحاس المذاب وجعل خلاله عرقاً من نحاس اصفر فصار كانه بُردٌ محبّرٌ من صفرة النحاس وسواد الحديد، ومن الاخبار المشهورة حديث سلّام الترجمان قال ان الواثق بالله راى فى المنام ان السدّ الذى بناه ذو القرنين بيننا وبين ياجوج وماجوج مفتوح فارعبه هذا المنام فاحضرنى وامرنى بالمشى الى السدّ والنظر اليه والرجوع اليه بالخبر وضمّ الىّ خمسين رجلاً ووصلنى بخمسة الاف درهم واعطانى ديتى عشرة الاف درهم ومايتى بغل تحمل الزاد والماء قال فخرجنا من سرّ من راى بكتاب الى صاحب ارمينية اسحق بن اسمعيل وكان اسحق بمدينة تفليس فامره بانفاذنا وقضاء حوايجنا فكتب اسحق الى صاحب السرير وصاحب السرير كتب الى طرخان صاحب الآن وصاحب الآن الى فيلانشاه وفيلانشاه كتب الى ملك الخزر وملك الخزر بعث معنا خمسة نفر من الادلّاء فسرنا ستة وعشرين يوماً فوصلنا الى ارض سوداء منتنة الرايحة وكنّا حملنا معنا خلًّا لنشمّه لدفع غايلة رايحتها باشارة الادلّاء وسرنا فى تلك الارض عشرة ايام ثم صرنا فى بلاد خراب مدنها فسرنا فيها سبعة وعشرين يوماً فسالنا من الادلّاء سبب خرابها فقالوا خربها ياجوج وماجوج ثم صرنا الى حصن قريب من الجبل الذى السدّ فى بعض شعابه ومنه جزنا الى حصن آخر وبلاد ومدن فيها قوم مسلمون يتكلّمون بالعربية والفارسية ويقرأون القران ولهم مساجد فسالونا من ايـن اقبلتم واين تريدون فاخبرناهم انا رسل الامير فاقبلوا يتعجّبون ويقولون اشيخ ام شابٌ قلنا شاب فقالوا اين يسكن قلنا بارض العراق فى مدينة يقال لها سرّ من راى فقالوا ما سمعنا بهذا قط ثم ساروا معنا الى جبل املس ليس عليه شىء من النبات واذا هو مقطوع بوادٍ عرضه ماية وخمسون ذراعاً فاذا عضادتان مبنيتان مما يلى الجبل من جنبتى الوادى عرض كلّ عضادة خمسة وعشرون ذراعاً الظاهر من تحتها عشرة اذرع خارج الباب كلّه مبنى بلبن

حديد مغيّب فى نحاس فى سمك خمسين ذراعاً واذا دروند حديد طرفاه فى العضادتين طوله ماية وعشرون ذراعاً قد ركب على العضادتين على كلّ واحد مقدار عشرة اذرع فى عرض خمسة اذرع وفوق الدربند بناء باللبن الحديد والنحاس الى راس الجبل وارتفاعه مدّ البصر وفوق ذلك شرف حديد فى طرف كلّ شرف قرنان ينثنى كلٌّ واحد الى صاحبه واذا باب حديد مصراعان مغلقان عرض كلّ مصراع ستّون ذراعاً فى ارتفاع سبعين ذراعاً فى ثخن خمسة اذرع وقايمتان فى دوارة على قدر الدربند وعلى الباب قفل طوله سبعة اذرع فى غلظ باع وارتفاع القفل من الارض خمسة وعشرون ذراعاً وفوق القفل نحو خمسة اذرع غلق طوله اكثر من طول القفل وعلى الغلق مفتاح مغلق طوله سبعة اذرع له اربعة عشر دندانكا كلّ دندانكة اكبر من دستج الهاون مغلق فى سلسلة طولها ثمانية اذرع فى استدارة اربعة اشبار والحلقة التى فيها السلسلة مثل حلقة المنجنيق وارتفاع عتبة الباب عشرة اذرع فى بسط ماية ذراع سوى ما تحت العضادتين والظاهر منها خمسة اذرع وهذا الذرع كلّها ذراع السواد ورئيس تلك الحصون يركب كل يوم جمعة فى عشرة فوارس مع كل فارس مرزبة حديد يدقّون الباب ويضرب كلّ واحد منهم القفل والباب ضرباً قويّاً مراراً ليسمع من وراء الباب ذلك فيعلمون ان هناك حفظة ويعلم هولاء ان اوليك لم يحدثوا فى الباب حدثاً واذا ضربوا الباب وضعوا اذانهم يسمعون وراء الباب دويّاً عظيماً وبالقرب من السدّ حصن كبير يكون فرسخاً فى مثله يقال انه كان ياوى اليه الصنّاع زمان العمل ومع الباب حصنان يكون كلّ واحد منهما ماينى ذراع فى مثلها وعلى باب هذين الحصنين شجر كبير لا يدرى ما هو وبين الحصنين عين عذبة وفى احد الحصنين آلة البناء الذى بنى به السدّ من قدر الحديد والمغارف وهناك بقية اللبن الحديد وقد التصق بعضه ببعض من الصدى واللبنة ذراع ونصف فى سمك شبر قال فسالنا اهل تلك البلاد هل رايتم احداً من ياجوج وماجوج فذكروا انهم رأوا منهم عدداً فوق الشرف ذات مرّة فهبت ريح سوداء فالقتهم الينا فكان مقدار الواحد منهم فى راى العين شبر ونصف فهمنا بالانصراف فاخذنا الادلّاء نحو جهة خراسان فسرنا حتى خرجنا خلف سمرقند بسبع فراسخ واخذنا طريق العراق حتى وصلنا وكان من خروجنا من سرّ من راى الى رجوعنا اليها ثمانية عشر شهراً ❊

سقسين بلدة من بلاد الخزر عظيمة آهلة ذات انهار واشجار وخيرات كثيرة ذكروا ان اهلها اربعون قبيلة من الغزّ وفى المدينة من الغرباء والتجار ما لا

يحصى عددهم والبرد عندهم شديد جدًّا ولكلّ واحد دارٌ فيها كبيرة وفى الدار خرقاه مغطاة باللبود من البرد واهلها مسلمون اكثرهم على مذهب الامام ابى حنيفة ومنهم من هو على مذهب الامام الشافعى وفيها جوامع لكل قوم جامع يصلّون فيه ويوم العيد تخرج منابر لكل قوم منبر يخطبون عليه ويصلّون مع امامهم والشتاء عندهم شديد جدًّا وسقوف ابنيتهم كلّها من خشب الصنوبر، بها نهر عظيم اكبر من دجلة وفيه من انواع السمك ما لم يشاهده احد فى غيره يكون السمك حمل جمل وفيها صغار لا شوك فيها كانها اليّة الحمل محشوة بلحم الدجاج بل اطيب ويشترى من هذا السمك ماية منّ بنصف دانق يخرج من بطنها دهن يكفى للسراج شهرًا ويحصل منها الغراء نصف منّ واكثر وان قدد يكون من احسن قديد ومعاملات اهل سقسين على الرصاص كلّ ثلثة امنان بالبغدادى بدينار ويشترون بها ما شاءوا كالفضّة فى بلادنا والخبز واللحم عندهم رخيص تباع الشاة بنصف دانق والحمل بطسوج والفواكه عندهم كثيرة جدًّا، حكى الغرناطى ان نهرهم قد جمد عند الشتاء وانا مشيت عليه فكان عرضه الف خطوة وثمانماية ونيفًا واربعين ✿

شابر بليدة بناحية باب الابواب بها جبٌّ بيجن وانها جبٌّ عميقة لما ظفر افراسياب ملك الترك ببيجن مقدم الفرس كره ان يقتله لكثرة ما نال منه فى الوقايع واراد تعذيبه فكبله وحبسه فى هذه الجبّ والقى على راسها صخرة عظيمة فذهب رستم الشديد اليها خفية وسرقه ورفع الصخرة من راس الجبّ رما بها واتى به الى بلاد الفرس وعاد بيجن الى ما كان ياخذ العساكر ويوقع بالترك ويبليهم بالبلاء والصخرة التى كانت على راس الجبّ ملقاة هناك يتعجّب الناس من كبرها ورفع رستم اياها، وبها دجلة الخنازير التى جرى ذكرها فى كتاب شاه نامه فى قصّة بيجن ✿

شروان ناحية قرب باب الابواب قالوا عمرها انوشروان كسرى الخير فسميت باسمه واسقطت شطرها تخفيفاً وهى ناحية مستقلّة بنفسها يقال لملكها اخستان ذهب بعضهم الى ان قصّة موسى والخضر عم كانت بها وان الصخرة التى نسى يوشع عم الحوت عندها بشروان والبحر بحر الخزر والقرية التى لقيا فيها غلامًا فقتله قرية جيران والقرية التى استطعما اهلها فابوا ان يضيفوهما فوجدا فيها جدارًا يريد ان ينقضّ فاقامه باجروان وهذه كلّها من نواحى ارمينيّة قرب الدربند ومن الناس من يقول انها كانت بارض افريقية، وبها ارض

مقدار شوط فرس يخرج منها بالنهار دخان وبالليل نار اذا غرزت فى هذه الارض خشبة احترقت والناس يحفرون فيها حفرًا ويتركون قدورهم فيها باللحم والابازير يستوى نضجها حدّثنى بهذا بعض فقهاء شروان ، وبها نبات عجيب يسمّى خصى الثعلب حكى الشيخ الرئيس انه رآه بها وهو يشبه خصيتين احداهما ذابلة والاخرى طرية ذكر ان من عرضه عليه قال الذابلة تضعف قوّة الباه والطرية تعين عليها ، ينسب اليها الحكيم الفاضل افضل الدين الخاقانى كان رجلاً حكيمًا شاعرًا اخترع صنفًا من الكلام انفرد به وكان قادرًا على نظم القريض جدًّا محترزًا عن الرذايل التى تركبها الشعراء حافظًا على المروة والديانة حتى ان صاحب شروان اراد رجلاً يستعمله فى بعض اشغاله فقال له وزيره ما لهذا الشغل مثل الخاقانى فطلبه وعرض عليه فابى وقال انى لست من رجال هذا الشغل فقال الوزير الزمه به الزامًا فحبسه على ذلك فبقى فى الحبس اياماً لم يقبل فقال الملك للوزير حبسته وما جاء منه شىء فقال الوزير ما عملت شيئًا حبسته فى دار خالية وحده وهو ما يريد الّا هذا احبسه فى حبس الجُناة فحبسه مع السراق والعيارين فياتيه احدهم يقول على اىّ ذنب حُبست وياتيه الاخر يقول انشدنى قصيدة فلما راى شدّة الحال ومقاساة الاغيار يومًا واحدًا بعث الى الملك انى رضيت بكلّ ما اردت كلّ شىء ولا هذا فاخرجه وولّاه ذلك الشغل ✿

شلشويق مدينة عظيمة جدًّا على طرف البحر المحيط وفى داخلها عيون ماء عذب اهلها عبدة الشعرى الّا قليلاً وهم نصارى لهم بها كنيسة ، حكى الطرطوشى لهم عيد اجتمعوا فيه كلُّهم لتعظيم المعبود والاكل والشرب ومن ذبح شيئًا من القرابين ينصب على باب داره خشبًا ويجعل القربان عليه بقرًا كان او كبشًا او تيسًا او خنزيرًا حتى يعلم الناس انه يقرّب به تعظيمًا لمعبوده والمدينة قليلة الخير والبركة اكثر ماكولهم السمك فانه كثير بها واذا ولد لاحدهم اولاد يلقيهم فى البحر ليخفّ عليهم نفقتهم ، وحكى ايضا ان الطلاق عندهم الى النساء والمراة طلقت نفسها متى شاءت ، وبها كحل مصنوع اذا اكتحلوا به لا يزول ابدًا ويزيد الحسن فى الرجال والنساء وقال لم اسمع غناء اقبح من غناء اهل شلشويق وهى دندنة تخرج من حلوقهم كنباح الكلاب واوحش منه ✿

شناس بليدة من بلاد تكزان على طرف جبل شاهق جدًا لا ينزل اليها الا من اعلى الجبل فمن اراد ان ياتيها اخذ بيده عصا وينزل يسيرًا يسيرًا من

شدّة هبوب الريح لئلّا تسفره الريح والبرد عندهم فى غاية الشدّة سبعة اشهر فيها كلبة وينبت عندهم نوع من الحبّ يقال له السلت وشىء من التفاح الجبلى واهلها اهل الخير والصلاح والضيافة للفقراء والاحسان الى الغرباء وصنعتهم عمل الاسلحة كالدروع والجواشن وغيرها من انواع الاسلحة ✿

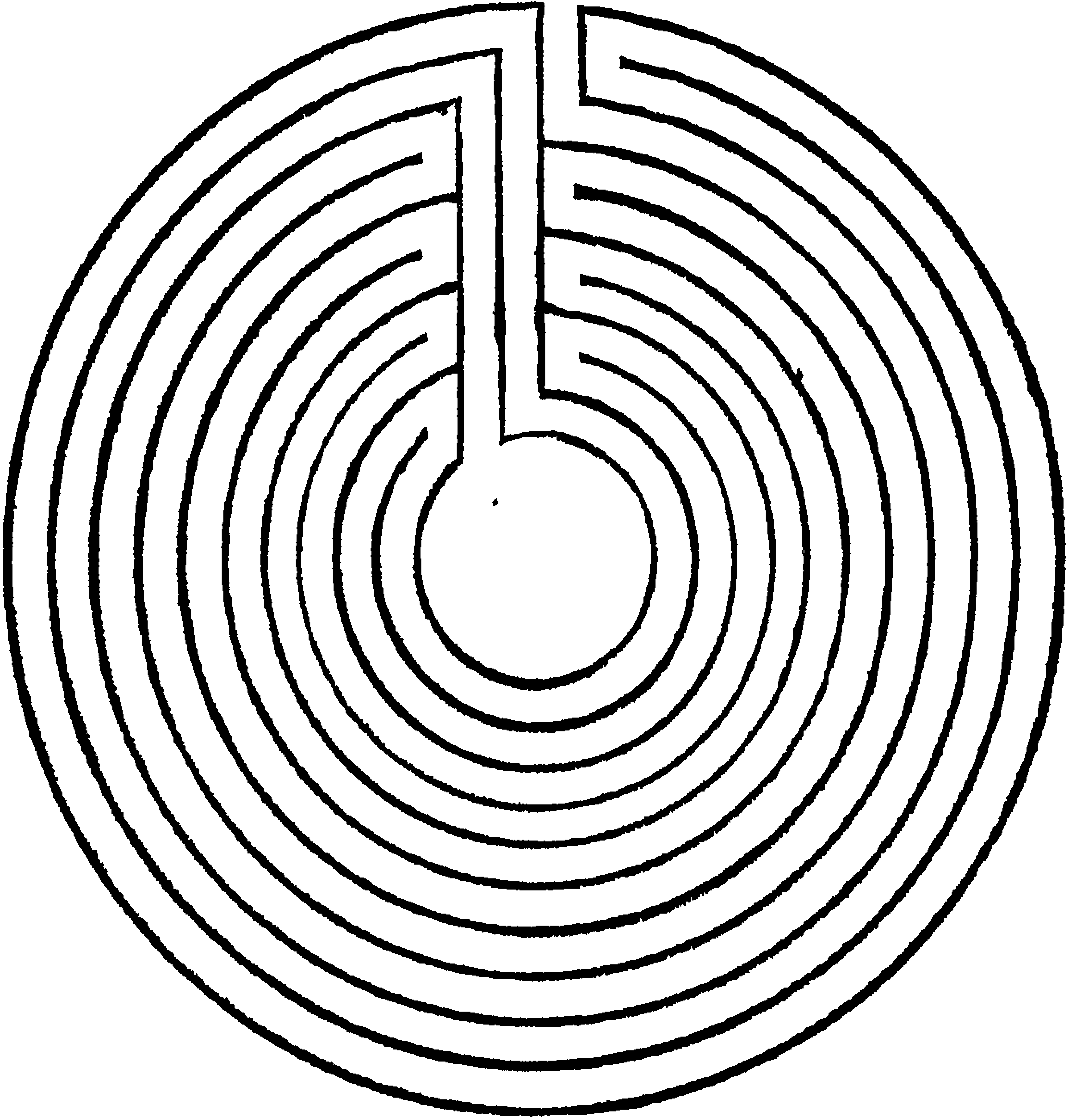
طاخر مدينة كبيرة آهلة على ستّ مراحل من جنزة وهى قصبة بلاد تكزان البرد بها شديد جدًّا حدّثنى الفقيه يوسف بن محمد الجنزى ان ماءها من نهر يسمّى ثمور يكون جامداً فى الشتاء والصيف يكسرون الجمد ويسقون الماء من تحته فاذا اسقوا وجعلوه فى جرّة تركوها فى غطاء من جلد الغنم لئلّا يجمد فى الحال وقوّتهم من حبّ يقال له السلت يشبه الشعير فى صورته وطبعه طبع الحنطة ولا تجارة عندهم ولا معاملة بل كلّ واحد يزرع من هذا الحبّ قدر كفايته ويتقوّت به ويدرّ غنيمات له ورسلها ويلبس من صوفها ولا رئيس بل عندهم خطيب يصلّى بهم وقاض يفصل الخصومات بينهم على مذهب الامام الشافعى واهل المدينة كلّهم شفعوية بها مدرسة بناها الوزير نظام الملك الحسن بن على بن اسحق وفيها مدرّس وفقهاء وشرط لكل فقيه فيها كلّ شهر راس غنم وقدر من السلت وذكر انهم نقلوا مختصر المزنى الى لغة اللكزية وكذلك كتاب الامام الشافعى ويشتغلون بهما ✿

فاراب ولاية فى تخوم الترك بقرب بلاد ساغو مقدارها فى الطول والعرض اقلّ من يوم الّا ان بها منعة وباسًا وهى ارض سبخة ذات غياض ، ينسب اليها الاديب الفاضل اسمعيل بن حمّاد الجوهرى صاحب كتاب صحاح اللغة وكذلك خاله اسحق بن ابرهيم صاحب ديوان الادب ومن العجب انهما كانا من اقصى بلاد الترك وصارا من ائمّة العربية ✿

فرغانة ناحية بما وراء النهر متاخمة لبلاد الترك كثيرة الخيرات وافرة الغلات قال ابن الفقيه بناها انوشروان كسرى الخير نقل اليها من كلّ اهل بيت وسمّاها هرخانه بها جبال ممتدّة الى بلاد الترك وفيها من الاعناب والتفاح والجوز وساير الفواكه ومن الرياحين الورد والبنفسج وغيرهما كلّها مباح لا مالك لها وفيها وفى اكثر جبال ما وراء النهر الفستق المباح وبها من المعادن معدن الذهب والفضّة والزيبق والحديد والنحاس والفيروزج والزاج والنوشادر والنفط والقير والزفت وبها جبل تحترق حجارته مثل الفحم يباع واذا احترق يستعمل رماده فى تبييض الثياب قال الاصطخرى لا اعرف مثل هذا الحجر فى جميع الارض وبها عيون ماؤها يجمد فى الصيف عند شدّة الحرّ وفى

الشتاء يكون حارًّا جدًّا حتى ياوى اليها السوام لدفاء موضعها ۞

قسطنطينية دار ملك الروم بينها وبين بلاد المسلمين البحر الملح بناها فسطنطين بن سويروس صاحب رومية وكان فى زمن شابور ذى الاكتاف وجرى بينهما محاربات استخرج الحكماء وضعها لم يبين مثلها لا قبلها ولا بعدها والحكاية عن عظمها وحسنها كثيرة وهذه صورتها



والان لم تبق على تلك الصورة لكنها مدينة عظيمة بها قصر الملك يحيط به سور دورته فرسخ له ثلثماية باب من حديد فيه كنيسة الملك وقبّتها من ذهب لها عشرة ابواب ستّة من ذهب واربعة من فضّة والموضع الذى يقف فيه الملك اربعة اذرع فى اربعة اذرع مرصّع بالدرّ والياقوت والموضع الذى يقف فيه القسّ ستّة اشبار من قطعة عود قمارى وجميع حيطان الكنيسة بالذهب والفضّة وبين يديه اثنا عشر عموداً كلّ عمود اربعة اذرع وعلى راس كلّ عمود تمثال اما صورة آدمى او ملك او فرس او اسد او طاوس او فيل او جمل

وبالقرب منه صهريج فاذا أرسل فيه الماء امتلى يصعد الماء الى تلك التماثيل الّتى على روس الاساطين فاذا كان يوم السعانين وهو عيدهم فى الصهريج حياض ملوها حوض زيتًا وحوض خمرًا وحوض عسلاً وحوض ماء وردًا وحوض خلًّا وطيبوها بالمسك والقرنفل وحوض ماء صافيًا ويغطى الصهريج بحيث لا يراه احد فيخرج الماء والشراب والمايعات من افواه تلك الصور فيتناول الملك واصحابه وجميع من خرج معه الى العيد وبقرب الكنيسة عمود طوله ثلثماية ذراع وعرضه عشرة اذرع وفوق العمود قبر قسطنطين الملك الذى بنى الكنيسة وفوق القبر تمثال فرس من صفر وعلى الفرس صنم على صورة قسطنطين على راسه تاج مرصّع بالجواهر ذكروا انه كان تاج هذا الملك وقوايم الفرس محكمة بالرصاص على الصخرة ما عدا يده اليمنى فانها سائبة فى الهواء ويد الصنم اليمنى فانها فى الجوّ كانه يدعو الناس الى قسطنطينية وفى يده اليسرى كرة وهذا العمود يظهر فى البحر من مسيرة بعض يوم للراكب فى البحر واختلف اقاويل الناس فيها فمنهم من يقول فى يد الصنم طلسم يمنع العدوّ عن البلد ومنهم من يقول على الكرة الّتى بيده مكتوب ملكت الدنيا حتى صارت بيدى هكذا يعنى كهذه الكرة وخرجت منها مبسوط اليد هكذا والله اعلم،

ومن عجايب الدنيا ما ذكره الهروى وهو منارة قسطنطينية وهى منارة موثقة بالرصاص والحديد وهى فى الميدان اذا هبّت رياح امالتها جنوبًا وشمالاً وشرقًا وغربًا من اصل كرسيها ويدخل الناس الخزف والجوز فى خلل بنائها فتطحنها، وبها فنجان الساعات اتّخذ فيه اثنا عشر بابًا لكلّ باب مصراع طوله شبر على عدد الساعات كلّما مرّت ساعة من ساعات الليل او النهار انفتح باب وخرج منه شخص ولم يزل قائمًا حتى تتمّ الساعة فاذا تمّت الساعة دخل ذلك الشخص ورد الباب وانفتح باب آخر وخرج منه شخص آخر على هذا المثال، وذكر الروم انه من عمل بليناس الحكيم وعلى باب قصر الملك طلسم وهو ثلثة تماثيل من صفر على صورة الخيل عملها بليناس للدوابّ لئلّا تشغب ولا تصهل على باب الملك، قال صاحب تحفة الغرايب فى حدّ خليج قسطنطينية قرية فيها بيت من الحجر وفى البيت صورة الرجال والنساء والخيل والبغال والحمير وغيرها من الحيوانات فمن اصابه وجع فى عضو من اعضائه يدخل ذلك البيت ويقرب من مثل صورته ويمسح بيده مثل العضو الوجع من الصورة ثم يمسح العضو الوجع فان وجعه يزول فى الحال، وبها قبر ابى ايوب الانصارى صاحب رسول الله صلعم حكى انه لمّا غزا يزيد بن معاوية بلاد الروم اخذ معه ابا ايوب

الانصارى وكان شيخًا همّا اخذه للبركة فتوفى عند قسطنطينية فامر يزيد ان يدفن هنـاك ويتّخذ له مشهد فقال صاحب الروم ما اقلّ عقل هذا الصبى دفن صاحبه ههنا وبنى له مشهدًا ما تفكّر فى انه اذا مشى نحن نبشنـاه ورمينـاه الى الكلاب فبلغ هذا القول يزيد بن معـاوية قال ما رايت احمق من هذا ما تفكّر فى انه ان فعل ذلك ما نترك قبرًا من قبور النصارى فى بلادنا الّا نبشناه ولا كنيسة الّا خربناها فعند ذلك قال صاحب الروم ما راينـا اعقل منه ولا ممّن ارسله وهذه التربة عندهم اليوم معظمة يستصحبون فيهـا ويكشفون سقفها عند الاستسقاء اذا قحطوا فيغاثون ۞

القليب ارض قريبة من بلاد الصين ذكر ان بعض التبابعة اراد غزو الصين فمات فى طريقه فتخلف عنه اصحابه اقاموا بهذه الارض وجدوهـا ارضـًا طيبة كثيرة المياه والاشجار لهم بهـا مصايف ومشـاتى يتكلّمون بالعربية القديمة لا يعرفون غيرها ويكتبون بالقلم الحِيرى ولا يعرفون قلمنا ويعبدون الاصنـام وملكهم من اهل بيت قديم لا يخرجون الملك عن اهل ذلك البيت وملكهم يهادى ملك الصين ولهم احكـام وحظر الزنا والفسق ومملكتهم مسيرة شهر واحد اخبر بذلك كله مسعر بن مهلهل عن مشاهدتها ۞

كرننة قال العذرى انها مدينة كبيرة بارض الفرنج يسكنها قوم نصف وجه كل واحد منهم ابيض فى بياض مثل الثلج والنصف الآخر معتدل اللون ۞

كرمالة حصن بارض الفرنج قال العذرى حكى نصارى تلك النـاحية انه مرّ بهذا الحصن شيث مرّتين فخرجت عليه امراة كانت زوجة سلاب على الطريق هى وزوجهـا يسلبون ثيـاب المـارّين فخرجت المراة على شيث مرّتين وكان مستجاب الدعوة فجردته عن ثيابه وهو طاوع لها واعطـاهـا حتى بلغت به نزع السراويل فعند ذلك دعا عليهـا فسخت حجرًا صلدًا من ساعتها فادخل فى فمها زرجونة فصارت الزرجونة مطعمة وكلّ من اكل من اصل تلك الزرجونة لم يولد له ولد ۞

مدينة النساء مدينة كبيرة واسعة الرقعة فى جزيرة فى بحر المغرب قال الطرطوشى اهلها نساء لا حكم للرجال عليهن يركبن الخيول ويباشرن الحرب بانفسهن ولهن باس شديد عند اللقـاء ولهن مماليك يختلف كلّ مملوك بالليل الى سيّدته ويكون معهـا طول ليلته ويقوم بالسحر يخرج مستترًا عند انبلاج الفجر فاذا وضعت احداهن ذكرًا قتلته فى الحال وان وضعت انثى تركتهـا وقال الطرطوشى مدينة النساء يقين لا شكّ فيها ۞

مغانجة مدينة عظيمة جدًّا بعضها مسكون والباقى مزروع وهى بارض الفرنج على نهر يسمّى رين وهى كثيرة القمح والشعير والسلت والكروم والفواكه بها دراهم من ضرب سمرقند فى سنة احدى [a]واثنتين وثلث مائة عليها اسم صاحب السكة وتاريخ الضرب قال الطرطوشى احسب انه ضرب نصر بن احمد السامانى ومن العجايب ان بها العقاقير التى لا توجد الّا باقصى الشرق وانها من اقصى الغرب كالفلفل والزنجبيل والقرنفل والسنبل والقسط والخاولنجان فانها تجلب من بلاد الهند وانها موجودة بها مع الكثرة ✿

نيقيا قال ابن الهروى انها من اعمال استنبول وهى المدينة التى اجتمع بها اباء الملة المسيحية فكانوا ثلثماية وثمانية عشر اباء يزعمون ان المسيح كان معهم فى هذا المجمع وهو اول المجامع لهذه الملّة وبه اظهروا الامانة التى هى اصل دينهم وفى بيعتها صور هولاء وصورة المسيح على كراسيهم وفى طريق هذه المدينة تلّ على راسه قبر ابى محمد البطال والله الموفق ✿

---

a) *d* وثلاثين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي رفع سمك السماء، وجعل الارض كفاتاً للاموات والاحياء، والصلوة والسلام على سيّد المرسلين وامام المتقين محمد خاتم الانبياء، وعلى آله واصحابه واتباعه البررة الاتقياء ✿

الاقليم السابع

اوّله حيث يكون النهار في الاستواء سبعة اقدام ونصف وعشر وسدس قدم كما هو في الاقليم السادس لان آخره اوّل هذا وآخره حيث يكون الظلّ نصف النهار في الاستواء ثمانية اقدام ونصفاً ونصف عشر قدم وليس فيه كثير عمارة انّما هو من المشرق غياض وجبال ياوي اليها فرق من الاتراك كالمستوحشين يمرّ على جبال باشغرت وحدود التحماكية وبلدي سوار وبلغار وينتهي الى البحر المحيط وقليل من وراء هذا الاقليم من الامم مثل ايسو وورنك ويورة وامثالهم ووقع في طرفه الادنى الذي يلي الجنوب حيث وقع الطرف الشمالي في الاقليم السادس واطول نهار هولاء في اول الاقليم خمس عشرة ساعة ونصف وربع ساعة واوسطه ستّ عشرة وآخره ستّ عشرة وربع وطوله من المشرق الى المغرب ستّة الاف ميل وسبعماية وثمانون ميلاً واربع وخمسون دقيقة وعرضه ماية وخمسة وثمانون ميلاً وعشرون دقيقة وتكسيره الف الف ميل ومايتا الف ميل واربعة وعشرون الف ميل وثمانماية واربعة وعشرون ميلاً وتسع واربعون دقيقة وآخر هذا الاقليم هو آخر العمارة ليس وراءه الّا قوم لا يعبأ بهم وهم بالوحش اشبه ولنذكر شيئاً ممّا في هذا الاقليم من العمارات والله الموفق ✿

باطن الروم بها جيل كثيرون على ملّة النصارى وهم كبني امّ واحدة بينهم محبّة شديدة يقال لهم الطرشلية ذكر العذري ان لهم عادات عجيبة منها ان احدهم اذا شهد على الاخر بالنفاق يمتحنان بالسيف وذلك بان يخرج الرجلان الشاهد والمشهود عليه باخوتهما وعشيرتهما فيُعطى كلّ واحد سيفين يشدّ احدهما في وسطه وياخذ الاخر بيده ويحلف الذي نسب الى النفاق انه برى ممّا رُمي به بالايمان المعتبرة عندهم ويحلف الاخر ان الذي قال فيه حقّ ثم يسجد كلّ واحد على بعد من صاحبه نحو المشرق ثم يبرز كلّ واحد الى

صاحبه ويتقاتلان حتى يقتل احدهما او ينقاد، ومنها محنة النار فاذا اتّهم احد بالمال او الدم توخذ حديدة تُحمى بالنار ويقرأ عليها شىء من التورية وشىء من الانجيل ويُنبت فى الارض عودان قايمان وتوخذ الحديدة بالكلبتين من النار ويُنَزّل على طرفى العودين فياتى المتّهم ويغسل يديه وياخذ الحديدة ويمشى بها ثلث خطوات ثم يلقيها ويربط يده برباط ويختم عليه ويوكّل به يوماً وليلة فان وجد به فى اليوم الثالث نفاطة يخرج منها الماء فهو مجرم والّا فهو برى، ومنها محنة الماء وهى ان المتّهم تربط يداه ورجلاه ويشدّ فى حبل والقسيس يمشى به الى ماء كثير يلقيه فيه وهو يمسك الحبل فان طفا فهو مجرم وان رسب فهو برى بزعمهم ان الماء قبله ولا يمتحنون بالماء والنار الّا العبيد وامّا الاحرار فان اتّهموا بمال اقلّ من خمسة دنانير فيبرز الرجلان بالعصا والترس فيتضاربان حتى ينقاد احدهما فان كان احد الخصمين امراة او اشلّ او يهوديًّا يقيم عن نفسه بخمسة دنانير فان وقع المتّهم فلا بدّ من صلبه واخذ جميع ماله ويعطى المبارز من ماله عشرة دنانير*

باشغرت جبل عظيم من الترك بين قسطنطينية وبلغار حكى احمد بن فضلان رسول المقتدر بالله الى ملك الصقالبة لمّا اسلم فقال عند ذكر باشغرت وقعنا فى بلاد قوم من الترك وجدناهم شرّ الاتراك واقذرهم واشدّهم اقداماً على القتل فوجدتهم يقولون للصيف ربّ وللشتاء رب وللمطر رب وللريح رب وللشجر رب وللناس رب وللدوابّ رب وللماء رب وللّيل رب وللنهار رب وللموت رب وللحيوة رب وللارض رب وللسماء رب وهو اكبرهم الّا انه يجتمع مع هولاء بالاتّفاق ويرضى كلّ واحد بعمل شريكه، وحكى انه راى قوماً يعبدون الكراكى فقلت ان هذا من اعجب الاشياء وسالت عن سبب عبادتهم الكراكى فقالوا كنّا نحارب قوماً من اعدائنا فهزمونا فصاحت الكراكى وراءهم فحسبوها كميناً منّا فانهزموا ورجع الكرّة لنا عليهم فنعبدها لانها هزمت اعداءنا، وحكى فقيه من باشغرت ان اهل باشغرت امّة عظيمة والغالب عليهم النصارى وفيهم جمع من المسلمين على مذهب الامام ابى حنيفة ويادّون الجزية الى النصارى كما تادّى النصارى ههنا الى المسلمين ولهم ملك فى عسكر كثير واهل باشغرت فى خرقاهات ليس عندهم حصون وكان كلّ حِلّة من الحلل اقطاعاً لمتقدّم صاحب شوكة وكان كثيرًا ما يقع بينهم خصومات بسبب الاقطاعات فراى ملك باشغرت ان يسترد منهم الاقطاعات ويجرى لهم الجامكيات من الخزانة دفعاً لخصوماتهم ففعل فلمّا قصدهم التتر تجهّز ملك باشغرت لالتقائهم قال المتقدّمون

لسنا نقاتل حتى تردّ الينا اقطاعاتنا فقال الملك لست اردّ اليكم على هذا الوجه وانتم ان قاتلتم فلانفسكم واولادكم فتفرّق ذلك الجمع الكثير ودهمهم سيف التتر بلا مانع وتركوهم حصيداً خامدين ۞

بجنة موضع ببلاد الترك بها جبل على قلّته شبه خرقاه من الحجر وداخل الخرقاه عين ينبع الماء منها وعلى ظهر الخرقاه شبه كوة يخرج الماء منها وينصبّ من الخرقاه الى الجبل ومن الجبل الى الارض وتفوح من ذلك الماء رايحة طيّبة ۞

برجان بلاد غايطة فى جهة الشمال ينتهى قصر النهار فيها الى اربع ساعات والليل الى عشرين ساعة وبالعكس اهلها على الملّة المجوسية والجاهلية يحاربون الصقالبة وهم مثل الافرنج فى اكثر امورهم ولهم حذق بالصناعات ومراكب البحر ۞

بلغار مدينة على ساحل بحر ما نيطس قال ابو حامد الاندلسى هى مدينة عظيمة مبنية من خشب الصنوبر وسورها من خشب البلّوط وحولها من امم الترك ما لا يعدّ ولا يحصى وبين بلغار وقسطنطينية مسيرة شهرين وبين ملوكهم قتال يابى ملك بلغار بجنود كثيرة ويشنّ الغارات على بلاد قسطنطينية والمدينة لا تمتنع منهم الّا بالاسوار ، قال ابو حامد الاندلسى طول النهار ببلغار يبلغ عشرين ساعة وليلهم يبقى اربع ساعات واذا قصر نهارهم يعكس ذلك والبرد عندهم شديد جدًّا لا يكاد الثلج ينقطع عن ارضهم صيفاً وشتاء ، حكى ابو حامد الاندلسى ان رجلًا صالحًا دخل بلغار وكان ملكها وزوجته مريضين ما يوسين من الحيوة فقال لهما ان عالجتكما تدخلان فى دينى قالا نعم فعالجهما فدخلا فى دين الاسلام واسلم اهل تلك البلاد معهما فسمع بذلك ملك الخزر فغزاهم بجنود عظيمة فقال ذلك الرجل الصالح لا تخافوا واحملوا عليهم وقولوا الله اكبر الله اكبر ففعلوا ذلك وهزموا ملك الخزر ثم بعد ذلك صالحهم ملك الخزر وقال انى رايت فى عسكركم رجالاً كباراً على خيل شهب يقتلون اصحابى فقال الرجل الصالح اوليك جند الله وكان اسم ذلك الرجل بلار فعرّبوه فقالوا بلغار هكذا ذكر القاضى البلغارى فى تاريخ بلغار وكان من اصحاب امام الحرمين وملك بلغار فى ذلك البرد الشديد يغزو الكفار ويسبى نساءهم وذراريهم واهل بلغار اصبر الناس على البرد وسببه ان اكثر طعامهم العسل ولحم القندر والسنجاب ، وحكى ابو حامد الاندلسى انه راى بارض بلغار شخصًا من نسل العاديين الذين آمنوا بهود عم وهربوا الى جانب الشمال كان طوله اكثر من سبعة اذرع كان الرجل الطويل الى حقوه وكان قويّا ياخذ ساق الفرس يكسرها ولا يقدر غيره يكسرها بالفأس وكان فى خدمة ملك بلغار وهو قرّبه

واتّخذ له درعًا على قدره وبيضة كانه مرجل كبير ويأخذه معه فى الحروب على عجلة لان الجمل ما كان يحمله ويمشى الى الحرب على عجلة كيلا يتعب من المشى ويقاتل راجلاً بخشبة فى يده طويلة لا يقدر الرجل الواحد على حملها وكانت فى يده كالعصا فى يد احدنا والاتراك يهابونه اذا راوه مقبلاً اليهم انهزموا ومع ذلك كان لطيفًا مصلحًا عفيفًا ؞ وفى كتاب سير الملوك ان القوم الذين آمنوا بهود عم وهربوا الى بلاد الشمال وامعنوا فيها توجد بارض بلغار عظامهم قال ابو حامد رايت سنًّا واحدًا عرضه شبران وطوله اربعة اشبار وجمجمة راسه كالقبّة وتوجد تحت الارض اسنان مثل انياب الفيلة بيض كالثلج ثقيلة فى الواحد منها مايتا منّ لا يُدْرَى لاىّ حيوان هى فلعلّها سنّ دوابّهم تحمل الى خوارزم والقفل متّصلة من بلاد بلغار الى خوارزم الّا ان طريقهم فى وادٍ من الترك ويشترى من تلك الاسنان فى خوارزم بثمن جيّد تتّخذ منها الأمشاط والحقاق وغيرها كما تتّخذ من العاج بل هى اقوى من العاج لا تنكسر البتة ؞ وحكى من الامور العجيبة ان اهل ويسو ويورا اذا دخلوا بلاد بلغار ولو فى وسط الصيف برد الهواء ويصير كالشتاء يفسد زروعهم وهذا مشهور عندهم لا يخلّون احدًا يدخل بلغار من اهل تلك البلاد ؞ وبها نوع من الطير لم يوجد فى غيرها من البلاد قال ابو حامد هو طير ذو منقار طويل يكون منقاره الاعلى مايلاً الى اليمين ستة اشبار والى اليسار ستة اشبار مثل لام الف وعند الاكل ينطبق ذكر ان لحمه نافع لحصاة الكلى والمثانة واذا وقعت بيضته فى الثلج او الجمد اذابته كالنار ۞

شوشبيط حصن بارض الصقالبة فيه عين ماء ملح ولا ملح بتلك الناحية اصلاً فاذا احتاجوا الى الملح اخذوا من ماء هذه العين وملاوا منه القدور وتركوها فى قرن من حجارة واوقدوا تحتها نارًا عظيمة فيخثر ويتعكّر ثم يترك حتى يبرد فيصير ملحًا جامدًا ابيض وبهذا الطريق يعمل الملح الابيض فى جميع بلاد الصقالبة ۞

صقلاب ارض صقلاب فى غربى الاقليم السادس والسابع وهى ارض متاخمة لارض الخزر فى اعالى جبال الروم قال ابن الكلبى روم وصقلاب وارمن وفرنج كانوا اخوة وهم بنو ليطى بن كلوخيم بن يونان بن يافث بن نوح عم سكن كلّ واحد بقعة من الارض فسمّيت البقعة به والصقالبة قوم كثيرون صهب الشعور حمر الالوان ذو صولة شديدة ؞ قال المسعودى الصقالبة اقوام مختلفة بينهم حروب لو لا اختلاف كلمتهم لما قاومهم امّة فى الشدّة والجرأة ولكلّ قوم منهم ملك لا

ينقاد لغيره فمنهم من يكون على دين النصرانية اليعقوبية ومنهم من يكون على دين النسطورية ومنهم من لا دين له ويكون معطلاً ومنهم من يكون من عبدة النيران ولهم بيت فى جبل ذكرت الفلاسفة انه من الجبال العالية ولهذا البيت اخبار عجيبة فى كيفية بنائه وترتيب احجاره واختلاف الوانها وما اودع فيه من الجواهر وما بنى من مطالع الشمس فى الكوى لما تحدث فيه والاثار المرسومة لما زعموا انها دالّة على الكاينات المستقبلة وما ينذر به تلك الجواهر من الاثار والحوادث قبل كونها وظهور اصوات من اعاليه وما كان يلحقهم عند سماع ذلك ،

حكى احمد ابن فضلان لمّا ارسله المقتدر بالله الى ملك الصقالبة وقد اسلم حمل اليه الخلع وذكر من الصقالبة عادات عجيبة منها ما قال دخلنا عليه وهو جالس على سرير مغشّى بالديباج وزوجته جالسة الى جانبه والامراء والملوك على يمينه واولاده بين يديه فدعا بالمايدة فقدّمت اليه وعليها لحم مشوى فابتدى الملك اخذ سكيناً قطع لقمة اكلها ثم ثانية ثم ثالثة ثم قطع قطعة دفعها الىّ فلمّا تناولتها جاءوا بمايدة صغيرة ووضعت بين يدى وهكذا ما كان احد يمدّ يده الى الاكل حتى اعطاه الملك فاذا اعطاه الملك جاءوا له بمايدة صغيرة وضعت بين يديه حتى قدم الى كلّ واحد مايدة لا يشاركه فيها احد فاذا فرغوا من الاكل حمل كلّ واحد مايدته معه الى بيته ، ومنها ان كلّ من دخل على الملك من كبير او صغير حتى اولاده واخوته فساعة وقوع نظرهم عليه اخذ قلنسوته وجعلها تحت ابطه فاذا خرج من عنده لبسها واذا خرج الملك لم يبق احد فى الاسواق والطرقات الّا قام واخذ قلنسوته من راسه وجعلها تحت ابطه حتى اذا جاوزهم تقلنسوا بها ، ومنها انه ان راوا احداً عليه سلاحه وهو يبول اخذوا سلاحه وثيابه وجميع ما معه وحملوا ذلك على جهله وقلّة درايته ومن جعل سلاحه ناحية حملوا ذلك على درايته ومعرفته ولم يتعرّضوا له ، ومنها ما ذكر انه قال رايت الرجال والنساء ينزلون فى النهر ويغتسلون عراة لا يستتر بعضهم من بعض ولا يزنون البتة والزنا عندهم من اعظم الجرايم ومن زنا منهم كايناً من كان ضربوا له اربع سكك وشدّوا يديه ورجليه اليها وقطعوا بالفاس من رقبته الى فخذيه وكذلك بالمراة ويفعلون مثل ذلك بالسارق ايضا ، ومنها ما ذكره ابو حامد الاندلسى ان احدهم اذا تعرّض لجارية الغير او ولده اخذ منه جميع ما يملكه فان كان فقيراً يباع عليه اولاده فان لم يكن له اولاد يباع عليه نفسه فلا يزال يخدم لمولاه حتى يفدى احد عنه واذا

عامل احد منهم غريبًا وافلس يباع عليه اهله وولده ومسكنه ونفسه ويقضى دين الغريب وهولاء نصارى نسطورية،
ومنهـــا انه يظهر فى كل عشرين سنة عندهم السحر من العجايز فيقع بسبب ذلك فساد كثير بين الناس فياخذون كلّ عجوز وجدوها فى بلادهم ويشدّون ايديهن وارجلهن ولهم نهر عظيم يلقوهن فى ذلك النهر فالتى طفت على الماء علموا انها ساحرة احرقوها والتى رسبت علموا انها ليست بساحرة سيّبوها،
ومنها ان الرجل اذا صار صاحب ولد قام بامره حتى يحتلم فاذا احتلم دفع اليه قوسًا ونشاشيب ويقول مرّ احتَلْ لنفسك ويخرجه من عنده ويجعله بمنزلة الغريب الاجنبى، ومنها ان بناتهم الابكار يخرجن مكشوفات الراس ويراهن كلّ احد فمن رغب فى واحدة منهنّ القى على راسها خمارًا فصـــارت زوجة له فلا يمنعه عنهـــا احد فيتزوج عشرين او اكثر ولهذا عددهم كثير لا يحصى،
بهـــا نهر ماؤه اسود مثل ماء بحر الظلمـــات الّا انه عزب وليس فيـه شىء من السمك وبه الحيات الكبار السود وليس فيهـــا اذيّة وفى هذا النهر السمور وهو حيوان اصغر من السنور شعره فى غاية النعومة يقـــال له سنور المـــاء وفى هذا النهر منه كثير جدًّا يحمل جلده الى سقسين وبلغار يتعاملون عليه وانه فروة ناعمة جدًّا ۞

مشقة مدينة واسعة فى بلاد الصقالبة على طرف البحر بين آجام لا يمكن مرور العساكر فيه اسم ملكها مشقّة سميت باسمه وهى مدينة كثيرة الطعام والعسل واللحم والسمك ولملكها اجناد رجّالة لان الخيل لا تمشى فى بلادهم وله جبايات فى مملكته يعطى لاجناده كلّ شهر ارزاقهم وعند الحاجة يعطيهم الخيل والسرج واللُجُم والسلاح وجميع ما يحتـــاجون اليه فمن ولد اجرى الملك عليه رزقه ذكرًا كان او انثى فاذا بلغ المولود فان كان ذكرًا زوّجه واخـذ من والده المهر وسلمه الى والد المراة والمهر عندهم [٧]ثقيل فاذا ولد للرجـل ابنتان او ثلث صار غنيًّا وان ولد له ابنان او ثلثة صار فقيرًا والتزويج براى ملكهم لا باختيارهم والملك يتكفّل بجميع مؤناتهم ومونة العرس عليه وهو مثل الوالد المشفق على رعيته وهولاء غيرتهم على نسائهم شديدة بخلاف ساير الاتراك ۞

واطربورونة حصن حصين بارض الصقالبة قريب من حصن شوشيط بهـــا عين ماء عجيبة تسمى عين العسل وهى فى جبل بقرب شعرا مذاق مائهـــا فى

٧) b بقبل, d يقبل

المبدأ مذاق العسل وعند مقطعه فيه عفوصة اكتسبت ذلك الطعم من الاشجار النابتة حولها ۞

ورنك موضع على طرف البحر الشمالي وذلك ان البحر المحيط من جانب الشمال خرج منه خليج الى نحو الجنوب فالموضع الذى على طرف ذلك الخليج يسمى به الخليج يقال له بحر ورنك وهو اقصى موضع فى الشمال البرد به عظيم جدًّا والهواء غليظ والثلج دايم لا يصلح للنبات ولا للحيوان قلّما يصل اليه احد من شدّة البرد والظلمة والثلج والله اعلم ۞

ويسو بلاد وراء بلاد بلغار بينهما مسيرة ثلثة اشهر ذكروا ان النهار يقصر عندهم حتى لا يرون شيئًا من الظلمة ثم يطول الليل حتى لا يرون شيئًا من الضوء واهل بلغار يحملون بضايعهم اليها للتجارة وكل واحد يجعل متاعه فى ناحية ويعلم عليه ويتركه ثم يرجع اليه فيجد الى جنبه متاعاً يصلح لبلاده فان رضى بها اخذ العوض وترك متاعه وان لم يرض اخذ متاعه وترك العوض ولا يرى البايع المشترى ولا المشترى البايع كما ذكرنا فى بلاد الجنوب بارض السودان ٭ واهل ويسو لا يدخلون بلاد بلغار لانهم اذا دخلوها تغيّر الهواء وظهر البرد وان كان فى وقت الصيف فيهلك حيوانهم ويفسد نباتهم واهل بلغار يعرفون ذلك لا يمكنوهم من دخولهم بلادهم ۞

ياجوج وماجوج قبيلتان عظيمتان من الترك من ولد يافث بن نوح عم مسكنهم شرقى الاقليم السابع روى الشعبى ان ذا القرنين لمّا وصل الى ارض ياجوج وماجوج اجتمع اليه خلق كثير واستغاثوا من ياجوج وماجوج وقالوا ايها الملك المظفر ان وراء هذا الجبل امم لا يحصيهم الّا الله يخربون ديارنا وياكلون زروعنا وثمارنا وياكلون كلّ شىء حتى العشب ويفترسون الدوابّ افتراس السباع وياكلون حشرات الارض كلّها ولا ينمو خلق مثل نمائهم لا يموت احدهم حتى يولد له الف من الولد قال ذو القرنين كم صنفهم قالوا هم امم لا يحصيهم الا الله واما من قرب منازلهم فستّ قبايل ياجوج وماجوج وتاويل وتاريس ومنسك وكمادى وكلّ قبيلة من هولاء مثل جميع اهل الارض وامّا من كان منّا بعيداً فانا لا نعرفهم قال ذو القرنين وما طعامهم قالوا يقذف البحر اليهم فى كلّ عام سمكتين ويكون بين راس كلّ سمكة وذنبها اكثر من مسيرة عشرة ايام ويرزقون من التماسيح والثعابين والتنانين فى ايام الربيع وهم يستمطرونها كما يستمطر الغيث فاذا مطروا بذلك اخصبوا وسمنوا واذا لم يمطروا بذلك اجدبوا وهزلوا قال ذو القرنين وما صفتهم قالوا قصار ضلع عراض

الوجوه مقدار طولهم نصف قامة رجل مربوع ولهم انياب كانياب السباع ومخالب مواضع الاظفار ولهم صلب عليه شعر ولهم اذنان عظيمتان احداهما على ظاهرها وبر كثير وباطنها اجرد والاخرى على باطنها وبر كثير وظاهرها اجرد تلتحف احداهما وتفترش الاخرى وعلى بدنهم من الشعر مقدار ما يواريه وهم يتداعون تداعي الحمام ويعوون عواء الكلب ويتسافدون حيث التقوا تسافد البهايم، جاء في بعض الاخبار ان ياجوج وماجوج ينحتون السدّ كلّ يوم حتى يكاد يرون الشمس من ورائه فيقول قائلهم ارجعوا سوف ننقبه غداً فيرجعون فيعيده الله تعالى ليلتهم كما كان ثم يحفرونه وينحتونه من الغد كذلك كلّ يوم وليلة الى ان ياتي وقت خروجهم فيقول قائلهم ارجعوا سننقبه غدًا ان شاء الله تعالى فيبقى رقيقاً الى ان يعيدوا اليه من غدهم فيرونه كذلك فينقبونه ويخرجون على الناس فيشربون مياه الارض حتى ينشّفونها ويتحصّن الناس بحصونهم فيظهرون على الارض ويقهرون من وجدوه فاذا لم يبق احد لهم رموا بالنشاب الى السماء فترجع اليهم وفيها كهيئة الدم فيقولون قد غلبنا اهل الارض وعلونا اهل السماء ثم ان الله تعالى يبعث اليهم دوداً يقال له النغف يدخل في اذانهم ومناخرهم فيقتلهم قال صلعم والذى نفسي بيده ان دوابّ الارض لتسمن من لحومهم، روى ابو سعيد الخدرى قال سمعت رسول الله صلعم يقول يفتح سدّ ياجوج وماجوج فيخرجون على الناس كما قال تعالى وهم من كل حدب ينسلون فيغشون الارض كلها فتنحاز المسلمون الى حصونهم ويضمّون اليهم مواشيهم فيشرب ياجوج وماجوج مياه الارض فيمرّ اوايلهم بالنهر فيشربون ما فيه ويتركونه يابساً فيمرّ به من بعدهم ويقولون لقد كان ههنا مرّة ماء ولا يبقى احد من الناس الّا من كان في حصن او جبل شامخ او وزر فيقول قايلهم قد فرغنا من اهل الارض بقى من في السماء ثم يهزّ حربته فيرمى نحو السماء فترجع اليهم مخضوبة بالدم للبلاء والفتنة فيقولون قد قتلنا اهل السماء فبينا هم كذلك اذ سلط الله تعالى عليهم دوداً مثل النغف يدخل اذانهم وقيل ينقب اذانهم او اعناقهم فيصبحون موتى لا يسمع لهم حسّ ولا حركة البتة فيقول المسلمون الا رجل يشرى لنا نفسه فينظر ما فعل هولاء فيتجرّد رجل منهم موطن نفسه من القتل فينزل الى الارض فيجدهم موتى بعضهم فوق بعض فنادى يا معشر المسلمين ابشروا فقد كفاكم الله عدوّكم فيخرجون من حصونهم ومعاقلهم، وروى ان الارض تنتن من جيفهم فيرسل الله مطراً يسيل منه السيول فيحمل جيفهم الى البحار

وروى ان مدّتهم اربعون يوماً وقيل سبعون يوماً وقيل اربعة اشهر وقال صلعم هولاء الذين لا يقوم لهم جبل ولا حديد ولا يمرّون بفيل ولا خنزير ولا جمل ولا وحشى ولا دابّة الّا اكلوه ومن مات منهم اكلوه ايضا مقدمتهم بالشام وساقيهم بخراسان يشربون انهار المشرق وبحيرة طبريّة ۞

يورا بلاد بقرب بحر الظلمات قال ابو حامد الاندلسى قال بعض التجار النهار عندهم فى الصيف طويل جدًّا حتى ان الشمس لا تغيب عنهم مقدار اربعين يوماً فى الشتاء ليلهم طويل جدًّا حتى تغيب الشمس عنهم مقدار اربعين يوماً والظلمات قريبة منهم وحكى ان اهل يورا يدخلون تلك الظلمة بالضوء فيجدون شجرة عظيمة مثل قرية كبيرة وعليها حيوان يقولون انه طير واهل يورا ليس لهم زرع ولا ضرع بل عندهم غياض كثيرة واكلهم منها ومن السمك والطريق اليهم فى ارض لا يفارقها الثلج ابداً ، وحكى ان اهل بلغار يحملون السيوف من بلاد الاسلام الى ويسو وهى سيوف لم يتّخذ لها نصاب ولا حلى بل تصل كما تخرج من النار وتسقى فان علق بخيط ونُقر باصبع سمع له طنين فذلك السيف يصلح ان يحمل الى بلاد يورا ويشتريه اهل يورا بثمن بالغ ويرمونه فى البحر المظلم فاذا فعلوا ذلك اخرج الله لهم من البحر سمكة مثل الجبل العظيم تطردها سمكة اخرى اكبر منها تريد اكلها فتهرب منها حتى تقرب من الساحل فتصير فى موضع لا يمكنها الحركة فيه فتتشبّث بالرمل فيعرفون اهل يورا فيذهبوا اليها فى المراكب فكل من القى السيف يجتمع عليها يقطع من لحمها وربما يكثر ماء البحر بالمدّ فترجع السمكة الى البحر بعد ما قطع منها من اللحم ما يملأ الف بيت وربّما تبقى عندهم زماناً طويلاً مؤنتهم فيقطعون منها واذا لم يبق فى البحر من تلك السيوف لم تخرج لهم السمكة فيكون عندهم الجدب والقحط ، وحكى ان فى بعض السنين خرج عليهم هذه السمكة فاجتمع القوم عليها ونقبوا اذنها وجعلوا فيها حبلاً ومدّوها الى الساحل فانفتحت اذن السمكة وخرجت من داخلها جارية تشبه الادميّين بيضاء حمراء سوداء الشعر نجراء من احسن النساء وجهًا فاخذها اهل يورا اخرجوها الى البرّ وهى تضرب وجهها وتنتف شعرها وتصيح وقد خلق الله تعالى فى وسطها جلداً ضعيفًا كالثوب من سرّتها الى ركبتها لستر عورتها فبقيت عندهم مدّه واهل يورا ان لم يلقوا السيف فى البحر لا تخرج السمكة فجاعوا لان قوتهم من هذاء

الى ههنا انتهى علم اهل بلادنا والله اعلم بما وراء ذلك من البلاد والبحار، وليكن هذا آخر الكلام ۞

wurde und die Wiederkehr derselben Fehler, von denen einige fast zur Regel geworden sind, nicht leicht denkbar ist, wenn sie nicht ebenso in dem Originale standen, theils und noch mehr daraus, dass in einer ziemlichen Anzahl von Parallelstellen, welche sich im ersten Theile finden, von dem ich fünf Handschriften vergleichen konnte, sich genau dieselben Ungenauigkeiten wiederholen. Ich bin nun zwar bemüht gewesen, wirkliche Verstösse gegen die gute Grammatik zu verbessern, allein es schien mir bedenklich, hierbei ein durchgreifendes Verfahren einzuschlagen, und die Kritiker werden nach diesen Bemerkungen zu unterscheiden wissen, was in vorkommenden Fällen der Verfasser, und was der Herausgeber verschuldet haben möchte.

Die Figuren, welche in den drei Handschriften *a*, *b*, *c* fast ein ganz gleiches Aussehen haben, sind so treu, als es möglich oder nöthig war, nachgebildet.

Göttingen im Januar 1848.

F. Wüstenfeld.

das erste Klima dem Saturn, الاقليم الثانى للمشترى das zweite Klima dem Jupiter, u. s. w. Auch die speciellen Einleitungen zu jedem Klima sind verändert, ich halte es indess nicht für nöthig, auf die näheren Angaben dieser Veränderungen hier einzugehen, da sie im Ganzen doch nur unwesentlich sind. Es finden sich übrigens sehr bestimmte Angaben, die darauf führen, dass die erste Ausgabe im J. 661 (1263), die zweite aber im J. 674 (1276) geschrieben wurde.

Bei der Aufzeichnung der Varianten habe ich mich auf diejenigen beschränkt, welche entweder einen verschiedenen Sinn ausdrückten, oder bei denen ich ein Bedenken hatte, welches die richtige Lesart sein möchte; dass ich hierbei die in *a* und *b* fehlenden diakritischen Punkte fast ganz unberücksichtigt gelassen habe, bedarf nach dem oben Gesagten kaum einer besonderen Erwähnung, indem in jeder Zeile meistens mehrere unpunctirte Wörter vorkommen.

Es bleibt mir noch übrig, etwas über die Schreibart des Verfassers zu sagen, worüber ich indess nur kurze Andeutungen machen kann, weil hier ein Gegenstand berührt wird, welcher nach dem jetzigen Stande der arabischen Literatur unter uns noch nicht gründlich beurtheilt werden kann. Bei aller Einfachheit der Erzählung, die sich nie in verwickelte Perioden und künstliche Wendungen verliert, scheint es mir, als wenn el-Cazwini durch seine Wortstellung und Verbindung der Sätze hier und da sich als Ausländer verräth, welcher das Arabische nicht als seine Muttersprache schrieb; noch mehr ist dies aber der Fall bei einigen grammatischen Constructionen, indem er z. B. nicht nur von der Erlaubniss, ein nachfolgendes Femininum mit dem voranstehenden Verbum im Masculinum zu verbinden, den uneingeschränktesten Gebrauch macht, sondern auch namentlich in der Anwendung der Suffixa manche Ungenauigkeiten und wirkliche Fehler sich zu Schulden kommen lässt. Dass solche Fehler nicht etwa auf Rechnung der Abschreiber kommen, geht theils daraus hervor, dass der Codex *b* unmittelbar aus dem eigenhändigen Exemplare des Verfassers copirt

Codex *b*, zu lesen sei, mögen die Leser aus einer Vergleichung der Stellen ersehen, welche *Uylenbroek* a. a. O. aus dem Codex *a* hat abdrucken lassen.

Herr Staatsrath *von Dorn* hat die Güte gehabt, mir seine Geographica Caucasia zuzusenden, worin auch vierzehn die kaukasischen Länder betreffende Artikel aus el-Cazwini nach dem Petersburger Exemplare ausgezogen sind, die dem fünften und sechsten Klima angehören. Leider! erhielt ich dieses Hülfsmittel zu spät, um es noch gehörig benutzen zu können, weil der Druck schon bis gegen das Ende des fünften Klima's vorgeschritten war, sonst hätte ich an ein Paar Stellen den hier dargebotenen Lesarten den Vorzug gegeben. — Ein Stück, welches zu Kopenhagen gedruckt ist *), habe ich bis jetzt noch nicht einsehen können.

Ein anderes Hülfsmittel habe ich nur selten zu Rathe gezogen, da es nur in wenigen Fällen für die Feststellung des arabischen Textes von Nutzen sein konnte, nämlich das Compendium dieser Denkmäler der Länder von Abd el-Radschid Ben Salih *el-Bakui*, von welchem *de Guignes* in den Notices et Extr. T. II. eine französische Übersetzung bekannt gemacht hat. Mehrere Fragen, welche sich an dieses Compendium anknüpften und bis jetzt zum Theil nur muthmasslich oder gar nicht beantwortet werden konnten, finden nun durch die gegenwärtige Ausgabe des Originals ihre Lösung.

Was das Verhältniss der beiden Ausgaben zu einander betrifft, so ist die zweite, welche jetzt hier vorliegt, nicht nur eine bedeutend vermehrte, sondern auch in einigen Stücken ganz veränderte: gleich die Einleitung bis zu den Versen auf der vierten Seite ist in der ersten Ausgabe nicht einmal halb so lang und in ganz anderen Ausdrücken abgefasst; dann fehlen in dieser die jedem einzelnen Klima vorgesetzten Lobpreisungen Gottes und des Propheten, wogegen hier ein jedes in der Überschrift einem der Planeten gewidmet ist, wie الاقليم الاول لزحل

*) Specimen ex Alkazwini regionum mirabilibus. Hafniae 1790.

Eine genauere Vergleichung hat ergeben, dass dieser Codex unmittelbar aus dem vorigen *b* copirt sein muss. Ausser der allgemeinen Ähnlichkeit zwischen beiden, der Übereinstimmung in den auffallendsten Fehlern und der Auslassung der diakritischen Punkte, lassen sich für diese Behauptung noch eine Menge besonderer Beweise anführen: so sind z. B. nach unsrer Ausgabe S. 250 Z. 18—20 in beiden Handschriften auf gleiche Weise zwei Artikel in einen gezogen, indem die Worte zwischen ينبت به und من بلاد ausgefallen sind, wie bei *Uylenbroek*, Iracae Pers. descript. pag. 33. lin. 1; ebenso fehlen in beiden die Worte S. 157 Z. 23. 24 zwischen جميع und قدّام. Die Annahme, dass solche Fälle noch dadurch erklärlich wären, dass beiden Handschriften eine gemeinschaftliche dritte zum Grunde gelegen habe, widerlegt sich dadurch, dass Codex *b* aus dem Exemplare des Verfassers copirt ist, und es kommen dann noch andere Erscheinungen hinzu, welche die Abstammung des einen aus dem anderen noch augenfälliger machen, wie S. 103 Z. 2—4 und Z. 21. 22, wo die Worte von ومصر bis يوم und von عظيمان bis الصنم nur in Codex *a* fehlen, während sie beide Male in Codex *b* gerade eine volle Zeile ausmachen, welche also der Abschreiber überschlagen hat. Es kommt auch einige Male vor, dass ein Elif im Anfange einer Zeile in dem Codex *b* durch den nachher als Einfassung um die Schrift gezogenen rothen Strich bedeckt und fast ganz unsichtbar geworden, und daher in dem Codex *a* ausgelassen ist. Hieraus geht zugleich hervor, dass der Abschreiber des Codex *a* schwerlich viel von dem verstanden haben mag, was er abschrieb, wogegen es den Anschein hat, als wenn er des Persischen kundig gewesen sei, indem er in den persischen Stellen zuweilen einige in dem Codex *a* fehlende diakritische Punkte richtig beigefügt hat, während er, wo er dies im Arabischen versucht hat, fast eben so viel Fehler, als Berichtigungen in den Text gebracht hat. Gegen den Schluss des Werkes, vom Ende des fünften Klima's an, hat er mehrere Artikel sehr abgekürzt, einige ganz ausgelassen. Wie schwer übrigens der Codex *a*, und nicht viel weniger der

hat. Auch einige Heiligen-Legenden hat er übergangen. Im Übrigen ist dieser Codex der beste unter den von mir benutzten.

b der Codex aus der Sammlung des Herrn Dr. *John Lee* zu Hartwell bei Aylesbury in Buckinghamshire *), auf 172 Blättern in gross Folio, scheint, nach der äusseren Eleganz zu urtheilen, die freilich durch die Länge der Zeit sehr gelitten hat, einst die Bibliothek eines Fürsten geziert zu haben. Die Schriftzüge sind gross, die Überschriften und Anfangswörter in schöner, kräftiger Thuluth-Schrift ausgeführt, der Titel, die beiden ersten und die letzte Seite mit Verzierungen und vergoldet. Leider! fehlt eine sehr grosse Anzahl der diakritischen Punkte, indess stimmen die Grundzüge der einzelnen Wörter mit seltenen Ausnahmen mit dem vorigen Codex *c* überein, vor welchem er eine grössere Vollständigkeit und ein höheres Alter voraus hat, denn er ist nach der Unterschrift von Muhammed Ben Mas'ud Ben Muhammed el-Hamadani aus dem eigenhändigen Exemplare des Verfassers, welches das Datum vom Dsul-Hiddscha 674 d. i. Mai 1276 trug, copirt und Freitag Abends am 25. Dsul-Ca'da 729 d. i. 21. Sept. 1329 beendigt.

فرغ من تحرير هذا الكتاب العبد الضعيف الراجى ـ محمد بن مسعود بن
محمد الهمذانى ـ فى الجمعة آخر النهار السابع والعشرين من شهر ذى القعدة
المباركة لسنة تسع وعشرين وسبعماية الهجرية من نسخة مكتوبة بخط
المصنف زكريا بن محمد بن محمود القزوينى رحمه الله رحمة واسعة المورخة بذى
الحجة سنة اربع وسبعين وستماية

a der Codex 1710 (512) der Leydener Bibliothek, 572 Seiten in klein Quart, ist nach der Unterschrift von einem gewissen Abd el-Salam Ben Abd el-Aziz Ben Muhammed geschrieben und Sonnabend den 17. Dschumada II. 930 d. i. 21. April 1524 vollendet.

فرغ من تحرير هذا الكتاب العبد الضعيف النحيف عبد من عباد الله تعالى
عبد السلم بن عبد العزيز بن محمد ـ فى يوم السبت السابع عشر من
الشهر المبارك جمادى الاخر سنة ثلثين وتسعماية

*) Das Verzeichniss dieser kostbaren Privat-Sammlung, von *G. C. Renouard* entworfen: Oriental Manuscripts purchased in Turkey. November, 1830; neue vermehrte Ausgabe June, 1840, enthält über 200 Nummern.

„die Wunder der Länder“ die erste Ausgabe dieses Theiles der Kosmographie enthält; die Abschrift ist zwar in grossen deutlichen Zügen geschrieben, aber dadurch, dass in jeder Zeile mehrere zu dick gerathene oder in einander gelaufene Buchstaben radirt sind, hat das Ganze ein unangenehmes Ansehen erhalten. Der Text ist nicht ohne Fehler, selbst die jedesmal voranstehenden Namen der zu beschreibenden Örter sind oft ganz entstellt, und die Figuren fehlen.

Die drei anderen Handschriften enthalten die zweite Ausgabe, nämlich

c der Codex aus der herzoglichen Bibliothek zu Gotha Nr. 234, auf 170 Blättern in Quart, ist zwar nicht schön, aber deutlich und im Ganzen correct geschrieben; der Abschreiber nennt sich in der Unterschrift Rukn ed-Din Ben Tâdsch ed-Din Ben Muhammed Ben Hirra el-Huseini und vollendete die Reinschrift Dienstag früh am 9. des Monats Ramadhan 911 d. i. 4. Febr. 1506.

مشق هذا الكتاب العبد بامر والده ورسمه ركن الدين بن تاج الدين بن محمد بن هرة لحسينى وفرغ من تسويده بكرة نهار الثلثاء التاسع من شهر رمضان من شهور سنة احدى عشر وتسعماية

Wie es scheint, hat der Abschreiber selbst nach der Vollendung seiner Copie dieselbe noch einmal genau durchgenommen, denn es zeigen sich hier und da Verbesserungen durch Radiren und Beischreiben ausgelassener Wörter an den Rand, wodurch der Codex an Correctheit noch sehr gewonnen hat; hin und wieder hat er aber ein fehlerhaftes Wort nicht zu berichtigen gewusst und im Texte das Zeichen des Fehlers ٢ darüber und an den Rand drei Punkte ∴ gesetzt. Fast sämmtliche so bezeichneten Wörter waren, zumal mit Hülfe der übrigen Handschriften, leicht zu verbessern. Leider! hat der Abschreiber das Persische nicht verstanden und desshalb alle Sätze und Erzählungen, in denen persische Stellen vorkommen, ausgelassen; dies geht deutlich daraus hervor, weil er einige Male die Anfangsworte solcher Sätze erst geschrieben, dann aber, als er das Persische im Folgenden bemerken mochte, wieder ausgestrichen

ben war, denn es wird zuweilen in der einen Abtheilung auf die andere verwiesen; da aber die zweite Abtheilung zu einer grossen Masse anwuchs, sah sich der Verfasser veranlasst, das Ganze in zwei Bänden herauszugeben, und als er einige Jahre nachher eine zweite Bearbeitung besorgte, erhielt der zweite Band den besonderen Titel: *„Denkmäler der Länder“* *). Ich habe die Herausgabe mit diesem zweiten Theile begonnen, weil er dem Inhalte nach für mich der leichtere war, und sich gerade beim Beginn meiner Arbeit die Gelegenheit darbot, zwei Handschriften desselben zu benutzen, die ich nicht so lange zurückhalten konnte, bis der erste Theil gedruckt war.

Es sind aber in Allem vier Codices, aus deren Vergleichung der vorliegende Text festgestellt wurde; ich habe sie in den Noten, welche die Varianten angeben, durch *a. b. c. d* unterschieden und werde sie hier in umgekehrter Ordnung beschreiben.

d bezeichnet die Handschrift der königlichen Bibliothek zu Berlin in der Diez'schen Sammlung Nr. 133 in Quart, in welche folgende Zeugnisse über ihren Ursprung vorn eingeschrieben sind:

Ce volume contient l'ouvrage de Kazwini intitulé les Merveilles des divers pays et qui offre un mélange de singularités naturelles et de géographie; il a été copié sur divers manuscrits venus de l'Orient, ce que je certifie véritable. A Paris ce 19 mai 1810.

Silvestre de Sacy
Prof. de langues arabe et persane et membre de l'institut.

Je join avec plaisir mon attestation à celle de mon honorable confrère.

L. Langlès
Memb. de l'Institut et Profess. de Persan.

Der Abschreiber ist gewiss kein anderer, als Michael Sabbagh, und das Original muss zu Paris der Codex *St. Germain-des-Prés Nr. 397* sein, welcher unter dem Titel عجايب البلدان

*) Dieser Titel findet sich in keiner Handschrift im Texte, sondern ausser auf den Titelblättern, nur bei der Vorrede am Rande des Codex *c*, wie S. 4 i bemerkt ist.

Vorrede.

Die Versammlung der Deutschen Morgenländischen Gesellschaft zu Jena hatte in ihrer vierten Sitzung am 2. October 1846 meine Vorschläge wegen der Herausgabe der Kosmographie el-Cazwini's einstimmig genehmigt und eine namhafte Summe als Unterstützung zur Bestreitung der Druckkosten bewilligt, und sowie ich mich dafür zum aufrichtigsten Danke verbunden fühle, so habe ich es auch für doppelte Pflicht gehalten, nichts zu unterlassen, um dieses erste Werk, welches durch die vereinten Kräfte der Deutschen Orientalisten ans Licht tritt, in würdiger Weise erscheinen zu lassen.

Die wenigen Nachrichten, welche sich über den Verfasser dieser Kosmographie erhalten haben, sind von *de Sacy*, Chrest. ar. Ed. 2, T. III. p. 443 fgg. gesammelt und kritisch besprochen, und lassen sich mit unseren jetzigen literarischen Hülfsmitteln nur durch einzelne Angaben vermehren, die er selbst in seinem Werke über sich macht, und die in den Gött. gel. Anz. 1848. St. 35. 36 zusammengestellt sind. Das Resultat der Untersuchungen *de Sacy's* über den wahren Namen des Cazwini, worüber die Handschriften schwanken, finde ich durch die von mir benutzten Codices bestätigt, während ich der Vermuthung, welche er a. a. O. S. 446 aufstellt, dass ein Muhammed el-Cazwini das Werk begonnen, und ein Zakarija el-Cazwini, vielleicht ein Sohn jenes Muhammed, dasselbe vollendet habe, nicht beistimmen kann. Die ganze Kosmographie ist von einem und demselben Verfasser und sollte ursprünglich gewiss nur einen Band bilden in zwei Hauptabtheilungen, deren erste *„die Wunder der Schöpfung“* und die andere *„die Wunder der Länder“* überschrie-

Zakarija Ben Muhammed Ben Mahmud

el-Cazwini's

Kosmographie.

Zweiter Theil.

كتاب آثار البلاد

Die Denkmäler der Länder.

Aus den Handschriften des Hn. Dr. Lee und der Bibliotheken zu Berlin, Gotha und Leyden

herausgegeben

von

Ferdinand Wüstenfeld.

Mit Unterstützung der Deutschen Morgenländischen Gesellschaft

Göttingen,

Druck und Verlag der Dieterichschen Buchhandlung.

1848.